PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN
DEBATES

30th May, 1964

Vol. VI—No. 1

Provincial Assembly of West Pakistan
21.5.65
LIBRARY

OFFICIAL REPORT

CONTENTS

Saturday, the 30th May, 1964 — *Pages*

Recitation from the Holy Qur'an	1
Suspension of the Question Hour	2
Reference to late Pandit Jawahar Lal Nehru, Prime Minister of India ..	2
Reference to Chaudhri Aziz-ud-Din, M. N. A.	4

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

SIXTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Saturday, the 30th May, 1964

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8·30 a. m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ
بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ
وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ
اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ
تَاْوِيْلًا ۝

پ ۵ — س ۴ — ع ۵ — آیات ۵۸ تا ۵۹

مسلمانوں! اللہ تمہیں حکم دیتا ہے۔ کہ جو امانتیں تمہارے سپرد ہیں وہ امانت والوں کے حوالے کر دیا کرو۔ اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو لازم ہے کہ انصاف کے ساتھ (فیصلہ) کرو۔ کیا ہی اچھی بات ہے۔ جس کی اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ بلاشبہ وہ سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے

مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو اور ان لوگوں کی جو تم میں حکم و اختیار رکھتے ہوں۔ پھر اگر ایسا ہو کہ تم لوگوں کے درمیان کسی معاملے میں اختلاف واقع ہو۔ تو چاہیئے۔ کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو۔ اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو اسی میں تمہارے لئے بہتری ہے اور اسی میں انجام کار کی خوبی ہے۔

SUSPESION OF THE QUESTION HOUR

Minister of Finance (Sheikh Masood Sadiq): Sir, in view of the fact that we have to pass two condolence motions and then disperse without conducting any business of the House, I propose that the Question Hour be suspended.

Mr. Speaker: Is it the sense of the House ?

Khawaja Muhammad Safdar: Yes, Sir. (Voices: Yes, Sir.)

Mr. Speaker: So, the question hour is suspended.

REFERENCE TO LATE PANDIT JAWAHAR LAL NEHRU, PRIME MINISTER OF INDIA.

وزیرخزانہ (شیخ مسعود صادق) - جناب والا - میں آج رنج بھرے دل سے آنجہانی پنڈت جواہرلعل نہرو - وزیر اعظم ہندوستان کو خراج عقیدت پیش کرنے کی غرض سے کھڑا ہوا ہوں - موصوف بلا شبہ برصغیر ہند و پاک کے عظیم ترین سپوتوں میں سے تھے - برصغیر کو برطانیہ کی غلامی سے آزادی دلانے میں پنڈت جواہرلعل نہرو نے جو کردار ادا کیا وہ عہد حاضر کی تاریخ کا ایک درخشاں باب ہے - حصول آزادی کے بعد پنڈت جی نے ذاتی آرام و آسائش کی قطعاً پروا نہ کرتے ہوئے جس تندھی اور مکمل ایثار کے ساتھ ہندوستان کی خدمت کی ہے وہ ہمیشہ حب الوطنی اور خدمت عامہ کے اعلیٰ معیار کی ایک روشن مثال تصور کی جائے گی - اس میں کلام نہیں کہ وہ ہمارے زمانے کی عظیم ترین ہستیوں میں سے تھے اور ان کی شخصیت نے بین الاقوامی حلقوں میں جو تاثر پیدا کیا وہ مدتوں تک یاد رہے گا - خود ہندوستان میں مسٹر نہرو ہندوستانی قومیت کی علامت بن گئے تھے - جو بھی غیر ملکی ہندوستان جاتے ہیں وہ وہاں جا کر ہندوستان کے نہرو کو نہیں بلکہ نہرو کے ہندوستان کو دیکھنا چاہتے ہیں - ۱۹۴۷ء سے جب ہندوستان اور پاکستان نے جداگانہ راہیں اختیار کر لی تھیں - کئی مسائل پر ہندوستانی قیادت سے ہمارا اختلاف رائے چلا آ رہا ہے مگر موت کے ساتھ سب بحثیں ختم ہو جاتی ہیں - اس وقت پاکستانی پنڈت جواہر لال نہرو کو کسی اور حیثیت سے نہیں بلکہ ایک ایسے نامور شخص کے طور پر یاد کرتے ہیں - جس نے برصغیر ہندو پاک کو آزادی دلانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا - ہندوستانی سیاست میں آنجہانی کو جو مقام حاصل تھا وہ اتنا اہم تھا اور ان کا مرتبہ اتنا بلند تھا کہ ہندوستانیوں کو جواہر لال نہرو کی موت سے پیدا ہونے والے خلا کو پر کرنے کی غرض سے کوئی راہنما ملنا بہت مشکل ہو گا - ہمیں اپنے ہندوستانی بھائیوں کے ساتھ پوری

پوری ہمدردی ہے اور ہم ان کے اس عظیم نقصان میں انہیں اپنی دلی ہمدردی پیش کرتے ہیں - میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایوان میں ہمارے ہمسایہ ملک کے آنجہانی رہنما کی یاد میں دو منٹ کے لئے خاموشی اختیار کی جائے اور اس کے بعد آج کی نشست کوئی کارروائی انجام دیئے بغیر ملتوی کر دی جائے - میں اس امر کی بھی تحریک کرتا ہوں کہ اس اسمبلی کی جانب سے ہندوستانی حکومت اور مسز اندرا گاندھی کے نام تعزیتی پیغام بھیجے جائیں -

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - اس تحریک تعزیت میں جو خیالات و جذبات کا اظہار قائد ایوان نے فرمایا ہے - میں ان کی ہمنوائی کرتا ہوں - بلا شبہ پنڈت نہرو اس دور کی ایک عظیم شخصیت تھے - اس دور کو یعنی ہندوستانی دور کو اگر نہروائی دور کہا جائے تو اس میں کوئی مبالغہ نہیں ہو گا - پنڈت نہرو پچھلے پچاس سال سے برصغیر ہندو پاکستان کی سیاست پر چھائے رہے ہیں اور شاید ہی کوئی سیاسی فیصلہ ایسا ہو گا جس میں ان کی رائے نہ لی گئی ہو - بلکہ میں مبالغہ نہیں کروں گا کہ اکثر حالات میں ان کی رائے کے مطابق ہی کام کیا گیا -

پنڈت نہرو ۱۹۲۹ء میں اس شہر میں انڈین نیشنل کانگریس کے صدر منتخب ہوئے اس زمانہ سے قیام پاکستان تک برصغیر ہندوپاکستان میں کوئی ایسی سیاسی تحریک یا کوئی ایسی سیاسی تجاویز نہیں تھیں جن میں ان کی رائے طلب نہ کی گئی ہو اور ان میں اپنی رائے کے مطابق فیصلہ نہ کرایا ہو - اس کے بعد بلکہ اس سے قبل ہی جب کہ عبوری حکومت ہندوستان میں قائم ہوئی تو وہ برصغیر ہند و پاکستان کے وزیر اعظم مقرر ہوئے اور قیام پاکستان کے بعد بھی تین دن تک وہ بھارت کے وزیر اعظم رہے - اس لمبے عرصہ میں انہوں نے بھارت کو اپنے فلسفہ حیات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی - اب اس میں وہ کہاں تک کامیاب ہوئے یا ناکام رہے یہ تاریخ کا ایک باب ہو گا - تاریخ دان اس کا فیصلہ کریں گے -

جناب والا - پنڈت نہرو نہ صرف ایک بہت بلند پایہ سیاست دان تھے بلکہ فلاسفر تھے - بڑے پایہ کے مصنف تھے - ان میں وہ تمام خوبیاں قدرت نے سموم دی تھیں جو ایک بڑے انسان میں ہونی چاہئیں - انہوں نے اس دور میں بھارت کے ہر کام پر اپنی چھاپ لگانے کی

کوشش کی ۔ انہوں نے بھارت میں اگرچہ خود کئی باتیں ایسی کہیں یا بعض اوقات وہ ایسی چیزیں کہہ جاتے تھے جن سے عام لوگ ان سے اتفاق نہیں کرتے تھے لیکن وہ ان کے منوانے پر اصرار کیا کرتے تھے ۔ دراصل پنڈت نہرو امتضاد کا ایک مرکب تھے ۔ وہ بڑے aristocrat تھے لیکن سوشلزم کے بڑے پرچارک ۔ وہ بہت بڑے جمہوریت کے علمبردار تھے لیکن وہ اپنے خیالات کے خلاف کوئی بات سننا بھی گوارا نہیں کیا کرتے تھے ۔ عام لوگوں کو معلوم ہے کہ اکثر اوقات جب بڑے جلسوں میں آواز اٹھتی تھی تو وہ لپک کر اس آواز تک جاتے تھے ۔ پنڈت نہرو تمام دنیا کے لئے حق خود ارادیت کے حق میں تھے لیکن افسوس کہ مرتے دم تک کشمیر کو حق دینا مناسب نہیں سمجھا ۔ پنڈت نہرو سیکولرازم کے زبردست حامی تھے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان کے دور حکومت میں ہندوستانی مسلمانوں پر وہ ظلم ڈھائے گئے جو کوئی شاید سیکولرازم کے حامی اس کی بجائے ہندوسبھا کے حامی ہوتے نہ ڈھائے جا سکتے ۔ وہ ان لوگوں کو جو ہندو فرقہ پرستی کے داعی تھے روکنے میں ناکام رہے ۔ پنڈت نہرو کی ذات میں ایسا مرکب تھا کہ بعض اوقات یہ خیال پیدا ہوتا تھا کہ وہ جس چیز سے مثال کے طور پر وہ امن کے داعی تھے اس دنیا میں وہ اپنے آپ کو امن کے بہت بڑے داعی کہتے تھے اور سمجھے ہوی جاتے تھے ۔ لیکن اپنے ہمسایہ لوگوں کے ساتھ ایسا نہ کر سکے اور ان کی دوستی حاصل نہ کر سکے ۔ پنڈت نہرو ہندوستان کے مایہ ناز سپوت تھے اس میں کوئی شک نہیں ان کی جگہ ہندوستان کی سیاست میں پر کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ محال ہے اور ہم ہندوستان کے اس سوگ میں پورے طور پر ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور ان جذبات اور خیالات کو جن کا ابھی میرے محترم دوست نے کیا ہے ہمنوائی کرتے ہوئے ان کی اس تحریک کی تائید کرتا ہوں ۔

Syed Ahmed Saeed Kirmani (Lahore - V) : Mr. Speaker, Sir, there are certain people who do not belong to any camp and they would certainly like to express their views on this occasion. I think there is no harm if you permit them to speak.

Mr. Speaker : I think there should be no more speeches on that matter. The House is unanimous and we should now observe two minutes silence.

(At this stage Members of the Assembly observed two minutes silence)

REFERENCE TO LATE CHAUDHRI AZIZ-UD-DIN, M. N. A.

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) ۔ جناب والا ۔ پیشتر اس کے آج کی کاروائی ملتوی کی جائے مجھے ایک اور ناخوشگوار فرض ادا

کرنا ہے ۔ معزز ارکان اسمبلی کو آج کے اخباروں سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ قومی اسمبلی کے ایک معزز رکن چودھری عزیز دین صاحب موٹر کے ایک حادثے میں آئی ہوئی ضربات کی تاب نہ لاتے ہوئے کل صبح میوہسپتال میں انتقال فرما گئے ۔ (انـاللہ و انـا الیہ راجـعـون) ۔

مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے اور ۱۹۴۶ء سے ۱۹۵۵ء تک سابق پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی اور ۱۹۵۶ء سے ۱۹۵۸ء تک مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلی کے رکن رہے ۔

میں اس معزز ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی جائے اور اس اسمبلی کی جانب سے چودھری عزیز دین صاحب کے پس ماندگان کو تعزیتی پیغام بھیجا جائے ۔

Mr. Speaker: I think there is no opposition to this Motion. Let the 'Fateha' be offered.

(At this stage, Members of the Assembly offered 'fateha')

Mr. Speaker: I think it is the sense of the House to adjourn as a mark of respect for the death of Mr. Jawaharlal Nehru. I think that is the sense of the House? (Voices - Yes) The House stands adjourned, as a mark of respect for the death of late Mr. Jawaharlal Nehru, to meet again on Monday at 8·30.

(The Assembly then adjourned till 8·30 a.m. on Monday, the 1st of June, 1964).

2985 PLA—600—SGPWP Lahore

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

SIXTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Monday, the 1st June, 1964

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-30 a. m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ
اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ
الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ
اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ
وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۡ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰي مَا فَعَلُوْا وَهُمْ
يَعْلَمُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝

پ ۴ - س ۳ - ع ۵ - آیات ۱۳۳ تا ۱۳۶

اور اپنے پروردگار کی بخشش وجنت کی طرف پیش قدمی کرو جس کا طول وعرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے جو (اللہ سے) ڈرنے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ جو آسودگی اور تنگی دونوں میں خرچ کرتے ہیں اور غصے کو پی جاتے اور لوگوں کے قصور معاف کر دیتے ہیں اور اللہ ایسے محسنوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور وہ جب کہ کوئی کھلی بداعمالی یا اپنے حق میں کوئی اور برائی کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے اور اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں اور اللہ کے سوا گناہ بخش بھی کون سکتا ہے اور وہ جان بوجھ کر اپنے افعال پر اڑے نہیں رہتے۔ ایسے ہی لوگوں کا صلہ پروردگار کی طرف سے بخشش اور باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ آباد رہیں گے اور اچھے کام کرنے والوں کا بدلہ بھی بہت اچھا ہے

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Chaudhri Muhammad Ibrahim.

CRIME CASES IN URBAN, SEMI URBAN AND RURAL AREAS OF LAHORE DIVISION

***6232. Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state:—

(*a*) the number of crimes registered by the Police in each district of Lahore Division during the years 1945-46 and 1962-63 in respect of the following offences separately:—

(1) murders;
(2) attempts to murders;
(3) criminal assault;
(4) Suicides;
(5) grievous injuries;
(6) simple injuries;
(7) abduction;
(8) child lifting;
(9) dacoities and robbries;
(10) theft;
(11) cattle lifting;
(12) fraud and forgorise;
(13) house trespass;
(14) illegal restraint;
(15) unnatural offences;
(16) rape;
(17) other crimes;

(*b*) the number of the said cases that took place in(*i*) Urban, (*ii*) Semi Urban and (*iii*) Rural Areas;

(*c*) the number of the said cases in which the accused were finally (*i*) acquitted and (*ii*) convicted;

(*d*) the main causes of the increase, if any, in the number of crimes in the year 1962-63 over that of 1945-46?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : Sir the requisite information is laid on the table*

(*a*) , (*b*) and (*c*) : There asons of fluctuations in the number of crimes are given in appendix B, which is laid on the Table.*

PERSONS DETAINED UNDER THE WEST PAKISTAN MAINTENANCE OF PUBLIC ORDER ORDINANCE, 1963

***6243. Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state:—

(*a*) the names of persons detained under the West Pakistan Maintenance of Public Order Ordinance, 1963, during the period from 1st August 1963 to 31st January 1964 ;

*Please See Appendix I at the end.

(*b*) the charge against each of the said persons;

(*c*) the period of detention of each of the said persons;

(*d*) the amount of maintenance allowance paid to the family of each of the said detenues?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (*a*), (*b*), (*c*) and (*d*). The required information is contained in a statement which is placed on the Table of the House.*

DISTRICT JAIL, GUJRAT

***6362. Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state:—

(*a*) the names of the Superintendent and Deputy Superintendent of Gujrat District Jail ;

(*b*) the dates since when the above said officers have been incharge of their present assignments ;

(*c*) whether it is a fact that on 24th Septembr 1963, some 760 loaves of bread for 380 prisoners were found to be under weight in the said jail ;

(*d*) whether it is a fact that the prisoners of the above said jail went on strike on 5th November 1963, against the persecution by the above said officers ;

(*e*) whether it is a fact that one prisoner Khalil wounded another prisoner Akbar on 13th November 1963, in the above said jail;

(*f*) whether it is a fact that the said Khalil had also killed another prisoner Hakim Khan before in the same jail;

(*g*) if answers to (*c*) to (*f*) above be in the affirmative the action Government propose to take to set the matters right in the above said jail?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (*a*) Superintendent Jail, Sh. Farhat Ellahi.

Deputy Superintendent : Mr. Abdul Rashid.

(*b*) The Superintendent Jail was posted to Gujrat in March, 1963, while the Deputy Superintendent has been working there since June, 1962.

(*c*) Chapaties' of uneven weight had been found prepared in jail on the said date. A departmental enquiry was conducted by the Superintendent and the Warder Incharge of Cook House was punished with stoppage of increment. Four Cooks (prisoners) were also punished with removal from remission system for three months.

(*d*) There was no hunger-strike in jail. Due to imposition of certain disciplinary restrictions, a number of mischievous prisoners conspired not to take food. However, when they came to know that rules could not be relaxed they took their meals.

(*e*) Some prisoners were wounded in a fight which took place on 13th November 1963. The culprits were challaned and the matter is subjudice.

(*f*) Yes. The case had been handed over to the Police and the matter is subjudice.

(*g*) Departmental action has already been taken in respect of part (*c*). As regards (*e*) and (*f*) the matter is sub-judice and action against the alleged culprits can be taken after the decision of the Court.

---

*Please See Appendix II at the end.

مسٹر حمزہ - جناب والا - جواب کے حصہ "د" میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ بعض قیدیوں نے دیدہ دانستہ کھانا نہیں کھایا - کیا میں ان سے دریافت کر سکتا ہوں کہ عام طور پر جو لوگ احتجاجاً بھوک ہڑتال کرتے ہیں ان کے خلاف خود کشی کے مقدمے درج کئے جاتے ہیں - آپ مجھے بتائیں کہ ان کے خلاف اس قسم کا مقدمہ درج کیوں نہیں کیا گیا - - - -

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) :

حمزہ صاحب آپ نے دیکھا ہے کہ جواب میں یہ کہا گیا ہے - - - -

"There was no hunger strike in jail. Due to imposition of certain disciplinary restrictions, a number of mischievous prisoners conspired not to take food.." The conspiracy had not yet ripened. "However, when they came to know that rules could not be relaxed they took their meals."

ان کی سازش بیچ میں رہ گئی تھی - یہ کوئی ایسی بات نہ تھی جس کے سلسلہ میں یہ کہہ دیا جائے کہ ان کے خلاف مقدمہ درج کیا جائے -

Major Sultan Ahmed Khan : What could be the basis of such chaos and riots within the jail?

Minister of Education and Jails (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): There was no riot so far as the answer is concerned.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - کیا ہی اچھا ہو اگر جناب وزیر قانون مجھے بتائیں کہ - - - - - - -

Mr. Speaker : Is the Member making a suggestion ?

مسٹر حمزہ - جناب میں ان سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ conspired not to take food اور بھوک ہڑتال میں کیا فرق ہے ؟

آپ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ وہ لوگ جو احتجاجاً بھوک ہڑتال کرتے ہیں - آپ کی گورنمنٹ ان کے خلاف خود کشی کے ارتکاب کی کوشش کے تحت مقدمے درج کرتی رہی ہے اور پھر بھوک ہڑتال کا معاملہ بھی کسی خاص stage پر جا کر ہی ہو سکتا ہے - اگر ایک آدمی یہ کہے کہ آج میں کھانا نہیں کھاؤنگا تو اس سے یہ سمجھ لینا کہ وہ خود کو مارنے لگا ہے - میرے خیال میں یہ مناسب نہیں اور بالخصوص ان حالات کے مطابق یہ قطعاً جائز اور مناسب نہیں -

وزیر قانون - جناب والا - میجر صاحب یہ پوچھتے ہیں کہ اس جھگڑے اور فساد کی وجہ کیا ہے ؟ تو عرض یہ ہے کہ جیسا کہ ہمارے معزز وزیر جیل خانہ جات نے فرمایا ہے - یہ معاملہ subjudice ہے - اس لئے اس وقت یہ مناسب نہیں کہ ہم اس کے متعلق اظہار خیال کریں ، لیکن اگر میجر صاحب اس کے متعلق یہاں اور بھی کچھ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو ہو سکتا ہے کہ یہ باہر کے misguided politicians کی کارگزاری ہو - جو باہر رہتے ہیں ممکن ہے کہ انہوں نے انگشت نمائی کی ہو ، کیونکہ وہی لوگ اکثر جھگڑا پیدا کرتے ہیں -

مسٹر افتخار احمد خاں - جناب صدر - کیا میں جناب وزیر تعلیم صاحب سے دریافت کر سکتا ہوں کہ کھانا نہ کھانا overt act ہے یا نہیں ؟ یا ان کے نزدیک مر جانا ہی overt act ہوگا ؟

وزیر تعلیم و جیل خانہ جات - جناب والا - ہر معاملہ اپنے خاص واقعات پر depend کرتا ہے - یہاں اس جواب میں بتایا گیا ہے کہ conspired not to take food - یعنی ابھی تک یہ stage آئی ہی نہ تھی کہ انہوں نے بالکل کھانا کھایا ہی نہ ہو ، بلکہ بعد میں جب ان کو بتایا گیا کہ یہ رولز relax نہیں کئے جا سکتے تو انہوں نے باقاعدہ کھانا کھایا -

راؤ خورشید علی خاں - جناب والا - وزیر جیل خانہ جات نے فرمایا ہے کہ اگر overt act نہ ہو تو کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی - میں ان سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا ان کے پاس ایسا کوئی قانون نہیں کہ اگر کوئی overt act نہ بھی ہو تو بھی وہ haul up ہو سکتے ہیں؟ اور اگر وہ برا نہ منائیں تو میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ Maintenance of Public Order Ordinance کے تحت امکانی حد تک بھی چالان ہو سکتے ہیں -

Mr. Speaker: This is not a supplementary. Now the last supplementary question by Major Sultan Ahmad.

میجر سلطان احمد خاں - جناب والا - میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے وزیر صاحب ان کی حکومت اور ان کی پارٹی کا رویہ بھی عجیب ہے -

جناب عرض یہ ہے کہ جیل میں - - - - - - - - - - -

وزیر خوراک و زراعت - جناب میجر صاحب تو ہمیں گالیاں دے رہے ہیں -

Major Sultan Ahmed Khan : Sir, they admit that there have been fights, they admit that there has been refusal to taking meals and there has been refusal to maintain discipline. What could else it be if it is not a chaos or a riot and if it is so, what is the basis of it? What is the cause of this trouble?

Mr. Speaker : These are not admitted causes.

Major Sultan Ahmed Khan : I want the cause of this trouble.

Mr. Speaker: But this should be an established fact that there was a chaos

Minister of Education and Jails: So far as the fight is concerned, the matter is sub-judice. We cannot express our opinion about the causes.

اس کے متعلق جناب جو کچھ بھی عدالت determine کریگی - اس کے بعد ہی کچھ کہا جا سکتا ہے -

باقی food کے بارے میں حمزہ صاحب نے فرمایا ہے کہ not to take food اور hunger strike میں کیا فرق ہے تو بحیثیت وکیل کے وہ اصحاب جن کا وکالت کے پیشے سے تعلق رہا ہے - مجھ سے متفق ہوں گے کہ کسی جرم کے لئے جو پہلی preparation کی stage ہوتی ہے - جب تک کوئی overt act نہ ہو - The person is not criminally liable تو کسی شخص کا یہ conspire کرنا کہ ہم کھانا نہ کھائینگے - کسی حیثیت سے بھی خود کشی کے جرم کے تحت نہیں آتا - اس لئے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی اور پھر حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے عملی طور پر کھانا کھایا ہے - یہ نہیں کہ نہیں کھایا -

Major Sultan Ahmed Khan : Sir, I will explain.....

Mr. Speaker : The member may put the supplementary please.

Major Sultan Ahmad Khan : I must explain their mental structure first. All we want is the basis of this trouble.

اگر اس جیل میں جھگڑا بھی ہوا ہے - لوگوں نے کھانا کھانے سے انکار کیا ہے ، وہاں مار کٹائی ہوئی ہے تو آخر اس کی بنا کوئی نہ کوئی چیز تو ضرور ہو گی - کیا حکومت اس کی وجہ معلوم کرنے اور بالخصوص اس ایوان کی خاطر اس کی انکوائری کرانے کے لئے تیار ہے ؟

وزیر تعلیم و جیل خانہ جات - جناب والا - [اس سلسلے میں عرض کر دیا گیا ہے کہ جہاں جہاں departmental action کی ضرورت تھی وہ action لے لیا گیا ہے ، لیکن جہاں تک] ان معاملات کا تعلق ہے جو subjudice ہیں - عرض یہ کہ جب عدالت کا فیصلہ

ہو گا تو ان کے متعلق اس کے بعد ہی کچھ عرض کیا جا سکتا ہے -
لہذا subjudice معاملات کے متعلق اس وقت کوئی opinion express
نہیں کی جا سکتی -

CASES TRIABLE BY MAGISTRATE INVESTED WITH SECTION 30 POWERS IN NAROWAL SUB-DIVISION

***6388, Chaudhri Muhammad Ibrahim**: Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state:—

(*a*) the number of Magistrate invested with powers under section 30 Criminal Procedure posted at the District Headquarters, Sialkot ;

(*b*) the nature of arrangements made for the disposal of cases pertaining to Narowal Sub-Division triable by Magistrate invested with powers under section 30, Criminal Procedure Code;

(*c*) the number of cases triable by Magistrate invested with Powers under section 30, Criminal Procedure Code, now pending in the District Headquarters, Sialkot and the number of such cases which pertain to the said Sub-Division along with th dates of their institution;

(*d*) the number of the said case pertaining to the above said Sub-Division disposed of at the District Headquarters, Sialkot, during the calendar years (*i*) 1962 and (*ii*) 1963 ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (*a*) the number of section 30 Magistrates at District Headquarters is four, including Additional District Magistrate.

(*b*) the section 30 cases pertaining to Shakargarh Tehsil are entrusted to Resident Magistrate, Shakargarh. The section 30 cases of the Tehsil Narowal are, however, tried by Raja Muhammad Ayub Khan, Section 30 Magistrate. He is also entrusted with the criminal work of some of the Police Stations of Sialkot and Pasrur Tehsil. The cases of Narowal Sub-Division are heard by him at the Sub-Divisional Headquarters at Narowal or on the spot wherever feasible.

(*c*) the total number of cases triable by section 30 Magistrates pending at the District Headquarters is 45. Out of these 45 cases, 20 cases related to Narowal Sub-Division. A list of such cases with the date of their institution is laid on the Table.

(*d*) the number of section 30 cases disposed of by the Magistrates at the District Headquarters during the years 1962 and 1963 pertaining to the Sub-Division, was 98 and 73, respectively. Mostly these cases were heard at the Sub-Divisional Headquarters, Narowal.

LIST OF PENDING CASES TRIABLE BY MAGISTRATES INVESTED WITH POWERS UNDER SECTION 30 C. P. C. PERTAINING TO THE SUB-DIVISION NAROWAL WITH DATES OF THEIR INSTITUTION

Serial No.	No. of cases	Date of institution	Name of the Court
1	113/2 ..	9th August 1963 ..	Additional District Magistrate, Sialkot.
2	106/2 ..	20th September 1963 ..	Raja Muhammad Ayub, Magistrate, Section 30, Sialkot.
3	109/2 ..	20th September 1963 ..	Ditto.
4	115/2 ..	28th September 1963 ..	Ditto.

Serial No.	No. of cases	Date of institution	Name of Court
5	127/2 ..	2nd October 1963 ..	Raja Muhammad Ayub, Magistate Section 30, Sialkot
6	129/2 ..	Ditto ..	Ditto.
7	171/2 ..	23rd December 1963 ..	Ditto.
8	8/2 ..	5th January 1964 ..	Ditto.
9	14/2 ..	Ditto ..	Ditto.
10	18/2 ..	18th January 1964 ..	Ditto.
11	19/2 ..	Ditto ..	Ditto.
12	24/2 ..	5th February 1964 ..	Ditto.
13	32/2 ..	5th March 1964 ..	Ditto.
14	33/2 ..	Ditto ..	Ditto.
15	34/2 ..	Ditto ..	Ditto.
16	35/2 ..	Ditto ..	Ditto.
17	36/2 ..	7th March 1964 ..	Ditto.
18	37/2 ..	Ditto ..	Ditto.
19	38/2 ..	Ditto ..	Ditto.
20	39/2 ..	9th March 1964 ..	Ditto.

چودھری محمد ابراھیم ۔ جناب والا ۔ پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب نے فرمایا ھے کہ نارووال تحصیل میں Section 30 Magistrate نے ۹۸ اور ۳ مقدمات try کئے تھے ۔ جب cases کی اتنی بڑی تعداد ھے تو کیا یہ مناسب نہ ھو گا کہ ان چار میں سے ایک میجسٹریٹ نارووال میں متعین کر دیا جائے ، جب کہ وہ ایک Sub-Divisional Headquarters بھی ھے ۔

Minister of Law : Mr. (Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : The suggestion of the member has been noted. As far as possible, we will see that the work is distributed equitably and there is no delay in the disposal.

چودھری محمد ابراھیم ۔ شکریہ ۔

CONSTRUCTION OF A BUILDING FOR DISTRICT AND SESSIONS COURT AT SANGHAR

***6622. Mr. Muhammad Hanif Siddiqi:** Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state:—

(*a*) the date on which Sanghar district came into existence ;

(b) whether there is a District and Sessions Judges for Sanghar district; if so, his headquarters ;

(c) whether there is a District and Sessions Court building at Sanghar and, if not, whether Government intend to construct a building for the District and Sessions Court at Sanghar; if so, when ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (a) 1st September 1963.

(b) No. There is an Additional District and Sessions Judge, Tharparkar with Headquarters at Sanghar for the disposal of the Civil and Criminal Judicial work of the Revenue District of Sanghar.

(c) The proposal regarding creation of the post of District and Sessions Judge with Headquarters at Sanghar and the construction of a Court building is under consideration of the Government.

SOWARS, DAFFADARS, LANCE DAFFADARS AND JAMADARS EMPLOYED IN B.M.P. IN DRISHAK TUMAN OF D. G. KHAN DISTRICT

*6672. **Sardar Muhammad Ramzan Khan Drishak** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state the names of Sowars, Daffadars, Lance Daffadars and Jamadars employed in B. M. P. in Drishak Tuman of D. G. Khan district during the period from 1944 to 1963?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : The names of the Sowars, Daffadars, Lance Daffadars and Jamadars employed in B. M. P. in Drishak Tuman of D. G. Khan district during the perod from 1944 to 1963 are placed on the Table.*

سردار محمد رمضان خان درشک - جناب والا - سال ۱۹۴۴ء میں ملازمان کی تعداد ۱۴ دکھائی گئی ہے - سال ۱۹۴۵ء میں ۱۰ اور ۱۹۴۶ء میں ۱۲ - یہ ملازمین کی تعداد میں کمی کیوں واقع ہوئی ہے ؟

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) - جناب والا - جہانتک سوال کے جواب کا تعلق ہے - وہ تو ہم نے دیدیا ہے - اب اگر معزز ممبر وجہ پوچھنا چاہتے ہیں تو وہ اس کے متعلق الگ سوال کریں -

We have given details from 1944 to 1963, i.e., nearly 19 years and it may not be possible to state off hand the reasons for each particular year. The member may put that question and we will prepare the answer.

سردار محمد رمضان خان درشیک - جناب والا - گزارش یہ ہے کہ میں نے ایک دوسرا سوال بھی دے رکھا ہے، جس کا نمبر ۷۱۶۶ ہے - وہ بھی اسی سوال کے متعلق ہے اور ابھی تک مجھے اس کا جواب موصول نہیں ہوا - ہو سکتا ہے کہ آپ کے پاس پہنچا ہوا ہو -

Mr. Speaker : What is the position about Question No. 7166?

---

*Please see Appendix III at the end.

Parliamentary Secretary : Its answer has not been received so far.

Mr. Speaker : Then it will be answered on the next turn?

Parliamentary Secretary, Home : Yes Sir.

مسٹر سپیکر - دریشک صاحب اسکا جواب اگلی مرتبہ دیا جائیگا -
اس کے ساتھ ہی آپ ضمنی سوال پوچھ سکتے ہیں -

NON-OFFICIAL JAIL VISITORS

***6778. Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Jails be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that non-official Jail visitors are nominated for inspecting jails; if so, the purpose of such inspection;

(*b*) the names of the non-official jail visitors nominated for inspecting the District Jails of Bahawalpur and Bahawalnagar, separately ;

(*c*) whether the said jail visitors have conducted any inspection of jails mentioned in (*b*) above during 1962 and 1963; if not; the reasons therefor?

Minister of Jails (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) Yes. As regard the purpose, the non-official visitors are required to inspect all the places of the Jails and ascertain whether considerations of health, cleanliness and security are attended to whether proper managementand discipline are maintained in every respect; and if any prisoner illegally detained or is detained for an undue length of time while awaiting trial; here,attend to all representations and petitions made by or on behalf of prisoners is and direct if deemed advisable that any such representation or petition be forwarded to Government. They are also required to make suggestions for the improvement in the Jail administration.

(*b*) DISTRICT JAIL, BAHAWALNAGAR—

(1) Mr. Muhammad Khan.

(2) Mr. M. Mehraj.

(3) Moulvi Niaz Ahmad.

(4) Capt. Dr. I. A. Syed.

(5) M. Mushtaq Ahmad.

DISTRICT JAIL, BAHAWALPUR—

(1) Mr. Masud Hassan Shuhab.

(2) Mr. Abdul Rashid Shah.

(3) Mr. Habib Ullah.

(4) Mr. Afaq Ahmad.

(5) Syed Tufail Ahmad Shah.

(*c*) DISTRICT JAIL, BAHAWALNAGAR—

Non-official visitors only visited the Jail along with the members of the quarterly board during the year 1962 and 1963. They never paid individual visits.

DISTRICT JAIL, BAHAWALPUR—

No non-official visitors paid any visit in 1962. Mr. Habib Ullah paid visit to Jail on 18th December 1963. Syed Tufail Ahmad Shah paid visit to the Jail on 12th June 1963.

Reasons for not visiting the jails by the non-official visitors are best known to them.

مولانا غلام غوث ۔ کیا وزیر صاحب یہ ارشاد فرمائیں گے کہ غیر سرکاری وزٹرز کے تقرر کا معیار کیا ہے ؟

وزیر جیل خانہ جات ۔ اس کے لئے Off hand کچھ نہیں بتا سکتا کہ اسکا کیا معیار ہے ؟ عام طور پر اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ جو لوگ اچھے ہوں اور سلجھے ہوئے ہوں اور دلچسپی لیتے ہوں ان کو Nominate کیا جائے ، اگر معزز ممبر اسکی وضاحت چاہتے ہیں تو وہ ایک نیا سوال بھیج دیں ۔ پھر میں قانون اور قواعد کے مطابق دیکھ کر اسکا جواب دے سکتا ہوں ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا وزیر صاحب جیل خانہ جات ارشاد فرمائیں گے کہ جیل وزٹرز کے مقرر کرتے وقت کیا اس چیز کا خیال رکھا جاتا ہے کہ قیدیوں کی بہبود اور محکمہ کی کارگذاریوں میں انہیں کوئی دلچسپی نہ ہو ۔

وزیر جیل خانہ جات ۔ اس بات کا یقیناً خیال رکھا جاتا ہے کہ وہ محکمہ کے معاملات میں دلچسپی لیں ۔ بعد میں اگر وہ دلچسپی نہ لیں تو یہ ان کی مرضی پر منحصر ہے ۔ ان کو Force نہیں کیا جا سکتا ۔

راؤ خورشید علی خاں ۔ اس سوال کے آخری حصہ میں دیا گیا ہے ۔

Reasons for not visiting the Jails by the non-official visitors are best known to them.

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت کو اس سے قطعاً کوئی دلچسپی نہیں کہ کوئی جیل وزٹر دلچسپی لے یا نہ لے ، اس کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا ہے اور اس کی مہربانی پر منحصر ہے ، اگر وہ دلچسپی نہ لے تو آپ کو دیکھنا چاہئے کہ اس کے خلاف ایکشن لیا جائے ۔

وزیر جیل خانہ جات ۔ یہ paid job نہیں ہوتی ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ یعنی جیلوں میں ان کی ضرورت نہیں ہوتی ۔

مسٹر افتخار احمد خاں ۔ کیا میں وزیر متعلقہ سے دریافت کر سکتا ہوں کہ جیل وزٹرز اور وزراء صاحبان کی قابلیت میں کیا فرق ہے ؟

مسٹر سپیکر - یہ ضمنی سوال نہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ان لوگوں کو جیل وزٹر کے طور پر مقرر کیا جاتا ہے جن کو ان امور میں دلچسپی ہو تو کیا میں ان سے پوچھ سکتا ہوں کہ جن لوگوں نے پورے دو سال تک جیل وزٹر ہوتے ہوئے کسی جیل کا انفرادی طور پر معائینہ نہیں کیا ، کیا یہ دلچسپی کی نشانی ہے کیا آپ اس بات کو محسوس تو کرتے ہیں مگر کہنے کی جرات نہیں رکھتے اور اگر اب جرأت پیدا ہو گئی ہے ۔ ان حقائق کے پیش‌نظر جو وضاحت آپ نے ایوان میں کی ہے کیا آپ اسے واپس لے لیں گے ۔

وزیر جیل خانہ جات ۔ میں ممزز ممبر کی خدمت میں عرض کر دوں کہ ان کا اعزازی طور پر تقرر ہوتا ہے ۔ اب آئندہ کے لئے اس بات کا خیال رکھا جائے گا کہ اگر کوئی وزٹر مقرر کیا جائے اور وہ دلچسپی نہ لے تو پھر دوسرے صاحبان کو موقع دیا جائے گا ۔

چودھری محمد علی ۔ اب تک جن غیر سرکاری وزٹرز نے جیلوں کا معائنہ کیا ہے ۔ کیا انہوں نے حکومت کے پاس اپنی رپورٹ دی ہے ؟

وزیر جیل خانہ جات ۔ اس بات کے متعلق سوال میں کہیں درج نہیں ہے اس لئے نیا سوال پیش کریں ۔

پارلیمنٹری سیکریٹری ۔ میں اس کی وضاحت کر دیتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جیلوں میں ایک کتاب موجود ہوتی ہے ، جس میں وزٹرز اپنی رائے لکھتے ہیں کہ وہاں کیسے حالات ہیں ۔ اس لئے کسی خاص رپورٹ کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ جہاں تک ان کی تقرری کا تعلق ہے وہ Prisoners Aid Society کی سفارش پر کی جاتی ہے ۔ اس کا صدر ڈپٹی کمشنر ہوتا ہے اور اس کی سفارش بھی ہوتی ہے ۔ اب جیل‌وزٹرز اس معاملے میں دلچسپی نہ لیں تو حکومت اس کی ذمہ دار نہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جو explanation جناب وزیر صاحب نے دی ہے اور پھر جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے ان کی امداد میں وضاحتی بیان دے دیا ہے کیا اس سے یہ نتیجہ اخذ نہیں ہوتا کہ اتنی بد عنوانیوں اور خرابیوں کے باوجود نامزد ممبران کی طرف سے کی جاتی ہیں ؟ حکومت دیدہ دانستہ اور ضلع کی انتظامیہ دیدہ دانستہ ایسے لوگوں کو مقرر کرتے ہیں جو ان کے نقائص کی نشان دہی نہ کریں اور ان کے کام میں دلچسپی نہ لیں ۔

Mr. Speaker : This is not a Supplementary question. The member may infer anything he likes.

مسٹر سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا ۔ کہ نامزد گیوں میں ان نقائص کی وجہ سے معائنہ کے موجودہ طریق کار کو انہوں نے بےکار بنا دیا ہے ۔

Mr. Speaker : This is not a Supplementary Question.

CRIMINAL CASES REGISTERED IN EACH POLICE STATION OF BAHAWALNAGAR DISTRICT DURING MARTIAL LAW REGIME

***6780. Chaudhri Muhammad Ali**: Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) the number of Criminal cases registered in each Police Station of Bahawalnagar District during Martial Law regime and from June, 1962 up-to-date separately ;

(*b*) the number of registered cases out of those mentioned in (*a*) above which were submitted to the Courts for trial along with the number of cases in which the accused have absconded;

(*c*) the number of cases, out of those mentioned in (*b*) above in which the accused were convicted and acquitted separately;

(*d*) whether it is a fact that after Martial Law the incidence of crimes in Bahawalnagar district ifs on the increase; if so, reasons therefor and the steps Government intend to take for controlling the incidence of crimes in the said area!

پارلیمینٹری سیکریٹری (میاں عبدالحق) ۔ (الف) (ب) (و) (ج) مطلوبہ معلومات منسلکہ کیفیت نامہ کے ضمیمہ ''الف''* میں دی گئی ہیں ۔

(د) جی نہیں ۔ منسلکہ کیفیت نامہ (ضمیمہ ب)* کے مطالعے سے ظاہر ہو گا کہ ضلع بہاولنگر کے مختلف تھانوں میں جرائم کی درج شدہ واردات مارشل لا کے دوران میں درج شدہ واردات کی تعداد کے تقریباً مساوی ہیں ۔ ۱۹۶۳ ۔ ۱۹۶۴ء (تاایں تاریخ) کے اعداد و شمار جرائم سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرائم کافی حد تک قابو میں ہیں ۔

GUN AND REVOLVER LICENCES BY DISTRICT MAGISTRATE, BAHAWALNAGAR

***6781. Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) the number of gun and revolver licences issued by the District Magistrate, Bahawalnagar. during 1963, alongwith the full particulars of such licences;

(*b*) Government Policy for issuing licences for fire arms!

پارلیمینٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) ۔ (الف)

۱۹۶۳ء میں بندوقوں کے جاری شدہ لائسنس *۳۱۱

۱۹۶۳ء میں ریوالوروں کے جاری شدہ لائسنس *۱۱۸

---

*Please see Appendix IV at the end.

(ب) غیر ممنوعہ دھانے کی بندوقوں کے رکھنے کے لائسنس ضلع مجسٹریٹ کی جانب سے قانون اسلحہ ۱۸۷۸ء کی دفعہ ۲۳ بشمول قواعد اسلحہ کے قاعدہ ۴۲ کے تحت دئے جاتے ہیں ، یہ لائسنس بطور معمول نہیں عطا کئے جاتے بلکہ افسران لائسنس عطا کنندگان درخواست گذار کا چال چلن اس کے سابق حالات اور اصلیت سے مطمئن ہونے کے بعد اسے عطا کرتے ہیں -

چودھری محمد علی - ضلع بہاولنگر کا شمال مشرقی حصہ ہندوستان کی سرحد سے ملا ہے اور یہ بارڈر ایریا ہے - مارشل لا سے پہلے یہاں لوگوں کو جو بندوق ۳۰۳ اور ریوالوروں کے لائسنس دئے گئے تھے وہ تمام ضبط کر لئے گئے ہیں ، حالانکہ یہ بارڈر ایریا ہے - کیا وزیر صاحب ان لوگوں کو دوبارہ لائسنس دینے پر غور فرمائیں گے -

Mr. Speaker : This is quite a new question. Please give fresh Notice.

POLICY REGARDING RENEWAL AND ISSUANCE OF LICENCES OF SWORDS, GUNS, RIFLES AND REVOLVERS LICENCES

*6879. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state:—

(a) whether Deputy Commissioner, Assistant Commissioner and Mukhtiarkar (Tehsildars), have been authorised to issue and renew licences for swords guns, rifles and revolvers, if so; the names of Sub-Division and Tehsils in West Pakistan, where the said officials have been given such power;

(b) whether it is a fact that there is no uniform policy for the renewal of the said licences throughout West Pakistan, if so, reasons thereof and whether Government intend to adopt a uniform policy?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq): (a) According to rule 33 of the Arms Rules, 1924, District Magistrate and such S. D. M. as are specially empowered by the Provincial Government can grant licences for the possession of all types of arms in Form XVI.

According to notification No. PRC-6-9/62, dated 27th April 1962, all S.D. Ms. in West Pakistan have been authorised to issue arms licences for 22 bore rifles and shotguns.

All authorities competent to issue an arms licence are also competent to renew the same under the provisions of such rule (3) of rule 42 *ibid*. General instructions have been issued separately in letter No. H.P. II/XIA7/62, dated 29th March 1962, authoriising the S. D. Ms. throughout the province to renew arms licences, for the possession of arms.

A part from the above according to the provisions of No. 7792/27-(89)/HP/II/58, dated the 29th December 1958, Notification all Class 1st Magistrates throughout the Province can renew arms licences for the possession of arms.

At present Tehsildars/Mukhtiarkars do not exercise the powers to issue or renew any kind of arms licence.

(*b*) No. The policy as indicated above is followed uniformally throughout the Province.

AMALGAMATION OF B. M. P. WITH REGULAR POLICE IN DERA GHAZI KHAN DISTRICT.

***6912. Sardar Muhammad Ramzan Khan Drishak** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state:—

(*a*) whether there is any scheme for amalgamating the B. M. P. District Dera Ghazi Khan, with the regular Police;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (*a*) Yes.

(*b*) Extension of some more Laws is under consideration of the Government, and regular administration is to be introduced progressively in the exluded area of Dera Ghazi Khan District. In order that the Border Military Police, may work more effectively as an Investigation Agency, its amalgamation with the Police is necessary.

سردار محمد رمضان خان دریشک ۔ کیا جو لوگ پولیس میں شامل کئے جائیں گے ، وہ اسی علاقے کے باشندے لئے جائیں گے یا پنجاب کے بھی اس میں بھرتی کئے جائیں گے ؟

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) ۔ پالیسی یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکتا ہے ریجن کا آدمی لیا جاتا ہے ، لیکن چونکہ پولیس فورس ایسا فورس ہے جس کے لئے Qualification مقرر کی جاتی ہے اور اگر اس معیار کا وہاں آدمی نہیں ملتا تو مجبوراً اور جگہ سے لینا پڑتا ہے اور جس میں سارا ویسٹ پاکستان آ سکتا ہے ۔

SHIFTING OF PRISONERS TO JAILS OF THEIR HOME DISTRICTS

***6923. Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister of Jails be pleased to state :—

(*a*) the number of prisoners belonging to former Sind Area confined in District Jails of Northern Region of the Province;

(*b*) the number of prisoners belonging to Northern Region confined in District Jails of Hyderabad, Sukkur and Mirch;

(*c*) whether there is any scheme under the consideration of Government to shift the prisoners to the jails of their home districts or Divisions ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, the time by which the said scheme is likely to be implemented?

Minister of Jails (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) There are 108 prisoners belonging to former Sind Area confined in the jails of the Northern Region as under :—

(1) Central Prison, Peshawar	.. ..	95 prisoners.
(2) Central Prison, Dera Ismail Khan	.. ..	7 ,,
(3) Central Prison, Rawalpindi	.. ..	1 ,,
(4) Central Prison, Haripur	.. ..	3 ,,
(5) District Jail, Jhelum	.. ..	2 ,,
Total	..	108 ,,

(*b*) Ther are 353 prisoners belonging to Northern Range confined in the Jails of Southern Range as under :—

(1) Central Prison, Sukkur	..	.. 169 prisoners
(2) Central Prisons, Mach	..	.. 171 ,,
(3) Central Prison, Hyderabad	..	.. 13 ,,
Total	..	.. 353 ,,

(*c and d*) The Provincial Government has issued instructions that prisoners sentenced to terms not exceeding three years, may be detained in the jails of the same division instead of being shifted to other ranges.

Habitual criminals and long-termprisoners of those convicted of robbrey, pick-pocketing, kid-napping,rape and unnatural offences are being transferred from one region to another to sever their contacts with criminal groups in the Home Districts with a view to decreasing crime in the country.

CASES DECIDED BY SESSIONS JUDGE, DERA GHAZI KHAN FROM 1953 TO 1963

***6978. Syed Ahmad Saeed Kirmani** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) the number of Sessions cases decided by the Sessions Judge, Dera Ghazi Khan during the period from—

(*i*) 1953 to 1955, separately for each year, (*ii*) 1st January, 1956 to 1st September 1956, (*iii*) 1st September 1956 to 24th January 1958, (*iv*) 1959 to 1963, Separately for each year;

(*b*) the number of cases out of those mentioned in(*a*) above in respect of each period separately in which (*i*) accused were acquitted; (*ii*) the accused were convicted for offences under section 304, P. P. C., under exception I to section 300, P. P. C. and the sentence awarded did not exceed 3 years R. I. and exceeded three years, (*iii*) accused were convicted for offence under section 302, P. P. C. and sentence of death was awarded to one or more accused person;

(*c*) the number of cases, out of these mentioned in (*b*) (*i*) above, in which the High Court in acquittal appeal convented the acquittal into conviction;

(*d*) (*i*) the number of cases out of those mentioned in (*b*) (*ii*) above in which the High Court enhanced the sentence on revision or appeal and the number in which the High Court convicted the accused in appeal for more serious offence or offences, (*iii*) the number of cases out of those mentioned in (*b*) (*iii*) above, in which the High Court acquitted all the accused in appeal ;

(*e*) the number of Sessions cases decided by the Sessions Judges, Lahore, Lyallpur and Gujrat in each of the year 1957, 1958 and 1963, separately, along with the number in which (*i*) the accused were acquitted, (*ii*) the accused were convicted under section 304, P. P. C. but a sentence of 3 years or below was awarded; (*iii*) the accused were convicted under section 302, P. P. C., and sentence of death was awarded ;

(*f*) particulars of interference by the High Court in cases mentioned at (*e*) (*i*), (*ii*) and (*iii*) above in circumstances identical with those specified in (*c*) above?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) :

1953	1954	1955	1-1-56 to 1-9-56	1-9-56 to 24-1-58	1959	1960	1961	1962	1963
90	52	94	..	..	..	..	..	..	..
..	..	..	33	..	..	..	..	..	..
..	..	..	..	90	..	..	..	..	..
..	..	..	..	..	106	60	60	60	46
39	21	27	13	26	37	29	29	23	18
5	10	36	11	1	10	7	5	1	3
25	3	10	3	3	20	8	9	2	4
11	10	2	3	33	19	11	5	10	6
..	..	..	..	1	..	..	..	..	..
..	..	..	..	..	..	..	..	..	..
..	..	..	..	..	..	..	..	..	..
1	2	..	..	11	2	4	3	..	..

	1957	Lahore 1958	1963	1957	Lyallpur 1958	1963	1957	Gujrat 1958	1963
	63	94	103	26	38	34	97	55	31
	30	32	86	13	18	11	36	8	17
	6	7	13	..	3	1	1	1	..
	9	29	28	10	14	4	28	19	6
(i)	2	1	4	..	..	..	..	..	..
(ii)	3	..	2	..	1	..	..	1	..
(iii)	5	4	7	..	..	..	16	11	4

CRIMINAL COMPLAINTS BY PRIVATE PARTIES PENDING IN ALL COURTS OF MAGISTRATES AT KARACHI

*6981. **Syed Ahmad Saeed Kirmani** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(a) the court-wise number of criminal complaints by private parties pending on 1st April 1964, in all the Courts of Magistrates at Karachi, which were (i) over one year old only and (ii) over two years old;

(*b*) the number of those out of each category, of complaints mentioned in (*a*) above which were for offences under section 403 to 408, P.P.C. and or offences under sections 419, 420, P.P.C., etc.;

(*c*) the number of complaints out of those mentioned in (*a*) (*i*) and (*ii*) above in which charges had been framed by 1st April 1964;

(*d*) the number of complaints out of those mentioned in (*a*) (*i*) and (*ii*) above, in which the complaints orginally lodged reports with the Police but the Police did not challan the accused;

(*e*) the number of hearings in the cases pending for more than two years from date of filing of complaints of 1st April 1964;

(*f*) whether there are any instructions from the High Court and/or Government regarding (*i*) Civil claims disguis d as criminal complaints, (*ii*) expediting disposal of criminal complaints, if so, the details of such instructions and the steps taken or intended to be taken by the authorities concerned to prevent abuse of process of Court in such cases ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq): (*a*), (*b*), (*c*), (*d*) and (*e*) The required information is given in the enclosed statement.

(*f*) No.

CONSOLIDATED INFORMATION CALLED FOR UNDER STARRED ASSEMBLY QUESTION No. 6981 IN RESPECT OF ALL COURTS OF MAGISTRATES AT KARACHI.

Serial No.	Name of Magistrate and Courts	No. of P. Complaints		Offences under section 403 to 408, P. P.C and 419, 420, P. P. C. etc.	No. of complaints in which charges had been framed by 1-4-64	No. of complaints which police did not challan he accused	No. of hearings pending for more than two years of filling of complaints to 1.4.64
		Over one year (i)	Over two years (ii)				
			(a)	(b)	(c)	(d)	(e)
1	Mr. Salahuddin Qureshi C. S. P., City and Additional District Magistrate, Karachi. ..	..	..	..	..	..	..
2	Mr. Naseemuddin, Senior District Magistrate, New Town.	..	..	..	..	..	..
3	Mr. Ijaz Malik, C. S. P., Senior District Magistrate, Civil Line.	..	..	..	..	..	..
4	Mr. Sh. Zikrur Rahman, Senior District Magistrate, Harbour.	..	..	..	..	..	..
5	Mr. M. M. Siddiqui, Senior District Magistrate, Cantonment.	3	..	2	2	2	..
6	Mr. Abrar Hassan Khan, Senior District Magistrate, Old Town.	3	..	..	..	..	..
7	Mr. Jawed Barkey, C. S. P., Senior District Magistrate, Nazimabad.	..	..	..	..	..	..
8	Mr. Muhammad Khan Junejo A. C. M. 1 ..	..	..	..	..	..	..
9	Mr. Anwar M. Sheikh, A. C. M. 2 ..	2	..	..	..	..	..
10	Mr. Hamid Ali, A. C. M. 3 ..	1	..	..	..	..	..
11	Mr. A. R. Puri, A C. M. 4 ..	..	..	..	..	..	..

CONSOLIDATED INFORMATION CALLED FOR UNDER STARRED ASSEMBLY QUESTION No. 6981 IN RESPECT OF ALL COURTS OF MAGISTRATES AT KARACHI

Serial No.	Name of Magistrate and Courts	No. of P. Complaints		Offences under sections 403 to 408 P. P.C to 419, 420 H. P. O. etc.	No. of complaints in which charges had beenframed by 3-4-64	No. of complaints which police did not challan the accused	No. of hearings pending for more than two years of filing of complaints to 1-4-64
		Over one year (i)	Over two years (ii)				
			(a)	(b)	(c)	(d)	(e)
12	Mr. Hizbaruddin Hussain, A. C. M. 5 ..	..	..	..	..	..	..
13	Mr. G. M. Brohi, A C. M. 6 ..	1	..	..	..	..	..
14	Mr. A. A. Aukherymi, A. C. M. 7 ..	..	..	..	..	..	..
15	Mr. Azizuddin Ahmed, A. C. M. 8 ..	..	2	2	2	..	82
16	Mr. S. Aftab Hussain, A. C. M.-9 ..	1	..	1	1	..	..
17	Mr. Fateh Muhammad Memon, A. C. M. 10 ..	1	..	..	1	..	..
18	Mr. M. Jaffari, A. C. M. 11 ..	1	..	1	1	..	..
19	Mr. S. M. Mutahir, A. C. M. 12 ..	..	..	..	..	..	..
20	Court Vacant. A. C. M. 1 ..	..	..	..	..	..	..
21	Mr. A. Salimi Khan, A. C. M. 14 ..	..	..	..	..	..	..
22	Mr. Amjad Ali, A. C. M.-15 ..	..	..	..	..	..	..
23	Mr. Muhammad Juned, A. C. M. 16 ..	..	..	..	..	..	..
24	Mrs. Suriya Ahmad Pai, A. C. M. 17 ..	..	..	..	..	..	..

25	Mr. S. Zaigham Hussain Moosvi, A. C. M.-18 ..	..	..	..	..	..	..
26	Mr. Mosharaf Ali, A. C. M. 19 ..	..	..	..	..	..	..
27	Mr. Vacant A. C. M. 20 ..	..	..	..	..	..	..
28	Mr. A. R. Kazmi, A. C. M. Traffic-1 ..	..	..	..	..	..	..
29	Mr. Wali Muhammad Shah, , A. C. M. Traffic-2 ..	..	..	..	..	..	..
30	Mr. Tahir Hussain, A. C. M. (Municipal Ilaqa Karachi).	..	..	..	..	.. ..	..
	Total ..	13	2	6	7	..	82

POLICE FORCE STATIONED AT TOBA TEK SINGH TOWN ON THE OCCASION OF VARIETY SHOW

***7066. Mr. Hamza**: Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a special Police Force was stationed at Toba Tek Singh Town on 11th and 12th April 1964, when a variety show was held there ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the strength of the said force and the purpose for which it was stationed there ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) ـ (الف) و (ب) سپرنٹنڈنٹ پولیس لائل پور نے ایک خاص دستہ پولیس جو ۱۲۳ افراد پر مشتمل تھا ـ مورخہ ۱۱ و ۱۲ اپریل ۱۹۶۴ء کے منعقدہ ورائٹی شو ٹوبہ ٹیک سنگھ میں متعین کیا یہ دستہ وہاں کے نظم و نسق اور ٹریفک کے انتظامات کے لئے بھیجا گیا تھا ـ چونکہ ورائٹی شو میں مختلف مقامات سے کافی افراد کے آنے کی توقع تھی۔ جس کی وجہ سے یہ انتظام ضروری خیال کیا گیا ـ فی الحقیقت چار ہزار سے زائد افراد نے ورائٹی شو میں شرکت کی اور تقریباً ۱۵۰ کاریں مختلف مقامات سے ٹوبہ ٹیک سنگھ اس دوران میں آئیں ـ

مسٹر حمزہ ـ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فرمائیں گے کہ پولیس فورس کی اتنی بڑی تعداد جس کو خاص طور پر ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ٹریفک انتظامات کے سلسلہ میں بلایا گیا تھا تو ان سے ٹوبہ ٹیک سنگھ کے بازاروں میں پریڈ کیوں کروائی گئی ؟

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) ـ کوئی پریڈ نہیں کروائی گئی جہاں جہاں ان کی ضرورت تھی انہیں پوسٹ کیا گیا ـ

مسٹر حمزہ ـ جناب سپیکر۔ مجھے ذاتی طور پر اس کا علم ہے اور جو کچھ بھی جناب وزیر صاحب نے بتایا ہے وہ حقائق پر مبنی نہیں ہے بلکہ ان کی دیدہ دلیری ہے کہ انہوں نے اس قسم کا بیان ایوان میں دیا ہے ـ

وزیر قانون ـ ہم معزز ممبر کے ذاتی علم کو contradict نہیں کرتے ہیں لیکن جو کچھ انہوں نے سوال کیا تھا ہم نے اس کا جواب دے دیا لیکن جس کو وہ پریڈ کہتے ہیں اور پریڈ سمجھتے ہیں وہ لا اینڈ آرڈر کے لئے پوسٹ کئے گئے تھے ممکن ہے یہ سمجھ کا فرق ہو ـ

مسٹر حمزہ ـ کیا ان انتظامات کے ہوتے ہوئے یا ان انتظامات کی اطلاع جو اس ایوان کو دی گئی ہے سے صاف ظاہر نہیں ہوتا کہ وہاں کی عام آبادی ورائٹی شو جس کو جشن نغمہ کہتے ہیں کی مخالف تھی اور لوگوں کو زبردستی اس ورائٹی شو میں جمع ہونے کے لئے اکٹھا کیا گیا ـ

وزیر قانون ـ ہم نے اکٹھا نہیں کیا تھا خود چار ہزار آدمی اکٹھا ہوئے تھے اور خود لوگ جوق در جوق اپنی خوشی سے وہاں پہونچے تھے کوئی زبردستی نہیں تھی ـ

مسٹر حمزہ ـ حقیقت یہ ہے کہ یہ ۱۵۰ افسران جوق در جوق مختلف اضلاع سے پہونچے ہوئے تھے تاکہ اس ورائٹی شو کو کامیاب بنائیں ـ

Mr. Speaker: This is not a supplementary.

FILMSTAR VARIETY SHOW HELD ON 11TH AND 12TH OF APRIL 1964 AT TOBA TEK SINGH

***7069. Amir Habibullah Khan Saadi**: Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fect that a "Filmstar Variety Show" was held on the 11th and 12th of April 1964 in aid of a T.B. Clinic, at Toba Tek Singh, with the initiative and active management of Mr. Javed Ahmed Qureshi, S.D.M., Toba Tek Singh;

(*b*) whether it is a fact that prior to the said show many representatives, of local population approached the said S.D.M., with the request to substitute the "Filmstar Variety Show" by a programme of games and manly sports as the proposed show was unislamic;

(*c*) whether it is a fact that the attention of Government was also drawn to the above show by adjournment motions, moved on 3rd and 9th April, 1964 in the House;

(*d*) if answers to (*a*) and (*b*) and (*c*) above be in the affirmative, reasons for holding the said show by the S. D. M. against the wishes of the inhabitants of the locality, and the action Government have taken or intend to take in the matter?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) ـ (الف) ٹوبہ ٹیک سنگھ ایسوسی ایشن نے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایک ٹی ـ بی ـ کلینک قائم کرنے کا فیصلہ کیا اس مقصد کے لئے رقم فراہم کرنے کے لئے ایسوسی ایشن مذکور نے مورخہ ۱۱ و ۱۲ اپریل ۱۹۶۴ء کو ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایک ورائٹی شو کا انعقاد کیا ـ اے ـ ڈی ـ ایم ـ ٹوبہ ٹیک سنگھ اس ایسوسی ایشن کے صدر ہیں ـ

(ب) جی نہیں ـ

(ج) تحریک التوا ہاؤس کے سامنے پیش ہوئیں لیکن ہاؤس نے مذکورہ تحریک کی اجازت نہیں دی ۔

(د) جواب (ب) مذکورہ بالا کے تحت یہ سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

مولانا غلام غوث ۔ کیا ٹی ۔ بی کی امداد کے سلسلے میں اس قسم کے ورائٹی شو منعقد کرنے سے حکومت کا یہ منشاء ہے کہ عوام کی جسمانی ٹی ۔ بی دور کرکے روحانی ٹی ۔ بی قوم کو لگائی جائے ۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) ۔ مولانا صاحب ۔ عرض یہ ہے کہ ہم آپ کی عزت اور احترام کرتے ہیں ۔ اس لئے اس سوال کا جو جواب دینا چاہئے ۔ میں مناسب نہیں سمجھتا کہ وہ جواب آپ کو دوں ۔ درحقیقت ہم سب کو علم ہے کہ ٹی ۔ بی کی روک تھام کے لئے جو ادارہ بنا ہوا ہے وہ ادارہ ہی ہر جگہ یہ ورائیٹی شو منعقد کرتا ہے ۔ آپ کو علم ہے قانون بنا کر پاکستان میموریل کے لئے بھی گھوڑ دوڑ اور سینما کے ٹکٹوں پر ٹیکس لگایا گیا ہے ۔ کیونکہ اس کے بغیر تو لوگ چندہ دیتے ہی نہیں خواہ نیک کام کیوں نہ ہو ۔ اس لئے یہ روحانی ٹی ۔ بی نہیں ہے بلکہ ایک روحانی تفریح ہے اور انشاءاللہ اس سے لوگ فائدہ اٹھائینگے ۔

مولانا غلام غوث ۔ کیا عورتوں کا ناچ اس کام کے لئے زیادہ مفید نہ ہوگا کیونکہ اس طرح زیادہ روحانی تفریح ہو جائیگی ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب اور جناب وزیر صاحب نے یہ فرمایا کہ یہ روپیہ ایک نیک مقصد کے لئے اکٹھا کیا گیا ہے ۔ آپ کو اس چیز کا بھی علم ہوگا کہ ہماری آبادی کس قدر غریب ہے غریبوں سے ٹی ۔ بی کو خاص محبت ہے ۔ اس لئے بھی ٹی ۔ بی کلینک کی ضرورت محسوس کی گئی ہے ۔ میں آپ سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ آپ نے یہ کس طرح مناسب سمجھا کہ زرکثیر اس ورائیٹی شو کو منعقد کرنے پر صرف کریں جس پر کہ میری اطلاع کے مطابق کم از کم پندرہ ہزار روپے ضائع کئے گئے ہیں اور پھر یہ شو لوگوں کی مرضی کے خلاف منعقد کیا گیا ۔

وزیر قانون ۔ ہم اس سے انکار کرتے ہیں کیونکہ سب لوگ اپنی مرضی سے ہی ورائیٹی شو دیکھنے کے لئے گئے تھے ۔ جب

کہ سینما دیکھنے کے لئے جایا کرتے ھیں - انہوں نے وھاں ٹکٹ خریدا - شو دیکھا اور چلے گئے -

مسٹر حمزہ - اگر آپ یہ کہتے ھیں کہ یہ شو لوگوں نے اپنی مرضی سے ٹکٹیں خرید کر دیکھا - اگر میں یہ ثابت کر دوں کہ یہ روپیہ لوگوں سے زبردستی وصول کیا گیا ھے اور خاص طور پر مقامی پولیس ، مقامی تحصیلدار ، ریذیڈنٹ میجسٹریٹ اور S. D. M. اس میں پیش پیش تھے اور انہوں نے اپنے دفاتر اور عدالتوں میں بیٹھکر زبردستی لوگوں سے نام نہاد چندہ وصول کیا ھے - صرف وصول ھی نہیں کیا بلکہ ٹیکس کی وصولی سے بھی زیادہ سختی سے وصول کیا ھے - تو کیا آپ اس کے بعد نہ صرف یہ کہ اپنے الفاظ واپس لینگے بلکہ وزارت کے عہدے سے بھی استعفیٰ دیدینگے -

وزیر قانون - میں سب کچھ کرنے کے لئے تیار ھوں - لیکن ایک شرط پر کہ آپ ڈائریکٹر اینٹی کرپشن چودھری محمد حسین جو کہ ایک ایماندار افسر ھیں کے پاس چلے جائیں اگر وھاں آپ نے اپنے الزامات ثابت کر دیئے تو مجھے آپ کی پیش کردہ شرائط منظور ھیں - ورنہ پھر آپ کے خلاف دفعہ ۱۸۲ کے تحت مقدمہ چلایا جائیگا اور آپ ممبری سے بھی استعفیٰ دیں گے -

مسٹر حمزہ - میں اس کے لئے تیار ھوں - - - - - - - - - - آپ آئیے اور دیکھئے - - - - - - - - - -

Mr. Speaker: No more challenges.

مسٹر حمزہ - انہوں نے ایک نہایت ھی اھم اعلان کیا ھے - میں ان سے یہ عرض کرتا ھوں کہ بجائے اس کے کہ آپ تحقیقات کے لئے ڈائریکٹر اینٹی کرپشن کو مقرر کریں آپ ان کی بجائے ھائی کورٹ کے کسی ایک جج کو تحقیقات پر مامور کریں تاکہ وہ اس کی تحقیقات غیر جانبدارانہ طور پر کر سکے کیونکہ ھم دونوں استعفیٰ دینے کے لئے تیار ھیں -

راؤ خورشید علی خاں - جناب والا - وزیر صاحب نے فرمایا ھے کہ ٹی - بی کے مریضوں کی امداد کے لئے انہوں نے اس قسم کا ورائیٹی شو منعقد کیا ھے - میں ان کی خدمت میں عرض کرکے یہ پوچھنا چاھتا ھوں کہ کیا یہ معاشرے کی گراوٹ نہیں ھے کہ آپ ایک اچھے کام کے لئے بھی برے ذرائع استعمال کرنے پر مجبور ھو

رہے ہیں ۔ کیا آپ معاشرے کی اس طرح کی گراوٹ کو دور کرنے کے لئے کوئی تدابیر عمل میں لانا چاہتے ہیں ۔

وزیر زراعت (ملک قادر بخش) ۔ آپ خاموش رہیں تو سب ٹھیک ہو جائے گا ۔

راؤ خورشید علی خاں ۔ سبحان اللہ ! جواب اہلہاں باشد خموشی ۔

HARTAL AGAINST HOLDING FILMSTAR VARIETY SHOW IN TOBA TEK SINGH

***7070. Amir Habibullah Khan Saadi**: Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that there was a complete Hartal in Toba Tek Singh, District Lyallpur on 9th April, 1964 as a Mark of protest by the public against the insistance of the local S. D. M. to hold a "Filmstar Variety Show" on the 11th April, 1964;

(*b*) whether it is a fact that on the 9th April, 1964 a large contingent of police, headed by S. D. M. and A. S. P. Toba Tek Singh paraded the main bazars of the said town and forced the shopkeepers to open their shops;

(*c*) whether it is a fact that the said S.D. M. and the police did not succeed in persuading more than a dozen side street shopkeepers to open their shops;

(*d*) if answers to (*a*) (b) and (*c*) above be in the negative, whether Government intend to order an inquiry into the affair to establish the truth of the matter; if not, reasons therefor?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) ۔ (الف) جی نہیں ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

(د) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

'FILMSTAR VARIETY SHOW' AT TOBA TEK SINGH, DISTRICT LYALLPUR

***7082. Amir Habibullah Khan Saadi**: Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a 'Filmstar Variety Show' was held at Toba Teh Singh, District Lyallpur on 10th and 11th April, 1964 under the supervision of Mr. Javed Ahmed Qureshi, S. D. M., for the purpose of raising funds for setting up a local T.B. Clinic wherein some professional lady singers and Filmstars were invited to show their feats in music and dancing;

(*b*) if the answer to (*a*) above be in the affirmative, whether it is a fact that the above said officer forced the litigants to purchase tickets for the above said Variety Show, through his subordinate officials in Toba Tek Singh Division?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) ـ (الف) جی ہاں ـ تحصیل ٹی ـ بی ایسوسی ایشن ٹوبہ ٹیک سنگھ کے زیراہتمام ایک ورائیٹی شو مورخہ ۱۱، ۱۲ اپریل ۱۹۶۴ء کو بمقام ٹوبہ ٹیک سنگھ منعقد ہوا ـ اس ایسوسی ایشن کے صدر سب ڈویژنل مجسٹریٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ ہیں ـ

(ب) جی نہیں ـ

مسٹر حمزہ ـ جناب والا ـ میں ان کو اس جواب کے پیش نظر پھر چیلنج کرتا ہوں کہ اگر حکومت ہائی کورٹ کا کوئی جج تحقیقات کے لئے مقرر کرے تو میں بات کو ثابت کرنے کے لئے تیار ہوں کہ اس ورائیٹی شو کے لئے مقامی انتظامیہ نے لوگوں سے زبردستی چندہ وصول کیا ـ حکومت اس بارے میں تحقیقات کرائے کیونکہ حقائق ان کے بیانات کے بالکل خلاف ہیں ـ

مسٹر سپیکر ـ آپ تو ایک تجویز پیش کر رہے ہیں کہ اس کے لئے ہائی کورٹ کا ایک جج مقرر کیا جائے ـ

مسٹر حمزہ ـ میں ان سے سوال کر رہا ہوں کہ حکومت ایسا کیوں نہیں کرتی ـ

مسٹر سپیکر ـ تو پھر آپ یہ فرمائیں کہ کیا حکومت ایسا کرنے کے لئے تیار ہے ـ

مسٹر حمزہ ـ میں یہی عرض کر رہا ہوں ـ کیا حکومت اس کی تحقیقات ہائی کورٹ کے کسی جج کے ذریعہ کروانے کے لئے تیار ہے اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر قانون ـ میں نے پہلے ہی عرض کیا ہے کہ ہمارے پاس کافی ایماندار افسر موجود ہیں ـ آپ پہلے ان کے پاس جا کر دیکھیں کہ آپ کو وہاں انصاف ملتا ہے یا نہیں ـ اگر آپ کو وہاں پر انصاف نہ ملے تو پھر آپ اس ہاؤس میں ایسی بات کہیں ـ مجھے یقین ہے کہ وہاں آپ کو پورا پورا انصاف ملے گا اور آپ کا اطمینان ہو جائے گا اور آپ ان سے خوش ہو کر آئیں گے ـ

مسٹر حمزہ ـ جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ آپ کے پاس کافی دیانتدار افسر موجود ہیں ـ تو کیا ہائی کورٹ کے ججوں کی ایمانداری آپ کے نزدیک مشکوک ہے ؟

وزیر قانون ۔ نہیں ۔ ایسا نہیں ہے ۔ بلکہ اگر آپ ہر کام کے لئے ہائی کورٹ کے ججوں کو مقرر کرتے جائینگے ۔ تو ان کے پاس اور بھی زیادہ کام ہو جائیگا ۔ جبکہ ان کے پاس پہلے ہی بہت زیادہ کام ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ کے اس اعلان کے پیش نظر جو میں نے ایوان میں دیا ہے کہ اگر میں غلطی پر ہوں تو اسمبلی کی ممبری سے میں استعفیٰ دے دوں گا ۔ ورنہ آپ وزارت سے مستعفی ہو جائیں گے یہ چونکہ کوئی معمولی معاملہ نہیں ہے اس لئے آپ کو تیار ہونا چاہئے کہ آپ اس کی تحقیقات کے لئے ہائی کورٹ کے جج کو مقرر کریں ۔ اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو پھر ہم یہ کہنے پر مجبور ہوں گے کہ آپ اس معاملے سے دیدہ و دانستہ گریز کر رہے ہیں اور اس معاملے کو انتظامیہ کے ایک ایسے افسر کے حوالے کرنا جس پر آپ کا Pressure موجود ہے ۔ ٹالنے کے مترادف ہے ۔

وزیر قانون ۔ اور ہم اس نتیجے پر پہنچینگے کہ آپ کا کوئی Case ہی نہیں ہے ۔

راؤ خورشید علی خاں ۔ اگر ہائی کورٹ کے ججوں کو یہ کام تفویض نہیں کیا جا سکتا ۔ تو کیا وزیر صاحب اس کام کی تحقیقات کے لئے اس ایوان کی سب کمیٹی مقرر کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ میں یہ سوال پوچھتا ہوں ۔

وزیر قانون ۔ ہم نے کافی تحقیقات کی ہے اور ہم اس سے مطمئن ہیں اور جو الزامات ایوان میں لگائے جاتے ہیں ان میں کوئی سچائی نہیں ہے ۔ اس لئے میں ضروری نہیں سمجھتا کہ اس کام کے لئے اس ایوان کی کوئی کمیٹی مقرر کی جائے ۔

میجر سلطان احمد خاں ۔ جناب والا ۔ قانونی ، آئینی اور رواجی طور پر اگر کسی قسم کا چندہ کوئی حکمران یا اس کا کوئی پرزہ جمع کرے تو اس کی واپسی Treasury کے ذریعے کرنی پڑتی ہے ۔ کیا آج کل بھی حکومت یہی طریقہ کار اختیار کر رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ کا یہ سوال زیر بحث سوال کے متعلق ہے ۔

میجر سلطان احمد خاں ۔ میں اس کی ایک مثال دیتا ہوں کہ ۱۹۶۲ء میں کراچی میں ایک گورنر اور دو مرکزی وزراء نے جبکہ کنونشن مسلم لیگ کا اجتماع ہوا تھا ۔ کارخانہ داروں سے دس لاکھ روپیہ دن دھاڑے وصول کیا تھا اور اس کی reimbursement قانونی طور پر treasury کے ذریعے ہوئی ہے ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ یا کسی بھی ایسی جگہ جہاں وزرا یا کمشنر کسی بھی مقصد کے لئے لوگوں سے چندہ جمع کرتے ہیں ۔ تو اس کی واپسی کا آپ کونسا طریقہ اختیار کرتے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اس سلسلے میں ہم نے کوئی زبردستی نہیں کی ہے ۔

میجر سلطان احمد خاں ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ گورنر اور وزراء اعلیٰ اعلان کسی بھی مقصد کے لئے جب زبردستی چندہ وصول کرتے ہیں تو اس کی واپسی قانونی طور پر treasury کے ذریعے ہوتی ہے اور یہ آپ کے اس گلے سڑے آئین میں بھی موجود ہے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ آج بھی یہی رویہ اختیار کر رہے ہیں ۔

وزیر قانون۔ اگر آپ قانونی بات پوچھتے ہیں تو سر دست میں جواب دینے سے مجبور ہوں اوراس کا جواب قانونی طور پر نہیں دے سکتا ہوں ۔

Mr. Speaker: Yes, Question No. 7085.

Minister of Law: Sir, I want to make a submission that from Question No. 7085 to the last page, the answers are not ready, except the two which have been transferred to the Basic Democracies Department and the Services and General Administration Department.

Mr. Speaker: At what pages are these two questions which have been referred to other Departments?

Minister of Law: One is Question No. 7252, at page 63, which has been transferred to the Basic Democracies Department and the second is No. 7254, on the same page, transferred to the Services and General Administration Department.

Mr. Speaker: And answers to these two questions are also not ready?
Minister of Law: Yes. Sir.

Mr. Speaker: These answers should be given on the next date.
Minister of Law: Alright. Sir.

ANNOUNCEMENT

re: Panel of Chairmen for the Sixth Session.

Mr. Speaker: There is one announcement—

As required by Rule 5 of the National Assembly of Pakistan Rules of procedure as adopted for regulating the procedure of the Provincial Assembly of West Pakistan, I have nominated the following four Members to form the panel of chairmen in the order of priority for the current Budget Session of the Assembly:

(1) Mr. Ahmed Mian Soomro.

(2) Mr. Muhammad Mohsin Siddiqi.

(3) Mian Abdul Latif.

(4) Sardar Inayat-ur-Rehman Khan Abbassi.

ADJOURNMENT MOTIONS

Mr. Speaker: Now, we will take up Adjournment Motions. The first one is by Ch. Muhammad Ibrahim. The member is not present and the motion lapses. As the second one is also by the same member, it therefore lapses. Next motion is by Haji Abdul Majid Jatoi.

Minister of Law (Mr. Ghulam N abi Muhammad Varyal Memon): Sir, I have a submission to make. The Chair will kindly recall that in the past, during the Budget Sessions, adjournment motions have been deferred for the simple reason that members will have ample opportunity to castigate and criticise Government and bring to their notice the grievances, real or supposed. I am subject to correction but during the last Budget Session your predecessor in the office had actually given a ruling and did not allow adjournment motions to be discussed during the Budget Session. Unfortunately the Leader of the Opposition is not here, otherwise I would have made an apeal to him to co-operate with us so that we might have the Budget Session through, without discussing each and every motion, unless there is an adjournment motion really is of paramount importance and could not be deferred that may be discussed here. If the Speaker so feels, I think, adjournment motions or ordinary matters may be deferred and we might proceed with the regular business, of course, subject to the decision of the Speaker on the subject.

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) Sir, I draw your attention to rule 49 which reads—

" The right to move an adjournment of the Assemdly for the purpose of discussing a definite matter of urgent Public importance shall be subject to the following restrictions, namely....."

The relevant clause is (*iv*) which I will read—

"(iv) - The motion shall not anticipate a matter for the consideration of which a date has been previously appointed.

In determining whether a motion shall be disallowed on the ground of anticipation due regard shall be had to the probability of the matter anticipated being brought before the Assembly within a reasonable length of time."

My submission is that as the date for the presentation of the Budget has been announced and as there will be dates when general discussion on all aspects of the Administration.....

Minister of Law: Not only general discussion but also cut motions.

Minister of Education: So, every aspect will be discussed during the general discussion and on cut motions. Therefore, any adjournment motion which is now moved comes under that restriction, namely clause (*iv*), and in my humble opinion no adjournment motion should be permitted to be moved during this Budget Session.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan: Sir, I would like to say some thing.

صدر محترم۔جس رول کی طرف ہمارے فاضل وزیر تعلیم صاحب نے اشارہ فرمایا ہے میری ناقص رائے میں وہ رول ان کی امداد نہیں کرتا - اس وجہ سے کہ اس کے الفاظ کو آپ ملاحظہ فرمائیں - - - - - - - -

The motion shall not anticipate a matter for consideration of which a date has been previously appointed...."

جو matter ایک بحث کی consideration کے لئے Fit کیا گیا ہے اس کو تحریک التوا کے ذریعے پیش کرنا تو اس کے لئے کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی ہے - دوسرے یہ ہو سکتا ہے کہ جس ممبر نے تحریک التوا بھیجی ہو اس کو بولنے کا موقعہ نہ ملے - ہو سکتا ہے کہ وہ اس دن حاضر نہ ہو - ہو سکتا ہے کہ جس مسئلہ کی طرف کوئی فاضل ممبر ایوان کی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں وہ اس وقت تک اپنی اہمیت lose کر جائے - ایسی کوئی پابندی رول نے نہیں لگائی ہے کہ بجٹ سیشن میں کوئی تحریک التوا نہیں آ سکتی -

مسٹر سپیکر - عام بحث میں ہر ایک آئٹم پر بحث ہو سکے گی -

وزیر تعلیم - ہر ایک آئٹم پر علیحدہ بحث ہو گی ؟

Minister of Law: You will kindly recall that I laid emphasis on the parliamentary practice, precedents and conventions and not as much on the rules themselves. As I have already submitted that the adjournment motion should give way to other business but should there be an adjournment motion give way which is of paramount importance like the one which has actually been before the East Pakistan Assembly regarding the closure of the Rajshahi University, then it must be discussed and debated upon. The Speaker of the East Pakistan Assembly, out of the eight adjournment motions tabled, disallowed seven motions and permitted discussion on the one which was of paramount importance namely, the closure of Rajshahi University. Therefore, I assure my friends that we will join hands with them if there is an adjournment motion of paramount importance and which can not be deferred. Subject to that, I will request the Leader of the Opposition not to insist on the discussion of the adjournment motions concerning ordinary matters.....

Mr. Speaker: Then the Minister means to say that all the adjournment motions should not be rejected out-right but if there is an adjournment motion which is of paramount importance that should be taken up?

Minister of Law: In case Mr. Speaker is of the opinion that some adjourment motion is of paramount importance and that it must have precedence over other business then it should be taken up. My submission is that each and every adjournment motion should not be discussed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - میں اس مسئلے کے متعلق آپ کی توجہ پچھلے سال اسی ایوان کی کارروائی کی طرف دلاتا ہوں - پچھلے سال اسی ایوان میں آپ کی سرکردگی میں مختلف تحاریک التوا پر بحث کی گئی - وہ اور بات ہے کہ ان میں سے

کوئی Admit نہ ہو سکیں یا کسی نقص کی وجہ سے آپ نے انہیں مسترد کر دیا ۔ مشرقی پاکستان اسمبلی کا سیشن جس کی طرف محترم وزیر قانون صاحب نے ہماری توجہ دلائی لیکن وہاں پر بھی تحاریک التوا زیر بحث آ چکی ہیں اور Admit ہو چکی ہیں ۔ تو جہاں تک اس عام رول کا تعلق ہے کہ جس کی طرف محترم وزیر قانون صاحب نے آپ کی توجہ مبذول کرائی ہے کہ ساری کی ساری تحاریک التوا جو ہیں ان کو فوری طور پر ہمیں مسترد کر دینا چاہئیے تو ان میں ایسی بھی ہو سکتی ہیں جن کا جنرل ڈسکشن تک انتظار نہیں کیا جا سکے گا اور ایسی مثالیں اس صوبے میں ہو سکتی ہیں ۔ سولہ سترہ دن کے انتظار کے ساتھ ان کی اہمیت جاتی رہے گی یا ان کا فوری پن جاتا رہے گا جہاں تک اس رول کا تعلق ہے مجھے نوابزادہ افتخار احمد صاحب سے پورا اتفاق ہے ۔ یہاں rule of anticipation apply نہیں کرتا ہے ۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کون کون سی ایڈجورنمنٹ موشن فوری اس ایوان کی توجہ مبذول کرانے کے لئے پیش کی جا سکتی ہے کون کون سی ہے جو defer کی جا سکتی ہے ۔ اگر وہ defer ہے تو اس کو جنرل ڈسکشن میں شامل کیا جا سکتا ہے ۔ اس لئے میں نہایت ادب سے درخواست کرونگا کہ hard and fast line نہ بنائی جائے کہ یہاں بحث سے پیشتر کوئی بھی ایڈجورنمنٹ موشن پیش نہیں ہو سکتی ۔ یہ طریقہ کار یا استدلال درست نہیں ہے بلکہ یہاں بھی پیش ہو سکتی ہیں ۔ یہ آپ کی صواب دید پر ہے کہ آپ ہی فیصلہ کریں اگر اس میں فوری اہمیت کا کوئی مسئلہ ہے تو اس کی اجازت دے دیں اگر نہ ہو تو آپ اجازت نہ دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میرے خیال کے مطابق اور فاضل لاسنسٹر صاحب اور خواجہ صفدر صاحب کی تقاریر سننے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس میں خاص اختلاف نہیں ہے اور وہ متفق ہیں ۔ اگر کوئی مسئلہ ایسا ہو جو کہ نہایت ہی پبلک importance کا ہو اور ضروری ہو اس کے متعلق ایڈجورنمنٹ موشن پیش ہو سکے گی ۔ ordinarily ایک معاملہ جو ہاؤس کے سامنے آئیگا جس کے متعلق بحث postpone ہو سکتی ہے یا جنرل ڈسکشن کی بحث میں معاملہ آ سکتا ہے اس کے متعلق جو ایڈجورنمنٹ موشن ہو گی وہ allow نہیں کی جائے گی ۔

Begum Jahan Ara Shah Nawaz: Sir, I would like to have some information about the question of privilege from the Treasury Benches.

Mr. Speaker: After the adjournment motions.

There is an adjournment motion from Haji Abdul Majid Jatoi. I think this subject matter can be discussed in the general discussion of the budget.

The next adjournment motion is from Major Sultan Ahmed. This subject can also be discussed in the general discussion of the budget.

Major Sultan Ahmed Khan: Sir, this is a political victimisation.

Mr. Speaker: This can be discussed in the general discussion.

FAILURE OF GOVERNMENT TO REHABILITATE EVICTEES FROM JAMSHEDPUR (INDIA)

Mr. Speaker: Next motion is from Khawaja Muhammad Safdar. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent an urgent public importance, namely, the failure of the Provincial Government to rehabilitate about eight hundred evictees recently turned out of their jobs and houses at Jamshedpur (India) and were lying at Wagah Boarder till the 30th May, 1964. This gross neglect of duty by the Government has caused widespread resentment among the public of the province and great hardship and misery to the evictees.

. Khawaja Sahib, Is it a Provincial subject ?

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا۔ جہاں تک مجھے علم ہے میرے محترم دوست جناب خان پیر محمد خان صاحب جو ہمارے وزیر بحالیات بھی ہیں ۔ میں نے کل ان کو کنٹیکٹ کرنے کی کوشش کی ۔ میں نے یہ بھی کوشش کی کہ جناب قائد ایوان کو کنٹیکٹ کروں اور محترم عبدالغفار پاشا صاحب کو کنٹیکٹ کروں تاکہ کوئی صاحب بھی ان لوگوں کو جو واہگہ بارڈر پر پڑے ہیں جا کر پوچھ گچھ کرے کہ ان کی کیا ضرورت ہے ۔ ان کو روٹی کی ضرورت ہے - - - - - - -

مسٹر سپیکر ۔ خواجہ محمد صفدر صاحب ہمارے وزیر مال جو ہیں وہ ہمارے وزیر بحالیات و نو آبادیات نہیں ہیں غالباً میرے خیال کے مطابق If I am correct ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ فرض کیجئے کہ یہ ہمارے صوبہ کی ذمہ داری نہیں ہے کہ ہم ان کو job دلائیں یا ان کا کوئی اور انتظام کریں یا financial aid دیں یا ان کو زمین مہیا کریں ۔ یہ تو ہم کر سکتے ہیں کہ باہر ہمارے جو مسلمان بھائی آئے ہوئے ہیں وہ اس وجہ سے ہندوستان سے نکالے گئے ہیں ۔ کہ وہ پاکستانی ہیں اور مسلمان ہیں وہ ان کو لینے کے لئے ۔ ان کو پانی اور روٹی پوچھنے کے لئے وہاں جاتے ۔ مجھے افسوس ہے کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا یہ سارے دوست کسی کانفرنس میں گئے ہوئے تھے ۔ یہ صوبہ ان کو کانفرنس attend کرنے کے لئے تنخواہ نہیں دیتا ہے ۔ ان کو صوبہ کے مسائل حل کرنے کے لئے تنخواہ دی جاتی ہے ۔ آج سے چھ

سات روز پہلے اخبارات میں ان کے متعلق سیاہ سرخیاں آئی تھیں کہ ساڑھے آٹھ سو افراد جو ھیں وہ ھندوستان سے نکالے گئے ھیں اور وہ پاکستان کے بارڈر پر پہنچے ھیں - کیا ان کا فرض نہیں تھا کہ ان سے جا کر پوچھتے کہ اے ھمارے بھائی ھم تمہاری کیا خدمت کر سکتے ھیں بتائیں - کچھ ریلوے سٹیشن اور واھگہ سٹیشن پر پڑے ھیں اور ان میں کچھ تتر بتر ھو گئے ھیں اور ابھی کچھ اس وقت اسمبلی چیمبر کے باھر بیٹھے ھوئے ھیں وہ کہتے ھیں ھمارے پاس پیسے نہیں ھیں اور گورنمنٹ آف انڈیا نے ھمیں پیسہ لانے کی اجازت نہیں دی - ان کے چھوٹے چھوٹے بچے - عورتیں ان کے ساتھ ھیں کون ان کی مدد کرے گا -

Mr. Speaker: The member wants to bring it to the notice of the Government.

Khawaja Muhammad Safdar: Of course, very forcibly.

Mr. Speaker: This is the only idea of moving this adjournment motion, I think.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - اگر یہ کچھ نہیں کریں گے تو یہ ان کی ذمہ داری ھے بہر حال میں نے ان کی توجہ اس طرف دلا دی ھے - اگر ان کے دلوں میں تھوڑی بہت اور رتی بھر بھی ھمدردی موجود ھے تو انہیں اپنے بھائیوں کے لئے کچھ نہ کچھ کرنا چاھئے -

وزیر مال - صاحب صدر - میرے فاضل دوست نے جو پوائنٹ آؤٹ کیا ھے اس کا اصلی forum سنٹرل اسمبلی ھے یہ رانا عبدالحمید صاحب کا subject ھے -

He is the proper Minister. But anyhow, on human grounds we will look into it.

Mr. Speaker: It has been brought to the notice of the Government so that they may look into it.

Minister of Revenue: I think the Centre is already at it.

But anyhow, we will also look into it.

جہاں تک اسلام کے ساتھ ھمدردی کا تعلق ھے یہ ٹھیکہ خواجہ صفدر صاحب کے حوالے کرتے ھیں -

Mr. Speaker: Does Khawaja Sahib press it?

Khawaja Muhammad Safdar: No, Sir.

Mr. Speaker: So the motion is not pressed.

میجر سلطان احمد خاں - جناب والا - میں التجا کروں گا کہ آپ اپنے فیصلہ پر دوبارہ نظر ثانی کریں - میری ایڈجورنمنٹ موشن بجٹ

یا کسی اور دوسری چیز سے تعلق رکھنے والی نہیں ہے ۔ ایک بڑا مہذب سیاسی کارکن ایک ماہ سے جیل کی کوٹھری میں پڑا ہوا ہے ۔ یہ معاملہ کونسل مسلم لیگ کے صدر کا ہے جو پچھلے ایک ماہ سے غنڈہ ایکٹ کے تحت جیل میں پڑا ہوا ہے ۔ اس کا بجٹ سے کوئی واسطہ نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میجر سلطان احمد صاحب اگر آپ سمجھتے ہیں کہ گورنمنٹ کی طرف زیادتی ہے تو اس کو جنرل ڈسکشن میں agitate کر سکتے ہیں ۔ یہ معاملہ ایسا ہے جو postponeable to the general discussion ہے ۔ یہ ایسا معاملہ نہیں ہے جیسا خواجہ محمد صفدر صاحب کا ہے ۔

میجر سلطان احمد خاں ۔ جناب والا ۔ میری گزارش ہے کہ اس کو postpone کر دیا جائے ۔

Mr. Speaker: This is postponed till the general discussion of the budget. The next two adjourment motions are from Maulana Ghulam Ghaus. The subject matter of both these adjournment motions is postponed till the general discussion of the budget. Therefore, I do not think that he should move them.

مولانا غلام غوث ۔ جناب والا اردو میں بتائیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مولانا صاحب اس کے متعلق میں نے یہ گذارش کی ہے کہ یہ دونوں معاملات ایسے ہیں جو آپ بجٹ کی جنرل ڈسکشن میں وضاحت سے فرما سکتے ہیں ۔ اس لئے بحیثیت ایڈجورنمنٹ کے ان معاملات کو ہاؤس کے سامنے لانے کی اجازت نہیں دی جاتی ہے ۔

مولانا غلام غوث ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں آپ یہ فرما دیں کہ اس وقت زیادہ وقت دیا جائے گا ۔

Mr. Speaker: I will definitely give him time for that.

Major Sultan Ahmed Khan: Promise: assurance.

بیگم جہاں آرا شاہنواز ۔ صدر محترم ۔ مجھے ٹریبرزی بنچز سے آپ کی وساطت سے یہ گذارش کرنی ہے کہ آج ہمیں اس پارلیمنٹ کے اس ایوان میں بیٹھے ہوئے دو سال کا عرصہ ہو گیا ہے ۔ ہمارا سب سے پہلا فرض یہ تھا کہ ہم اپنے رولز اینڈ ریگولیشن فریم کرتے ۔ اس وقت سارا ایجنڈا میرے پاس ہے ۔ میں ان سے یہ دریافت کرنا چاہتی ہوں کہ وہ رپورٹ جو رول اینڈ ریگولیشن کمیٹی کی ہے کہاں ہے دو سال کے بعد جبکہ اس پارلیمنٹ کی ٹرم ختم ہونے کو آئی ہے اب بھی اس ایجنڈے میں نہیں آئی ہے ۔ وہ کبھی اس ایوان کے سامنے رکھی جائے گی یا نہیں ۔ مجھے ان سے یہی دریافت کرنا ہے ۔

Khawaja Muhammad Safdar : Very important.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, the member will kindly recall that exactly the same report was brought before this House by Mr. Iftikhar Ahmad Khan Ansari in the shape of the proposed amendment of the Rules and the House rejected it. As far as I am able to recollect, this question has been referred to a Special Committee which is at it. The only difficulty is that it has not been able to complete its work. So there is no report of any Committee which can be brought before this House. The Committee is at work and if it is able to produce any report or any proposed draft, it will be brought before this Assembly after the Committee has completed and finished its deliberations.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - میں اس موضوع کے متعلق دو ایک جملے عرض کرنا چاہتا ہوں - میرے محترم دوست نے فرمایا ہے کہ کمیٹی کام کر رہی ہے - لیکن میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ یہ کمیٹی کام نہیں کر رہی - پچھلے اسمبلی اجلاس سے لے کر آج تک اس کا ایک بھی اجلاس نہیں بلایا گیا اور اس کا اجلاس بلانے کی ذمہ داری میرے ان دوستوں پر ہی تھی - کسی اور پر نہ تھی - غالباً ان کی خواہش ہی نہیں کہ یہ ایوان اپنے اختیارات استعمال کرے -

Mr. Speaker : I think the Law Minister was the Chairman of that Committee.

Khawaja Muhammad Safdar : Yes he is the Chairman.

تو میں ان سے درخواست کروں گا کہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے - چلو اور کچھ نہیں تو یہ اسمبلی Rules وضع کرنے کا ہی ایک نیک کام کر جائے - لیکن اگر ان کی خواہش یہی ہے کہ کوئی نیک کام نہ ہو - تو یہ ان کی مرضی -

بیگم جہاں آرا شاہنواز - صدر محترم - مجھے آپ سے یہ گذارش کرنا ہے کہ آپ ہمارے privileges کے custodian ہیں - اگر آپ مجھے ایک مثال بھی دے دیں کہ ہماری تمام Parliamentary Life میں کوئی پارلیمنٹ بغیر اپنے Rules اور Regulations کو draft کئے ہوئی ختم ہوئی ہو - تو میں آپ کے ساتھ ہوں - یہ تو آپ کا فرض ہے کہ آپ یہ دیکھیں کہ Rules جس قدر ممکن ہو اسی مہینے کے اندر draft ہوں - کیونکہ گیارہ مہینے تو پارلیمنٹ کی رہ گئی ہے - اور ہمارے لئے یہ بات باعث شرم ہے کہ ہم ابھی تک اپنے Rules and Regulations بھی نہیں بنا سکے -

مسٹر سپیکر - بیگم صاحبہ - جہاں تک میرا تعلق ہے - نہ تو میں اس کمیٹی کا چیئرمین ہوں - اور نہ ہی اس کا ممبر ہوں -

میں تو آپ کی طرح ہاؤس کو stress ہی کر سکتا ہوں کہ Rules of Procedure بننے چاہیئیں اور ضرور بننے چاہیئیں ۔
جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ Rules frame کرکے رپورٹ پیش کی جائے ۔

That is up to the Chairman and Members of the Committee and they should realise their responsibility.

ORDINANCES

(LAID ON THE TABLE)

Mr. Speaker: Now, we come to the regular business of the day.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, I beg to lay on the Table the following Ordinances:—

(1) The West Pakistan Criminal Law (Amendment) Amendment Ordinance, 1964.

(2) The Karachi Control of Disorderly Persons (Amendment) Ordinance, 1964.

(3) The West Pakistan Ghulam Muhammad Barrage Betterment Tax Ordinance, 1964.

(4) The Town Improvement (West Pakistan Amendment) Ordinance, 1964.

(5) The Punjab Soil Reclamation (West Pakistan Amendment) Ordinance, 1964.

(6) The West Pakistan Horse-race Betting Tax (Amendment) Ordinance, 1964.

(7) The West Pakistan Laws (Extension to Karachi) Ordinance, 1964.

(8) The West Pakistan Timber Market (Lahore) (Amendment) Ordinance, 1964.

(9) The West Pakistan Criminal Law (Amendment) (Second Amendment) Ordinance, 1964.

Mr. Speaker: Next motion.

THE WEST PAKISTAN GHULAM MUHAMMAD BARRAGE BETTERMENT TAX ORDINANCE, 1964.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): Sir, I move:

That the Assembly do approve of the West Pakistan Ghulam Muhammad Barrage Betterment Tax Ordinance, 1964, promulgated by the Governor of West Pakistan on 18th May, 1964.

Mr. Speaker: Motion moved is:

That the Assembly do approve of the West Pakistan Ghulam Muhammad Barrage Betterment Tax Ordinance, 1964, promulgated by the Governor of West Pakistan on 18th May, 1964.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan: Opposed.

POINT OF ORDER

THAT THE ORDINANCE, BEING SUBSTANTIALLY IDENTICAL WITH THE BILL WITH DRAWN DURING THE LAST SESSION, COULD NOT BE DISCUSSED

جناب والا ۔ On a Point of Order Sir ۔ خواجہ محمد صفدر ۔
میرا Point of Order یہ ہے کہ گذشتہ اجلاس میں ایک بل جس کا

نفس مضمون اور الفاظ یہی تھے ۔ اس ایوان میں پیش کیا گیا اور اس ایوان نے کچھ وقت کے لئے بحث کی ۔ لیکن اس کے بعد گورنمنٹ کی طرف سے یہ تحریک ہونے پر کہ اس بل کو واپس لینے کی اجازت دی جائے ۔ ایوان نے اسے واپس لینے کی اجازت دے دی اور وہ بل واپس لے لیا گیا ۔ اب اسی بل کو چھ ماہ کے عرصہ کے اندر ۔ ۔ ۔ ۔

Major Sultan Ahmed Khan: On a point of order.

Mr. Speaker: He is also on a point of order.

Major Sultan Ahmed Khan: I am sorry.

خواجہ محمد صفدر ۔ چھ ماہ کے اندر اندر ایک ریزولیوشن کی شکل میں اس ایوان میں پیش کیا جا رہا ہے ۔

اب جناب میں آپ کو Rule 143 کا حوالہ دیتا ہوں جو اس طرح ہے ۔

"(1) Except as otherwise provided for by the Rules, a motion shall not raise a question substantially identical with one on which the Assembly has given a decision in the same session.

(2) This Rule shall not be deemed to prevent the making of any of the following motion namely :—

(a) a motion for the taking into consideration of, or the reference to a Select Committee of a Bill, where an amendment has been carried to a previous motion of the same kind to the effect that the Bill be circulated or re-circulated for purpose of eliciting opinion thereon;

(b) a motion for the amendment of a Bill which has been recommitted to a Select Committee or recirculated for the purpose of eliciting opinion thereon;

(c) a motion for the amendment of a Bill made after the return of the Bill by the Governor for reconsideration by the Assembly.

(d) a motion for the amendment of a Bill which is consequential or designed merely to alter the drafting of another amendment which has been carried.

(e) a motion which has to be or may be made within a period determined by or under the Rules.

اس Rule کے تحت جو چیزیں ضروری ہیں ۔ وہ یہ ہیں ۔ اول تو جناب Motion ہونی چاہیئے ۔ اور جہاں تک Bills کا تعلق ہے ۔ میری گذارش یہ ہے کہ وہ Motion کی definition میں آتے ہیں ۔ لیکن اور matter جس کا ذکر Rule 142 میں ہے ۔

"A matter requiring the decision of the Assembly shall be brought forward by means of a question put by the Speaker on a motion proposed by a Member."

ایک Motion جو ایک وزیر صاحب یا گورنمنٹ پارٹی کی طرف سے Member-in-charge پیش کرتے ہیں اور آپ اس کا Question put کرتے ہیں ۔ تو وہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

That definition covers the Bill.

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): The words "same session" are also there.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب میں ابھی اس کی طرف آتا ہوں ۔
اس کے بعد جناب میں آپ کی توجہ Rule 86 کی طرف دلاتا ہوں ۔

"When a resolution has been moved and the decision of the Assembly given on it, or when a resolution has been withdrawn, no resolution or amendment raising substantially the same question shall be moved within a six months of the decision or withdrawal."

Mr. Speaker: The words used are "a resolution".

Khawaja Muhammad Safdar: Yes. Resolution is also a motion.

Mr. Speaker: But the word "motion" has not been used in this Rule. The word used in this Rule is 'Resolution', and this chapter relates to 'Resolutions'.

Khawaja Muhammad Safdar: I quite follow that point. But under Rule 70 if a Bill is withdrawn and a similar and identical motion is brought in the House whether in the shape of a Resolution (this is now a Resolution) or in the shape of any other motion, in my opinion that is not permissible under the Rules as six months have not passed since this Assembly gave leave to the Mmber-in Charge to withdraw this motion. Therefore, I submit that this motion which has now been made by the Hon'ble the Revenue Minister is out of order.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): My submission is that apart from any other consideration in which, on my part, I do not think it will be necessary to indulge, the plain reading of the Rule itself will determine the admissibility, legality or propriety of the point of order raised by the Hon'ble Leader of the Oppoistion. The relevant words in the Rule are:

"Except as otherwise provided for by the rules, a motion shall not raise a question substantially identical with one on which the Assembly has given a decision in the same session."

Assuming for the sake of argument that the resolution before the House is a motion and is covered by this Rule there should be three other factors which have to be satisfied before Rule 143 could be said to apply. The Rule reads:

".....shall not raise a question substantially identical with one or which the Assembly has given a decision...." and during the same session.

I do not think there could be two opinions that the session which commenced on the 30th of last month is the same session as the last one when the Ghulam Muhammad Barrage Betterment Tax Bill was withdrawn with the permission of the House.

Number two. The word used is 'decision' and I personally believe that the Hon'ble Leader of the Opposition, who is an eminent lawyer will not have much to disagree or to say that a decision does not mean a final decision after consideration of all facts and the merits of the case. The House will be pleased to recall that the Ghulam Muhammad Barrage Bill was withdrawn without any discussion on merits, and, therefore, I submit that that was not a decision of the House as envisaged by Rule 143.

'Decision' here means final decision recorded by the House. Because when once the House debates, considers ponders and cogitates over a matter and arrives at a final decision and a decision is taken by vote then only it is reasonable to say that there should be finality to these actions (at least for some time) and it should not be permitted to come up before the same session.

My submission, therefore, it is that is a withdrawal of the bill, which was done with the permission of this hon'ble House. So neither was it a final decision on consideration of the bill nor a decision recorded in the same session, nor was it a question, which was substantially identical with the one, on which the Assembly had given a decision. There was no resolution before the House then that the Ghulam Muhammad Barrge Betterment Tax Bill should be considered and that it had been considered. The motion then was that it should be per-

mitted to be withdrawn. The motion today before the House is that the ordinance promulgated by the Governor be approved as required by the Constitution. Therefore, even the question before the House is not identical. My submission therefore is that neither the question is identical nor a decision has been recorded.

Mr. Speaker: The words are "substantially identical".

Minister of Law: Then the Bill was withdrawn; now the ordinance is before the House for its approval.

Mr Speaker: Tis is substantially an identical resolution.

Minister of Law: The subject matter may be the same. The question should be substantially the same and not the subject matter.

Mr. Speaker: The question is that it should be approved.

Minister of Law: The question then was to permit the member to withdraw the bill. That was the question which the decision was given by the House. Now the question is before the House to agree to this ordinance being approved by the House. So even the two motions on which the decision was recorded then and is sought to be recorded now are not substantially identical; are not even identical.

Mr Speaker: In that case he should argue that the question was that leave be granted.

Minister of Law: Now the question is that it should be approved; this ordinance should be approved.

Mr. Speaker: So far as the matter is concerned, I think it is identical.

Minister of Law: I agree with all respect that the subject matter of the two motions is the same namely the Ghulam Muhammad Barrage Bill and the Ghulam Muhammad Barrage Ordinance But the question on which the House gave decision should be substantially the same, and not the subject matter. That is what I am very respectfully trying to distinguish. The subject matter of the motion then was permission of the House to allow the member to withdraw and now the subject matter although is the same, the question before the House is ratification of the resolution moved that this ordinance be approved. Therefore Sir my submission is that on all fours, the three conditions which rule 143 required to be satisfied, are not satisfied. In any case atleast the last two ingredients that it should be a decision and it should be in the same session are not there. Therefore, my submission is that this resolution which has been moved by hon' ble the Revene Minister is quite in order and there is no substance in the point of order raised by the Leader of the Opposition.

Mr. Speaker: Khawaja Muhammad Safdar has raised a point of order that in the last session of the Assembly by the Ghulam Muhammad Barrage Betterment Tax Bill was withdrawn by the learned Minister for Revenue and now that law has been brought before the House in the shape of an ordinance and as the matter proposed to be discussed in this ordinance is substantially identical, under rule 143 this ordinance cannot be discussed in the House.

I have given my consideration to this matter and I have heard tde learned Leader of the Opposition and the learned Law Minister. The question for determination is whether rule 143 applies under the circumstances at this stage. I see that in rule 143 the words used are—

> "Except as otherwise provided for by the Rule, a motion shall not raise a question substantially identical with one on which the Assembly has given a decision in the same session."

Firstly, I am in agreement with the Law Minister that the decision in the same session does not mean the decision in the last session, and therefore it can not be held that the decision in this regard was given in this session.

Secondly, I am also in agreement with the learned Law Minister that the motion does not raise a question which is substantially identical.

Thirdly, so far as rule 86 is concerned to which Khawaja Muhammad Safdar has referred, it deals with resolutions and says—

> "When a resolution has been moved and the decision of the Assembly given on it, or when a resolution has been withdrawn, no resolution or amendment raising substantially the same question shall be moved within six months of the decision or withdrawal."

So far as the previous motion was concerned, that was not a resolution. Now the resolution has been moved by the learned Minister for Revenue, and this is a resolution, but the first motion was not a resolution, and, therefore, it is not hit by rule 86 of the Rules of Procedure.

I, therefore, rule out the point of order raised by Khawaja Muhammad Safdar.

ORDINANCES—*contd.*

THE WEST PAKISTAN GHULAM MUHAMMAD BARRAGE BETTERMENT TAX ORDINANCE, 1964

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) ـ جناب والا ـ میں اس ریزولیشن اور تحریک کی مخالفت کے لئے کھڑا ہوا ہوں ـ

جناب والا ـ مجھے بے حد افسوس ہے کہ ہماری اس وزارت نے یہ مناسب خیال فرمایا ہے کہ ایک نہایت ہی متنازعہ فی مسودہ قانون کو اس ایوان کے سامنے آرڈیننس کی شکل میں پیش کیا ہے ـ اس ایوان کے سابقہ اجلاس میں اس موضوع پر ایک بل پیش ہوا ـ دو ایک روز بحث جاری رہی اور اس بحث کے متعلق بلا خوف تردید یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس ایوان کے دونوں طرف سے بل کی مخالفت کی گئی ـ حکومت نے اس بات کو غنیمت جانا کہ اپنے ساتھیوں نے placate کیا ہے کہ اسے واپس لے لیں ـ جس روز وہ واپس ہوا تو pointedly قائد ایوان سے پوچھا گیا کہ کیا یہ بل جو واپس لیا جا رہا ہے کہیں آرڈیننس کی شکل میں اس صوبہ پر ٹھونسا تو نہیں جائے گا ـ تو انہوں نے اس بل کے واپس لینے کی یہ وجہ بیان فرمائی کہ اس میں مناسب ترمیم کی ضرورت ہے ـ جہاں تک مجھے یاد ہے انہوں نے کوئی حتمی وعدہ تو نہیں کیا تھا لیکن یہ وعدہ تو ضرور کیا تھا کہ اس بات کی پوری کوشش کی جائے گی اور اس کو کسی وقت آرڈیننس کی شکل نہیں دی جائے گی ـ مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے اس وعدہ کو نبھانے کی کوئی کوشش کی ہے یا نہیں اور وہ کونسی رکاوٹیں تھیں کہ اس کی ترامیم کو اپنی مساعی سے مشکور نہیں کیا اور ان کی کوششیں بارآور نہیں ہوئیں ـ حقیقت ہمارے سامنے ہے کہ یہ بل اس ایوان میں واپس لیا گیا تھا مگر آج ایک آرڈیننس کی شکل میں یہ ہمارے سامنے ہے ـ

جناب والا ۔ مجھے اس بات پر بھی سخت افسوس ہے کہ یہ ہمارا ہی بد قسمت ملک ہے جس میں عام حالات میں بھی ہنگامی قوانین جاری کئے جاتے ہیں اور ہنگامی قوانین کے ذریعہ ٹیکس عائد کئے جاتے ہیں ۔ میرے علم میں (اگرچہ میرا علم وسیع نہیں) ایسی کوئی مثال نہیں کہ آرڈیننس کے ذریعہ کسی ملک میں ٹیکس عائد کئے جاتے ہوں ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اکثر ممالک کے آئین میں ملک کے سربراہوں اور ان کے نائبین کو یہ حق دیا جاتا ہے کہ اگر ہنگامی حالات درپیش ہوں تو ان حالات کے تقاضے کے مطابق اس ملک میں یا صوبے میں کسی قانون کو وقتی طور پر رائج کریں لیکن جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے اور جیسا کہ آئین میں یہ دیا گیا ہے کہ یہ ایک وقفہ کے لئے ہو گا صرف چھ مہینے کیلئے ہوگا اور اگر اس سے پہلے منعقد ہو جائے تو اسمبلی کو ۴۲ دن کے اندر یا اسے منظور کرنا ہو گا یا اسے نامنظور کرنا ہو گا ۔ اس کی یہ نوعیت اس بات کی دلیل ہے اور اس کا نام ہنگامی قانون اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ عام حالات میں جاری نہیں ہونا چاہئے ۔

جناب والا ۔ اس پوائنٹ کے متعلق غالباً پچھلے سیشن میں، میں نے یہ قانونی نکتہ آپ کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ گورنر صاحب کو آرڈیننس کے ذیعے ٹیکس عائد کرنے کا حق حاصل نہیں ہے ۔ آپ نے وہ میرا نکتہ مسترد فرما دیا تھا لیکن میں آج بھی اس رائے کا ہوں کہ گورنر صاحب کو یا پریذیڈنٹ صاحب کو آئین کے تحت ٹیکس عائد کرنے کا قطعاً اختیار نہیں ہے اور اس کے ساتھ میری یہ بھی رائے ہے کہ اس وقت ملک میں ایسے حالات نہیں ہیں جن کی وجہ سے اس ملک میں ہنگامی قوانین نافذ کئے جائیں ۔ جناب والا ۔ آپ غور فرمائیں کہ اس قانون یا اس قسم کے دوسرے قوانین کے اگر Preamble کو پڑھا جائے تو اس میں لازمی طور پر یہ دیا جاتا ہے کہ گورنر صاحب نے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے یہ ضروری سمجھا کہ فوری قسم کا لیجسلیشن کیا جائے فوراً قانون سازی کی جائے کہ حالات یہ ہیں لیکن ہمیں نہیں بتایا گیا کہ آج حالات کا کونسا تقاضا تھا یا کونسے حالات ہیں جن کی وجہ سے گورنر صاحب کو ان مشیروں نے یہ رائے دی ہے کہ آپ اس ٹیکس کو آرڈیننس کے ذریعہ اس صوبے پر تھوپ دیں ۔ میری نہ صرف یہ پختہ رائے ہے کہ آج ہم جن حالات سے گزر رہے ہیں بلکہ یہ بھی ہے کہ گورنر صاحب کو جو اختیارات

آرٹیکل ۷۹ - کے تحت دیئے گئے ہیں ان کو اس طرح استعمال کرنا Abuse آف پاور ہے اور اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال ہے اپنے اختیارات کا حد سے تجاوز کرنا ہے - ان حالات میں میں اس معزز ایوان سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنے گرد و پیش کو دیکھیں اور وہ غور فرمائیں کہ وہ کون سے حالات ہیں کہ ۱۸—مئی کو جبکہ ۱۱—دن کے بعد اس اسمبلی کا اجلاس منعقد ہونے والا تھا گورنر صاحب کو یہ ضرورت پڑی یا ریونیو منسٹر صاحب کو یہ مشورہ دینے کی ضرورت پڑی کہ اس کو بذریعہ آرڈیننس نافذ کیا جائے - دس دن کا انتظار کیوں نہ کیا گیا - کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ وزیر صاحبان جو اپنی ہردلعزیزی کا ڈھنڈھورا پیٹتے رہتے ہیں اور پیٹتے بھی ہیں تو بیسک ڈیماکریسی کے جلسے میں -

وزیر مال (خان پیر محمد خاں) - دیپال پور میں -

خواجہ محمد صفدر - دیپال پور کا ذکر یہاں نہیں ہو سکتا وہ آئیندہ کروں گا - میں نے جو بیان دیا تھا اخبارات میں کسی شخص کو آج تک اس کی تردید کی جرأت نہیں ہوئی - یہ میرا دعویٰ ہے کہ جو کچھ میں نے دیکھا تھا وہی میں نے کہا تھا اس کے لئے ملک قادر بخش خان پیر محمد خان اور مسٹر وٹو کو جرأت نہیں ہوئی اس کے متعلق میں جنرل ڈسکشن میں کہوں گا -

Mr. Speaker: The member should please address the chair.

راؤ خورشید علی خاں - پوائنٹ آف آرڈر - چور کی ڈاڑھی کا تنکا اسی لئے کہا گیا ہے -

وزیر مال - میری تو ڈاڑھی ہے ہی نہیں ڈاڑھی تو آپ کی ہے -

Mr. Speaker: This is no point of order.

خواجہ محمد صفدر - میں یہ عرض کر رہا تھا -

مسٹر افتخار احمد خاں - پوائنٹ آف آرڈر میں بڑے ادب کے ساتھ قائد حزب اختلاف سے اختلاف کرتا ہوں کہ "وہ گھوڑی چڑھا ہے" ایک دفعہ تو پبلک جلسہ منعقد کیا تھا تو اس کے لئے خراج تحسین دینا چاہئے -

وزیر مال - واہ واہ مسٹر انصاری -

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ اس آرڈیننس کے نفاذ کی وجہ جواز کم سے کم میرے ذہن میں نہیں آتی اور اس کی دلیل خود اس آرڈیننس میں موجود ہے اس آرڈیننس کے کلاز (۱) سب کلاز (۳) میں یہ ملاحظہ فرمائیں کہ جب گورنمنٹ مناسب سمجھے گی نوٹیفکیشن کے ذریعہ اس قانون کو نافذ کرے گی یا یہ اتنی اہمیت کا تھا اور اتنی فوری ضرورت کا تھا کہ اس کو اتنی جلدی نافذ کرنا ضروری تھا اور لازمی تھا تو پھر اس کا increase in value اسی روز نفاذ بھی کرتے - یہ نفاذ غالباً ویسٹ پنجاب ایکٹ کی طرح ہو گا جو سنہ ۱۹۴۰ء میں پاس ہوا تھا لیکن آج تک نافذ نہیں ہوا - اس طرح اس کا بھی حشر لازمی ہو گا اور اگر میرے وہ دوست جو مصر ہیں اور جن کے مد نظر اس صوبے کی بھلائی مد نظر ہے ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس کے پاس ہونے کے باوجود یہ نافذ نہیں ہو سکے گا - اور اگر اس کا فوری نفاذ ہوتا تو اس میں یہ تحریر نہ ہوتا جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ یہ الفاظ -

"It shall come into force on such date as the Government may, by notification in the Official Gazette, appoint."

تو اس سے واضح طور پر ثابت ہے کہ اس کی فوری ضرورت نہ تھی اور پھر جو کچھ Preamble میں لکھا گیا ہے وہ محض اس قانون کی حیثیت کو پورا کرنے کے لئے لکھا گیا ہے اور اگر یہ لکھا نہ جائے تو پھر یہ آرڈیننس جاری نہیں ہو سکتا -

"That circumstances do exist which render immediate legislation necessary."

وہاں اس کے اندر یہ موجود ہے کہ اس قسم کے Immediate Legislation کی ضرورت نہیں ہے -

میجر سلطان احمد خاں - پوائنٹ آف آرڈر - جناب اس ایوان سے conspicuously سندھی ممبر Missing ہیں کیا وہ اس سے بائیکاٹ کر رہے ہیں -

Mr. Speaker: This is no point of order. That is their sweet will whether they attend the session or not.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - اس مسئلے کے متعلق خان پیر محمد خان صاحب نے گذشتہ اجلاس میں تقریر فرماتے ہوئے فرمایا تھا کہ یہ ٹیکس در اصل ٹیکس نہیں ہے - بلکہ چونکہ مقامی زمینداروں کی اراضیات کی قیمت میں تقریباً اڑھائی سو روپے فی ایکڑ کا اضافہ ہو چکا ہے - تو اس خوش حیثیتی میں سے جس کام کی وجہ سے یہ اضافہ

ہوا ہے اسی کا حصہ گورنمنٹ لینا چاہتی ہے ۔ مراد یہ تھی کہ ضلع ٹھٹھہ اور ضلع حیدر آباد کے کچھ حصے ہیں جہاں غلام محمد بیراج کی نہروں سے پانی دیا جائے گا ۔ وہاں پہلے ــــ اس بیراج کے بننے سے پہلے اراضیات بنجر تھیں ۔ کاشت نہیں ہوتی تھی یا کاشت ہوتی تھی ۔ تو کم ہوتی تھی ۔ اس لئے ان کی قیمت نہایت قلیل تھی ۔ بیراج بننے کے بعد ان زمینوں کو پانی ملا اور ان کی قیمت پچاس ساٹھ روپے فی ایکڑ سے بڑھ کر تین سو روپے فی ایکڑ ہو ئی یا سو روپے سے بڑھ کر اس میں اڑھائی سو روپے فی ایکڑ کا اضافہ ہو کر اس کی قیمت ساڑھے تین سو روپے فی ایکڑ ہو گئی ہے ۔ اس لئے یہ خوش حیثیتی ٹیکس ہے (اگر اس کو ٹیکس کا نام دیا جائے تو) اس خوش حیثیتی میں حکومت حصہ دار ہونا چاہتی ہے بظاہر یہ ایک عقلی دلیل ہے ۔ لیکن جب اس دلیل کا جائزہ لیا جائے تو اس دلیل میں در اصل کوئی گودا نہیں ۔ نہ اس میں کوئی ایسی چیز ہے کہ جس سے انسانی ذہن متاثر ہو کر اس دلیل کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو ۔ پیشتر اس کے کہ میں محترم خان پیر محمد خان صاحب کی دلیل کا جائزہ لوں ۔ میری رائے میں بہتر ہو گا کہ میں اس بیراج کے اثر ونفوذ کا اجمالاً جائزہ لوں ۔ اس بیراج سے توقع یہ ہے کہ اس سے اٹھائیس لاکھ ایکڑ زمین سیراب ہو گی ۔ اس اٹھائیس لاکھ ایکڑ میں سے ساڑھے گیارہ لاکھ ایکڑ اراضی ''قبولی'' اراضی ہے اور ساڑھے سولہ لاکھ ایکڑ ''نان قبولی'' اراضیات ہیں ۔ میں ''قبولی'' اور ''نان قبولی'' اراضیات کی تشریح دو ایک فقروں میں کر دینا چاہتا ہوں ۔ ''قبولی'' وہ زمین ہے جو کہ کسی شخص کو اپنے باپ دادا سے وراثت میں ملی ہے اور ''نان قبولی'' وہ اراضیات ہیں جو کہ حکومت کی ملکیت ہیں یا حکومت نے جن کی ملکیت حاصل کر لی ہے اور حکومت نے اپنے طور پر ان اراضیات کی تقسیم کر لی ہے ۔ میں اس تقسیم کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا ہوں ۔ کیونکہ مسئلہ زیر بحث یہ نہیں ہے ۔ تو اس آرڈیننس کا اطلاق بیراج کی کل اراضیات کے چالیس فی صد حصہ پر ہو گا ۔ یعنی ساڑھے گیارہ لاکھ ایکڑ زمین پر اور اس کا اطلاق ''نان قبولی'' اراضیات پر نہیں ہو گا ۔ بلکہ صرف ''قبولی'' اراضیات پر ہی اس کا اطلاق ہو گا ۔ لہذا چالیس فیصد اراضیات جو کہ مقامی کاشت کاروں کی ملکیت ہے ۔ اس پر ٹیکس عائد ہو گا اور باقی اراضیات پر یہ ٹیکس عائد نہیں ہو گا ۔ میں اعدادو شمار اس غرض سے پیش کر رہا ہوں تاکہ ہمارے ذہنوں میں یہ بات واضح رہے کہ ہم کس شخص پر

ٹیکس لگا رہے ہیں ۔کس زمین کے مالک پر ٹیکس عائد کر رہے ہیں اور کس زمین کے مالک کو اس آرڈیننس کے ذریعے اس ٹیکس سے مستثنیٰ کر رہے ہیں ۔

تو میں یہ عرض کر رہا تھا ۔ خان پیر محمد خان صاحب کا دعویٰ ہے کہ یہ خوش حیثیتی ٹیکس ہے اس لئے اس کو ادا کرنا چاہیئے ۔

جناب والا ۔ آپ کو علم ہے کہ پنجاب ۔ اپر سندھ اور بہاولپور میں دنیا کا عظیم ترین نہری نظام قائم ہے ۔ یہ نہری نظام ہمارے انگریز حاکموں نے ۱۹۰۹-۱۰ء سے لے کر بعد کے چالیس سال تک قائم رہا ۔ اس کے علاوہ مختلف بیراج بھی بنائے گئے ۔ آب پاشی کے لئے انہوں نے مختلف قسم کی نہریں بھی تعمیر کیں ۔ پنجاب اور بہاولپور کے ریگستانوں کو سیراب کیا ۔ اس نظام آب پاشی کی وجہ سے پنجاب متحدہ ہندوستان کی grainery کہلایا کرتا تھا ۔ لیکن کیا اس انگریز حاکم نے ہم سے کبھی خوش حیثیتی ٹیکس وصول کیا ۔ اس کا جواب صرف ایک ہی ہے اور وہ نفی میں ہے ۔ گذشتہ پچاس سال سے اپر چناب، لوئر چناب، اپر جہلم، لوئر جہلم، اپر باری دواب اور لوئر باری دواب پنجاب میں چل رہی ہیں ۔ کیا گنجی اپر آباد نہیں ہوا ۔ کیا کنتالہ اپر آباد نہیں ہوا ۔ کیا بہاولپور کے ریگستانوں کو آباد نہیں کیا گیا تھا تو کیا وہاں کے لئے یہ کہنا درست نہ ہو گا ۔ کہ ان لوگوں کی اراضیات کی قیمت کئی گنا زیادہ ہو گئی تھی ۔ لیکن انگریز حاکم نے ان سے خوش حیثیتی ٹیکس وصول نہیں کیا ۔ بلکہ کیا طریقہ رائج کیا ؟ مالیہ کے ساتھ آبیانہ لینا شروع کر دیا اور اس کی شرح اس طرح مقرر کی ۔ کہ نہ صرف یہ کہ نہروں کے انتظام کے لئے کافی سرمایا حاصل ہوتا رہے ۔ بلکہ نہروں پر لاگت کے طور پر جو خرچ آیا ہو ۔ وہ بھی ایک عرصہ میں مع سود اور اصل کے واپس آجائے ۔ میرے دوست جو محکمہ آبپاشی سے واقف ہیں وہ میری تائید کریں گے کہ نہروں کی لاگت اکثر و بیشتر حکومت پنجاب کو وصول ہو چکی ہے ۔ تو یہ طریقہ تھا ۔ کسی مہذب قوم کے ترقیاتی منصوبوں کو مکمل کرنے کا یہ طریقہ نہیں ہے ۔ کہ خواہ آپ ان کو برباد کر دیں ۔ لیکن زبان سے یہی کہیں کہ ہم آپ کو آباد کر رہے ہیں ۔ اس لئے آپ ہمیں خوش حیثیتی ٹیکس دیں ۔ میں آپ کی توجہ اس جانب مبذول کراؤں گا ۔ کہ وہاں کیا آبادی ہوئی ہے اور یہ ایک علیحدہ پہلو ہے ۔ یہ ایک

مثال دی جاتی ہے اور پچھلے اجلاس میں بھی خان پیر محمد خان نے تھل کا حوالہ دیا تھا کہ وہاں پر خوش حیثیتی ٹیکس موجود ہے اور انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا ۔ اس صوبے کے بسنے والوں کو ایک طرح کا چیلنج دیا تھا کہ یہ تو ابھی پہلی قسط ہے اور یہ کہ تمام بیراجوں پر اور تمام انہار پر خوش حیثیتی ٹیکس لگائے جائینگے ۔ ٹھیک ہے ۔ جو آپ کے جی میں آئے ۔ آپ کئے جائیں ۔ لیکن یاد رکھیئے کہ روز مکافات دور نہیں ہے ۔ اگر آپ کو اپنے اعمال کی جوابدھی اس ایوان کے سامنے نہ دینی ہو تو خدا کے سامنے تو ضرور ہی دینی ہو گی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر مال ۔ یہ ہمارا ایمان ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ اگر ایمان ہے تو آپ ہرگز ایسی حرکتیں نہ کرتے ۔

وزیر مال ۔ اگر ایمان ہے تو ایسی تقریریں نہ کریں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تو جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ کہا جاتا ہے کہ اس کی مثال پہلے ہی صوبے میں موجود ہے اور وہ تھل پراجیکٹ ہے ۔ ہاں ہم نے دیکھا ہے ۔ مغربی پنجاب بلکہ Punjab Thal increase in value Act, 1940 اور اس کی ترمیم پھر ۱۹۴۹ء میں ۔ تو کیا میں وزیر مال صاحب سے پوچھ سکتا ہوں کہ کیا یہ ٹیکس آج تک وصول کیا جا سکا ہے ۔ میرا دعویٰ ہے ۔ کہ تھل سے یہ ٹیکس جبکہ ۱۹۴۰ء میں تیس روپے فی ایکڑ مقرر تھا اور ۱۹۵۰ء میں ساٹھ کر دیا گیا تھا ۔ جو کہ آج تک وصول نہیں کیا جا سکا ۔ کیوں ؟ اس لئے یہ غلط قسم کا ٹیکس تھا ۔ یہ درست ٹیکس نہ تھا ۔ میں آج بھی اس ایوان میں آپ سے اور آپ کی وساطت سے تمام اراکین ایوان سے درخواست کرونگا ۔ کہ اس قسم کے فرسودہ قانون کو جو کہ عوام کے لئے تکلیف دہ ہو ۔ ان کو Statute Book سے ہٹا دیں ۔ جن پر آج تک آپ عمل نہیں کر سکے ان کو Statute Book پر رکھنے کی کیا ضرورت ہے ۔ اس میں درج ہونا یا نہ ہونا ایک برابر ہے ۔ اس قسم کے دوسرے قوانین اگر آپ انکو لانا چاہتے ہیں تو مجھے یقین ہے کہ وہ لوگ نہ صرف جن پر کہ بالواسطہ انکا اثر ہے بلکہ وہ لوگ جو اس صوبے کی ہمدردی اپنے دل میں رکھتے ہوں وہ کوشش کریں گے کہ وہ ٹیکس وصول نہ کر سکیں۔ ہماری مجبور حکومت Thal increase

in value کی پالیسی کے پیش نظر انہیں Statute Book میں ہی رکھے رکھے اور اس پر کوئی عمل درآمد نہ ہو ۔ جناب والا میں نے ابھی یہ عرض کیا تھا کہ غلام محمد بیراج میں جن اراضیات پر ٹیکس عاید کیا جارہا ہے انکی وسعت ساڑھے گیارہ لاکھ ایکڑ ہے اور وہ ہمارے ان سندھی بھائیوں کی ملکیت ہیں جنہوں نے ورثہ میں وہ زمینیں حاصل کی ہیں ۔ تو یہ ٹیکس بھی ان لوگوں تک محدود ہے ۔ یہ ٹیکس کیوں لیا جا رہا ہے اس کی وضاحت سابقہ اجلاس میں خان پیر محمد خان صاحب نے فرمائی کہ ہم وہاں سکول بنا رہے ہیں ۔ سڑکیں بنوا رہے ہیں ۔ ہسپتال بنوائے جا رہے ۔ وہاں پبلک کے رفاعی ادارے بنائے جا رہے ہیں ۔ کہ جن سے ان لوگوں کو فائدہ پہنچے گا ۔ بڑی اچھی بات ہے اگر لوگوں کے فائدے کے لئے یہ ٹیکس اکٹھا کیا جائے تو شائد میں اس کی مخالفت چھوڑ دوں لیکن امر واقعہ کیا ہے ۔ یہ تمام سڑکیں یہ تمام سکول ۔ یہ تمام ہسپتال ۔ یہ تمام رفاعی ادارے کہاں بنائے جا رہے ہیں ۔ صرف ان لوگوں کے علاقوں میں جن سے ٹیکس نہیں وصول کیا جا رہا اور جن سے ٹیکس وصول کئے جا رہے ہیں وہ اسی طرح پڑے ہیں جیسا کہ آج سے سو سال پہلے تھے ۔ اس امتیاز کو کیوں نہیں چھوڑا جاتا ۔ ایک جیب پر ڈاکہ ڈالا جا رہا ہے تاکہ دوسرے کو آسائیش میسر ہو ۔ کیا یہ چیز باہمی رنجش پیدا نہیں کرتی ۔ کیا وہ اس سے حسد اور بغض کی آگ دلوں میں نہیں بھڑکا رہے ؟ جب ترقیاتی کاموں میں وقت لگاتے ہیں تو سب علاقوں میں ایک جیسا سلوک کیوں نہیں کیا جاتا ۔ ترقیاتی کام بلکہ ان علاقوں میں ہونے چاہئیں جہاں کے لوگ پسماندہ ہیں اور جاہل ہیں ۔ کیا ترقیاتی کام ان کے لئے ضروری ہیں جہاں کہ بڑے خاوندوں کی بیویوں نے زمینیں الاٹ درائی ہیں ۔ جو کہ اگر بیمار ہوں تو وہ انگلینڈ جا کر علاج کراتے ہیں ۔ البتہ ان کی موٹر کاروں کے لئے سڑکوں کی ضرورت ہے ورنہ ان کو سکولوں ہسپتالوں وغیرہ کی ضرورت نہیں ۔ ان لوگوں کی زمینوں کے بارہ میں ایک لمبی چوڑی فہرست میرے بھائی عبدالمجید جتوئی صاحب کے سوال کے جواب میں اس ایوان میں پیش کی گئی کہ یہ ساڑھے گیارہ لاکھ ایکڑ زمین کن لوگوں کو دی گئی ہے ۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو میں انعام یافتگان کہوں گا اور کس بھاؤ پر وہ دی گئی ہیں ۔ میری اطلاع کے مطابق اسی سے ایک سو پچیس روپے فی ایکڑ اقساط میں ان سے وصول کئے گئے ہیں اور کئے

جا رہے ہیں اور وہ شائد دس سال میں وصول ہوں یا بیس سال میں وصول ہوں ۔ تو یہ مراعات ان لوگوں کو دی گئی ہیں ۔ انہیں کے کہنے کے مطابق ایک روپیہ کی زمین چار آنے میں دی گئی ہے ۔ کیونکہ ان کا حساب یہ ہے ۔ پہلے ایک سو پچاس روپیہ فی ایکڑ ۔ پھر کسی انعام یافتہ کو اسی یا سو روپیہ فی ایکڑ زمین دینا ۔ گویا ایک روپیہ کی زمین چار آنہ میں اس کے حوالے کر دینا ۔ تو یہ بات ہے اور یہ کہنا کہ وہاں منڈیاں بنانا ۔ ہسپتال یا شفاخانے بنانا ۔ سکول بنانا ۔ ۔ یہ سب چیزیں لوگوں سے کہی جاتی ہیں کہ ان زمینوں کو ہم نے خوش حیثیتی بخشی ہے اور باقی سب چیزوں سے محروم رکھا جاتا ہے ۔ اگر خوش حیثیتی دینی ہے تو اس حساب سے ان انعام یافتگان پر بھی ٹیکس لگائے جائیں جنہوں نے مربعوں کے لائس اپنی بیویوں کے نام الاٹ کرائے ہیں ۔ ان پر بھی اگر آپ ٹیکس لگائیں تو شائد ہم آپ کے ساتھ ہمنوا ہو جائیں ۔ سارے علاقوں کی ترقی کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے ۔ آخر ٹیکس سے ہی روپیہ اکٹھا ہونا ہے ۔ اگر یہ میرے بھائی ایسا کریں تو شائد ہم ان کے ہمنوا ہو جائیں لیکن ان کا طریق کار نرالہ ہے انوکھا ہے ۔ ان کے ان طریقوں سے میں آج ان کو با خبر کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ان سے یگانگت اور محبت پیدا نہیں کر رہے بلکہ بغض پیدا کر رہے ہیں ۔

حاجی عبدالمجید جتوئی ۔ حقارت پیدا کی جا رہی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ غور فرمائیں کہ جو چیز اس صوبہ کے لئے سود مند ہے منفعت بخش ہے اس کے لئے توجہ کم ہے ۔ ایسے قانون سے باز رہیں جو کہ ہم میں منافرت کے بیج بوئے ۔ تو جناب والا میں یہ عرض کر رہا تھا کہ نہ صرف یہ کہ ہم اس ٹیکس کو اکٹھا کرکے غلط طور پر استعمال کر رہے ہیں بلکہ اس کا ایک اور پہلو بھی میں جناب کی خدمت میں عرض کروں گا گذشتہ سال مجھے اتفاق ہوا چار پانچ روز ضلع ٹھٹھہ میں گزارنے کا اور جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ سارے کا سارا ضلع غلام محمد بیراج کے اندر اور حیدر آباد کے ایک یا دو تعلقہ اس غلام محمد بیراج میں ہیں ۔ میرا یہ دعویٰ نہیں کہ میں نے سارا غلام محمد بیراج دیکھا ہے لیکن میں یہ دعویٰ ضرور کر سکتا ہوں کہ میں نے ان چار دنوں کو اس طریقہ سے استعمال کیا کہ میں زیادہ سے زیادہ اس علاقے کو دیکھ سکوں ۔ میرے وہ دوست جنہوں نے اس علاقے کو دیکھا ہے یا جو

اس علاقے کے رہنے والے ہیں میری اس امر میں تائید فرمائیں گے کہ یہ علاقہ گزشتہ چار پانچ سال سے ایک جھیل کا نمونہ پیش کرتا ہے ۔ ٹھٹھہ میں سوائے تھل کے جو کہ پہاڑی ہے کوئی شخص وہاں اپنا مردہ دفن نہیں کر سکتا اتنا پانی زمین کے اوپر آ چکا ہے کہ میلوں تک اور تا حد نگاہ آپ جس طرف جائیں آپ کو پانی ہی پانی نظر آتا ہے اور علاقہ جو ہے آج سے چار پانچ سال پہلے صرف دو نہیں بلکہ بعض علاقوں میں تین نہریں ہوا کرتی تھیں ۔ مجھے زمینداروں نے بتایا کہ شائد ہی کوئی خوش قسمت زمیندار ہو جس کے ہاں ایک فصل ہو ۔ تو اس علاقے سے حیثیتی وصول کرنا چاہتے ہیں کہ جہاں کے لوگ دو وقت کی روٹی سے محتاج ہیں ۔ میرا اپنا علاقہ یعنی سیالکوٹ کا ضلع جہاں کا کہ میں رہنے والا ہوں اور گوجرانوالہ میرا ہمسائیہ ضلع ہے اور جو کہ آپ کا ضلع بھی ہے ۔ میں جانتا ہوں کہ ہمارے ہاں چاول کی فصل کس طرح کھڑی ہوتی ہے اور میں نے ٹھٹھہ کے ضلع میں دیکھا کہ کھیتوں میں صرف پندرہ بیس تنکے کھڑے تھے ۔ وہاں لیکن اوسط پیداوار کو ہے ۔ تین من فی ایکڑ ۔ آپ اندازہ لگائیے اور اپنے ضلع کی پیداوار سے اندازہ لگائیے ہمارے ضلع میں بھی اب ۵۰ من فی ایکڑ سے کم پیدا نہیں ہوتی ہے لیکن وہاں ۳ من فی ایکڑ پیڈی پیدا ہوتی ہے ۔ اس سے زمیندار کیا کھائے ۔ کاشت کار کیا کھائے اور یہ ۱۰۰ روپیہ ٹیکس کہاں سے دے ۔ ایک طرف اگر کسی کو فائدہ پہنچتا ہے تو اس بات کی وجہ جواز ہو سکتی ہے کہ آپ اس شخص سے ٹیکس وصول کریں ۔ لیکن آپ کی نہروں سے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں زمینداروں کی زمینیں تباہ و برباد ہو گئیں ہیں ۔ کیا آپ ان کو معاوضہ دینے کے لئے تیار ہیں ۔ جناب والا اگر کوئی اور ملک ہو تو یقیناً اس علاقے کے زمیندار صوبائی حکومت پر دعویٰ کر دیں کہ ان کی نہروں کی وجہ سے سیم کا پانی ان کے کھیتوں میں چار چار ۔ پانچ پانچ ۔ چھ چھ فٹ کھڑا ہے اور حکومت انہیں کمپنسیٹ کرے اور اس نقصان کے لئے جو کچھ ان کی نہروں سے ہوا ہے پورا کرے ۔ لیکن جناب والا ہوا کیا ہے ۔ وہاں کسی نہر کی سیم نالی نہیں ہے اور یہ جانتے ہوئے کہ پانی کی سطح زمین سے اوپر چلی آ رہی ہے ۔ ایک مجھ جیسا اناڑی بھی اس بات کا اندازہ کر سکتا ہے کہ سال کے اندر سیم بڑھ جائے گی اور جھیل کی شکل اختیار کر لے گی ۔ لیکن ان کی حکومت نے وہاں سیم نالی تو نہیں بنائی اور یہ سوچا جا رہا ہے کہ

وہاں سیم نالیاں بنائی جائیں گی - وہاں جو لوگ مالک ہیں اور وہ برباد ہو گئے ہیں تب یہ سوچنے لگے ہیں - کب ان کی سوچ پوری ہوگی -

جناب والا - وہاں مسئلہ یہ نہیں ہے کہ ان کو نہروں سے پانی چاہئے بلکہ ان کا مسئلہ یہ ہے کہ ان کے کھیتوں سے پانی نکالا جائے اور اس کے لئے شائد کسی بڑے بڑے آدمیوں کے کھیتوں کے قریب نالیاں بنائی جا رہی ہیں - مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہاں چھوٹی چھوٹی نالیاں بنانے کی تجویز ہے اور کہیں کہیں بن بھی گئیں ہیں - لیکن عام آدمیوں کو اس سے فائدہ نہیں پہنچتا ہے اور یہ بڑے آدمیوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے ٹیکس بچا رہے ہیں - یہ کس طرح جائز ہے - کس طرح روا ہے اور کس طرح واجب ہے - آپ ان لوگوں کی حالت پر رحم کیجئے جو وہاں برباد ہو چکے ہیں - جناب والا میں کل ہی ایک دوست سے بات کر رہا تھا اور وہ زمیندار ٹھٹھہ ضلع کا تھا - انہوں نے مجھے بتایا کہ ہم نے گورنمنٹ کو کہا ہے کہ بجائے اس کے کہ آپ کا دعویٰ ہے کہ اڑھائی سو روپیہ فی ایکڑ ہماری قیمت بڑھ رہی ہے آپ سوا دو سو روپیہ پر ہماری ساری زمین خرید ہیں - وہ زمیندار سوا دو سو روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے ساری زمین گورنمنٹ کے حوالے کرنے کے لئے تیار ہیں جس کے متعلق یہ فرماتے ہیں کہ اڑھائی سو روپیہ فی ایکڑ قیمت بڑھ گئی ہے - حالت وہاں یہ ہے اور نقشہ وہاں یہ ہے - محترم خان پیر محمد خان صاحب اگر ٹھٹھ نہ گئے ہوں اور شائد حیدرآباد اور کراچی کے درمیان انہوں نے موٹر پر سفر کیا ہو - - - - - - - - - -

وزیر مال - دونوں جگہ گئے ہیں -

خواجہ محمد صفدر - کیا یہ درست نہیں ہے کہ آپ کی سڑک کئی بار اس لئے ٹوٹ چکی ہے کہ گرد و پیش کی سڑکوں کے دوون جانب مستقل پانی کھڑا رہتا ہے اور سیم کا پانی کھڑا رہتا ہے وہ تو اللہ کا فضل شامل حال ہے کہ گذشتہ تین چار سال سے بارشیں کم ہوئی ہیں ورنہ اس صوبے کا کیا حال ہوتا اور کیا حشر ہوتا - اس کا خیال کرکے روح کانپ جاتی ہے - آپ جیسے نا اہل لوگوں کے ہاتھوں میں اس صوبہ کی بھاگ ڈور قدرت نے دے دی ہے شاید یہ ہمارے اعمال کی سزا ہے - جو ہمیں مل رہی ہے -

جناب والا ۔ میں درخواست کروں گا کہ بجائے اس کے کہ ان لوگوں پر ٹیکس عائد کیا جاتا اور ان کو معاوضہ دیا جاتا ۔ ان نقصانات کا جو ان نہروں کی وجہ سے ہوا ہے اور آپ کی غلط پلیننگ کی وجہ سے ان لوگوں کو پہنچا ہے ۔ جن لوگوں کی زمین برباد ہوئی ہے وہاں اب دو فصلوں کی بجائے ایک فصل بھی تیار نہیں ہوتی ۔ وہاں کیا ہو سکتا ہے ۔ غالباً وہاں مچھلیاں بھی پالی نہیں جاتی ہوں گی ۔

جناب والا ۔ ایک اور بات ہے جس کی جانب میں حکومت کی توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ بار بار خوش حیثیتی کا تذکرہ کر رہا ہوں ۔ محترم خان پیر محمد خان صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ نہروں کے جانے سے ان زمینوں کی قیمت بڑھ گئی ہے لیکن خود آرڈیننس کے متن میں اس بات کا اعتراف ہے کہ بیراج سے پہلے بھی وہاں نہریں تھیں ۔ لوگوں کی زمینیں آبپاشی ہوتی تھیں ۔ لوگ کاشتکاری کرتے تھے اور ان نہروں سے پانی حاصل کرتے تھے اور آپ نے پھر بڑی مہربانی اور شفقت فرمائی ہے کہ بجائے ۱۰۰ روپیہ کے ان پر ۶۰ روپیہ ٹیکس عائد کیا ہے ۔ لیکن وہ تو پہلے ہی خوش حیثیتی تھی آپ نے تو کوئی نئی قسم کا پانی انہیں نہیں دیا ۔ پہلے بھی اچھی قسم کا پانی انہیں ملتا تھا ان کو براہ راست سندھ دریا سے پانی ملتا تھا ۔ اب کالری لیک میں سے پانی نکال کر دے دیا ہے ۔ جو بالکل نیلے رنگ کا ہوتا ہے اس میں کسی قسم کا میٹریل نہیں ہوتا جو بطور کھاد زمین کے کام آ سکے ۔ پہلے براہ راست نہروں سے پانی ملتا تھا اور اس میں ''پل'' وغیرہ ہوتی تھی اور زمینداروں کے لئے زیادہ منفعت بخش تھی ۔ ان کو یہ پانی بند کرکے آپ نے اکثر علاقوں میں یعنی کالری لیک میں سے نہریں نکال کر ان کو پانی دینا شروع کیا ہے تب سے اور بھی بربادی ان زمینوں کی ہوئی ہے ۔ کیا پہلی حیثیت جو تھی وہ کم تھی ۔ میری رائے میں وہ زیادہ تھی ۔ پھر ان پر ۶۰ روپیہ فی ایکڑ ٹیکس کیوں لگایا گیا ہے ۔ ان کو تو کم از کم مستثنیٰ کرنا چاہیئے وہ پہلے بھی پانی لے رہے تھے ۔ بہر حال آپ نے متبادل انتظام کر دیا ہے خواہ اچھا ہے یا برا ہے ان کی حیثیت میں کچھ فرق نہیں پڑا اس لئے میں درخواست کروں گا بلکہ خود اس آرڈیننس کا متن اس بات کا گواہ ہے کہ لوگ پہلے خوش حیثیتی تھے ۔ پہلے اجڑے ہوئے نہیں تھے ۔ برباد شدہ نہیں تھے ۔ اب آپ نے ان کو اجاڑا ہے ۔ آپ نے ان کو برباد کیا ہے ۔

جناب والا ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اس آرڈیننس کی پر زور مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں ممبر صاحبان سے معلوم کرنا چاہتا ہوں temperature کے متعلق اگر نا خوش گوار ہو تو فرما دیا کریں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) ۔ جناب والا ۔ میں پروٹیکشن چاہتا ہوں ۔ یہاں کافی سردی ہے اور ہم اپنے گرم کپڑے نہیں لائے ہیں ۔

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi :Sir we care more for the temperature of the members than of the House.

Mr. Speaker : But we must look after their health also.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi (Larkana-III) Mr. Speaker, my first objection to the approval of this Ordinance is that there is no justification and no necessity for this Ordinance at all. It should have come in the form of a Bill. You will remember, Sir, that a Bill on this very subject, in identical terms, was introduced in the last session of the Assembly but then the consideration of the Bill was deferred.....

Minister of Revenue : Point of order.

This has already been dealt with.

Mr. Speaker : Let him explain it in his own manner.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Sir, I want to deal with it in my own way. He does not allow me to go further....

Mr. Speaker : Yes, the member may carry on.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : I want to show you that there is no urgency whatsoever because the Government themselves have been playing with the Bill and had it delayed. That is the point which I wish to raise. You will remember that this Bill was introduced first in the last session, then its consideration was deferred and, finally, it was withdrawn. It was the impression at that time that the Government had yielded to the pressure of the Sindhi members and to the public opinion which prevailed in Sind as disclosed by the newspapers. I was not one of those but that was the impression among the Sindhi members and they were mistaken. I will show you that there was an ulterior motive behind the withdrawal of the Bill as the present draft of the Ordinance shows. Proceeding further, I will submit that you are aware that under Article 79 of the Constitution, the Governor has the power to promulgate an Ordinance only under certain circumstances in the absence of a session of the Assembly.The circumstances are that he must be satisfied that circumstances do exist which render immediate leglisation necessary. Now, it is true that it is the satisfaction of the Governor that counts. I am aware and as a lawyer you are also aware, that the trend of the judicial decision is that the Governor has an absolute discretion in this matter but, at the same time, you are also aware that any discretion must be exercised in a judicial manner. Time and again, the High Courts have interfered where the discretion has not been exercised in a judicial manner. In this case, it can easily be demonstrated that the discretion has not been judicially exercised. If there had been any urgency, an Ordinance might have been promulgated before the

last session or immediately after the last session. Instead of that the persons responsible for sponsoring the Bill played with the Bill and played with this House too. Now they have come forward with an Ordinance which is before us for approval. I ask them where was the necessity for promulgating this Ordinance only ten days before this Assembly was about to meet? This session was called, as you are aware, on the 30th and this Ordinance was promulgated on the 20th of the last month.

Mr. Speaker: On the 18th.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: I am open to correction but the Gazette is dated 20th. In any case, it makes no difference to the point which I want to discuss. So, under these circumstances, I ask, where was the urgency and where was the necessity for bringing in this Ordinance? They could have brought a Bill and with this vast majority could have easily passed it in two days. The only object that I can see in the withdrwal of the Bill and the promulgation of the Ordinance—

(1) to escape inconvenient amendments which we had submitted;

(2) to escape the free criticism which we might have made if it were in the form of a Bill;

(3) for an ulterior purpose.

In fact it is point number three that I want to develop.

There was a lacuna or mistake, somehow, in the text of the original Bill and which has now been corrected. Proceeding further, inspite of your ruling, I am still of the view that no tax can be levied except by an Act of the Provincial Legislature. I will not develop this point further but I will just refer to it because the words of this Article 79 are that no tax shall be levied except by an Act of the Provincial Legislature. An Ordinance may have the effect of an Act but it is certainly not an Act of the Provincial Legislature. Keeping in view these two points, I have no doubt, if this Ordinance is approved, the matter is bound to go to the High Court and will be discussed there.

Coming to the merits of the Act on the imposition of tax I have realised that every Government, particularly this Government, needs money for development purposes. Even a common man needs money to feed his wife and children. But that is no justification for imposing tax. In this case you will see that afte· having played with the Bill and with this House, they suddenly want to rush through this measure. In the original programme that was sent to us this Ordinance was at number four or five but today we find that it is the first on the agenda. I have reasons to believe that the decision of the Government on this measure has been bungled in the Council of Ministers as well as the Party Meeting and now they want to rush through this measure in this House.

Coming to the Ghulam Muhmmmad Barrage itself. It will be necessary to give you as briefly as possible the history of this Barrage so that you may have a complete background. As you are aware, Sir, up to 1933 Sind was a part of Bombay Province. Sukkur Barrage was built in 1930 from the funds advanced by the Bombay Government. As Sind was at that time considered to be a deficit part of Bomb y Presidency, therefore, the money was advanced to us by the Bombay Government as a loan. in 1933, Sind was separated from the Bombay Presidency and it was pointed out at that time that Sind will probably not be able to support itself and if that be so, it would continue to be a deficit province for a long time to come. Then, we also had debt to pay on the Sukkur Barrage. Therefore, in order to meet the finance of our province we planned two more Barrage and, some time before, started taking ourselves heavily. I want to emphasize this point because it was the money saved from heavy taxes imposed by us, and it was this money which the Ghulam Muhammad Barrage was laid. I wish to point out that not only the persons who are sought to be penalised now have contributed towards the building of the Ghulam Muhammad Barrage but every zamindar, whether big or small, has contributed towards the building of this Barrage. The contention ofthe

Government is that the Ghulam Muhammad Barrage has cost about 64 crores of rupees but no authority has been cited for this figure. Assuming for the sake of argument that it is correct, I will proceed to show that every pie incurred on the Ghulam Muhammad Barrage has been paid by Sind. To begin with, the Barrage itself was completed, as you are aware, in 1954 before the Integration. Now, that is said to have cost about sixty-four crores of rupees and the canals would themselves cost about 6 to 8 crores of rupees. We had anticipated, as I said earlier that we will have to build another Barrage and probably we will need some money, to develop the Ghulam Muhammad Barrage also.

Therefore, we had in reserve, which we had collected after heavy taxation, about 32 crores of rupees, which on the integration we passed on to the West Pakistan Government. 32 crores *plus* 24 crores, that means about 56 crores, which we have already paid. Now, Sir, I would say, how much the Government have realised and benefitted from this Ghulam Muhammad Barrage. After this amount we have also paid over and above that. The total land under the command of the Ghulam Muhammad Barrage is about 28 lakhs of acres. Out of these 28 lakhs of acres, 17 lakhs of acres belong to the Government. They are Government lands or non-Kabuli lands as it is said. The remaining 11 lakhs of acres are Kabuli lands, that is to say, private lands of the old zamindars of Sind that is called Kabuli land in Sind. Out of these Government lands, some land has been reserved, about 55,000 acres, for the defence personnel. A further 20,000 acres were reserved for some tribes of Frontier and Balochistan and 1 lakh and 65,000 acres were reserved for persons whose lands had deteriorated as a result of water-logging and salinity in different parts of the province, but not those who have suffered or whose lands have suffered in Sind. Another 30,000 acres also have been probably reserved for officials. Now, some land has probably also been reserved for forest, for Mandi towns, roads and other purposes. But it is admitted that there was an area of 17 lakhs of acres of land which belonged to Government. Now, so far as reserve lands are concerned their prices were fixed at between Rs. 150 and Rs. 250, which is very much lower than the actual price and in addition to that an equal amount was spent on the improvement of these lands. The rest of the lands were auctioned and the prices fetched by these lands in auction were anything between Rs. 450 and Rs. 850. Therefore, we may fairly assume that the average price of land in this area is about Rs. 500 per acre. If we multiply the total Government land, that is, 17 lakhs of acres, by Rs. 500, the total assets in the Ghulam Muhammad Barrage area of the Government comes to about 85 crores of rupees. It does not matter that some of these lands have not been sold; it does not matter that some of these lands have not been sold, lands have been reserved for amenity purposes. They continue to belong to the Government, they are the assets of the Government. Therefore, over and above 56 crores that we have paid, this Ghulam Muhammad Barrage paid to the Government 85 crores of rupees. I believe more than half of this has been realised and the remaining half or quite a good proportion would be realised in the near future.

Then, Sir, it is not only the Government of West Pakistan that have gained, that have benefitted at the cost of Ghulam Muhammad Barrage, at our cost, but it is the whole of Pakistan that has been benefitted. More than half of the problems of Pakistan have been solved by Ghulam Muhammad Barrage. In the first place about a hundred thousand families, settlers from East Pakistan as well as from West Pakistan have been settled in this area. At least half of them fifty thousand have so far settled and the rest will be settled, no doubt, in the near future. Then, there is enormous increase in the produce which would solve the food problem of this country as a whole. Now, taking only the Government lands, that is, 17 lakhs of acres of Government lands and taking the average produce to be only 10 maunds per acre, it will come to one crore and seventy maunds per year which will be added to the food reserve of this country. But in the Kabuli area the produce also is bound to increase to some extent. Therefore, the total produce in the near future will be double, that is to say, about 3 crores of maunds per year.

Then, Sir, the West Pakistan Government will benefit enormously by way of increase in land revenue. Fixing the average land revenue to be 10 rupees per acre at the same rate at which I have fixed the average produce, the increase in the total land revenue per year will be 1 crore, 70 lakhs of rupees, which will be double in the course of time as the produce will be double also. I go further. As against this what have the locals gained, what have the Sindis gained, in Sindis I also include settlers, the refugees? I challenge anyone to prove that it is not correct. The Government have been saying and on paper they have been telling us that 35 per cent of the lands has been reserved for Sindis. This is not correct. I challenge this figure. Not more than 10 per cent of the lands has been given to the refugees and the locals. And what is the condition of their lands for which they are now being taxed. Before that I shall touch another aspect of the case the colonisation part of it. Enormous amount of money is being spent in that area on colonisation. The plan is to have Mandi towns, to make roads, to make schools and colleges, markets in the Mandi towns and development of electricity and every thing according to the needs of the area. All this development is taking place, not in the Kabuli area, but in the non-Kabuli area. I challenge anyone to tell whether a single pie has been spent so far in the Kabuli area. The benefit, if at all, to the Kabuli areas is very little and very incidental. I will give you one instance of the A. D. C., super-Government, which is controlling Ghulam Muhammad Barrage area. In this huge organisation, which has its office in Lahore, there is not 1 per cent Sindi in the entire personnel of hundreds and thousands employees. I challenge any one to show that this is wrong. Even in Sind, where they are having their office at Hyderabad, there are not more than 10 per cent of the people who are Sindis. Even the Chaprasis have been imported from outside and you want to tax that area for this. As Khawaja Muhammad Safdar has said, they have not at all benefitted but they have been deteriorated on the contrary. They have water-logging, they have been affected by salinity. It is these people who deserve your mercy; they want to be compensated, instead of that you want to cripple them so that they may sell their lands and disappear from the soil.

Then, Sir, we as partners in this One Unit want to be treated equally. I want to tell you what is happening in other areas.

You will remember, Sir, that one day I asked a question as to why certain non-paying concerns like the P. I. D. C. are being maintained by the Government? The Law Minister said "the Government is not a commercial organisation, it is not our intention to make money. We spend money for the good of the country. We want to develop the resources of the country. It does not matter if we lose money on certain concerns".

Now, Sir, there are two kinds of schemes generally that are now being considered and under taken by the Government in this part of the country. There are : (1) barrages and canals on which enormous sums of money are being spent. Then(2) there are reclamation schemes. Now these schemes are slightly different from the Ghulam Muhammad Barrage scheme but the principle is the same. There is no betterment tax in this area which would be quite justified. Why ? Because in the Ghulam Muhammad Barrage area the Government has received as much as it has spent from the sale of lands. But in these other schemes there is not a single scheme in which there is Government land and from the sale of which Government could be able to compensate itself or the enormous amounts of money that they would be spending.

I go further into the details of these schemes. There are several small dam schemes in the whole of West Pakistan particularly in the tribal and hilly areas. Out of these five are under consideration and in respect of six others, schemes are being prepared. No tax there and no Government land there to compensate them.

Major Dams. Taunsa Dam for which Government is to spend twenty-four crores of rupees. Another is Kurram Gaddi scheme on which they would be spending ten crores. The biggest scheme is the Indus Basin scheme. On this a colossal amount of money will be spent. The original figure for this scheme was

two thousand, nineteen million i.e., two arabs of rupees. That was not found to be sufficient. So under the revised estimate Government will have to spend 3,930 million rupees i.e., 10 arabs of rupees. We do not hear of any tax in that area. It might be said that this scheme is going to benefit the whole of the Province. I have already shown you that the Ghulam Muhammad Barrage has benefitted the whole of the Province. In fact it has benefitted every area except Sind. The Indus Basin scheme is going to cripple Sind although it will benefit other areas. We have not received the allocations that were made to us. Even the amount which was fixed long before partition has not been given to us.

Then I pass on to the Reclamation schemes. There are two main reclamation schemes in this area. The first is Rachna Doab under which eighteen thousand tube-wells have been sunk at a cost of seventeen crores. It is estimated that each acre has cost the Government one hundred and thirty rupees for improvement and the value of produce on each acre has increased by one hundred and thirty rupees. We do not hear of any tax there. Not a pie.

The only scheme, Sir, in the entire West Pakistan in which there was a provision for the imposition of a betterment tax is the Thal Scheme. But Thal, as I have shown on an earlier occasion, cannot by any means be compared to the Ghulam Muhammad Barrage or any other scheme.

(Noise in the lobbies—a short pause).

Mr. Speaker : Will Mian Sharif, take the trouble of going to the lobbies and asking the people not to disturb the proceedings of the House. There should be no noise in the lobbies.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : He will create more.

Mr. Speaker : I may request him to go.

(Mian Sharif went to the lobbies)

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : There is no camparison between the two. Thal is like a huge Co-operative Society. In Thal there is practically no Qabuli land.

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : No Qabuli land in Thal?

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : I will give you the figures. In Thal when the scheme was started State land was three lakhs and seventy-one thousand acres. Then the Government secured four lakh and forty-three thousand acres of land. Practically all the land. The only lands exempted were small holdings of fifteen acres of land. No more. The Thal Authority was established under the Thal Authority Act in 1939.

Minister of Agriculture : It was in 1949.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : The Thal Development Authority was established in 1930 and not in 1949.

Minister of Agriculture : Sir Francis Mudie enacted this law in 1949. Begum Sahiba will bear me out.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : There have been many laws on this. The earliest was in 1949.

Minister of Agriculture : That was not an Act.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : The provision for taxes was made in 1940 one year after the scheme came into operation and before the lands were distributed. There it became one of the conditions and terms that the Government would be entitled to impose a tax betterment tax up to a maximum of thirty rupees. Then it was revised and brought up to sixty rupees.

As I submitted, there could be no comparison between the two because it was one of the terms that the Government if it so desired (whenever water was available) then they will, if necessary, impose a tax. Now, there are two distinguishing features which make any comparison impossible between this scheme and the Ghulam Muhammad Barrage scheme.

(1) This Betterment Taxation Bill made no distinction between the holders of Qabuli and Non-Qabuli land. It applied to all.

(2) This tax has not been recovered (not pie).

From 1940 up to the present date this tax has not been recovered. I challange anybody to prove that a single pie has been recovered.

Minister of Agriculture: Demands have been prepared.

Khawaja Muhammad Safdar: After twenty-three or twenty-four years.

وزیر زراعت و آبپاشی - Re-settlement ہونے دو -
کاغذات نہیں بنے تھے - پہلے بناتے تب ہی تو ہوتا -

مسٹر محمد حنیف صدیقی - غلام محمد بیراج تو کل
بنائے اور آج سے وہاں ٹیکس لگائے ہو -

Now the only justification that I have heard from the Treasury Benches is this that the Sind Government had proposed tax. No Bill, no Act and no Ordinance was there. It was just a proposal to better the financial position of the Sind Government and the much maligned Khuhro had proposed this. Now Sir they have proposed a tax. We were a deficit province; we wanted to tax ourselves heavily; we did tax ourselves heavily, and the money realised from taxes was to be spent in the area. Now you want to tax us for the benefit of the whole of West Pakistan. Haven't you got the Barrage, which we built. Haven't given you money? Now because you must have your pond of flesh, you want to impose this litle tax on us.

They admit Sir that almost the entire cost has been realised, but we were told that there was a balance of four crores of rupees which remained to be realised, and which they wanted to realise by this tax. Now it is not four crores that we were told in the first place. We have figures to show whether any balance has been left, but I can easily demonstrate that it is going to be double this amount that you are going to recover by this tax. Now we know the taxes and Rs. 60 and Rs. 30 in one case and Rs. 100 and Rs. 50 in another, but we havent got the figures showing how much area is commanded by the old canal and how much area is other, which is known as outside that area and we don't know how much of that area is within the perennial zone and how much outside the perennial zone. Taking an average, it comes to about Rs. 60 an acre. Now Sir multipy the 100 acres of kabuli land by 60 and it comes to eight and nine crores of rupees, double the amount which this Government intended to realise in the first place.

Nos Sir I come to the ordinance itself. Atleast after having withdrawn the bill and having brought in the ordinance it was expected that in defence to the public demand of the members of Sind the Government would reduce it to some extent. Instead of that Sir what changes have they made. It is word by word the same. The only alterations are; number one is that the definitions of owner has been included in this as if that required any definition, and number two is that because of which I attach ulterior motives behind the withdrawal of the bill. In the original bill Sir for the purpose of taxation, a distinction was made between lands which were cultivated by the Guulam Muahammad Barrage area canals and other lands. Now you will see Sir that the scope of this tax, according to the original bill, was restricted. Only those areas were sought to be taxed

which were commanded or irrigated by the Ghulam Muhammad Barrage canals, and those canals came into operation only after 1954. thus large area or atleast some area was being left out. In order to include that and to broaden the scope of the tax, the altered section reads like this:—

> "in areas which were receiving irrigation water for cultivation from the pre-Barrage canals..."

Now I ask Sir is there any justification for taxing those zamindars who were already receiving waters from previous canals; whose lands were being cultivated from year to year.

In the end Sir I will appeal to the Government, particularly to the Finance Minister whom I don't find here, who has been showing sympathy from time to time for the Sind area—I know my learned friend the Revenue Minister because he has never shown sympathy for our area and he always accepts any proposal that comes to him from the Revenue Department—not to succumb to the proposals of the Revenue Office who are always thirsty after blood of somebody, and not to antagonise the people of Sind. This sum of Rs. 4 crores is a small amount considering the West Pakistan Budget. Is there any justification for annoying the people of Sind, going out of the way, and is there any justification for rushing this measure through when there are only two Sindhi members on this side and only two Sindhi members on that side?

نوابزادہ افتخار احمد خان (جھنگ - ۱) صدر محترم- پہلے تو اجازت دیجئے - کہ میں اپنے سندھی بھائیوں کو مبارکباد پیش کروں - انکی وسیع القلبی پر انکی حب الوطنی پر - کہ آج ان پر ایک تعزیری قانون کا اطلاق کیا جا رہا ہے - آج ان پر ایک نیا اور بلا Justification اور بلا ضرورت ایک ٹیکس لاگو کیا جا رہا ہے لیکن ان کی حب الوطنی اور وسیع القلبی قابل ستائش ہے - انہوں نے یہ ضرورت بھی نہیں سمجھی - کہ آج وہ اس ایوان میں اپنے دیگر کاروباروں کو چھوڑ کر یہاں آتے - لیکن یہ وسیع القلبی اس حکومت کے سامنے کمزوری کے مترادف ہے - کیونکہ یہ حکومت حب الوطنی کو حب الوطنی کے لئے قربانی دینے کے جذبے کو کمزوری پر محمول کرتی ہے - کسی نے کیا خوب کہا ہے -

ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات

صدر گرامی - یہ کیسے ممکن تھا - میں نے اس قانون کے لئے الفاظ استعمال کیئے ہیں - " تعزیری قانون " یہ کیسے ممکن تھا - کہ ایک وہ بل اور وہ قانون جو اس ایوان کے سامنے پیش ہوا ہو - اور اسکی اچھائی اور برائی پر اسکے حسن و قبح پر بحث ہو چکی ہے - اور بعد ازاں اسے واپس لے لیا گیا ہے - کوئی زیادہ عرصہ نہیں گزرا - کوئی دو چار سال نہیں گزرے - پچھلے واقعات

بدل گئے ہوں ۔ حالات بدل گئے ہوں ۔ وقت کافی گزر گیا ہو ۔ نئی ضرورت پیدا ہو گئی ہو ۔ نئے حالات پیدا ہو گئے ہوں ۔ نہیں ۔ پچھلے اجلاس کا آخری دن ۔ کیا اس دن اس بل کے نا منظور ہو جانے کی توقع تھی ۔ کیا اس دن آپکو عضوی کمزوری تھی ۔ نہیں بلکہ آپ نے اسے واپس لینا محسوس کیا تھا ۔ جسکے لئے ہم نے آپکو خراج عقیدت پیش کیا تھا ۔کہ آپ اسکو واپس لیکر ایک اچھا کام کر رہے ہیں ۔ کہ آپ سندھ کے لوگوں اور انکے نمائیندں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے ۔ اس بل کو واپس لے رہے تھے ۔ لیکن آج پہلی فرصت میں ۔ آج آپ اپنی اولین فرصت میں اس بل کو اس شکل میں لا کر کیا آپ ٹیکس لگانے کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کی عزت نفس کو مجروح نہیں کر رہے ہیں کیا ایسا کرکے آپ انکے جذبات کو مشتعل نہیں کر رہے ہیں ۔ کتنے افسوس کی بات ہے ۔ یہ بھی ہم آج ایک نئی تاریخ پیدا کر رہے ہیں ۔ صدر محترم ۔ آپ بھی سوچئے ۔ آرڈیننس ہر حکومت نے پیش کئے ہیں ۔ اور شاید پیش ہوتے رہینگے ۔ لیکن یہ جو آپ نے مثال پیش کی ہے ۔ کہ ایک ایسا آرڈیننس جو ایوان کے سامنے پیش کیا جائے ۔ اور بل کی شکل میں پیش کیا گیا ہو ۔ اور وہ واپس بھی لے لیا گیا ہو ۔ میں چیلنج کرتا ہوں آپ پارلیمانی زندگی میں ۔ کسی ملک کی زندگی میں مجھے ایک مثال دیدیں کہ ایک اقدام جو بل کی شکل میں ایوان کے سامنے پیش ہوا ہو واپس لیا گیا ہو اور پھر اس کو آرڈیننس کی شکل میں منظور کرایا جائے ۔ صدر گرامی کیا ہمارے آئین کی یہ روایات ہیں ۔ جو ہم قائم کر رہے ہیں ۔ ہم نے صدر گرامی تعزیری جب یہاں ون یونٹ بنایا تھا اس وقت اس کی بنیاد یک جہتی ۔ اتحاد ۔ اتفاق اور محبت پر رکھی گئی تھی ۔ یہ مقصد سامنے تھا ۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے یہ صوبہ معرض وجود میں لایا گیا تھا ۔ لیکن آج ہم کیا دیکھ رہے ہیں۔ ہم ون یونٹ کے لوگوں پر ٹیکس لگا رہے ہیں جبکہ یونٹ کے نمائندے یہاں موجود بھی نہیں ہیں ۔ ہم اس یونٹ

پر ٹیکس لگا رہے ہیں جو وہاں کے لوگوں کے متفقہ جذبات کے خلاف ہے ۔ اس وقت ہمیں یقین دلایا گیا تھا کہ اقلیت کے صوبوں کو ۔ چھوٹے یونٹوں کو ۔ چھوٹے یعنی اقلیت کے صوبوں کو یقین دلایا گیا تھا ۔ کہ تمام فیصلے اتفاق اتحاد اور آپکی مرضی کیساتھ کئے جائیں گے ۔ اکثریت سے نہیں ۔ ٹھوس بڑی اکثریت سے نہیں ۔ انکی مرضی کیخلاف نہیں ۔ لیکن ہم یہ کیا دیکھ رہے ہیں ۔ آج اول تو وہ موجود نہیں اور انکی عدم موجودگی میں حکومت ناجائز قدم اٹھا رہی ہے اور جیسا کہ میرے بھائی محمد حنیف صدیقی نے کہا ہے کہ یہ آرڈرز آف دی ڈے میں نمبر ۴ پر تھا ۔ تو محض اس خیال سے ان شاطروں نے محسوس کیا کہ انکے آنے سے پہلے پہلے اس متنازعہ مسئلے کو پاس کرالیا جائے مگر یہ ون یونٹ کی روح کے خلاف ہے ۔ آپ نے ون یونٹ کو کہاں تک پہنچا دیا ۔ اگر پٹھانوں پر ظلم کرنا ہے اور اگر ٹیننسی ایکٹ اپر تناول کے لوگوں کے لئے پاس کرنا ہے تو پنجابیوں اور سندھیوں کو کہو کہ وہ اس کو پاس کریں ۔ اگر پنجاب پریس کا گلا گھونٹنا ہے تو سندھیوں اور پٹھانوں کو کہو کہ یہ تمہارا کام ہے ۔ اگر سندھیوں پر ٹیکس لگانا ہے تو پٹھانوں اور پنجابیوں کو کہو ۔ یہ ہے Net result یہ ہے مقصد جو اس حکومت کے سامنے ہے ۔ یہ divide and rule والی پالیسی ہے ۔ یہ سامراجی پالیسی ہے ۔ کیا یہ کوئی آپ نئی پالیسی چلا رہے ہیں ۔ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ لوگ اس کو جانتے نہیں ۔ سمجھتے نہیں ۔ لیکن صدر گرامی انکا تو حق تھا ۔ وہ بدیسی حکمران تھے انکا مفاد تھا وہ کرسکتے تھے ۔ لیکن ہم خواہ پنجابی ہوں ۔ پٹھان ہوں سندھی ہوں بلوچی ہوں ہم اس ملک کے رہنے والے ہیں ۔ اگر ہمارے ملک میں اتحاد ہے تو ہمارے ملک کی بقا ہے ۔ اگر اس ملک میں اتفاق ہے تو یہ ملک بھی قائم رہے گا ۔ ہم سندھی پنجابی وغیرہ سب قائم رہیں گے ۔ صدر گرامی اس قسم کے قوانین جنکا اطلاق صرف ایک ہی علاقے پر ہو اور پھر اس علاقے کے ساتھ امتیازی سلوک ہو کہ قبولی لوگوں سے لی جائے اور غیر قبولی مالکوں سے نہ لی جائے تو یہ کہاں کا انصاف ہے ۔ کیا صدر گرامی یہ آئین کی روح کے

منافی نہیں ؟ کیا یہ امتیاز آئین کی روح کے منافی نہیں ہے - روپیہ کی آپ کو ضرورت ہے - تغلق آباد بسانے کیلئے چوبیس کروڑ روپیہ آپ ایک سال میں خرچ کر سکتے ہیں - دو تین کروڑ روپیہ آپ اس ٹیکس سے وصول کرنا چاہتے ہیں - تغلق آباد کے لئے چار کروڑ کے پودے آپ باہر سے منگوا سکتے ہیں لیکن سندھیوں پر اگر دو تین کروڑ روپیہ خرچ ہو گا تو وہ ان سے ضرور وصول کرنا ہے - صدر محترم قبولی اور غیر قبولی میں فرق میرے پیش رو مقررین نے بڑی وضاحت کیساتھ اور بڑی تفصیل کیساتھ بیان کیا - باتیں کہنے کی ہیں لیکن آج کہنے پر پابندیاں ہیں - ہر شخص جانتا ہے کہ غیر قبولی اراضیات آج کن کے قبضے میں ہیں اور وہ اس کو کیسے ملی ہیں ان پر ٹیکس نہیں ہے - ان پر ٹیکس لگانا ضروری ہے - جنہوں نے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا اور ان چھوٹے زمینداروں پر جنکو شائید کچھ فائدہ ہوا بھی ہے یا نہیں ان پر ٹیکس لگانا صدر محترم ایک ضرب کاری ہے ون یونٹ پر اور اس ملک پر - اس لئے ان حالات میں ایسے قوانین جب یہاں پاس کرتے ہیں تو شبہ کیا یقین ہمارے دل کو ہوتا ہے کہ یہ حکمران اس ملک کے دشمن ہیں دوست نہیں - غلط آدمیوں کے ہاتھ میں یہ حکومت آگئی ہے جو صرف اپنی اغراض کے لئے اپنی گدیوں کو بچانے کے لئے اس طرح کے قوانین پاس کر رہے ہیں - مسٹر عبدالمجید جتوئی نے پچھلے سیشن میں صدر گرامی وہ لسٹ مانگی تھی کہ وہ اراضیات کن کو دی گئی ہیں - لاکھوں بیگھے زمین غیر مستحق لوگوں کو دی گئی - ملک کی دولت چند ہاتھوں میں ہے اس تقسیم اور اس بندر بانٹ سے صدر محترم دل دکھتا ہے جب یہ چیز دیکھی جاتی ہے پھر یہ کہتے ہیں کہ ہم ہر قدم پر انکی مخالفت کرتے ہیں - اس قسم کے قوانین اگر تم لاؤ گے تو اس کی بنیادی زد وحدت مغربی پاکستان یعنی ون یونٹ پر ہے - ہم ہی اس ملک کے بنانے والے ہیں - ہم ہی اس ملک کے لئے قربانی

دینے والے ھیں - ھم ھی ھیں جو پھر اس ملک کے لئے قربانی دیں گے - آپ اس وقت بھی ھونگے - پھر پتہ نہیں کہ کس کیمپ میں آپ ھونگے - تو صدر گرامی ان الفاظ کے ساتھ میں اس آرڈیننس کی مخالفت کرتا ھوں -

حاجی عبدالمجید جتوئی (دادو - ۱) - جناب میں یہ عرض کروں گا کہ مجھے افسوس ھے کہ یہ غلام محمد بیراج کا قانون جو نمبر ۴ پر ھے آج پھر لایا گیا ھے اس لئے کہ سندھیوں میں سے کوئی ممبر آج نہیں ھے - میں کہہ رھا ھوں کہ اتنا بڑا سندھی کہ جو خود اس ضلع کا لغاری ممبر ھے حال میں حاضر نہیں رھا اس کا گلا گھونٹ رھے ھو - اس کو ڈرایا گیا ھے - میں اس کو Betterment Tax نہیں کہوں گا - یہ تو جذیہ ھے - یہ ھم سے آپ جذیہ وصول کر رھے ھیں اور ھم لوگ جو سندھ والے ھیں ھم کو اچھوت سمجھتے ھیں - ھمیں حقارت کی نظر سے دیکھتے ھیں - اس لئے یہ جذیہ ھم پر مڑھا جا رھا ھے - کسی بیراج میں کوئی Betterment Tax نہیں - قبولی اور غیر قبولی میں فرق ڈالا گیا ھے - ملٹری والوں کو زمینیں دی گئی ھیں - کیا یہ مذاق ھے - خدا کا خوف کھاؤ اس کے غضب سے ڈرو - غضب ھے اور آپ کی کیا حالت بنے گی جو اتنے ظلم کر رھے ھو اور غریبوں کی بد دعائیں لے رھے ھو - جناب والا میں یہ عرض کروں گا کہ سندھ میں ۱۰۰ روپیہ فی ایکڑ ٹیکس لگایا جا رھا ھے - کیا سندھ کی زمین کو پہلے پانی نہیں تھا - خود گورنمنٹ نے زمین بیچی ھے اس کا مطلب یہ نہیں ھے کہ یہ گورنمنٹ کی زمین ھے - اور وہ ان آدمیوں کی زمین نہیں ھے - جن کو پانی دے رھے ھیں اور اس پر بھی پیسہ وصول کر رھے ھیں -

جناب والا - اے - ڈی - سی نے غلام محمد بیراج کی زمین کے متعلق جو رپورٹ دی ھے کہ وھاں پیڈی کی پیداوار ۶ من فی ایکڑ ھے - اس میں سے تین من کاشتکار کی ھے اور باقی تین من زمیندار کے لئے ھے - ۷ روپیہ فی من اس کی قیمت ھے - سات روپیہ کے حساب سے ۲۱ روپیہ بنتے ھیں - ۲۰ روپیہ لینڈ ریونیو کو جاتے ھیں - باقی ایک روپیہ میں وہ اپنے بال بچوں کو پالیں گے - افسوس کی بات ھے ھم پر رحم کرو - خدا کے خوف سے ڈرو - آپ لوگ ھزاروں روپیہ کما کر بچوں کا پیٹ بھر لیتے ھیں - کسی کو چیف جسٹس بننا ھے - کسی کو منسٹر بننا ھے - مگر غریبوں پر رحم نہیں کر رھے ھیں - آپ ان

غریبوں کا خون چوس رہے ہیں - میں کہتا ہوں یہ جو بیراج کا نام ہے - یہ منحوس نام ہے۔ منحوس نام کو ختم کیا جائے - اس منحوس نام کی وجہ سے کتنی سیم ہوگئی ہے - سارا بیراج ختم ہو رہا ہے جیسا کہ مسٹر برکی کا بنگلہ اور دوسرے بنگلے گر گئے ہیں - یہ ظالم ہیں انہوں نے دوسرے ظالموں کے ساتھ مل کر ون یونٹ بنایا - اب ان کا خدا جانے کیا حشر ہے کوئی لنڈن بیٹھا ہے کوئی ہانگ کانگ بیٹھا ہے - ایک بھائی دوسرے بھائی کو گالیاں دے رہا ہے - ان کا بھی وہی حشر ہوگا - خدا سے ڈرو یہ حالت اپنے لئے نہ بناؤ ..

جناب والا— میں اپنے گورنر صاحب سے عرض کروں گا کہ آپ کا دامن پاک ہے - اس نے کوئی زمین بیراج میں نہیں لیا - اوپر سے لیکر نیچے تک سب نے غلام محمد بیراج میں زمین لی ہے وہی اس چیز سے بچا ہوا ہے کسی نے غلام محمد بیراج میں زمین چھوڑی - کسی نے اپنے نام پر کسی نے اپنے بیٹے کے نام پر کسی نے اپنے لڑکے کے نام پر زمین لی ہوئی ہے - میں ان سے عرض کروں گا کہ خدا کے لئے ہم پر رحم کرو اور ہم کو اچھوت مت بناؤ - چھوٹے صوبوں کے آدمیوں کو کیوں اچھوت بنا رہے ہو - ہوائی جہاز کے ذریعہ بلوچستان میں گولے برس رہے ہیں اور ان پر بمبار ہو رہی ہے - بندوقیں چل رہی ہیں - ان کا پانی بند ہے اناج بند ہے - ہمارا ڈسٹرکٹ بارڈر کے ساتھ ہے وہاں ملٹری پولیس بیٹھی ہوئی ہے کہ خبردار اس طرف ہو کر کوئی اناج لے جائے - خدا کے لئے رحم کرو یہ ظلم کب تک چلے گا - یزید نے بھی ظلم کیا تھا آپ کیوں ظلم کر رہے ہیں - یہ ظلم مت کرو اور ظلم کو چھوڑ دو -

جناب والا—آپ نے مسٹر جمال خان لغاری کے سوالوں کے جواب میں بتایا ہے کہ ہم نے واقعی لینڈ ریونیو کچھ زیادہ کر دیا ہے اس کو ہم کم کریں گے - اس کے سوال کا یہ جواب دے رہے ہو - میں جناب گورنر صاحب سے عرض کروں گا کہ یہ جو تمہارے سامنے گلیم کے توپچی بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کی تعریف کر رہے ہیں اور آپ سے کام لے رہے ہیں خدا کے واسطے ان سے بچو - یہ گلیم کے توپچی ہیں جن کو درباری حواری کہتے ہیں - یہ وہی ہیں جنہوں نے میروں کی بادشاہی کو ختم کیا - میر جب سندھ کے حاکم تھے یہ وہی گلیم کے توپچی تھے جنہوں نے ان کو آپس میں

لڑایا اور انگریز آخر فتحیاب ہو کر بیٹھ گیا ۔ خدا کے لئے ان کو ایسا کام نہ کرنے دیں ۔

ضلع ٹھٹھہ کے دو قصبے ہیں ایک اٹل شاہ اور دوسرا بنوں وہ بیراج سے پہلے دریا کے پانی سے سیراب ہوتے تھے ۔ اس وقت وہاں کینال نکالی گئی اور وہاں آبادی نہیں ہوتی ہیں ۔ اب سارے قصبے میں آبادی نہیں ہے اور ان سے ٹیکس لے رہے ہیں ۔ وہاں Water-logging کا بندوبست کریں ۔ ٹیکس کی مصیبت ان پر کیوں ڈال رہے ہیں ۔ اس کی کیا جلدی پڑی ہے ۔ میں پھر گورنر صاحب سے عرض کروں گا کہ آپ گلیم کے توپچیوں سے بچائیں ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ کے نزدیک روز قیامت سب سے بدتر وہی پاؤ گے جو دو رخی پالیسی والا ہوگا ۔ جس کی دو رخی پالیسی ہوگی وہی بدتر ہوگا اس کا ادھر کچھ رخ ہوگا ۔ اور ادھر کچھ رخ ہوگا ۔ یہ دو رخی پالیسی ہماری حکومت کی ہے ۔ خدا خیر کرے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا ۔ یہ شریعت ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے ۔ جب ون یونٹ بنا تھا اس وقت یہ کہا تھا کہ ہم آپ کے لئے یہ کریں گے آپ کو فائدہ پہنچائیں گے اور اب ادھر ہمارا گلا کاٹ رہے ہو ۔ آپ ہنس رہے ہیں اور خوش ہو رہے ہیں ۔ افسوس ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد (بہاولپور ۔ ۲) جناب صدر ۔ یہ ایک نہایت ہی افسوس ہنگامی قانون ہے جو نہایت ہی شرم ناک انداز میں اس ایوان میں پیش کیا گیا ہے ۔ (ہیئر ۔ ہیئر) اس معاملہ میں کوئی دو نقطہ نظر اور دو رائیں نہیں ہوسکتیں ۔ اس ایوان کی اس سے زیادہ تذلیل اور اس سے زیادہ توہین نہیں ہوسکتی کہ ایک قانون مسودہ قانون کی شکل میں اس ایوان کے اندر پیش کیا جائے اور اس پر بحث و تمحیص کے لئے وقت بھی صرف کیا جائے ۔ اور پھر اس کو واپس لے کر ہنگامی قانون کی شکل میں اس ایوان کے اندر پیش کیا جائے ۔ یعنی اس مسودہ قانون کے حسن و قبا پر بحث کرنا تو ایک طرف رہا ہمارے حکمرانوں کو یہ بھی گوارا نہیں کہ اس طرف سے یا اس طرف سے چھوٹی سے چھوٹی ترمیم کس قانون میں پیش کر سکیں ۔ (ہیئر ۔ ہیئر) اور کچھ نہیں اتنا تو ہوسکتا تھا کہ جہاں

انہوں نے ۶۰ روپیہ مقرر کئے ہیں ٹریزری بنچز پر بیٹھنے والے کوئی اصحاب ہی ترمیم پیش کرکے ۵۰ روپیہ کرا لیتے لیکن آج یہ اختیارات اس ایوان کے پاس موجود نہیں ہیں ۔ جو ٹیکسیشن انہوں نے کی ہے اس کو من و عن قبول کرلیا جائے یا اس کو من و عن مسترد کر دیا جائے جیسا کہ میرے فاضل دوست نوابزادہ افتخار احمد صاحب نے فرمایا ہے اور اس کو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے ۔ پوری دنیا کی تاریخ میں کوئی ایک مثال بھی اس قسم کی مل نہ سکے گی کہ ایک دفعہ ایک قانون پیش ہو پھر اس کو واپس لیا جائے اور اسمبلی کے اجلاس سے چند دن پہلے اس کو آرڈیننس کی شکل میں نافذ کردیا جائے ۔ پھر جناب والا جس طرح قانون سازی کے معروف ۔ مہذب اور شریفانہ طریق سے انحراف کرکے اس آرڈیننس کو اس ہاؤس کے اندر پیش کیا گیا ہے اسی طرح ٹیکسیشن میں بھی ٹیکسیشن کے معروف انداز سے انحراف کیا گیا ہے ۔ ٹیکسیشن کا معروف طریقہ یہ ہے کہ امرا ۔ صاحب ثروت ۔ دولت مند افراد کے مال دولت سے کچھ حصہ گورنمنٹ لے اور اس کو غریب ۔ نادار ۔ محتاجوں اور ضرورت مندوں پر صرف کرے ۔ لیکن یہاں جناب والا ۔ آپ دیکھتے ہیں کہ سب کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکا گیا ہے ایک طرف یہ تمیز روا رکھی ہے کہ پرانے سندھ کے زمینداروں پر ٹیکس لگا کر ان کو یہ احساس کرایا جائے کہ وحدت مغربی پاکستان میں تمہاری حیثیت ایک کالونی کی ہے ۔ دوسرے تمیز اور امتیاز کو اس انداز میں ختم کیا گیا ہے کہ چاہے قبولی لینڈ کے مالک ساڑھے بارہ ایکڑ لینڈ رکھتے ہیں یا ساڑھے بارہ ہزار ایکڑ رکھتے ہیں ٹیکس سب پر عائد کیا گیا ہے ۔ جناب والا آپ کو معلوم ہے کہ اس ہاؤس کے اندر جناب کے توسط سے سب سے پہلے جو ملک اور صوبہ کے مختلف اطراف میں دن بدن یہ مطالبہ زور پکڑتا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ زمینوں پر مالکانہ اور آبیانہ انکم ٹیکس کے احساس پر متعین کیا جائے ۔ لیکن یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ جن غریب کاشتکاروں اور چھوٹے زمینداروں کے پاس ۲۰ ایکڑ—ساڑھے ۱۲ ایکڑ ڈیڑھ ایکڑ یا ۲ ایکڑ زمین ہے ۔ ان میں سے کسی کو مستثنیٰ قرار نہیں دیا گیا ۔

پھر جناب والا ۔ اس حکومت کے سامنے ۔ جو سابقہ حکومتوں کو تبرہ کہنے کی سب سے زیادہ مشتاق ہے ۔ سابقہ حکومتوں کے آباد

کئے ہوئے رقبہ جات ۔ زمینیں اور مثالیں موجود ہیں ۔ جن کی طرف میں آپ کی توجہ مبذول کراؤنگا ۔

جناب والا ۔ بہاول پور میں دو بہت بڑے Headworks ۱۹۲۵ء اور ۱۹۲۸ء میں تیار ہوئے اور ان کی وجہ سے لاکھوں ایکڑ زمین کی سیرابی کی گئی ۔ چنانچہ آٹھ لاکھ آباد کار پنجاب سے لے جا کر وہاں بسائے گئے ۔ لیکن ان پر کوئی خوشحالی کا ٹیکس عائد نہ کیا گیا ۔ حالانکہ بہاولپور کے پاس ایک ریاست کی حیثیت سے ذرائع اور وسائل کم تھے ۔ اس کے پاس دولت بہت کم تھی ۔ تاہم اس نے Government of India سے بھاری سود پر قرضے حاصل کر کے Sutlej Valley Project کی سکیم کو کامیاب کیا اور اس کے باوجود بھی یہ ضروری نہ سمجھا گیا کہ وہاں کسی قسم کی Taxation کی جائے ۔

جناب والا ۔ جیسا کہ میرے قائد نے اپنی تقریر میں ارشاد فرمایا ہے کہ اس قسم کے اخراجات کو پورا کرنے کا سب سے بہتر اور موزوں انداز یہی ہوتا ہے کہ آبیانے میں کچھ اضافہ کیا جائے ۔ لیکن صاحب صدر ۔ یہاں سب سے بڑا نظریہ کارفرما ہے کہ وحدت مغربی پاکستان کے قیام کے بعد چھوٹے صوبے جن کی خوشحالی کا یہ وعدہ ایک سنہری دستاویز کے ذریعے ان لوگوں کے سامنے پیش کیا گیا تھا ۔ کہ وحدت مغربی پاکستان بننے کے بعد سندھ اور بہاولپور کے ساتھ بڑا فیاضانہ سلوک کیا جائیگا ۔ لیکن اس کے باوجود ان کا مالیہ اور آبیانہ کئی گناہ پہلے ہی بڑھ چکا ہے ۔ اس صورت حالات میں ہمارے حکمران اس بات پر راضی نہیں ہوئے ۔ انہیں صبر نہیں آیا جس کی وجہ سے انہیں مزید Taxation کی ضرورت محسوس ہوئی اور وہ بھی ملک کے صرف ایک حصہ پر بلکہ اس حصہ کے ایک خاص طبقے پر یہ ٹیکس عائد کرنا چاہتے ہیں ۔

جناب صدر ۔ میں آپ کے توسط سے اپنے محترم وزرائے کرام اور حکومت کی بنچوں پر بیٹھنے والے معزز ساتھیوں سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ آیا وحدت مغربی پاکستان کے استحکام کے یہی تقاضے ہیں جو اس قانون سازی کے ذریعے پورے کئے جا رہے ہیں ۔ کیا یہ ان سندھیوں اور سندھ کے پرانے زمینداروں کے قتل کا محضر نامہ نہیں جسے مرتب کرکے اس ایوان کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے تاکہ یہ اس پر اپنی تصدیق ثبت کر دے ۔ کیا آپ اس طرح ان کو

کبھی اس بات پر مطمئن اور قائل کر سکتے ہیں کہ وحدت مغربی پاکستان کا قیام ان کی خوشحالی اور بہبود و فلاح کے لئے ہوا ہے ؟

جناب صدر - اس ہنگامی قانون کی سب سے قابل اعتراض دفعہ وہ ہے جس میں دیوانی عدالتوں کے اختیارات محدود کر دئے گئے ہیں - یہ ایوان کی قانون سازی کا نہایت ہی افسوس ناک پہلو ہے کہ ہر وہ قانون جو ہم اس ایوان میں آج تک منظور کر چکے ہیں - اس کی ایک ہی بنیاد چلی آئی ہے اور اس کا مقصد ایک ہی رہا ہے یعنی یہ کہ انتظامیہ کو زیادہ سے زیادہ اختیارات دئے جائیں اور جب انتظامیہ کے ظلم کے خلاف کوئی شخص عدالت کے دروازے پر دستک دینے کے لئے جائے تو یہ قانون اس پر پابندی عائد کر دے - بالفاظ دیگر اس قانون کے ذریعے عدالت کو بالکل بے اختیار اور مفلوج کر دیا جائے - آج میرے اس سوال کا جواب ہمارے وزرائے کرام اور ان فاضل دوستوں کو دینا چاہئے - آخر انتظامیہ کے ارکان اور عہدیداران تحصیلدار اور کلکٹر وغیرہ جنہیں یہ اختیارات دئے جا رہے ہیں - کوئی فرشتے نہیں ہیں - ان سے غلطیاں بھی ہو سکتی ہیں - ان کی بددیانتی بھی معروف ہے - اگر ان سے کسی آدمی کے ساتھ Taxation میں زیادتی ہوتی ہے - مثلاً اگر کسی زمین پر یہ پچاس روپے کی بجائے یہ ٹیکس سو روپے لگا دیا جائے تو اس زمین کا مالک کہاں جا کر فوری طور پر داد رسی اور داد رسی کے لئے دستک دے سکتا ہے - اسی لئے میں اس اعتبار سے اس قانون کی مخالفت کرتا ہوں اور مطالبہ کرتا ہوں کہ اس ہنگامی قانون کو واپس لے لیا جائے - کیونکہ ایسا کرنے سے ان کی عزت میں اضافہ ہوگا - اور سندھ کے لوگوں کے دلوں میں بے دلی پھیلنے کی بجائے ہو سکتا ہے کہ ہم آہنگی - اتحاد اور وحدت مغربی پاکستان کے لئے نیک جذبات پیدا ہوں گے -

پارلیمینٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف) — جناب والا - اس پر کافی سے زیادہ بحث ہو چکی ہے - اس لئے میں درخواست کرتا ہوں

That the question be now put.

مسٹر حمزہ (لائلپور - ۶) — جناب سپیکر - میاں محمد شریف صاحب - پارلیمینٹری سیکرٹری نے یہ اعتراض اٹھا کر ثابت کر دیا ہے کہ حکومت نے اس مسودہ قانون کو ایک بل

کی صورت میں کیوں پیش نہیں کیا - اور ایک آرڈیننس کی صورت میں کیوں پیش کیا ہے - اس کا مقصد محض یہ تھا کہ ایوان کے تمام ممبران اس بارے میں اپنی رائے اور عوام الناس کے جذبات کا اظہار ایوان میں نہ کر سکیں - اور انہیں اس کا موقع ہی نہ دیا جائے -

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف) — جناب سپیکر - میں امید کرتا ہوں کہ جس طرح حمزہ صاحب کو Personal Explanation کا موقع دیا گیا ہے - اسی طرح مجھے بھی آج موقع دیا جائیگا -

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر - مجھ سے پہلے اکثر ممبران نے اس ہنگامی قانون کے متعلق بنیادی اعتراضات آپکی خدمت میں پیش کئے ہیں - میں بھی اس ہنگامی قانون میں جو دیگر نقائص ہیں ان کے متعلق اپنے اعتراضات آپکی خدمت میں پیش کرونگا -

آپکو اس چیز کا احساس ہوگا کہ جب سے ایک یونٹ معرض وجود میں آیا ہے - چھوٹے یونٹوں کے رہنے والے لوگ ہمیشہ یہ اعتراض کرتے رہے ہیں کہ وہ وعدے وعید جو ۱۹۵۶ء میں ان کے ساتھ کئے گئے تھے - کو قطعاً پورا نہیں کیا گیا - میں سمجھتا ہوں کہ جو سلوک بھی چھوٹے یونٹوں کی آبادی کے ساتھ روا رکھا گیا ہے اس کی تمام تر ذمہ داری نہ پنجابیوں پر ہے اور نہ ہی متعلقہ علاقے کے عوام الناس پر بلکہ یہ تو اس علاقے کے نمائندوں پر ہے جنہوں نے ہمیشہ جب کبھی عوام الناس کے حقوق سلب کرنے کے لئے کوئی خطرناک قسم کا یا ان پر بیجا طور پر ٹیکسوں کا بوجھ ڈالنے کے لئے کوئی قانون اس ایوان میں پیش ہوا اس کی حمایت کی - اور اگر اس کی حمایت نہ کی تو اس سے بڑھ کر خطرناک اور بزدلانہ رویہ اختیار کیا - وہ یہ کہ انہوں نے ایوان میں اپنی رائے کا اظہار ہی نہیں کیا - حقیقت یہ ہے کہ جب کبھی اس علاقے کی بابت کوئی معاملہ اس ایوان میں پیش ہوتا رہا ہے تو وہ چھوٹی چھوٹی باتوں کا ذکر تو ضرور کرتے رہے ہیں - لیکن جب کبھی بنیادی مسائل اور بنیادی معاملات اس ایوان میں پیش ہوئے تو ان میں اتنی جرات بھی نہ پائی گئی کہ وہ ان کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کریں -

ان کی حمایت ھی دلائل پیش کریں یا جرات مندانہ مخالفت کریں ۔ انتہائی افسوس کا مقام ھے کہ روز مرہ پنجابیوں کو کوسنا ان کا فرض منصبی بن چکا ھے ۔ سوائے ان چند انسانوں کے جو صحیح معنوں میں نمائندگی کا حق ادا کرتے ھیں ۔ باقی سب لوگوں کی زبانیں بند ھیں ۔

اس ایوان سے باھر تو کہا جا سکتا ھے کہ جابرانہ قوانین کے ھوتے ھوئے موجودہ حالات میں عوام الناس آواز بلند نہیں کر سکتے ۔ یہی وجہ ھے کہ آج لاؤڈ سپیکر آرڈیننس اور دفعہ ۱۲۴(الف) کا نا واجب اور ناروا استعمال عام ھو رھا ھے ۔ اور یہی حالت Press and Publication Ordinance کی ھے ۔ لیکن ھمارے ان تمام ممبران میں سے جن کو بزعم خویش یہ فخر حاصل ھے کہ وہ اپنے علاقے کی نمائندگی کرتے ھیں ۔ اس ایوان کے اندر ھوتے ھوئے ۔ یا اگر وہ یہاں موجودہ نہ بھی ھوں ۔

یہ قطعاً ایک عذرلنگ ھے کہ کیونکہ وہ آج ایوان موجود نہیں ھیں ۔ اس لئے یہ ھنگامی قانون پیش کیا گیا ھے ۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ھے کہ اس ایوان کی متوقع کارروائی کا پروگرام باضابطہ جاری ھو چکا ھے ۔ آپ کو یہ بھی معلوم ھے کہ اس قسم کے مسودہ قانون کو اس ایوان میں پیش ھونا ھے جس کا خوش حیثیتی ٹیکس سے تعلق ھے ۔ حکومت کو کام کاج چلانے کے لئے روپیہ کی ضرورت ھوتی ھے اس خرچ کو پورا کرنے کے لئے اگر ان لوگوں پر خاص طور پر ٹیکس نہ لگایا جائے جن کو اس روپیہ کے خرچ سے مصنوعی فائدہ پہنچتا ھو ۔ تو نتیجہ یہ ھوگا کہ دوسرے ایسے لوگ جن کو اس سے کوئی خصوصی فائدہ نہیں ھوتا اس کا بوجھ ان پر منتقل کرنا پڑتا ھے ۔ اس احساس کے باوجود میں یہ بات کہنے پر مجبور ھوں کہ حکومت دیدہ دانستہ ایک یونٹ کے مخالفین کو اعتراضات کا موقع دے رھی ھے ۔ یہ بجا طور پر کہا جا سکتا ھے کہ گورنمنٹ نے غلام محمد بیراج پر کروڑ ھا کروڑ روپیہ صرف کیا ھے ۔ اس سے اکثر علاقوں کو دائمی اور بعض کو non-perennial پانی مہیا ھو گیا ھے ۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ گورنمنٹ پر فرض بھی عائد ھوتا ھے کہ ان علاقوں کے مستفید ھونے والے لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک کرے جیسا کہ ملک کے دوسرے حصوں میں اپنایا ھے ۔ اس ھنگامی قانون پر سب سے بنیادی اعتراض یہ ھے کہ جب دوسرے

علاقوں میں جہاں جہاں بھی بند بنائے گئے ہیں۔ یا نئی نہریں جاری کی گئی ہیں یا ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں وہاں اپنے مستفید ہونے والی آبادی سے ایک قسم کا ٹیکس وصول نہیں کیا گیا ۔ خان پیر محمد خان صاحب نے تھل کی مثال پیش کی تھی ۔ حنیف صدیقی صاحب نے یہ بات کہی ہے کہ تھل کے حالات بالکل مختلف تھے ۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان) ۔ تین اور بھی ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ تین کا سوال نہیں ۔ یہاں اصول کا سوال ہے ۔ آپ کو یقیناً معلوم ہو گا کہ خوش حیثیتی ٹیکس محض ان لوگوں پر لگایا جا رہا ہے جو قبولی اراضیات کے مالک ہیں ۔ اس ایوان میں ان علاقوں کے نمائندگان نے اپنی تقاریر میں یہ بتایا ہے کہ صرف ان علاقوں میں development ہوئی ہے جن میں افسروں نے زمینیں حاصل کی ہیں ۔ اور سب سے بڑھ کر مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ پیر علی شاہ صاحب جو اس وقت یہاں موجود نہیں ہیں ۔

(At this stage the plaster of a part of the ceiling of the House fell in the Official Gallery, with a loud Thud).

Mr. Speaker : The House is adjourned for fifteen minutes.

(The Assembly then adjourned for fifteen minutes).

The Assembly met again at 12·10 p.m. Mr. Speaker in the chair.

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) ۔ جناب والا ۔ میں ایک گذارش کرنا چاہتا ہوں ۔ اور وہ یہ کہ ابھی ابھی آپکے سامنے ایوان کی چھت کا کچھ حصہ گرا ہے ۔ جس کی وجہ سے بہت سے معزز ممبران کو مذکورہ چھت کے بارے میں کچھ خدشہ پیدا ہوا ہے ۔ اس لئے میں چاہتا ہوں ۔ کہ ایوان کی کارروائی ملتوی کر دی جائے ۔ اور چیف انجینیئر صاحب کو بلوا کر اس کے متعلق ان کی رائے لے لی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میرے خیال میں بھی یہ مناسب ہے کہ اسے Check up کر لیا جائے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے ۔ اور اگر آپ مناسب سمجھیں ۔ تو کل سے اجلاس صبح آٹھ بجے سے لے کر دوپہر ساڑھے بارہ بجے تک منعقد ہوا کرے ۔

Mr. Speaker : This is up to the House.

Minister of Finance : I do not mind.

Mr Speaker : So we assemble at 8·00' clock from tomorrow. The House now stands adjourned till 8·00 a.m. tomorrow.

(The Assembly then adjourned till 8·00 a.m. on Tuesday, the 2nd June, 1964).

APPENDIX I

(Reference Starred Question No. 8262)

	1				2			
	Murder				Attempted to murder			
	1945-46		1962-63		1945-46		1962-63	
Lahore District ..	109	120	114	122	78	97	210	250
Sialkot District ..	..	..	28	42	..	..	33	62
Gujranwala District	26	37	52	42	21	22	60	51
Sheikhupura District.	57	59	61	61	40	54	61	53

	3				4			
	Criminal Assault				Suicides			
	1945-46		1962-63		1945-46		1962-63	
Lahore District ..	26	39	23	38	18	19	24	14
Sialkot District ..	..	..	35	25	..	..	2	9
Gujranwala District	64	60	25	31	2	5	5	6
Sheikhupura District.	10	21	11	11	5	4	4	3

	5				6			
	Urban				Semi Urban			
	1945-46		1962-63		1945-46		1962-63	
Lahore District ..	4,625	4,987	6,321	6,735	236	205	108	54
Sialkot District ..	..	..	348	384	..	..	156	246
Gujranwala District	271	321	107	115	457	611	277	203
Sheikhupura District	131	158	139	136	261	193	116	156

	7				8			
	Rural				Convicted			
	1945-46		1962-63		1945-46		1962-63	
Lahore District ..	1,868	2,764	2,691	3,001	2,692	2,858	2,245	2,279
Sialkot District ..	..	..	775	980	..	..	440	549
Gujranwala District	1,399	1,394	470	457	2,531	2,659	2,311	2,091
Sheikhupura District.	1,752	1,743	1,425	1,590	824	467	660	442

	9				10			
	Acquitted				Grievous Injuries			
	1945-46		1962-63		1945-46		1962-63	
Lahore District ..	691	672	1,482	1,136	194	206	247	194
Sialkot District ..	..	..	294	279	..	..	79	86
Gujranwala District	651	598	1,312	1,248	68	96	114	117
Sheikhupura District	453	460	509	185	83	108	80	83

	11				12			
	Simple Injuries				Abduction			
	1945-46		1962-63		1945-46		1962-63	
Lahore District ..	146	148	241	276	43	66	111	131
Sialkot District ..	..	..	80	92	..	..	28	39
Gujranwala District	79	72	96	104	26	26	28	41
Sheikhupura District.	50	63	53	97	28	33	26	40

	13				14			
	Child Lifting				Dacoities and Robberies			
	1945-46		1962-63		1945-46		1962-63	
Lahore District ...	25	35	33	40	62	82	60	78
Sialkot District ...	...	...	...	...	...	...	4	7
Gujranwala District	..	...	...	10	25	17	2	7
Sheikhupura District.	4	2	...	5	33	32	14	18

	15				16			
	Theft				Cattle lifting			
	1945-46		1962-63		1945-46		1962-63	
Lahore District ...	2,416	3,133	1,991	2,160	197	164	295	377
Sialkot District ...	...	...	168	190	...	...	97	143
Gujranwala District	569	386	238	231	387	376	244	209
Sheikhupura District.	263	238	156	222	249	224	250	251

	17				18			
	Fraud and Forgeries				House Trespass			
	1945-46		1962-63		1945-46		1962-63	
Lahore District ...	131	167	249	281	50	66	130	108
Sialkot District ...	...	...	10	33	...	...	235	229
Gujranwala District	33	21	19	20	10	15	44	36
Sheikhupura District.	15	17	27	38	590	600	286	276

	19				20			
	Illegal restraint				Un-natural offences			
	1945-46		1962-63		1945-46		1962-63	
Lahore District ...	6	9	19	23	18	22	17	21
Sialkot District ...	...	...	3	9	...	...	1	3
Gujranwala District	5	8	6	4	7	4	6	5
Sheikhupura District.	5	8	4	11	1	2	5	4

	21				22			
	Rape				Other Crimes			
	1945-46		1962-63		1945-46		1962-63	
Lahore District ...	42	25	39	34	6,779	3,256	3,120	3,379
Sialkot District ...	...	...	8	8	...	...	462	561
Gujranwala District	13	16	8	19	2,145	2,236	354	835
Sheikhupura District.	5	11	10	10	706	708	692	679

N.B.—The Record for the year 1945-46 is not traceable in the office of the Superintendent of Police, Sialkot.

APPENDIX 'B'

The fluctuation of figures as required,—*vide* para. (*d*) as the question are district-wise as under :—

Lahore District—The crime under heads Murder, Criminal Assault, Suicides, Grievous injuries, Dacoities, Robberies, Unnatural offences and Rape had been more or less at par during the years 1962 and 1963 when compared with the years 1945 and 1946. The crime under heads attempted Murders, Simple Injuries, Abduction, Cattle lifting, Fraud and Forgeries, House-Trespass and Illegal restraint had however shown marked increase during the years 1962-63 when compared with the two years of 1945 and 1946. The crime under head Theft has shown appreciable fall. The increase in attempted murder was due to increase in population faction and feuds and dispute over evacuee property. Some of the cases were the result of flare up over petty matters. The prompt preventive measures were however taken to curb down the activities or miscreants in some cases where some previous enmity existed. The increase in crime under the head simple injuries was similarly due to disputes over property and factions. The possession over evacuee property and petty strife were the causes in most of the cases.

The increase in Abduction cases was the result of the breach of marriage contracts revenges, lack of proper education and disregard of moral values. Most of the culprits belong to lower status of the Society. Sometimes the cases which are initially of elopement are given such nature as to make the case within the provisons of cognizable offence. This is done with two-fold objects, firstly that the palice may recover the girls and secondly the parents want to save their girls from the stigma of immorality.

The increase in cattle lifting was due to high prices of cattle, facilities in quick disposal by slauhtering and free registration of the cases in respect of strayed cattle are also invariably registered which fact used to be entered in the Roznamcha previously. The high prices of mutton are also the reasons for offences under this head.

Gujranwala District—The crime under head Dacoity and Robbery had reduced to some extent because the gangsters from Amritsar and Ferozepur no more operated in this area during the year 1962-63. The crime in 1945-46 had shot up particularly because there was political unrest and instability. The gangs were also liquidated during the year 1962 and 1963 hence appreciable fall in crime. The same reasons may be attributed to fall in crime under head Thefts.

Sheikhupura District—The reasons for the nominal increase in crime under head Attempted Murder and Cattle lifting are mostly the same as are given for increase in the type of Crime in Lahore District. The crime under some other heads has shown decrease in propotion to population in the years 1962-63 because most of the non-Muslim had characters migrated to India. Night patrollings and Nakabandis were resorted to in combating the crime.

Sialkot District—The question of stating causes of increase in crime in Sialkot District does not arise because the record for the year 1945-46 is not traceable in the office of the Superinsendent of Police, Silakot.

APPENDIX II

(Reference to Starred Question No 6243)

NAMES OF PERSONS DETAINED UNDER SECTION 3 OF THE WEST PAKISTAN MAINTENANCE OF PUBLIC ORDER ORDINANCE, 1960.

Serial No.	Names of person detained under the West Pakistan Maintenance of Public Order Ordinance, 1960 during the period from 1st August 1963 to 31st January 1964	The charges against each of the said persons	The period of detention of each of the said person.	The amount of maintenance allowance paid to the family of each of the said detenu.
	(a)	(b)	(c)	(d)
1	Nasrullah Sheikh, son of Hafiz Muhammad Sharif, Maclagan Road, Lahore.	Took part in Student disturbances.	From 7th November 1963 to 6th January 1964.	*Nil*
2	Raja Abdul Rashid, son of Muhammad Ashraf of Rawalpindi.	Ditto	From 13th November 1963 to 10th December 1963	*Nil*
3	Barak Ullah Khan, son of Nawab Khan of Sialkot.	Ditto	From 14th November 1963 to 13th January 1964. Period extended to 13th July 1964.	*Nil*
4	Mahmood Ahmad, son of Nazir Ahmed of Sialkot.	Ditto	From 17th November 1963 to 10th December 1963.	*Nil*
5	Aman Ullah Ghazi, son of Ata Ullah of Gujranwala.	Ditto	From 16th November 1963 to 16th January 1964.	*Nil*
6	Irshad Ahmad Chaudhary, son of Ghulam Murtaza of Lyallpur.	Ditto	From 16th November 1963 to 15th January 1964.	*Nil*
7	Abdul Hakim, son of Abdul Rahim of Model Town, Lahore.	Ditto	From 18th November 1963 to 10th December 1963.	*Nil*
8	Abdul Hayee, son of Abdul Rashid, resident of Gujar Khan, District Rawalpindi.	Ditto	From 18th November 1963 to 10th December 1963.	*Nil*
9	Khurshid Zafar *alias* Ustad, son of Zaffar Ullah Khan of Gujranwala.	Ditto	From 18th November 1963 to 17th January 1964.	*Nil*
10	Muhammad Rashid, son of Muhammad Mughal Khan of Lyallpur.	Ditto	From 29th November 1963 to 5th January 1964.	*Nil*
11	Muhammad Azhar, son of Dr. Maqbool Ahmad of Multan.	Ditto	From 28th November 1963 to 5th January 1964.	*Nil*

Serial No.	Names of persons detained, under the West Pakistan Maintenance of Public Order Ordinance, 1960, during the period from 1st August 1963 to 31st January 1964	The charges against each of the person	The period of detention of each of the said persons	The amount of maintenance allowance paid to the family of each of the said detenu
	(a)	(b)	(c)	(d)
12	Inzar Gul, son of Harif Gul of Charsada, Peshawar.	For activities perjudicial to the Public safety and tranquillity.	From 16th November 1963 to	*Nil*
13	Karamchand, son of Gauri Shankar, caste Bhagat, resident of Chakrohi, Police Station, Nawan Shehr.	Suspected Indian Agent.	For two months ..	*Nil*
14	Barkat Ali, son of Subha, caste Gujar, resident of village Chhiba, Jammu and Kashmir State.	Suspected Indian Agent.	Eight Months ..	*Nil*
15	Des Raj, son of Mennga Ram, Caste Hindu Jogi, resident of village Samba, Occupied Kashmir.	Ditto	Two months ..	*Nil*
16	M. Abul Ala Maudoodi, Lahore.	For activities determental to Public Safety and Maintenance of Public order.	Eight months ..	*Nil*
17	M. Tufail Muhammad, Lahore.	Ditto	Ditto	*Nil*
18	Malik Nasrullah Khan Aziz, Lahore.	Ditto	Ditto	*Nil*
19	Abdus Salam Naim Siddiqui, Lahore.	Ditto	Ditto	*Nil*
20	M. Wali Ullah, Lahore	Ditto	Ditto	*Nil*
21	Ch. Nazir Ahmad, Multan.	Ditto	Ditto	*Nil*
22	Pir Muhammad Ashraf Okara.	Ditto	Ditto	*Nil*
23	M. Asad Jillani, Sargodha.	Ditto	Ditto	*Nil*
24	Syed Amir-ud-Din, Bahawalpur.	Ditto	Ditto	*Nil*
25	Sardar Ali Khan, Peshawar.	Ditto	Ditto	*Nil*

Serial No.	Names of the persons detained under the West Pakistan Maintenance of Pulbic Order Ordinance, 1960 during the period from 1st August 1963 to 31st January 1964	The charges against each of the said persons	The period of detention of each of the said persons	The amount of maintenance allowance paid to the family of each of the said detenu
	(a)	(b)	(c)	(d)
26	M. Moin-ud-Din, Dera Ismail Khan.	For activities detrimental to Public Safety and Maintenance of Public Order.	Eight months	*Nil*
27	Ch. Ghulam Muhammad Karachi.	Ditto	Ditto	*Nil*
28	Abdur Rahim, East Pakistan.	Ditto	Two months ..	*Nil*
29	Ch. Fateh Muhammad, Rawalpindi.	Ditto	Eight months ..	*Nil*
30	M. Jan Muhammad Abbasi, Sukkur.	Ditto	Ditto ..	*Nil*
31	Siddiqul Hassan Jilani, Lahore.	Ditto	Ditto ..	*Nil*
32	Ch. Bachawal Khan, Nagra of Sialkot.	Ditto	Ditto ..	*N l*
33	Maulvi Gulzar Ahmad, Sargodha.	Ditto	Ditto ..	*Nil*
34	Ghulam Jilani, B. A., Lahore.	Ditto	Ditto ..	*Nil*
35	Prof. Ghulam Azam, East Pakistan.	Ditto	Two Months ..	*Nil*
36	Shamsur Rehman, Campbellpur.	Ditto	Ditto ..	*Nil*
37	Sher Ali Khan, Peshawar.	Ditto	Ditto	*Nil*
38	Sadiq Hussain, Karachi	Ditto	Eight months ..	*Nil*
39	Ghafoor Ahmad, Karachi.	Ditto	Ditto ..	*Nil*
40	Gohar Ali Shah Jilani, Karachi.	Ditto	Two months ..	*Nil*
41	Fazal-e-Mahmood, Peshawar.	Ditto	Eight months ..	*Nil*
42	Hakim Abdur Rehman, Sargodha.	Ditto	Ditto ..	*Nil*
43	Hakim Mushtaq Ahmad, Sargodha.	Ditto	Ditto ..	*Nil*

Serial No.	Names of persons detained under the West Pakistan Maintenance of Public Order Ordinance, 1960 during the period from 1st August 1963 to 31st January 1964	The charges against each of the said persons	The period of detention of each of the said persons	The amount of maintenance allowance paid to the family of each of the said detenu
	(a)	(b)	(c)	(d)
44	Ch. Sultan Ahmad, Gujrat.	For activities detrimental to Public Safety and Maintenance of Public Order.	Eight months ..	*Nil*
45	Muhammad Shaukat, Hyderabad.	Ditto	Ditto ..	*Nil*
46	Dr. Muhammad Nazir Muslim, Rahimyar Khan.	Ditto	Ditto ..	*Nil*
47	Muhammad Ashraf Bajwa, Rahimyar Khan.	Ditto	Ditto ..	*Nil*
48	Ahmad Noor, Jacababad.	Ditto	Ditto ..	*Nil*
49	Syed Nasir Ahmad, Multan.	Ditto	Ditto ..	*Nil*
50	Khan Muhammad Rabbani, Multan.	Ditto	Ditto ..	*Nil*
51	Ch. Muhammad Aslam, Gujranwala.	Ditto	Ditto ..	*Nil*
52	Muhammad Afzal Badar, Muzaffargarh.	Ditto	Ditto ..	*Nil*
53	Ch. Abdur Rehman, Montgomery.	Ditto	Ditto ..	*Nil*
54	Khurshid Ahmad Karachi.	Ditto	Ditto ..	*Nil*
55	Muhammad Iqbal Hussain, Karachi.	Ditto	Ditto ..	*Nil*
56	Mian Muhammad Ali, Sukkur.	Ditto	Ditto ..	*Nil*
57	Wasi Mazhar Nadvi, Hyderabad.	Ditto	Ditto ..	*Nil*
58	S. Zia-ul-Hassan, Jhelum.	Ditto	Ditto ..	*Nil*
59	Abdul Haq, M.P.A., Rahimyar Khan.	Ditto	Ditto ..	*Nil*
60	Ch. Nazir Ahmad, Sialkot.	Ditto	Ditto ..	*Nil*
61	Dr. Nazir Ahmad, Dera Ghazi Khan.	Ditto	Ditto ..	*Nil*

Serial No.	Names of persons detained under the West Pakistan Maintenance of Public Order Ordinance, 1960 during the period from 1st August 1963 to 31st January 1964	The charges against each of the said persons	The period of detention of each of the said persons	The amount of maintenance allowance paid to the family of each of the said detenu
	(a)	(b)	(c)	(d)
62	Qazi Dost Muhammad Quetta.	For actinities detrimental to Pulic Safety and Maintenance of Public Order.	Eight months ..	*Nil*
63	Abdul Ghani Montgomery.	Ditto	One month and 17 days	*Nil*
64	Amir Ahmad, son of Pir Bux, Rawalpindi.	Indian Agent ..	Two months ..	*Nil*
65	Muhammad Din, son of Bagh Din, Sialkot.	For actinities detrimental to Public Safety and Maintenance of Public Order.	Eight months ..	*Nil*
66	Atta Muhammad, son of Ali Ahmad, Lyallpur.	Ditto	Two months ..	*Nil*
67	Safdar Ali, son of Boota, Sialkot.	Ditto	Eight months ..	*Nil*
68	Barkat Ali, son of Nabi Bud, Sialkot.	Ditto	Two months ..	*Nil*
69	Muhammad Abdullah, son of Khuda Bakhsh.	Ditto	Ditto ..	*Nil*
70	Kultar Singh, son of Basant Singh.	Ditto	Ditto ..	*Nil*
71	Fazal Hussain, son of Ahmad Din.	Ditto	Ditto ..	*Nil*

APPENDIX III

(Reference Starred Question No. 6672)

1944

Rank and Names

Jamadars S. Bacha Khan.

Daffadar Rustam Khan.

Lance Daffadar (Sowar) S. Muhmmad Ramzan Khan.

Lance Daffadar (Sowar) Khuda Bakhsh.

Sowar Hussain Bakhsh.

Sowar Ata Muhammad.

Sowar Bacha Khan.

Sowar Wahid Bakhsh.

Sowar Lakha Khan.

Sowar Qaim Khan.

Sowar Ghulam Muhammad.

Sowar Rahim Bakhsh.

Sowar Jan Muhammad Khan.

Sowar Behram Khan.

Sowar Muhammad Khan.

1945

Jamadar S. Bacha Khan.

Daffadar S. Muhammad Ramzan Khan.

Lance Daffadar (Sowar) Rustam Khon.

Lance Daffadar (Sowar) Khuda Bakhsh.

Sowar Hussain Bakhsh.

Sowar Ata Muhammad.

Sowar Bacha Khon.

Sowar Wahid Bakhsh.

Sowar Lakha Khan.

Sowar Quaim Khan.

Sowar Ghulam Muhammad.

Sowar Rahim Bakhsh.

Sowar Jan Muhammad.

Sowar Behram Khan.

Sowar Muhammad Khan.

1946

Daffadar S. Muhammad Ramzan Khan.
Lance Daffadar (Sowar) Rustam Khan.
Lance Daffadar (Sowar) Khuda Bakhsh.
Sowar Hussain Bakhsh.
Sowar Atta Muhammad.
Sowar Bacha Khan.
Sowar Wahid Bakhsh.
Sowar Lakha Khan.
Sowar Qaim Khan.
Sowar Ghulam Muhammad.
Sowar Rahim Bakhsh.
Sowar Jan Muhammad Khan.
Sowar Behram Khan.
Sowar Ahmad Khan.

1947

Daffadar (Hon. Jamadar) S. Muhammad Ramzan Khan.
Lance Daffadar (Sowar) Rustam Khan.
Sowar Khuda Bakhsh.
Sowar Hussain Bakhsh.
Sowar Jallah Khan.
Sowar Bacha Khan.
Sowar Wahid Bakhsh.
Sowar Lakha Khan.
Sowar Qaim Khan.
Sowar Ghulam Muhammad.
Sowar Isan Khan.
Sowar Jan Muhammad Khan.
Sowar Behram Khan.
Sowar Ahmad Khan.

1948

Daffadar (Hon. Jamadar) S. Muhammad Ramzan Khan.
Sowar (Lance Daffadar) Rustam Khan.
Sowar Khuda Bakhsh.
Sowar Hussain Bakhsh.
Sowar Jallah Khan.
Sowar Bacha Khan.
Sowar Wahid Bakhsh.
Sowar Lakha Khan.
Sowar Qaim Khan.
Sowar Ghulam Muhammad.
Sowar Isan Khan.
Sowar Jan Muhammad Khan.
Sowar Behram Khan.
Sowar Ahmad Khan.

1949

Daffadas (Hon. Jamadar) S. Muhammad Ramzan Khan.
Sowar Ata Muhammad.
Sowar Khuda Bakhsh.
Sowar Hussain Bakhsh.
Sowar Jallah Khan.
Sowar Bacha Khan..
Sowar Wahid Bakhsh
Sowar Lakha Khan.
Sowar Sojhla Khan.
Sowar Ghulam Muhammad.
Sowar Isan Khan.
Sowar Jan Muhammad.
Sowar Dost Ali.
Sowar Ahmad Khan.

1950

Daffadar (Hon. Jamadar) S. Muhammad Ramzan Khan.
Sowar Ata Muhammad.
Sowar Amir Bakhsh.
Sowar Hussain Bakhsh.
Sowar Jallah Khan.
Sowar Bacha Khan.
Sowar Wahid Bakhsh.
Sowar Lakha Khan.
Sowar Sojhla Khan.
Sowar Ghulam Muhammad.
Sowar Isan Khan.
Sowar Jan muhammad Khan.
Sowar Dost Ali Khan.
Sowar Ahmad Khan.

1951

Daffadar (Hon. Jamadar) S. Mumtaz Ali Khan.
Sowar Ata Muhammad.
Sowar Amir Bakhsh.
Sowar Hussain Bakhsh.
Sowar Jallah Khan.
Sowar Bacha Khan.
Sowar Wahid Bakhsh.
Sowar Lakha Khan.
Sowar Sojhla Khan.
Sowar Ghulam Muhammad.
Sowar Isan Khan.
Sowar Jan Muhammad Khan.
Sowar Dost Ali.
Sowar Ahmad Khan.

1952

Daffadar (Hon. Jamadar) S. Mumtaz Ali Khan.
Sowar Ata Muhammad.
Sowar Amir Bakhsh.
Sowar Hussain Bakhsh.
Sowar Jallah Khan.
Sowar Bacha Khan.
Sowar Wahid Bakhsh.
Sowar Lakha Khan.
Sowar Sojhla Khan.
Sowar Ghulam Muhammad.
Sowar Isan Khan.
Sowar Jan Muhammad Khan.
Sowar Dost Ali Khan.
Sowar Ahmad Khan.

1953

Daffadar (Hon. Jamadar) S. Mumtaz Ali Kha:
Sowar Muhammad Akbar.
Sowar Amir Bakhsh.
Sowar Hussain Bakhsh.
Sowar Jallah Khan.
Sowar Bache Khan.
Sowar Wahid Bakhsh.
Sowar Lakha Khan.
Sowar Sojhla Khan.
Sowar Ghulam Muhammad.
Sowar Isan Khan.
Sowar Jan Muhammad Khan.
Sowar Dost Ali Khan.
Sowar Ahmad Khan.

1954

Daffadar (Hon. Jamadar) S. Mumtaz Ali Khan.
Sowar Muhammad Akbar.
Sowar Amir Bakhsh.
Sowar Farid Khan.
Sowar Jallah Khan.
Sowar Bacha Khan.
Sowar Wahid Bakhsh.
Sowar Lakha Khan.
Sowar Sojhla Khan.
Sowar Ghulam Muhammad.
Sowar Isan Khan.
Sowar Jan Muhammad Khan.
Sowar Dost Ali Khan.
Sowar Ahmad Khan.

1955

Daffadar S. Mumtaz Ali Khan.
Sowar Muhammad Akbar.
Sowar Amir Bakhsh.
Sowar Farid Bakhsh.
Sowar Jallah Khan.
Sowar Bacha Khan.
Sowar Wahid Bakhsh.
Sowar Lakha Khan.
Sowar Sojhla Khan.
Sowar Ghulam Muhammad.
Sowar Isan Khan.
Sowar Jan Muhammad.
Sowar Dost Ali Khan.
Sowar Ahmad Khan.

1956

Daffadar (Hon Jamadar) Post Vacant.
Sowar Muhammad Akbar.
Sowar Amir Bakhsh.
Sowar Farid Bakhsh.
Sowar Jallah Khan.
Sowar Bacha Khan.
Sowar Wahid Bakhsh.
Sowar Lakha Khan.
Sowar Sojhla Khan.
Sowar Ghulam Muhammad.
Sowar Isan Khan.
Sowar Jan Muhammad Khan.
Sowar Dost Ali Khan.
Sowar Ahmad Khan.

1957

Daffadar (Hon. Jamadar) Post Vacant.
Sowar Muhammad Akbar.
Sowar Amir Bakhsh.
Sowar Ghulam Nazik.
Sowar Jallah Khan.
Sowar S. Ghulam Murtaza.
Sowar Wahid Bakhsh.
Sowar Lakha Khan.
Sowar Sojhla Khan.
Sowar(L/D) Ghulam Muhammad.
Sowar Isan Khan.
Sowar Jan Muhammad Khan.
Sowar Dost Ali Khan.
Sowar Ahmad Khan.

1958

Daffadar (Hon. Jamadar) Post Vacant.
Sowar Muhammad Akbar.
Sowar Amir Bakhsh.
Sowar Ghulam Nazik.
Sowar Jallah Khan.
Sowar S. Ghulam Murtaza.
Sowar Wahid Bakhsh.
Sowar Lakha Khan.
Sowar Sojhla Khan.
Sowar Ghulam Muhammad.
Sowar Isan Khan.
Sowar Jan Muhammad Khan.
Sowar Dost Ali.
Sowar Ahmad Khan.

1959

Daffadar (Hon. Jamadar) Jan Muhammad Khan.
Sowar Muhammad Akbar.
Sowar Amir Bakhsh.
Sowar Ghulam Nazik.
Sowar Jallah Khan.
Sowar Ghulam Murtaza.
Sowar Wahid Bakhsh.
Sowar Lakha Khan.
Sowar Sojhla Khan.
Sowar Ghulam Muhammad.
Sowar Allah Dewaya.
Sowar Dost Ali
Sowar Ahmad Khan.

1960

Daffadar (Hon. Jamadar) S. Ghulam Murtaza.
Sowar Muhammad Akbar.
Sowar Amir Bakhsh.
Sowar Ghulam Asghar.
Sowar Jallah Khan.
Sowar Khan Muhammad.
Sowar Wahid Bakhsh.
Sowar Lakha Khan.
Sowar Sojhla Khan.
Sowar Ghulam Muhammad.
Sowar Allah Dewanya.
Sowar Dost Ali.
Sowar Ahmad Khan.

1961

Daffadar (Hon. Jamadar) S. Ghulam Murtaza Khan.
Sowar Muhammad Akbar.
Sowar Amir Bakhsh.
Sowar Ghulam Asghar.
Sowar Jallah Khan.
Sowar Khan Muhammad.
Sowar Wahid Bakhsh.
Sowar Lakha Khan.
Sowar Sojhla Khan.
Sowar Ghulam Muhammad.
Sowar Allah Dewaya.
Sowar Dost Ali.
Sowar Ahmad Khan.

1962

Daffadar (Hon. Jamadar) S. Ghulam Murtaza.
Sowar Muhammad Akbar.
Sowar Amir Bakhsh.
Sowar Ghulam Asghar.
Sowar Jallah Khan.
Sowar Khan Muhammad.
Sowar Ghulam Sarwar.
Sowar Lakha Khan.
Sowar Sojhla Khan.
Sowar Ghulam Muhammad.
Sowar Allah Dewaya.
Sowar Dost Ali.
Sowar Ahmad Khan.

1963

Daffadar (Hon. Jamadar) S. Ghulam Murtaza.
Sowar Muhammad Akbar.
Sowar Amir Bakhsh.
Sowar Ghulam Asghar.
Sowar Jallah Khan.
Sowar Khan Muhammad.
Sowar Ghulam Sarwar.
Sowar Lakha Khan.
Sowar Sojhla Khan.
Sowar Ghulam Muhammad.
Sowar Allah Dewaya.
Sowar Dost Ali.
Sowar Ahmad Khan.

APPENDIX IV

(Reference Starred Question 6780)

STATEMENT 'A'

STARRED ASSEMBLY QUESTION NO. 6780 ASKED BY CH. MUHAMMAD ALI

Serial No.	(a) The number of criminal cases registered in each Police Station of Bahawalnagar District during Martial Law regime and from June, 1962 up-to-date separately			(b) The number of registered cases out of those mentioned in (a) above which were submitted to the Courts for trial along with the number of cases which the accused have absconded		(c) The number of cases, out of those mentioned in (b) above in which the accused were convicted and acquitted separately	
	Police Station	No. of registered crime during Martial Law	No. of registered Crime from 1962 to date	No. of cases challaned	No. of cases in which the accused absconded	Convicted	Acquitted
1	2	3	4	5	6	7	8
1	Mcloded Ganj	216	151	318	41	94	220
2	Mandi Sadiq Ganj	413	193	404	37	103	301
3	Minchinabad	421	337	511	75	200	311
4	Bahawalnagar	903	579	988	83	394	594
5	Sadiqpur	479	266	497	47	190	307
6	Shaherfarid	331	188	346	38	145	201
7	Chishtian	530	430	640	55	200	440
8	Dahreiwala	353	183	358	49	131	227
9	Dunga Banga	576	335	693	65	290	403
10	Haroonabad	594	346	627	61	250	377
11	Fortabbas	321	181	335	36	121	214
12	Marot	117	79	106	6	21	86

STATEMENT 'B'

STATEMENT OF REPORTED CRIME FORM YEAR 1958 TO 1963 IN BAHAWALNAGAR DISTRICT

Serial No.	Year	Police Station Mcleod Ganj	Police Station M. S. Ganj	Police Station Minchinabad	Police Station Sadar, Bahawalnagar	Police Station Sadiqpur	Police Station Shaher-Farid	Police Station Chishtian	Police Station Dihranwala	Police Station Dunga Bunga	Haroonabad	Fortabbas	Marot
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14
1	1958 ..	67	118	191	203	111	106	165	69	151	140	115	44
2	1959 ..	53	109	83	196	119	85	140	85	128	157	72	31
3	1960 ..	68	104	110	223	117	85	140	100	170	137	77	29
4	1961 ..	101	140	144	384	131	101	139	111	191	188	116	38
5	1962 ..	138	110	146	342	178	112	213	101	183	183	82	44
6	1963 ..	74	101	182	321	154	88	228	98	173	190	102	40
7	1964 (25-4-64)	24	23	56	77	37	24	65	25	38	60	30	12
8	1963 (25-4-63)	19	37	51	84	35	25	55	28	36	63	27	7

(*Ref: Starred Question No. 6781*)

STATEMENT SHOWING THE NO. OF ARMS LICENSES DURING THE YEAR 1963 OF BAHAWALNAGAR DISTRICT.

Serial No.	Date on which Licence was issued	Name and address of the Licensee	Particulars of the weapons licenced
1	3rd January 1963 ...	Mr. Abdul Hamid Shaheen, son of Muhammad Yar Khan, Overseer, Irrigation M. Gang Sec. Tehsil Minchinabad.	12 Bore Gun.
2	22nd January 1963	Faiz Ahmad, son of Chiragh Din, resident of Village Baboo Sahroo, Tehsil Minchinabad.	Ditto
3	4th March 1963 ...	Ghulam Sarwar Khan, Sub-Inspector, Police Station Minchinabad. Tehsil Minchinabad.	Ditto.
4	12th March 1963 ...	Malik Muhammad Amir Khan, son of Capt. Gul Muhammad Khan, resident of Village Nusharalla Tehsil, Minchinabad.	N.P.B. Revolver.
5	2nd January 1963	Pir Ghulam Muhammad Chishti, son of Ahmad Yar Chishti, resident of Village Qamar Din, Tehsil Behawa lnagar.	12 Bore Gun.
6	2nd January 1963	Sh. Zahiruddin, son of Sh. Elahi Bux, Cloth Marchant, Bahawalnagar.	N.P.B. Revolver.
7	4th January 1963 ...	Shah Muhammad, son of Ibrahim, resident of Village Sadian, Tehsil Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
8	3rd January 1963 ...	No. 468 Spy. Allah Ditta, son of Nathu of D. R. Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
9	4th January 1963 ...	Muhammad Mansha, son of Umar Din, resident of Village Ranwal, Tehsil Bahawalnagar.	Ditto.
10	7th January 1963 ...	Malik Sarkhuru, son of Malik Musa Khan, resident of Village Girdariwala Sharqi, Tehsil Bahawalnagar.	32 Bore Revolver.
11	7th January 1963 ...	Hafiz Ghulam Qadir, son of Jamal Khan, resident of village Kot Sher Muhammad Tehsil Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
12	12th January 1963	Sher Muhammad son of Nazar Muhammad resident of Village Kot Sher Muhammad Tehsil Bahawalnagar.	Ditto.
13	8th January 1963 ...	Ch. Abdul Rehman, son of Ch. Bola Khan, Head master, Colony High School, Bahawalnagar.	N. P. B. Revolver.
14	5th January 1963 ...	Muhammad Husain, son of Muhammad Baqir, resident of Village Dhab Sanitka, Tehsil Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
15	7th January 1963 ...	Abdul Rehman, son of Jan Muhammad, resident of Village Rajoonwala, Tehsil Bahawalnagar.	Ditto.
16	3rd January 1963 ...	Aman Ullah Khan, son of Abdul Razaq, resident of Chak Aziz Din, Tehsil Bahawalnagar.	Ditto.

Serial No.	Date on which licence was issued	Name and address of the Licensee	Particulars of the weapons licensed
17	10th January 1963 ...	Fateh Muhammad, son of Ismail, resident of Village Khatan, Tehsil Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
18	9th January 1963 ...	Faqir Muhammad, son of Badar Din resident of Village Muhammad Amir Chishti, Tehsil Bahawalnagar.	Ditto.
19	8th January 1963 ...	Muhammad Manzur Bhatti, son of Rajab Ali Khan, Railway Guard, Bahawalnagar.	32 Bore Revolver.
20	7th January 1963 ...	Ghazanfar Ali Malik, M. A., Lecturer in History, Government College, Bahawalnagar.	Ditto.
21	14th January 1963 ...	Qasim Ali, son of Mian Dara, resident of Village Sunder Bishnoian, Tehsil Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
22	23rd January 1963	Muhamma d Shafi, son of Hakim Amir Din, resident of Village Hakim Amir Din Tehsil Ba nawalnagar.	Ditto.
23	15th January 1963...	Pir Nur Ahmad, son of Pir Muhammad Yar, Chishti, resident of Village Momanabad, Tehsil Bahawalnagar.	Ditto.
24	15th January 1963	Pir Maqbool Ahmad, son of Pir Muhammad Yar Chishti, Village Momanabad, Tehsil Bahawalnagar.	Ditto.
25	15th January 1963	Mr. Mahbub Elahi, son of Mian Naseer Ahmad, Lecturer in English, Government College, Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
26	14th January 1963	Mian Said Muhammad Khan, son of Mian Allah Bux Laleka, resident of Bahawalnagar.	M.L. Gun.
27	5th January 1963 ..	Muhammad Arif, son of Haji Elahi Bux Bodla, resident of Village Khawaja Bux Bodla Reh. Bahawalnagar.	N. P. B. Revolver.
28	28th January 1964	Zulfaqr Ali, son of Samoo Khan, resident of Tuba Rehman Shah, Tehsil Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
29	5th January 1963 ..	Ghulam Farid, son of Allah Jawaya, resident of Village Tukra No. 1, Bahawalnagar.	Ditto.
30	26th January 1963	Barkat Ali, son of Allawar Khan, resident of Village Khatan, Tehsil Bahawalnagar.	N. B. Revolver.
31	31st January 1963	Mr. Muhammad Mazahar Usmani, Superintendent, District Jail, Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
32	13th February 1963	Muhammad Sadiq, son of Shabla, resident of Village Khatani Tehsil, Bahawalnagar.	Ditto.
33	14th February 1963	Rao Munir Khan, son of Rao Ahmad Khan, resident of Mandi Bahawalnagar.	Ditto.

Serial No.	Date on which licence was issued	Name and address of the licensee	Particulars of the weapons licenced
34	14th February 1963	Rana Murtab Khan, son of Ahmad, Khan, resident of Village Chamana, Tehsil Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
35	14th February 1963	Nur Ahmad, son of Muhammad, resident of Village Nibalka Tehsil Bahawalnagar.	Ditto.
36	20th February 1963	Muhammad Ishaq, son of Musa Khan, residence of village Khatan Tehsil Bahawalnagar.	Ditto.
37	1st March 1963 ..	Abdul Hamid, son of Abdul Ghani Overseer Irrigation, Dunga Bunga, Tehsil Bahawalnagar.	Ditto.
38	7th March 1963 ..	Muhammad Sharif, son of Sadda, resident of Village Chaveka, Tehsil Bahawalnagar.	Ditto.
39	4th March 1963 ..	Raja Faiz Ahmad, M.A. Lecturer, Government College, Bahawalnagar.	Ditto.
40	12th March 1963 ..	Hav. Malik Mahram Khan, son of Mehra Khan, resident of Village Rada Singh Tehsil Bahawalnagar.	N.P.B. Revolver.
41	14th March 1963 ..	Mirza Muhammad Shamshad, Taxation S.-I., Bahawalnagar.	Ditto.
42	7th March 1963 ..	Bashir Ahmad, son of Fateh Muhammad Khan, resident of Village Sher Singh-wala Tehsil Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
43	13th March 1963 ..	Rao Abdul Hamid, son of Mumtaz Ali Khan, Veterinary Assistant Surgeon, Bahawalnagar.	
44	11th March 1963 ..	Sh. Muhammad Siddique, son of resident of Rail Bazar, Bahawalnagar.	Arms and Amunition Dealer in Form X.
45	26th March 1963 ..	Mr. Naseer Ahmed Qureshi, Executive Engineer, WAPDA, Bahawalnagar	N..P.B. Revolver.
46	28th March 1963 ..	Ch. Abdul Majid, Sub-Inspector Anti-Corruption Police, Bahawalnagar.	Ditto.
47	22nd March 1963 ..	M. Nasir Bux, son of Ch. Miran Bux, resisident of Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
48	22nd March 1963 ..	Niaz Ahmad, son of Ch. Miran Bux, resident of Bahawalnagar.	Ditto.
49	22nd March 1963 ..	Muhammad Yaqub, son of Nawab, resident of Village Khatan, Tehsil Bahawalnagar.	Ditto.
50	8th January 1963	Muhammad Siddique, son of Nur Muhammad Khan, resident of Chak No. 126/Murad, Tehsil Chishtian.	Ditto.

Serial No.	Date on which licence was issued	Name and address of the licensee	Particulars of the weapons licenced
51	16th January 1963..	Khushi Muhammad, son of Jamal Din, resident of Chak No. 172/Murad, Tehsil Chishtian.	12 Bore Gun.
52	12th January 1963..	Mr. Shabir Ahmad Qureshi, Sub-Divisional Officer, Irrigation Department, Bahawalnagar.	N.P.B. Revolver.
53	9th January 1963 ..	Allah Bux, son of Fateh Muhammad, resident of Chak No. 3/G, Tehsil Chishtian.	12 Bore Gun.
54	25th January 1963	Muhammad Ramzan, son of Nur Khan, resident of Chak No. 49/Fateh, Tehsil Chisttian.	Ditto.
55	7th March 1963 ..	Ghulam Mustafa, son of Fazal Din, resident of Village Moharan Sharif, Tehsil Chishtian.	Ditto.
56	2nd March 1963 ..	Muhammad Hussain, son of Ganda, resident of Mandi Chishtian.	Ditto.
57	11th March 1963 ..	Muhammad Sharif, son of Ali Muhammad, resident of Chak No. 5 Ford, Tehsil Chishtian.	Ditto.
58	3rd January 1963 ..	Haq Nawaz Khan, son of Said Muhammad Khan, Camp Officer, Prty No. 7, Survey of Pakistan, Fortabas.	Ditto.
59	2nd January 1963	Rao Ayub Ali Khan, son of Rao Mahmud Ali Khan, resident of Mandi Haroonabad, Tehsil Fortabas.	Ditto.
60	3rd January 1963 ..	Master Muhammad Ashraf, son of Nur Ahmad, resident of 42-3R, Tehsil Fortabas.	Ditto.
61	2nd January 1963	Ahmad,Bux, son of Allah Bux, resident of Chak 103-6R, Tahsil Fortabbas.	Ditto.
62	8th January 1963 ...	Khurshid Ahmad, son of Nabi Bux, resident of Chak No. 37-3R, Tehsil Fortabbas.	Ditto.
63	22nd January 1963	Nusrat Ali, son of Ch. Muhammad Sadiq, resident of Chak No. 46-6R, Tehsil Fortabbas.	Ditto.
64	25th January 1963	Ch. Manzur Ahmad, son of Kamal Din, resident of Mandi Haroonabad.	N.P.B. Revolver.
65	25th January 1963	Ghulam Haider, son of Ch. Kamal Din, resident of Chak No. 66-R, Tehsil Fortabbas.	Ditto.
66	16th January 1963	Muhammad Rashid, son of Muhammad Ibrahim, resident of Chak No. 56-4R, Tehsil Fortabas.	32 Bore Pistal.

Serial No.	Date on which licence was issued	Name and address of the licensee	Particulars of the weapons licenced
67	11th January 1963	Autab Din,s on of Haji Rehmet Ullah, resident of Chak No. 68-4R, Tehsil Fortabbas.	112 Bore Gun.
68	2nd January 1963	Manzoor Ahmad, son of Muhammad Hassan, resident of Chak No. 103-6R, Tehsil Fortabbas.	Ditto.
69	28th January 1963	Ch. Wali Muhammad, son of Haji Sharef Din, Chak No. 69-4,R, Tehsil Fortabbas.	N.P.B. Revolver.
70	22nd January 1963	Abdul Aziz, son of Boota, resident of Chak No. 98-6R, Tehsil Fortabbas.	12 Bore Gun.
71	17th January 1963	Mr. Abdul Nabi, M.A., LL.B., Lumbardar of Chak No. 107-6R Tehsil Fortabbas.	N.P.B. Revolver.
72	6th February 1963	Mr. Abdul Majid, son of Ch. Rehmat Ullah, resient of Chak No. 315-HR, Tahsil Fortabbas.	Ditto.
73	7th March 1963 ...	Rehmat Ali, son of Bahawal Haq, resident of Chak No. 116-6R, Tahsil Fortabbas.	12 Bore Gun.
74	13th March 1963 ...	Sardar Ali, son of Ch. Pir Bux, resident of Chak No. 31-3R, Tahsil Fortabas.	Ditto.
75	7th March 1963 ...	Abdul Rashid, son of Ch. Muhammad Din of Desert Ranger, Bahawalnagar.	Ditto.
76	12th March 1963 ...	Malik Khan Muhammad, son of Ahmad Khan, resident of Chak No. 154-3L, Tehsil Fortabbas.	12 Bore Gun.
77	12th March 1963 ...	Malik Nawab Khan, son of Sardar Khan, resident of Chak No. 154-3L Tehsil Fortabbas.	Ditto.
78	12th March 1963 ...	Malik Ata Muhammad, son of Amir Khan, resident of Chak No. 154-3L, Tehsil Fortabbas,	Ditto.
79	12th March 1963 ...	Malik Raja Khan, son of Muhammad , resident of Chak No. 154-3L Tehsil Fortabbas.	Ditto.
80	12th March 1963 ...	Nawab, Din, son of Muhammad Buxi resident of Chak No. 155-3L, Tehsil Fortabbas.	Ditto.
81	13th March 1963 ...	Mehr Din, son of Muhammad Bakhsh, resident of Chak No. 155-3L, Tehsil Fortabbas.	Ditto.

Serial No.	Date on which licence was issued	Name and address of the licensee	Particulars of the weapons licenced
82	12th March 1963 ...	Ilam Din, son of Shameera, resident of Chak No. 157-3L, Tehsil Fortabbas.	12 Bore Gun.
83	12th March 1963 ...	Anwar Amir, son of Mauj Ali, resident of Chak No. 154-3L, Tehsil Fortabbas.	Ditto.
84	12th March 1963 ...	Mian Umar Draz, son of Mian Dawar Ali, Tehsil Fortabbas.	Ditto.
85	13th March 1963 ...	Sher Baz, son of Haji Muhammad Yar, Chak No. 151-3L, Tehsil Fortabbas.	Ditto.
86	13th March 1963 ...	Mian Muhammad, son of Ahmad Khan, Chak No. 151-3L, Tehsil Fortabbas.	Ditto.
87	18th March 1963 ...	Nazar Hussain, son of Jem. Lal Khan, Chak No. 73-1L, Tehsil Fortabbas.	Ditto.
88	19th March 1963 ...	Malik Siraj Khan, son of Ahmad Khan Chak No. 153-3L, Tehsil Fortabbas.	Ditto.
89	16th March 1963 ...	Ata Muhammad, son of Fateh Muhammad, Chak No. 151-2L, Tehsil Fortabbas.	Ditto.
90	13th March 1963 ...	Sher Muhammad, son of Allah Yar, resident of Chak No. 154-3L, Tehsil Fortabas.	Ditto.
91	13th March 1963 ...	Bahadar Khan, son of Allah Ditta resident of Chad No. 154-3L, Tehsil Fortabbas.	Ditto.
92	13th March 1963 ...	Nur Muhammad, son of Allah Ditta resident of Chak No. 154-3L, Tehsil Fortabas.	Ditto.
93	22nd March 1963 ...	Saeed Muhammad, son of Mahla Khan, resident of Chak No. 154-3L, Tehsil Fortabbas.	Ditto.
94	16th March 1963 ...	Qamarus Zaman, son of Muhammad Zaman, resident of Chak No. 151-2L, Tehsil Fortabbas.	Ditto.
95	16th March 1963 ...	Abdul Rehman, son of Haji Amir Ali, resident of Chak No. 151/2L, Tehsil Fortabbas.	Ditto.
96	16th March 1963 ...	Shahab Zaman, son of Muhammad Zaman, Chak No. 151-2L, Tehsil Fortabbas.	Ditto.
97	22nd March 1963 ...	Muhammad. Amin son of Dost Muhammad, resident of Chak No. 51-2L, Tehsil Fortabbas.	Ditto.
98	22nd March 1963 ...	Malik Muhammad Yar, son of Mir Baz Khan, resident of Chak No. 151-52L, Tehsil Fortabbas.	12 Bore Gun.

Serial No.	Date on which licence was issued	Name and address of the licensee	Particulars of the weapons licenced
		TEHSIL FOREST—*contd.*	
99	22nd March 1963 ...	Ch. Ghulam Qadir, son of Lal Din, resident of Chak No. 160-7R, Tehsil Fortabbas.	12 Bore Gun.
100	22nd March 1963 ...	Inayatullah, son of Jalal Din, resident of Chak No. 160/7R, Tehsil Fortabbas.	Ditto.
101	18th March 1963 ...	Fazal Muhammad, son of Rahim Bakhsh, resident of Chak No. 155-3L, Tehsil Fortabbas.	Ditto.
102	22nd March 1963 ...	Muhammad Sharif, son of Fazal Din, resident of Chak No. 155/3L, Tehsil Fortabbas.	Ditto.
103	22nd March 1963 ...	Muhammad Shafi, son of Khair Din, resident of Chak No. 155/3L, Tehsil Fortabbas.	Ditto.
104	22nd March 1963...	Muhammad Ishaque, son of Muhammad Din, resident of Chak No. 157-3L, Tehsil Fortabbas.	Ditto.
105	18th March 1963 ...	Muhammad Tufail, son of Ch. Hayat Muhammad, Secretary Union Council No. 47, Chak No. 103-6R Tehsil Fortabbas.	Ditto.
		TEHSIL MINCHINABAD	
106	1st July 1963 ...	Muhammad Anwar, son of Shahab Din, Mauza Dabar ShahkarGanj, Police Station Minchinabad.	Ditto.
107	1st July 1963 ...	Ata Muhammad, son of Sultan, resident of Mauza Dabar Shakar Ganj, Police Station Minchinabad.	Ditto.
108	1st July 1963 ...	Ahmad Yar, son of Jalal Din, Mauza Dabar Shakar Ganj, Police Station Minchinabad.	Ditto.
109	1st July 1963 ...	Nazar Muhammad, son of Samma Mauza Dabar Shakar Ganj, Police Station Minchinabad.	Ditto.
110	1st July 1963 ...	Nur Ahmad, son of Mian Hamid, Mauza Minchinabad.	Ditto.
111	1st July 1963 ...	Muhammad Ismail son of Jan Muhammad Mauza Dabar Shakar Ganj Police Station, Minchinabad.	Ditto.
112	16th July 1963 ...	Muhammad Umar, son of Muhammad Sharif, resident of Mauza Hama Khara, Police Station M.S.G.	Ditto.
113	16th July 1963 ...	Ghulam Kabira, son of Shahab Din, resident of Mauza Kamera, Police Station Minchinabad.	Ditto.

Serial No.	Date on which licence was issued	Name and address of the licensee	Particulars of the weapons licenced
		TEHSIL MINCHINABAD—*contd.*	
114	24th July 1960 ...	Muhammad Din, son of Muhammad Sadiq, resident of Mauza Hazara Singh Police Station Minchinabad.	12 Bore Gun.
115	26th July 1963 ...	Partab Khan, son of Nawaz Khan, resident of Mauza Hazara Singh, Police Station Minchinabad.	Ditto.
116	26th July 1963 ...	Kunni Khan, son of Phool Khan, resident Mauza Hazara Singh, Police Station Minchina ad.	Ditto.
117	26th July 1963 ...	Chhute Khan, son of Ali Sher resident of Mauza Hazara Singh, Police Station Minchanbad.	Ditto.
118	30th July 1963 ...	Abdul Khaliq, son of Khalil-ur-Rehman resident of Dhab Succha Singh, Police Station M. S.G.	Ditto.
119	31st July 19633 ...	Wali Muhammad, son of Suleman, resident of Mauza Tang Bhan, Police Station Minchinabad.	Ditto.
120	31st July 1963 ...	Suleman, son of Shamu Khan, resident of Mauza Tang Bhan, Police Station Minchinabad.	Ditto.
121	31st July 1963 ...	Muhammad Usman, son of Muhammad Subhan, resident of Mauza Tang Bhan, Police Station Minchinabad.	Ditto.
122	1st August 1963 ...	Mr. Abdul Hussain, son of Barkat Ali, Patwari Halqa Giri Abad, Police Station M.S.G.	Ditto.
123	30th July 1963 ...	Bhure Khan, son of Chhute Khan, resident of Mauza Hazara Singh, Police Station Minchinabad.	Ditto.
124	30th July 1963 ...	Chiragh, son of Jagin, resident of Dhab Said Muhammad, Police Station Minchinabad.	Ditto.
125	6th August 1963 ...	Muhammd Khan, son of Burhan Din, resident of Bela Singh Chori Wala, Police Station Minchinabad.	Ditto.
126	10th August 1963 ...	Wali Muhammad, son of Mian Muhammad Sadiq, resident of Mauza Hama Khera, Police Station M. S. G.	Ditto.
127	10th August 1963 ...	Muhammad Nawab, son of Haji Khushi Muhammad, resident of Mauza Hama Khera, Police Station M. S. G.	Ditto.
128	13th August 1963 ...	Muhammad Nazir, son of Shahab Din, resident of Dhab Wazirka, Police Station Minchinabad.	Ditto.

Serial No.	Date on which licence was issued	Name and address of the licensee	Particulars of the weapons licenced
		TEHSIL MINCHINABAD—*contd.*	
129	15th August 1963 ...	Ahmad Din, son of Muhammad Ali, resident of Mauza Hazara Singh, Police Station Minchinabad.	12 Bore Gun.
130	19th August 1963 ..	Syed Abdu' Aziz, son of Syed Muhammad Zakria, Chairman Town Committee, M.S.G.	Ditto.
131	29th August 1963 ..	Saddique Muhammad, son of Rahim Bakhsh, resident of Mauza Dhab Wazirka, Police Station Minchinabad.	Ditto.
132	12th September 1963	Muhammad Yasin, son of Mam Ali, resident of Mauza Dangorian Police Station M. S. G.	Ditto.
133	12th September 1963	Muhammad Saeed, son of Haji Luqman, resident of Mauza Dangorian, Police Station M. S. G.	Ditto.
134	12th September 1963	Fazil, son of Shah Din, resident Mauza Aswarpura, Police Station Minchinabad.	Ditto.
135	12th September 1963	Ahmad Yasr, son of Mian Faiz Ahmad, resident of Mauza Aswarpura, Police Station Minchinabad.	Ditto.
136	13th September 1963	Mumtaz Ali, son of Sardar Ali, resident of Mauza Hama Khera, Police Station M.S.G.	Ditto.
137	12th September 1963	Muhammad Siddique, son of Bahawal Khan, resident of Mauza Hama Khera, Police Station M.S.G.	Ditto.
138	12th September 1963	Muhammad Yar, son of Mian Faiz Muhammad, resident of Mauza Aswarpure, Police Station Minchinabad.	Ditto.
139	12th September 1963	Gooma Khan, son of Inayat Muhammad, resident of Muza Dhab Wazirka, Police Station Minchinabad.	Ditto.
140	21st September 1963	Muhammad Hussain, son of Ch. Ali Muhammad, Patwari Mal, Minchinabad.	N.P.B. Pistol.
141	24th September 1963	Maj. Muhammad Yaqub Beg, son of Muhammad Azim Beg, resident of Trobri Police Station Michinabad.	N.P.B. Revolver.
142	24th September 1963	Cap. Muhammad Beg, son of Mirza Pinah Muhammad, resident of Trebri, Police Station Minchinabad.	12 Bore Gun.
143	23rd September 1963	Sardar Muhammad, son of Mian Akbar Ali, resident of Mauza Khera Muhammad Ali, Police Station MecLeod Ganj.	Ditto.

Serial No.	Date on which licence was issued	Name and address of the Licensee	Particulars of the weapons Licenced
		TEHSIL M. S. G.—*contd.*	
144	24th September 1963	Nadir Khar, son of Mude Khan, resident of Muza Qasimwala, Police Station M. Ganj.	12 Bore Gun.
145	30th September 1963	Abdus Sattar, son of Mian Dost Muhammad, resident of Mauza Hara Khera, Police Station M. S. G.	Ditto.
146	30th September 1963	Fateh Muhammad, son of Akbar Ali, resident of Mauza Hara Khera, Police Station M.S.G.	Ditto.
		TEHSIL BAHAWALNAGAR	
147	1st July 1963 ..	Bahadar Ali, son of Haji Ghulam Muhammad, resident of Muza Dadu Hamunka, Police Station Dinga Bunga.	Ditto.
148	2nd July 1963 ..	Mr. Nazir Ahmad, son of Rahmat Khan, Assistant Accountant Superintendent Police's Office, Bahawalnagar.	Ditto.
149	8th July 1963 ..	Ch. Abdul Sattar, son of Ch. Sultan Ahmad, Clerk Deputy Commissioner Office, Bahawalnagar.	Ditto.
150	11th July 1963 ..	Ch. Riasat Ali Khan, son of Ch. Ahmad Khan Assistant A. D., B. D. Office, Bahawalnagar.	Ditto.
151	8th July 1963 ..	Mr. Liaquat Ali, son of Ch. Akbar Ali, Secretary Union Council Dhab Sanataka, Police Station Bahawalnagar.	Ditto.
152	3rd July 1963 ..	Ch. Muhammad Aslam, son of Cep-Muhammad Hayat Reserve Vetrinary Hospital, Bahawalnagar.	Ditto.
153	5th July 1963 ..	Haji Mumtaz Ahmad, son of Maulvi Fateh Muhammad, Clerk, Deputy Commissioner Office, Bahawalngar.	Ditto.
154	9th July 1963 ..	Mr. Ghulam Hussain Akhtar, son of Aqil Muhammad Accountant, Bahawal College, Bahawalnagar.	Ditto.
155	5th July 1963 ..	Mr. Nasim Ahmad, Lecturer in English, Government College, Bahawalnagar.	N.P.B. Revolver/Pistol.
156	11th July 1963 ..	Fateh Muhammad, son of Pir Kamal Din, resident of Mauza Kamal Muhammad Police Station Dunga Bunga.	12 Bore Gun.
157	11th July 1963 ..	Khadiam Hussain, son of Fakhruddin, resident of Muza Qamar Din Chishti, Police Station Bunga	Ditto.

Serial No.	Date on which licence was issued	Name and address of the Licensee	Particulars of the weapons Licenced
		TEHSIL BAHAWALNAGAR—*contd.*	
158	22nd July 1963 ..	Havildar Malik Mansib Khan, son of Malik Khan Desert Rangers, Bahawalnagar (T.S.T.).	NPB Revolver/Psitol
159	15th July 1963 ..	Muhammad Ilyas Khan, son of Ibrahim Khan, resident of Khan Baba Road, Bahawalnagar.	12 Bore, Gun.
160	30th July 1963 ..	Kale Khan, son of Baqir Khan, resident of Mazua Tekhat Mahal, Police Station Sadiqpur.	Ditto.
161	1st August 1963 ..	Abdul Malik Khan, son of Ahmad Yar Khan, resident of Chak Nadir Khan, Police Station Bahawalnagar.	Ditto.
162	1st August 1963 ..	Ch. Kamal Din, son of Allah Bux, Deputy Collector, Canals, Sidiqia Division, Bahawalnagar.	NPB Rifle.
163	1st August 1963 ..	Mahammad Ajmal Khan, son of Mehd Yar Khan Senior Lecturer Assistant Bahawal College, Bahawalnagar.	1 Bore Gun.
164	1st August 1963 ..	Mr. Ahmad Saeed Chohan, son of Haji Muhammad Bakhsh, Registration Clerk, Deputy Commissioner's Office Bahawalnagar.	Ditto.
165	30th July 1963 ..	Hav. Muhammad Ismail, son of Mukhtar Ali, resident of D. Ranger, Bahawalagar.	Ditto.
166	31st July 1963 ..	Nizam Din, son of Umar Ali, resident of Teku Rampura, Police Station Dunga Bunga.	Ditto.
167	6th August 1963 ..	Mr. Muhammad Rafiq, son of Ch. Abdul Karim, Line Superintendent, S. S. T. D., WAPDA, Bahawalnagar.	Ditto.
168	6th August 1963 ...	Muhammad Akhtar Iqbal, son of Abdul Ghani, resident of P. W. I. Railway, Bahawalnagar.	N. P. B. Rifle.
169	7th August 1963 ..	Syed Ahmed Afzal, Principal, Government College, Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
170	9th August 1963 ..	Muhammad Rashid, son of Ghulam Muhammad, Game Watcher Bahawalnagar.	Ditto.
171	12th August 1963 ..	Hafiz Muhammad Yousaf Khan, son of Hafiz Muhammad Nasrullah Khan, resident of Qadirabad, Police Station Sadiqpur.	Revolver/Pistol.
172	10th August 1963 ..	Mian Bahadar Khan, son of Manik Khan, resident of Mamunka, Police Station Sadiqpur.	12 Bore Gun.
173	19th August 1963 ..	Mr. Rashid Ahmad Saddiqui, E &TP, Bawalnagar.	Ditto.

Serial No	Date on which licence was issued	Name and address of the Licensee	Particulars of the weapons Licenced
		TEHSIL BAHAWALNAGAR—*contd.*	
174	26th August 1963 ..	Manzoor Ali, son of Ch. Dil Muhammad, Sub-Divisional Officer, WAPDA, Bahawalnagar.	NPB Revolver.
175	24th August 1963 ..	Pir Sardar Ahmad, son of Pir Nur Ahmad, Chishti, resident of Rana Allah Jowaya, Police Station Sadiqpur	12 Bore Gun.
176	24th August 1963 ..	Hafiz Muhammad Yaqub Khan, son of Hafiz Muhammad Nasrullah Khan, resident of Qadirabad, Police Station Sadiqpur.	Ditto.
177	24th August 1963 ..	Hafiz Muhammad Khan, son of Hafiz Muhammad NasrullahKhan, resident of Qadirabad, Police Station Sadiqpur.	Ditto.
178	24th August 1963 ..	Nadir Nawaz Khan, son of Qadir Nawaz Khan, residentof MauzaQadirabasPolice Station Sadiqpur.	12 Bore Gun.
179	27th August 1963 ..	Ali Sher, son of Pir Falik Sher Chishti resident of Mauza Jhullan Chishtian, Police Station Bahawalnagar.	Ditto.
180	27th August 1963 ..	Muhammad Munir, son of Pir Falik Sher Chishti, resident of Mauza Jhullan Chishtian, Police Station Bahawalnagar	NPB Revolver
181	27th August 1963 ..	Mian Shabir Ahmad, son of Mian Ahmed KhanHotiana, residentof Mauza Qamardin Hance.	NPB Pistol
162	19th August 1963 ..	Mr Elahi Bakhsh Khan, son of Ghulam Muhammad Khan, S. N. D. C. Office, Bahawalnagar.	Ditto.
183	28th August 1964 ..	Mian Nur Ahmad, son of Mian Muhammad Ali, Head Clerk, Deputy Commissioner Office, Bahawalnagar.	Ditto
184	28th August 1964 ..	Mukhtar, Ahmad, son of Ch Pir Bakhsh, resident of Chak No 31/3 R, Police Station Dahranwala.	12 Bore Gun.
185	27th August 1963 ..	Mr Nazar MuhammadKhan, sonof Muhammad Bux Khan, Ahlmad, Judicial Additional District Magistrate Court, Bahawalnagar.	Ditto.
186	23rd August 1963 ..	Nur Ahmad Hussain Shah,son of AmirAli Shah, resident of Bill Clerk S. P. Office, Bahawalnagar.	Ditto
187	7th September 1963	Bashir Ahmad Khan, son of Haji Muhammad Amir Khan, resident of Chak Nadir Shah, Police Station Bahawalgar.	Ditto.
188	28th September 1963	Hakim Khan Muhammad, son of Mian Suba Pak Unani Dawakhana, Tehsil Bazar Bahawalnagar.	Ditto.

Serial No.	Date on which licence was issued	Name and address of the Licensee	Particulars of the weapons licensed
		TEHSIL BAHAWALNAGAR—*concld.*	
189	12th September 1963	Faizaul Haq, son of Abdul Hakim, resident of Kot Ganga Singh, Police Station Sadiqpur	12 Bore Gun.
190	12th September ..	Bashir Ahmad Jatala, son of Ch. Khair Din, Steno A. D. B. D. Office, Bahawalnagar	Ditto.
191	12th September ..	Akbar Ali, son of Allah Ditta, resident of Mauza Nathu Dhaka, Police Station Dunga Bunga	Ditto.
192	12th September 1963	Sadiq, son of Alawal, resident of Mauza Nathu Dhaka, Police Station Dunga Bunga.	NPB Revolver/Pistal
193	19th September 1963	Syed ZiaulHaq Shah, Assistant Superintendent, District Jail Bahawalnagar.	NPB Revolver.
194	12th September 1963	Muhammad Khr. son of Hafizullah Khan resident of Mauza Muhammadpur, Police Station Sadiqpur.	12 Bore Gun.
195	12th September 1963	Mian Muhammad Aziz, son of Mian Allah Bux, resident of Maza Bajik, Police Station Dunga Bunga.	Ditto.
196	14th September 1963	Ghulam Yasin, son of Suleman, resrdent of Mauza Sher Muhammad, Police Station Dunga Bunga.	D tto.
197	12th September 1963	Abdul Rashid, son Bagh Ali, resident of Mauza Jhandwala Kalan, Police Station Dunga Bunga.	Ditto.
198	14th September 1963	Nur Ahmad, son of Muhammad Hussain, resident of Mauza Murad Khaeral, Police Station Dunga Bunga.	Ditto.
199	19th September 1963	Syed Ahmad Afzal, son of Syed Muhammad Yousaf, Principal, Government College, Bahawalnagar.	NPB Rifle.
200	25th September 1963	Rehmatullah, son of Fateh Muhammad, resident of Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
201	25th September 1963	Muhammad Yaqoob, son of Mian Qutab Din, resident of Bahawalnagar.	Ditto.
202	19th September 1963	Aman Ullah Khan son of Ahmad Yar Khan, resident of Chak Nadir Shah, Police Station, Bahawalnagar.	Ditto.
203	25th September 1963	Juman Khan, son of Muhammad Khan, resident of Bahawalnagar.	Ditto.
204	26th September 1963	Dr. Muhammd Azim, M.B.B.S., son of Ch. Muhammad Ismail, Medical Officer, Hospital, Bahawalnagar.	NPB Revolver.

Serial No.	Date on which licence was issued	Name and address of the licensee	Particulars of the weapons licensed
		TEHSIL BAHAWALNAGAR.	
205	26th September 1963	Muqqarab Khan son of Sardar Khan, resident of Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
		TEHSIL CHISTIAN	
203	2nd July 1963 ..	M. Nasir Ahmad, son of Ch. Aziz Bakhsh, resident of Mauza Kot Awal, Police Station Shahar Farid.	Ditto.
207	9th July 1963 ..	Abdul Jabbar Khan, son of Sohan Khan, resident of Chak No. 125/Murad, Police Station Dahranwala.	Ditto.
208	10th July 1963 ..	Rana Zafaryab Khan, son of Rana Muhammad Afzal Khan, Muzfar Cotton Factory Chishtian.	Ditto.
209	17th July 1963 ..	Amir Hassan, son of Ch. Abdul Qayum, resident of Chak No. 96/Fateh, Police Station Chishtian.	Ditto.
210	22nd July 1963 ..	Muhammad Ashraf, son of Ch. Nathu, resident of Chak No. 172/Murad, Police Station Dahranwala.	12 Bore Gun.
211	2nd July 1963 ..	Ch. Karam Ellahi, son of Ch. Muhammad Ibrahim, Proprietor of Chishtian Bus Service, Chishtian.	Ditto.
212	Ditto ..	Ch. Karam Elahi, son of Ch. Muhammad Ibrahim Proprietor of Chistian Bus Service, Chishtian.	NPB Revolver/Pistol.
213	24th July 1963 ..	Mr. Ata Muhammad, son of Mian Allah Ditta, Game Watcher, Police Station Shahar Farid.	12 Bore Gun.
214	7th August 1963 ..	Muhammad Ramzan, son of Nabi Bakhsh, resident of Chak No. 209/Murad, Police Station Dahranwala.	Ditto.
215	6th August 1963 ..	Muhammad Siddique, son of Mehr Din, resident of Chak No. 9/Ford, Police Station Chishtian.	Ditto.
216	15th August 1963 ..	Mian Nur Ahmad, son of Mian Abdullah, resident of Mangheran Sharif, Police Station Shahar Farid.	NPB Revolver Pistol.
217	14th August 1963 ..	Syed Muhammad Masood Shah, son of Hakim Muhammad Yousaf Shah, resident of Chishtian.	12 Bore Gun.
218	12th August 1963 ..	Muhammad Qasim, son of Haji Ghulam Qadir, resident of Mauza Muhammad Azim, Police Station Shahar Fari.	Ditto.
219	10th August 1963..	Inayatullah, son of Chiragh Din, resident of Chak No. 122/Murad, Police Station Dahranawala.	Ditto.

Serial No	Date on which Licence was issued	Name and address of the Licensee	Particulars of the weapons Licensed
		TEHSIL CHISHTIAN—*contd*	
220	9th September, 1963	Ghulam Nabi, son of Imam Din, resident of Chak No. 204 Murad, Police Station Dahranwala.	11 Bore Gun.
221	26th September 1963	Mr. Mahmud Ahmad Khan, son of Abdur Rehman Khan, Rehman Nia Bazars, Chishtian.	Form X Arms and—Ammuniation, Mandi Chishtian.
222	27th September 1964	Mian Ghulam Nabi, son of Roshan Din, resident of Railway Bazar, Chishtien.	N. P. B. Revolver/Pistol.
		TEHSIL FORTABBAS	
223	1st July 1963 ..	Khushi Muhammad, son of Fazal Din, resident of Chak No. 71/4R, Police Station Haroonabad.	12 Bore Gun.
224	8th July 1963 ..	Ahmad, son of Bahadar, resident of Chak No. 240-HR, Police Station Fortabbas.	Ditto.
225	8th July 1963 ..	Pehlwan, son of Nathu, resident of Chak No. 240/HR, Police Station Fortabbas.	Ditto.
226	8th July 1963 ..	Ghulam Muhammad, son of Bahdar, resident of Chak No 240/H. R, Police Station Forabbas.	12 Bore Gun.
227	Ditto ..	Manzur Ahmad, son of Jalal Din, resident of Chak No 240-HR, Police Station Fortabbas.	Ditto.
228	Ditto ..	Muhammad Sultan, son of Ghulam Haider, resident of Chak No 240/HR, Police Station, Fortabbas.	Ditto.
229	Ditto ..	Muhammad Ramzan, son of Ghulam Haider resident of Chak No 240-HR, Police Station Fortabbas	Ditto.
230	Ditto ..	Ahmad Yar, son of Mian Urjan, resident of Chak No 260-HR, Tehsil Fortabbas.	Ditto.
231	Ditto ..	Muhammad Kabir, son of Murad, resident of Chak No 260-HR, Tehsil Fortabbas	Ditto.
232	Ditto ..	Sultan, son of Suba, resident of Chak No 260-HR, Tehsil Fortabbas.	Ditto.
233	2nd July 1963 ..	Muhammad Baqir, son of Mian Allah Ditta Toba Mohranwala, Police Station Fortabbas	Ditto.
234	13th July 1963 ..	Asizur-Rahman, son of Fateh Ali, resident of Chak No. 42-3R, Police Station Dehranwala.	Ditto.
235	17th July 1963 ..	Sher Khan, son of Umar Khan, resident of Chak No 402/R, Police Station Dehranwala.	Ditto.

Serial No.	Date on which Licence was issued	Name and address of the Licensee	Particulars of the weapons licenced
		TEHSIL FORTABBAS—*contd.*	
236	16th July 1963 ..	Muhammad Saeed, son of Muhammad Ishaque, resident of Chak No 108-6R, Police Station Haroonabad.	12 Bore Gun
237	22nd July 1963 ..	Abdul Razak, son of Rehmat Khan, resident of Chak No 41/3R, Police Station Dehran wala.	Ditto.
238	24th July 1963 ..	M. Muhammad Sarwar, son of Ch. Wali Muhammad, Sentary Inspector, Fort abbas	Ditto.
239	30th July 1963 ..	Kalu, son of Murad, resident of Chak No. 89/5R, Police Station, Haroonabad	Ditto.
240	Ditto ..	Ahmad Ali, son of Haji Abdul Ghafoor, resident of Chak No. 89/5R, Police Station Haroonabad.	Ditto.
241	Ditto ..	Ali Muhammad, son of Khan Muhammad, resident of Chak No. 195/HB., Police Station Fortabbas.	NPB Rifle.
242	Ditto ..	Ghulam Muhammad, son of Khan Muhamad, resident of Chak No. 195/HB., Police Station Fortabbas.	Ditto.
243	22nd July 1963 ..	Muhammad Ramzan, son of Ali Bux, Chak No. 281/HR., Police Station Fortabbas.	Ditto.
244	8th August 1963 ..	Raja Muhammad Aslam, son of Nur Alam resident of Chak No. 158/7-R, Police Station Hooranabad.	12 Bore Gun.
245	Ditto ..	Muhammad Amin, son of Babu Chak No. 241/HR, Police Station Fortabbas.	Ditto.
246	Ditto ..	Khuda Bux, son of Sultan Bux, Chak No. 256/HPL, Police Station Fortabbas.	Ditto.
247	17th August 1963 ..	Ghulam Nabi, son of Hasan Muhammad, resident of Chak No. 42-3R, Police Station Dehranwala.	Ditto.
248	Ditto ..	Muhammad Nawaz, son of Balu, resident of Chak No. 41/3R, Police Station Dehranwala.	Ditto.
249	28th August 1963 ..	Malik Muhammad Amin, son of Malik Zaman Khan, resident of Chak No. 188/7R, Police Station Fortabbas.	Ditto.
250	23rd August 396 ..	Nur Muhammad, son of Abdullah, resident of Chak No. 43/3R, Police Station Dehrenwala.	Ditto.
251	19th August 1963 ..	Ch. Shabbir Din, son of Ch. Abdul Qadir, NPB, resident of Chak No. 427/0R, Police Station Dehranwala.	Revolver/Pistol.

Serial No.	Date on which License was issued	Name and address of the licensee	Particulars of the weapons licenced
		TEHSIL FORTABBAS—*contd.*	
252	27th August 1963 ..	Ch. Hamidul Haq, Sub-Inspector of Police, Haroonabad.	12 bore gun.
253	26th August 1963 ..	Said Rasul Khan, son of Risaldar Said Khan, resident of 91/6R, Police Station Haroonabad.	Ditto.
254	26th August 1963 ..	Abdul Ghafoor Khan, son of Col. Abdul Raoof Khan, Chak No. 82/5R, Police Station Haroonabad.	NPB rifle.
255	7th August 1963 ..	Murid Ahmad, son of Ch. Fazal Din, Patwari, resident of Chak No. 78/L, Police Station Haroonabad.	12 bore gun.
256	7th August 1963 ..	Muhammad Ismail, son of Imam Din, Patwari Mal, Chak No. 79/1L, Police Station Haroonabad.	Ditto.
257	27th August 1963 ..	Muahmmad Abdullah, son of Lal Din, resident of Chak No. 160-7R., Police Station, Haroonabad.	NPB Rifle.
258	7th August 1963 ..	Dost Muhammad, son of Malik Muhammad Hayat, resident of Chak No. 78/1L, Police Station Haroonabad.	Ditto.
		HAROONABAD	
259	12th September1963	Muhammad Ali, son of Dalmir Khan, resident of Chak No. 83/5R, Police Station.	Ditto.
260	12th September 1963	Shabbir Ahmad, son of Nur Din, resident of Chak No. 156/HR, Police Station Haroonabad.	Ditto.
261	12th September 1963	Yousaf Ali, son of Abdul Ghani, Signaller, 7R Canal Hakra, Police Station Fortabbas.	12 bore gun.
262	12th September 1963	Wali Muhammad, son of Muhammad Khan, resident of Chak No. 285/HR, Police Station Fortabbas.	Ditto.
263	12th Sptember 1963	Shah Muhammad ,son of Rashid, resident of Chak No. 285/HR, Police Station Fortabbas.	Ditto.
264	12th September 1963	Lal Khan, son of Muhammad Khan, resident of Chak No. 125/6R, Police Station Haroonabad.	Ditto.
265	12th September 1963	Sardar Muhammad, son of Naik Muhammad, resident of Chak No. 82/4R, Police Station Haroonabad.	Ditto.
266	14th September 1963	Muhammad Aslam, son of Ali Muhammad, resident of Chak No. 90/5R, Police Station Hoornabad.	Ditto.
267	14th September 1963	Syed Nazar Hussain, son of Syed Fazal Ahmad, resident of Chak No. 240-HB, Police Station Fortabbas.	Ditto.

Serial No.	Date on which licence was issued	Name and address of the licensee	Particulars of the weapon licenced
		TEHSIL FORTABBAS—*contd.*	
268	14th September 1963	Muhammad Ashraf, son of Muhammad Ali, resident of Chak No. 194/7R, Police Station Haroonabad.	12 Bore Gun.
269	16th September 1963	Muhammad Yaqub, son of Din Muhammad, resident of Chak No. 77/1L, Police Station Haroonabad.	Ditto.
270	12th September 1963	Muhammad Jamil, son of Ch. Barkat Ali, resident of Mandi Fortabbas.	Ditto.
271	7th September 1963	Hakim Ali, son of Fateh Ali Munshi Zaildar, Rest House Mianwala Toba, Police Station Haroonabad.	Ditto.
272	18th September 1963	Muhammad Hussain, son of Abdul Karim resident of Chak No. 242/HE, Police Station Fortabbas.	Ditto.
273	19th September 1963	Talib Hussain, son of Muhammad Din, resident of Chak No. 164/7R, Police Station Haroonabad	Ditto.
274	19th September 1963	Nur Khan, son of Gul Jan Khan, resident of Chak No 195/HB, Police Station Fortabbas	Ditto
275	19th September 1963	Yar Muhammad son of Nur Khan, resident of Chak No. 150/2L, Police Station Haroonabad.	Ditto.
276	12th September 1963	Nazir Ahmad, son of Rahmat Ali, resident of Chak No. 161/7R, Police Station Haroonabad.	Ditto.
277	20th September 1963	Muhammad Sharif, son of Karam Elahi, resident of Chak No. 150/2L, Police Station Haroonabad.	Ditto.
278	19th September 1963	Muhammad Nawaz, son of Gaus Muhammad, resident of Chak No. 150/2L, Police Station Haroonabad.	Ditto.
279	24th September 1963	Muhammad Ali, son of Fateh Muhammad Jam Canal Mianwali Banglow, Police Station Haroonabad.	Ditto.
280	30th September 1963	Muhammad Anwar, son of Ch. Ahmad Ali, resident of Haroonabad.	Ditto.
281	9th May 1963 ..	Syed Shamim-ul-Hassan Ramzi, Development Officer, Minchinabad.	N. P. B. Revolver/ Pistol.
282	29th May 1963 ..	Pir Muhammad Yar Chishti, son of Ghulam Ali Chishiti, resident of Village Pirgarh.	Ditto.
283	28th May 1963 ..	TEHSIL MINCHINABAD	12 Bore Gun.
284	28th May 1963 ..	Dr. Syed Zakur-ul-Haq, son of I/C Vetrinary Hospital, Minchinabad.	N. P. B. Revolver.

Serial No.	Date on which licence was issued	Name and address of the licensee	Particulars of the weapons licenced
		TEHSIL FORTABBAS—*concld.*	
285	28th May 1963 ..	Malik Muhammad Hayat Khan, son of Ahmed Ullah, resident of Village Jourki Sikhan.	12 Bore Gun.
286	25th May 1963 ..	Ch. Saeed-uz-Zaman, A. D. I. Schools, Minchinabad.	Ditto.
287	25th May 1963 ..	Sub-Nazar Muhammad Mirza, son of Muhammad Din Mirza, resident of Village Amruka.	Ditto.
288	28th May 1963 ..	Muhammad Akbar Khan, son of Haji Khan, resident of Pir Ghar.	N.P.B. Revolver.
		TEHSIL BAHAWALNAGAR	
289	23rd April 1963 ..	Sub-Nur Muhammad, son of Malik Mehdi Khan, resident of Rampura.	Ditto.
290	26th April 1963 ..	N.C.O. Hakim Khan, son of Sub-Nek Muhammad, C/o Border Belt Committee, Bahawalnagar.	Ditto.
291	26th April 1963 ..	N. C. O. Behram Khan, son of Tawana Khan, C/o Border Belt Committee, Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
292	27th April 1963 ..	Abdul Razaq, son of Ch. Abdul Rehman, C/o Abdul Khaliq Inspector Anti-Corruption.	N.P.B. Revolver.
293	29th April 1963 ..	Hafiz Muhammad Ishaque, son of Muhammad Ibrahim, resident of Masjid Railway, Bahawalnagar.	Ditto.
294	17th April 1963 ..	Muhammad Sher, son of Jahan Khan, resident of Village Rumwali.	12 Bore Gun.
295	2nd May 1963 ..	Sub-Said Zaman, son of Said Akbar Khan, C/o Desert Rangers, Bahawalnagar.	N. P. B. Revolver.
296	2nd May 1963 ..	Amir Ahmad Nawaz, son of Sh. Haq Dad, Special Ticket Examinar, Railway Bahawalnagar.	Ditto.
297	8th May 1963 ..	M. Jan Muhammad Akhtar, son of Mian Muhammad Suleman Qad, resident of Bahawalnagar.	Ditto.
298	29th April 1963 ..	Ch. Faiz Muhammad, son of Ch. Muhammad Ismail, resident of E. S. Phones, Telephone Exchange, Bahawalnagar.	Ditto.
299	15th May 1963 ..	Mr. Ghulam Safdar, son of Muhammad Hussain, Mughal, P. S. I. Police, Bahawalnagar.	Ditto.
300	15th May 1963 ..	Masood Ahmad Khan, son of Muhammad Sharif Khan, resident of Village Rojhanwali.	12 Bore Gun.

Serial No.	Date on which licence was issued	Name and address of the licensee	Particulars of the weapons licenced
		TEHSIL BAHAWALNAGAR—*contd.*	
301	11th May 1963 ..	Jamadar Afzal Shah, son of Sohrab Khan of Desert Rangers, Bahawalnagar.	N. P. B. Pistol.
302	14th May 1963 ..	Muhammad Altaf Hussain, son of Ch. Sardar Muhammad S. T. E, Railway, Bahawalnagar.	Ditto.
303	26th April 1963 ..	Ch. Abdul Khaliq, son of Haji Fateh Muhammad Field Kanungo, Tehsil Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
304	17th May 1963 ..	Bagh Ali, son of Goman, resident of Village Kamal Muhammad.	Ditto.
305	11th May 1963 ..	Sub-Gulzar Ahmad, son of Mukhtar Khan, of Desert Rangers, Bahawalnagar.	N. P. B. Revolver.
306	22nd May 1963 ..	Rana Muhammad Siddique, son of Ch. Abdul Aziz, Accountant of E. A. D.A., Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
307	15th May 1963 ..	Ghulam Hussain, son of Samman, resident of Village Labh Singh.	Ditto.
308	23rd May 1963 ..	Nazir Din ,son of Sher Muhammad resident of Dhagha Basti, Bahawalnagar.	Ditto.
309	25th May 1963 ..	Ghulam Rasul, son of Nur Muhammad, resident of Village Saidsarakanwali.	Ditto.
310	25th May 1963 ..	Mr. Abdul Karim, son of Karim Bux Khan, H. V. C. (R.), Deputy Commissioner Office, Bahawalnagar.	N.P.B. Revolver.
311	25th May 1963 ..	Mr. Abdul Ghani, son of Hasan Din, Junior Clerk, Deputy Commissioner Office, Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
312	25th May 1963 ..	Pir Shah Nawaz Bodla, son of Pir Chiragh Shah, resident of Village Qamar Din Bodla.	N. P. B. Revolver.
313	28th May 1963 ..	Muhammad Anwar, son of Samman Khan, resident of Vllage Allah Yar Chishti.	12 Bore Gun.
314	28th May 1963 ..	Mr. Shah Muhammad , son of Khan Muhammad, Junior Clerk, Deputy Commissioner Office, Bahawalnagar.	Ditto.
315	28th May 1963 ..	Mr. Bashir Ahmad, son of Imam Din, Junior Clerk, Deputy Commissioner Office, Bahawalnagar.	Ditto.
316	28th May 1963 ..	Mr. Elahi Bakhsh, son of Muhammad Bakhsh Khan, Junior Clerk, Deputy Commissioner Office, Bahawalnagar.	Ditto.
317	28th May 1963 ..	Ch. Muhammad Sharif, son of Ch. Sadar Din, Inspector of Octroi, Bahawalnagar.	N.P.B. Revolver.
318	25th May 1963 ..	Khushi Muhammad, son of Rehman, resident of Village Saidsar Akanwali.	12 Bore Gun.

Serial No.	Date on which Licence was issued	Name and address of the licensee	Particulars of the weapons licenced
		TEHSIL BAHAWALNAGAR—*Contd.*	
319	28th May 1963 ..	Malik Khurshid Iqbal, son of Abdul Razaq Clerk, District Council, Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
320	28th May 1963 ..	Ch. Muhammad Siddique, son of Barkat Ali, Divisional Accountant, Buildings and Roads, Bahawalnagar.	N.P.B. Revolver.
321	28th May 1963 ..	Mr. Muhammad Sabir, Ali son of Nazir Ali, Junior Clerk, Deputy Commissioner Office, Bahawalnagar.	Ditto.
322	31st May 1963 ..	Muhammad Ali, son of Gome Khan, resident of Dunga Bashnoian.	Ditto.
323	31st May 1963 ..	Muhammad Din, son of Lal Din, Lumbardar, Village Nanaksar.	12 Bore Gun.
324	31st May 1963 ..	Abdul Ghani, son of Ghulam Muhammad, resident of Village Noiwala.	Ditto.
325	31st May 1963 ..	Nazar Muhammad, son of Muhammad Amin, resident of Village Chughata Arain.	Ditto.
326	4th June 1963 ..	Rahim-ud-Din, son of Abdul Rehman, resident of Mission Agent, Mandi Bahawalnagar.	N. P. B. Revolver/ Pistol.
327	4th June 1963 ..	Muhammad Siddique, son of Haider Khan, resident of Mandi Bahawalnagar.	Ditto.
328	28th May 1963 ..	Mr. Muhammad Ashraf, son of Ch. Ghulam Muhammad, Line Superintendent S.S.I., D.WAPDA, Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
329	31st May 1963 ..	Rao Muhammad Yasin, son of Rao Muhammad Yousaf, resident of Gilla Mandi, Bahawalnagar.	N.P.B Revolver.
330	31st May 1963 ..	Ch. Ghulam Nabi, son of Muhammad Shahban Clerk, Land Reform, Tehsil Office, Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
331	5th June 1963 ..	Hakim Ahmad Yar Khan, son of Farid Khan, resident of Bank Street, Bahawalnagar.	Ditto.
332	5th June 1963 ..	Muhammad Amin, son of Hakim Ahmad, Yar Khan, resident of Bank Street, Bahawalnagar.	N.P.B. Revolver.
333	4th June 1963 ..	Mr. Muhammad Abad Khan, son of Ch. Firoz Din, resident of U.D.C. Office of D. S. C., Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
334	31st May 1963 ..	Ch. Muhammad Akram, son of Ch. Khair Din, resident of Proprietor of Tafreh Mahal Cinema, Bahawalnagar.	N.P.B. Revolver/ Pistol.

Serial No.	Date on which licence was issued	Name and address of the licensee	Particulars of the weapons licenced
		TEHSIL BAHAWALNAGAR—*contd.*	
335	31st May 1963 ..	Mr. Manzoor Ahmad, son of Ch. Muhammad Abdullah, Overseer, District Council, Bahawalnagar.	N.P.D. Revolver/Pistol.
336	31st May 1963 ..	Mr. Manzoor Ahmad, son of Ch. Muhammad Abdullah, Overseer, District Council Bahawalnager.	12 Bore Gun.
337	4th June 1963 ..	Muhammad Shafi, son of Haji Ali Muhammad, resident of Mauza Jagga, Sanateka.	N.P.B. Revolver/Pistol.
338	5th June 1963 ..	Mr. Rehmatullah, son of Ch. Fazal Dir, Junior Clerk, Office of D.I.S., Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
339	5th June 1963 ..	Mr. Muhammad Nasir Khan, son of Ghulam Nabi Khan, Junior Clerk, Office of D.I.S., Bahawalnagar.	Ditto.
340	6th June 1963 ..	Syed Yawar Hussain, son of Khurshid Hussain, residentof Yawar Street, Bahawalnagar.	Ditto.
341	4th June 1963 ..	Muhammad Yasin, son of Mehr Din, Senior Clerk, District Office, Bahawalnagar.	Ditto.
342	29th May 1963 ..	Mr. Sikander Ali, son of Ch. Shah Muhammad, Junior Clerk, District Office, Bahawalnagar.	Ditto.
343	28th May 1963 ..	Mr. Zia-Ullah Kiani, Lecturer, Government College, Bahawalnagar.	N.P.B. Revolver.
344	28th May 963 ..	Ch. Muhammad Rafique, Games Inspector, Bahawalnagar.	Ditto.
345	4th June 1963 ..	Mushtaq Ahmad, son of Ch. Ali Muhammad, Agriculture Assistant, Bahawalnagar.	Ditto.
346	28th May 1963 ..	Muhammad Bilal, son of Muhammad Suleman, resident of Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
347	28th May 1963 ..	Sakhi Muhammad, son of Jan Muhammad, resident of Girdawariwala Sharqi.	Ditto.
348	5th June 1963 ..	Rao Mohabit Ali Khan, son of Haji Sabdil Khan, resident of Dunga Bunga.	Ditto.
349	5th June 1963 ..	Ghulam Muhammad, son of Pir Muhammad Yar Chishti, resident of Paranwala.	Ditto.
350	5th June 1963 ..	Mr. Abdul Majid, son of Ch. Muhammad Hadi, Patwari, Bahawalnagar.	Ditto.

Serial No.	Date on which licence was issued	Name and address of the licensee	Particulars of the weapons licenced
		TEHSIL BAHAWALNAGAR—*contd.*	
351	4th June 1963 ..	Mr. Muhammad Saleem, son of Ch. Khair Din, Assistant Accountant, S. P. Office, Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
352	31st May 1963 ..	Mr. Muneer Ahmad, son of Nazar Muhammad, Clerk, A.D.B.D. Office, Bahawalnagar.	Ditto.
353	31st May 1963 ..	Mian Muhammad Ali, son of Muahmmad Yaqub, District Office, Bahawalnagar.	Ditto.
354	28th May 1963 ..	Mr. Saleem Ahmad, son of Ch. Muhammad Yousaf, Clerk, Deputy Commissioner's Office, Bahawalnagar	Ditto.
355	31st May 1963 ..	Mr. Abdul Sattar, son of Sufi Muhammad Hussain, Clerk, Deputy Commissioner's Office, Bahawalnagar.	Ditto.
356	31st May 1963 ..	Mr. Muhammad Jameel, son of Fiaz Khan, Clerk, Deputy Commissioners Office, Bahawalnagar.	Ditto.
357	28th May 1963 ..	Hafiz Muhammad Amin, son of Nur Din, Clerk, Deputy Commissioner's Office, Bahawalnagar.	Ditto.
358	7th June 1963 ..	Ch. Ghulam Rasul Tatla, son of Haji Hukam Din, A.D.I. School Organization, Bahawalnagar.	N.P.B. Revolver.
359	7th June 1963 ..	Ch. Muhammad Sharif, son of Ch. Allah Din, Clerk, Deputy Commissioner's Office, Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
360	7th June 1963 ..	Mr. Nazsir Ahmad Qureshi, Executive Engineer, WAPDA., Electricity, Bahawalnagar.	Ditto.
361	10th June 1963 ..	Muhammad Khan, son of Sher Khan, resident of Nasira Jodheka.	Ditto.
362	11th June 1963 ..	N. C. O. Muhammad Sharif, son of Talib Khan, care of Border Belt Committee, Bahawalnagar.	Ditto.
363	5th June 1963 ..	Syed Nazir Ahmad Shah, son of Abdul Qayyum Shah, Teacher A. V., Middle School, Bahawalnagar.	Ditto.
364	12th June 1963	Syed Sikander Ali Shah, Assistant Sub-Inspector Police, Police Station Sadiqpur.	Ditto.

Serial No.	Date on which licence was issued	Name and address of the licensee	Particulars of the weapons licenced
		TEHSIL BAHAWALNAGAR—*contd.*	
365	13th June 1963 ..	Mr. Abdul Haq, son of Ch. Khair Din, Sanitary Inspector, Pakistan Western Railway, Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
366	8th June 1963 ..	Syed Rehmat Shah, son of Syed Lal Shah, Clerk Depuay Commissioner Bahawalnagar.	Ditto.
367	10th June 1963 ..	Badar Din, son of Mian Hasil Khan, resident of Mauza Saidsar Akanwali.	Ditto.
368	10th June 1963 ..	Ghulam Muhammad, son of Badar Din, resident of Takeia No. 1.	Ditto.
369	18th June 1963 ..	Khan Khuda Bux, son of Khan Allah Bux, Sub-Divisional Officer Grainage Canal Rest House, Bahawalnagar.	N.P.B. Revolver/ Pistol.
370	14th June 1963 ..	Ghulam Moin-ud-Din, son of Shahawat Hussain, Ispector, Excise and Land Customs, Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
371	10th June 1963 ..	Mr. Mustaq Ahmad Khan, son of Muhammad Umar Khan, Railways Guard, Bahawalnagar.	N.P.B. Revlover.
372	10th June 1963 ..	Ch. Munawar Hussain Bhatti, Sub-Divisional Officer, WAPDA Power House, Bahawalnagar.	Ditto.
373	17th June 1963 ..	M. Mushtaq Ahmad, son of Pir Bux, Siah Nawis, Deputy Commissioner',s Office Bahaw alnagar.	12 Bore Gun.
374	17th June 1963 ..	Makhdum Syed Shamas-ud-Din, son of Makhdum Syed Muhammad Shah Gilani, Superintendent, Octori Bahawalnagar.	N.P.B. Revolver.
375	18th June 1963 ..	Barkat Ali, son of Ch. Niaz Din, Clerk D.I.S. Office, Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
376	13th June 1693 ..	Mr. Muhammad Mukhtar, son of Mian Ghulam Muhammad, resident of Khasranmwala.	Ditto.
377	26th June 1963 ..	Mr. Nur Ahmad Boota, son of Mian Allah Jawaya Bill Clerk, Deputy Commissioner's Office, Bahawalnagar.	Ditto.
378	13th June 1963 ..	Mr. Muhammad Suleman Naseem, son of Ch. Faqir Muhammad, Steno typist, Deputy Commissioner s Office, Bahawalnagar.	Ditto.
379	20th June 1963 ..	Ch. Ghulam Nabi, son of Nazer Din, Audit Clerk, Deputy Commissioner's Office, Bahawalnagar.	Ditto.

Serial No.	Date on which licence was issued	Name and address of the licensee	Particulars of the weapons licenced
		TEHSIL BAHAWALNAGAR—*concld.*	
380	25th June 1963 ..	Mr. Mahboob Ahmad Qureshi, son of Ghulam Muhammad, S. T. E., Railway Bahawalnagar.	N.P.B. Revolver.
		TEHSIL CHISTIAN	
381	25th June 1963 ..	Rana Muhammad Khans on of Ch. Ahmad Khan, Advocate, Bahawal. nagar.	Ditto.
382	9th April 1963 ..	Mr. Muhammad Sarfraz Ahmad, son of Ch. Nazar Muhammad, resident of Chishtian.	Arms and Ammunition.
383	26th April 1963 ..	Malik Muhammad Akbar Khan, son of Malik Nawab Khan, resident of Cha k No. 29/G.	N.P.B. Revolver.
384	11th May 1963 ..	Umar Hayat Bhatti, son of Ch. Fazal Din D. O. Chishtian.	Ditto.
385	26th April 1963 ..	Syed Abdu Qadir, son of Syed Jamal Shah, resident of Mauza Shahli Gharbi.	12 Bore Gun.
386	1st May 1963 ..	Abdul Rashid, son of Muhammad Ismail, resident of Chak No. 41/Farah.	N. P. B. Revolver.
387	22nd May 1963 ..	Rana Mukhtar Ahmad, son of Ch. Bunna Khan of Commission Agent Chishtian.	Ditto.
388	28th May 1963 ..	Ch. Muhammad Sarfraz, Ahmad, son of Ch. Nazar Muhammad, resident of Chishtian.	Ditto.
389	28th May 1963 ..	Rana Muhammad Tufal, son of Rana Daulat Ali Khan Lumbardar, Chak No. 9/Ford.	Ditto.
390	28th May 1963 ..	Ch. Muhamma d Bashir, son of Kamal Din, resident of Chishtian.	Ditto.
391	28th May 1963 ..	Mian Khan Muhammad, son of Sikandar Khan, resident of Mauza Suda.	12 Bore Gun.
392	31st May 1963 ..	Ch. Wali Muhammad, son of Ch. Allah Din, Cha k No. 9/G.	N. P. B. Revolver.
393	4th June 1963 ..	Ch. Nazur Ahmad, son of Ch. Ali Nawaz Khan, son of Malik Abdul Qayum, D. I. Police, Chishtian.	Ditto.
394	31st May 1963 ..	Abdul Haq, son of Ghulam Muham ad, resident of Chishtian.	12 bore gun.
395	31st May 1963 ..	Syed Niaz Muhammad, son of Hayadat Ullah, resident of Chak No. 9/Gajiani.	N. P. B. Revolver.
396	31st May 1963 ..	Rahman Shah, son of Rajab Ali, Shah, resident of Chak No. 7/Ford.	12 bore gun.

Serial No.	Date on which licence was issued	Name and address of the licensee	Particulars of the weapons licenced
		TEHSIL CHISHTIAN—*concld.*	
397	5th June 1962 ..	Mr. Aziz-ur-Rehman, son of Ch. Barkat Ali, Proprieter, Crown Cinema, Chishtian.	N. P. B. Revolver.
398	28th May 1963 ..	Ch. Fateh Muhammad, son of Haji Jan Muhammad, Lumbardar Chak No. 96/Farah.	Ditto.
399	31st May 1963 ..	Ch. Muhammad Anwar Rashid, son of Ch. Muhammad Ali, Commission Agent, Gilla Mandi Chishtian.	Ditto.
400	5th June 1963 ..	Ch. Muhammad Siddique, son of Ch. Ghulam Rasul, Commission Agent, Gallah, Mandi, Chishtian.	12 Bore Gun.
401	10th June 1963 ..	Abdul Jabbar Khan, son of Shah Muhammad, resident of Mauza Shahali Gharbi.	N. P. B. Revolver.
402	10th June 1953 ..	Khurshid Ahmad, son of Muhammad Ishaq, resident of Mari Shauq Shah.	12 Bore Gun.
403	10th June 1963 ..	Niaz Ahmad, son of Babu Khan, resident of Chak Chopa.	Ditto.
404	17th June 1963 ..	Ch. Sher Muhammad, son of Fauj Din, resident of Chak No. 125/Murad.	N. P. B. Revolver.
405	27th June 1963 ..	Khushi Muhammad, son of Haji Sadar Din, Conmission Agent of Chishtian.	12 Bore Gun.
406	29th June 1963 ..	Mian Muhammad Shafi, son of Umr Din, resident of Chak No. 2/Ford.	N. P. B. Revolver
407	1st April 1963 ..	Allah Yar, son of Sultan, resident of Chak No. 260/HR, Tehsil Fortabbas.	12 Bore Gun..
		TEHSIL FORTABBAS	
408	1st April 1963 ..	Bashir Ahmad, son of Ibrahim, resident of Chak No. 155/3L.	Ditto.
409	1st April 1963 ..	Nazir Ahmad, son of Ibrahim, resident of Chak No. 155/3L.	Ditto.
410	10th April 1963 ..	Abdul Rab, son of Haji Muhammad Khan, resident of Chak No. 152/2L.	Ditto.
411	10th April 1963 ..	Falak Sher, son of Nur Khan, resident of Chak No. 151/2L.	Ditto.
412	16th April 1963 ..	Zulfiqar Ali, son of Diam Khan, resident of Chak No. 83/5R.	N. P. B. Revolver.
413	16th April 1963 ..	Wazir Ali Bhatti, son of Sahibzada, resident of Chak No. 88/5R.	Ditto.
414	23rd April 1963 ..	Sher Shah, son of Haji Muhammad Yar resident of Chak No. 45/3R.	Ditto.
415	16th April 1963 ..	Allah Yar, son of Mehr Khan, resident of Chak No. 77/1L.	Ditto.

Serial No.	Date on which licence was issued	Name and address of the licensee	Particulars of the weapons licenced
		TEHSIL FORTABBAS	
416	10th April 1963 ..	Ch. Mushtaq Ahmad, son of Ch. Rehmat Khan, Vice Chairman, M. C., Harunabad.	N. P. B.Rifle.
417	10th April 1963 ..	Ch. Ikhlaq Ahmad, son of Ch. Rehmat Khan, resident of Chak No. 158/7R.	N. P. B. Revolver.
418	15th April 1963 ..	Mr. Muhammad Akram, son of Ch. Atta Muhammad, resident of Chak No. 57/4R.	Ditto.
419	2nd April 1963 ..	Nur Ahmad, son of Din Muhammad, resident of Chak No. 77/IL.	12 Bore Gun.
420	5th April 1963 ..	Haq Nawaz, son of Ikhtiar Khan, resident of Chak No. 150/2L.	Ditto.
421	16th April 1963 ..	Muhammad Nawaz, son of Gul Muhammad, resident of Chk No. 152/2L.	Ditto.
422	18th April 1963 ..	Muhammad Iqbal, son of Malik Dost Muhammad, resident of Chak No. 77/1L.	Ditto.
423	1st April 1963 ..	Muhammad Nawaz, Khan, son of Ahmad Khan, resident of Chak No. 77/1L.	Ditto.
424	1st April 1963 ..	Wahid Bakhsh, son of Sultan Khan, resident of Chak No. 316/HR.	Ditto.
425	1st April 1963 ..	Muhammad Bakhsh, son of Sher Khan, resident of Chak No. 316/HR.	Ditto.
426	1st April 1963 ..	Ghulam Muhammad, son of Haji Muhammad Ramzan, resident of Chak No. 316/HR.	Ditto.
427	1st April 1963 ..	Nur Muhammad, son of Ranjha Khan, resident of Chak No. 316/HR.	Ditto.
428	3rd April 1963 ..	Din Muhammad, son of Nawab Din, resident of Chak No. 115/6R.	Ditto.
429	3rd April 1963 ..	Atta Muhammad, son of Ghazi Khan, resident of Chak No. 115/6R.	Ditto.
430	25th April 1963 ..	Ch. Ghulam, Rasul, son of Khushi Muhammad, resident of Chak No. 33/3R.	N. P. B. Revolver.
431	3rd May 1963 ..	Sher Shah, son of Haji Muhammad Yar, resident of Chak No. 45/3R.	12 Bore Gun.
432	3rd May 1962 ..	Aziz Khan, son of Ahmad Khan, resident of Chak No. 45/3R.	Ditto.
433	26th April 1963	Phoolay Khan, son of Muhammad Murad, resident of Chak No. 316/HR.	Ditto.
434	26th April 1963 ..	Muhammad Sadiq, son of Sultan Khan, resident of Chak No. 316/HR.	Ditto.
435	26th April 1963 ..	Mishri Khan, son of Waryam, resident of Chak No. 316/HE.	Ditto.

Serial No.	Date on which licence was issued	Name and address of the licensee	Particulars of the weapons licenced
436	26th April 1963 ..	Lal Khan, son of Ghulam Farid, resident of Chak No. 316/HR.	12 Bore Gun.
437	13th May 1963 ..	Rasul Jan, son of Ghulam Jan, resident of Chak No. 17/1R.	Ditto.
438	15th May 1963 ..	Ghulam Ali, son of Ainir Ali, resident of Chak No. 115/6R.	Ditto.
439	15th May 1963 ..	Muhammad Ramzan, son of Haji Hassan, resident of Chak No. 115/ 6R.	Ditto.
440	15th May 1963 ..	Malik Muhammad Amin, son of Malik Allah Yar, resident of Chak No. 79/1L.	Ditto.
441	26th May 1963 ...	Abdul Ghaffar, son of Haji Miran Bakhsh, ressident of Chak No. 79-IL.	Ditto.
442	16th Jun 1963 ...	Ch. Muhammad Tufail, son of Ch. Ali Muhammad, resident of Chak No. 4/1R.	Ditto.
443	15th May 1963 ...	Muhammad Abdullah, son of Hayat Muhammad, resident of Chak No. 169/ 7R.	Ditto.
444	22nd May 1963 ...	Mar Muhammad, son of Muhammad Hussain, resident of Chak No. 58 4R.	Ditto.
445	23rd May 1963 ...	Ch. Umar Din, son of Mian Iddu, Press Reporter, Mandi Fortabbas.	N.B. Revolver.
446	25th May 1963 ...	Ch. Allah Ditta, son of Fazal Din, Lumbardar, Chak No. 12/8R.	Ditto.
447	21st April 1963 ...	Sharaf Din.s on of Mahram Khan, resident of Chak No. 203/8R.	12 Bore Gun.
448	28th May 1963 ...	Mamand Khan, son of Sajawal Khan, resident of Chak No. 113/6R.	Ditto.
449	28th May 1963 ...	Khurshid Muhammad, son of Muhammad Hayat, resident of Chak No. 50/4R.	Ditto.
450	4th June 1963 ...	Sh. Rehmat Ali, son of Shams Din, resident of Faqirwali.	N.P.B. Revolver.
451	28th May 1963 ...	Noor Muhammad, son of Ghulam Muhammad, resident of Chak No. 38/ 3R.	12 Bore Gun.
452	28th May 1963 ...	Ch. Ghulam Rasul, son of Ali Muhammad, resident of Chak No. 60/4R.	N.P.B. Revolver.
453	5th June 1963 ...	Hafiz Abdul Wali, son of Sufi Abdul Hamid Khan, resident of Chak No. 270/ HR.	Ditto.
454	31st May 1963 ...	Nazir Ahmad, son of Fazal Din, resident of Chak No. 427/6R.	12 Bore Gun.
455	31st May 1963 ...	Abdul Ghafoor, son of Haji Muhammad Ibrahim, resident of Chak No. 69/4R.	N.P.B. Revolver.

Serial No.	Date on which licence was issued	Name and address of the Licensee	Particulars of the weapons licenced
456	31st May 1963 ...	Ch. Muhammad Azimullah, son of Rehmatullah, resident of Harunabad.	N. P. B. Revolver.
457	31st May 1963 ...	Sufi Ghulam Mustafa, son of Nur Muhammad, resident of Chak No. 69-4R.	Ditto.
458	31st May 1963 ...	Mr. Hamid-ur- Rehman, son of Abdul Karim, resident of Harunabad.	12 Bore Gun.
459	31st May 1963 ...	Sayed Faiz-ul-Hassan Shah, son of Syed Azim Shah. Chairman, Union Council Chak No.68-4R.	N.P.B. Revolver.
460	31st May 1963 ...	Ditto ...	12 bore gun.
461	28th May 1963 ...	Ch. Muhammad Sharif, son of Ch. Allah Ditta, Girdawar Kanugo, Tehsil Fortabbas.	N.P.B. Revolver.
462	31st May 1963 ...	Raja Gazanfar Ali, son of Raja Sultan Ahmad, resident of Chak No. 49-3R.	12 bore gun.
463	31st May 1963 ...	Ch. Muhammad Sharif, son of Khushi Muhammad, Commission Agent Harunabad.	N.P.B. Revolver.
464	31st May 1963 ...	Ghulam Rasul, son of Umar Din, resident of Chak No. 109-6R.	12 Bore Gun.
465	5th June 1963 ...	Shabbir Ahmad, son of Said Muhammad Chak No. 101-6R.	Ditto.
466	4th June 1963 ...	Ch. Muhammad Sadiq, son of Noor Muhammad, Girdawar Kanugo Tehsil Fortabbas.	Ditto.
467	4th June 1963 ...	Abdul Hamid. son of Ch. Himat Ullah Shah, Manager, Governments Seed Farm, Harunabad.	N.P.B. Revolver.
468	4th Jun 1963 ...	Rehmat Ali, son of Umar Hayat, resident of Chak No. 105-6R.	12 Bore Gun.
469	4th June 1963 ...	Barkat Ali, son of Rehmat Ali, Chak No. 103-6R.	Ditto.
470	4th June 1963 ...	Ahmad Khan,s on of Fateh Muhammad, resident of Chak No. 103-6R.	Ditto.
471	4th June 1963 ...	Gulmuwaz Khan, son of Nur Khan, Chak No. 150-2L.	Ditto.
472	4th June 1964 ...	Falak Sher, son of Muhammad Sher, resident of Chak No. 154-2L.	Ditto.
473	4th June 1963 ...	Malik Muhammad Khan, son of Nur Khan, resident of Chak No. 150-21.	N.P.B. Revolver.
474	4th June 1963 ...	Muhammad Sher, son of Falak Sher, resident of Chak No. 154-3L.	12 Bore Gun.

Serial No.	Date on which licence was issued	Name and address of the licensee	Particulars of the weapons licenced.
475	4th June 1963 ...	Muhammad Afzal, son of Sher Khan, resi dent of Chak No. 154-3L.	12 Bore Gun.
476	7th June 1963 ...	Sardar Muhammad, son of Khushi Mu-hammad, Chak No. 68-4L.	N.P.B. Revolver.
477	7th June 1963 ...	Ghulam Nabi, son of Hashim Ali, resident of Chak No. 68-4R.	Ditto.
478	7th June 1963 ...	Muhammad Nawaz, son of Ghulam Muha mmad, resident of Chak No. 79-1L.	Ditto.
479	7th June 1963 ...	Khan Muhammad, son of Qadir Bux, resident of Chak No. 289-HR.	Ditto.
480	7th June 1963 ...	Goman Khan, son of Allah Bux, Chak No. 289-HR.	Ditto.
481	7th June 1963 ..	Waris Khan, son of Hakim Khan, resident of Chak No. 316/HR.	Ditto.
482	7th June 1963 ..	Salam Khan ,son of Sultan, resident of Chak No. 316/HR.	Ditto.
483	7th June 1963 ..	Allah Yar, son of Allah Jawaya, resident of Chak No. 282/HE.	Ditto.
484	7th June 1963 ..	Fazal Khan, son of Azim Khan, resident of Chak No. 299/HR.	Ditto.
485	12th June 1963 ..	Mushtaq Ahmad, son of Ch. Kamal Din, resident of Chak No. 66/4R.	Ditto.
486	12th June 1963 ..	Hakim Ali, son of Fateh Din, resident of Faqirwali.	Ditto.
487	13th June 1963 ..	Haji Abdul Ghafoor, son of Din Muham-mad, resident of Chak No. 89/5R.	12 Bore Gun.
488	10th June 1963 ..	Malik Aziz Ullah, son of Malik Zind Wida, Sub-Divisional Officer, Fortabbas.	N. P. B. Revolver.
489	22nd June 1963 ..	Anwar Khan, son of Shahre Khan, Chak No. 79/1L, Tephil,Menchinabad	12 Bore Gun.
490	2nd October 1963 ..	Sher Muhammad, son of Usman, resident of Muhammadpur Sansaran, Police Station, Minchinabad.	Ditto.
491	11th October 1963	Muhammad Shafi Khan, son of Suleman Khan, resident of Mauza Hazara Singh, Police Station Minchinabad.	Ditto.
		TEHSIL BAHAWALNAGAR	
492	2nd October 1963 ..	Mr. Muhammad Irshad Ali, son of Ch. Firoz Din, Stenographe, District Council, Behewalnagar.	Ditto.

Serial No.	Date on which licence was issued	Name and address of the licensee	Particulars of the weapons licenced
		TEHSIL MINCHINABAD	
493	5th October 1963 ..	Nur Muhammad, son of Din Muhammad, resident of Toba Allah Yar Tehsil Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
494	4th October 1963 ..	Muhammad Abbas, son of Muhammad Siddique, resident of Godown Keeper Bank of Bahawalpur Ltd. Bahawalnagar.	Ditto.
495	5th October 1963 ..	Fazal Hussain, son of Hasan Muhammad, resident of Mohallah Nizampur, Police Station Bahawalnagar.	Ditto.
496	7th October 1963 ..	Abdullah Khan, son of Akbar Khan, resident of Kot Hemraj, Police Station Bahawalnagar.	Ditto.
497	7th October 1963 ..	Mr. Khazar Hayat, son of Muhammad Anwar Shah, Middle School, Bala Arain, Police Station Bahawalnagar.	Ditto.
498	7th October 9163 ..	Mr. Ghulam Rasul, son of Ch. Hakim Ali, H. M. Middle School, Jhandwala, Police Station Dunga Bunga.	Ditto.
499	1st October 1963 ..	Muhammad Yusaf, son of Muhammad Ibrahim, resident of Mauza Nanik Chand, Police Station Bahawalnagar.	Ditto.
500	1st October 1963 ..	Atta Muhammad, son of Mian Musa Khan, resident of Mauza Nanik Chand, Police Station Bahawalnagar.	Rifle 405 bore, M.P.B.
501	7th October 1963 ..	Muhammad Amin, son of Yousaf Ali, resident of Saidsar Akanwali, Police Station Dunga Bunga.	12 Bore Gun.
302	5th October 1963 ..	Mian Muhammad Din, son of Nur Hassan, resident of Saidsar Akanwali Police Station Dunga Bunga.	Ditto.
503	12th October 1963..	M. Qamarus Salam, son of Qamar Din, Khan, resident of Fazalabad, Police Station Sadiqpur.	N.P .B. Revolver.
504	14th October 1963..	413 Head Constable M. Faiz Muhammad, son of Wali Muhammad, Superintendent Police Office, Bahawalnagar.	12 bore gun.
505	15th October 1963..	Muhammad Ali, son of Bakhshya Khan, resident of Malakpura, Police Station Bahawalnagar.	Ditto.
506	14th October 1963..	Khushi Muhammad, son of Sikandar, resident of Kot Sher Muhammad, Police Station Bahawalnagar.	Ditto.
507	11th October 1963..	Sh. Aldar Ahmad, son of Muhammad Rafi, Karyana Merchant, Bahawalnagar.	Ditto.

Serial No.	Date on which Licence was issued	Name and address of the Licensee	Particulars of the weapons licenced
508	16th October 1963	Nur Muhammad, son of Bilal *alias* Bala, resident of Mauza Jahanianwala. Police Station Dunga Bunga.	12 Bar Gun.
509	16th October 1963	Sh. Abdul Rehman, son of Khadam Hussain Commission Agent, Star Trading, Gallah Mandi Bahawalnagar.	Ditto.
510	29th October 1963	Atta Muhammad, son of Ghulam Muhammad, resident of Lakhmir Dhudhi. Police Station Bahawalnagar.	Ditto.
511	2nd November 1963	Syed Kabbar Hussain, Shah N. T. Fortabbas, resident of Bahawalnagar.	Ditto.
512	4th November 1963	Haji Muhammad Rafiq, son of Elahi Bakhsh, resident of Wazirpura. Police Station Bahawalnagar.	Ditto.
513	4th November 1963	M. Muhammad Jahangir, son of Muhammad Anwar Khan, School Teacher A.-- Middle School, Bahawalnagar.	Ditto.
514	13th November 1963	Mr. Makhdum Ali son of Mian Nur Muhammad Range, Forest Officer, Bahawalnagar.	32 Bore Pistol.
515	14th November 1963	Syed Akhtar, son of Syed Ibrahim, resident of Bahawalnagar, Namat Cotton Factory.	12 Bore Gun.
516	18th November 1963	Mr. Manzur Ahmad, son of Ch. Sadar Din, Assistant Station Master, Takhat Mahal, resident of B. Bast. Bahawalnagar.	Ditto.
517	16th November 1963	Saeed Ahmad, son of Qasim Ali, resident of Mauza Chighte Arain, Police Station Bahawalnagar.	Ditto.
518	20th November 1963	Ch. Nazir Ahmad, son of Ch. Muhammad Siddique Inspector of Works, Pakistan Western Railway, Bahawalnagar.	Ditto.
519	18th November 1963	Mr. Nathu Khan, son of Basit Ali, Sepoy Anti-Corruption, Police Station Dunga Bunga.	Ditto.
520	19th November 1963	Sh. Ghulam Ahmad, son of Sh. Piroz Din, resident of Eidgah Road, Bahawalnagar.	32 Bore Revolver.
521	22nd November 1963	Mr. Ghulam Nabi, son of Ch. Shahab Din, N. W. B. N. T. Tehsil, Bahawalnagar.	12 Bore Gun.
		Tehsil Chishtian	
522	3rd October 1963 ..	Mian Jamal Muhammad Khan, son of Ghulam Jahamian Khan, resident of Shaha Farid Police, Station, Samasatta.	Ditto.
523	1st October 1963 ..	Ch. Abdul Rehman Khan, son of Barkat Ali Khan, resident of Chishtian.	Ditto.

Serial No.	Date on which License was issued	Name and address of the licensee	Particulars of the weapons Licenced
		TEHSIL CHISHTIAN	
524	5th October 1963 ..	Ch. Ali Muhammad, son of Muhammad Bakhsh, Comission Agent, Gallah Mandi Chishtian.	12 Bore Gun.
525	19th October 1963 ..	Muhammad Yasin Khan, son of Hafiz Abdullah Khan, resident of Chak Chupa, Police Station Chishtian.	Ditto.
526	11th November 1963	Muhammad Din, son of Ahmad Din, resident of Chak No. 25-G., Police Station Chishtian.	Ditto.
527	9th November 1963	Mr. Abdus Sattar, son of Ata Muhammad, resident of Chak No. 38-Fateh, Police Station Chishtian.	Ditto.
528	18th November 1963	Malik Nur Muhammad, son of Jalal Din, resident of Mauza Qabul Fattani. Police Station Chishtian.	Ditto.
529	15th November 1963	Bashir Ahmad, son of Chanin Din, resident of Mandi Chishtian.	Ditto.
530	23rd November 1963	Muhammad Rafique, son of Ghulam Muhammad, resident of Chak No. 38-F, Police Sation Chishtian.	Ditto.
531	3rd December 1963	Haji Ahmad Din, son of Mahmood Khan, resident of Chak No. 170 Murad, Police Station Dinwala.	Ditto.
		TEHSIL FORTABBAS.	
532	2nd October 1963 ..	Ch. Muhammad Hussain, son of Ch. Ghulam Muhammad, Commission Agent, Ghalla Mandi, Harunabad.	N.P.B. Revolver.
533	1st October 1963 ..	Ch. Muhammad Ashraf, son of Ch. Abdul Ghani, resident of 192-78, Police Station Harunabad.	12 Bore Gun.
534	1st October 1963 ..	Khushi Muhammad, son of Ali Muhammad resident of Harunabad.	Ditto.
535	7th October 1963 ..	Abdul Majid, son of Aziz Din, resident of Chak No. 262-HR., Police Station Fortabbas.	Ditto.
536	16th October 1963	Khuda Bakhsh, son of Skikandar Khan, resident of Chak No. 124-6R., Police Station Haroonabad.	Ditto.
537	21st October 1963	Muhammad Abuzer, son of Raja Sub-Aswar Khan, resident of Chak No. 57-4R. Police Station Haroonabad.	Ditto.

Serial No.	Date on which Licence was issued	Name and address of the licensee	Particulars of the weapons Licenced
538	23rd October 1963	Ghulam Hayat, son of Karam Dad, resident of Chak No. 158-7R., Police Station Haroonabad.	12 Bore Gun.
539	4th November 1963	Mr. Asmat Ullah Kureshi, Manager, National Bank of Pakistan Haroonabad.	N.A.P.B. Revolver.
540	4th October 1963 ..	Muhammad Bashir, son of Khushi Muhammad, resident of Chak No. 70-4R., Police Station Haroonabad.	12 bore Gun.
541	17th October 1963 ..	Ghulam Nabi, son of Haji, resident of No. 132-6-R., Police Station Haroonabad.	Ditto.
542	25th October 1963	Rashid Ahmad, son of Tufail Muhammad, resident of Chak No. 132-6-R., Police Station Haroonabad.	Ditto.
543	11th November 1963	Lal Khan, son of Ghulam Mohy-ud-Din, resident of Chak No. 57 4-R., Police Station Harronabad.	Ditto.
544	4th December 1963	Bashir Ahmad, son of Ch. Ali Muhammad Headmaster A. V. Middle, School, Chak No. 196 HB., P.S. F.A.	Ditto.
545	5th December 1963	Ahmad Ali, son of Ch. Siraj-ud-Din, resident of Chak No. 295-HL., Police Station Maroot.	Ditto.

2991 PLA—600—26-8-65—SGPWP Lahore.

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

SIXTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Tuesday, the 2nd June, 1964

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-10 a.m. of the Clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَفَمَنْ يَّعْلَمُ أَنَّمَآ أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمٰى ۚ
إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ ۝ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا
يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۝ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ أَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ أَنْ
يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝ وَالَّذِيْنَ
صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولٰٓئِكَ
لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝

پ ۱۳- س ۱۳- ع ۹- آیات ۱۹ تا ۲۲

بھلا جو شخص یہ جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے وہ حق ہے (وہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو اندھا ہے (دراصل) سمجھتے تو وہی ہیں جو عقلمند ہیں جو اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور قول و قرار کو نہیں توڑتے (اور جن رشتوں) کو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے ان کو جوڑے رکھتے اور اپنے پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے (مصائب میں) صبر کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں اور نیکی سے برائی کو دور کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے لئے عاقبت کا گھر ہے۔

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: Sir before we proceed further, I would like to know what is the report of the engineers about the condition of the Hall?

Mr. Speaker: I am grateful to the Minister for works and his staff, which has worked for the whole of the night, and they have reported that the Hall is quite safe to carry on the proceedings of the Assembly.

Now the Question Hour.

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker: Chaudhri Muhammad Ali.

NAMES OF THE SCHEMES IMPLEMENTED IN BAHAWALPUR DIVISION DURING FISCAL YEAR 1962-63

*6128. **Chaudhri Muhammad Ali**: Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state, the names of the schemes implemented in Bahawalpur Division during Fiscal year 1962-63 alongwith (*i*) the total cost of each scheme, (*ii*) the date of commencement and completion of each scheme, (*iii*) the monthly expenditure incurred on each scheme, from the date of its commencement to 31st December 1963,(*iv*) the dates on which the tenders were invited and accepted for each scheme, and (*v*) the location of the said scheme?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Latif Khan): The information is still awaited from a number of Departments who are being constantly reminded in this behalf. Vigorous efforts are being made to collect the requisite information as early as possible. As soon as the requisite material is collected, it will be placed before the House.

CASES OF THE OFFICIALS BELONGING TO BAHAWALPUR DIVISION PENDING WITH THE WEST PAKISTAN PUBLIC SERVICE COMMISSION

*6183. **Chaudhri Muhammad Ali**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state the number and names of the officials belonging to Bahawalpur Division whose cases are pending with the West Pakistan Public Service Commission for advice along with the dates on which these cases were received by thesaid Commission and the reason for not disposing of them so far?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) : مطلوبہ معلومات منسلکہ کیفیت نامے میں درج ہیں *

---

*Please see Appendix I at the end.

AGENCIES IN RECEIPT OF FOREIGN AID THROUGH PROVINCIAL GOVERNMENT.

*6245. **Chaudhri Muhammad Ibrahim:** Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state :—

(*a*) names of different agencies in the province in receipt of foreign aid through the Provincial Government;

(*b*) the yearly amount of aid received by each agency; during 1958, 63 ;

(*c*) the names of countries from which aid was received ;

(*d*) in case the amount was received as loan the rate of interest to be paid in each case and the period of its repayment ;

(*e*) the names of the schemes on which the amount was spent ;

(*f*) the benefits derived or to be derived from each of the said schemes?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Latif Khan): A statement containing the requisite information received so far in the Planning & Development Department is placed on the table* Efforts are being made to collect the remaining information which will also be placed before the House as soon as possible.

چودھری محمد ابراھیم—جناب والا ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری فرمائیں گے کہ یہ جو ایڈ ہمیں مل رہی ہے اس پر ساڑھے چھ فیصدی سود دیا جا رہا ہے پھر بھی اسے ایڈ کے نام سے پکارتے ہیں ۔

Mr. Speaker : What information does the member want?

چودھری محمد ابراھیم—جناب والا ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ایڈ کی بجائے اس کا کوئی اور دوسرا نام رکھیں ۔

Mr. Speaker : That is a suggestion.

AMOUNT ALLOCATED FOR DEVELOPMENT PROGRAMME IN SECOND FIVE YEAR PLAN (1960-65)

*6349. **Master Khan Gul:** Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state :—

(*a*) the amount proposed to be allocated to each region of the Province for development programme in the Second Five Year Plan (1960-65) ;

(*b*) details of the amount actually allocated and spent so far in each region, respectively ;

*Please see Appendix II at the end.

(*c*) schemes under the consideration of the Government on which the rest of the amount will be spent in each region?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Latif Khan): (*a*) and (*b*) In order to work out the real allocation to a particular Region or area of the Province, it is necessary to carry out a complete economic analysis of the Annual Development Budgets for the years concerned. This analysis would include apportionment of outlays and benefits in respect of the schemes which are being implemented on Provincial Basis. This exercise will be a clossal task needing employment of a large economic staff, and the product will not be commensurate with the effort involved. It is, therefore, regretted that the information cannot be supplied.

(*c*) In view of (*a*) and (*b*) above, question does not arise?

SUB-DIVISION NAROWAL

*6387. **Chaudhri Muhammad Ibrahim**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state:—

(*a*) the date on which Narowal was made a Sub Division;

(*b*) the names of the S.D.Ms who held charge of the above said Sub-Division up-to-date together with the dates of their (*i*) taking over and (*ii*) handing over of the charge, (*iii*) and of conferment of appellate powers of a Collector on them;

(*c*) whether it is a fact that the present S. D. M. Narowal does not enjoy the appellate powers of a Collector if so, the time by which these powers are likely to be conferred upon him;

(*d*) the number of pending revenue appeals to Collector in the said Sub-Division;

(*e*) the number of pending appeals pertaining to the above said Sub-Division ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : The requisite information is given below seriatum :

(*a*) A Sub-Division comprising of Narowal and Shakargarh Tehsil of Sialkot district with Headquarters at Narowal was created,—*vide* Revenue Department notification No. 1283-R, dated the 28th July, 1950.

(*b*) the following officers held charge of the Sub-Division for the dates noted against each :—

Serial No.	Name of officer	Date of taking over taking	Date of making over charge	The date of conferment of the powers of a Collector
1	Syed Manzoor Hussain, P.C.S.	8th August 1950 ..	24th April 1952 ...	8th August 1950.

2	Mr. A. K M. Ahsan, C.S.P.	1st May 1952 ...	9th October 1952 ..	...
3	Mian Muhammad Saeed, P.C.S.	16th October 1952...	21st February 1953	16th October 1952.
4	Mr. Alaud-Din, P.C.S.	1st March 1952 ...	4th July 1954 ..	27th January 1954.
5	Sh. Riaz-ul-Haq, P.C.S.	5th July 1954 ...	24th November 1954	5th July 1954.
6	Ch. Muhammad Afzal Khan, P.C.S.	25th November 1954	23rd October 1956...	25th November 1954.
7	Ch. Walayat Hussain, P.C.S.	23rd October 1956 ..	31st December 1956	...
8	Mr. Aziz-ul-Haq Masood.	2nd January 1957...	18th January 1957	...
9	Ch. Muhammad Bashir, P.C.S.	18th January 1957	3rd July 1959 ...	21st October 1957.
10	Malik Abdul Latif, C.S.P.	3rd July 1959 ...	1st April 1961 ...	16th October 1959.
11	Sardar Ahmad Kamal-ud-Din, P.C.S.	1st April 1961 ...	21st July 1961	*Ex*-Officio Powers.
12	Mr. Muzaffr Qadir, C.S.P.	28th July 1961 ...	23rd April 1962	
13	Mr. S. R. Poonegar, C.S.P.	3rd April 1962 ...	18th January 1964	3rd April 1962 to 19th May 1963.
14	Mr. Muhammad Lutf-Ullah, C.S.P.	19th February 1964	To date ...	27th April 1964.

(*c*) Mr. Muhammad Lutfullah, C. S. P., Sub-Divisional Officer, Narowal, was invested with the powers of a Collector to hear and determine appeals from the orders and decrees of Assistant Collector 1st and 2nd Grades under section 13 of the Punjab Land Revenue Act, 1887, section 80 of the Punjab Tenancy Act, 1887 and all powers of a Collector under the Land Acquisition Act, 1894, *vide* Government of West Pakiston, Revenue Department, notification No. 3029-64/1952-E-EVI, dated 27th April 1964.

(*d*) The number of revenue appeals relating to Narowal Sub-Division pending at the District Headquarter is 2 . These appeals are being sent to the Sub-Divisional Officer, Narowal for disposal.

(*e*) The number of appeals pertaining to Narowal Sub-Division pending with the Sub-Divisional Officer, Narowal is 159.

چودھری محمد ابراھیم—جناب سوال کے حصہ ,,ب،، کے جواب میں ایک لسٹ فراہم کی گئی ھے۔ میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کی توجہ اس طرف دلانا چاھتا ھوں کہ سب ڈویژنل آفیسر جو مقرر ھوئے ھیں ان میں کوئی ۱۶ دن وھاں رھا ھے کوئی دو مہینے کوئی تین مہینے کوئی چار مہینے رھا ھے ۔ اس طرح سب ڈویژن کا کام خصوصاً جب کہ چھ ماہ پاور invest کرنے میں لگ چل سکتا ھے ۔

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Mr. Hanif Siddiqi has rightly anticipated because he has himself remained Secretary of the Department. These exigencies of service determine the movement of the officer concerned whether it is for one month or two months or two years. Really, it is not the criterion. The criterion is as to what is the requirement of a particular service required at a particular place and which individual, as such, will be able to deliver the goods. Therefore, the transfers are made accordingly. No hard and fast rules could be laid down.

مسٹر افتخار احمد خان—جناب صدر ۔ کیا حکومت کو ۱۶ دن ۔ ایک ماہ یا آٹھ دن میں یہ پتہ چل جاتا ھے کہ وھاں اس کی ضرورت نہیں ؟

وزیر قانون—جی ھاں جناب ۔ ھمیں تو ایک گھنٹے میں پتہ چل جاتا ھے کہ وھاں اس کی ضرورت نہیں ھے ۔ (قہقہہ)

IMPLEMENTATION OF SCHEMES UNDER "PL-480" AND "RURAL WORKS PROGRAMME" IN HYDERABAD DIVISION

*6554. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state :—

(*a*) the basis on which funds have been distributed to each District of the Province under "PL-480" and "Rural Works Programme" during the current fiscal year alongwith the amount given to each District of Hyderabad Division under the said programme during the said year ;

(*b*) whether it is a fact that on page 31 of the "annual number" of "West Pakistan" 1963 (English Edition) Tharparkar District has been shown as a backward area ;

(*c*) out of the amount of Rs. 44,45,000 given to Tharparkar District under the said programme during the said year as shown on page 39 of the abovesaid brochure the share of Thar Sub-Division and Taluka Umerkot along with the basis on which the said amount was distributed among various areas of the said District ;

(*d*) whether any grant was given to the backward area of Thar Desert of Tharparkar District during the said year under the said Programme ; if

so, the details of the amount given to the said area alongwith the amount given to the rest of the said District ;

(*e*) the population and area of Thar and the rest of Tharparkar District minus the population of Town Committees of the said District ;

(*f*) whether it is a fact that Thar area has received less amount than that actually earmarked for it ; if so, reasons thereof and the steps Government intend to take to give full share of the amount to the said area along with the approximate date by which action will be taken in this behalf ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Latif Khan) : (*a*) The amount of Rs. 10 crores which was provided in the Development Budget for 1963-64 for Rural Works Programme in West Pakistan, has been distributed among the districts on the following basis :—

(*i*) 50 per cent of the amount has been distributed on population basis ; and

(*ii*) 50 per cent of the amount has been distributed equally among all the Districts.

The allocations made to the Districts of Hyderabad Division on the aforesaid basis for Rural Works Programme during 1963-64 are as follows :—

Hyderabad District	...	Rs. 25·40 lacs.
Dadu District	...	Rs. 16·40 lacs.
Tharparkar District	...	Rs. 19·40 lacs.
Sanghar District	...	Rs. 15·90 lacs.
Thatta District	...	Rs. 14·90 lacs.

(*b*) In the publication entitled "West Pakistan Year Book 1963", Tharparkar and Nagarparker have been mentioned as backward areas at page 31 by the Irrigation Department.

(*c*) As stated in answer to clause (*a*), the amount allocated to Tharparkar District for Rural Works Programme is Rs. 19·40 lacs and not Rs. 44·45 lacs. As far as the West Pakistan Year Book 1963 is concerned, there is no mention of any amount at page 39, as stated in the question. The amount allocated to the development schemes of Desert portion of Umer kot Taluka during the current financial year by the District Council, Tharparker, out of the afore-mentioned grant, is Rs. 10,03,000. The said amount was distributed according to the requirements received from various Union Councils and Tehsil Councils of the Desert area.

(*d*) No separate allocations were made to any part of a District by the Provincial Government. The allocation for the entire District of Tharparkar has already been indicated in answer to clause (*a*) above.

(*e*) The total population and the area of District Tharparkar excluding the population and the area of Town Committees is 703,720 souls and 6,766,704 areas respectively. The total area of the Desert Taluka including portion of Umerkot Taluka is 4,873,612 acres and its population is 301,312 souls.

(*f*) No.

IMPLEMENTATION OF DEVELOPMENT SCHEMES IN THE BACKWARD AREAS OF THAR DESERT

*6555. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that under the "Divisional Basis Scheme" a sum of Rs. 4,50,00,000 has been given to Hyderabad Division during the current fiscal year ;

(*b*) whether it is a fact that the Districts of Tharparkar and Sanghar include Thar desert which is a sandy tract and depends only on rain-water for irrigation ; if so, the population and the area of the said desert ;

(*c*) whether it is a fact that no amount has been spent on development schemes in the backward areas of Thar desert under the said schemes ; if so, reasons therefor ;

(*d*) whether Government intend to spend any amount on the implementation of development schemes in the said area under the scheme mentioned in (*a*) above ; if so, the amount provided therefor and the names of taluka in the said area where development schemes will be executed ;

(*e*) in case no amount is intended to be spent on the said purpose, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Latif Khan) : (*a*) yes.

(*b*) Thar Desert is of course a sandy tract and the irrigational facilities therein are not fully developed. Its population and area in Hyderabad Division are as under :—

Area : 9909 Sq. Miles.

population : 3,36, 302 souls.

(*c to e*) The Divisional Basis Schemes which are included in the current year's budget in respect of Hyderabad Division largely relate to G. M. Barrage area and hence will not dinctly benefit the area of Thar Desert.

The development schemes included in a Development Budget are classified into the following four categories :—

(*i*) Provincial the schemes which are undertaken on Provincial basis but their benefits accure to a smaller or a greater degree from to the smallest administrative units ;

(*ii*) Regional the schemes which benefit more than one Division.

(*iii*) Divisional—the schemes which benefit more than one District in a Division ; and

(*iv*) District—the schemes which are located in a particular District and its benefits are primarily confined to a District.

It is however not necessary that in a particular administrative unit in the Province all the categories of schemes mentioned above should be under implementation during a specified period. In this connection a reference can be had to the case of Karachi Division which has an allocation of only Rs. 2 lacs for Divisional scheme under implementation during the current financial year. In order to get a complete picture of the development taking place in a particular area we have to take note of all category of schemes mentioned above.

That Area will be benefiting from other category of schemes. To substantiate ; a reference may be had to the Works Programme under which the area of Thar Desert in Tharparkar District has received more than 10 lacs during the current year. Moreover, there is another allocation of Rs. 9½ lacs for the small irrigational schemes in the said area during the current year.

RULES FRAMED FOR RECRUITMENT/PROMOTION AND SENIORITY OF RAILWAY OFFICERS

*6633. **Amir Habibullah Khan Saadi** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that prior to the provincialization of the Railways the Railway Board was a part and parcel of the Central Secretariat and Section Officers and the Ministerial staff in that Board were subject to recruitments, promotion and seniority rules named by the President's Secretariat (Establishment Division) ;

(*b*) whether it is also a fact that the recruitment, promotion and seniority rules in respect of Provincial Government employees are issued by the Services and General Administration Department of the Government of West Pakistan ;

(*c*) whether it is also a fact that the Section Officers and the ministerial staff of the West Pakistan Railway Board are employees of the Provincial Government ;

(*d*) whether it is also a fact that the Services and General Administration Department of the Government of West Pakistan has framed rules for the promotion and appointment of Section Officers and other staff in the Secretariat Departments of the Provincial Government ;

(*e*) if answers to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, whether the rules framed by the Services and General Administration Department are follow-

ed by the Railway Board as a Secretariat of the Provincial Government, if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood): (*a*) Yes. The recruitment/promotion was regulated by a Selection Board of the Central Railway Board in accordance with the instructions issued by the Establishment Division.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) Yes.

(*e*) After the provincialization of the railways and the setting of the West Pakistan Railway Board, the question of the applicability of the existing rules is under examination.

CONFIRMATIAN OF SUPERINTENDENTS PROMOTED AS SECTION OFFICERS

*6634. **Amir Habib ullah Khan Saadi** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a number of officiating Superintendents who have been promoted as Section Officers have not yet been confirmed ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative ; reasons therefor and the time by which Government intend to confirm them ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : (*a*) Yes.

(*b*) At the time of integration 87 permanent and 6 temporary posts of Superintendents were created in the West Pakistan Secretariat. Against the permanent posts, 81 Superintendents were confirmed. When the Section Officers scheme was introduced in 1957, the confirmed Superintendents and many of the officiating Superintendents, who were considered suitable, were promoted to officiate as Section Officer. The Government is considering their confirmation against the posts of Section Officers irrepective of the fact whether they are confirmed Superintendent or not. This will depend on the number of vacancies and the merits of their cases. Further, with the introduction of the Section Officers scheme, the number of permanent posts of Superintendents was reduced to 28. An equivalent of Superintendents already stand confirmed against these posts. The question of confirming any more Superintendents, therefore, does not arise for the present.

L. G. S. OFFICERS IN RAILWAY BOARD

*6636. **Amir Habibullah Khan Saadi** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Railway Board is a Department of the West Pakistan Government ;

(*b*) whether it is a fact that certain posts of Section Officers, etc., in the Finance Wing of the Railways Department (Railway Board) have been termed as technical posts ;

(*c*) whether it is a fact that posts of Section Officers in the Finance Department have been termed as technical posts ;

(*d*) whether it is a fact that in violation of the rules of recruitment and promotion, etc., of the West Pakistan Government (Railways Board) has appointed without the approval of the competent authority, two L.G.S. Officers from P. W. Railway Accounts Service, as Section Officers and have sent an officer of appointment to another L.G.S. Officer of the same Department for appointment as Progress Officer depriving the subordinate staff of the promotion to which they are entitled under the rules ; if so, easons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : (*a*) Yes.

(*b*) It is incorrect.

(*c*) The posts are not technical.

(*d*) It is correct that the Railway Board has appointed two L. G. S. Officers from Railway Accounts Service as Section Officers. It is, however, incorrect that an offer of appointment has also been sent to another L.G.S. officer of the same Department for appointment as Progress Officer. The question of violation of rules will be decided when the case about the application of the rules of the Provincial Government to the Railway Board has been finalised.

ARPOINTMENT TO THE POST OF ADDITIONAL SESSIONS JUDGE, MIRPURKHAS, DISTRICT THARPARKAR

*6668. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state whether it is a fact that a post of Additional Sessions Judge has been sanctioned for Mirpurkhas, District Tharparkar ; if so , (*i*) the date on which it was sanctioned, (*ii*) the name of the person appointed against the said post and (*iii*) in case no appointment has so far been made to the said post ; reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : No separate post of Additional District and Sessions Judge has been sanctioned for Mirpurkhas. In order to dispose of judicial work there, orders for utilizing permanent post of Additional Sessions Judge, Larkana at Mirpurkhas have been issued.

(*i*) The orders in this respect were issued on 27th April 1963.

(*ii*) Mr. A. G. Muhammadally was posted thereto,—*vide* orders, dated 22nd January 1964.

(*iii*) Mr. Muhammadally hae not so far taken over at Mirpurkhas as he is on leave at present.

SENIOR TIME-SCALE POSTS FIXED FOR P.C.S. OFFICERS IN FORMER SIND AND BALUCHISTAN

*6676. **Mr. Ahmed Mian Soomro** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(*a*) the number and percentage of senior time-scale posts fixed for P.C.S. Officers in the areas of former Sind and Baluchistan separately ;

(*b*) the number and percentage of P.C.S. Officers working at present in the said posts in (*i*) Hyderabad and Khairpur Divisions and (*ii*) Quetta and Kalat Division ;

(*c*) in case the number and percentage of the officers mentioned in (*b*) is less than the quota fixed in (*a*) above, reasons thereof ;

(*d*) the number of P.C.S. Officers confirmed in such posts in the areas of former Sind and Baluchistan ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : (*a*)
Former Sind —

(1) Executive ... 5·2 25% of permanent senior time scale posts.

(2) Judicial ... 1· 33% of permanent senior time scale posts.

Former Baluchistan—

(1) Executive ... 1.

(2) Judicial ... 1. 33% of permanent senior time scale posts.

(*b*) *Former Sind* (*Hyderabad and Khairpur Division*)—

(1) Executive 5 As at paragraph (a) above.

(2) Judicial 2.

Quetta and Kalat Divisions –

(1) Executive ... 2. As at paragraph (a) per page.

(2) Judicial ... 1.

(*c*) Does not arise.

(*d*) *Former Sind* (*Hyderabad and Khairpur Divisions*)—

(1) Executive ... 1 (Number of listed posts increasd).

(2) Judicial ... 2 after Integration,

Quetta and Kalat Divisions—

(1) Executive ... 2 (One post added after integration).

(2) Judicial ...

GOVERNMENT SERVANTS ABOVE 55 YEARS OF AGE

***6682. Mr. Hamza :** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state :—

(*a*) the number of Government servants who are above 55 years of age ;

(*b*) the number of Government servants who were found by the Government to be unfit for service at the age af 55 years after the promulgation of Martial Law up-to-date ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : (*a*) The number of Government Servants who are above 55 years of age ;

(*b*) the number of Government Servants who were found by Government to be unfit for service at the age of 55 years after the promulgation of Martial Law upto date.

Reply :—

(*a*) the available information is 2118 Government Servants.

(*b*) out of the total number mentioned above, 80 persons have been retired.

مسٹر حمزہ—کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ کیا ۲۱۱۸ افسران میں سے صرف ۸۰ ایسے تھے جو سرکاری ملازمت کیلئے موزوں نہ تھے ۔ اور ملک میں رشوت ستانی کی جو صورتحال ہے کیا اس کے پیش نظر ۵۵ سال کے بعد تمام افسران کو ریٹائر کرنا مناسب نہیں ۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)—آپ نے جو سوال پیش کیا ہے اور جس کا نوٹس دیا گیا ہے اس میں ایسی انفارمیشن نہیں مانگی گئی ۔ اس لئے ہم مذید کچھ کہنے سے قاصر ہیں ۔ آپ نیا سوال پیش کریں ہم جواب دے دینگے ۔

مسٹر حمزہ جناب سپیکر ۔ ۵۵ سال کے بعد ان افسران کو ریٹائر کیا جاتا ہے جن کی صحت اچھی نہ ہو یا جن کا ریکارڈ خراب ہو ۔ وزیر قانون صاحب کو معلوم ہے میرا خیال ہے کہ وہ بھی اس ملک کے باشندے ہیں وہ جانتے ہیں ۔ کہ افسران میں رشوت ستانی کی وباء بہت عام ہے کیا رشوت خور افسران کی percentage

صرف اتنی ہے کہ اتنے زیادہ افسران میں سے صرف ۸۰ افسران کو ۵۵ سال کے بعد ریٹائر کیا جائے۔

وزیر قانون—جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے - پوری دیکھ بھال اور باریک جانچ کے بعد ۸۰ افسران کو نکالا جا سکا ہے - زیادہ کو نہیں -

---

RECOVERY OF RENT FROM OFFICERS PROVIDED WITH LOWER ACCOMMODATION

*6731. **Mr. Abdur Raziq Khan**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration please refer to part (*h*) of answer to starred question No. 5422 given on the floor of the House on 14th January 1964 and lay on the table of the House a copy of the orders issued by Government saying the recovery of rent at 10% of the pay of the officers provided with lower accommodation and state whether a final decision has since been taken, if not, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود)- مراسلہ نمبر ۱ ای - او - ۴-۴۱-۶۳ ۶۳۵۳، مورخہ ۲۸-۱۲-۶۳ کی ایک نقل ایوان کے سامنے پیش کر دی گئی ہے *

معاملہ ابھی حکومت کے زیر غور ہے اور عنقریب ہی کوئی قطعی فیصلہ ہو جائیگا -

---

REPORT PRESENTED TO FORMER SIND GOVERNMENT BY MR. B. W. BUDD, I. C. S. ANTI-CORRUPTION OFFICER AGAINST MINISTERS AND OFFICIALS

*6742. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Parliamentary Secretary, S & G. A. D. be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Mr. B. W. Budd, I. C. S. Anti-Corruption officer in former Sind presented a report to the former Government of Sind in March, 1947 in which here commended action against certain Ministers and Officials, if so, whether a copy of the said report would be placed on the table of the House ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) :

جناب بی - ڈبلیو بڈ آئی - سی - ایس افسر انسداد رشوت ستانی نے انتظامیہ میں مروج رشوت ستانی کی وسعت اور اس لعنت کو

---

*Please see Appendix III at the end.

دور کرنے کے ضروری اقدام کرنے سے متعلق روداد ۱۹۴۶ میں سابق سندھ حکومت کو پیش کی تھی ۔ یہ ایک عام نوعیت کی روداد تھی جس میں کسی وزیر یا عہدیدار کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کی سفارش نہیں کی گئی تھی ۔ انہیں حسب ذیل امور حوالہ سے متعلق ایک رپورٹ پیش کرنی تھی ۔

,,دوران تفتیش میں علم میں آنے والے رشوت کے کسی سنگین کیس اور ماتحتوں کے بارے میں رشوت کے الزام کی وصول شدہ رپورٹوں پر افسر ذمہ دار کی مناسب کارروائی کرنے کو حکام مجاز کے نوٹس میں لانا افسران انسداد رشوت ستانی کے فرائض میں یہ شامل نہیں ہے کہ وہ بذات خود تفتیش کریں،، ۔

اس رپورٹ کو تلاش کرنے کی پوری پوری کوشش کی گئی ہے لیکن سابق حکومت سندھ کا ریکارڈ دستیاب نہیں ہو رہا ہے ۔

T. A. ETC., DRAWN BY MINISTERS

*6748. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(*a*) the amount drawn as Travelling Allowance by each Minister from 8th June 1962 to date along with the places visited by each and number of visits to each place ;

(*b*) expenditure incurred on provision of medical aid by the Government to each Minister during the said period ;

(*c*) expenditure incurred for providing residential accommodation and furnishing and maintenance of bunglows of each Minister during the said period ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : The requisite information is being collected and would be furnished as soon as it is complete .

مسٹر حمزہ۔ عرض یہ ہے کہ تقریباً ۳ ماہ کا عرصہ ہو گیا ہے ابھی تک میرے سوال کا جواب نہیں دیا گیا ۔

Mr. Speaker : The information may be a lenghty one.

مسٹر حمزہ۔۔لمبی ہوگی تو کیا ۔ یہاں وزرأ صاحبان بیٹھے ہیں ۔

مذید تاخیر ہوئی تو اسمبلی کی میعاد ختم ہو جائیگی ۔ اور ممبران گھروں کو چلے جائینگے ۔ اس کے بعد جواب دیا ۔ تو وہ بے معنی ہوگا ۔

چونکہ وزرأ ناجائز T.A وغیرہ حاصل کرتے رہے ہیں اور اسی لئے افسران اطلاع کو چھپاتے ہیں ۔ ہو سکتا ہے وزراء نے افسران کو اطلاع بہم نہ پہنچانے کی ہدایت کر دی ہو اور اطلاع کے لمبے ہونے کا بہانہ بنا لیا ہو ۔

وزیر قانون—معزز ممبر اطمینان رکھیں ہم ان کو گھر بھیجنے سے پہلے اطلاع دے دیں گے ۔ اتنی جلدی ابھی ان کو گھر نہیں بھیجینگے ۔

IMPLEMENTATION OF DEVELOPMENT SCHEMES IN BAHAWALPUR DIVISION

*6754. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Parliamentary Secretary Planning and Development be pleased to state :—

(*a*) the amount provided during the First Five-Year Plan for the implementation of development schemes in Bahawalpur Division; along with (*i*) the amount actually spent on the implementation of development schemes in the said Division and (*ii*) the names of the said schemes ;

(*b*) the amount out of that mentioned in (*a*) above, allocated for Bahawalnager District ;

(*c*) in case, no amount was allocated for the said division during the said plan period, reasons thereof ;

(*d*) the amount allocated for the implementation of development schemes in the said Division during the Second Five-Year Plan period along with the names of the schemes for which the said allocation was made in the district-wise location of these schemes ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Latif Khan) : The National Plans are prepared on sectoral basis and not on District basis: Moreover a large majority of the schemes included therein are Provincial schemes of which the benefits are not confined to any particular area of West Pakistan but extend more or less to all the areas in the Province. The implementation of a National Plan is carried out through the medium of the Annual Development Budgets which are again prepared on sectoral basis and not on District basis. It will, therefore, necessitate a detailed economic analysis of both the National Plans as well as the Annual Development Budgets for the relevant period to assess the quantum of dovelopment that has been done in any particular district Such an exercise so will involve a lot of time and effort, besides requiring the employment of a number of Economic Experts. As the efforts expense and time involved will not be commensurate with the value of the end product, it is regretted that the information asked for cannot be supplied.

APPOINTMENT OF LOCAL PERSONS TO VACANT POSTS IN SUBORDINATE SERVICES.

*6886. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state :—

(*a*) whether any instructions have been issued by the Services and General Administration Department, Government of West Pakistan to all Heads of Departments to appoint local persons to the vacant posts in subordinate services ; if so, the date on which the above-mentioned instructions were issued ;

(*b*) whether a copy of the said orders will be placed on the table of the House?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) :

(الف) ۸ نومبر ۱۹۶۲ء کو ایس اینڈ جی ۔ اے ۔ ڈی نے ہدایات جاری کی تھیں کہ درجہ سوم اور چہارم کی ملازمتوں میں بھرتی ریجنل ڈویژنل اور ضلعی عملہ کی اساس پر کیجائے ۔ اور یہ کہ ماتحت ملازمتوں میں بھرتی اس علاقے تک محدود ہونی چاہئے جس سے متعلق وہ عملہ ملازمت ہو ۔

(ب) گشتی مراسلہ نمبر ایس ۔ او ۱۲ ۔ (ایس اینڈ جی اے ڈی ۳-۱۴-۶۲ مورخہ ۸ نومبر ۱۹۶۲ء کی ایک نقل منسلک ہے ۔

No. SOXII (S & GAD) 3-14/62

GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN
SERVICES AND GENERAL ADMINISTRATION DEPARTMENT

(SECTION XII)

Dated Lahore, the 8th November, 1962

FROM

S. FIDA HASSAN
Chief Secretary to the Government of West Pakistan

To

(1) ALL ADMINISTRATIVE SECRETARIES TO GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN ;

(2) ALL HEADS OF ATTACHED DEPARTMENTS ;

(3) ALL REGIONAL HEADS OF DEPARTMENTS ;

(4) ALL COMMISSIONERS OF DIVISIONS ;

(5) ALL DEPUTY COMMIONERS/POLITICAL AGENTS ;

(6) ALL DISTRICT AND SESSIONS JUDGES ;

(7) SECRETARY, WEST PAKISTAN, PUBLIC SERVICE COMMISSION ;

(8) REGISTRAR, HIGH COURT OF WEST PAKISTAN.

SIR,

I am directed to say that recruitment to Class III and Class IV services have to be made on the basis of regional, divisional and district cadres, as recommended by the Re-organization Committee. Necessary rules regarding the determination of such cadres are being issued in respect of each service, separately. An issue has arisen about the nature of domicile for recruitment to such services in the regions, divisions and districts.

2. The basic principle of recruitment is that all recruitments to subordinate services is to be confined to the area to which the cadre of the service pertains. For instance, in the case of district cadre, the recruitment shall be confined to the candidates belonging to that district.

3. It would be necessary to insist on a domicile certificate for recruitment in a region, division or district. The candidates should be required to produce a certificate of domicile under the Citizenship Act, alongwith their applications for recruitment, so that no person from other areas applies for such vacancies.

4. In respect of the backward areas the criteria was laid down in this Department letter No. SOXII-2-25/60, dated the 10th January 1962. It shall be applicable now only in respect of the special concession regarding the upper age limit and admission to educational institutions.

Your Obedient Servant

S. FIDA HASSAN

Chief Secretary to the Government of West Pakistan.

AMOUNT ALLOCATED FOR DEVELOPMENT SCHEMES TO DIFFERENT SECTORS

*6898. **Master Khan Gul** : Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state :—

(*a*) the total amount allocated for Development schemes to the following sectors in the 2nd Five-Year Plan ;

1. Irrigation
2. Industries.
3. Education.
4. Agriculture and Forest.
5. Power.
6. Communications and Works.
7. Health and Social Welfare ;

(*b*) the amount out of that mentioned in (*a*) above spent so far in each division ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Latif Khan) : (a) In the Second five-year Plan, tde following allocations were made to various sectors of West Pakistan :—

Name of Sector		*Allocation made* (figures in millions of rupees).
1. Irrigation	...	1190·50
2. Education	...	400·50
3. Power	...	1069·63
4. Health	...	143·88
5. Social Welfare	...	27·31
6. Industries	...	25·00
7. Agriculture and Forest	...	1056·68
8. Transport and Communication	...	250·00

This, however, does not include the allocation in respect of those Central sectors which were subsequently transferred to the Province of West Pakistan.

(b) The allocations in the Second Five-Year Plan have been made on sectoral and not on Divisional District Basis. The implementation of the Plan is done through the medium of Annual Development Budgets which are again prepared on sectoral basis and not on Divisional District basis. In order to know the development expenditure in the area of a particular Division during any specified period, detailed economic analysis of the Annual Development Budgets will be necessary, besides collecting requisite information from a large number of offices, implementing development schemes in a particular Division. For such an exercise. not only a lot of time, efforts and expense will be necessary, but also a team of economists will have to be employed to arrive at a reasonably dependable estimates. As the effort and expense required will not be commen-

surate with the value of the end product, it is regretted that Division wise break up of development expenditure cannot be supplied.

سید حاذق علی شاہ —کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ بتائیں گے کہ ویسٹ پاکستان میں کتنے sectors ہیں اور کون کون سے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری—sectors تو بہت زیادہ ہیں لیکن آپ کی اطلاع کے لئے بتائے دیتا ہوں کہ

Irrigation, Education and Training, Power, Health, Social Welfare, Industries, Agriculture and Forests, Transport and Communications and so many others. These are the sectors.

IMPLEMENTATION OF DEVELOPMENT SCHEMES IN TEHSIL NAROWAL DISTRICT SIALKOT

*6971. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state :—

(*a*) the names of the development schemes being implemented in Tehsil Narowal, District Sialkot along with the detail of progress made on each scheme ;

(*b*) whether Government intend to introduce any new development schemes in the said Tehsil, if so, details thereof and the time by which these schemes will be implemented ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Latif Khan) : The question was received in the Planning & Development Department on 1-5-1964. The information has to be collected from a number of Departments/Agencies concerned who have since been addressed in this behalf. As soon as the requisite information is received from all the concerned Departments/Agencies, it will be placed before the House.

چودھری محمد ابراھیم—صاحب صدر ۔کیا next turn پر اس کا جواب مل جائیگا ۔

Mr. Speaker : What is the position ? Will the Parliamentary Secretary be able to answer on the next turn ?

Parliamentary Secretary : We will try. The information is to be collected from so many departments and agencies. As soon as information is received we will supply it.

Mr. Speaker : This question will be repeated on the next turn.

چودھری محمد ابراھیم—صاحب صدر۔ یہ ایک معمولی سی تحصیل ہے ۔

مسٹر سپیکر—چودھری صاحب وہ فرما رہے ہیں کہ مختلف محکموں سے یہ اطلاع آئیگی ۔

چودھری محمد ابراھیم—وہ کون سے مختلف محکمے ہیں جن کے پاس یہ اطلاع ہے ۔

Mr. Speaker : There are so many Departments. Every department is represented in a Tehsil.

چودھری محمد ابراھیم—یہ ایک چھوٹی سی تحصیل کا کام ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری—ایک چھوٹی سی تحصیل کے اعداد دینا یہ اور مشکل ہے یہ اعداد ہمیں منگانے ہیں کہ اس سیکٹر کو کس تحصیل سے فائدہ پہنچتا ہے ۔

RAID AGAINST DR. ZAFAR ALI SHAH, FORMER MEDICAL SUPERINTENDENT NISHTAR HOSPITAL, CITY BRANCH MULTAN

*6999. **Syed Ahmed Saeed Kirmani**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a raid was conducted by a Police Party, under a Magistrate in September, 1957, against Dr. Zafar Ali Shah the, then Medical Superintendent, Nishter Hospital, City Branch, Multan ; if so the names of the officers who ordered the raid and of those who conducted it along with result thereof ;

(*b*) whether it is a fact that the said case was then handed over to the Anti-Corruption Department who framed charges against the said Doctor, if so, the particulars of each such charge ;

(*c*) whether any instructions were issued in August, 1957, by Government to Commissioners of all Divisions, for screening of officers with a reputation for corruption ; if so, the contents of the said instructions and whether any action thereunder was taken against said Doctor by the concerned Commissioner ; if so, the details thereof ; if not, reasons therefor, along with the name of the Commissioner responsible for the omission;

(*d*) whether any action against the said Doctor was taken, under the Martial Law instructions for screening ; if not, reasons therefor and the official responsible for the omission ;

(*e*) whether it is a fact that prosecution against the said Doctor; before the Special Judge, Anti-corruption, was delayed; if so, reasons therefor, and the respective dates on which the prosecution witnesses against him were actually examined ;

(*f*) whether it is a fact that the cases against the said Doctor were transferred from Multan to Lahore ; if so, the date and the transfer and the name of the Presiding Officer deciding his cases along with the date of the decision ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) :

(الف) جی ھاں ۔ محکمہ انسداد رشوت ستانی نے مرکزی ریجن لاھور کے انسپکٹر دلدار حسین شاہ کی قیادت میں زیر نگرانی راجہ سلیم اختر مجسٹریٹ درجہ اول ایک دوڑ کا احتتام کیا ۔ ڈاکٹر ظفر علی شاہ کو ڈی ۔ سی آفس ملتان کے ایک کارک محمد رفیق شاہ کو میڈیکل سرٹیفکیٹ دینے کے عوض مبلغ ۵ روپے بطور رشوت قبول کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا ۔ چنانچہ مقدمہ ایف ۔ سی ۔ آر نمبر ۱۹۴ مورخہ ۱۰-۹-۱۹۵۷ کو انسداد رشوت ستانی ایکٹ ۱۱ ۔ ۱۹۴۷ء کی دفعہ ۵ (۲) اور زیر دفعہ ۱۶۱ مجموعہ تعزیرات پاکستان کے تحت درج کیا گیا ۔ اور ڈاکٹر ظفر علی شاہ کے خلاف مقدمہ چلایا گیا لیکن انجام کار نہیں سپیشل جج انسداد رشوت ستانی لاھور نے بری کر دیا ۔

(ب) ڈاکٹر ظفر علی شاہ کے خلاف مقدمہ سب سے پہلے محکمہ انسداد رشوت ستانی نے درج کر کے اس سلسلے میں تفتیش کی ان کو بطور سرکاری ملازم ۱۹ اشخاص سے جوکہ ان کے محکمے کی طرف سے طبعی معائنے کے لئے ان کے پاس بھیجے گئے اپنی قانونی فیس سے جو کہ ۵ روپے سے ۱۲ روپے تک ہے ۔ زیادہ معاوضہ ان کو میڈیکل سرٹیفکیٹ

جاری کرنے کی غرض سے یا بطور انعام وصول کر کے اپنی حیثیت کے ناجائز استعمال کا مرتکب پایا گیا ۔

(ج) جی ہاں۔ ہدایات یہ نہ تھیں کہ قاعدہ ۵۲۳ قواعد ملازمت ہائے دیوانی (پنجاب) جلد دوئم کے تحت حکومت اس سرکاری ملازم کو بغیر وجہ بتائے فارغ خدمت کرنے کا پورا حق رکھتی ہے جو اپنی ملازمت کے ۲۵ سال پورے کر چکا ہو اور یہ قانون ان سرکاری ملازمین کو فارغ خدمت کرنے کے لئے بھی استعمال ہوگا جو نااہل قرار دیئے گئے ہیں اور جن کے خلاف بدعنوانی صاف طور پر ثابت ہو چکی ہو ۔ ان ہدایات کی رو سے یہ بھی ضروری تھا کہ سر براہان ملحقہ محکمہ جات اور کمشنران اپنے ماتحت کام کرنے والے سرکاری ملازمین کی فہرستوں کا معائنہ کریں اور ان کے نام حکومت کو بھیجیں جن کے خلاف کارروائی کرنی مقصود ہو ۔ بعد میں سکریننگ کے ان معاملات پر غور کرنے کے لئے سیکرٹریوں پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی گئی جوکہ منسلکہ محکموں کے سربراہوں کمشنروں نے رجوع کئے تھے اور جن میں صرف صوبائی حکومت کے حکم سے قبل از وقت فارغ خدمتی عمل میں لائی جا سکتی تھی ۔ سربراہان محکمہ جات کمشنروں کو ان اشخاص کے ریکارڈ کی چھان بین کے لئے چھوٹی سکریننگ کمیٹیاں قائم کرنے کے لئے بھی کہا گیا جنہیں وہ ۲۵ سال کے قاعدے کے تحت فارغ خدمت کرنے کے مجاز تھے ۔

ڈاکٹر ظفر علی شاہ نے ۱۹۵۷ء میں قابلیتی خدمت کے ۲۵ سال مکمل نہیں کئے تھے لہذا ان کا کیس ان ہدایات کے زیر اثر نہیں آتا تھا ۔

(د) مارشل لاء ضابطہ کے تحت قائم کردہ سکریننگ کمیٹی نے ان کے مقدمے پر غور کیا تھا ۔ لیکن کمیٹی ھذا نے ان کے خلاف کارروائی کرنے کی کوئی سفارش نہیں کی تھی ۔

(ہ) ملزم افسر کا مقدمہ ۳-۲-۱۹۵۹ء کو میاں مظفرالدین سپیشل جج انسداد رشوت ستانی لاھور کی عدالت مین پیش کیا گیا تھا لیکن قانون فوجداری کے ترمیمی ایکٹ میں ترمیم ھو جانے کی بنا پر سیشن جج کو اختیار سماعت نہیں رھا ۔ طویل عرصے تک ان کا جانشین مقرر نہ کیا جا سکا ۔ پھر مقدمہ ایس اعجاز حسین شاہ سپیشل جج و انکوائری افسر انسداد رشوت ستانی لاھور کی عدالت میں منتقل کر دیا گیا تھا اس مقدمے کی کارروائی سپیشل جج و انکوائری افسر انسداد رشوت ستانی لاھور نے شروع کر دی تھی لیکن ملزم افسر نے عدالت عالیہ مغربی پاکستان مین ایک درخواست گذار دی اور عدالت عالیہ نے جناب ایس ۔ اے رحمن سپیشل جج رشوت ستانی لاھور کی عدالت مین مقدمے کی منتقلی کے احکام جاری کر دئے ۔ مقدمہ سماعت کے لئے پیشی مین تھا کہ جناب رحمن صاحب ریٹائر ھو گئے ۔ اس کے بعد یہ مقدمہ مسٹر محمد جمیل اصغر سپیشل جج انسداد رشوت ستانی لاھور کے پاس چلا گیا انھوں نے ملزم افسر کو بری کر دیا ۔

ان کے خلاف دائر کردہ پانچ چالانوں مین سماعت کنندہ عدالتوں نے جن ۶۰ گواھان استغاثہ کی شہادتین قلمبند کین حسب ذیل ھین ۔

نام عدالت	چالان نمبر	تاریخ سماعت	گواہان استغاثہ کی تعداد
(۱) ایس اعجاز حسین سپیشل جج و افسر تحقیقات	۱	۲۲ ۱۹ ۲۰ اپریل ۱۹۶۰ء	۹
(۲) جناب ایس اے رحمن سپیشل جج	۱	۳۱ ۱۰ ۱۵ ستمبر ۱۹۶۰ء	۱۰
(۳)	۲	۱۷ ۲۱-۹-۱۹۶۰ء	۲
	۳	۵۹ ۱۷-۹-۱۹-۱۹۶۰ء	۶
	۴	۲۱-۹-۱۹۶۰ء	۱
	۵	۴ ۲۲-۱۴-۱۹۶۰ء	۵
		۱۷ ۲۱-۹-۱۹۶۰ء	
(۴) مسٹر محمد جمیل اصغر سپیشل جج	۲	۱۳-۱۰-۱۹۶۱ء	۱۰
	۳	۱۳-۱۰-۱۹۶۱ء	۵
	۴	۹-۱۰-۱۹۶۱ء	۴
	۵	۹-۱۰-۱۹۶۱ء	۸
		۱۰-۱۰-۱۹۶۱ء	
		۱۱-۱۰-۱۹۶۱ء	

(و) جی نہیں ۔ مقدمہ سپیشل جج و انکوائری افسر انسداد رشوت ستانی لاہور کی عدالت میں سماعت کے لئے پیش تھا ۔ جب کہ ماخوذ ملزم افسر نے عدالت عالیہ میں درخواست گذار دی اور عدالت عالیہ نے مقدمہ کو جناب ایس ۔ اے رحمن کی عدالت میں منتقلی کے احکام صادر کر دئے ۔ بعد ازاں مسٹر جمیل اصغر سپیشل جج انسداد رشوت ستانی لاہور جناب رحمن کے جانشین مقرر کئے گئے ۔ سپیشل جج نے ۳۱-۱۰-۱۹۶۱ء کو ملزم افسر کو بری کر دیا ۔

مسٹر حمزہ - کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ بتائیں گے کہ محکمہ صحت کے اہلکاروں کی تحقیقات بھی اینٹی کرپشن ڈیپارٹمنٹ کے سپرد کریں گے کیونکہ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں بھی بد عنوانیاں چھپانے کے لئے مذید بد عنوانیوں سے کام لیا جا رہا ہے ؟

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)—ابھی papers نہیں مل رہے ہیں search ہو رہی ہے جب یہ معلوم ہو جائیگا کہ کس محکمہ کا کام ہے تو اس وقت ہم یہ decide کریں گے کہ کس محکمہ کو دیا جائے ۔ ممکن ہے ہاؤس کمیٹی بنائی جائے جس میں حمزہ صاحب کو بھی لگایا جائے لیکن یہ ہم اس وقت determine کریں گے جب کاغذات مل جائیں گے ۔

خواجہ محمد صفدر—جناب ایک سوال میرے ذہن میں ہے وہ یہ ہے کہ ۱۹۵۷ء سے یہ investigation ہو رہی ہے اور اتنے عرصہ میں یہ investigation مکمل نہیں ہوئی اور اگر ہوئی ہے تو کس کی صدارت میں ہوئی ہے یہ سب چیزیں معلوم کرکے اگر وزیر صاحب مناسب سمجھیں تو ارشاد فرمائیں آخر یہ مقدمہ کتنا لمبا کر رہے ہیں ۔

وزیر قانون—لیڈر آف دی آپوزیشن کے حکم کے مطابق جو بھی انفارمیشن انہوں نے فرمائی ہے ہم انہیں collect کر کے دے دینگے ۔

مسٹر حمزہ—کیا وزیر قانون کو اس امر کا احساس ہے کہ اتنا اہم مقدمہ اور اس میں اس قدر تاخیر کہ اب اس کی فائلیں گم ہونا شروع ہو گئیں ہیں کیا وہ اس کارگذاری سے مطمئن ہیں اور اسی کارگذاری پر ناز کرتے ہیں ۔

وزیر قانون—میں نے یہ عرض کی ہے کہ جب تک ہم یہ نہ معلوم کر لیں کہ آخر وہ کیا وجوہات ہیں کہ ایک برس میں دو برس میں تین برس میں چار برس میں بھی فائلیں نہیں مل رہی ہیں اس سے پہلے ہم نہیں کہہ سکتے لیکن مسٹر حمزہ کو ہم یقین دلاتے ہیں اور ہمیں کلی احساس ہے کہ جیسا کہ وہ چاہتے ہیں ہم انہیں خاطر خواہ جواب دینگے ۔

مسٹر حمزہ—اس احساس کا آپ کب ثبوت دیں گے ۔

Mr. Speaker: This is not a supplementary.

DEVELOPMENT OF THE AREA OF LORA OF HAZARA DISTRICT

***7001. Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi:** Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development, please, refer to the answer to my starred question No. 6285, given on the floor of the House on 1st April 1964 and state whether a copy of the report submitted by the Inspection Team has been forwarded to the President of Pakistan; if not, reasons thereof and whether Government intend to forward the same to the President now?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Latif Khan): The Inspection Team was detailed by the then Martial Law Administrator, Zone 'B' to visit the area of Lora in Tehsil Abbotabad in 1959, to ascertain the dificulties and grievances of local population. On receiving its Report, the then Martial Law Administrator, Zone B', had forwarded its copy to the Governor, West Pakistan, for the consideration of the recommendations made by the Inspection Team. As far as the action regarding its submission to the President of Pakistan was concerned, it was obviously to be taken by the office of then Martial Law Administrator, Zone 'B', who had received the poster from the Chief Martial Administrator. It is not known to the Provincial Government if a copy of this Report was sent by the office of the hen Martial Law Administrator, Zone 'B', to the Chief Martial Law Administrator.

As far as the submission of this Report to the President of Pakistan at this stage in concerned the Provincial Government is not convinced that there is now any necessity for it.

سردار عنایت الرحمن خان عباسی—سابقہ سوال نمبر ۶۲۸۵ میں بھی کہا گیا تھا کہ ہیڈ آف state نے انسپکشن ٹیم کو یہ آرڈر دیا تھا کہ وہ اپنی رپورٹ submit کرے اور اس کوئسچین میں بھی کہا گیا ہے کہ اس کو آرڈر دیا تھا اور اس کی ایک نقل ٹیبل پر lay کی جائے وہ بھی lay نہیں کی گئی آخر وہ رپورٹ وہاں کے حالات دیکھ کر کیوں submit نہیں کی گئی کیا دفتر اس کو مہیا کرنے کے لئے تیار نہیں ہے ۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)—عباسی صاحب عرض یہ ہے ۔ کہ وہ جو رپورٹ تھی ۔ اور انسپکشن ٹیم کی جو سفارشات تھیں ۔ وہ صوبائی حکومت کے زیر غور ہے ۔ رہا یہ سوال کہ اس کی کاپی پریذیڈنٹ صاحب کو بھیجی جائے ۔ تو عرض یہ

ہے کہ میں سمجھتا ہوں ۔ کہ یہ ضروری نہیں ہے ۔ کیونکہ صوبائی حکومت کی سطح پر جو بھی سفارشات ہیں ۔ اس پر غور کیا جا رہا ہے ۔ اور جو بھی سفارشات قابل عمل ہیں ہم اس کو عمل کریں گے ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں ۔ کہ اس سے آپ پر اطمینان ہو جانا چاہیئے ۔ جہاں تک اس پر ایکشن لینے کا تعلق ہے ۔ تو اس سلسلے میں عرض یہ ہے ۔ کہ صوبائی حکومت اس پر ایکشن لے رہی ہے ۔

سردار عنایت الرحمن خان عباسی ــــ جناب والا ۔ یہی تو رونا ہے ۔ کہ آپ نے پانچ سال میں کیا ایکشن لیا ہے ۔ غور سے آپ کی کیا مراد ہے۔

وزیر قانون ــــ میں اس وقت تو یہ تفصیل آپ کو نہیں دے سکتا ہوں ۔ کہ کیا ایکشن لیا گیا ہے ۔ میرے پاس محکمے کا جو نوٹ ہے ۔ میں اس میں سے آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں ۔ اس میں یہ لکھا ہوا ہے ۔ کہ

"Appropriate action on the suggestions made by the Inspection Team in its report has either already been taken or is under the consideration of the department concerned."

اگر آپ کو یہ تفصیل چاہیئے ۔ کہ کون کون سی تجاویز پر ایکشن لیا گیا ہے ۔ تو اس کی تفصیل میں اس وقت تو نہیں دے سکتا ۔ اگر آپ سوال کریں ۔ تو کسی اور موقع پر کچھ دنوں میں جواب دے دوں گا ۔

AMOUNT COLLECTED BY S. D. M., TOBA TEK SINGH FROM SALE OF TICKETS OF FILM STAR VARIETY SHOW

*7083. **Amir Habibullah Khan Saadi** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state :—

(*a*) the total amount collected by S. D. M. Toba Tek Singh from the sale of tickets of the Film Star Variety show held in the beginning of the month of April, 1964 for the setting up of a T. B. Clinic in Toba Tek Singh;

(*b*) the total amount out of the amount mentioned in (*a*) above spent on holding the above said Variety Show and the amount given to each of the singers along with their names ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : The information asked for is being collected from the local Officer and a reply to the question will be furnished as soon as it is ready.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : When was the question received by you ?

Parliamentary Secretary : I don't know the exact date but it was not long ago.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : There is only one officer concerned and he could give the reply immediately.

پارلیمنٹری سیکرٹری—درست ہے مگر اس نے کوئی اطلاعات اکٹھی کرنی ہوں گی -

---

PERCENTAGE OF S.PS. PROMOTED FROM RANK OF D.S.PS. FROM THE FORMER PROVINCES OF PUNJAB N.W. FRONTIER, SIND AND BALUCHISTAN

*7102. **Haji Abdul Majid Jatoi** : Will the Parliamentary Secretary, S. & G. A. D. be pleased to state :—

(*a*) the percentage of S. Ps. promoted from the rank of D. S. Ps. from the former Provinces of Punjab N. W. Frontier, Sind and Baluchistan separately ;

(*b*) in case the percentage of S. Ps. promoted from the former Punjab is higher than that of S. Ps. promoted from other former Provinces, the reasons therefor ;

(*c*) whether it is also a fact that the D. S. Ps. of former Punjab are promoted to the rank of S.Ps. against the quota of former Provinces of N. W. Frontier, Sind and Baluchistan ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : (*a*) The quota of various senior scale P. S. P. posts and the number of Superintendents of Police promoted from different groups is as under :—

	Group	Provisional quota	No. of Ss. P. actually promoted
(*i*) Punjab.	C Group	14	29
(*ii*) N. W. F. P.	D Group	6	9
(*iii*) Sind.	B Group	7	11
(*iv*) Baluchistan.	A Group	2	5

(*b*) Officers have been appointed in excess of their quota in all groups due to shortage of directly recruited P. S. P. Officers of the required experience and they will take their rightful share in due course. Promotions will be made to ensure that each group is treated on uniform basis in the matter of promotions in excess of the quota.

(*c*) In view of replies to (a) & (b) above, the question does not arise.

حاجی عبدالمجید جتوئی۔۔کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ بتائینگے ۔ کہ پنجاب کے نمبر ۱۴ سے نمبر ۲۹ آدمی appoint کئے گئے ھیں ۔ اور سندھ میں دیکھیں ۔ دوسرے صوبوں میں دیکھیں ۔ کہ پنجاب میں اس کے ڈبل سے بھی زیادہ ھے ۔ یہ دو رخی پالیسی ھے ۔ کہ نہیں ۔ یہ بتائیے ۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)۔۔جناب والا ۔ میں جتوئی صاحب کو بتا دینا چاھتا ھوں ۔ کہ یہ دو رخی پالیسی نہیں ھے ۔ جیسا کہ ھم نے عرض کیا ھے ۔ کہ یہ صرف stop gap arrangement ھے ۔ اور یہ جو سلیکشن کی جاتی ھے ۔ یہ merits پر کی جاتی ھے ۔ اور میں جتوئی صاحب کو عرض کروں گا ۔ کہ چونکہ یہ stop-gap arrangement کے طور پر کیا گیا ھے ۔ اس لئے جب permanent vacancies بھرنے کا سوال آئے گا ۔ تو اس وقت ratio اور کوٹہ دیکھا جائے گا ۔ اور اس پر نظر ثانی کی جائے گی ۔ اس لئے آپ برائے مہربانی اس پر زور نہ دیں ۔ تاکہ وہ امید وار جو سندھ ریجن سے reject ھو چکے ھیں ۔ ان کا کیس آئیندہ کے لئے prejudice نہ ھو ۔ آپ کو یہ یقین دلایا جاتا ھے ۔ کہ ....

حاجی عبدالمجید جتوئی۔۔آپ ڈرا رھے ھیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔۔میں آپ کی وساطت سے جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے پوچھنا چاھتا ھوں ۔ کہ سابق بہاولپور کی ریاست کے جو ملازمین ھیں ۔ ترقی پانے والوں میں ان کا تناسب کیا ھے ۔ یہ اعداد و شمار کیا ھیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری۔۔سابق بہاولپور کے ملازمین ''سی'' گروپ یعنی پنجاب میں شامل ھیں ۔ لیکن ان کی کوئی علیحدہ اطلاع نہیں

دی گئی ہے ۔ اگر معزز ممبر اس کے متعلق سوال کریں ۔ تو میں جواب دے دوں گا ۔

حاجی عبدالمجید جتوئی—وزیر صاحب یہ ڈرا رہے ہیں ۔ کہ ان کو نقصان پہنچے گا ۔ ظاہر لسٹ بنی ہے ۔ کہ ڈبل سے بھی زیادہ پنجاب کو دیا گیا ہے ۔ اور سارے صوبوں کے ساتھ ظلم ہوا ہے ۔ آپ اس کو دو رخی پالیسی کہینگے ۔ یا نہیں ۔ میرا سوال یہ ہے ۔ شریعت کا حکم ہے ۔ خدا کا خوف کرو ۔ قیامت کے دن دھتکار ہو گی ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری—بلوچستان میں دو سے پانچ ہوئے ہیں ۔

مسٹر حمزہ—جہاں تک مجھے علم ہے ۔ کہ ہمارے پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بھی سابق بہاولپور کے ملازمین میں سے ہیں ۔ ان کی تعیناتی بطور پارلیمنٹری سیکرٹری کس کے کوٹے میں سے ہوئی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری—میں بہاولپور کی ملازمت میں صرف on deputation رہا ہوں ۔ وہ بھی کسی زمانے میں ۔ اب میری تعیناتی سیالکوٹ کا ممبر ہونے کی حیثیت سے ہوئی ہے ۔

حاجی عبدالمجید جتوئی—عرض یہ ہے ۔ کہ سب لوگوں کو ان کا حق دلانے کے لئے کچھ کیا جائے ۔ آپ ن کا حق دلانے کی طرف کبھی توجہ نہیں دیتے ۔

مسٹر سپیکر—حاجی صاحب ! انہوں نے فرمایا ہے ۔ کہ یہ عارضی انتظام ہے ۔ جب مستقل انتظام ہو گا ۔ تو پھر اس وقت دیکھا جائیگا ۔

حاجی عبدالمجید جتوئی—اس پر کتنا عرصہ لگے گا ۔ دو سال چار سال اس پر لگینگے ۔ آخر یہ معاملہ کب ختم ہو گا ۔ یہ تو زیر غور کا معاملہ ہے ۔ یہ تو پانچ برس میں بھی ختم نہ ہو گا ۔ میں اسی لئے تو پوچھ رہا ہوں ۔ کہ ایک دو برس میں ختم ہو جائے گا ۔ یا نہیں ۔

وزیر قانون—جتوئی صاحب کو علم ہے ۔ کہ انہیں ہماری طرف سے کیا جواب ملے گا ۔ لیکن میں اس کے باوجود ادب کے ساتھ عرض کرتا ہوں ۔ کہ جتنی جلدی ممکن ہو گا ۔ ہم کرینگے ۔

CASE REGISTERED BY ANTI-CORRUPTION DEPARTMENT AGAINST SAIGOL BROTHERS, RAWALPINDI

*7108. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state : —

(*a*) whether it is a fact that Anti-Corruption Department registered a case against Saigol Brothers at Police Station Saddar, Rawalpindi, on the 25th June, 1963 for evasion of Taxes and other Government dues to the tune of crores of rupees through fraudulant means and in connivance with officials of the Excise and Taxation and Income-Tax Department ;

(*b*) whether it is a fact that the said Saigol Brothers filed a Writ Petition in the High Court of West Pakistan, Lahore Bench, challenging the authority of the Anti-corruption Department to investigate into the said case ; if so, whether the Writ Petition has been dismissed ; if so, when ;

(*c*) whether the said Anti-Corruption Department proceeded with the Investigation of the case ; if so, the stage of the investigations and the time required for its completion ?

پارلیمنٹری سیکرٹری—(چودھری سلطان محمود)

(الف) جی ہاں ۔ عملہ انسداد رشوت ستانی نے میسرز کوہ نور ملز جی سٹی روڈ راولپنڈی کے خلاف محکمہ آب کاری و محصولات و انکم ٹیکس کے عہدیداروں کے ساتھ سازش کر کے فریب کارانہ ذرائع سے محصولات اور دیگر سرکاری واجبات کی گران قدر رقوم کی ادائیگی سے گریز کرنے کے سلسلے میں بتاریخ ۲۵-۲-۱۹۶۳ ایک مقدمہ رجسٹر کیا تھا ۔

(ب) جی ہاں ۔ مسٹر ایم بشیر سہگل سکنہ کوہ نور کالونی راولپنڈی اور میسرز کوہ نور انڈسٹریز لمیٹڈ ۔ ۶ ایجر ٹن روڈ لاہور نے عدالت عالیہ مغربی پاکستان میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی تھی جو بتاریخ ۳-۱-۱۹۶۴ خارج کر دی گئی تھی ۔

(ج) دریں اثنا مرکزی حکومت کی طرف سے اس امر کی ہدایات موصول ہو چکی ہیں کہ نئے آئین میں نمایاں تبدیلیوں کے مطابق صوبائی پولیس عملہ انسداد رشوت ستانی مرکزی حکومت کے ملازمین کے خلاف ان جرائم کے سلسلے میں کارروائی تفتیش یا مقدمات نہیں چلا سکتا جو مرکزی حکومت کے سرکاری فرائض سے متعلق ہیں اور جن کا اختیار صرف صوبائی حکومت کے ملازمین کے خلاف مقدمات کی تفتیش تک محدود ہے۔

چنانچہ مرکزی حکومت نے ہدایات جاری کی ہیں کہ مرکزی حکومت کے ملازمین کے خلاف تمام مقدمات جو صوبائی پولیس عملہ انسداد رشوت ستانی کے پاس برائے تفتیش زیر غور ہیں۔ عملہ سپیشل پولیس کو منتقل کر دئیے جائیں اور اسی طرح صوبائی حکومت کے ملازمین سے متعلق وہ تمام مقدمات جو عملہ سپیشل پولیس کے زیر غور ہیں صوبائی پولیس عملہ انسداد رشوت ستانی کے سپرد کر دئیے جائیں۔ ہدایات مذکورہ کے مطابق انسپکٹر جنرل عملہ سپیشل پولیس سے بتاریخ ۱۰-۴-۱۹۶۴ء اس مقدمہ کی تفتیش اپنے ہاتھ میں لینے کی درخواست کی گئی تھی۔ چنانچہ یہ مقدمہ اب صوبائی عملہ انسداد رشوت ستانی کے زیر تفتیش نہیں ہے۔

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر۔ مجھے مجبوراً سوال کرنا پڑتا ہے۔ مجھے پتہ ہے کہ ان کا اس میں کوئی دخل نہیں اور نہ ان کو کوئی پوچھتا ہے۔ تاہم چونکہ ہمارے سامنے برائے نمائش موجود ہیں یہ ضروری ہے کہ ہم ان سے سوال کریں۔ کیا جناب پارلیمانی سیکرٹری صاحب فرمائیں گے۔ کہ گورنمنٹ انسداد رشوت ستانی کے محکمہ کے ان افسران کے خلاف جنہوں نے گورنمنٹ کے نور نظر اور منظور نظر سرمایہ دار کے خلاف یہ کارروائی شروع کی تھی۔ کوئی اقدام یا سخت اقدام کرنے کے لئے تیار ہے؟

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)—ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کس سلسلہ میں ان کے خلاف کارروائی کریں؟

مسٹر حمزہ۔۔گورنمنٹ کے منظور نظر اور سرمایہ دار کے خلاف ۔

وزیر قانون۔۔۔میں نے عرض کیا ہے ۔ کہ کارروائی شروع ہوئی تھی ۔ اس کو روکنے کے لئے رٹ پٹیشن فائیل ہو گئی ۔ ہم تو مجبور ہو گئے ہیں ۔ جس وقت ان کی رٹ پٹیشن کا فیصلہ ہوا تو سنٹرل گورنمنٹ سے directive جاری ہوا کہ ہم تفتیش نہیں کر سکتے اور کہ صرف سنٹرل گورنمنٹ کی سپیشل پولیس اسٹیبلشمنٹ ہی کر سکتی ہے ۔ تو اس لئے ہم نے ان کے آئی جی کو لکھا ہے کہ آپ تفتیش لے لیں ۔

Because the employees concerned this case belong to the Central Government. What is there in which we have failed to take any action.

مسٹر حمزہ۔۔جناب سپیکر ۔ کیا ملزمان کو بچانے کے لئے کسی مقدمہ کو التوا میں ڈال دینا مفید ثابت نہیں ہوتا ؟

وزیر قانون۔۔صاحب جہاں تک ہمارے معزز ممبر کا یہ خیال ہے ۔ یا یہ شک ہے کہ سہگل برادرز پراونشل گورنمنٹ کے نور نظر ہیں تو جو انہوں نے فرمایا ہے ۔ ان کی یاد کے لئے میں یہ کہہ دیتا ہوں کہ دو برس ہوئے ہیں کہ ان سہگل برادرز کے ایک بھائی کے خلاف قتل کا مقدمہ چلا تھا اور اسی پراونشل گورنمنٹ نے Acquittal appeal فائیل کی تھی تو اس لحاظ سے کوئی نور نظر صوبائی حکومت کے سامنے نہیں ہے ۔ ہر بات انصاف سے چلتی ہے ۔

لیکن جہاں تک محکمے کا تعلق ہے تو ہم نے پہلے ہی عرض کر دیا ہے کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے ہیں ۔ اب سنٹرل گورنمنٹ کے سپرد معاملہ ہے ۔ اب اگر حمزہ صاحب سمجھتے ہیں کہ وہ یہاں کچھ نہیں کر سکتے تو آئیندہ وہ سنٹرل اسمبلی کے ممبر بننے کی کوشش کریں ۔ اور وہاں سنٹرل گورنمنٹ سے سوال کریں ۔

مسٹر افتخار احمد خان۔۔صدر محترم۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں ۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اپنے کاغذات دیکھ کر بتائیں کہ جو ایف آئی آر Originally Lodge کی گئی ہے ۔ اس میں کتنا Amount ہے جو لکھا گیا ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری۔۔میرے پاس ایف آئی آر کی کاپی نہیں ہے ۔

خواجہ محمد صفدر۔۔اندازاً کتنا روپیہ خورد برد کرنیکا الزام تھا؟ (شور اور قطع کلامیاں)

مسٹر افتخار احمد خان۔۔بڑی رقم کا غبن کیا گیا ہے ۔ یہ چیز آپ کو معلوم ہونی چاہیے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری۔۔میرے پاس پوری رقم کی اطلاع نہیں ۔ اگر آپ ایک نیا سوال پوچھیں تو میں اگلی دفعہ بتا دوں گا ۔

مسٹر افتخار احمد خان۔۔وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے ۔ کہ دو سال کی بات ہے ان پر قتل کے مقدمہ کے سلسلہ میں گورنمنٹ نے اپیل کی تھی تو اس وقت وہ کنونشن مسلم لیگ کے فائننشل سیکرٹری نہ تھے ۔ اب چونکہ وہ کنونشن مسلم لیگ کے فائننشل سیکرٹری بن گئے ہیں ۔ اس لئے آپ کے منظور نظر ہو گئے ہیں ۔

Mr. Speaker : That is not a supplementary.

مسٹر حمزہ۔۔کیا جناب وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ کس کے ماتحت ہے ؟

وزیر قانون۔۔ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کا محکمہ سنٹرل گورنمنٹ کا ہے ۔ کیونکہ دو قسم کے فرائض ہوتے ہیں ۔ ایک سیلز ٹیکس کے متعلق اور دوسرا انکم ٹیکس ۔ یہ دونوں سنٹرل گورنمنٹ کے سبجیکٹ ہیں ۔ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کا محکمہ جیساکہ ذکر کیا گیا ہے وہ سنٹرل گورنمنٹ کا ہے ہمارا نہیں ہے ۔

مسٹر افتخار احمد خان۔۔کیا سنٹرل گورنمنٹ تیار ہے کہ اس کو اس ایوان کے احساسات سے باخبر کیا جائے اور اس مقدمے کو تن دہی کے ساتھ چلایا جائے ؟

وزیر قانون۔۔اس ایوان کے اندر کوئی اکثریت کا فیصلہ نہیں ہوا جو ہم سنٹرل گورنمنٹ کو بتائیں کہ اس ایوان کے احساسات کیا

ھیں جو آپ صاحبان نے فرمائے ھیں - اخبارات میں آ جائے گا - اور سنٹرل والے خود پڑھ لیں گے لیکن اگر ھاؤس کی طرف سے کوئی ریزولیوشن ھوتا تو پھر ھمارا فرض تھا کہ ھم سنٹرل گورنمنٹ کو بھیجیں اور جہاں تک آپ کا اور ھمارا تعلق ھے آپ اطمینان رکھیں کہ تفتیش چلے گی اور انشاءاللہ آپ خوش ھوں گے اور بالکل پوری طرح سے انصاف ھو گا -

مسٹر افتخار احمد خان---ایوان کے احساسات کو چھوڑئیے - کیا یہ وزارت محسوس کرتی ھے کہ اس غبن کرنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے -

وزیر قانون---بالکل بالکل - بالکل محسوس کرتی ھے -

مسٹر حمزہ---کیا وزیر قانون صاحب یہ فرمائیں گے کہ سہگل برادرز نے جو رٹ پٹیشن دائر کی تھی اس میں بھی انہوں نے یہی سہارا لیا تھا کہ محکمہ انسداد رشوت ستانی اس کیس کی تفتیش نہیں کر سکتا اور ھائی کورٹ کی فل پنچ نے فیصلہ کیا تھا کہ اس محکمہ کو اس کیس کی تفتیش کرنے کا حق حاصل ھے - کیا سنٹرل گورنمنٹ نے اس قسم کے احکامات جاری کر کے اس چیز کا بین ثبوت مہیا نہیں کیا کہ یہ سیاسی رشوت ستانی ھے - اور ایک سرمایہ دار سنٹرل گورنمنٹ کے فیصلوں پر اثر انداز ھو رھا ھے -

Mr. Speaker : That is not a supplementary but an expression of opinion.

مسٹر افتخار احمد خان---کیا حکومت یہ یقین دلائے گی کہ آج جو سوالات یا سپلیمنٹری پوچھے گئے ھیں اخبارات کو انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کیا یہ ھدایت نہیں کرے گا کہ وہ ان کو شائع نہ کریں -

وزیر قانون---میں اتنی ھر صورت میں انصاری صاحب کو خاطری دلا سکتا ھوں کہ آج تک انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ سے کوئی ھدایت نہیں ھے - یہاں ھاؤس میں ھر ایک لفظ جو سپیکر صاحب اگر سمجھتے ھیں نہیں جانا چاھئے - وہ نہیں جاتا باقی پریس میں ان کے علاوہ صوبائی گورنمنٹ کبھی منع نہیں کیا اور نہ کبھی منع کرے گی - میں آپ کو تسلی دلاتا ھوں - کہ جو کچھ آپ کہتے ھیں پبلک بالکل اس کی منتظر

ہے - یعنی اس چیز کی جو آپ یہاں کہتے ہیں ورنہ آپ کی ممبری یہاں بیکار ہو جائیگی -

مسٹر سپیکر—میمن صاحب آج تک اسمبلی کی کارروائی کے متعلق کوئی ایسی ہدایت میری طرف سے جاری نہیں ہوئی -

وزیر قانون—نہیں ہوئی -

مسٹر افتخار احمد خان—کیا وجہ ہے جناب کہ یہ تقاریر اس انداز سے شائع ہوتی ہیں کہ ہم کہتے کچھ ہیں اور چھپتا کچھ ہے -

Mr. Speaker : That is for the newspaper editors.

مسٹر حمزہ—کیا جناب وزیر قانون صاحب کو علم ہے کہ ضلع لائلپور میں خصوصاً اور صوبے میں عموماً یہ افواہ گرم ہے کہ سہگل برادرز نے پانچ کروڑ روپیہ کا ٹرسٹ جاری کرنے کا فیصلہ اس مقدمے سے بچنے کے لئے کیا ہے -

Mr. Speaker : That is not a supplementary.

Mr. Hamza : Another weak point.

TRANSFER OF MISS SURRAYA AZIM, LADY LAWYER MAGISTRATE, LAHORE

***7185. Mr. Hamza :** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that while replying to a supplementary question to starred question No. 6312 the Minster of Law stated on the floor of the House on 1st April 1964 that Miss Surraya Azim, Lady Lawyer Magistrate, Lahore would either be transferred from Lahore very shortly or she would have to leave service ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the action taken in the matter and in case no action has so far been taken against her, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری—(چودھری سلطان محمود)

(الف) جی نہیں - ضمنی سوال کے جواب میں یہ الفاظ استعمال کئے گئے تھے کہ ''یا تو وہ لاہور میں ملازمت میں رہیں گی یا انہیں ملازمت چھوڑ دینا ہو گی'' -

(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔ وکیل میجسٹریٹوں کو پی ۔ سی ۔ ایس (ایگزیکٹو برانچ) میں کھپانے کا کیس مجلس وزراء کے فیصلے کی روشنی میں علیحدہ طور پر زیر غور ہے ۔ اور جلد ہی اس کا فیصلہ ہو جائیگا ۔ اس کیس کے ساتھ ہی اس خاتون مجسٹریٹ کے مستقبل کا بھی حتمی طور پر فیصلہ ہو جائے گا ۔اگر اس مجسٹریٹ کو پی سی ایس میں کھپانے کے لئے ملازمت میں رکھے جانے کا فیصلہ ہوا تو انہیں لاہور سے تبدیل کر دیا جائے گا ۔

مسٹر حمزہ ۔۔کیا جناب وزیر قانون صاحب یہ فرمائیں گے کہ وکلاء مجسٹریٹ صاحبان کے تبادلے آپ کا محکمہ بالکل نہیں کرتا ؟

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, we have, times out of number, replied to this question Undoubtedly, the Government can transfer but I had given reasons to this House during the last session as to why this Lady Magistrate could not be transferred out of Lahore. Further than that, before the Government could take final action either in the shape of her transfer to a place outside Lahore or disciplinary action on the basis of the resolution passed by the Bar Association here in Lahore, the High Court immediately took cognizance of it and issued contempt notices to all concerned. Till this day the High Court, after hearing the parties, have reserved their judgement and, therefore, out of sheer respect we have got to wait because the matter is sub-judice. After the decision of the High Court, suitable action will be taken against the Lady Magistrate to consider whether she should remain in service or go out of service. I cannot say anything at this stage because the matter is sub-judice.

مسٹر حمزہ ۔۔۔جناب وزیر قانون صاحب کو علم ہو گا کہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ ''وکیل مجسٹریٹوں کو پی سی ایس (ایگزیکٹو برانچ) میں کھپانے کا کیس مجلس وزراء کے فیصلے کی روشنی میں علیحدہ طور پر زیر غور ہے اور جلد ہی اس کا فیصلہ ہو جائے گا ۔ اس کیس کے ساتھ ہی اس خاتون مجسٹریٹ کے مستقبل کا بھی حتمی طور پر فیصلہ ہو جائے گا ۔ کیا آپ ان کو اپنا پارلیمنٹری سیکرٹری سمجھتے ہیں کیوں کہ آپ دونوں نے مختلف وجوہات بتائیں ہیں آپ مجھے بتائیں کہ آپ دونوں میں سے سچا کون ہے ؟

وزیر قانون ۔۔ہم دونوں سچے ہیں ۔ اور ہم یہ بھی نہیں کہیں گے کہ آپ جھوٹے ہیں ۔ یہ کہنا ہم مناسب نہیں سمجھتے ہیں ۔

فرق صرف یہ ہے کہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے آپ کو بتایا ہے۔ یہ ایک جنرل سکیم ہے۔ جن میں خاص طور پر لیڈی مجسٹریٹ بھی آ جاتی ہے۔ اور میں نے آپ کے سامنے خاص طور سے لیڈی مجسٹریٹ کے کیس کے سلسلے میں بتایا ہے کہ اس کے خلاف ایکشن لیا جائے گا یا نہیں لیا جائے گا۔ کب ایکشن لیا جائے گا اس کے متعلق آپ انتظار کریں جب تک ہائی کورٹ کی ججمنٹ نہ آ جائے۔ یہ ایک جنرل سکیم ہے جس میں یہ بھی آ جائے گا۔

Mr. Speaker : When is the matter going to be placed again for the observation of the Law Minister ?

Minister of Law : It is still under the consideration of the Government. The matter relates to the Services Department and I, not being in charge of that Department, cannot give any definite date. I cannot say how much time will it take. I understand that the decision will be taken in the near future.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : May I know as to when the Council of Ministers is going to take this decision to amalgamate the lawyer magistrates in the permanent cadre ?

Minister of Law : I am not able to give the exact date at the present moment. But if the member puts a separate question I will ascertain and give the data.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : He has given the date.

Minister of Law : Then I may only say that he should not have put this supplementary question. If he knows the date then he should not repeat it.

Mr. Speaker : If he has said in his answer then he should be acquainted with the date.

Minister of Law : I do not know.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : Will he contradict that a decision was taken two years ago when Mr. Khurshid Ahmad was the Law Minister ?

Minister of Law :As I have said, I am not in the habit of contradicting unless I am sure that I am in a position to do so. I have already regretted that I cannot give the date unless I see the official record.

مسٹر حمزہ---یہ تو نہیں ہو سکتا کہ فائیل تک گم ہو جائے۔

INQUIRIES AGAINST GAZETTED OFFICERS BY ANTI-CORRUPTION DEPARTMENT

*7221. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state :—

(*a*) the names of gazetted officers against whom Anti-Corruption Department have (i) started, (ii) completed inquiries since July, 1963 ;

(*b*) whether any action has been taken against any Government servant during the said period as a result of the said inquiries, if so, the nature thereof ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : The required information has been called for from the Director, Anti Corruption Establishment of West Pakistan, Lahore. The notice has been too short.

RAISING OF FUNDS THROUGH THE OFFICIAL AGENCY IN TOBA TEK SINGH SUB-DIVISION FOR THE ESTABLISHMENT OF A T.B. CLINIC

*7257. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that funds were raised through the official agency in Toba Tek Singh Sub-Division, Lyallpur District during the months of March and April, 1964 for the establishment of a T.B. Clinic ;

(*b*) whether the officials are allowed to raise such funds in their official capacity ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the negative, the action taken against the officials who took part in raising the said funds ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : The information asked for in the above Assembly question is being collected from local officers and it will be furnished as soon as it is ready.

CASES REGISTERED BY ANTI-CORRUPTION DEPARTMENT AGAINST MR. EJAZ HUSSAIN, *Ex*-TEHSILDAR, NAROWAL AND MR. ALTAF HUSSAIN, *Ex* REVENUE ASSISTANT, SIALKOT

*7259. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state :—

(*a*) whether the Anti-Corruption Department registered complaints againt Mr. Ejaz Hussain, *Ex*-Tehsildar Narowal and Mr. Altaf Hussain,

Ex-Revenue Assistant, Sialkot on charges of corruption, if so—

(*i*) the dates on which the Department started investigation therein ;

(*ii*) the dates on which the investigations were finalized ;

(*b*) the dates on which the said cases were submitted to the authorities concerned for according sanction for prosecution ;

(*c*) whether the said authorities consluted the Law Department in the matters, if so, the dates on which the said cases were referred to the Law Department and the dates on which the Law Department gave advice ;

(*d*) whether sanction for their prosecution have since been accorded ;

(*e*) whether the said cases have been sent up to the Courts, if not, reasons there for and the time by which the said cases are likely to be sent up to the Courts ;

(*f*) in case there was any delay at any stage in the disposal of the said cases, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary . (Chaudhri Sultan Mahmood) : The notice has been short. This question was received on 29-5-64. The information will be made available as soon as it is collected.

INVESTIGATION AGAINST QASIM ALI, A CLERK OF COLONIZATION OFFICER'S OFFICE, BHAKKAR

*7274. **Sardar Muhammad Hussain** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department please refer to answer to my Starred Question No. 6594 laid on the table of the House on Ist April 1964 and state :—

(*a*) whether the Superintendent of Police, Anti-Corruption Establishment, Northern Region, Peshawar has completed the enquiry ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether final report of the enquiry has been placed before the Anti-Corruption Com mittee concerned for determining further action in the matter ; if not, reasons thereof ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) :

(الف) جیسا کہ نشان زدہ اسمبلی سوال نمبر ۶۵۹۴ کے
جواب میں عرض کیا جا چکا ہے ۔ قاسم علی اور
دوسرے کلرک مسمی محمد رفیق کے خلاف تحقیقات

پہلے ہی مکمل ہو چکی ہے ۔ تاہم اس معاملے کا تعلق ایک درجہ اول کے افسر کے طرز عمل سے بھی ہے جس کے بارے میں سپرنٹنڈنٹ پولیس انٹی کرپشن ایسٹیبلشمنٹ شمالی ریجن پشاور کی طرف سے مزید معلومات کا انتظار ہے ۔

(ب) افسران درجہ اول کے طرز عمل کے بارے میں تحقیقات صرف صوبائی کونسل انسداد رشوت ستانی کی اجازت سے عمل میں آ سکتی ہے ۔ اس طرح ایسے افسروں کے خلاف انضباطی کارروائی کرنے کے لئے بھی صوبائی کونسل انسداد رشوت ستانی کی توثیق کی ضرورت ہے اس لئے تحقیقات کے مکمل ہوتے ہی معاملہ بعجلت محکمہ صوبائی کونسل انسداد رشوت ستانی کے روبرو پیش کیا جائیگا ۔

RURAL WORKS PROGRAMME FOR PESHAWAR DIVISION

*7318. **Kazi Muhammad Azam Abbasi**: Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that an amount of Rs. 1 2 crore has been allocated for the Rural Works Programme for Peshawar Division ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the amount allocated for Hyderabad Division for Rural Works Programme ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Latif Khan) : (*a*) An allocation of Rs. 82,26,900 has been made to Peshawar Division for Rural Works Programme during the current financial year. This, however, does not include allocation to the Special Areas and the Tribal Areas of Peshawar Division.

(*b*) The allocation made to Hyderabad Division for the Rural Works Programme during the current financial year is Rs. 91,08,000.

ADJOURNMENT MOTIONS

DECLARATION OF RAO KHURSHID ALI KHAN M. P. A. AS AN ABSCONDER BY CITY MAGISTRATE, LYALLPUR.

Mr. Speaker : Mr. Hamza has given notice of an adjournment motion regarding resentment caused among the Public due to the uncalled-for ac-

tion of the City Magistrate of Lyallpur in declaring Rao Khurshid Ali Khan, MPA. , as an absconder under section 87 Cr-P-C- as revealed by a notice pasted at the residence of the accused MPA. on 1-6-64, although he has already been admitted to bail by the City Magistrate of Lyallpur on 1-5-64.

As the subject matter of the motion involves ordinary administration of Law, the motion is ruled out of order.

ORDINANCES

The West Pakistan Ghulam Muhammad Barrage Betterment Tax Ordinance 1964.

Mr Speaker : Now, The House will resume discussion on the Ghulam Muhammad Barrage Betterment Tax Ordinance.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Sir, I just want to know one thing regarding this Ordinance. Usually, as the practice has been, we discuss those Ordinances as they are laid on the table. The revised list and the first revised list, as we got them, show the list of ordinances laid on the table.

Mr. Speaker : Has the lady member read the third revised list ?

Dr Mrs. Ashraf Abbasi : It says that this Ordinance should be discussed first. But, usually what is the procedure ?

Mr. Speaker : That is upto the Minister of Law to arrange the agenda of the day.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : It was all of a sudden that it was changed.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : It was not all of a sudden. The lady member probably does not know the background. I had, out of shear courtesy and respect, consulted the Leader of the Opposition, Khawaja Muhammad Safdar, on telephone a day earlier and it was with his full concurrence that I requested the Secretary of the Assembly to put this Ordinance as No. I on the order of the day and I think, consistent with the Parliamentary practice, I have done no wrong. If the lady member has felt offended, I offer apologies to her. I think she is rather too late in the day because the discussion on this Ordinance has already commenced since yesterday and I think it is within her knowledge.

So, she would excuse us the inconvenience, if any, that may have been caused to her. But I think I have done no Parliamentary wrong in changing the order of the day with sufficient notice to everybody concerned through the Leader of the Opposition.

Mr. Speaker : If the Minister has consulted the Leader of the Opposition, that is a good precedent.

Minister of Law : Yes, I did consult him.

Khawaja Muhammad Safdar : He informed me on telephone on Sunday at about 8-30.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : Only information was given No concurrence.

Minister of Law : No, no, ask him.

خواجہ محمد صفدر—جناب والا ۔ انہوں نے مجھے کہا تھا کہ وہ اسے تبدیل کرنا چاہتے ہیں ۔ تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ۔ میں نے ان سے کہا کہ ہمیں تو آج ساڑھے آٹھ بجے اطلاع ملی ہے ۔ ہم بحث کے لئے تیاری کر سکتے ہیں ۔ اس لئے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ۔

Minister of Law : He said, he has no objection.

Mr. Speaker : I hope that this precedent will be continued.

Minister of Law : Yes Sir, it will be definitely continued.

Mr. Speaker : Yes Mr. Hamza.

مسٹر حمزہ—(لائلپور ۔ ٦) جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا جیسا کہ جناب پیر علی صاحب نے جو کنونشن مسلم لیگ پارٹی کے ممبر ہیں اس ایوان میں فرمایا تھا کہ غلام محمد بیراج میں جن علاقوں میں اراضیات افسران میں تقسیم کی گئی ہیں ۔ زیادہ تر تعمیرات اور ترقیات کے کام بھی وہیں ہوئے ہیں ۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ ہے کہ مختلف محکموں کے ملازمین ان کی زمینوں پر جا کر کام کرتے ہیں ۔

جہاں تک اس علاقے کی آبادی کا تعلق ہے ۔ غلام محمد بیراج کے تحت نظام آبپاشی جاری ہونے سے قبل بہت سی ایسی زمینیں تھیں جو اس سے پہلے زیر کاشت تھیں لیکن اب ان کی قیمتوں میں اضافہ ہونے کی بجائے کمی واقع ہو گئی ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ موجودہ نظام آبپاشی سے اس علاقے کی زمینیں بڑی تیزی سے سیم اور تھور کا شکار ہو گئی ہیں ۔

انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ حکومت کی یہ مستقل پالیسی بن گئی ہے کہ وہ لوگ جن پر ٹیکس لگنا ضروری ہوتا ہے ان کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دے دیا جاتا ہے ۔ اور وہ لوگ جو پہلے ہی ٹیکسوں کے بوجھ تلے پس رہے ہیں اور ان کے اندر ٹیکسوں کے ادا کرنے کی قوت بھی نہیں ۔ ان پر زیادہ سے زیادہ ٹیکس لگایا جاتا ہے ۔ جیسا کہ مسٹر محمد حنیف صدیقی صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر گورنمنٹ کو ترقیاتی سکیموں کو finance کرنے کے لئے دولت کی ضرورت تھی ۔ تو اسے چاہئے تھا کہ بجائے اس کے کہ ہزاروں ایکڑ زمین افسروں مین تقسیم کرتی یہ زمینیں نیلام کرنی چاہئیں تھیں ۔ اور اس سے جو روپیہ حاصل ہوتا ۔ اسے ترقیاتی سکیموں پر لگاتی ۔ لیکن آج تک گورنمنٹ نے جو اراضیات افسران میں تقسیم کی ہیں ۔ ان کے بارے میں اس ایوان کو اعتماد میں نہیں لیا گیا ۔ اور آج تک ہمارے سامنے حکومت نے وہ وجوہات پیش نہیں کیں جن کے پیش نظر اس نے اس پالیسی کو مستقل طور پر اپنایا ہے ۔

اس کے ساتھ ساتھ آپ کو اس چیز کا بھی علم ہو گا کہ ہماری قوم بالخصوص پچھلے دو تین سال سے چیخ رہی ہے ۔ کہ ہمارے افسران عام طور پر رشوت ستانی کا شکار ہیں ۔ میں حیران ہوں کہ اس قسم کے الزامات کے ہوتے ہوئے جن کے متعلق مجھے بھی ذاتی طور پر علم ہے کہ وہ بالکل درست اور بجا ہیں ۔ حکومت ان کو مزید نوازتی اور اراضیات کے تحفے کیوں دیتی ہے ۔ افسران کو اراضیات دینے کی پالیسی پر ایک اعتراض یہ ہے ۔ کہ عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ وہ افسران جو انتہائی دیانتدار اور محنتی ہوتے ہیں ان کا ریکارڈ عام طور پر اچھا نہیں ہوتا اور ان کو اراضیات بھی نہیں دی جاتیں ۔ اراضیات اکثر اوقات ان افسران کو دی جاتی ہیں جو ذاتی اثرورسوخ رکھتے ہوں ۔ اور یہ اثرورسوخ انہوں نے ناجائز ذرائع سے پیدا کی ہوئی دولت سے پیدا کیا ہوتا ہے ۔ چنانچہ ایسے ہی بروئے کار لا کر زمینیں حاصل کی جاتی ہیں ۔

اس ٹیکس پر میرا دوسرا بنیادی اعتراض یہ ہے کہ بعض ایسے منصوبے جن پر سابقہ صوبہ سرحد میں عملدرآمد کیا گیا ان سے وہاں کے لوگوں کو یقیناً کافی فائدہ پہنچا ہے اور مزید پہنچے گا - مجھے کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ سابقہ صوبہ سرحد یا پنجاب کے وہ علاقے جہاں یہ سکیمیں جاری کی گئیں مستفید ہونے والے لوگوں سے اس قسم کا ٹیکس کیوں وصول نہ کیا گیا - اور خاص طور پر مجھے اس چیز کا بھی احساس ہے کہ بعض حلقوں میں جنگجو قوم کا بھوت آج بھی دماغ پر سوار ہے - حقیقت یہ ہے کہ آج تک ملک کی تمام آبادی اور اس کے تمام حصوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک نہیں کیا گیا - لہذا کوئی قانون اور کوئی ٹیکس یکساں سلوک کے زرین اصول کے خلاف ہو کی کسی قیمت پر بھی حمایت نہیں کی جا سکتی -

جہاں تک اس جنگجو قوم کا تعلق ہے - حقیقت یہ ہے کہ حکومتیں بزدل قوموں اور افراد کو بہادر بھی بنا سکتی ہیں - اور جنگجو اور بہادر لوگوں کو بزدل بھی بنا دیتی ہیں - جیسا کہ ہمارے ملک میں ہو رہا ہے - اگر وہ واقعی جنگجو ہیں - تو ہم ان کی انتہائی عزت کرتے ہیں لیکن آپ یہ بات تسلیم کریں گے کہ دراصل جنگجو وہ لوگ ہیں جو وہاں بھوکوں مرتے ہیں - لیکن ان کے نمائندے قطعاً جنگجو یا بہادر نہیں ہیں - ان کی حالت یہ ہے کہ جب کبھی کوئی عوامی مسئلہ اس ایوان میں پیش ہوتا ہے - جیسا کہ Upper Tanawal کے مزارعین کا مسئلہ تھا تو اس موقعہ پر بعض سرحدی ممبران نے اختلافات اور شدید اختلافات کا اظہار کیا - لیکن اس کے باوجود جب ووٹ دینے کا وقت آیا تو انہوں نے گورنمنٹ کے ساتھ دیا - حقیقت یہ ہے کہ ایک جمہوری ملک میں سیاسی پارٹیاں اپنے منشور پر عمل کرتے ہوئے بہت سے عملی فیصلے کرتی ہیں - اور بعض ممبران ان سے اختلاف کرتے ہیں - جمہوریت کا تقاضا یہی ہوتا ہے - بلکہ باضمیر انسان کی نشانی

یہی ہوتی ہے ۔ کہ اختلافات کی صورت میں پارٹی سے علیحدگی اختیار کی جائے ۔

Mr. Speaker : There should be no criticism on the conduct of members.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر ۔ ہماری ایک سیاسی پارٹی ہے جس کا ایک خاص منشور ہے ۔ لیکن عملی طور پر اس کے تمام اقدامات اس کے خلاف ہیں ۔ میں صرف اس کی طرف اشارہ کر رہا ہوں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس سیاسی پارٹی کے بعض ممبران کو اس کے عملی اقدامات کے ساتھ کوئی شدید اختلاف ہو تو ان ممبران اور پارٹی کے لئے موزوں یہ ہے کہ وہ اس سے علیحدہ ہو جائیں یہ مناسب نہیں کہ تقریریں خلاف کی جائیں اور ووٹ حق میں دیا جائے ۔ اکثر ایسا بھی ہوا ہے ۔ کہ بعض ممبران جب ووٹ دینے کا موقع آتا ہے تو ایوان سے باہر تشریف لے جاتے ہیں ۔ یا اگر کسی خاص مسئلے پر ایوان میں بحث ہو رہی ہو تو وہ ایوان میں تشریف ہی نہیں لاتے ۔ بایں ہمہ ہمیشہ موقع اور بے موقع پنجابیوں کو کوستے رہتے ہیں ۔

Mr. Speaker : Next point now.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر ۔ برسراقتدار پارٹی نے حال ہی میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ آئندہ ساڑھے بارہ ایکڑ زمین کے مالکان سے مالیہ اراضی نہیں لیا جائے گا ۔ اور جناب وزیر مال صاحب کو اس چیز کا علم ہو گا کہ سابقہ سندھ میں ایسے افراد کی تعداد بہت کم ہے جو ساڑھے بارہ ایکڑ اراضی کے مالک ہوں ۔

Mr. Speaker : Is there any decision to that effect ?

Minister of Revenue : (Khan Pir Muhammad Khan) : There is no decision. He is never to the point.

Minister of Agriculture : (Malik Qadir Bakhsh) : Sir, he is off his head.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ یہ بات اخبارات میں بھی آ چکی ہے کہ کنونشن مسلم لیگ نے یہ فیصلہ کیا

ہے کہ وہ لوگ جو ساڑھے بارہ ایکڑ زمین کے مالک ہیں ۔ ان سے آئندہ مالیہ اراضی وصول نہیں کیا جائے گا ۔ بلکہ آئندہ Progressive System کے تحت مالئیے کا اضافہ کیا جائے گا ۔

وزیر مال۔۔یہ فیصلہ کہاں ہوا ہے صاحب ۔

مسٹر حمزہ۔۔جناب سپیکر ۔ حال ہی میں ہوا ہے ۔ ابھی دو تین روز ہوئے ہیں ۔ کہ جناب گورنر صاحب نے بھی پریس کانفرنس میں اس کا ذکر کیا تھا ۔

Mr. Speaker : Any how, the Minister-in-Charge says that there is no such decision.

مسٹر حمزہ۔۔میں یہ عرض کر رہا تھا کہ گورنمنٹ کو اس امر کا احساس ہونا چاہئے کہ چھوٹے مالکان کی مالی حالت ناگفتہ بہ ہوتی ہے ۔ اگر حکومت نے کوئی ٹیکس عاید کرنا ہی ہے ۔ تو چھوٹے مالکان کو مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔ مجھے ذاتی طور پر گورنمنٹ کی اس قسم کی پالیسی سے صریحاً اختلاف ہے ۔ کہ ایک فیصلہ کرتے ہیں اور جب اس پر عمل کرنے کا وقت آتا ہے تو وہ اس کے بالکل برعکس عمل کرتے ہیں ۔ ہم نے دیکھا ہے کہ پارٹی کا منشور ان کے نزدیک بے معنی چیز ہے ۔ وہ تو چڑھتے سورج کی پوجا کرتے ہیں اقتدار کے سامنے جھکتے ہیں اور اپنے مفادات کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے ہیں ۔ آج سے پہلے بھی سندھ کی آبادی کے نمائندے پنجابیوں کو کوستے رہے ہیں ۔ اور بہ یک زبان ان کے خلاف رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : I have already remarked, that there should be no discussion or criticism on the conduct of the members.

مسٹر حمزہ۔۔آخر یہ صورت حال کیوں پیدا ہوئی ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے ہمیشہ اپنے ذاتی مفاد کو پیش نظر رکھا ہے ۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ جب ایک یونٹ معرض وجود میں نہیں آیا تھا اس وقت سندھ کے وڈھیروں کا عوام کے ساتھ کیا سلوک تھا اس وقت ہاریوں کی کیا حالت

تھی - آج سابقہ سندھ میں جو صورت حال ہے اس کی تمام تر ذمے داری اس علاقے کے بڑے بڑے وڈھیروں پر ہے - آج تک وہی حکومت چلاتے رہے ہیں - اور اب اپنے خاص مفادات کے پیش نظر پنجابیوں کے خلاف نعرہ لگاتے ہیں - جب کوئی اقدام کرنے کا وقت آتا ہے - تو وہ اس سے گریز کرتے ہیں اور بھاگ جاتے ہیں - یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی زبانیں بند کئے ہوئے ہیں - اور کوئی اعتراض نہیں کرتے - آج سے کچھ عرصہ کے بعد اگر حکومت کوئی فیصلہ کرے گی تو یہ لوگ . . . .

Minister of Revenue : These are aspersions on the members

وزیر زراعت--یہ تو بے حیائی ہے اورڈھٹائی ہے -

مسٹر حمزہ--جناب سپیکر - حقیقت یہ ہے کہ حق گوئی سے ان کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے -

Mr. Speaker : The member should not repeat that argument. I have asked the member thrice.

مسٹر حمزہ--اس آرڈیننس سے میرا اختلاف یہ ہے کہ اس کے تحت ملک کی تمام آبادی کے ساتھ مساوی سلوک نہیں کیا گیا ہم چاہتے ہیں کہ اس علاقہ کے ممبران اپنا صحیح رول ادا کریں اور گورنمنٹ چھوٹے زمینداروں کے ساتھ ترجیحی سلوک کرے - اور انہیں بے زبان اور کمزور پا کر ان پر ایسا ٹیکس عائد نہ کرے - جس سے اسی لاکھ کی آبادی مزید مصائب و آلام کا شکار ہو جائے - گورنمنٹ کو ٹیکس لگاتے وقت پورا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ لوگ جن پر ٹیکس عائد کیا جا رہا ہے آیا وہ اس ٹیکس کو برداشت کرنے کے لائق بھی ہیں یا نہیں - میں یہ بھی عرض کروں گا کہ باوجود اس کے کہ روزمرہ اس ایوان میں اس بات کا حکومت کی طرف سے اعادہ کیا جاتا رہا ہے کہ عوام کی بہبود کے لئے دولت کی ضرورت ہے تا کہ ترقیاتی سکیموں کو عملی جامہ پہنایا جا سکے لیکن کمزور پر ٹیکس لگانے کی پالیسی کسی لحاظ سے بھی موزوں نہیں اور خاص

طور پر جب کہ بڑے بڑے بڑے افسران کو معمولی شرح پر زمینیں تقسیم کی جا رہی ہیں اور اس طرح گورنمنٹ نے Absentee Landlord کی ایک نئی جماعت پیدا کر دی ہے - ان زمینوں پر سب سے پہلے ان ہاڑیوں کا حق ہے جو اس علاقے کے باشندے ہیں اس کے بعد جو زمین بچے وہ دوسرے علاقوں کے مزارعین میں تقسیم کی جانی چاہئیں ۔

ان معروضات کے پیش نظر میں اس آرڈیننس کو خطرناک سمجھتا ہوں کیونکہ گورنمنٹ اس کے ذریعے یہ vested interests کی بجائے کمزوروں پر ٹیکس لگانے کی پالیسی پر عمل پیرا ہونا چاہتی ہے -

حاجی عبدالمجید جتوئی--پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر حمزہ صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے وہ صحیح ہے - ان کا خیال ہے کہ جو لوگ مخالفت کرتے ہیں یا جو لوگ مخالفت کریں گے ان کو ٹکٹ نہیں دیا جائے گا - انہوں نے لسٹ میں دیکھا ہے کہ کن ممبران کو ٹکٹ دئے گئے ہیں یہی وجہ ہے کہ اسمبلی کے وہ ممبران آج غیر حاضر ہیں - حمزہ صاحب نے یہ اپنی طرف سے نہیں کہا -

Mr. Speaker : This is not a point of order. The member should please take his seat.

بیگم جہاں آرا شاہ نواز (لاہور - ملتان ڈویژن)--صدر محترم - حزب اختلاف کی ایک ذمہ دار اور خاکسار ممبر ہوتے ہوئے میں اس وقت اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہوں۔ ہمارا فرض یہ ہے کہ جس وقت ہم حکومت کو مشورہ دیں کہ ٹیکس نہ لگائیں تو ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ ہم اس بات کا ثبوت مہیا کریں کہ ایسا ٹیکس کیوں نہ لگایا جائے اور کیا وہ لوگ جن پر یہ ٹیکس لگایا جا رہا ہے اس بار کے متحمل ہو سکتے ہیں یا نہیں - آج میں اس لئے کھڑی ہوں کہ گورنمنٹ کو اپنا خاکسارانہ مشورہ دوں کہ یہ ٹیکس جو آپ لگا رہے ہیں نہ لگائیں کیونکہ زرعی معیشت ایسے ٹیکسوں سے بحران میں آتی

جا رہی ہے ۔ اور اگر یہی پالیسی رہی تو ممکن ہے کہ بالکل ختم ہو جائے ۔

صدر محترم ۔ کل جناب لیڈر آف دی آپوزیشن نے فرمایا تھا کہ سلطنت برطانیہ نے کیوں ایسے خوش حیثیتی ٹیکس تمام ان زمینوں پر نہ لگائے جن پر آئے دن بیراجوں کی وجہ سے آبپاشی شروع ہوتی ہے ۔ میں ذرا اس سے آگے جانا چاہتی ہوں مجھے بھی ۴۰ سال کی زمیندارانہ زندگی کا خاصہ تجربہ ہے ۔ اور خصوصیت سے تھل کا جہاں ابھی زمین پر کاشت لائی گئی ہے ۔

صدر محترم ۔ پوزیشن یہ ہے کہ ایک مربع زمین کو زیر کاشت لانے میں اڑھائی ہزار روپیہ خرچ ہوتا ہے ۔ اور میں آپ کو اس کی تفصیل گن کر بتا سکتی ہوں ۔ چند عزیز بھائیوں نے کہا ہے کہ تھل پر جو ٹیکس لگایا تھا وہ آج تک realize نہیں کیا گیا ۔ میں ان کی خدمت میں عرض کرونگی اور میں اس ایوان کو بتانا چاہتی ہوں کہ اس کی کیا وجوہات ہیں ۔ ۱ ۔ تھل میں ۷۹ فیصد ان لوگوں کی زمینیں ہیں جن کے پاس ۱۵ ایکڑ یا اس سے کم زمین ہے ۔ اس کے علاوہ جو ۱۱ فیصد تھے اور جن کے پاس زیادہ زمینیں تھیں ان سے تین چوتھائی حصہ زمین لے لی گئی ہے اور وہ چھوٹے زمیندار ہو کر رہ گئے ہیں ۔ اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے میں عرض کروں گی ۔ میں کسی ایسی details میں نہیں جانا چاہتی جو اس بل کے ساتھ تعلق نہ رکھتی ہوں ۔ یہ میرا فرض ہے کہ میں اس بل کے scope سے باہر نہ جاؤں ۔ اب جن کے پاس ۱۵ ایکڑ زمین ہے خیال فرمائیے کہ اسے زیر کاشت لانے میں کن چیزوں کی ضرورت ہے ۔ اس وقت ایک اچھا بیل ۶۰۰ روپیہ میں نہیں ملتا ۔ ایک زمیندار کو کم از کم ۸۰۰ روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے صرف ایک بیل کی خرید کے لئے ۔ پھر اپنے لئے الگ ایک کوٹھا یا ایک کمرہ بنائے تو اس پر ۱۸۰ روپیہ خرچ آتا ہے دیگر چیزیں بل وغیرہ details میرے پاس لکھی ہیں آپ چاہیں تو میں دینے کو تیار ہوں ۔ ایک ہل لینا ہے پھر ضروریات کی دوسری چیزیں خریدنی ہیں زیر کاشت لانے کے لئے زمین کو صاف

اور لیول کرنے کی ضرورت ہے بیج بھی خریدنا ہے - یہ ساری چیزیں مل ملا کر کم از کم میں نے ۲۵۰۰ روپیہ فی مربع کم از کم خرچ ہوتا ہے یعنی اس حساب سے فی ایکڑ پر ۱۰۰ یا ۱۱۰ روپیہ خرچ آتا ہے - اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کاشتکار کو جس کے پاس ۱۵ ایکڑ زمین ہے - ۱۰۰ روپیہ کے حساب سے ۱۵۰۰ روپیہ درکار ہے - برٹش گورنمنٹ کے ماہر افسران اقتصادیات یہ جانتے تھے - جب ۱۵ ایکڑ کے مالک زمینداروں کو ۱۵ سو روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ زیر کاشت زمین لانے کے لئے یہ رقم فراہم کرے خواہ کہیں سے مانگے خواہ کہیں سے قرضہ لے خواہ زیور بیچے تو اس کے اوپر ایک ایسا ٹیکس لگا دینا جو اس کو اور زیر بار کرے یہ درست ہوئی ہیں اور اس سے نہ وہ زمیندار پیٹیگا نہ وہ بڑھیگا اور نہ گورنمنٹ کو کوئی فائدہ ہوگا کیونکہ زمیندار ہی ان کی ریڑھ کی ہڈی ہیں تھل میں میرے ساتھ چل کر آپ خود دیکھئے وہاں یہی حال ہے - اور یہی چیز غلام محمد بیراج پر حاوی آتی ہے - آپ دیکھیں کہ ۱۰ ، ۱۵ ایکڑ کا زمیندار وہی ۱۵۰۰ روپے ۱۰ سال میں بھی ادا نہیں کر سکتا وہ پہلے ہی ۱۰ سال سے قرضہ ادا کرنے میں لگا ہوا ہے اگر آپ نے اس پر ایک نیا ٹیکس لگا دیا اور آپ اس ٹیکس کو تھل والوں سے وصول کرنا شروع کریں تو وہ ایک پیسہ بھی نہیں دے سکتے - اب ہماری گورنمنٹ کا یہ فیصلہ ہے کہ جس ضلع سے ۳-۴ حصہ زمینیں لیگئی ہیں وہاں بھی اور اضلاع کی طرح خوش حیثیتی ٹیکس لگا دیا جائے - خیر وہ ایک الگ معاملہ ہے اس میں میں نہیں جانا چاہتی اور وہ اس سے منسلک نہیں ہے -

اب صدر محترم - سندھ کو لیجئے تو سندھ میں جو زمیندار ہیں وہ زیادہ تر بڑے زمیندار ہیں مگر یاد رکھئے کہ بڑا زمیندار خود کاشت کرنے والا نہیں ہے وہ مزارعین کو زمینیں دیتا ہے اور یہ مزارعین زیادہ سے زیادہ ساڑھے ۱۲ ایکڑ یا ۱۵ ایکڑ پر کاشت کرتے ہیں - تو اس وقت جو آپ ٹیکس لگا رہے ہیں وہ لینڈ ریونیو کے ساتھ لیں گے لینڈ ریونیو کے ساتھ یہ ٹیکس ۱۰

سال ۱۲ سال ۱۵ سال میں مزارعین سے وصول ہوگا تو یہ کون ادا کرے گا یہ مزارعین ہی کو نکالنا ہوگا اسے بڑا زمیندار نہیں دے گا۔ زمیندار جس وقت ٹھیکے پر زمین دے گا تو وہ مد نظر یہ رکھے گا کہ اتنا ٹیکس اس زمین کا دینا ہے جو مزارع کو دینا ہوگا لیجئے کہ مزارعین کہاں سے لائینگے اور کہاں سے دینگے ۱۵-۲۰ ایکڑ زمین زیر کاشت لانے ہی میں بیچارے کا ہزاروں روپیہ خرچ ہوتا ہے اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے برٹش گورنمنٹ نے کبھی ایسا کوئی ٹیکس نہیں لگایا۔

اس کے علاوہ ایک پہلو اور بھی ہے جس کر آپ نظرانداز کئے ہوئے ہیں اور وہ پہلو یہ ہے جس کا مجھے تجربہ ہے اور اپنے تجربہ کی بنا پر میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں۔ کاشتکار ۱۰ - گیارہ سال کے بعد قرضہ اتار کر اگر کچھ پس انداز کر لیتا ہے تو اس کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ اس زمین میں سے آہستہ آہستہ زمین خریدی ہے۔ دو دو تین پانچ پانچ ایکڑ کر کے میرا ذاتی تجربہ یہ ہے کہ خود ایک میرے مزارع کاشت کار نے ۱۰ سال کے بعد وہ روپیہ ادا کئے جو اس نے زیر کاشت زمین پر خرچ کیا تھا اس کے بعد ۵ ایکڑ زمین بھی خرید کی پھر اس کے بعد ۲-۳ ایکڑ اور خریدی اور اب ساڑھے ۱۲ ایکڑ کا مالک بن گیا میرے دادا کے وقت جو ہمارا ایک معمولی مزارع تھا آج گذشتہ وہ دس سال میں آج جو مربعہ زمین کا مالک ہے۔ برٹش گورنمنٹ نے یہ گنجائش ضرور رکھی تھی کہ لینڈ ریونیو اور واٹر ریٹ ادا کر کے ان کو اتنا روپیہ بچ جائے تو وہ قرضہ ادا کر دیں پھر اس کے بعد تھوڑی سی زمین خریدیں اور وہ کاشتکار بجائے کاشتکار زمین کے مالک ہوتے جائیں۔

اب تیسری چیز مجھے یہ عرض کرنی ہے اور یہ ایک بڑا بھاری سوال ہے۔ میں Treasury Benches سے دست بستہ گذارش کرونگی کہ اگر مسلم لیگ گورنمنٹ نے ہمارا کہنا نہ مانا تو خدا کے لئے آپ اپنے ماہرین اقتصادیات سے کہئے کہ وہ مطالعہ کریں آپ ہمارے بزرگ ہیں آپ بھی مطالعہ کریں دیکھ لیجئے تاریخ یہ بتاتی ہے کہ جتنی tottering govts. ہوتی ہیں وہی زمین کی خرید و فروخت کرتی ہیں۔ سٹیٹ ٹریڈنگ اس

وقت ہوتی ہے جب tottering گورنمنٹ آتی ہے آپ کی گورنمنٹ تو اس وقت بہت مضبوط گورنمنٹ ہے آپ خود فرماتے ہیں اور میں بھی یہ سمجھتی ہوں جب آپ کی حکومت ایک ترقی پذیر حکومت ہے تو آپ کو سٹیٹ ٹریڈنگ کی کیا ضرورت ہے - اور وہ کون ماہرین اقتصادیات ہیں جو آپ کو یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ آپ سٹیٹ ٹریڈنگ آف لینڈ both urban and agricultured کریں -

صدر محترم - آئیے شہری حلقہ کو لیجئے وہاں کیا ہو رہا ہے ایک غریب آدمی جو ۱۰ مرلہ زمین خرید کر اپنے لئے مکان بنا لیتا تھا وہی شہری زمین جو پہلے ۲ ہزار روپے کنال بکتی تھی آج وہ ۲۰-۲۲ ہزار بلکہ ۳۳ ہزار روپے فی کنال بک رہی ہے - ساری زمینیں گورنمنٹ نے acquire کر لی ہیں اور غریب کے لئے کچھ باقی نہیں رہا - اس طرح آپ زرعی معیشت کو لیجئے کہ ایک مربع زمین جو برٹش گورنمنٹ کے زمانے میں زیادہ سے زیادہ ۱۰ ہزار روپے میں فروخت ہوتی تھی آج تھل میں ایک مربع زمین آپ نے ۶۴ ہزار روپے میں فروخت کی ہے دنیا میں بیدار مغز اور قابل حکومتیں جو ہوتی ہیں وہ ایسا نہیں کرتی وہ زمین کی قیمتیں ایسی ہی رہنے دیتے ہیں تا کہ شہری حلقہ میں ایک غریب آدمی زمین خرید سکے اور پھر دیہاتوں میں بھی چھوٹے چھوٹے کاشتکار زمین خرید کر کے مالک بن سکیں - اس لئے میری دست بستہ گذارش ہے کہ آپ سٹیٹ ٹریڈنگ آف لینڈ ختم کیجئے - جہاں سٹیٹ خرید و فروخت کے لئے بازار میں آ جائے اور سٹیٹ کے ساتھ ایک شہری کو مقابلہ کرنا پڑے خواہ وہ شہری حلقہ ہو یا زرعی حلقہ ہو تو وہاں بیچارہ ایک عام آدمی مقابلہ نہیں کر سکتا کیونکہ سٹیٹ کے پاس لا محدود ذرائع ہیں اور وہ جس طرح چاہے کر سکتی ہے ایک غریب شہری کو اگر کسی چیز کی ضرورت پڑے گی تو اس کو روپیہ فی الفور مہیا کرنا ہوگا قسطوں وغیرہ میں نہیں - سٹیٹ اور بھی ہزاروں چیزیں کر سکتی ہے اس لئے سٹیٹ کو لینڈ کی خرید و فروخت نہیں کرنی چاہئے آپ کسی بھی ماہر اقتصادیات سے مشورہ کر لیں تو وہ آپ کو یہی مشورہ

دے گا خدا کے لئے اس چیز کو ترک کریں خواہ وہ شہری حلقہ میں ہو یا دیہی حلقہ میں ہو

اب میں جو بات عرض کرنا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ ہمارے سندھی بھائیوں کو معلوم نہیں ہے کہ ہم تھل والے کن مصیبتوں میں گرفتار ہیں آپ ہم سے پوچھئے کہ جب ایسے بلوں یا آرڈیننسوں کے ذریعے دیوانی عدالتوں سے پاور لے لی جاتی ہیں تو لوگوں کا کیا حشر ہوتا ہے تھل والوں سے پوچھئے ۔ تھل والوں سے زمین تو ۱۹۳۹ء میں لے لی گئی اور ان کو معاوضہ ۳۳-۳۴-۳۵ کا دیا گیا ۔ ملک صاحب سامنے بیٹھے ہوئے ہیں وہ جانتے ہیں جب انہیں نے پروٹسٹ کیا تو ان سے کہا گیا کہ ایک ٹریبونل بٹھایا جائیگا اور جب یہ prove کیا گیا کہ فلاں village میں آپ ذاتی ملکیت نہیں لے سکتے وہ شاملات نہیں ہے تو انہیں نے کہا کہ ٹریبونل بٹھایا جائیگا اور وہ فیصلہ کریگا اگرچہ اختر حسین صاحب خود گئے اور انہیں نے مان لیا کہ وہاں village کے متعلق یہ درست ہے مگر ۱۰ سال وہ ٹریبونل نہیں بنایا گیا اور اب چند مہینے کے لئے بنایا گیا ابھی اس کا ایک فیصلہ بھی نہیں سنایا گیا لیکن کہا جاتا ہے کہ اس کی term finish ہونے والی ہے ۔ یہی حالات سندھ میں بھی ہونے والے ہیں ۔ اگر دیوانی عدالتوں کے پاور نہ لی جاتیں تو ہم تھل والے کورٹ میں جاتے ایک ایک دو دو سال میں معاملات طے ہو جاتے اس طرح جو جو مصیبت ان پر آئی ہے اس کو وہی جانتے ہیں ۔ اس لئے صدر محترم ۔ میں اس ٹیکس کی سخت مخالفت کر رہی ہوں اور میری گذارش ہے کہ خدا کے لئے ایسا ٹیکس نہ لگائیے اور سٹیٹ ٹریڈنگ آف لینڈ ختم کیجئے اور دیوانی عدالتوں سے اختیارات لے کر سپیشل اختیارات ان بورڈوں کو نہ دئے جائیں اس سے پبلک کے مفاد کو بہت نقصان پہنچا ہے اور وہ لوگ مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں ۔

مولانا غلام غوث (ہزارہ ۔ ۴)—

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں

جناب سپیکر ۔ اس اسمبلی کی تاریخ میں اس جیسا آرڈیننس اس سے پہلے کبھی نہیں پیش ہوا یہ نہ رعایا کے لئے مفید ہے نہ حکومت کے لئے مفید ہے نہ ملک کے لئے مفید ہے نہ مزارع کے لئے مفید ہے نہ ملک کی سیاست کے لئے مفید ہے اور اس کی کوئی دفعہ بھی معقول نہیں ہے ۔

یہ آرڈیننس اس میں شک نہیں ہے کہ ہمارے محترم گورنر صاحب نے جاری فرمایا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس کی ذمہ داری ہمارے ان بے ریش بوڑھے وزیروں پر بھی عائد ہوتی ہے ۔ پہلے زمانے میں وزیر کے معنی ,,مشیر،، کے ہوتے تھے مشورہ دینے والا آج وزیر کے معنی ,,سمعنا و اطعنا،،

وزیر مال (خان پیر محمد خان) ,,غفرانک ربنا،،

مولانا غلام غوث ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ صحیح ملک اور حکومت کو مشورہ دیں کیونکہ آپ کی ذمہ داریاں مشترک ہیں ۔

مجھے آپ حضرات کی حالت پر رحم آتا ہے ۔ آپوزیشن کے دوستوں نے بہت کچھ بمباری کی ہے ۔ اور اس سے آپ چڑے بھی ہیں ۔ حالانکہ آپ کو چڑنا نہیں چاہئیے تھا ۔ ہر تقریر اس لئے نہیں ہوتی ۔ کہ اس سے آپ کی توہین مقصود ہو ۔ آپ کو حقائق پر غور کرنا چاہئے ۔ میرے محترم جناب سپیکر صاحب ۔ میں آپ کے توسط سے ان حضرات کی خدمت میں عرض کروں گا ۔ کہ اس آرڈیننس کو آپ پھر واپس لئے جانے کا مشورہ دیں ۔ تو اسی طرح آپ ملک پر بہت بڑا احسان کریں گے ۔ اس میں زمینوں کی تقسیم کی گئی ہے ۔ ''قبولی،، اور غیر ''قبولی،، ۔ ''قبولی،، وہ زمینیں ہیں ۔ نہروں کے جاری ہونے سے پہلے جن کی سیرابی اس پانی سے کسی نہ کسی طریقے سے کی جاتی تھی .....

وزیر مال (خان پیر محمد خان)۔آپ نے ''قبولی،، زمین کی بڑی اچھی تعریف کی ہے ۔

مولانا غلام غوث۔۔جو باپ دادا کے زمانے سے آ رہے ہیں ۔ آپ غصہ نہ ہوں ۔ میں آپ کو چڑانا نہیں چاہتا ۔ میں آپ کا مخالف

نہیں ہوں ۔ میں آپ کا دوست ہوں ۔ ''قبولی'' کی تعریف یہ ہے ۔ کہ جو باپ دادا کے زمانے سے اس پانی سے زمینیں سیراب کرتے تھے ۔ جو اس پانی کو باپ دادا کے زمانے سے استعمال کرتے چلے آتے تھے ۔ ان کا قصور صرف یہ ہے ۔ کہ وہ ان کی اولاد کیوں ہیں ۔ تو جناب سپیکر ۔ ان زمینوں پر تو ٹیکس عائید کیا گیا ہے ۔ لیکن اس کے بر خلاف جن لوگوں کو یہ نئی زمینیں الاٹ کی گئی ہیں ۔ لاکھوں ایکڑ زمین جن کو دی گئی ہے ۔ جن میں بڑے بڑے لوگ داخل اور شامل ہیں ۔ ان پر یہ ٹیکس عائید نہیں کیا گیا ۔ میں نے حیدر آباد سندھ سے سجاول تک سفر کیا ہے ۔ میں نے اس علاقے میں جہاں تک کہیں بھی کوئی بہترین زمین دیکھی ۔ وہ فوجی افسروں کے نام الاٹ شدہ تھیں ۔ اس میں شک نہیں ۔ کہ فوج کی خدمات کی قدر اور عزت افزائی کرنی چاہئے ۔ لیکن فوجی خدمات دو قسم کی ہیں ۔ ایک تو وہ خدمات ہیں ۔ جو کہ پاکستان کے لئے کی گئی ہوں ۔ اور ایک وہ خدمات ہیں ۔ جنہوں نے انگریز کی خاطر مسلمانوں کا قتل عام کیا ۔ یہ جو دوسری قسم کی خدمات ہیں ۔ ان کو تو قومی عدالتوں سے سزا دلانی چاہئے ۔ نہ کہ ان پر آپ انعامات تقسیم کرتے ۔ اور انہیں لاکھوں ایکڑ زمین کا مالک بناتے ۔ جنہوں نے ہمیں غلام بنانے کے سلسلے میں ہمارے خلاف حکومت کی امداد کی تھی ۔ لیکن اگر آپ کی شان فیاضی کا تقاضا یہی ہے ۔ کہ آپ ان کو زمینیں دیتے ہیں ۔ تو میں یہ کہتا ہوں ۔ کہ یہ جو خوشی حیثیتی ٹیکس بیچارے سندھیوں پر لگایا گیا ہے ۔ زمینوں کے ٹیکس کے علاوہ ان کی تنخواہ پر بھی خوش قسمتی ٹیکس لگا دیں ۔ اس لئے سترہ سال ہو گئے ۔ انہوں نے ہزاروں روپے تنخواہ کی شکل میں لئے ہیں ۔ اور ابھی تک ان کی تکسیر تک نہیں پھوٹی ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں ۔ کہ پہلے تو اگر زمینیں بنائی گئیں ۔ نہریں چلائی گئیں ۔ حکومت نے خدمت کی ۔ اور بڑی اچھی خدمت کی ۔ ملک کو آباد کیا ۔ زمینوں کو کار آمد بنایا ۔ یہ قابل تعریف خدمت کی ہے ۔ لیکن انہیں اس دودھ میں مینگنی نہیں ڈالنی چاہئے تھی ۔ حکومت نے ایک دو مینگیاں نہیں بلکہ بہت سی مینگیاں اس دودھ میں ڈالی ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ میں عرض کروں گا ۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا ۔ کہ اس میں ان کا بھی حصہ ہے ۔ بہر حال میں عرض کروں گا ۔ کہ جب وہاں

زمینیں آباد ہوئیں ۔ تو انصاف کا تقاضا یہ ہے ۔ کہ وہ پہلے سندھیوں کو دینی چاہئے تھیں ۔ یہ کوئی فرقہ وارانہ یا قوم وارانہ بات نہیں ہے ۔ عربی میں کہا جاتا ہے ۔ کہ "الحق للقریب ثم للبعید" ۔

فارسی میں کہا جاتا ہے ۔ کہ "اول خویش بعد درویش" ۔ اور اس میں اسلامی نکتہ نگاہ یہ ہے ۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ و سلم جب کسی کو والی بنا کر بھیجتے تھے ۔ تو آپ انہیں فرمایا کرتے تھے ۔ کہ امیروں سے لے کر وہیں غریبوں پر تقسیم کر دیا کرو ۔ تو مطلب یہ ہوا ۔ کہ بیت المال کے مستحقین وہیں کے غریب لوگ ہوا کرتے ہیں ۔ کوئی جائیداد میسر آئے ۔ جب کوئی زمین برآمد ہو ۔ جب آمدنی کا کوئی نیا ذریعہ پیدا ہو ۔ تو سب سے پہلے وہاں کے باشندوں کو اس سے مستفید ہونے کا موقع دیا جائے ۔ اور آج ہم جب یہ دیکھتے ہیں ۔ کہ وہاں کے عوام میں کتنی غربت ہے۔ اور جو امیر ہیں۔ وہ بہت اونچے امیر ہیں۔ اور بڑے زمیندار ہیں ۔ لیکن جو غریب ہیں ۔ وہ بہت زیادہ غریب ہیں وہ تو بیچارے سارے مزارعین ہیں ۔ جن کو کہ ہاری کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے ۔ ان بیچاروں کی حالت قابل افسوس ہے ۔ اس لئے ان زمینوں کا زیادہ حصہ ان میں تقسیم کیا جانا چاہئے تھا ۔ ایسا نہیں کیا گیا ۔ چاہیئے تو یہ تھا ۔ کہ اس کا زیادہ حصہ ان کو دینا چاہئے تھا ۔ جب اس کا فائدہ عام پاکستانیوں کو دیا جانا تھا ۔ تو تناول اور ضلع ہزارہ کے گوجروں کا خیال کیا جاتا ۔ جہاں سے ستر ہزار تناولی قوم اس وقت بیدخل کی جا رہی ہے ۔ تحصیل مانسہرہ میں اس وقت ضلع بھر میں ان کے خرمنوں پر پابندی ہے ۔ جب تک وہ اپنی فصل کی بٹائی تقسیم نہ کریں ۔ وہ گیہوں کو گاہ نہیں سکتے ۔ گیہوں اپنے گھر نہیں لے جا سکتے خرمن سے اٹھا نہیں سکتے ۔

وزیر مال۔۔جناب والا ۔ یہاں ہزارہ زیر بحث ہے ۔ یا Better-ment Tax زیر بحث ہے ۔

مسٹر سپیکر۔۔مولانا صاحب یہ مثال کے طور پر فرما رہے ہیں ۔

مولانا غلام غوث۔۔۔میں صرف مثال کے طور پر عرض کر رہا ہوں ۔ آپ کو تکلیف نہ ہونی چاہئے ۔ آپ کو ٹھنڈے دل سے ہماری بات سننی چاہئے ۔ ہم آپ کے دوست ہیں ۔ آپ اپنے خلاف کیا فضا پیدا کر رہے ہیں ۔ آپوزیشن کے دوستوں نے آپ کی بڑی مخالفت کی ہے ۔ لیکن میں ان سے عرض کروں گا ۔ کہ آپ کی مخالفت نہ کریں ۔ اس لئے ۔ کہ

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسمان کیوں ہو ۔

آپ خود اپنے پاؤں پر کلہاڑا مار رہے ہیں ۔ آپ نے جو قانون سندھ کے لئے بنایا ہے ۔ مہربانی کر کے ایسا ایک قانون سابق صوبہ سرحد کے لئے بھی بنا دیں ۔ پھر آئیے ۔ میدان میں ۔ میں آپ سے عرض کروں گا ۔ کہ آپ خفا نہ ہوں ۔ میں یہ بات اجلاس میں کہہ دوں ۔ کہ ہمیں سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار نہ ہونے دیں ۔ آپ دیکھئے ۔ کہ آپ یہ قانون بنا کر ..... میں آپ کا خیر خواہ ہوں ۔ میں حکومت کا خیر خواہ ہوں ۔ آپ نے ایک فرقہ وارانہ سوال اس ملک میں پیدا کیا ہے ۔ قوم وارانہ سوال ملک میں پیدا کیا ہے ۔ آپ نے سندھی اور غیر سندھی کا سوال پیدا کر کے ملک کو نقصان پہنچایا ہے ۔ ہم حیران ہیں ۔ کہ یہ بیچارے سندھی وزراء اور یہ سندھی ممبران اپنی قوم کو کیا منہ دکھائیں گے ۔ وہ ان سے کہیں گے ۔ کہ آپ نے ہمارے ساتھ کیا کر دیا ہے ۔ یہ کیا جواب دیں گے ۔ خدا کے لئے ان پر ۔ ——— اپنے ساتھیوں پر رحم کریں ۔ آخر یہ کچھ بات ہے ۔ کہ آپ صرف ''قبولی'' زمینوں پر ٹیکس لگا رہے ہیں۔ اورلگارہےہیں‌سندھیوں‌پر اور ان لوگوں‌پر نہیں لگارہےہیں۔ جو پہلے ہی سے زیادہ اچھی معشیت کے مالک ہیں ۔ اور جن کا معیار زندگی بہت اونچا ہے ۔ اور مفت کی کھا کھا کر جن کے پیٹ بھی بڑھ گئے ہیں ۔ اور جن کی بڑی بڑی توندیں ہیں ۔ اور جنہیں آپ نے لاکھوں

ایکڑ زمین بھی الاٹ کی ۔ اور اب ٹیکس سے بھی آپ انہیں مشتثنےٰ کر رہے ہیں ۔ اور چھوٹے زمینداروں پر ٹیکس لگا رہے ہیں ۔ بغیر اس جذبے کے کہ میں آپ کی توہین کروں ۔ میں اس ٹیکس کی مخالفت کرتا ہوں ۔ میرے دل میں آپ کا احترام ہے ۔ جیسا کہ محترم وزیر قانون صاحب نے کہا تھا ۔ کہ ان کے دل میں میرا بڑا احترام ہے ان کو میرا تو احترام ہے ۔ لیکن خدا کا احترام نہیں کرتے ۔ اور کو نچاعورتوں کر چندہ جمع کیا جاتا ہے ۔

میرے محترم صدر اجلاس میں یہ عرض کروں گا ۔ کہ ملک میں ٹیکس لگا کرتے ہیں ۔ حکومتیں اس سلسلے میں غلطیاں کیا کرتی ہیں ۔ کبھی ٹیکس لگا دیا ۔ زیادہ ٹیکس ادا کرنے والوں پر کبھی بڑی زمینوں کے مالکوں پر ۔ کبھی چھوٹے مالکوں پر ۔ کبھی آمدنی کو دیکھ کر لگاتے ہیں ۔ تو کبھی زمینوں کی قسموں میں امتیاز پیدا کر کے لیکن آپ کا یہ امتیاز تو سندھی اور غیر سندھی کی بنیاد پر ہے ۔ یہ تو آپ نے ظلم عظیم کیا ہے ۔ آپ حکومت کو مشورہ دیجئے ۔ آپ نے اس موقع پر بہت بڑی غلطی کی ہے ۔ آپ نے اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری ہے ۔ اگر میرے سامنے الیکشن کے مقاصد ہوتے ۔ تو میں خوش ہوتا ۔ کہ آپ نے یہ کام کیا ہے ۔ تاکہ آپ کل قوم کے سامنے نہ آ سکتے ۔ کم از کم سندھ میں تو آپ نہ جا سکتے ۔ لیکن میرے سامنے یہ بات نہیں ہے ۔ میرے سامنے ملک کی خیر خواہی ہے ۔ آپ اس آرڈیننس کو واپس لیں ۔ آپ نے یہ ٹیکس لگا کر پرانے اور موروثی جائیداد کے مالکوں پر تو ٹیکس لگایا ہے ۔ اور جو نئے مالک اور قابضین ہیں ۔ اور جن کو لاکھوں ایکڑ زمین الاٹ ہوئی ہے ۔ وہ بڑے بڑے لوگ ہیں ۔ وہ سفارشی لوگ ہیں ۔ ان پر آپ نے ٹیکس نہیں لگایا ہے ۔ پھر آپ نے یہ کیا ہے ۔ کہ آپ نے ٹیکس لگا کر یہ دفعہ بھی لکھ رکھی ہے ۔ کہ جو ٹیکس ان پر تجویز

ہو جائے گا ۔ اتنا ہی دیا جائے گا ۔ جو ان قوانین کے تحت افسران مقررہ لگا دیں گے ۔ اس کے خلاف دیوانی عدالت میں کوئی مقدمہ نہ ہو گا ۔

آپ نے اس آرڈیننس میں یہ لکھا ہے کہ کسی زمین کو پانی نہ ملے ۔ پانی رک جائے ۔ کسی وجہ سے پانی نہ ہو اس کے خلاف کوئی رقم حکومت سے واپس نہیں لی جا سکتی ۔ یہ تو سکھا شاہی ہو گئی ۔ یہ تو آپ نے انصاف کے دروازے بند کر دئیے ۔ یہاں تو پہلے ہی ملک تباہ ہے ۔ رشوت کے طوفان کے لپٹ میں آیا ہوا ہے ۔ آپ معلوم نہیں ۔ آپ کے بڑے بڑے سیکرٹریوں سے لے کر نچلے درجہ کے ادنے ملازمین تک یہ چیز ثابت کر سکتا ہوں کہ سب کے سب رشوت لے رہے ہیں ۔ اور ملک کو تباہ و برباد کر رہے ہیں ۔ عوام تباہ ہیں ۔ آپ کرسیوں میں اور بنگلوں میں بیٹھے ہوئے کچھ اندازہ نہیں کر سکتے کہ اتنا ملک تباہ ہو رہا ہے میں حضرت محترم اپنے مہربان دوست ملک قادر بخش صاحب کی پہلی تقریر کی یاد دلاتا ہوں جب کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ ملک کو ان لوگوں سے ہی خطرہ ہے جنہوں نے ملک کے اندر اندھیر نگری مچا رکھی ہے ۔ طوائف الملوکی پھیلی ہوئی ہے اور کوئی قانون ملک کے اندر نہیں اور آج چند سالوں کے بعد وہ سوال پھر اٹھا ہے کہ پاکستان کا کیا بنے گا ۔ اس سوال کو ختم کرنا چاہیئے ۔ آپ نے اس آرڈیننس میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر پانی رک جائے پانی نہ ملے کسی وجہ سے تو اس کے خلاف کوئی چارہ جوئی نہ ہو گی ۔ کوئی ٹیکس واپس لینے کے لئے کوئی داد خواہی نہیں کی جا سکتی ۔ کیا یہ بھی کوئی انصاف ہے ۔

حاجی عبدالمجید جتوئی ۔۔ ظلم ہے ۔

مولانا غلام غوث ۔۔ پھر اس کے بعد آپ نے کیا کیا ہے ۔ کہ سندھ کے زمیندار اگر ٹیکس گذارنے میں تاخیر کر دیں ۔ یعنی ادائیگی

میں تو ادائیگی کی تاخیر کے زمانے کا ان سے سود لیا جائے۔ یہ تو آپ نے خدا سے بغاوت کی پھر چند یوم دیر ہو جائے ادائیگی میں تو غریب بیچارے کیا کریں -

مسٹر سپیکر۔۔۔مولانا غلام غوث صاحب آپ نے الفاظ استعمال کئے ہیں ''خدا سے بغاوت کی،، ان کو آپ واپس لیں -

مولانہ غلام غوث۔۔۔خدا اور رسول کے خلاف اعلان جنگ ہے -

مسٹر سپیکر۔۔۔آپ ان الفاظ کو واپس لے لیں -

مولانا غلام غوث۔۔۔میں ان الفاظ کو چھوڑ کر یہ کہہ دوں گا کہ آپ نے اسلامی شریعت کی شدید خلاف ورزی کی ہے - خدا نے سود حرام قرار دیا ہے -

سید احمد سعید کرمانی۔۔۔کیا جناب بات بدلنا اور واپس لینا ایک ہی بات ہے ؟

مسٹرسپیکر۔۔۔مولانا صاحب نے ایک‌ہی‌بات‌سمجھتے ہوئے ان الفاظ کو چھوڑ دیا ہے -

مولانا غلام غوث۔۔۔جزاک اللہ - ایک اور بات میں جناب سپیکر کی وساطت سے عرض کروں گا - کہ قومی اسمبلی اپنے پہلے اجلاس میں یہ قانون پاس کرتی ہے کہ ملک کا قانون کتاب و سنت کے خلاف نہ بنایا جائے۔ تو جب آپ خود اپنے بنائے ہوئے قانون کی مٹی پلید کرتے ہیں تو آپ قوم سے کیسے امید کرتے ہیں کہ وہ قانون کا احترام کرے - قومی اسمبلی نے سب سے پہلے اجلاس میں جب شاہ ایران وہاں تماشہ دیکھنے آئے تھے - اس میں یہ تجویز پاس ہوئی تھی کہ کوئی قانون کتاب اور سنت کے خلاف نہیں بنایا جائے گا - یہ چیز آپ

کی کتاب اور سنت کے خلاف ہے ۔ اور آپ اپنے ہی بنائے ہوئے قانون کی مٹی پلید کر رہے ہیں اور آپ اپنا احترام کھو رہے ہیں ۔ آپ اس ملک کے ساتھ دوستی نہیں کر رہے ۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ ملک بلند کردار سے بچے گا ۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئیے کہ ناچنے اور گانے اور جوا بازی بدمعاشی سے اس طرح ملک خراب اور برباد ہو جائے گا ۔ ہمیں ملکی کردار بلند کرنا چاہئیے ۔ اسلامی اصولوں پر قوم کو لائیے اور قوم کا اخلاق بلند کریں اور عوام میں اطمینان پیدا کریں ۔ راعی اور رعیت کے درمیان یگانگت پیدا ہو ۔ سوائے اس کے اور کوئی چارہ کار نہیں ہے ۔ آج آپ نے اس آرڈیننس کو لا کر اس کو منظور کرانے کی کوشش کر کے ایک بہت بڑے جرم کا ارتکاب کیا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ ایک تو یہ ہوا سود بھی اس بیچارے کو دینا پڑے گا ۔ اس آرڈیننس میں یہ بھی ہے کہ کوئی سندھی کسی حاکم کے خلاف اپیل بھی نہیں کر سکتا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سندھیوں کو کند چھری سے ذبح کر رہے ہیں ۔ اور آپ ون یونٹ کے خلاف خود فضا پیدا کر رہے ہیں ۔ آپ کو کس نے حق دیا ہے کہ آپ اس آرڈیننس کو لائیں جو ہمارے ملک وار سوال کو ہوا دینے والے ہو ۔ جب کوئی شخص یہ کہے کہ ون یونٹ ہمارے لئے مصیبت ہے تو پھر آپ دیکھ لیں لیکن اگر آج ہماری معزز حکومت اور ہمارے معزز وزیر کچھ زمینیں سندھیوں کو الاٹ کر دیں تو میں دعوے سے کہتا ہوں کہ سندھی اپنی جانیں قربان کر دیتے ہیں اس حکومت پر ۔ ان کو زمینیں دینا ان کے لئے احسان عظیم ہو گا ۔ سارا سندھ اس چیز کو محسوس کر رہا ہے ۔ آپ ان کے ساتھ کیا کر رہے ہیں ۔ آپ کو غور کرنا چاہئیے ۔ آج میں وزیر مال کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اگرور کو ستر اسی سال کے بعد یا سو سال کے بعد دوبارہ اس کو محکوم بنایا گیا ہے ۔ اس کا نام خان آف اگرور ہے ۔ اس وقت آپ

کی پالیسی یہ ہے کہ پرانے اور بڑے زمینداروں پر آپ چھوٹے لوگوں کو چڑھاتے ہیں ۔

وزیر مال۔۔۔میں اگرور کا جواب اور تناول کا جواب اگر وہ relevent ہوں تو دے دوں گا ۔ وہ انگریزوں کے خلاف لڑے تھے ۔

مسٹر سپیکر۔۔۔مولانا صاحب آپ ان معاملات پر تقریر نہ فرمائیں آپ آرڈیننس کے متعلق تقریر فرمائیں ۔

خواجہ محمد صفدر۔۔۔وہ تو مثال دے رہے ہیں ۔ ان کا مطلب ہے کہ حکومت کی پالیسی میں یکسانیت نہیں ۔

مولانا غلام غوث۔۔۔آپ کو بالا کوٹ کے متعلق کیا معلوم ہے ۔ سڑکوں پر لوگ مظلوموں کی طرح بیٹھے ہیں ۔ رعایا مظلوم ہے ۔

مسٹر سپیکر۔۔۔مولانا صاحب بجٹ کے موقع پر آپ ان موضوعات پر تقریر فرمائیں ۔

مولانا غلام غوث۔۔۔میں تو یہاں مقابلہ کرنا چاہتا ہوں ۔ آپ پرانے لوگوں پر چڑھا رہے ہیں دوسروں کو ۔

وزیر مال۔۔۔ان لوگوں کو زمینیں واپس ملی ہیں ۔ جن سے انگریزوں نے چھینی تھیں اور اس لئے چھینی تھیں کہ انہوں نے انگریزوں کو قتل کیا تھا ۔

مولانا غلام غوث۔۔۔صاحب سپیکر ۔ یہ آپ کی اجازت کے بغیر نہ کھڑے ہوں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف)۔۔۔آپ غیر متعلقہ بات بھی نہ کیا کریں ۔

مولانا غلام غوث۔۔۔جناب سپیکر ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ آپ پرانے لوگوں کو اوپر لا رہے ہیں اور غریبوں کا گلا کاٹ رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر—مولانا صاحب اپ اپنا اگلا پوائنٹ شروع کریں -

مولانا غلام غوث—کیوں سندھ میں آپ پرانے لوگوں کا گلا کاٹ رہے ہیں - آخر یہ سوال پیدا کیوں کر رہے ہیں - میرا مطلب یہ ہے - میں آپ کی خیر خواہی کے لئے کہہ رہا ہوں - میں اپنے محترم دوست سے

جناب سپیکر - کی وساطت سے عرض کرونگا کہ زمینوں کی حیثیت مختلف ہو سکتی ہے یا جائیدادوں میں کمی بیشی ہو سکتی ہے اور اس طرح امتیاز ہو سکتا ہے اور آپ لوگ ہمیشہ کیا کرتے ہیں - زمینیں ایک طرح کی ہوں - ضلع ایک ہے اور ملک ایک طرح کا ہے - لیکن پرانے مالکوں اور آبائی مالکوں کو ٹیکس دینا پڑے گا اور یہ خوش قسمتی ٹیکس سے مستثنیٰ رہینگے اور ٹیکس خوش حیثیتی ہوگا اور ان پر خوش قسمتی کا ٹیکس نہیں لگایا جائے - تو یہ بات مال مفت دل بے رحم والی ہے - ان پر بھی ٹیکس لگنا چاہئے - میں نہیں سمجھتا کہ ایک قسم کی زمین ہے ایک ہی ضلع ہے - وہاں رہنے والوں کو اگر وہ کہہ دیتے کہ غریبوں پر نہیں ہوگا اور اننے بڑے لوگوں پر ہوگا تو یہ ماننے کی بات تھی - اس پر سوچا جاتا تو پھر آپ کہتے کہ قبولی زمینوں پر ٹیکس ہوگا اور باقیوں پر نہیں ہوگا - یہ کہاں کی منطق ہے - مہربانی کر کے آپ ہماری محترم گورنمنٹ کو مشورہ دیں کہ اللہ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنا چاہئے - کوئی ضرورت نہیں کہ ایلیکشن کا نام لیا جائے - یہ جو ٹیکس یہاں لگایا گیا ہے اور یہ آپ کا آرڈیننس آپ کی مخالفت کے لئے کافی ہے - اور میں ایک بات کہتا ہوں اس ایوان کے سامنے کہ آپ مہربانی کر کے ہمیں سیفٹی ایکٹ یا غنڈہ ایکٹ میں گرفتار نہ کرنا - ہم صاف بات کرتے ہیں - آپ مہربانی کر

کے سیفٹی ایکٹ یا غنڈہ ایکٹ کے تحت ہم کو گرفتار نہ کرنا میں صحیح بات کہتا ہوں ۔ کیونکہ مانسہرہ میں ایک بڑے زمیندار کو غنڈہ ایکٹ کے تحت گرفتار کیا گیا ہے ۔ اس کا نام عطا اللہ کاکا خیل ہے ۔ آپ سندھ میں جا کر ووٹ حاصل کریں میں آپ کو مانوں گا لیکن ہماری گورنمنٹ کی مشینری ہمارے خلاف استعمال نہ ہو ۔ جناب والا ۔ اس بات کی مخالفت کی کوئی ضرورت نہ تھی لیکن آپ خود ہی اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارتے ہیں ۔ میں کہتا ہوں کہ خدا کے لئے اس چیز کو ختم کریں ۔ سندھی غیر سندھی کے سوال کو ختم کریں ۔ غریبوں کو اٹھائیں ۔ غریب امیر کے حق میں نہ ہوں ۔ میں طبقاتی جنگ کے حق میں نہیں ہوں ۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ یہ پالیسی غلط ہے کہ آپ امیرکو زیادہ امیر بنائیں اور غریب کو زیادہ غریب بنائیں ۔ یہ بھی پالیسی غلط ہے کہ ایک ہی قسم کی زمین ہو وہاں ان مقامی لوگوں پر آپ ٹیکس لگا دیں اور باہر سے جانے والے بادشاہ زادوں کو مستثنیٰ قرار دے دیں میں ان شہزادوں کو مستثنیٰ قرار دینے کے خلاف ہوں ۔ بہرحال اس ٹیکس کا کوئی اصول نہیں ہے ۔ قانون بھی بنتا ہے اس سے قوم کو اطمینان ہوتا ہے کہ اب ہمارے ساتھ ظلم نہیں ہوگا ۔ سب کے لئے یکساں قانون ہوگا ۔ یہ سب کے لئے یکساں قانون ہوگا ۔ سب کو اطمینان ہوتا ہے وہ قانون کی روشنی میں اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے دوڑ دھوپ کرتے ہیں ۔ ہمارے وزیر قانون کی طرح اگر یقین دلا دیں کہ قانون بنیگا تو وہ چپکے ہو جاتے ہیں ۔ اور یہ اطمینان کرتے ہیں کہ قانون بنیگا اور اطمینان کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ اس میں ذرا سی تاخیر ہو جائے تو سود لینے کے لئے تیار ہیں آپ کہتے ہیں کہ کسی سندھی کو اپیل کرنے کا حق نہیں

ہوگا ۔ پانی ملے یا نہ ملے ۔ آئے یا نہ آئے حکومت ذمہ دار نہیں ہے ۔ حکومت ذمہ دار ہے حکومت ٹیکس لگاتی ہے ۔ آپ پانی پہنچانے کے ذمہ دار ہیں ۔ آپ کیوں ذمہ دار نہیں ہے۔ اگرانتظام نہیں کر سکتے توٹیکس نہ لگائیں۔ ٹیکس لگانے کاانتظام نہیں کرسکتے تو استعفیٰ دے دیں ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اس آرڈیننس کی شدید مخالفت کرتا ہوں ۔

Syed Ahmed Saeed Kirmani : (Lahore-V) Sir after a lengthy speech of Maulana Ghulam Ghaus Hazarvi and also after the speeches of the learned members on this side, I think nothing more can be said on the merits and demerits of this ordinance. But Sir there are two major causes which prevent me from supporting this ordinance, Last night I was going through the papers regarding this ordinance and it came to my knowlege that when this bill was originally introduced in this House. the hon'ble members of this house tabled near about 32 amendments - 32 amendments - and out of these amendments three amendments were tabled by the members of the Government benches. Now what we find today is that instead of benefitting from those amendments, the Government have not cared to pay any heed to these amendments. Had the Government taken note of those amendments and had accordingly amended the law and then promulgated the ordinance in consequence thereof, then of course it could have been easy for us to support this measure. But we note with regret and pain that those amendments have not been looked into by the Government with the result that this House is perfectly justified in complaining that what ever we had thought best in the interest of the province we had put forth by way of amendments and this Government had not cared to incorporate those amendments in the ordinance. This is one reason that I find mpself in a difficult position to come forward to support this measure. It is very unfortunate that even those amendments which were moved by the members of the treasury benches - there are two amendments in the name of Mr. Ahmed Mian Soomro and there is one amendment in the name of Chaudhri Muhammad Iqbal ; both the honourable members belong to the treasury benches - have not been incorporated in the ordinance. So Sir when this is the situation that a bill was brought and the members applied their minds and 32 amendments were moved and the Government did not care to even make use of a single amendment, I cannot support this measure.

Then sir the second point is that bill was introduced probably last year in the month of July or after that, but positively it was in the summer of 1963. Then Sir it appeared on the agenda in the month of April 1964. Then Sir the Government promulgated that measure in the shape of an ordinance on the 20th of May 1964 and this House was summoned by the Governor to meet on the 30th of May, i. e. 10 days after. If the Government could wait for one long year, if the Government could see the reason in not promulgating the ordinance for one long year, I realy wonder why it could not wait for ten days more. Why has it deprived this House from giving its considered opinion ? The reason is obvious The treasury benches are - I should not say not performing their duties properly - I will

say, unmindful of the interests of the people. And particularly my grievance is against those members who hail from the area which is going to be affected by this ordinance. I must congratulate the non-Sindhi members on this side that they have taken up cudgels on behalf of the poor haris of that area, but I really feel sorry for the members, who have a say in the Government and yet they have not done their duty properly. So Sir the Government by remaining silent for a year and then all of a sudden ten days before the coming of this session having promulgated this ordinance, that also has provided me another cause in not supporting this measure.

Now Sir there is some reason that the Government thought it fit to promulgate an ordinance ten days ahead of the session but then there should have been a convincing, exhaustive and a detailed statement by the Government as to why this measure is not being put forth before the House in the shape of a bill, which it had done previously. Mind it Sir this ordinance appeared on the order book of this House in the last session. For some reason it could not be passed ; it was discussed and it could not be passed not because we were opposing it - we can be ignored, we are a small minority, they have got the majority - but because their own members told them that this is a very harsh piece of legislation, that this required further consideration, that it will create misunderstanding in various sections of the society. It was because of the pressure of their own members at that time that the Government did not press forth the bill. But unfortunately they were subsequently softened and the Government has succeeded in softening the members, Unfortunately, we the unsoftened ones are sitting on this side, but my friends sitting on that side whatever argument or reason is brought forth by the Government they find is extremely reasonable and they bow their head before it. But the fact remains that the Minister Incharge has miserably failed to convince this House, and through this House the public at large, as to why this measure is necessary and why it is not being brought in the shape of a bill.

These are the major reasons which I have narrated which have prevented me, which have persuaded me not to support this bill. And Sir, as I have told you earlier I could say a lot about the de-merits of this ordinance but since enough has been said by this side and I would be only repeating it, I don't want to waste the precious time of the House. With these observations I Sir strongly oppose this ordinance and request the members sitting on the treasury benches, and particularly the members who hail from the former province of Sind, and still particularly those members who intend to fight the coming elections, to rise to the occasion and to oppose this ordinance with courage and come to the rescue of the needy, poor downtrodden people of that area.

میاں عبداللطیف (شیخو پورہ - ۱)—جناب صدر - میں نے اس بل کی مخالفت چند ٹھوس وجوہات کی بنا پر کرنا ہے - پہلی وجہ یہ ہے کہ یہ چیز جو بنیادی - اصولی اور دستوری طور پر ایک بل کی شکل میں آنی چاہئے تھی اور جو اس ہاؤس میں originate ہونی چاہئے تھے - وہ اس ہاؤس پر back door اور غلط

راستے کے ذریعے سے thrust کی گئی ہے ۔ نہیں ایک آرڈیننس کی شکل میں یہاں پیش کی گئی ہے ۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ آرڈیننس ٹیکس کے اصول کے خلاف ہے یعنی جن لوگوں پر یہ ٹیکس لگنا چاہئے تھا ۔ انہیں چھوڑ دیا گیا ہے ۔ اور جن زمینوں پر نہ لگنا چاہئے تھا ۔ ان پر لگا دیا گیا ہے میں اس بات کو آئندہ elaborate کرونگا ۔

تیسرا point یہ ہے کہ یہ ہمارے دستور کے خلاف ہے ۔ اور discriminatory ہے ۔

چوتھی وجہ یہ ہے کہ اس کا moral aspect بھی درست نہیں ۔

پانچویں یہ کہ اس میں عدالتوں کی jurisdiction کو oust کیا گیا ہے ۔

چھٹا اعتراض یہ ہے کہ جب حکومت یہ چیزیں آرڈیننس کی شکل میں لاتی ہے تو وہ اکثر غلط ہوتی ہیں اور ان کی drafting بھی غلط ہوتی ہے ۔ اور چند ایک ضروری provisions جو آنی چاہئیں ۔ وہ چھوڑ دی جاتی ہیں ۔ لہذا میرے نزدیک یہ بھی ایک مکمل piece of legislation ہے ۔

عالی جاہ ۔ جہاں تک میرے پہلے point کا تعلق ہے ۔ وہ یہ ہے کہ یہ taxation آرڈیننس کے ذریعے نافذ نہیں ہونی چاہئے ۔ آپ کے سامنے سب حالات ہیں ۔ کیا یہ بہت extraordinary حالات ہیں ۔ میرے خیال میں تو اس ہاؤس کی history میں یہ پہلا موقع ہے کہ ایک بل اور ایک taxation proposal باقاعدہ طور پر اس ہاؤس میں introduce ہوئی ۔ discuss ہوئی ۔ اور مجھے معاف فرمائیے اگر میں یہ کہوں کہ political بد دیانتی سے واپس لے لی گئی ۔ اور یہ کہہ کر واپس لے لی گئی کہ اس ہاؤس کے بہت سے معزز ممبران اس میں بعض مفید تجاویز پیش کرنا چاہتے ہیں اور حکومت ان تجاویز پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہتی ہے ۔ چنانچہ اس بل کو اس پانچ کروڑ کے صوبے کو دے کر اس ہاؤس کی jurisdiction سے واپس لے لیا گیا ۔

Minister of Finance (Sh. Masood Sadiq) : Sir, "Dhoka" is an unparliamentary word.

Mian Abdul Latif : It is quite parliamentary.

Minister of Finance : It may be parliamentary for you.

Mr. Speaker : That word should not be used.

Mian Abdul Latif : Which word, sir ?

Mr. Speaker : "Dhoka"

میاں عبداللطیف ــــ دھوکہ جناب یہ ہوتا ہے کہ جو بات کہی جائے ۔ اس پر عمل کرنے کا ارادہ نہ ہو ۔ تو penal code یہ کہتا ہے کہ اسے قانونی طور پر دھوکہ کہا جائیگا ۔ ہمیں یہ بات کہی گئی اور پانچ کروڑ عوام کو یہ بات کہی گئی ۔ اور یہاں سے علی الاعلان کہی گئی کہ ہم اس بل کو واپس لیتے ہیں ۔ کیونکہ معزز ممبران چاہتے ہیں کہ اس پر نظر ثانی کی جائے ۔ لہذا ہم اس پر نظرثانی کرنا چاہتے ہیں ۔ کیونکہ اس کے متعلق بعض نہایت مفید تجاویز آ رہی ہیں ۔ اب ہمیں بتایا جائے ۔ اس ہاؤس کو اور اس صوبے کے پانچ کروڑ عوام کو بتایا جائے جو ہر وقت دیکھتے ہیں کہ یہاں کیا ہو رہا ہے کہ اس بل میں کیا تبدیلی کی گئی ہے ۔ اور وہ کونسی مفید تجاویز میں جو اس میں incorporate کی گئی ہیں ۔ میں وثوق سے کہتا ہوں کہ ان کا ہرگز یہ ارادہ نہ تھا ۔ ان کا ارادہ محض یہ تھا ۔ کہ چونکہ آج ہاؤس اسے پاس کرنے کے mood میں نہیں ۔ اس لئے ہم اسے پاس نہیں کرینگے ۔ بلکہ اسے withdraw کرتے ہیں ۔ اور پھر کسی موقع پر اسے آرڈیننس کی شکل میں لائینگے ۔ تو penal code یہ کہتا ہے کہ یہ دھوکہ کیا گیا ہے یہ میں نہیں کہتا ۔ آپ بھی ماشاءاللہ وکیل ہیں ۔ اور cabint میں بھی ایک درجن وکیل بیٹھے ہیں ۔ ان سے پوچھئے ۔ اگر یہی حرکت کوئی شخص باہر کرے تو اس کا ۴۲۰ میں چالان ہو جائے ۔ لیکن یہاں ہم جو کچھ بھی کرتے ہیں ۔ وہ سب قانون کی دارو گیر سے محفوظ ہے ۔ ایسی حالت میں ان کا چالان تو نہیں ہوگا ۔ لیکن آنے والی نسلیں اور باہر کے پانچ کروڑ لوگ یہی کہینگے کہ عوام کو * x x x x x x x دیا گیا ہے ۔

*Expunged as ordered by the Speaker.

Mr. Speaker : Next point, please.

Minister of Finance : Sir, I would request again that he has not withdrawn the word "Dhoka". He is giving arguments in support of "Dhoka".

Mr. Speaker : That word should be expunged.

مولانا غلام غوث—پوائنٹ آف آرڈر جناب ۔ جناب میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ ۴۲۰ نمبر پارلیمانی ہے یا نہیں ۔ (قہقہہ)

مسٹر سپیکر—وہ تو دفعہ کا حوالہ دے رہے ہیں ۔

میاں عبداللطیف—جناب گورنمنٹ نے آرڈیننس پیش کرتے ہوئے ہمیں یہ بتایا ہے کہ چونکہ صوبائی اسمبلی کا اجلاس نہیں ہو رہا ۔ اور گورنر صاحب ان humanaries کی recommendation پر satisfied ہیں ۔ وہ ان dignitaries کی سفارش پر satisfied ہیں ۔ اور کس بات پر satisfied ہیں کہ circumstances exist which render immediate legislation necessary تو حضور ہمیں توقع یہ تھی کہ اگر ان کا case کافی strong ہوتا تو آپ کے اطمینان کے لئے اور ہمارے اطمینان کے لئے Government side کی طرف سے ایک اچھی خاصی تقریر ہوتی ۔ جس میں اس بات کی وضاحت کی جاتی کہ یہ ہیں وہ حالات جو imposition of tax نہیں بلکہ immediate legislation کو justify کرتے تھے ۔ اور بالخصوص اس آرڈیننس کے نفاذ کو justify کرتے تھے ۔ تو ایسی حالت میں ہم اسے شاید قبول کر لیتے ۔ آخر ہم بھی تو اس ملک کے باشندے ہیں ۔ اور اس ملک کی فلاح و بہبود سے ہمارا محض تعلق ہی نہیں بلکہ باقاعدہ طور پر اس میں ہمارا حصہ ہے ۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے ۔ اگر خدانخواستہ گورنمنٹ کو فی‌الواقع کوئی necessity واقع ہو جائے ۔ ملک میں کوئی المیہ آ جائے یا کوئی اور تکلیف آ جائے جس کیوجہ سے فوری legislation ضروری ہو جائے تو میں اس ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس کی پوری تائید کرینگے ۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ اس سلسلے میں ایک لفظ بھی تو نہیں کہا گیا کہ taxation تو ضرووی ہوگی لیکن immediate legislation کیوں ضروری تھی اور اس آرڈیننس کا نفاذ کیوں ضروری تھا ۔ کیا یہ غیر ضروری نہ تھا۔

لیکن اگر یہ ضروری تھا تو آپ کو معلوم ہے کیوں ؟ اس لئے تو نہیں کہ ہم session میں نہ تھے ۔ ہم نے تو اسے discuss کیا تھا ۔ عالیجاہ ۔ یہ تو فیصلے پر پہنچا ہوا مقدمہ تھا ۔ یہ اس وقت withdraw کیا گیا جب کہ ہم یہاں آنے والے تھے ۔ چودہ یا پندرہ تاریخ کو اخبارات میں یہ خبر آ گئی تھی کہ ہم تیس تاریخ کو meet کر رہے ہیں ۔ یہ اس خیال سے نافذ کیا گیا کہ بھئی جلدی کرو اسمبلی آنے والی ہے ۔ دراصل ہم سے ڈر کر ہمیں by pass کرنے کے لئے یہ legislation لائی گئی ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب یہاں قانون آپوزیشن نے پاس نہیں کرنا بلکہ اکثریت نے کرنا ہے ۔

میاں عبداللطیف ۔ جناب والا ۔ میرے فاضل بھائی کو اطمینان ہے ۔ ان کو تسلی ہے ۔ ان کو یہ بتایا گیا ہے کہ تمہارا واسطہ ربڑ کی مہر سے ہے ۔ جب چاہو اٹھا کر لگا لو ۔ یہ ہمارے ضمیر سے کھیل سکتے ہیں ۔ ہماری خودداری کا مذاق اڑا سکتے ہیں ۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ آج ہماری خود داری کا مذاق اڑا رہے ہیں ۔ میں اپنے دوستوں کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے ۔ غالباً یہ ہمارا آخری اجلاس ہے جو سنجیدگی کے ساتھ ہوگا ۔ اس کے بعد ہمیں بجٹ session کرنا نصیب نہ ہوگا ۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ آئندہ شاید ۵۵ فیصد ممبر بھی دوبارہ منتخب ہو کر نہ آ سکینگے ۔ میں گورنمنٹ کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے جس سے آگے آنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔ ہم بھی ملک کے خیر خواہ ہیں ۔ ہم اس حکومت کے بد خواہ نہیں ہیں ۔ لیکن اس ہاؤس کے ہر ایک ممبر کو بتانا چاہتے ہیں کہ اگر تم اس حد سے تجاوز کروگے تو بغاوت ہمارا فرض ہوگا ۔ ان کو ہمیں یہ اطمینان دلانا چاہئے کہ ہم اپنی خود داری کو فروخت نہیں کرینگے ۔ ہم اپنے ضمیر فروخت نہیں کرینگے ۔ اور تمہیں اجازت نہیں دیں گے کہ ملک کے کسی حصے پر خواہ وہ سندھ ہو ۔ صوبہ سرحد ہو یا کوئی اور

ہو ۔ یہ legislation ایک taxation ordinance کے ذریعے ہم اس کی شدید مخالفت کریں گے ۔ اسے پاس کرنا آپ کا فرض ہے ۔ میرا نہیں ۔ ہم کسی legislation کو پاس نہیں کر سکتے ۔ لیکن آپ اگر پاس کرنا چاہیں تو ہم اس میں رکاوٹ پیدا نہیں کر سکتے۔ اگر آپ کوئی برا کام کرینگے ۔ تو اس کی ذمہ داری آپ پر ہوگی اور اگر اچھا کام کریں گے ۔ تو اس کا سہرا بھی آپ کے سر ہی ہوگا اس کے لئے آپ قوم کو جوابدہ ہونگے کیونکہ آپ نے اس گورنمنٹ کو اجازت دی کہ taxation آرڈیننس کے ذریعے سے ہو ۔ اس لئے برطانیہ میں ایک ہزار سال پہلے لوگوں نے اپنے شہنشاہ کے خلاف بغاوت کی کہ taxation اس طرح سے نہ ہوگا۔ ہم یہ ثابت کر رہے ہیں کہ ہم فی الواقع ضمیر سے خالی ہیں ۔ ہمیں خود داری کا کوئی احساس نہیں ۔ اور ہم صرف ربڑ کی مہر بن کر رہ گئے ہیں ۔

میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ کو گورنمنٹ سے بغاوت کرنا چاہئے کہ ہم اسے بل کی شکل میں پاس کریں گے بصورت آرڈیننس پاس کرنے کو تیار نہیں ہیں ۔

اس کے بعد میں یہ گذارش کروں گا کہ آپ کا اصول غلط ہے ۔ آپ کا basis غلط ہے اور بنیادی تخیل غلط ہے ۔ کہا گیا ہے ۔ except as here-in after provided کہ ان زمینوں پر جن کو خاص طور پر specify کر دے یہ قانون لاگو نہیں ہو گا ان کو چھوڑ کر باقی ایکٹ میں اس کے متعلق کوئی ذکر نہیں ۔

Except as here-in after provided.

ان سے پوچھیں آپ قانون دان ہیں ۔ آپ بتائیں کہ وہ کونسی زمین ہے جو آپ نے except کی ہے ۔ کوئی شیڈول نہیں کوئی چارٹ یا کوئی لسٹ نہیں ۔

وزیر قانون۔آپ اسے بغور پڑھیں ۔

میاں عبداللطیف---میں نے بہت دفعہ پڑھا ہے - اس میں ہے -

A Tax shall be levied on all such Qabuli Lands as may be from time to time be come or about to become capable and receiving irrigation from Gn. Barrage Canals.

جن کو پانی مل گیا - وہ تو سمجھ میں آتا ہے کہ ان کی حیثیت بڑھ گئی ہے - لیکن یہاں ایک زمین اور بھی ہے جس کے متعلق وزیر مال صاحب کے خیال کے مطابق

Is about to become capable of irrigation etc.

ابھی وہ زمین نہیں ملی اور چیف انجینئیر صاحب نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ غالباً ۱۹۶۵ میں پانی دیں گے - لیکن آج اس پر ٹیکس لگ جائے گا - اس ٹیکس کے لگ جانے کے بعد اس کو کوئی except نہیں کر سکتا - یہ کر دیں تو کر دیں - عدالت بھی اسے except نہیں کر سکتی - کسی کے پاس اپیل نہیں ہو سکتی - کوئی اس کی نگرانی نہیں کر سکتا - اور ان کو -

Like bad boys they do not behave with United States.

جب ایڈ بند ہو گی تو ۱۹۶۵ء کا پروگرام collapse ہو جائے گا - روپیہ نہیں آیا پھر تعمیر نہیں ہوئی - اور ان کے خیال میں وہ زمین - about to become capable ہے -

عالی جاہ - جو ٹیکس لگے گا وہ وصول نہیں ہو گا - پانی کا ایک قطرہ نصیب نہیں ہو گا - ابھی نہر نہیں تو about to become کیسے ہو گا - اس چیز کی بنا پر arrears چلے جائیں گے - اگر اس پر ایک مہینہ میں objections نہ آئیں تو final ہو گا - اور اس کی recovery imperative ہو جائے گی - میں پوچھتا ہوں کہ یہ کیا ہے ؟ یہ ہے اس کا basis - اتنی سختی - کس پر - کیا سندھ آپ کا مفتوعہ علاقہ ہے وہاں آپ کے غلام بستے ہیں - اس میں کوئی moral sense بھی ہے - جس کی قیمت آپ نے improve کر دی اس سے جو مانگتا ہے

مانگ لے جس حیثیت کے لئے آپ کچھ نہیں کر سکتے ۔ وہاں سے بھی آپ ٹیکس کا مطالبہ کرتے ھیں اور arrears کے طور پر وصول کرتے ھیں ۔ اس کو قید کر کے ۔ اس کا اثاثہ نیلام کر کے ۔ یہ ھے اس کا moral basis اس کے بعد All Lands ھے ۔ اس میں وہ لوگ بھی شامل ھیں جن کی زمین سو سو مربع ھے ۔ ان میں وہ لوگ بھی ھیں جن کی حیثیت یا Total holding ۱۲ ایکڑ بھی نہیں ھے ۔ اور ۱۰ ایکڑ سے کم ھے ۔ یعنی یہاں ان لیڈروں نے دھیان نہیں کیا کہ دنیا میں چھوٹا مالک بھی بستا ھے ۔ اس کی وہ حیثیت نہیں جو ایک ھزار پانچ سو مربع والے کی ھوتی ھے ۔ جب کوئی نئی انڈسٹری لگائی جاتی ھے تو اپنے دوست کو ۵ کروڑ لائسنس دے دیتے ھیں ۔ اسے کہتے ھیں کہ چھ سال تک کوئی ٹیکس نہیں لیں گے تم کو چونگی بھی معاف کر دیں گے ۔ تم کو مزارعین سے ۱۰۰۰ روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے زمین بھی لے کر دے دیں گے ۔ لیکن جب زمیندار کی باری آتی ھے ۔ نہر ابھی آئی نہیں ۔ ۵ ایکڑ کا وہ مالک ھے لیکن اس کو کوئی excuption نہیں اس کو کوئی رعایت نہیں ۔ وہ category ان کے دماغ میں موجود نہیں ۔ ان کے لئے concession کا خیال پیدا ھی نہیں ھوتا ۔ ان کے لئے سوچ ھی نہیں سکتے ۔

اس کے علاوہ All Land میں وہ زمین بھی آ گئی اس ایریا میں آ گئی ریڈ لائین میں تو ھے ۔ لیکن جب عملی طور پر کام ھوتا ھے ۔ اگرچہ وہ ریڈ لائین میں ھوتی ھے اس ایریا میں ھوتی ھے لیکن نا قابل کاشت ھے اس لئے اس کو کوئی exemption نہیں ۔ یہ کہتے ھیں کہ ھم کر سکتے ھیں اس کی پاورز اپنے پاس رکھی ھیں ۔ لیکن وہ کون خوش قسمت ھوں گے جن کو یہ رعایت نصیب ھو گی ۔ وہ غریب جماعت چھوٹے مالکان کی نہیں ھو گی ۔ وہ ایریا جس کووہ والوں کو

ضرورت ہوتی ہے وہ نہیں ہو گا وہ تو ان کا کوئی منظور نظر ہو گا۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ اس ایکٹ میں وہ اسے specify نہ کرتے۔ کہ فلاں قسم کے لوگوں کو فلاں قسم کے ایریا کو ہم اس سے مستثنیٰ کرنا چاہتے ہیں۔ بات وہ نہیں۔

اس کے علاوہ اس ایریا میں آپ دیہاتی بھی ہیں۔ زمیندار بھی ہیں۔ آپ نے دیکھا ہے کہ گاؤں گورا دہ کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ گورا دہ اس ایریا کو کہتے ہیں جو گاؤں کے ارد گرد ہو جہاں ہمارے مویشی بیٹھتے ہیں جہاں ہمارے گاؤں کے لوگ کوڑا کرکٹ پھینکتے ہیں جہاں بچوں کے کھیل کے میدان بھی ہوتے ہیں۔ اسے گورا دہ کہتے ہیں۔ کوئی گاؤں اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس ایریا کو بھی exempt نہیں کیا گیا۔ محض village sites کو exemption دی ہے۔ اور اس زمین پر ٹیکس لگا دیا ہے جس کے لئے ان سے ایک قطرہ پانی بھی نہیں لینا۔ جہاں کاشت نہیں ہو سکتی اس سے بھی ٹیکس لیں گے یہ کہہ کر کہ یہ اس ایریا میں ہے جو capable of receiving irrigation ہے۔

دو دو چار چار ایکڑ زمین ہر گاؤں کے ساتھ مخصوص کی جاتی ہے۔ عید گاہ کے لئے مخصوص کی جاتی ہے۔ میرے معزز دوست سندھ میں اس کو بھی exemption کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ چرا گاہ جہاں ہمارے مویشی چریں گے اس کو بھی exempt کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ provision تو ہے لیکن خدا جانے وہ کونسا خوش نصیب ہو گا۔ جس کے لئے وہ استعمال ہو گا۔

یہ ہیں میرے اعتراضات کہ اس کی بنیاد غلط ہے۔ اس کا اصول غلط ہے اس کے علاوہ جو میں نے عرض کرنا ہے۔ اگرچہ مجھ سے پہلے بہت کچھ کہا گیا ہے۔ میں مختصر کہوں گا۔ کہ ہمارا

آئین ہر اس قانون کو illegal بتاتا ہے جو discriminatory ہو اس میں پہلا فقرہ ہی discriminatory ہے ۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ان زمینوں میں سے جہاں غلام محمد بیراج کی نہروں کا پانی لگے گا ۔ محض ان لوگوں سے ٹیکس لیا جائے گا جو اپنی جدی زمینوں پو بیٹھے ہیں جن کو وہاں کی اصلاح میں قبولی زمینیں کہا جاتا ہے باقی زمینداروں سے نہیں ۔ یا جن کو tractor scheme پر پرمٹ جاری ہوئے دس دس بیس بیس مربع کے لئے یا جن کو rice cultivation scheme پر پانچ پانچ سو ایکڑ زمین دی گئی ۔

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : There is no rice cultivation scheme.

میاں عبداللطیف—میں نے تو اخبار میں پڑھا تھا Rice Cultivation کے لئے ایریا مخصوص کیا گیا ہے ۔

Minister of Revenue : No rice cultivation scheme.

میاں عبداللطیف—تو ان لوگوں کے لئے یہ ٹیکس نہیں ہو گا جن لوگوں کو یہاں دی گئی ہیں کس وجہ سے دی گئی ہیں ؟ میں فوج کو مخصوص نہیں کرتا لیکن جن لوگوں کو بھی دی گئی ہیں آخر کیا وجوہات ہیں کہ ان سے یہ ٹیکس نہ لیا جائے ۔ یہ discrimination ہمارے کانسٹی ٹیوشن کے خلاف ہے یہ نادان دوستی ہے صوبے کے ساتھ ایسی ہی چھوٹی چھوٹی چیزیں ہوتی ہیں جو مل کر دل کی تہہ میں ایک خلش پیدا کرتی ہیں اور یہ چیز صوبے کیلئے وبا اور عذاب بن جاتی ہے ۔ آج بھی جہاں ہم ون یونٹ کی تائید کرنے والے موجود ہیں وہاں اس کے مخالف بھی ہیں وہ ہر وقت اسی فکر میں ہیں کہ غلطی ہو تو ہم پھر کہیں ۔ اس ٹیکس کے imposition سے سندھیوں کے دل میں یہ بات پیدا ہو گی کہ ون یونٹ گورنمنٹ نے صوبہ سندھ کے ساتھ انصاف نہیں کیا ۔ ون یونٹ نہ ہوتا تب بھی بیراج بنتا اور نہریں

ضرور نکلتیں لیکن یہ بندر بانٹ نہ ہوتی ۔ پانچ پانچ سو ایکڑ زمین کے لئے پرمٹ نہ ہوتے اور discriminatory طریقہ سے نہ ہوتے یہ صوبہ کے لئے اور اس کے جو مفادات ہیں ان کے لئے مضر ہے آپ صوبے کے بنیادی مفادات سے کنارہ کشی نہ کریں یہ چیز انتہائی مضر ہے ۔

اس کے بعد ڈرافٹنگ کے متعلق

"In areas which were receiving irrigation water for cultivation from the pre-barrage canals prior to the construction of the Ghulam Muhammad Barrage Canals".

عالی جاہ ۔ یہ بات تو اچھی معلوم ہوتی ہے کہ بارانی زمینوں میں جہاں پہلے پانی نہیں تھا ان کی دعا اور برکت سے وہاں پانی پہنچ جائے گا لیکن وہاں ٹیکس بھی لگے گا ۔ لیکن جہاں پہلے سے نہریں موجود ہیں اور آبپاشی ہوتی ہے تو کیا وہاں بھی justification ہے کہ ٹیکس لگایا جائے ۔ اب صرف نام بدلا ہے پہلے سندھ کینال تھی اب غلام محمد بیراج کینال ہے تو نام کے بدلنے سے ٹیکس لگانے کا justification ہو گیا ۔ ٹیکس کی رعایت بھی کی گئی ہے اور وہ رعایت یہ ہے کہ جب بارانی زمینوں کو پانی دیں گے تو ۱۰۰ روپے ٹیکس لیتے ہیں اور اس پر ۶۰ روپے لیں گے لیکن جناب یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ بارانی زمینوں سے تو یہ ٹیکس لے رہے ہیں مگر جب غلام محمد بیراج سے پانی دیں گے تو اس پر کیا ٹیکس لگانے کا justification ہے ۔

Minister of Revenue : Sure and constant supply of water.

میاں عبداللطیف—اس کے بعد جناب عالی ۔ دقت یہ ہو گی جس کا احساس ہمارے ساتھ آپ کو ہو گا ہمارے فاضل دوست خان پیر محمد خان کو شاید نہ ہو وہ یہ ہے کہ جن جن لوگوں کے خلاف ٹیکس کی تشکیل کرنا ہے کلکٹر ان کی فہرستیں شائع کر دے گا اگر ان میں غلطی ہو گی تو تیس دن کے اندر اپیل ہو سکتی ہے اور ۶۰ دن کے

اندر نیلام ہو سکتا ہے ۔ سکیم ٹھیک معلوم ہوتی ہے لیکن میں ان سے پوچھتا ہوں کہ ان کے ایریگیشن سیکرٹری جو سندھی ہیں وہ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں وہاں گاؤں میں سندھ کے چیف انجینیئر کے خلاف تین ہزار کا ٹیکس لگ گیا اسے خبر پہنچی یا کوئی سندھی صاحب ہسپتال میں آپریشن کرائے پڑے ہوئے ہیں ان کو پتہ نہیں لگایا ان کے کسی آدمی کو بھی اس خبر کا بھی پتہ نہیں لگا اور ۳۰ دن پورے ہو گئے ۔

وزیر مال۔۔ہسپتال ایکٹ کی دفعہ ۵ سہارا لے لیجیئے ۔

میاں عبداللطیف۔۔خود کشی کر لینی چاہئے اس قانون دانی پر ۔ ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ سپیشل ایکٹ میں دفعہ ۵ کا سہارا نہیں مل سکتا ۔

Minister of Revenue : On compassionate grounds.

میاں عبداللطیف۔۔ compassionate ground قانون میں نہیں ہے ۔

خواجہ محمد صفدر۔۔وہ وزارت میں ہے ۔

میاں عبداللطیف۔۔خدا کے لئے کچھ تو realise کرو کہ تیس دن کے بعد ۳۱ وان دن نصیب نہیں ہو گا اور کسی عدالت کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ کہدے ۔ بھٹو صاحب مثلاً ۔ یو۔ این ۔ او گئے ہیں اور ملک کے دوسرے جھگڑوں میں پڑے ہوئے ہیں لیکن ان کو بھی ایک دن زیادہ نہیں مل سکتا کوئی عدالت اگر اس کے خلاف فیصلہ کرے گی تو خلاف قانون ہو گا ۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ انسان مشکلات میں پڑ سکتا ہے اس کو تکالیف ہو سکتی ہیں اور ایسے حالات ہو سکتے ہیں کہ وہ تیس دن کے اندر اپیل نہیں کر سکتا تو کسی کو اسے Concession دینے کا اختیار نہیں ہے نہ مجھے ہے نہ خواجہ صفدر کو ہے نہ کسی عدالت کو اختیار حاصل ہے کہ وہ تیس دن کے بعد ۳۱ وان دن شمار کر لے کیا یہ بے انصافی نہیں ہو گی کیا یہ ظلم نہیں ہو گا ۔

اس کے بعد جناب دفعہ ۱۲ -

"No claim shall lie against Government for compensation or for the refund of tax on account of loss occasioned by the failure or stoppage of water in Ghulam Muhammad Barrage Canals ..... "

عالی جاہ ۔ یہ بات سمجھ میں آ سکتی ہے کہ قدرت کی طرف سے کوئی مصیبت آ جائے تو Remission بھی ہو جاتا ہے یا Suspension بھی ہو جاتا ہے لیکن اگر یہ خود پانی کو سٹاپ کر دیں پانی موجود ہے اور پھر یہ پانی بند کر دیں تو کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ عدالت دیوانی میں چلا جائے ۔

Mr. Speaker : The words are " . . . . by any cause beyond the control of Government."

میاں عبداللطیف—اس کا فیصلہ عالی جاہ ۔ ان سے یہ کروا دیجئے کہ ہم اس کے لئے عدالت میں جا سکیں یہ ہمیں اجازت دے دیں کہ ہم سول کورٹ میں جائیں ہم ہائی کورٹ میں جائیں ۔

چودھری سلطان محمود—یہ واقعی وکیلوں کی بڑی حق تلفی ہوئی ہے ۔

میاں عبداللطیف—یہ جب چاہیں پانی سٹاپ کر سکتے ہیں یہ ان کے کنٹرول میں ہے یہ چاہیں شروع کر دیں اور جب چاہیں بند کر دیں تو میں یہ ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ ان کا ضمیر اجازت دیتا ہے کہ یہ پانی سٹاپ کر دیں ۔ یا فرض کیجئے عالی جاہ۔ ان کے کنٹرول سے بھی باہر ہے اور ان نہروں میں پانی نہیں جا سکتا بیراج ٹوٹ گیا دو سال کا عرصہ گذر گیا وہ تباہ و برباد بھی ہو گیا ہے اس کے باوجود بھی ہمیں عدالت میں جانے کی اجازت نہیں ہے ۔ آخر ان کے دل میں کیا ہے یہ ہم لوگوں سے کیا سلوک کرنا چاہتے ہیں اور یہ ہماری زبان کو کس لئے بند کرنا چاہتے ہیں ۔

وزیر خزانہ—ایک گھنٹے سے irrelevant باتیں کر رہے ہو اور کہتے ہو کہ زبان بند ہے ۔

میاں عبداللطیف—میرے بڑے بھائی کو ذرا irrelevant کی تعریف بتا دیجئے ان کو پیچھے سے کسی نے بتا دیا کہ یہ irrelevant ہے ۔

Mr. Speaker : He knows it full well.

میاں عبداللطیف—اس کے بعد جناب والا ۔ دفعہ نمبر ۱۱ اور نمبر ۱۲ کی ضمن نمبر ۲ یہ ہے ۔ کہ یہ خواہ کچھ ہی کر ڈالیں ۔ اور جناب والا ۔ کرتے کیا ہیں ۔ اس کے متعلق میں اپنی ایک ذاتی مثال عرض کرتا ہوں ۔ جناب والا ۔ ۱۹۶۱ء میں میرے خلاف معاملے کی ایک چٹھی جسے ڈالباچھ کہتے ہیں ۔ آئی . . . . .

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف) جناب سپیکر ۔ میں نہایت ادب سے عرض کرونگا ۔ کہ کافی تقاریر ہو چکی ہیں ۔ آپ میاں صاحب کو ضرور ہی فقرہ ختم کرنے دیجئے ۔ یا دو منٹ مزید وقت انہیں دے دیں ۔ کیونکہ کل سے اس موضوع پر تقریریں ہو رہی ہیں اس پر ایوان میں کافی بحث ہو چکی ہے ۔ اس لئے میں closure move کرتا ہوں ۔ اور ان کی تقریر کے بعد the question may be put.

خواجہ محمد صفدر— قانون سازی میں یہ بات نہیں ہو سکتی ۔

مسٹر سپیکر—خواجہ صاحب ۔ وہ تو time limit کی بات نہیں کر رہے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

میاں محمد شریف اگر کوئی صاحب یہاں ایوان میں موجود نہ ہو ۔ تو باہر سے لوگوں کو تقریر کے لئے بلا لائیں ۔ آپ میرا attitude دیکھ رہے ہیں ۔ کہ میں تقریریں کتنے تحمل اور برد باری سے سن رہا ہوں . . . . .

میاں عبداللطیف—میں یہ عرض کر رہا تھا ۔ کہ میں آپ کو غلط تشخیص کی ایک مثال پیش کرتا ہوں ۔ میں اپنی زمینوں کے بالکل قریب رہتا ہوں ۔ محض دو میل کے فاصلے پر میری

زمینیں ھیں ۔ میرے خلاف محکمہ انہار نے ڈالباچھ بھیجی ۔ جس میں میرے پڑوس کی تقریباً پچیس کلے زمین جو کہ اور لوگوں کی زمین ھے ۔ جو نہ میری کاشت ھے ۔ نہ میری lease ہے ۔ اس کا سارا آبیانہ میرے نام تشخیص ھو کر آ گیا ۔ اور میرے پاس دو تین مربعے کا ایک باغ بھی ھے ۔ وہ پڑوسیوں کی زمین بھی میرے نام کر کے اس میں لکھ دیا ۔ کہ اس میں وہ باغ بھی شامل ھے ۔ تو وہ سارا معاملہ اس طرح میرے ھی نام آیا ۔ میں اپنی مصروفیات کی وجہ سے محکمے والوں کے پاس اپیل نہ کر سکا ۔ جب میں نے representation کی ۔ تو انہوں نے کہا ۔ کہ اسکی مدت ختم ھوگئی ھے ۔ اب آپ روپیہ بھر دیں ۔

وزیر مال—یہ کس کیس کی کارروائی سنائی جا رھی ھے ۔ میں جناب سے اطلاع لینا چاھتا ھوں ۔ کہ یہ کس معاملے کی کارروائی سنائی جا رھی ھے ۔

مسٹر سپیکر—وہ آپ کی خدمت میں ایک مثال پیش کر رھے ھیں ۔

وزیر مال اچھی بات ھے ۔ ھم باھر سن لینگے ۔

میاں عبداللطیف—آپ سنئے تو ۔ میں نے دیوانی عدالت میں دعویٰ کیا ۔ دعویٰ ھونے کے بعد محکمے نے کہا ۔ کہ ھم آپ کا روپیہ اگلی فصل میں مجرا کر دینگے ۔ مجھے تب نجات ملی میں پوچھتا ھوں کہ جو بنیادی خامی ھے ۔ وہ یہ ھے کہ آپ دیوانی عدالت میں نہیں جا سکتے ۔ کیونکہ وہ تو کہتے ھیں ۔ کہ آپ کی میعاد ختم ھوگئی ھے ۔ بھٹو صاحب کے خلاف اگر دو گاؤں کا معاملہ لگایا گیا ۔ تو غریب بھٹو کیا کرینگے ۔ جتوئی کے خلاف کسی اور گا معاملہ لگ گیا ۔ اور ساٹھ دن کی میعاد ختم ھوگئی ۔ اور دیوانی عدالت کا راستہ آپ نے بند کر دیا ۔ میں اس لئے مثال دے رھا تھا ۔ کہ ھم ان پڑھ لوگ نہیں ھیں ۔ غلطی ھو سکتی ھے ۔ میں محکمے کو بددیانت نہیں کہتا ھوں ۔ اگر کسی غلطی سے معاملہ میرے نام آ سکتا ھے ۔ تو یہ سندھ میں بھی ھوگا ۔ غلام محمد بیراج میں بھی ھوگا ۔ ایسی

حالت میں آپ دیوانی عدالت کے دروازے بند کر کے ظلم نہیں کرتے ہیں ۔ تو اور کیا کرتے ہیں ۔ میں آپ کو یہ بتا دوں ۔ کہ وہ آپ کے زر خرید غلام نہیں ہیں ۔ وہ آپ کا مفتوحہ علاقہ نہیں ہے ۔ اگر آپ نے وہاں پر حکومت کرنی ہے ۔ تو اخلاقی بنیادوں پر کوئی قانون بنائیے ۔ ان کو بتائیے کہ قانون ان کے لئے ہے ۔ قابل عمل ہے ۔ عملی طور پر ٹھیک ہے ۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ یہ legislation اخلاقی طریقے پر قانونی طریقے پر اور آئینی طریقے پر غرضیکہ ہر پہلو سے غلط ہے ۔ اس لئے میں نے ان سے درخواست کرنی ہے ۔ کہ اپنی عزت اور خود داری بچانے کے لئے اس کی مخالفت کریں ۔ ورنہ وہ لوگ کہیں گے ۔ کہ ہم لوگ سوائے ربڑ کے اور کچھ بھی نہیں ہے ۔ کہ لاٹ صاحب جس وقت چاہیں ۔ ہمیں اٹھا کر لگا لیں ۔

امیر حبیب اللہ خان سعدی (لائلپور ۔ ۷) ۔ صاحب صدر ۔ قانون سازی کی جو غیر ذمہ دارانہ اور ظالمانہ روایات ہمارے اس ایوان کے اندر پہلے قائم کی گئی ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ موجودہ آرڈیننس اس کی ایک تاریک ترین مثال ہے ۔ ہنگامی قانون لایا گیا ہے ۔ اور وہ لازمی الفاظ کہ ,,اس کی شدید ضرورت موجود ہے،، استعمال کئے گئے ہیں ۔ لیکن کسی محترم وزیر نے یہ نہیں کہا ۔ کہ وہ کونسی کشمیر کی جنگ لڑ رہے ہیں کہ جسکی وجہ سے وہ مجبور ہو کر یہ موجودہ آرڈیننس لا رہے ہیں ۔

Minister of Revenue : It is not a repetition. It has been said more than a dozen times.

مسٹر سپیکر—دیکھئے سعدی صاحب ! جو دلائل پیش کئے جا چکے ہیں ۔ آپ انہیں نہ دھرائیں ۔

امیر حبیب اللہ خان سعدی—بل لانے کے بعد آپ پر اخلاقی طور پر ایک پابندی عائد ہوتی تھی ۔ کہ آپ اس میں ترامیم بھی کرینگے ۔ لیکن وہ کونسی expediency تھی ۔ یا وہ کون سی شدید ضرورت لاحق ہو گئی تھی ۔ کہ آپ نے اپنی وہ ذمہ داری پوری نہیں کی ۔

Minister of Finance : Sir, this is again repetition It has already been said.

امیر حبیب اللہ خان سعدی—جس وقت تقاریر ہو رہی تھیں ۔ میں اس وقت موجود نہ تھا ۔

Mr. Speaker : Anyhow, if the member was not present, there should be no repetition.

امیر حبیب اللہ خان سعدی—جناب والا ۔ ٹیکس لگانے کے لئے یہ لازمی ہے ۔ اور دنیا کی تمام مہذب اقوام میں قانون سازی کا یہ اصول ہے ۔ کہ اس سلسلہ میں جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے ۔ اس کو بھی پوری طرح نبھایا جائے ۔ لیکن اس میں صاف طور پر ذمہ داری نبھانے سے گریز کیا گیا ہے ۔ اور جب حکومت اس قدر ظالمانہ ٹیکس عائد کرتی ہے ۔ تو وہ یہ ذمہ داری اپنے اوپر نہیں لیتی ۔ کہ سب کو انصاف ملے گا ۔ عام قانون سازی کے علاوہ ہماری دینی روایات میں بھی یہ چیز موجود ہے ۔ کہ اگر ٹیکس لگانے والا ادارہ یا حکومت اپنی ذمہ داری پوری نہ کرے تو جس پر ٹیکس لگایا جاتا ہے وہ اس کو ادا کرنے سے انکار کر سکتا ہے اس لئے یہ اسقدر اہم معاملہ ہے اور جناب والا ۔ اس کی دفعہ نمبر ۳ میں یہ بات سمجھ سے باہر ہے ۔ کہ یہ ,,قبولی،، اراضیات کہ جن پر یہ ٹیکس لگانا چاہتے ہیں . . . . .

Minister of Revenue : The question of kabuli and non-kabuli lands has already been repeated. So many times. I seek your protection.

Mr. Speaker : Let me hear him.

امیر حبیب اللہ خان سعدی—اس ,,قبولی،، کے متعلق ہی تو سارا آرڈیننس ہے ۔ آپ کے پاس اس کے لئے کیا وجہ جواز ہے ۔ کہ جو اراضیات پہلے ہی نہروں سے آباد تھیں ۔ آپ ان پر بھی ٹیکس عائد کر دیں . . . . .

وزیر مال ۔ یہ بات تو ہر ایک ممبر نے کہی ہے . . . . .

امیر حبیب اللہ خان سعدی—آپ بجائے اس کے کہ میری تقریر میں مداخلت کریں ۔ بہتر ہوگا کہ آپ اسے سن لیں ۔ یا باہر تشریف لے جائیں ۔

مسٹر سپیکر—سعدی صاحب ! کسی موضوع پر آخری بولنے والوں کو یہ دقت ہوتی ہے ۔ کہ انہیں پیش کردہ دلائل سے بچ کر اپنے دلائل پیش کرنے ہوتے ہیں ۔ اس لئے آپ کو بھی یہی disadvantage ہے ۔ لہذا آپ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے صرف وہی چیزیں فرمائیں ۔ جوکہ دہرائی نہ جا رہی ہوں ۔

امیر حبیب اللہ خان سعدی -میں عرض کرونگا کہ آپ بھی ہماری اس مجبوری کا احساس کریں ۔ میں یہ گذارش کرتا ہوں ۔ کہ جو betterment tax ,,قبولی،، اراضیات پر لگایا گیا ہے ۔ وہ اس قدر نامنصفانہ ہے ۔ اور ساتھ ہی ساتھ جو دوسری اراضیات ہیں ۔ جن کو ہموار اور قابل کاشت بنانے کے لئے ہزار پندرہ سو روپے خرچ کیا گیا ہے ۔ اور جہاں زیادہ ترقیاتی سکیمیں عمل میں لائی گئی ہیں ۔ انکو اس ٹیکس سے مستثنیٰ کیا گیا ہے . . . . . میں سمجھتا ہوں کہ دنیا کے کسی لیجسلیچر میں ایسا نامنصفانہ رویہ اختیار نہیں کیا گیا ۔ پھر یہ ہے جناب کہ بہت بڑے بڑے رقبے سیم اور تھور سے تباہ ہو چکے ہیں ۔

وزیر مال—یہ تو محض repetition ہے ۔ اس کے متعلق خواجہ صاحب کل کہہ گئے ہیں ۔

(At this stage Mr. Iftikhar Ahmad Khan rose to speak)

Minister of Revenue : Is the member in his seat ?

Mr. Speaker : Yes, he is in his seat.

مسٹر افتخار احمد خان (جھنگ ۔ ۱)—پوائنٹ آف آرڈر صدر گرامی ۔ ایک دو ۔ پانچ سات یہی نکات ہوتے ہیں لیکن ہر آدمی کا اپنا طرز بیان ہوتا ہے اور طریقہ گفتگو مختلف ہوتا ہے ۔ یہ ہو سکتا ہے کہ آپ کے سمجھانے سے میں کوئی بات نہ سمجھوں مگر علامہ صاحب کے سمجھانے سے میں وہی بات سمجھ جاؤں مگر بات وہی کرینگے ۔ مقصد یہی ہوتا ہے اور پوائنٹ بھی ایک ہوتا ہے ۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ ایک پوائنٹ کو دوبارہ نہ کہا جائے تو عملاً اسکا نتیجہ یہ نکلیگا کہ جو پہلے مقررین تقریر کر جائیں ۔ گویا بعد میں جتنی بھی تقریریں ہونگی وہ بے مقصد اور بیکار ہونگی ۔

وزیر خزانہ—یہ کوئی جشن موسیقی نہیں کہ ہر شخص گانا گائے اور ہم اسے سنیں ۔ یہ جشن موسیقی نہیں ہے جس کے متعلق یہ کہا جائے کہ ہر ایک کا گلا علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے ۔

مسٹر سپیکر—جشن موسیقی میں بھی کوئی repetition نہیں ہوتی ۔

مسٹر افتخار احمد خان—پوائنٹ آف آرڈر۔ صدر گرامی ۔ معلوم ہوتا ہے کہ دو دن کی مار سے یہ اپنے حواس کھو بیٹھے ہیں ۔

مسٹر سپیکر—یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

امیر حبیب اللہ خان سعدی جناب سپیکر ۔ میں حیران ہوں کہ وزراء صاحبان کو چھانگہ مانگا کی توالی کرنی تو یاد آ گئی ۔ خوامخواہ یہ اٹھ کر اعتراض کرتے ہیں اور جشن موسیقی کا ذکر چھیڑ دیتے ہیں ۔

Mr. Speaker : The member may please proceed with his speech on the ordinance.

مسٹر افتخار احمد خان—صدر گرامی ۔ یہ دونوں ہمارے بزرگ شیروانیوں والے ایک ساتھ یہاں تشریف فرما ہیں ۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ ایک ایوان کے اندر ہوتے اور ایک باہر ۔

Mr. Speaker : That is not point of order.

وزیر مال—انصاری صاحب کیا پتے کی بات کہی ہے آپ نے ۔ یہی دونوں بزرگ آپ کی تباہی کا باعث ہوں گے ۔

امیر حبیب اللہ خان سعدی— صاحب صدر ۔ شاید محترم وزیر صاحب کو تنخواہ شور مچانے کی ہی ملتی ہے ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ جو زمینیں علاقے میں تباہ ہو چکی ہیں ان کو چاہئے تھا کہ وہ ان کے مالکان کو معاوضہ دیتے تاکہ جو لوگ ان کو چھوڑ چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں وہ وہاں آباد رہتے ۔ شائید کوئی سکیم اور ہو کہ جب یہ چھوڑ کر بھاگ جائیں تو اپنے منظور نظر حواریوں اور فوجیوں کو وہاں آباد کر سکیں ۔ وزیر مال نے سب سے پہلے یہ بل پیش ہوا تھا تو انہوں نے

کہا تھا کہ اس علاقے میں زیادہ تعداد چھوٹے مالکان کی ہے تو میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ حکومت کن کے لئے بنی ہے ۔ چھوٹے مالکان کو دبانے کے لئے اور ان کو تباہ کرنے کے لئے یا انکی آباد کاری کرنے کے لئے بنی ہے ۔ میں اعادہ نہیں کرنا چاہتا انکی دولت کا ۔ لیکن ایک چیز کے متعلق میں یہ گذارش کرونگا کہ آرڈیننس نافذ کرتا وہ حکمرانوں کو بھول جاتے ہیں ۔ قانون پاس کرنے کے علاوہ ایک اور اختیار جو ہماری گورنمنٹ کو ہے وہ قواعد سازی کا ہے ۔ اس کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ Taxes shall be paid in such instalments as may be prescribed اور میں یہاں بھی شدید خطرات سے ۔ حکومت کی افتاد طبع کی وجہ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ جب وہ قواعد سازی کے ذریعے اقساط کا تعین کریں گے تو مجھے یہ خدشہ ہے کہ وہ اس اختیار کو سیاسی بناء پر استعمال کریں گے ۔ جو علاقے ان کے حق میں نہ ہوں گے ان پر سختی ہوگی جو ان کے حق میں ہوں گے انکو آسانیاں دینگے ۔

وزیر خزانہ—کل آپ کی پاور ہو سکتی ہے ۔ کیا ہم نے پٹہ لکھایا ہوا ہے ؟

امیر حبیب اللہ خان سعدی—پٹہ لکھایا ہوا تو نہیں ٹالا ہوا ضرور ہے ۔ یعنی گورنمنٹ کے کنٹرول سے باہر ۔ کوئی ایسی چیز نہ ہو جائے ۔ تو مجھے ڈر ہے کہ وہ اس چیز کا سہارا نہ لیں کہ جو افسر انکے اشارہ پر چلنے کے ذمہ دار ہیں جن کی کارکردگی کی وجہ سے ہمیشہ زمینداروں اور کسانوں پر ظلم ہوتا ہے کہیں گورنمنٹ یہ نہ کہہ دے کہ وہ افسر ہمارے کنٹرول میں نہیں ہیں ۔ تو ان وجوہات کی بناء پر میں التجا کرتا ہوں کہ اس قانون کو پاس نہ کیا جائے ۔

Mr. Speaker : Will the Minister of Revenue like to reply ?

Minister of Finance : I would also like to say a few words.

امیر حبیب اللہ خان سعدی۔۔میں اس ایوان سے یہ گذارش ضرور کروں گا کہ خدارا ذمہ داری سے سوچئیے ۔ یہ وزارتیں ۔ یہ پارٹیاں یہ حکومت تو آنی جانی چیزیں ھیں ۔

وزیر خزانہ۔۔بالکل ٹھیک ھے ۔

امیر حبیب اللہ خان سعدی۔۔آپ ایسی قانون سازی میں شریک نہ ھوں جو اس غلام بیراج ایریا میں بعد میں آنے والے لوگ آپ کو اور ھم سب کو بد دعائیں دیں ۔ یہ آپ نہ دیکھیں کہ یہ آرڈیننس عالم بالا سے نازل شدہ ھے ۔ یہ کوئی ایسی چیز نہیں جسکو خواہ مخواہ قبول کرنا پڑے گا ۔ آپ جرأت سے کام لیں اور اس کو مسترد کر دیں ۔

چودھری محمد ابراھیم (سیالکوٹ ۔ ۳)۔۔صاحب صدر ۔ اس آرڈیننس کے متعلق جو کچھ کہا جانا چاھئیے تھا اس کے متعلق بہت کچھ کہا گیا ھے میں صرف یہ عرض کرنا چاھتا ھوں کہ یہیں اس ایوان میں اس کو بل کی شکل میں لایا گیا تھا ۔ اگر میں بل کا ذکر کروں تو مجھے ڈر ھے کہ وزارتی بینچوں پر جو منسٹر صاحبان بیٹھے ھیں ان کا بلڈ پریشر بڑھ جائے گا ۔ لیکن اس سے کوئی نتیجہ اخذ کرنا یا اس کے متعلق کچھ فیصلہ کرنا وہ الگ بات ھو سکتی ھے ۔ آخر آپ یہ بل لائے تھے اور اس بل میں یہاں کچھ ترامیم تجویز کی گئی تھیں کیا ھی اچھا ھوتا کہ آپ اپنے وعدے کا پاس رکھتے ھوئے خفیف سے خفیف ترمیم کو قبول کر لیتے ۔ مثلاً مجھے یاد ھے کہ مسٹر حنیف صدیقی صاحب کی ایک ترمیم تھی کہ جس کی رو سے غلام محمد بیراج کا نام بدل کر کچھ کہا گیا تھا لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ھے کہ آخر یہ ایک بل تھا جس کو بعد میں آرڈیننس کی شکل میں لایا گیا ھے ۔

وزیر خزانہ۔۔آپ بعد میں پرائیویٹ بل لے آئیں ۔

چودھری محمد ابراھیم۔۔آپ کو عقل و ھوش ھونی چاھئیے ۔

تو بہر حال مسٹر احمد سعید کرمانی نے بھی اس طرف اشارہ کیا تھا کہ ۳۵ ۔ ۳۰ ایڈجرنمنٹ موشنز آئے ھوئے ھیں ۔ ان کے متعلق

ادنے سا اقدام بھی نہیں کیا ہے - اصل بات یہ تھی کہ اس بل کو آپ نے واپس لے لیا تھا .....

Minister of Revenue : It is entirely a repetition. There is nothing new.

چودھری محمد ابراھیم—کیوں واپس لیا تھا - میں اس کے متعلق یہ نتیجہ اخذ کرتا ہوں - اس کے متعلق میرے رائے ہے - یہاں مخالفت کا وہ طوفان تھا جس کے مقابلے میں آپ کو عافیت اسی میں سوجھی کہ اس بل کو واپس لے لیں - اس مخالفت کا آپ مقابلہ نہیں کر سکتے تھے - آپ میں سکت نہیں تھی - اس لئے ایک اور نئے طریقے سے اسی بل کو آپ لے آئے ہیں - آپ ہم سے یہ توقع کر رہے ہیں .....

وزیر خزانہ—آپ سے کوئی توقع نہیں کر رہے ہیں -

چودھری محمد ابراھیم—اس سادہ لوحی سے آپ کسے فریب دے سکتے ہیں ؟ کیا سب لوگ آپ کے فریب میں آ سکتے ہیں ؟ لنکن کا مقولہ ہے کہ

"You can fool some of the people for all the time and all the people for some of the time. But only the greatest fool will think of fooling all the people for all the time."

آپ جو کوشش کر رہے ہیں - آخر وہ سادہ لوحی ہی کی قسم کی کوئی چیز ہے آپ سمجھتے تھے کہ بل اسقدر نا قابل قبول ہے - نامعقول ہے کہ اس ہاؤس میں آپ کو سپورٹ نہیں مل سکتی تھی - تو آپ اسے بیک ڈور سے لا رہے ہیں -

صاحب صدر- گورنمنٹ کی پریشان حالی کا ادنے نمونہ یہ بھی ہے کہ جس دن ہم ۳۰ تاریخ کو آئے تھے اس آرڈیننس کا نمبر تیسرا تھا .....

Mr. Speaker : That point has already been made by the Leader of the Opposition.

چودھری محمد ابراھیم—اس کے متعلق میں ایک رائے رکھتا ہوں - اس کو بیان کرنا چاہتا ہوں -

Mr. Speaker : There should be no repetition of arguments.

چودھری محمد ابراھیم—جو نتیجہ میں اس سے اخذ کرتا ہوں .....

مسٹر سپیکر—جو رائے آپ رکھتے ھیں اس کے متعلق آپ کو موقع ہو گا کہ آپ اپنی رائے بیان کریں ۔

چودھری محمد ابراھیم—میں یہ رائے رکھتا ہوں کہ یہ اس قدر پریشان حال کیوں ھیں ۔ انہیں ڈر تھا کہ اگر ممبران پورے کے پورے سندھ کی طرف سے حاضر ہو گئے پھر اس مخالفت کا سامنا کرنا پڑے گا ۔ تو صاحب صدر۔ یہ وھی واقعات ھیں ۔ جن کے متعلق میں اپنی رائے کا اظہار کرنا چاھتا ہوں ۔ اور جیسا کہ میں نے عرض کیا ھے کہ آپ کا بلڈ پلیشر بات سننے سے کیوں چڑھ جاتا ھے ۔

Minister of Finance : I would request that he should not refer to my blood pressure. Please get both of us examined by a doctor.

انشاء اللہ ۱۱۰ میرا ہو گا اور ۱۸۰ اس کا ہو گا ۔

چودھری محمد ابراھیم—صاحب صدر ۔ وہ discrimination قسم کا ٹیکس ھے ۔ جو کہ انگریز نے بھی مناسب نہ سمجھا تھا اور ان حکومتوں نے بھی جنھیں آپ پانی پی پی کر کوستے ھیں ۔ اور ایڑیاں اٹھا اٹھا کر گالیاں دیتے ھیں ۔ ان حکمرانوں نے بھی یہ مناسب نہ سمجھا ۔ غلام محمد بیراج کیا آج ھی مکمل ہوا ھے ۔ بہت عرصہ ہوا ھے ۱۹۵۲ء میں مکمل ہوا تھا ۔ آج یہ لوگ بیدار ہو کر کہتے ھیں کہ یہ ان لوگوں کی خوش حیثیتی ھے اور ہم کوئی نا جائز حصہ نہیں لے رھے ھیں ۔

مسٹر افتخار احمد خان—یہ غلام محمد کی تیسری پشت میں سے ھیں ۔

مسٹر سپیکر—آرڈر ۔ آرڈر ۔

چودھری محمد ابراھیم—جو مسودہ قانون آرڈیننس کی شکل میں لایا جا رھا ھے میں اس کے خلاف ہوں اور جن باتوں کے متعلق وہ پہلے حکومتوں کو نابکار ۔ غلط کار کہتے ھیں یہ غلط کاری اور نابکاری کے تمام ریکارڈ توڑ رھے ھیں ۔

Mr. Ahmed Mian Soomro (Jacobabad I) : Sir, there are one or two clarifications which I would like from the Revenue Minister. In section 3 it is said :—

"Except hereinafter provided....."

مولانا غلام غوث—جناب والا - یہ اردو میں فرمائیں تو ہم بھی سمجھ سکیں -

مسٹر سپیکر—سمرو صاحب مولانا صاحب نے اپیل کی ہے کہ آپ اردو میں بولیں -

This is now upto the member to speak in Urdu. If he speaks in Urdu, that would be very good.

وزیر خزانہ—اگر انہوں نے وہی اردو بولنی ہے جو ہمارے بھائی جتوئی صاحب بولتے ہیں تو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے -

(قہقہے)

مسٹر سپیکر—آرڈر - آرڈر

Mr. Ahmed Mian Soomro : I will make an attempt to speak in Urdu. But if I cannot, then I will speak in English.

جناب عالی - سیکشن ۳ میں بتایا گیا ہے -

"Except as hereinafter provided, a tax shall be levied on all such kabuli lands as may from time to time be, or be about to become, capable of receiving irrigation from the Ghulam Muhammad Barrage Canals."

اب وزیر مال صاحب یہ پوائنٹ واضح کریں کہ قبولی لینڈ کا کیا مطلب ہے - جو سٹیٹ لینڈ ہے - جو رعائیتی بھاؤ پر دی گئی ہے (بغیر نیلام کے میرا مطلب ہے) جس وقت اس کی قیمت پوری ہو جائیگی اور وہ لینڈ بھی قبولی بن جائیگی - تو یہ ٹیکس پھر ان پر بھی لگایا جائیگا - جو اس وقت قبولی لینڈ نہیں ہے آگے چل کر other state land جو capable irrigation ہو جائینگی اس کے متعلق بھی پوائنٹ واضح کریں -

جناب والا ۔ میرا پوائنٹ یہ ہے کہ اس میں دو classification کی گئیں ہیں ۔ ایک وہ زمین ہے جو ایریگیشن کے ذریعہ سے آباد ہو سکیگی ان کا ریٹ کم ہے ۔ دوسرے غلام محمد بیراج کی وجہ سے آئندہ جو آباد کی جائیگی ان کا ریٹ زیادہ رکھا گیا ہے ۔ یہ زمینیں ایسی ہیں جو کہ ابھی سکھر بیراج اور غلام محمد بیراج کی کمانڈ میں ہیں ۔ ان کے باڈر پر ہیں ۔ ایک بیراج سے دوسرے بیراج میں زمین ٹرانسفر ہو سکتی ہے اور ہو رہی ہے جیسا سکھر بیراج سے گدو بیراج میں ٹرانسفر ہو رہی ہے اس لئے وہ زمین جو سکھر بیراج میں ہے اور وہ زمیندار اپنا ایریا water level کے higher ہونے کی وجہ سے یا better irrigation facility کی وجہ سے غلام محمد بیراج ٹرانسفر کرتے ہیں ۔ اصل میں وہ پہلے better position میں تھے ۔ کیا ان سے لوئر ریٹ لیا جائیگا ۔ according to the bill جیسے ہے اگر یہ اس میں آ جائیگا تو اسکا مطلب یہ ہے کہ ان سے ہائر ریٹ لیا جائیگا ۔ نسبتاً inundation canal والی زمینوں کے ۔ یہ بھی مہربانی کر کے وزیر مال صاحب پوائنٹ واضح کریں ۔ ان کے لئے کیا قانون ہوگا۔ ان کو کسی ایریا میں گنا جائیگا ۔

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق)۔جناب والا ۔ اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ یہ ٹیکس سندھ کے عوام پر بہت بوجھ ہے ۔ سندھی بھائیوں سے سخت ظلم کیا گیا ہے ۔ اصل بات یہ نہیں ہے اصل بات یہ ہے کہ ہم نے اپنے سندھی بھائیوں کو بہت مراعات دی ہیں جو پہلے ٹیکسوں میں نہیں ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

جناب والا ۔ میں زیادہ تر اس آرڈیننس کے financial aspect کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراؤنگا ۔ باقی ڈیپارٹمنٹ کے متعلق خان پیر محمد خان صاحب تفصیلاً جواب دینگے ۔ جناب غلام محمد بیراج کا رقبہ جو سیراب ہوگا وہ ۲۸ لاکھ ایکڑ کے قریب ہے ۔ جس میں سے ساڑھے گیارہ لاکھ ایکڑ کے قریب پرائیویٹ لینڈ

ہے - اس پر جو روپیہ خرچ ہوگا اسکا تخمینہ ۶۴ کروڑ روپیہ ہے جو ہم نے ابھی تک سٹیٹ لینڈ نیلام کی ہے اسکی وصولی ابھی پوری نہیں ہوئی کیونکہ کچھ رقم اقساط میں آنی ہے یہ رقم ۲۳ کروڑ روپیہ کے قریب بنتی ہے - اس کے علاوہ باقی جو زمین نیلام کرنا چاہتے ہیں اندازاً نیلام میں اس کی قیمت ۱۳ کروڑ روپیہ کے قریب بنے گی - گورنمنٹ کی سکیموں کے تحت کچھ زمینیں ہیں جن کا بار بار حوالہ دیا گیاہے - جو ٹریکٹر والوں اور ملٹری والوں کو دی گئی ہیں - ان کی قیمت کل چار کروڑ روپے کے قریب ہے -

خواجہ محمد صفدر—اگر واقعی ایسا ہے تو آپ قیمت بڑھا دیں -

وزیر خزانہ—خواجہ صاحب آپ پندرہ پندرہ منٹ تقریر کرتے ہیں اور اس میں repetition بھی ہوتی ہے - میں نے تو ایکدفعہ بھی repetition نہیں کی - اور آپ کے اعتراض شروع ہو گئے ہیں - ذرا صبر سے کام لیجئے -

تو جناب جو حکومت کی اراضیات ہیں ان سے تقریباً چالیس کروڑ روپے وصول ہونے کی امید ہے - باقی جو ۲۴ کروڑ روپے کا balance ہے - اسے ساڑھے لاکھ ایکڑ پرائیویٹ زمین پر اصولی طور سے ڈالنا چاہئے تھا -

مسٹر حمزہ—on a point of order sir جناب سپیکر - وزیر خزانہ صاحب نے ابھی ساڑھے لاکھ ایکڑ فرمایا ہے - اس سے انکا کیا مطلب ہے ؟

(قہقہہ)

وزیر خزانہ—جناب والا - میں نے ساڑھے گیارہ لاکھ ایکڑ کہا ہے - اگر آپ کی سمجھ میں کوئی فرق ہو تو اس میں میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا -

اگر جناب رقبے کے حساب سے رقم کو پھیلایا جائے تو گورنمنٹ کی اراضیات کا کل رقبہ ساڑھے سولہ لاکھ ایکڑ ہے - اور اس کی کل رقم

۳۶ کروڑ روپے بنتی ہے - اور باقی جو ساڑھے گیارہ لاکھ ایکڑ رقبہ ہے اس کی کل رقم ۲۸ کروڑ روپے بنتی ہے - لیکن یہ آرڈیننس جو ہم نے پیش کیا ہے - اس کے مطابق ہم جو maximum وصولی کر سکتے ہیں - اگر یہ ہو جائے تو یہ بھی ہماری بڑی خوش قسمتی ہے - بہرحال ہم سات کروڑ روپے سے ایک دھیلہ بھی زیادہ وصول نہیں کر سکتے -

جناب والا - یہاں بار بار اور جان بوجھ کر صوبائی تعصب کو اچھالا گیا ہے - اور یہ کہا گیا ہے کہ سندھی بھائیوں کے supporter آپوزیشن کی بنچوں پر بیٹھے ہیں - لیکن یہ حقیقت سے بہت دور ہے - کیونکہ سندھی بھائیوں کے سب سے بڑے supporter تو ہماری بنچوں پر بیٹھے ہیں - آپ نے پہلے بجٹ میں بھی دیکھا اور اس بجٹ میں بھی دیکھا اور اس بجٹ میں بھی دیکھینگے کہ سندھ کو جو مراعات دی گئی ہیں - وہ سندھی بھائیوں کو کسی سابقہ حکومت نے نہیں دیں - اس چیز کو بار بار اچھالا گیا ہے - تاکہ سندھی بھائیوں کو ابھارا جائے - لیکن انشاء اللہ تعالیٰ ہماری پارٹی کا ایک آدمی بھی ایسا نہ ہوگا جو ہم سے منحرف ہو -

پھر یہ بھی بار بار کہا گیا ہے کہ ہم نے اس آرڈیننس کے متعلق اپنے ممبران سے نہیں پوچھا - میں ہاؤس کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ میں نے اپنی مسلم لیگ اسمبلی پارٹی میں یہ چیز پیش کی تھی- اور یہ وہاں approve ہو چکی ہے - اس لئے یہ ضروری نہیں کہ میں آپوزیشن سے پوچھوں -

مسٹر محمد حنیف صدیقی—جناب والا - کیا میں جناب وزیر سے دریافت کر سکتا ہوں کہ اس پارٹی میٹنگ میں کتنے سندھی ممبر تھے - (شور اور مداخلت)

وزیر خزانہ—جناب یہ میں ان کو کیوں بتاؤں کہ اس میٹنگ میں کتنے سندھی ممبر تھے -

This is for me to know.

Mr. Speaker : Order please.

وزیر خزانہ—جناب والا ۔ معزز ممبر بالکل غلط کہہ رہے ہیں ۔ ان کو اس کے متعلق پتہ ہی نہیں ۔

مسٹر حمزہ—on a point of order sir ۔ جناب سپیکر ۔ جناب وزیر خزانہ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا بڑے فخر سے ذکر کرتے ہیں ۔ لیکن جب ان سے یہ دریافت کیا جاتا ہے کہ ان کی تعداد کیا تھی ؟ تو وہ بتانے کے لئے تیار نہیں ہوتے ۔

Mr. Speaker : This is no point of order.

وزیر خزانہ—جناب والا ۔ یہ تو پارٹی کا بعید ہے ۔ یہ تو میں انہیں کسی صورت میں بھی نہیں بتاؤں گا ۔

جناب والا ۔ عرض یہ ہے کہ میرے بھائی مسٹر میمن نے بڑی محنت اور جانفشانی سے سندھ کے پرانے ریکارڈ نکال کر یہ بات ثابت کی ہے کہ ۱۹۵۵ء میں جب کہ سندھ میں ان کی اپنی حکومت تھی ۔ تو انہوں نے دو سو روپے فی ایکڑ ٹیکس لگانے کا فیصلہ کیا تھا ۔ لیکن اب جب کہ مغربی پاکستان بن چکا ہے ۔ یہ لوگ اس سے منحرف ہو گئے ہیں ۔ لیکن میں ایک بات ضرور کہوں گا ۔ اور وہ یہ کہ مسٹر میمن ان باتوں سے بالاتر ہیں ۔ He belongs to West Pakistan اور انشاء اللہ تعالے He will belong to West Pakistan معزز ممبر اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں ۔ وہ یقیناً narrow-minded ہیں ۔

جناب والا ۔ خواجہ صاحب اس امر کی گواہی دیں گے ۔ کہ ۱۹۵۵ء سے اناج کی قیمتوں میں اضافہ ہو چکا ہے ۔ اور اس کے ساتھ ہی زمین کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوا ہے ۔ اگر ہم اس لحاظ سے قیمت مقرر کرتے ۔ تو چار سو روپے فی ایکڑ نہ سہی ۔ کم از کم تین سو روپے فی ایکڑ ضرور لگانی چاہئے تھی ۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے سندھی بھائیوں کو جو مراعات دی ہیں ۔ وہ ان کی اپنی تجاویز کے مطابق تھیں ۔ دراصل وہ فی زمانہ double ہونی چاہئے تھی ۔ لیکن اس کی بجائے ہم نے آدھا کر دیا ہے ۔ یعنی ایک چوتھائی رکھا ہے ۔

اور اب خواجہ صاحب خود ہی سمجھ لینگے کہ یہ کتنی بڑی رعایت ہے - ہم نے اسے دگنے کی بجائے آدھا رکھا ہے -

اب جناب عرض یہ ہے کہ یہ Betterment Tax کوئی نئی چیز تو ہے نہیں - جس کے متعلق جان بوجھ کر discrimination کی رٹ لگائی جا رہی ہے - یہی ٹیکس پہلے سابق صوبہ سرحد میں بھی لگ چکا ہے اور پنجاب میں بھی عائد ہو چکا ہے - اس کے متعلق آپ مسٹر اجون خان جدون اور ارباب محمد افضل خان سے دریافت کر سکتے ہیں - خاص طور پر آپ وارسک کے متعلق پوچھ سکتے ہیں کہ اس کے متعلق کیا فیصلہ ہوا - وہ لوگ تو دعا دیتے ہیں کہ ٹیکس اسی صورت میں پاس ہو جائے - تاکہ وہ بھی ہم سے کوئی رعایت مانگ سکیں - وارسک کے متعلق عرض یہ ہے کہ ہم نے جتنا روپیہ اس پر خرچ کیا ہے - وہ سارے کا سارا اس Betterment Tax کے ذریعے وصول کرنا ہے - اور اس کا ایک ایک پیسہ وصول کرنا ہے -

جناب والا - تھل کے متعلق عرض یہ ہے کہ ہمارا بھائی ملک قادر بخش بڑا دکھی ہے - یہ بیچارہ روتا ہے - اور کہتا ہے کہ ہم لوگ تو مر گئے -

خواجہ محمد صفدر—جناب سپیکر - اگر ملک صاحب اتنے دکھی ہیں - تو وہ اتنے موٹے کیوں ہو رہے ہیں ؟ (قہقہہ)

وزیر خزانہ—جناب وہ اس لئے کہ وہ Olive Oil استعمال کرتے ہیں -

جناب والا - عرض یہ ہے اور خواجہ صاحب کو یاد ہو گا کہ وہاں تین چوتھائی رقبہ حکومت نے بالکل Nominal rate پر لے لیا - بیگم شاہنواز صاحبہ جو ابھی اٹھ کر چلی گئی ہیں - ان کی وہاں بہت زیادہ زمین ہے - جس کی انہوں نے ابھی تک ادائیگی نہیں کی - باقی جو ایک چوتھائی رقبہ ہے - اس پر ساٹھ روپے فی ایکڑ کے حساب سے لے رہے ہیں - اس سے بڑا اور ظلم کیا ہو سکتا ہے - البتہ یہ سابق صوبہ سرحد اور سابق پنجاب پر مقابلتاً کم ظلم ہے - تو میں یہی چند factual باتیں عرض کرنا چاہتا تھا - ہمیں کل سات

کروڑ روپیہ وصول کرنا ہے ۔ اور وہ بھی بیس برس میں کرنا ہے ۔ اگر ہم international rate of interest کے حساب سے ۵ فیصد سود ادا کرتے ہیں ۔ تو اس کا بھی آپ حساب لگا سکتے ہیں کہ بیس برس میں بائیس یا چوبیس کروڑ روپے تو سود ہی بنتا ہے ۔ اور ہم تو سود کی رقم سے ایک تہائی سے بھی کم وصول کر رہے ہیں ۔ اصل تو اپنی جگہ ہے ۔ اس پر بھی اگر آپوزیشن والے کہیں کہ ہم ظلم کر رہے ہیں ۔ تو ان کی مرضی ۔ اگر وہ کہیں کہ میں اصول کو چھوڑ دوں اور جو ہزاروں اور کروڑوں روپیہ ہم خرچ کر رہے ہیں ۔ اسے نظرانداز کر دوں تو incidence of taxation کا اثر غریبوں پر پڑنا یقینی امر ہے ۔ ہم تو اس ٹیکس کو اسی شخص پر ڈالنا چاہتے ہیں جو اس سے فائدہ اٹھائے ۔ خواجہ صاحب کے فرمان کے مطابق اگر ہم اسے چھوڑ دیں۔ تو پھر حکومت اپنے پیسے کہاں سے وصول کرے ۔ کیونکہ آخر اس نے تو اپنے پیسے ہر حالت میں وصول کرنا ہیں ۔ لہذا یہ incidence of taxation اس طبقے پر پڑیگا جو اس سے فائدہ اٹھاتا ہے ۔ اسلئے میں یہ بات سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اسے discrimination کس لحاظ سے کہا جاتا ہے ۔

اب جناب والا ۔ میں خان پیر محمد خان صاحب سے عرض کرونگا کہ وہ اسکی details آپ کے سامنے پیش کریں ۔

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): May I request just two minutes indulgence. My name has been introduced particularly by Mr. Hanif Siddiqi. I may be permitted two minutes.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan: It was introduced by the Leader of the House.

Minister of Law: By whomsoever it may have been introduced. (Interruptions and uproar).

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: I never said that. In fact the leader of the House said that.

Minister of Finance: I have not said that he is responsible for the betterment tax.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan: The Leader of the House has said that.

وزیر خزانہ۔ Betterment tax کا میں ذمہ دار ہوں اور یہ ریکارڈ میں سے نکال کر دکھایا گیا ہے ۔

In support of my contention I never said that it is he who imposed this tax. When did I say that ?

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : The Leader of the House has made a very positive assertion that after hard labour a justification for this tax has been found by the Law Minister. He has been working hard to justify this tax.

Minister of Law : I accept that.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : Then do it.

وزیر قانون--میری عرض یہ ہے کہ ہمارے دوست حنیف صدیقی صاحب اور جتوئی صاحب نے سمجھا ہے کہ سندھ کی طرف سے ٹھیکیداری ان کے ہاتھ میں ہے - حنیف صاحب کو یہ بات یاد ہونی چاہئے کہ پہلے جب بجٹ سیشن تھا اور اس ضمن یہاں فنانس بل پیش ہوا تھا تو اس میں ۲۵ فیصدی ٹیکس لگایا گیا تھا - ریکارڈ اس بات کا شاہد ہے کہ ۲۵ فیصد ٹیکس لگایا گیا اس وقت وہ کہاں تھے -

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : No Sir, It is challenged.

خواجہ محمد صفدر--اپنے پر اعتراضات کے جواب میں دوسروں پر counter accusation کرنا ٹھیک نہیں -

مولانا غلام غوث--پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - اس آرڈیننس کا اس بات سے کیا تعلق ہے -

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Point of order Sir. What have I said against him ? All that I said was that he was doing no service. Why this attack on me ?

وزیر قانون--میں یہ عرض کروں گا کہ ہم اب ویسٹ پاکستانی بن چکے ہیں اور تمام سندھی صحیح معنوں میں ویسٹ پاکستانی بن چکے ہیں - وہ زمانہ گذر گیا جب آپ لوگوں نے سندھ کو تباہ کر دیا تھا - ہم دعویٰ سے کہتے ہیں - کہ آپ سندھی دشمن ہیں اور سندھ کی خیرخواہی نہیں کرتے ہیں -

مسٹر افتخار احمد خاں—پوائنٹ آف آرڈر مجھے مسرت ہو گی اگر وہ اس بات کی assurance دیں کہ وہ بعد میں بھی ویسٹ پاکستانی ہی رہیں گے ۔

Mr. Speaker : This is no point of order.

وزیر قانون—آپ کو پتہ ہے کہ ہم ۱۹۵۵ سے ویسٹ پاکستانی ہیں ۔

وزیر مال—(خان پیر محمد خان) جناب والا ۔ میں نے لیڈر آف اپوزیشن اور ان کے لشکر کی تقریریں سنی ہیں لیکن

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خون نکلا ۔

اگر وہ تمام میٹیریل کو سامنے رکھتے اور تمام واقعات کو دیکھتے تو شائید اتنی دھواں دار تقریریں نہ کرتے اور کچھ نہ کہتے ۔

وزیر زراعت (ملک قادر بخش)—وہ پھر بھی کہتے ۔

وزیر مال—مولانا صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ یہ ٹیکس اس لئے عائد کیا گیا ہے کہ بیراج سے پہلے ان زمینوں کی جو انکم تھی ۔ اب بیراجیں بننے کے بعد ان کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں ان کی Facts and Figures یہ ہیں کہ پہلے بیراج کی زمینوں کی اوسط قیمت ۱۰۰ روپیہ فی ایکڑ سے زیادہ نہیں تھی ۔ اس کے بعد جب نیلام ہوئیں ۔ اور سو ایک نہیں سینکڑوں نہیں ہزاروں ایکڑ زمین نیلام ہوئی ۔ تو قیمت ۲۵۰ سے لے کر ۵۰۰ تک چلی گئی ۔ چنانچہ زیادہ سے زیادہ قیمت ۵۰۰ روپیہ فی ایکڑ رکھی گئی کیونکہ توقع تھی کہ لوگوں میں competition ہو جائے گا اور قیمت بہت بڑھ جائے گی ۔

جناب والا - ہم نے اس پراج پر اب تک قریباً ۳۰ کروڑ روپیہ خرچ کیا ہے اور یہ اندازہ ہے کہ کل ۶۴ کروڑ روپیہ خرچ ہو جائے گا - جو کچھ میرے دوست حنیف صدیقی صاحب نے فرمایا ہے اس سلسلہ میں میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اس کا یہ کوئی حل نہیں اور جتوئی صاحب سے بھی کہوں گا کہ یہ کوئی ایسی تجویز نہیں جس میں کامیابی ہو - ۱۹۵۵ میں سندھی قوانین میں جو تجویز کی گئی تھی اگر اس کے مطابق ٹیکس لگایا جائے تو غریب زمینداروں پر اس کا بوجھ پڑے گا - اور وہ کئی گنا زیادہ ہوگا - ہم نے بڑے حقیقت پسندانہ طریق پر سوچ سمجھ کر اور اس کے pros and cons کو دیکھ کر یہ تجویز پیش کی ہے اور یہ کسی طرح بھی discriminately نہیں - خواجہ صاحب نے اور ان کے لشکر نے جن میں مولانا صاحب بھی شامل ہیں اور جنہوں نے داڑھی منڈوں کی سی تقلید کی ہے یہ کہا ہے کہ وہاں پر بڑے بڑے لوگوں کی زمینوں کو زیر کاشت لایا جا رہا ہے ان کی موٹروں کے لئے سڑکیں بنائی جارہی ہیں اور یہ بانگ دہل یہ کہا گیا ہے کہ یہ سب کچھ آئندہ الیکشن کے سلسلہ میں ہو رہا ہے - میں اس کے Facts and Figures بتاتا ہوں آپ ان سے اندازہ لگا لیں کہ ان کی باتیں کہاں تک صحیح ہیں -

مسٹر افتخار احمد خاں—کب بتائیں گے -

وزیر مال—ابھی بتاتا ہوں - یہ کوئی الاٹمنٹ کا قصہ نہیں -

مولانا علام غوث—میں نے جو داڑھی منڈوں جیسی تقریر کی ہے وہ خان پیر محمد خاں صاحب کو دیکھ کر کی ہے -

وزیر مال—شکریہ مولانا صاحب -

اب جناب والا - میں معزز ممبران کی خدمت میں عرض کروں گا کہ سرکاری زمینیں ساڑھے سولہ لاکھ ایکڑ تھیں - ہاڑی اور

غریب زمینداروں کو کل ۲۵۹۰۰۰ ایکڑ زمین دی ہے - اس میں سے اس وقت جو ان کے قبضہ میں ہے وہ ۲۳۰۹۰۳ ایکڑ ہے - اس کی قیمت کی وصولی جو عام طور پر ہو گی وہ بیس سال میں ہو گی جو زمین ہاڑیوں کے پاس ہے ان کو دو سال کی Tax holiday دی جائے گی یعنی ۲۲ سال کے بعد وہ مالک بن جائیں گے - اس سلسلہ میں سمرو صاحب نے فرمایا ہے کہ ۲۲ سال بہت لمبی مدت ہے -

کون جیتا ہے تیری زلف کے سر ہونے تک

جب تک ٹیکس بھی ختم ہو جائیں گے اور بیس سال کی اقساط آسانی سے ختم ہو جائیں گی اس کے بعد Contiguous Land owners کو حق دیا ہے اور ان کی ہولڈنگ کو بڑھا دیا ہے - ان کے لئے ۲۳۸۰۰۰ ایکڑ ریزرو بھی تھی لیکن وہ ۱۱۲۷۱۳ ایکڑ زمین پر قابض ہیں - ان سے قیمت کی وصولی دس سال میں ہو گی - اس کے بعد جو سرکاری افسران کو زمین دی گئی ہے - جتنی ریزرو کی گئی تھی اور جتنی ان کے قبضہ میں ہے وہ میں عرض کروں گا -

مسٹر افتخار احمد خاں—صدر گرامی - کیا آپ سمجھا سکتے ہیں کہ خان صاحب کیا کہہ رہے ہیں -

وزیر مال—سمجھ میں نہیں آتا تو ڈاکٹر کے پاس جائیے - دراصل حمزہ صاحب کا اثر سب پر ہو گیا ہے -

جناب والا—سرکاری افسران کے لئے ۱۵۰۰۰ ایکڑ زمین ریزرو تھی اس میں وہ ابھی تک صرف ۵۰ ایکڑ زمین پر قابض ہیں باقی پر ابھی کسی نے قبضہ نہیں کیا —

سرکاری ملازمین کے پاس ۵۰ - ایکڑ ہے - البتہ ایک Reservation ہے جس پر میں فخر کرتا ہوں چاہے میرے دوست خواجہ صاحب فخر نہ کریں اور وہ ڈفنس فورسیز پر مجھے فخر ہے —

اس کے بعد منگلا Displaced Persons کیلئے Reservation رکھا ہے اور وہ ۳۵ - ہزار ایکڑ ہے - ایسٹ پاکستان کے لئے reservation رکھا ہے اور ان کو زمینیں دی ہیں - کواپریٹو فارمنگ اور محکمہ جنگلات کے لئے reservation رکھا ہے - تو میری یہ عرض ہے کہ یہ تاثر لینا یا اس ہاؤس کو یہ تاثر دینا کہ یہ مخصوص ایریا ہے اور مخصوص لوگوں کے لئے تھا غلط ہے - قبولی لینڈ میں بھی بڑا حصہ فوجیوں کو نہیں ملا ہے - نیشنل بلڈنگ کا جو پروگرام ہے اس میں سندھیوں کو اور ہاری سکیم کے تحت ہم نے سندھیوں کو دیا ہے اور بھی سکیمیں ہیں جن کو ہمارے دوست criticise کر رہے ہیں -

وزیر آبپاشی (ملک قادر بخش)۔خواجہ صاحب معافی مانگ لو -

خواجہ محمد صفدر۔قہقہہ

وزیر مال۔دوسرا اعتراض جناب ان کا یہ تھا کہ سندھیوں اور نان سندھیوں کے درمیان discrimination کیا گیا ہے اس کے متعلق لیڈر صاحب نے بتا دیا ہے میں اسکو repeat نہیں کروں گا - betterment tax تھل میں لگایا گیا ہے لیکن ان کے متعلق میرے دوست کہہ رہے تھے کہ اس کی وصولی نہیں ہوئی ہے - اس کی وصولی اس فصل سے ہو گی اب تک جو یہ لتوی رہا اس کی وجہ یہ تھی کہ وہاں جمع بندی تیار نہیں ہوئی تھی - اب جمع بندی تیار ہو گئی ہے ریونیو ریکارڈ بن گیا ہے اور assessment ہو کر وصولی شروع ہو جائے گی -

اسی طرح وارسک کے متعلق integration سے کچھ پہلے سابق فرنٹیر گورنمنٹ نے قانون پیش کیا اور pre-barrage اور post-barrage کے درمیان جو assessment ہوا وہ گورنمنٹ لے لینے کی حقدار ہو گی -

کرم گڑھی سکیم میں بھی سندھی اور نان سندھی کا سوال اٹھایا گیا ہے ہم سب پاکستانی ہیں اور ہم سب مسلمان ہیں میں مولانا صاحب کی خدمت میں عرض کروں کہ مسلمانوں کا تو شیوہ ہے کہ جہاں وہ بستا ہے وہ اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہے ۔ یہ نہیں کہ یہ سندھی مسلمان ہے اور وہ پٹھان مسلمان ہے ۔

ایک بات ناگوار گذری اور وہ یہ تھی کہ اگرور میں جو غریب لوگ ہیں ان کو زمین کیوں نہیں ملی میں اس کو repeat نہیں کروں گا اور وقت نہیں ضائع کروں گا ۔ صرف یہ ہوا تھا کہ کوہ سفید کے انگریز قاتلوں سے زمینیں چھین لی گئی تھیں اور ان کو بانٹ دیا گیا تھا ۔ ۔ ۔ ۔

مولانا غلام غوث—مجھے اس پوائنٹ پر بولنے پر منع کیا گیا تھا ۔

مسٹر سپیکر—خان صاحب آپ اسکو refer نہ کریں ۔

وزیر مال—میں اس کو refer نہیں کرتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ ٹیکس خوش حیثیتی کے لئے ہے اس سے لوگوں کی زمینیں اچھی ہونگی اور انکی قیمتیں بڑھ رہی ہیں پیداوار جیسا کہ میرے دوست نے کہا کہ تین من فی ایکڑ ہے میرے پاس فیگرز ہیں کم سے کم ۱۰ ۔ من فی ایکڑ ہے ۔

کچھ ایریا water logged ہو چکا ہے ۔ hunting کی رپورٹ کے مطابق ایک لاکھ سے کچھ اوپر زمین ایسی ہے اسکو واپڈا persue کر رہا ہے اسکے متعلق پراویژن رکھا گیا ہے کہ واٹر logged ایریا سے کوئی ٹیکس نہیں وصول کیا جائے گا ۔

Minister of Finance : That is a firm promise on the Floor of the House.

Minister of Revenue : There is a clear provision in Section 10 (2) of the Ordinance.

کچھ میرے دوستوں نے یہ حوالہ دیا کہ انگریزوں نے

بیراج بنائے اور یہ کہتے ہیں کہ انہیں نے آبیانہ لگا دیا — ٹھیک ہے کبھی کبھی یہ انگریزوں کے جانے کا افسوس کرتے ہیں — اور شاید ان کو بڑا افسوس ہے لیکن اصولی طور پر آپ مجھ سے اتفاق کریں گے — کہ ۶۴ — کروڑ روپیہ خرچ ہو چکا ہے — اس کو کسی طریقہ سے وصول کرنا ہے ۔ اگر ہم اس کو آبیانے کی شکل میں spreadover کرتے تو اسکی وصولی نسلاً بعد نسلاً ہوتی یہاں صرف ۲۰ سال میں اسکی وصولی ہو گی اگر ٹیکس وقت پر ادا ہو گا — جس چیز پر مولانا صاحب کو اعتراض ہے — وہ یہ ہے — کہ کیا آپ سود لے رہے ہیں — اگر وقت پر ٹیکس ادا ہو گا تو کوئی سود نہیں لیا جائیگا — یہ تو ایک penalty ہے اور pressure ہے کہ وہ وقت پر ادا ہو تو میں عرض کرونگا — کہ وہ وہ صورتیں اختیار کر دی ہیں کہ اسکا اثر پشتوں تک رہے اسکے علاوہ گورنمنٹ کے سامنے کئی سکیمیں ہیں آپ دیکھیں کے کہ آزادی کے بعد کالجوں سکولوں میں کتنا اضافہ ہوا ہے انگریزوں کے وقت میں کیا حالت تھی کسی بڑے سے بڑے ضلع میں بھی ہائی سکول سے زیادہ انسٹی ٹیوشن نہیں تھے — اب ہر ضلع میں ڈگری کالج ہیں — انٹرمیڈیٹ کالج ہیں یونیورسٹیاں بڑھ گئی ہیں —

مسٹر افتخار احمد خاں — اوقاف ڈیپارٹمنٹ بڑھ گیا ہے —

وزیر مال — اوقاف ڈیپارٹمنٹ تو الاٹمنٹ میں آ گیا — تو یہ justification اس امر کی ہے — اور ہاؤس مجھ سے اتفاق کرے گا — اور میں اپیل کرتا ہوں کہ ہاؤس اس کو پاس کر دے —

Mr. Speaker : I will now put the question.

The question is-

> **That the Assembly do approve of the West Pakistan Ghulam Muhammad Barrage Betterment Tax Ordinance, 1964, promulgated by the Governor of West Pakistan on 18th May, 1964.**

Those who are in favour of the motion may say 'Aye' and those who are against it may say 'Noes'.

I think the 'Ayes' have, the 'Ayes have it.

Khawaja Muhammad Safdar : Challenged. 'Noes' have it.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : We want division.

Mr. Speaker : Those who are in favour of the motion may rise in their seats.

Minister of Finance : Not a single man is sitting on my side.

Mr. Speaker : Now those against the motion may rise in their places.

51 Members stood in support of the motion and 11 against the motion.

The motion is carried and the Ordinance stands approved.

The West Pakistan Criminal Law (Amendment) Amendment Ordinance 1964

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, I beg to move :

> **That the Assembly do approve of the West Pakistan Criminal Law (Amendment) Amendment Ordinance, 1964, promulgated by the Governor of West Pakistan on 18th April, 1964.**

Mr. Speaker : The motion moved is—

That the Assembly do approve of the West Pakistan Criminal Law (Amendment) Amendment Ordinance, 1964, promulgated by the Governor of West Pakistan on 13th April, 1964.

Khawaja Muhammad Safdar : Opposed.

Minister of Law : Sir, I will a few words in support of this Ordinance. This Ordinance was necessitated on account of some misunderstanding about the interpretation of certain words used in the schedule to the Criminal Law Amendment Act 1963. In the Schedule one of the clauses reads that offences under Sections 302 (which is murder), 304, 307 and in the brackets the words are "when committed with use of fire-arms", can be referred to Jirga. The interpretation put forward by certain Commissioners in the Divisions was that the words in brackets apply to all the three categories of offences i.e., 302, 304 and 307; whereas some of the other Commissioners were of the opinion that this expression in the bracket applied only to the offences under Section 307 and this misunderstanding was not confined only to the Commissioners but it actually went further. Mr. Habibullah Khan Saadi, a learned member in the Opposition, actually approached me that necessary legislation may be under-taken to clear this doubt whereby it should be made clear that the words in brackets refer only to offences under Section 307, that is to say, attempt at murder and not to the offence of murder or culpable homicide not amounting to murder under Sections

302 and 304 respectively. But the matter did not rest here. Actually it was taken to the High Court and a Division Bench of the High Court ruled that these words, as they stand, appear to apply to all the three classes of offences, namely, murder, and attempt at murder, and this immediately necessitated the amendment of the Ordinance. All that has been done by this Ordinance is to clarify that the words used in brackets apply only to the offences under section 307 and not to section 302. If we had waited for this Assembly to deal with this piece of legislation in the shape of a Bill there might be hundreds, if not thousands, of cases that would have been affected that there would have been a lot of litigation before the High Court. So it was thought necessary, desirable and expedient that this legislation should be undertaken by way of an Ordinance and accordingly the present Ordinance was issued. I think, as I have said about the suggestion of my friend, Mr. Saadi, the Leader of the Opposition is aware of it and if I recollect correctly he said that there should be no legislation and that it could be done by the Government by issuing executive instructions. I readily agreed and executive instructions were issued. But after the ruling of the High Court those executive instructions must give way and the only way to do this was by way of legislation and so this Ordinance was issued. I hope and expect that the Leader of the Opposition and Mr. Saadi will stand by their suggestion and support this Ordinance without any hesitation.

نوابزادہ افتخار احمد خاں (جھنگ-۱) — صدر گرامی — کوئی بھی صحیح اندھن وفادار شہری جو اس ملک کو اپنا وطن — اپنا محبوب وطن تصور کرتا ہے — وہ کسی بھی ایسے اقدام کی تائید کرنے میں مجبوری اور معذوری محسوس کرتا ہے - کہ جو فرمان شاہی کی صورت میں جاری کیا جائے - ممکن ہے کہ اگر یہ بل کی شکل میں آتا - تو ممکن ہے - ہم اس وعدے کے پابند ہوتے - جسکا حوالہ وزیر قانون نے دیا ہے - لیکن ایسے موقع پر جبکہ اجلاس کو بلانے کا نوٹیفیکیشن جاری کیا جا چکا ہو - پھر اس کو آرڈیننس کی شکل میں جاری کرنا اس ایوان کی توہین نہیں تو اور کیا ہے - اس لئے ہم اپنا اخلاقی اور ایمانی فرض تصور کرتے ہیں - کہ اس آرڈیننس کی مخالفت کی جائے -

دوئم یہ کہ یادش بخیر یہ ترمیم اس رسوائے زمانہ اس رسوائے ملک اس رسوائے وزارت اور اس رسوائے موجودہ حکومت کے اس قانون کی ترمیم ہے - جیسے F. C. R. کہتے ہیں - کئی سو سال کی جدو جہد کے بعد نسل انسانی نے ضابطہ فوجداری اور تعزیرات کے متعلق مہذب دنیا اور مہذب انسانوں کے لئے مہذب

معاشرے کے لئے قانون نافذ کیا تھا ۔ لیکن افسوس کا مقام ہے ۔ کہ اس وطن میں اس غیر نمائندہ غیر ہر دلعزیز حکومت نے اس F. C. R. کو رائج کر کے اس تمام قانون کو ختم کر دیا ۔ اور پھر آج حالت کیا ہے ۔ آپ بھی ایک اچھے وکیل ہیں ۔ آپ بھی اچھی طرح سے جانتے ہیں ۔ کہ آج F. C. R. کو کس طرح استعمال کیا جا رہا ہے ۔ آپکو علم ہے ۔ ہم روز اخبارات میں پڑھتے ہیں ۔ کہ جرائیم میں اضافہ ہو رہا ہے ۔ جرائیم میں دن دگنی رات چوگنی ترقی ہو رہی ہے ۔ ابھی پچھلے اپریل کو جو اعدادوشمار حکومت نے شائع کئے تھے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ ہر ضلع میں جرائیم میں اضافہ ہوا ہے ۔ اور بے پناہ اضافہ ہوا ہے ۔ اس وقت یہ دلیل دی جاتی تھی ۔ اور یہ کہا جا رہا تھا ۔ جب Criminal Law Amendment Act پاس کیا جاتا تھا ۔ کہ صوبے کی بد امنی اور جرائیم کو روکا جائیگا ۔ لیکن نتیجہ اسکے بر عکس برآمد ہوا ہے ۔ ہر جگہ جرائیم میں اضافہ ہوا ہے ۔ اس جرگے کے قانون سے انصاف کی کیا حالت ہے ۔ جن لوگوں کے خلاف شہادت موجود ہوتی ہے ۔ اور مقدمہ مضبوط ہوتا ہے ۔ اور انہیں معلوم ہوتا ہے ۔ کہ ہم نے سیشن کورٹ سے پھانسی پا جانی ہے ۔ تو وہ یہ کوشش کرتے ہیں ۔ کہ ہمارا یہ مقدمہ جرگے میں چلا جائے ۔ جس کے لئے P. I. S. اور دوسرے متعلقہ لوگوں کو رشوت دیدی جاتی ہے ۔ اور اس طرح اعلانیہ پولیس رشوت وصول کرتی ہے ۔ ڈنکے کی چوٹ پر رشوت وصول کی جاتی ہے ۔ اور اگر مقدمہ جرگے کے سپرد کر دیا جاتا ہے ۔ اور جن لوگوں کے خلاف شہادت موجود نہیں ہوتی ۔ اور جنکو شاید شبہ کی بناء پر گرفتار کیا جاتا ہے ۔ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے ۔ کہ ہمارا مقدمہ جرگے میں نہ بھیجا جائے ۔ اس لئے اس پرانے جرگے کے قانون میں یہ ترمیم لائی گئی ہے ۔ میری عرض ہے کہ دو غلط معاملات سے درستگی نہیں ہو سکتی ۔ اگر بنیادی قانون ان مقاصد کو حل کرنے میں نا کام رہا ہے ۔ اگر بنیادی Criminal Law Amendment Act کمزور ہے ۔ اور اس سے ملک میں بدامنی اور افراتفری پھیلی ہوئی ہے ۔ تو اس توضیح اور تشریح سے حالات میں کوئی فرق نہیں

پڑ سکتا ہے ۔ ہمارے پاس قوانین موجود تھے ۔ ہمارے پاس penal code موجود ہے ۔ Criminal Law موجود تھا ۔ اس لئے کوشش یہ ہونی چاہئیے تھی ۔ کہ مہذب قوموں کے لئے مہذب ملکوں کے لئے نسل انسانی نے جو قوانین بڑی جہد و جہد سے وضع کئے ہیں ۔ انکی طرف جاتے ۔ ان میں ترامیم کر کے ان کو بہتر بناتے ۔ لیکن ہم جنگل کا ایک قانون رائج کر کے ہمیں ہر روز اور ہر موڑ پر اس میں دقتیں ہوتی ہیں ۔ ہمیں ہر روز اس میں کچھ نہ کچھ توسیع کرنی پڑتی ہے ۔ اسکا کیا فائدہ ہے ۔ توجہ تو اصل بیماری کی طرف کرنی چاہئیے ۔ ان ترامیم ان توضیحات اور ان تشریحات سے حالات درست نہیں ہو سکتے اور نہ یہ قانون مکمل ہو سکتا ہے ۔ قانون محض کتاب میں لکھ دینے سے یا ایوان میں پاس ہو جانے سے بہتر نہیں بن سکتا ۔ جب تک قانون کی اساس اور بنیاد واضح اصول پر نہیں ہوتی ۔ تب تک قانون نہ تو صحیح طور پر مرتب ہو سکتے ہیں ۔ اور نہ ہی لوگوں سے اسکی تعمیل کرا سکتے ہیں ۔ اس لئے یہ Criminal Law Amendment Act جسکی تشریح کی جا رہی ہے اسکا مقصد جرائم کو روکنا نہیں ہے ۔ اسکا مقصد محض سیاسی تھا ۔ اسکا مقصد محض یہ تھا کہ لوگوں کی آواز کو دبایا جائے ۔ اور لوگوں کو ان کے ضمیر کے خلاف کام کرنے پر مجبور کیا جائے ۔ اور میں سمجھتا ہوں ۔ کہ جہانتک اس کا مقصد ہے ۔ یہ حکومت اسے حاصل کرنے میں بہت حد تک کامیاب ہوئی ہے ۔ لیکن یہ کامیابی عارضی ہے ۔ یہ قومی مفادات کو قربان کر کے حاصل کی ہوئی کامیابی ہے ۔ اس لئے میں اسکی مخالفت کرتا ہوں ۔

امیر حبیب اللہ خاں سعدی (لائلپور ۔ ۷)—صاحب صدر ۔ محترم وزیر قانون نے اپنی وضاحت کے دوران حوالہ دیا ہے ۔ کہ ترمیم لانے میں انہوں نے میری کچھ گذارشات پر بھی توجہ فرمائی ہے ۔ جہانتک اصل قانون کا تعلق ہے اس کے متعلق نوابزادہ کافی وضاحت کے ساتھ کہہ چکے ہیں ۔ اور اس سے پہلے یہاں اختلاف کے طور پر سب نے واضح طور پر اپنا نکتہ نگاہ بیان کر دیا ہے ۔ میں محترم وزیر قانون کی اس بات کی حمائیت تو ضرور

کرونگا کہ انہوں نے میری توجہ دلانے پر ایک ادنیٰ سی ترمیم اور وضاحت ضروری سمجھی لیکن ساتھ ہی میں ان سے یہ گذارش کرونگا کہ ہم اس اصل قانون کے حق میں نہیں ہو سکتے ۔ اس سے آپ قانون سازی کی تاریخ میں میں سمجھتا ہوں کہ قانون کہنا ہی اس لفظ کی توہین ہے ۔ اور یہ ایک ادنیٰ سی ترمیم یا وضاحت دلانے سے ..... (قطع کلامیاں)

Minister of Law: Sir, I rise on a point of order. The Member is actually supporting the Ordinance but not supporting the main Act. This is a strange sort of a speech. The Ordinance before the House has been supported but not the main Act.

Mr. Speaker: This is a point of personal explanation which he is making.

امیر حبیب اللہ خان سعدی — میں آرڈیننس کی سپورٹ نہیں کر رہا ہوں ۔ میں آپکی بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ آپ نے ادنیٰ سی ترمیم جو ہماری توجہ دلانے پر لائی وہ اپنی جگہ پر درست ہے ۔ لیکن جو آپ آرڈیننس کی شکل میں لائے ہیں یہ دودھ میں مینگنی ڈالنے والی بات ہے ۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) — جناب والا۔ میرا سب سے پہلا اعتراض اس قانون کے متعلق یہ ہے ۔ کہ یہ بجائے اس کے کہ مسودہ قانون کی شکل میں اس ایوان میں پاس ہوتا اور یہ ایوان اپنی رائے کا اظہار اس مسودہ قانون پر کرتے ہوئے اور اگر کوئی مزید ترمیم کی ضرورت بھی ہوتی تو وہ یہاں پیش کی جا سکتی تھی ۔ مگر محترم وزیر قانون نے اس کو آرڈیننس کی شکل دے کر اگر کوئی اچھا اقدام بھی کیا تو اس کے لئے بھی طریقہ کار اس قدر غلط چن لیا کہ وہ اچھا اقدام بھی بد نما اور بد شکل اقدام کی شکل اختیار کر گیا ہے ۔ اب جناب میں ہر اس چیز کی مخالفت کرنے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں ۔ جس سے اس ایوان کے اختیارات میں کمی ہو ۔ جس سے اس ایوان کے اختیارات کو محدود کیا جائے یا جس سے اس ایوان کے اختیارات کو غصب کیا جائے ۔ جناب وزیر قانون نے اپنی تقریر میں یہاں تک فرما دیا کہ کمشنر صاحبان کو ابہام تھا ۔ اس مسئلہ

میں خود عدالت عالیہ یعنی ہائی کورٹ کی ڈویژن بینچ نے شک کا اظہار فرمایا ۔ سعدی صاحب اور میں نے بھی انکی توجہ اس ابہام کی طرف دلائی لیکن مجھے افسوس ہے کہ وہ ہمیں نہیں بتا سکتے ۔ کہ آخر پانچ سات ماہ سے بلکہ سال بھر سے اس صوبہ میں جب یہ قانون رائج تھا تو دس بیس دن یا ایک مہینہ انتظار کے ساتھ کریں ۔ کیا کہیں قیامت صغرا ٹوٹ پڑنے والی تھی ۔ کونسا ایسا نقصان اس صوبے کو پہنچنے والا تھا جس کی تلافی ممکن نہ تھی ۔ میں یقیناً اس بات کو appreciate کرتا ہوں کہ جب وزیر قانون صاحب کی توجہ کمشنر صاحبان نے یا ہائی کورٹ کے فیصلے کی طرف دلائی ۔ یا ممبر صاحبان یا سعدی صاحب کے کہنے کی وجہ سے یا میرے کہنے کی وجہ سے اس طرف منعطف ہوئی تو انہوں نے اس ترمیم پر بحث منظور فرمایا ۔ لیکن جو طریق کار انہوں نے اختیار کیا وہ ہمیں کم از کم قطعاً پسند نہیں ہے ۔ کیوں ۔ اس کہ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ اس سے معزز ایوان کے اختیارات کو محدود کرنیکی وجہ پیدا ہو جاتی ہے ۔ اگر آج ہم اس چیز کو قبول کر لیں کہ جناب گورنر صاحب کو عام حالات میں آرڈیننس کے ذریعے اس صوبے میں قانون نافذ کرنے کے اختیارات ہیں تو اس ایوان کی ضرورت باقی نہیں رہتی ۔ اس جمہوری دور میں جسکا بار بار اعلان ہمارے اس ملک کے حکمران اپنی تقریروں میں کرتے رہتے ہیں ہمیں یہ سمجھایا جائے کہ جمہوریت کی رٹ لگانے والے پھر جمہوری اداروں کے اختیارات کو کیوں غصب کرنیکی کوشش کرتے ہیں ۔ کیوں چھیننے کی کوشش کرتے ہیں ۔ ان اختیارات کو واپس لینے کی کیوں کوشش کرتے ہیں ۔ یا تو ہنگامی حالات ہمیں بتائے جائیں ۔ جنکی وجہ سے یہ خاص اختیارات جناب گورنر صاحب نے استعمال کرنے کی ضرورت سمجھی تو شائد ہم تسلیم کر لیتے ۔ جناب والا — اس کا ایک اور پہلو بھی پچھلے اجلاس میں میں نے اور میرے محترم دوست میاں عبداللطیف نے پیش کیا تھا ۔ اور اس کے ساتھ اعداد و شمار بھی اس ایوان کے سامنے پیش کئے تھے ۔ کہ گذشتہ دو سالوں میں اس معزز ایوان نے جہاں تک قانون سازی کا تعلق ہے ۔ کتنے مسودہ ہائے قانون کو قانون

کی شکل دی اور کتنے ہنگامی قوانین کے متعلق محض ریزولیوشن پاس کیا اور ہم نے مقابلہ کر کے یہ بات ثابت کی تھی کہ ہماری یہ حکومت دن رات اپنے پیش روؤں کے متعلق حسن بیان سے میں کہوں گا اگرچہ یہ گالیاں دیتے ہیں - ان لوگوں کے متعلق جنکو یہ نوک شمشیر اس صوبہ کو اور اس ملک کو مجلسی زندگی سے خارج کیا گیا - - - - - (قطع کلامی)

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : No Quorum.

Khawaja Muhammad Safdar : There is no quorum ?

Mr. Speaker : Let there be a court. (*Court was taken*)

The House is not in quorum, let the bells be rung.

(*Quorum bells were rung*).

The House is in quorum and the proceedings may now start.

خواجہ محمد صفدر — جناب والا — میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ پچھلے اجلاس میں میں نے اعداد و شمار سے یہ بات اس ایوان کے سامنے ثابت کرنے کی ساعی کی تھی - کہ اس ایوان کا کیا ریکارڈ ہے جہاں تک آرڈیننس پاس کرنے کا ہے کیا ہے اور ان سے پہلے ان لوگوں کا کیا ریکارڈ جنہیں آج یہ نوک سنان اس صوبہ کی مجلسی زندگی سے خارج کر دیا گیا ہے - جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ ملک کے دشمن ہیں اگرچہ وہ اس ملک کے معمار تھے - جن لوگوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان لوگوں نے اپنی کرسیوں کو قائم رکھنے کے لئے سازشوں کا جال بچھایا - (قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر — آرڈر - آرڈر -

خواجہ محمد صفدر — کیا وہ اس بات کے عادی تھے - کہ اتنی تعداد میں یا اس سے قریب قریب بھی اس صوبہ میں آرڈیننس کیا کرتے تھے - یہ آئین کی دفعہ اس وقت بھی سابقہ ۱۹۵۶ کے آئین میں موجود تھی - اور دراصل یہ دفعہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ میں بھی موجود تھی - جب سے پاکستان قائیم

ہوا ہے اس وقت سے لیکر ۱۹۵۸ تک ان لوگوں نے جن کو آج معتوب اور گردن زنی کہا جاتا ہے اس صوبہ کے اوپر کیا انہوں نے اسی دفعہ کو اس طریقے سے استعمال کیا جس طریقے سے آج استعمال کیا جا رہا ہے تو جواب یقیناً نفی میں ہے - تو کس منہ سے میرے دوست دعوے فرماتے ہیں - کہ یہ لوگ یہ پارٹی یہ گروہ اس ملک کا خیر خواہ ہے - یہ عوام کو ان کے حقوق دلاتے ہیں — لیکن افسوس ہے یہ جمہوریت پرست ہیں -- یہ جمہوریت پسند ہیں — حقیقت یہ ہے کہ یہ محض ڈھونگ ہے — یہ محض ایک سراب ہے جو عوام کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے — دراصل ہمارے حکمران یہ نہیں چاہتے کہ عوام کے نمائندے ان اختیارات کو استعمال کریں جو آئین کے تحت ان کو مل چکے ہوئے ہیں — دراصل میرا احتجاج اس آرڈیننس کے متعلق ان الفاظ سے نہیں جو کہ ایک انسانیت سوز قانون میں ترمیم کرتے ہیں — میرا احتجاج اس طریقہ کار کے خلاف ہے جو میرے محترم دوست وزیر قانون صاحب نے استعمال کیا ہے — ان الفاظ کے ساتھ میں اس آرڈیننس کی مخالفت کرتا ہوں —

Mr. Speaker: I will now put the question. The question is -

> **That the Assembly do approve of the West Pakistan Criminal Law (Amendment) Amendment Ordinance, 1964, promulgated by the Governor of West Pakistan on 13th April 1964.**

(*The motion is carried.*)

The Karachi Control of Disorderly Persons (Amendment) Ordinance 1964.

Minister of Law (Mr Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir I beg to move -

> **That the Assembly do approve of the Karachi Control of Disorderly Persons (Amendment) Ordinance, 1964, promulgated by the Governor of West Pakistan on 25th April, 1964.**

Mr. Speaker: The motion moved is -

> **That the Assembly do approve of the Karachi Control of Disorderly Persons (Amendment) Ordinance, 1964, promulgated he Governor of West Pakistan on 25th April, 1964.**

Khawaja Muhammad Safdar: Opposed.

Minister of Law: I will say Sir a few words in support of this ordinance. The hon'ble House is aware that last year the Karachi Control of Disorderly Persons Act, which was then expiring in the month of April, was extended by this honourable House for one year. The House will be pleased to recall that actually a bill was put up during the last session before this House indicating that the Government wanted this bill, rather this Act, to be extended for one year more. The life thereby would stand extended till April 1965. As things stood, the House was prorogued and this bill along with some other bills could not be reached with the result that this House could not pass it in the shape of an Act, and as the Assembly sessions were summoned by the Governor on 30th of May and the original Act's life was to expire on the 30th of April 1964, there was no other alternative but to extend the existing Act by one year and apply to Karachi only by an ordinance, and hence this ordinance was issued.

مسٹر حمزہ (لائلپور - ۶)—جناب سپیکر - یہ قانون ۱۹۵۲ء میں خاص طور پر کراچی کے لئے بنایا گیا تھا - اور اس کی میعاد صرف پانچ سال تھی اس وقت وزیر داخلہ جناب مشتاق احمد گورمانی تھے - انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ اس قسم کی ہنگامی صورت حال کراچی میں پیدا ہو گئی ہے کہ عام شہری کی عزت اور جان و مال کی حفاظت کے لئے اس قسم کے وسیع اختیارات انتظامیہ کو دینا انتہائی ضروری ہے اور یہ کہا گیا تھا کہ چونکہ بہت سے مہاجرین کراچی میں آ کر آباد ہوئے ہیں اور ان میں سے بعض ایسے لوگ ہیں جن کی کارروائیاں معاشرہ کے لئے مفید نہیں لیکن چونکہ انتظامیہ کے پاس ان کا سابقہ ریکارڈ موجود نہیں اس لئے انتظامیہ ان پر ہاتھ نہیں ڈال سکتی اور اس کے علاوہ کراچی کی روز افزوں صنعتی اور تجارتی ترقی کے پیش نظر بہت سے لوگ سابقہ پنجاب اور سابقہ صوبہ سرحد سے منتقل ہو کر کراچی میں جا کر آباد ہو گئے ہیں ان کے سابقہ ریکارڈ کے بارے میں بھی پوری معلومات حاصل نہیں ہیں اسلئے اس قانون کی صورت میں انتظامیہ کو وسیع اختیارات دینا ضروری ہے - مجھے افسوس کے ساتھ یہ بات کہنی پڑتی ہے کہ جب وزیر قانون صاحب نے اس آرڈیننس کو اس ایوان کے سامنے پیش کیا تاکہ ہم اس کی منظوری دیں - انہوں نے ہمیں بالکل نہیں بتایا کہ آخر اس قسم کے ہنگامی قانون کی ضرورت اب بھی کیوں ہے - حالانکہ ۱۹۵۲ء میں جب اسے لاگو کیا گیا یا بنایا گیا اس وقت اس کی میعاد صرف پانچ

سال مقرر کی گئی تھی - اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ توقعات جو کہ انتظامیہ کو وسیع اختیارات دیتے وقت آپ نے کی تھیں وہ قطعاً پوری نہیں ہوئیں بلکہ آپ کو اور اس ملک کی تمام آبادیوں کو تلخ تجربہ ہے کہ بجائے اس کے کہ جرائم یا جرائم پیشہ لوگ جن کے خلاف یہ قانون استعمال کیا جانا تھا اس ہنگامی قانون کے باوجود ان کی تعداد میں کمی نہیں ہوئی بلکہ اضافہ ہوا ہے - ہماری گورنمنٹ کو چاہئے تھا کہ بجائے اس کے کہ وہ اس قانون کو مزید زندگی بخشتی - انتظامیہ کے ڈھانچے کا post mortem کرتی - اسے چاہئے تھا کہ وہ اس انتظامیہ کے ڈھانچے کو اچھی طرح سے دیکھتی کہ آخر کیا وجوہات ہیں جن کی بناء پر اس قسم کے وسیع اختیارات دئے جانے کے باوجود معاشرے کی وہ برائیاں جن کو disorderly persons ordinance کے نفاذ سے حکومت روکنا چاہتی ہے - ان میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے -

جناب سپیکر - اس آرڈیننس کے ذریعے جہاں انتظامیہ کو وسیع اختیارات دئے گئے ہیں - اس کے ساتھ ساتھ عدلیہ سے وہی اختیارات چھینے گئے ہیں - عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ انتظامیہ کے فیصلے جب ہائی کورٹ میں چیلنج کئے جاتے ہیں تو ہائی کورٹ ان میں سے پچاس فیصد فیصلوں کو تبدیل کر دیتی ہے - اس کا مطلب یہ ہے کہ جب آپ انتظامیہ کو وسیع اختیارات دیتے ہیں - دراصل وہی اختیارات آپ عدلیہ سے چھینتے ہیں - اور ہمارا تجربہ یہ بتاتا ہے کہ انتظامیہ کے پچاس فیصد فیصلے غلط ہوتے ہیں - جن کو آپ اس آرڈیننس کے ذریعے عوام الناس پر ٹھونسنا چاہتے ہیں -

ایک اچھی گورنمنٹ سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنے ماتحت ملازمین کے فیصلوں پر کڑی نگاہ رکھے اور دیکھے کہ آیا وہ اپنے اختیارات کو جائز طور پر استعمال کرتے ہیں یا نہیں - لیکن ہمارا تلخ تجربہ یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ ہماری گورنمنٹ اپنے ماتحت افسروں پر کڑی نگاہ رکھے اس کا

طریق کار یہ ہے کہ وہ ان کی spokesman بن کر ان کی بد عنوانیوں کی حمایت کرتی ہے ۔ اس کے علاوہ اس کا اور کوئی مقصد نہیں ۔ اور سب سے زیادہ قابل اعتراض بات یہ ہے کہ ہمارے ملک میں انتظامیہ کے اختیارات روزبروز وسیع سے وسیع تر ہوتے چلے جا رہے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اس وقت ہمارے وزیروں کی حیثیت گورنر کے nominees کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ۔ اور خاص طور پر اپنے وزیر اس قسم کے لوگوں کو مقرر کیا جاتا ہے جن کے متعلق گورنمنٹ کو پورے طور پر یقین ہو کہ وہ انتظامیہ کے فیصلوں پر کبھی اعتراض نہ کرینگے۔ بلکہ ان میں سے اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جن میں اتنی قابلیت ہی نہیں کہ ان سے کوئی یہ توقع رکھ سکے کہ وہ انتظامیہ کے کسی فیصلے پر نکتہ چینی کر سکیں اور ان کو پبلک کے مفاد کے پیش نظر تبدیل کر سکیں ۔ لہذا موجودہ حکومت سے یہ توقع کرنا کہ وہ اپنے ماتحت عملے یا انتظامی افسران پر جن کو اسقدر وسیع اختیارات دئے گئے ہیں ۔ کڑی نگاہ رکھتے تاکہ وہ ان اختیارات کا ناجائز استعمال نہ کریں ۔ قطعاً عبث ہے ۔

جناب اس قانون کا سب سے بڑا نقص یہ ہے کہ افسروں کو یہ اختیارات دئے گئے ہیں کہ وہ کسی شخص کو غنڈہ خطرناک غنڈہ قرار دیں ۔ لیکن یہ وزراء مجھے یہ بتائیں کہ آج تک گورنمنٹ نے ایسے لوگوں کی اصلاح کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں ۔ سوائے اس کے کہ ایک شخص کو غنڈہ قرار دے دیا جائے ۔ اور اس پر یہ پابندی لگا دی جائے کہ وہ فلاں علاقے میں داخل نہ ہو ۔ یا حکومت کو نیک چلنی کی ضمانت دے ۔ آخر اس سلسلے میں گورنمنٹ کی طرف سے کون سے انتظامات کئے گئے جن کے تحت اگر بعض لوگوں کو کسی وقت معاشرے

کے لئے خطرناک سمجھا گیا تو اس کے بعد انہیں اچھے شہری بنایا جا سکتا ۔ اس قانون کے تحت وہ لوگ جو بازار میں بر سر عام شراب کے نشے میں آئیں ۔ راہ چلتی عورتوں کو گالی گلوچ کریں یا ان کو اشارے کریں ۔ عورتوں کو اغوا کریں ۔ ان کو بدکاری پر آمادہ کریں بچوں کو بدکاری کی ترغیب دیں یا ایسی جگہوں پر جائیں جہاں فاحشہ عورتیں رہتی ہوں۔ یا جہاں عموماً شراب ۔ چرس ۔ افیون اور ٹنکچر وغیرہ کا استعمال ہوتا ہو ان پر پابندی لگائی جا سکتی ہے ۔ میں گورنمنٹ سے پوچھتا ہوں کہ جب آپ اس ملک میں شراب کے استعمال کو جائز قرار دیتے ہیں ۔ اور آپ کا قانون اس قسم کی خرافات کی اجازت دیتا ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف)۔جناب ۔ حکومت نے کبھی اس کی اجازت نہیں دی ۔

Minister of Finance (Sheikh Masood Sadiq): I would request that time may be extended up to 1 O' clock.

Mr. Speaker : I think, there is an agreement that we will sit up to 1 p. m. ?

Khawaja Muhammad Safdar : No, Sir.

Mr. Speaker : We will sit up to 1 p. m. For tomorrow I think, there was an agreement that we will sit from 8-30 a. m. to 1 p. m.

Khawaja Muhammad Safdar : Yes, Sir.

مسٹر حمزہ۔جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ وہ گورنمنٹ جو شراب کے استعمال پر پابندی لگانے کے لئے تیار نہ ہو جو مخلوط اجتماعات کی حوصلہ افزائی کرتی ہو جو گورنمنٹ variety show کے نام پر لوگوں کو بد اخلاقی پر آمادہ کرنے کے انتظامات کرے ۔ جس کی بد انتظامی سے گھریلو شراب اور ٹنکچر عام استعمال ہوتی ہو اور بیرونی شراب کا استعمال روز بروز بڑھ رہا ہو اور وہ ان برائیوں کو روکنے میں قطعاً ناکام رہی ہو ۔ بلکہ اب ان برائیوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہو جو غنڈوں میں پائی جاتی ہیں ۔ تو ایسے حالات میں اسے کیا

حق پہنچتا ہے کہ وہ کسی شخص کو غنڈہ قرار دے ۔ حقیقت یہ ہے کہ گورنمنٹ کی ناکامیاں اور اس کی پالیسیاں اس قسم کی ہیں کہ وہ بذات خود غنڈہ‌گر کہلا سکتی ہے کیونکہ خود ہی غنڈے بنا کر لوگوں کو غنڈہ قرار دینا کہاں کی شرافت اور معقولیت ہے آپ کو اس چیز کا احساس ہوگا کہ ہر شخص اپنے ماحول سے بہت متاثر ہوتا ہے ہماری نسلوں کو جب آپنے اس قسم کا ماحول مہیا کر دیا ہے جس میں ان کی رغبت ہی برائی کی طرف ہو جس میں نیکی کی طرف جانے کے امکانات ہی نہ ہوں ۔ وہ برائی کی طرف نہ جائیں گے تو اور کیا کریں گے ۔ آپ نے بذات خود اس ایوان میں دیکھا ہوگا کہ ہم نے کئی بار اس چیز کے خلاف احتجاج کیا ہے کہ گورنمنٹ بعض ایسی چیزوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے ۔ جن سے قوم کا اخلاق بگڑتا ہے ۔ اور خصوصاً نئی پود کا اخلاق بدلتا ہے ۔

ہماری حکومت نے اس اسمبلی کے اندر انتہائی ٹھوس اور پیہم مطالبات کے باوجود یہ پسند نہ کیا کہ ملک میں زنا کو قابل دست‌اندازی پولیس جرم بنا دے۔ ہماری گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے ۔ کہ کرمنل لاء امنڈمنٹ ایکٹ کے تحت اگر شادی شدہ عورت کے اغوا کا مقدمہ جرگہ کے سامنے پیش ہو تو ایسے مقدمات کا آپس میں راضی نامہ کیا جا سکتا ہے ۔ حکومت نے اسے قوم کے لئے خطرناک نہیں سمجھا ۔ اس لئے نہیں سمجھا کیونکہ ہماری حکومت لوگوں کی تمام خوبیوں اور اچھی عادات ختم کرنے کے درپے ہے ۔ تاکہ انہیں بھیڑیں بنا سکے اور وہ کسی طرح انکا مقابلہ نہ کر سکیں ۔ جن کے اندر پہلے ہی سے بہت برائیاں موجود ہیں ۔ حکومت برائیوں کو مزید پھیلا رہی ہے ۔ حقیقتاً اگر یہ برائیاں موجود نہ ہوتیں - اور لوگ صحیح معنوں میں مسلمان ہوتے تو جو سلوک اس وقت اس حکومت نے روا رکھا ہے ۔ اس کے خلاف آواز بلند کر کے انہیں کرسیوں سے ہٹا کر کسی اور جگہ بھیج دیتے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے عافیت اس میں سمجھی ہے ۔ کہ عام لوگ برائیوں کا شکار ہوں تاکہ وہ من مانی کارروائیاں کر سکے ۔ جناب سپیکر ۔ جناب مشتاق احمد

گرمانی نے جو تقریر کی تھی - بعض لوگوں کے اس پر اعتراضات تھے اور خدشات کا اظہار کیا تھا - کہ انتظامیہ اپنے اختیارات کو ناجائز طور پر استعمال کرے گی - اور وہ اختیارات موثر ثابت نہیں ہوئے - اس وقت صورت حال یہ ہے - کہ گرمانی صاحب آج بر سر اقتدار نہیں ہیں - ان کو ایبڈو کیا جا چکا ہے - وہ عملی سیاست سے دست بردار ہو چکے ہیں لیکن ان کی پالیسی آج بھی اپنائی جاری ہے - جو قانون ان کے زمانہ میں بنایا گیا تھا موجودہ حکومت اس سے بھی زیادہ سخت قسم کے قانون نافذ کر رہی ہے -

جناب گرمانی نے یہ توقع ظاہر کی تھی - کہ جو اختیارات دئے جا رہے ہیں - انتظامیہ انہیں ناجائز طور پر استعمال نہیں کرے گی - لیکن یہ توقع پوری نہ ہوئی - صاف ظاہر ہے کہ آج اگر زیادہ اختیارات دئے گئے تو وہ اور زیادہ ناجائز استعمال ہوں گے - میں ان کی تقریر کا آخری حصہ پڑھ کر سناتا ہوں -

> "I hope that within that period, the police will able to prepare records of disorderly persons and would be able to bring them under control and with this new power which is being placed in the hands of the Executive I hope, that they will be in a better position to deal more effectively with the criminal elements in the Federal Republic and Federal Capital. I, therefore, commend this measure to the consideration and acceptance of the House."

جناب سپیکر - آپ کو اس چیز کا علم ہو گا - کہ یہ انتظامیہ اس قدر corrupt ہے کہ آپ جس قدر وسیع اختیارات اس کو دیں گے - وہ ناجائز مقاصد کے لئے استعمال ہوں گے -

میں اس ایوان میں سوالات کے ذریعہ یہ ثابت کیا ہے کہ آج ہمارے افسران ہر قسم کی برائیوں میں گرفتار ہیں - میں تمام کے متعلق تو نہیں کہتا ان اکثریت ضرور ایسی ہے - جن کو اس قانون کے تحت disorderly person قرار دیا جا سکتا ہے - لیکن آپ ان کو ہی منصف بنا رہے ہیں خود جن میں ایسی برائیاں موجود ہیں - ان میں شراب پینے والے موجود ہیں - رشوت لینے والے موجود ہیں - جو لوگ عام طور پر خود زنا میں ملبوث ہوں ان کو کیا حق پہنچتا ہے کہ کسی دوسرے شخص کو غنڈا قرار دیں - ہماری سب سے بڑی بد قسمتی یہ ہے کہ وہ لوگ جن کو اختیارات حاصل ہیں ان کے اپنے ہاتھ صاف نہیں ہیں -

آپ کو علم ہو گا کہ ملک کے اندر رشوت ستانی کا دور دورہ ہے — وہ شخص جس کے پاس دولت ہے — اس کے تمام عیوب چھپ جاتے ہیں — اگر کسی وقت کسی دولت مند کے خلاف کوئی مقدمہ درج ہو تو افسران پر دولت موثر ثابت ہوتی ہے اور اس کو بے گناہ قرار دیا جاتا ہے —

جناب ،پیکر— صورت حال یہ ہے کہ کچھ کامیاب غنڈے ہیں اور بعض نا کامیاب — نا کامیاب غنڈے وہ ہیں جن کو غنڈے قرار دیا جاتا ہے لیکن کامیاب غنڈوں کو اہم عہدوں پر سرفراز کیا جاتا ہے — وہ پبلک میں بڑی پوزیشن رکھتے ہیں — ان کو کوئی چھو بھی نہیں سکتا — ان کے پاس دولت کی افراط ہے کروڑوں روپیہ موجود ہے جو انہوں نے ناجائز ذرائع سے حاصل کیا ہوا ہے — اس روپیہ سے ضمیروں کو آسانی سے خریدا جا سکتا ہے — وزراء کی حالت یہ ہے کہ اپنے ماتحت عملہ کو جو اس قسم کی برائیوں میں مبتلا ہے کچھ نہیں کہہ سکتے پھر ہم ان سے کیسے توقع رکھیں کہ وہ برائیوں کی روک تھام کر سکیں گے —

میں نے اسمبلی میں ایک سوال کے ذریعہ یہ ثابت کیا تھا کہ ہمارے افسران شراب پینے کے عادی ہیں — اس سوال میں میں نے لاہور جمخانہ کلب لاہور میں پچھلے پانچ سالوں میں جس قدر شراب استعمال ہوئی کے اعداد و شمار مانگے تھے — ہمیں بتایا گیا تھا کہ جمخانہ کلب جس کے ممبران کی اکثریت افسران پر مشتمل ہے — وہاں اس قدر شراب پی جاتی ہے کہ آپ شائد نہ مانیں — وزیر ایکسائز و ٹیکسیشن نے جن کو میں وزیر منشیات کہا کرتا ہوں فرمایا تھا کہ اس کلب میں ایک سال میں ۳۰۰۰ گیلن سے زائد شراب پی گئی — اس چیز کو کیسے ختم کیا جا سکتا ہے جب کہ وہ خود شراب کے ٹھیکیدار ہیں — اسی طرح اگر کہیں وہ جناب کلب لائل پور تشریف لے جائیں تو ان کو بخوبی اندازہ ہو سکے گا وہاں کس قدر شراب

استعمال ہوتی ہے - ایک اور سوال میں میں نے دریافت کیا تھا کہ قبائلی علاقوں میں کس قدر افیون تیار ہوتی ہے — بتایا گیا تھا کہ اندازہ کے مطابق ۱۲۰۰ من سالانہ تیار ہوتی ہے — میں پوچھتا ہوں کہ اتنی افیون کدھر جاتی ہے وہ کچھ نہ بتا سکے — جب حکومت کا یہ حال ہے تو پھر ہم عوام سے کیا توقع رکھ سکتے ہیں — آپ اس کے استعمال کو نہیں روک سکتے اس کی فروخت کو روک نہیں سکتے — جس چیز کی وہ بذات خود ترغیب دیتی ہے وہ اسے کیسے بند کرا سکتی ہے — اس طرح تو دولت اکٹھا کرنے اور رشوت ستانی کے زیادہ مواقع مہیا کرتی ہے۔ افسران کے اس کردار کے باوجود اگر انہی افسران سے یہ توقع رکھی جائے کہ وہ برائی کو روکیں گے — میں سمجھتا ہوں یہ افسران سے بھی زیادتی ہے اور عوام سے بھی — اللہ تعالی نے یہ حکومت ہمارے اوپر عذاب نازل کی ہے —

جناب سپیکر - ان معروضات کے پیش نظر چوں کہ گورنمنٹ بغیر سوچے سمجھے اس قانون کو ایک سال کے لئے نافذ کر رہی ہے اگر اسے تمام نقائص کا احساس ہوتا تو لازم تھا کہ ایک ہائی پاور کمیشن مقرر کی جاتی اور اس کمیشن کے ذمہ یہ کام لگایا جاتا وہ نشان دہی کرتی ان وجوہات کی جنکی بناء پر روز بروز قوم کا اخلاق گر رہا ہے - کچھ افراد کا نہیں بلکہ پوری قوم کا اخلاق گر رہا ہے اور بری طرح گرتا جا رہا ہے اور انتہائی خطرناک طریقہ سے گر رہا ہے - یہ گورنمنٹ خوامخواہ اتنے وسیع اختیارات لے رہی ہے - اس سے قوم کی خدمت کرنا مقصود نہیں بلکہ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ انتظامیہ کو مزید وسیع اختیارات دے کر قوم کو بزدل بنایا جائے -

میاں محمد شریف (پارلیمنٹری سیکرٹری)—جناب سپیکر - میں کراچی کے کنٹرول آف disorderly persons آرڈیننس پر اور اس کی تائید

میں اپنے خیالات کا اظہار اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرنے کے لئے کھڑا ہوں ۔ میں نے اپنے معزز دوستوں اور ایک گوشے سے اپنے ایک دوست کو خاص طور پر سنا اور میں نے یہ کوشش کی کہ میں ان کی تقریر میں جس میں سراسر الزامات تھے اور بے معنی الزامات تھے مداخلت نہ کروں میں نے بہت سکون اور اطمینان اور صبر و تحمل سے انکی باتیں سنیں جو قطعی طور پر غلط تھیں میں نے انہیں برداشت کیا ان کی باتیں سننے کے بعد جب میں اپنے خیالات کا اظہار کرونگا تو ان کا یہ فرض ہوگا کہ وہ بھی میری باتوں کو سن کر برداشت کرتا رہا مجھے امید ہے کہ وہ بھی صحیح معنوں میں برداشت کریں گے ۔

جناب سپیکر ۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آج کل گورنمنٹ پر اعتراض کرنا ایک فیشن بن گیا ہے اگر کوئی شخص چوری کرے تو یہ کمزوری پاکستان کی ہے یہ قصور سرکار کا ہے اور خطا وار انتظامیہ ہے ۔ گورنمنٹ کو اس طرح مطعون کرنا گورنمنٹ میں نقائص نکالنا میری سمجھ میں نہیں آتا اور یہ کہنا کہ ۱۰۰ فیصدی لوگ بے ایمان ہیں بد دیانت ہیں اور یہ گورنمنٹ غنڈوں کی ہے اور یہ گورنمنٹ خود غنڈہ ہے میں کہتا ہوں جناب والا ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ــ شریف صاحب یہ الزام کسی نے نہیں لگایا ۔

مسٹر افتخار احمد خان ــ اگر وہ خود بننے کے لئے تیار ہوں تو آپ کو کیا اعتراض ہے ۔

مسٹر سپیکر ــ مجھے اس میں اعتراض ہے کہ یہ کہا ہی نہیں گیا ۔

میاں محمد شریف ــ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ہمارا ملک آزاد ہے ۔ پیارو یہ وطن اپنا ہے اور یہ قوم اپنی ہے اس

سلسلے میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ محض گورنمنٹ کو مورد الزام ٹھہرانا مناسب نہیں ہے کیا یہ ہمارا فرض نہیں ہے کہ ہم ایک آزاد قوم کی حیثیت سے بری باتوں سے بچیں اور معاشرہ کی اصلاح کریں اور لوگوں میں حب الوطنی کی سچی سپرٹ پیدا کریں میں اپنے ان دوستوں سے جو اس ایوان میں بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے رشوت ستانی کو روکنے کے لئے کیا کیا آپ نے شراب پینے والوں کے لئے کیا کیا آپ نے کیا کوئی ٹھوس قدم اٹھایا اور کیا کیا کوئی ٹھوس کارروائی کی آپ نے اپنے علاقہ جات میں کوئی قدم اٹھایا میرا یہ دعویٰ ہے کہ آپ کے قول و فعل میں تضاد ہے جو قوم آزاد ہوتی ہے اس کے کہنے میں اور کرنے میں سرمو فرق نہیں ہوتا ۔ آزاد قومیں جو کہتی ہیں وہی کر دکھاتی ہیں ۔ محض اس ایوان میں کھڑے ہو کر ایسے دعوے کرنا اور ایسے دعوے باندھنا کہ ہم محب وطن ہیں ہم قوم کے لئے مرتے چلے آئے ہیں ہم قومیت کے نشے میں سرشار ہیں اچھا نہیں معلوم ہوتا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ میں کہتا ہوں اور اس پر عمل نہیں کرتا تو میرا دعویٰ غلط ہے حکومت شراب کے انسداد کے لئے کوئی کارروائی کرتی ہے تو کیا ہوتا ہے میں نے گذشتہ سیشن میں انسداد کے لئے ایک ریزولیوشن دیا لوگوں کو پتہ چلا کہ شراب کی بندش ہو رہی ہے چوری چوری شراب ناجائز طور پر بننے اور بکنے لگی آپ کہتے ہیں کہ قوم کے معاشرے کی اصلاح کی ذمہ داری گورنمنٹ لے اور یہ حکومت کا فرض ہے میں کہتا ہوں کہ حکومت شراب کی بندش کیلئے قانون بنا سکتی ہے یہ نہیں کر سکتی کہ ہر آدمی کے گھر پر ایک سپاہی بٹھا دے یہ بڑا مشکل کام ہے اس لئے قوم کی اصلاح کیلئے ان بہادروں کو جو یہاں اعلان کرتے ہیں اپنے گھروں کے بھی اصلاح کرنا چاہئے ۔ اور قوم کی اصلاح کرنا ان کا بھی فرض ہے ۔

جناب والا ۔ یہاں یہ بات کہی گئی ہے کہ حکومت خود انتظامیہ

کے ان لوگوں کی جو ماتحت ہیں اور رشوت خور ہیں ان کی نگرانی کرتی ہے میں کہتا ہوں جناب والا ۔ یہ غلط ہے screening ہو رہی ہے اور screening میں لوگ نکالے جا رہے ہیں اور screening میں بڑے بڑے عہدے دار کان پکڑ کر نکالے جا رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ انتظامیہ کے وہ افسر جو لاہور میں آٹھ آٹھ دس دس سال سے پڑے ہوئے تھے اور ان کی یہ خواہش تھی کہ ہمارے بچے یہاں پڑھ رہے ہیں یہاں میڈیکل ایڈ بھی ملتی ہے اور دوسری سہولیں بھی ہیں لیکن ان کو کان پکڑ کر باہر پھینک دیا گیا ہے اس حکومت نے انتظامیہ کو درست کرنے کیلئے وہ کارروائیاں کی ہیں جو اس سے پہلے کی جمہوری حکومت نے کبھی نہیں کیا تھا ۔

اس کے بعد جناب والا ۔ میں یہ عرض کرونگا کہ یہاں وزیروں کی حیثیت کو چیلنج کیا گیا ہے میں خدا کی قسم کھا کر اس ایوان میں کہتا ہوں کہ سابقہ حکومتوں میں جو ہمارے وزراء تھے وہ جب سے وزیر بنے تھے وہ صرف جوڑ توڑ میں رہے اور قوم کی اصلاح کا کوئی کام نہ کر سکے ۔

مسٹر محمد حنیف صدیقی—پوائنٹ آف آرڈر ۔ میاں صاحب کی تقریر کے بعد میں بھی اس آرڈیننس کے حق میں بولونگا ۔

Mr. Speaker : This will be seen at the time of voting.

میاں محمد شریف—جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا ۔ کہ وزیروں کے متعلق جو یہاں اس ایوان میں کہا گیا ہے ۔ کہ ان کی حیثیت بے معنی ہے ۔ میں ان وزیروں کی حیثیت اس ایوان میں پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ جن بیچاروں کو رات کو سونا نصیب نہیں ہوتا تھا ۔ کہ جب party basis پر لوگ ان سے خفا ہو جاتے تھے ۔ تو ان سے خفا ہو جاتے تھے ۔ تو ان کے لئے مربعے تجویز

کئے جاتے تھے - اپنی اکثریت قائم رکھنے کے لئے ان کے لئے ان کیلئے مربعے تجویز کرتے تھے - ان کیلئے اور کیا کیا جاتا تھا - ان کیلئے کارخانے الاٹ کئے جاتے تھے - کہ ان کو کونسے کارخانے دئے جائیں - تاکہ وہ چیف منسٹر صاحب کے ساتھ رہیں - اور ان کا ساتھ نہ چھوڑیں - ان کے لئے بیس بیس پچیس پچیس سال پر پھیلی ہوئی سکیموں کے تحت ٹیوب ویل لگا کر دیتے تھے - میں اس کی مثالیں پیش کر سکتا ہوں - اور میرے پاس ایسی مثالیں ہیں جس کے لئے خواجہ صفدر صاحب نے بے حد تعریفوں کے پل باندھے ہیں - کہ وہ منسٹر خدا کی طرف سے آئے ہیں - ان کی کرتوتوں کو دیکھیں - خدا کے لئے میرا منہ نہ کھلوائیں - کیونکہ ہم نے ان پر اعتماد کر کے کچھ عرصہ کے لئے دیکھ لیا ہے - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ معاشرے کی اصلاح محض حکومت کا کام نہیں ہے - اس کا کام یہ ہوتا ہے کہ اچھے قانون بنائے - اور لوگوں کو اچھی طرح سے رہنے کی تعلیم دے - حکومت کا یہ کام ہوتا ہے - ان کے علاج معالجے کے لئے شفا خانے اور آمد و رفت کے لئے بہتر سڑکیں بنائے ہر عام آدمی کے معیار زندگی کو بلند کرنے کے لئے کوشش کرے یہ حکومت کا کام ہوتا ہے - ہر آدمی ہر شہری کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے کوشش کرنا حکومت کا کام ہوتا ہے - جناب والا - میں سمجھتا ہوں - کہ اس حکومت - - - -

مسٹر سپیکر—میاں صاحب - اس آرڈیننس کے متعلق بھی کچھ فرمائیں -

میاں محمد شریف—میں اس آرڈیننس کے متعلق ہی عرض کر رہا ہوں - میں تو ان باتوں کا ذکر کر رہا ہوں - جن کا ذکر حمزہ صاحب نے کیا ہے -

مسٹر سپیکر۔آپ حمزہ صاحب کی تقریر کا جواب دے رہے ہیں ۔ یا اس آرڈیننس پر کچھ فرما رہے ہیں ۔

میاں محمد شریف۔یہ دونوں ہی جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ کہ اس جمہوریت کو جو قطعی طور پر اس ملک میں ناکام ہو چکی ہے ۔ ہم دور سے سلام کرتے ہیں اور اس صدارتی نظام کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے ۔ کیونکہ وزراء آرام سے اپنا کام کرتے ہیں ۔ اور رات کو اپنے گھروں میں جا کر آرام سے سو جاتے ہیں ۔ اور لوگوں کے پیچھے مارے مارے نہیں پھرتے۔

(قطع کلامی)

جناب والا ۔ چونکہ میں personal remarks سے گریز کر رہا ہوں ۔ اور میں نے حالانکہ اس دوران میں تلخ ترین باتیں سنی ہیں ۔ میں پھر بھی کسی کی ذات پر حملہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں ۔

جناب والا ۔ کون اس امر کو نہیں جانتا ۔ کہ انتظامیہ میں کالی بھیڑیں بھی ہیں ۔ اور میں اس کو مانتا ہوں ۔ لیکن حکومت ان کی اصلاح کی کوشش کر رہی ہے ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ہر ملک کے اندر ہر آزاد ملک کے اندر ایسی کالی بھیڑیں ہوتی ہیں ۔ اور اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے ۔ لیکن یہ کہنا کہ سو فیصدی لوگ بد دیانت ہیں ۔ یہ زیادتی ہے ۔ میں کہتا ہوں ۔ کہ اس انتظامیہ میں ایسے حب الوطن بھی ہیں ۔ جو صبح سات بجے دفتر آ کر ڈیڑھ بجے گھر تو جاتے ہیں ۔ مگر رات کو گھر پر کام کرنے کے لئے فائلیں اپنے ساتھ لے جاتے ہیں اور رات کے بارہ بارہ بجے تک کام کرتے ہیں ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ کراچی کے متعلق جیسا کہ میرے دوستوں نے کہا ہے ۔ وہ بڑا عریض اور لمبا چوڑا شہر

ہے ۔ جو کہ چوبیس چھبیس لاکھ کی آبادی پر مشتمل ہے ۔ اس شہر میں میں نے ہر ملک کے باشندے دیکھے ہیں ۔ وہاں لوگ آتے جاتے رہتے ہیں ۔ پاکستان کی سلامتی کو ہیٹ کرنے کے لئے کراچی سے بہتر کونسی جگہ ہو سکتی ہے ۔ جہاں لاکھوں آدمیوں کا سمندر امڈتا چلا جا رہا ہو ۔ وہاں ایسے آدمیوں اور غنڈوں کی نگرانی کے لئے جو ملک کے خلاف ملک دشمن سرگرمیاں کرنے کے لئے وہاں آئیں ۔ ان کو روکنے کے لئے اس قانون کا لاگو کرنا بیحد ضروری ہے ۔ اور کوئی محب وطن اس سے انکار نہیں کر سکتا ۔

(قطع کلامی)

جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا ۔ اس علاقے میں لوگوں کی سلامتی کے لئے ان کی اخلاقی اقدار کے قیام کے لئے اور کراچی جیسے بڑے شہر میں ہر آدمی کو اس کے کام کیلئے تحفظ دینے کیلئے اس قسم کے قانون کو لاگو کرنا بڑا ضروری ہے ۔ میں ان الفاظ کے ساتھ اس قانون کی حمایت کرتا ہوں ۔

نوابزادہ افتخار احمد خان (جھنگ ۔ ۱)—صدر محترم ۔ اتنی فاضلانہ اتنی مدلل اتنی مربوط اور اتنی متعلقہ تقریر کے بعد یقیناً یہ میرے لئے کم از کم مجھ ناچیز کے لئے جسے اللہ نے اتنی قوت گویائی اور قوت گفتار نہیں بخشی ۔ مشکل ہے کہ وہ ایوان میں کھڑے ہو کر اپنے خیالات کا اظہار کرے ۔ اور نہ صرف یہ کہ اتنی مدلل تقریر اور پھر ایسے دماغ کی طرف سے اور ایسے ذہن کی طرف سے کہ جس کو اس ذہین اور قابل وزارت نے اپنا چراغ تصور کیا ہوا ہو ۔ اپنا spokesman اپنا راہبر اپنا mouth-piece ۔ ۔ ۔ ۔

میاں محمد شریف۔میں تو آپ کا خادم ہوں ۔

نوابزادہ افتخار احمد خان۔تو پھر یقیناً مجھ ناچیز کا کام کچھ اور بھی مشکل ہو جاتا ہے ۔ لیکن صدر محترم ۔ بہرحال اپنی رائیں ہیں ۔ اپنا طریقہ ہے ۔ اور اپنی فکر اور اپنی سوچ ہے ۔ ان کی سوچ ان کے ساتھ ہے ۔ میری فکر میرے ساتھ ہے ۔ ان کی ذمہ داری یا غیر ذمہ داری ان کے ساتھ ہے ۔ اور میری ذمہ داری اور میرا احساس ذمہ داری میرے ساتھ ہے ۔ اس لئے صدر محترم ۔ میں تو اس سے آگے نہیں بڑھنا چاہتا ۔ کیونکہ اسے اس ایوان کے وقار کے منافی تصور کرتا ہوں ۔ صدر گرامی ۔ یقین کیجئے کہ ایک ہی بات کو دہرانا دہرانے والے کو بھی کوئی اچھی بات معلوم نہیں ہوتی ۔ اور یقین کیجئے ۔ کہ ہم محسوس کرتے ہیں ۔ کہ آرڈیننسوں کے متعلق اور ان خصوصی اختیارات کے متعلق جو تنقید ہم بار بار کرتے ہیں ۔ یہ وقت ضائع کرنے کے لئے نہیں کرتے ۔ بلکہ اس لئے کرتے ہیں ۔ کہ ہم محسوس کرتے ہیں کہ آرڈیننسوں اور ان خصوصی اختیارات کے متعلق ہمارے جو جذبات ہیں ۔ جس کا اظہار ہم جزو ایمان سمجھتے ہیں ۔ جب کھڑے ہوتے ہیں ۔ تو ہم ان کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے ۔ پہلے تو ادھر سے کچھ یقین دہانی ہو جایا کرتی تھی ۔ کبھی کبھی قائد ایوان یا کوئی دوسرے وزیر یہ یقین دلا دیا کرتے تھے ۔ کہ بھئی ہم کوشش کرینگے ۔ کہ آئندہ سنجیدگی کے ساتھ بڑی ایمانداری کے ساتھ اور بڑے خلوص کے ساتھ اس ایوان کو یقین دلایا کرتے تھے ۔ کہ آرڈیننس کا مطلب اس ایوان کے اختیارات کو کم کرنا نہیں ہے ۔ اس ایوان کی توہین مقصود نہیں ہے ۔ چونکہ حالات اور واقعات ایسے تھے ۔ اس لئے ایسا کرنا پڑا ۔

لیکن آئندہ کے لئے ہم یقین دلاتے ہیں ۔ لیکن کتنی دردناک بات ہے کتنی افسوسناک بات ہے ۔ کہ آج ہم اس ایوان کے اس معزز ایوان کے ممبران آج اس بات پر فخر کرتے ہیں ۔ کہ ہم چار پانچ کروڑ کی آبادی کے نمائندے ہیں ۔ ہم میں وہ احساس ہی مٹتا جا رہا ہے ہم میں وہ جذبہ ہی مٹتا جا رہا ہے ۔ کہ ہمارے اختیارات کیا ہیں ۔ اور ایک فرد واحد کے اختیارات کیا ہیں ۔ آپ دنیا کی تاریخ اٹھا کر دیکھئے ۔ مسلسل دو طاقتیں ہر ملک میں کام کرتی رہی ہیں ۔ ایک جمہوریت اور جمہوریت کے نمائندے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : The House is adjourned to meet again tomorrow, the 3rd June, 1964, at 8.30 A. M.

(*The Assembly then adjourned till* 8.30 *a. m. on Wednesday, the 3rd June, 1964*)

APPENDICIES

APPENDIX

(Ref. Starred

کیفیت نامہ جن کے کیس ویسٹ پاکستان پبلک سروس کمیشن کے زیر

	تاریخ جس پر مطلوبہ معلومات سروس کمیشن کو فراہم کی گئی	تاریخ سابقہ حوالہ از پبلک سروس کمیشن	تصفیہ میں تاخیر کی وجوہات
	٦	٥	٧
(١) محکمہ اطلاعات کی طرف سے سینیارٹی لسٹ اور مکمل کردار نامے کی عدم وصولی ۔			
(٢) محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی طرف سے اس وضاحت کی عدم وصولی کہ اسسٹنٹ ڈائریکٹروں کی اسامیاں فنی ہیں یا غیر فنی اور یہ کہ جن آسامیاں کا ترقی کے ذریعے پر کیا جانا مطلوب ہے وہ فالتو افسران کے لئے مخصوص آسامیوں کے پول کے لئے نشان زد کی جا سکتی ہیں یا نہیں ۔			
محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی طرف سے انفارمیشن آفیسروں کی آسامیوں کے فنی یا غیر فنی ہونے کی زمرہ بندی کے بارے میں فیصلے کی عدم وصولی ۔			

I

Question No. 6183)

بہاولپور ڈویژن سے تعلق رکھنے والے عہدیداروں کی تعداد اور اسماء کا غور ھیں -

نمبرشمار	نام	معاملہ جس کے بارے میں کمیشن کی رائے مطلوب ھے	تاریخ حوالہ پبلک سروس کمیشن
۱	۲	۳	۴
		محکمہ اطلاعات	
۱	مسٹر ممتاز ملک	ڈائریکٹر اطلاعات کی حیثیت سے تقرر	۲۰-۷-۶۳
۲	مرزا حامد علی بیگ		
۳	مسٹر فخرالدین بالی	انفارمیشن آفیسر کی حیثیت سے تقرر	۱۳-۸-۶۳

Appendix

تاریخ سابقہ حوالہ از پبلک سروس کمیشن	تاریخ جس پر مطلوبہ معلومات پبلک سروس کمیشن کو فراہم کی گئی	تصفیہ میں تاخیر کی وجوہات
۵	٦	۷
٦٣-٨-٢٠ ٦٤-١-١٦ ٦٤-٢-١٩	٦٣-٨-٣١	پبلک سروس کمیشن کے اٹھائے ہوئے نکات محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن میں زیر غور ہیں ۔
٦٣-٨-٧	٦٣-٩-١٨	ان افسران کی کارکردگی پر سالانہ خفیہ رائے ناموں کی تکمیل کی وجہ سے ۔
٦٣-٦-٢٤ ٦٤-٢-٢٦	٦٣-١٢-١٧	پبلک سروس کمیشن کے اٹھائے ہوئے نکات محکمہ تعلیم میں زیر غور ہیں ۔

1 *Continued*

نمبرشمار	نام	معاملہجس کے بارے میں کمیشن کی رائے مطلوب ہے	تاریخ حوالہ پبلک سروس کمیشن
۱	۲	۳	۴
	محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن		
۴	مسٹر محمد بخش سومرو	ڈپٹی سیکرٹریوں کی حیثیت سے ترقی	۱۷-۷-۶۳
۵	مسٹر اے-ایچ غوری		
۶	مسٹر محمد میاں		
۷	شیخ عطا اللہ قریشی	پی - سی - ایس (ایگزیکٹو برانچ) میں ترقی	۷-۸-۶۳
۸	چودھری عبدالمجید جلیل		
۹	مسٹر محمد اختر خان		
۱۰	مسٹر محمد امیر انصاری		
۱۱	قاضی منصور احمد		
	محکمہ تعلیم		
۱۲	مسٹر محمد باقر رضوی	پی - سی - ایس (جونیئر سکیل) میں اسسٹنٹ پروفیسروں کی حیثیت سے ترقی	۶-۶-۶۳
۱۳	مسٹر محمد اسحاق		

Appendix

تاریخ سابقہ حوالہ از پبلک سروس کمیشن	تاریخ جس پر مطلوبہ معلومات پبلک سروس کمیشن کو فراہم کی گئی	تصفیہ میں تاخیر کی وجوہات
۵	۶	۷
۶۲-۶-۲۸	۶۲-۷-۱۲ ۶۳-۹-۱۸	یہ معاملہ پبلک سروس کمیشن اور آئی جی پولیس کے درمیان زیر مراسلت رہا قواعد ملازمت ڈی ایس پی میں چند ترمیمات شامل ہونے کے بعد کمیشن آئی جی کی تجویز کا جائزہ لے گا مجوزہ ترمیمات ابھی تک نہیں کی گئی ہیں تاہم کمیشن کے لئے فیصلے کے پیش نظر کہ قواعد میں ترمیم ہونے تک ایک عارضی اقدام کی حیثیت سے انسپکٹران پولیس کو ان کے مخصوص شعبوں میں ترقی دینے کے لئے زیر غور لایا جائے اس کیس پر نظر ثانی کی جائے گی -
۶۲-۶-۲۹ ۶۳-۷-۹ ۶۳-۱۰-۷ ۶۳-۲-۱۰	۶۲-۹-۲۶ ۶۳-۵-۲۳ ۶۳-۸-۱۹ ۶۳-۱۰-۲۱	کمیشن کی رائے محکمہ مواصلات و تعمیرات کے زیر غور ہے -

I – *Continued*

نمبرشمار	نام	معاملہ جس کے بارے میں کمیشن کی رائے مطلوب ہے	تاریخ حوالہ پبلک سروس کمیشن
۱	۲	۳	۴
	محکمہ پولیس		
۱۴	مفتی محمد حسن	پراسیکیوٹنگ ڈی ایس پی کی اساس آسامی پر ترقی	۲۱-۵-۶۲
	محکمہ مواصلات و تعمیرات		
۱۵	مسٹر ارشاد احمد صدیقی	عارضی تقرر بطور ایس ۔ ڈی ۔ او	۲۰-۳-۶۲

Appendix

تاریخ سابقہ حوالہ از پبلک سروس کمیشن	تاریخ جس پر مطلوبہ معلومات پبلک سروس کمیشن کو فراہم کی گئی	تصفیہ میں تاخیر کی وجوہات
۵	٦	۷
٦۲-٦-۲۵ ٦۳-۹-۲ ٦۴-۱-۱۳	٦۳-۸-۱ ٦۲-۱۱-۲٦	پبلک سروس کمیشن کی مطلوبہ معلومات محکمہ مواصلات و تعمیرات نے فراہم کر لی ہیں اور عنقریب ہی کمیشن ہذا کو مہیا کر دی جائیں گی ۔
٦۳ ۱۲ ۲۷		تجویز حکومت کی طے شدہ پالیسی کے مطابق نہیں تھی ۔ محکمہ ہذا سے ایک نظر ثانی شدہ تجویز پیش کرنے کے لئے کیا گیا تھا ۔ یہ معاملہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کے زیر غور ہے ۔
٦۳ ۵ ۲۴		کمیشن کی طرف سے اٹھائے ہوئے نکات محکمہ صنعت کے زیر معائنہ ہیں ۔

I—*Continued*

نمبرشمار	نام	معاملہ جس کے بارے میں کمیشن کی رائے مطلوب ہے	تاریخ حوالہ پبلک سروس کمیشن
۱	٦	۳	۴
۱٦	مسٹر نور اللہ	عارضی تقرر	
۱۷	مسٹر بشیر احمد	اوورسیئر	٦۲-۴-۲
۱۸	مسٹر محمد نواز خان	(الیکٹریکل اینڈ مکینیکل)	
۱۹	مسٹر فضل الحق چودھری	بطور قائم مقام	
۲۰	مسٹر محمد طوفائی	ایس - ڈی - او	
۲۱	مسٹر محمد فضل الرحمن	ترقی بطور قائم مقام ایکس-ای-این	٦۳-۱۱-۵

محکمہ صنعت و حرفت تجارت و معدنی وسائل

۲۲	مسٹر اے کیو راجپوت	عارضی ترقی بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر انڈسٹریز (کلاس ۱ جونیئر سکیل)	٦۰-۷-۱٦

Appendix

تاریخ سابقہ حوالہ از پبلک سروس کمیشن	تاریخ جس پر مطلوبہ معلومات پبلک سروس کمیشن کو فراہم کی گئی	تصفیہ میں تاخیر کی وجوہات
۵	۶	۷
۶۲-۱-۲۵	۶۳-۵-۲۴	ایضاً
۶۳-۲-۱۳		ایضاً
		کیس میں کمیشن کے دفتر کے متعلقہ عہدیدار کی طرف سے تاخیر واقعہ ہوئی اس کے خلاف ضروری کارروائی کی جا رہی ہے جلد ہی اطلاع دی جائے گی
۶۳-۲-۲۵	۶۳-۲-۲۸	محکمہ آبپاشی سے مکمل کردار سے کی عدم موجودگی

I—*Continued.*

نمبرشمار	نام	معاملہ جس کے بارے میں کمیشن کی رائے مطلوب ہے	تاریخ حوالہ پبلک سروس کمیشن
۱	۲	۳	۴
۲۳	مسٹر محمد طاہر عثمانی	اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی آسامی پر ترقی	۶۲-۱-۲
۲۴	شیخ لطیف حسین	منیجر (ورکس) کی اسامی پر ترقی	۶۳-۹۲-۷
	محکمہ صحت		
۲۵	ڈاکٹر اے آر شاہ ہمدانی	ڈبلیو پی ایچ ایس کلاس ۱ میں ترقی	۶۳-۷-۲۹
	محکمہ آبپاشی و برقیات		
۲۶	مسٹر مطلوب حسین شاہ ایکس۔ ای۔ این	کارروائی ضابطہ	۶۴-۶-۱۷

Appendix

تاریخ سابقہ حوالہ از پبلک سروس کمیشن	تاریخ جس پر مطلوبہ معلومات پبلک سروس کمیشن کو فراہم کی گئی	تصفیہ میں تاخیر کی وجوہات
۵	٦	۷
٦٣-٣-۷		محکمہ آبپاشی سے صاف سینیارٹی لسٹ اور مکمل کردار ناموں کا انتظار ہے ۔
٦٣-١٠-٢٢	٦٣-١٠-٣٠	مکمل کردار نامہ نہ ہونے کی وجہ سے
٦٣-٢-٢٦	٦٣-٣-١١	
٦٣-٣-٢١		

I — *Continued*

نمبرشمار	نام	معاملہ جس کے بارے میں کمیشن کی رائے مطلوب ہے	تاریخ حوالہ پبلک سروس کمیشن
۱	۲	۳	۴
۲۷	مسٹر عبد لرحمن		
۲۸	مسٹر اللہ بخش مفتی	ترقی بطور قائم مقام ایکس-ای-این	۶۳-۱۱-۱۱
۲۹	مسٹر محمد زیب اللہ		
۳۰	مسٹر محمد منیر صدیقی		
۳۱	مسٹر محمد اسلم خان		
۳۲	مسٹر محمد اقبال		
۳۳	مسٹر ظفر احمد خان		
۳۴	مسٹر اشتیاق علی خان		
۳۵	مسٹر عبدالرشید		
۲۶	مسٹر سعید اختر		
۳۷	مسٹر اقبال حسین شاہ		
۳۸	چودھری نذیر احمد	افسر اصلاح اراضی سے اوپر کیا مال کلکٹر کی حیثیت سے ترقی	۶۳-۱۰-۱۰
۳۹	شیخ نذیر احمد		
۴۰	چودھری شفیع احمد		

Appendix

تاریخ سابقہ حوالہ از پبلک سروس کمیشن	تاریخ جس پر مطلوبہ معلومات پبلک سروس کمیشن کو فراہم کی گئی	تصفیہ میں تاخیر کی وجوہات
۵	۶	۷
۲۹-۳-۶۳ ۷-۳-۶۴		کمشنر کی جانب سے محکمہ آبپاشی و برقیات سے طلب کردہ معلومات کا تا حال انتظار ہے۔
۸-۴-۶۳		چیف انجینئر ایریگیشن کی جانب سے مکمل معلومات نہ ملنے کی وجہ سے

I—*Continued*

نمبرشمار	نام	معاملہ جس کے میں کمیشن کی رائے مطلوب ہے	تاریخ حوالہ پبلک سروس کمیشن
۱	۲	۳	۴
۴۱	مسٹر انعام الحق		۳۱ ۱ ۶۳
۴۲	چودھری علم الدین		
۴۳	ایم امداد الحق	قائم مقام سب ڈویژن	
۴۴	مسٹر احمد حسن	افسر کی حیثیت سے	
۴۵	مسٹر حافظ غلام قادر	ترقی	
۴۶	مسٹر علی احمد جان		
۴۷	مسٹر محمد امین		
۴۸	مسٹر غلام رسول پٹانی		
۴۹	میاں فتح محمد	ڈپٹی کلکٹر کی حیثیت	۲۱ ۲ ۶۳
۵۰	مسٹر عبدالحق	سے ترقی	
۵۱	مسٹر مختار احمد		
۵۲	امیر اکبر علی		
۵۳	مسٹر عبدالرحیم		
۵۴	مسٹر غلام علی وڑیچ		
۵۵	مسٹر مسعود الحسن		
۵۶	مسٹر محمد صادق پسر شرافت اللہ		
۵۶	مسٹر محمد صادق پسر جہان گیر خان		
۵۸	مسٹر محمد اقبال		

Appendix

تاریخ سابقہ حوالہ از پبلک سروس کمیشن	تاریخ جس پر مطلوبہ معلومات پبلک سروس کمیشن کو فراہم کی گئی	تصفیہ میں تاخیر کی وجوہات
٦	٥	٧
جولائی ۱۹٦۳ء فروری ۱۹٦۴ء	٦۳-۱۲-۱۴ مارچ ۱۹٦۴ء ۱۹٦۴-۴-۲۰	کیس کو پہلے آخری شکل دی گئی اور کمیشن کی سفارشات ۹-۵-٦۳ء کو مرسل ہوئیں تاہم بعد ازاں مستقل اساس پر مراسلہ پالیسی کے جاری ہونے کی وجہ سے محکمے کو ۹-۷-۱۹٦۳ء کو اطلاع دی گئی تھی کہ اس افسر کے متعلق کمیشن کی سابقہ سفارشات مراسلہ پالیسی کی شرائط کے تابع تھیں۔ محکمہ زراعت نے تفصیلات میں جائے بغیر اس کیس کی توثیق کے لئے پبلک سروس کمیشن کو رجوع کیا۔ کمیشن نے ۲۰-۴-۱۹٦۴ء کو محکمے کو ہدایت کی ہے کہ اس کیس کو مقررہ مرسومہ پر پیش کرے۔ ابھی تک اس مقررہ مرسومہ کا انتظار ہے۔

1—*Continued*

نمبرشمار	نام	معاملہ جس کے بارے میں کمیشن کی رائے مطلوب ہے	تاریخ حوالہ پبلک سروس کمیشن
۱	۲	۳	۴
		محکمہ زراعت	
۵۹	مسٹر محمد صادق خان	ڈبلیو پی اے ایس آئی میں ایگریکلچرل انجینئر کی حیثیت سے ترقی	۱۹۵۸ء

APPENDIX

(Ref. Starred

Statement showing Foreign Aid received by various Agencies of the

(*Figures in lacs*

Names of different agencies in the Province in the receipt of foreign aid through the Provincial Government	The yearly amount of aid received by each Agency during 1958—1963		The names of countries from which aid was received
(*a*)	(*b*)		(*c*)
		Rs.	
Water and Power Development Authority.	1959-60	116·73	U. S. A. ...
	1960-61	240·28	
	1961-62	106·63	
	1962-63	46·61	
Ditto ...	1959-60	17·59	U. S. A. ...
	1960-61	47·89	
	1961-62	298·20	
	1962-63	341·18	
Ditto ...	1959-60	279·59	U. S. A. ...
	1960-61	263·83	
	1961-62	125·37	
	1962-63	36·40	
Ditto ...	1961-62	20·85	U. S. A. ...
	1962-63	114·44	
Ditto ...	1961-62	667·52	Germany ...
Ditto ...	1960-61	78·40	United Kingdom ...
	1961-62	7·86	
	1962-63	2·01	

II

Question No. 6245)

Provincial Government during 1958-63.

of Rupees)

In case the amount was received as loan the rates of interest to be paid in each case and the period of its repayment	The names of the schemes on which the amount was received	The benefits derived or to be derived from each of the said schemes
(*d*)	(*e*)	(*f*)
3¼% Repayable in 25 years from 1-1-1960.	West Pakistan High Tension Grid.	To distribute power being generated at different places in the Province to all kind of domestic Industrial and Agricultural consumer in the old NWFP and Punjab areas.
3¼% Repayable in 25 years from 1-10-1960.	Secondary Transmission and Distribution System.	Ditto
3½% (Repayable in 20 years from 1-1-1960).	Installation and Electrification of Tubewells in Rechna Doab.	To control salinity and reclaim land.
3½% (Repayable in 14½ years from 14-1-1963)	Quetta Thermal Project.	To provide power for Quetta and surrounding area.
6½% (Repayable in 10 years from 22-3-1963).	Multan Extension...	To enhance the generation of power in the West Pakistan Grid Area.
¼% above U. K. Treasury rate Repayable in 7 years from 30-6-1962.	(*a*) Sukkur Gudu Drainage.	Payment of Consulting charges to M/S Hunting AERO Surveys Ltd.
	(*b*) Machinery Pool Organization.	Machinery, Spare-parts, equipment provided to Machinery Pool Organization.
	(*c*) Lower Sind Thermal Scheme-Hyderabad.	Paymennt of the balance amount to the Suppliers of Boilers and Turbro alternator sets.

(Ref. Starred

Statement showing Foreign Aid received by various Agencies of the

(*Figures in lacs*

Names of differnt agencies in the Province in the receipt of foreign aid through the Provincial Government	The yearly amount of aid received by each Agency during 1958 – 63		The names of countries from which aid was received
(*a*)	(*b*)		(*c*)
Water and Power Development Authority.	1962-63	2·40	¼% above prevailing rate of U. K. repayable in 18 years from 31-10-1967.
Ditto ...	1962-63	47·97	¼% above prevailing rate of U. K. Treasury repayable in 18 years from 31-10-1968.
Ditto ...	1962-63	4·20	¾% Repayable in 40 years from 1-1-1973.
Agricultural Development Corporation.	1960-61 1961-62	119·50	¼% above U. K. Treasury rate Repayable in 7 years from 31-6 1962.

Question No. 6245—*Continued.*

Provincial Government during 1958—63.

of Rupees)

In case the amount was received as loan the rates of interest to be paid in each case and the period of the repayment	The names of the schemes on which the amount was received	The benefit derived or to be derived from each of the said schemes
(*d*)	(*e*)	(*f*)
¼% above prevailing rate of U. K. repayable in 18 years from 31-10-1967.	Lower Sind Thermal Scheme-Hyderabad (Extension).	To provide adequate power for the rapidly developing area in and around Hyderabad.
¼% above prevailing rate of U. K. Treasury repayable in 18 years from 31-10-1968.	Machinery Pool Organization.	To serve WAPDA and Irrigation Branch Projects.
¾% Repayable in 40 years from 1-1-1973.	Salinity Control of Khairpur Area.	To control Water-logging and Salinity in Khairpur Area.
¼% above U. K. Treasury rate repayable in 7 years from 31-6-1962.	Development of land by tractors in G. M. Barrage.	The G. M. Barriage has been designed to supply irrigation water to above 2·8 million acres. Out of 2·8 million acres about 0·5 million acres needs jungle clearing and levelling by heavy earth moving machinery. To get the full utilization of water and other services provided, it is essential that this area is developed to make it fit for cultivation. This scheme was designed to develop 2·5 lakhs acres of land out of 5 lakh acres requiring development. Execution of this Project was started in 1960-61 when a fleet of 100 tractors was received from U K. It will be completed by 1964-65. To date an area of 1·5 lacs acres has developed,

(Ref. Starred

Statement showing Foreign Aid received by various Agencies of the

(*Figures in lacs*

Names of different agencies in the Province in the receipt of foreign aid through the Provincial Government	The yearly amount of aid received by each Agency during 1958 – 63		The names of countries from which aid was received
(*a*)	(*b*)		(*c*)
Pakistan Western Railway ...	1962-63	182·50	World Bank ...
Ditto ...	1962-63	225·87	U. S. A. ...
Ditto ...	1962-63	68·87	U. S. A. ...
Ditto ...	1962-63	36·01	West Germany ...
Ditto ...	1962-63	57·35	West Germany ...
Ditto ...	1962-63	145·00	U. S. A. ...
West Pakistan Industrial Development Corporation.	(*i*) 1958 – 63	1096·93	France ...
	(*ii*) 1958—63	48·00	West Germany ...
	(*iii*) 1958—63	103·92	West Germany ...
	(*iv*) 1958—63	106·61	West Germany ...

Question No. 6245—*Continued.*

Provincial Government during 1958—63.

of Rupees)

In case the amount was received as loan the rates of interest to be paid in each case and the period of its repayment	The names of the schemes on which the amount was received	The benefit derived or to be derived from each of the said schemes
(*d*)	(*e*)	(*f*)
5½% (Repayable from 1966—82).	Development and Rehabilitation of Pakistan Western Railway.	Expansion and replacement of worn out Railways.
¾% (Repayable from 1970—2000).	Ditto	Ditto
5¾% (Repayable from 1964—71).	Ditto	Ditto
¾% (Repayable from 1969—82).	Development and Rehabilitation of Pakistan Western	Ditto
4.30% (Repayable in 1968—82).	Ditto	Ditto
¾% (Repayable from 1972—2002).	Ditto	Ditto *Note.*—(Information for PWR is after 1-7-1962 when these were provincialized).
5.5% (period of repayable 6 years).	(*i*) Natural Gas Fertilizers Factory Multan.	To produce Ammonium Nitrate 1,03,000 tons and urea 59,200 tons.
6·25% (period of repayment 5 years).	(*ii*) Zeal Pak Cement Factory (4th Kiln).	Additional Production of 120,000 tons of cement.
Interest 6% (period of repayment 10 years).	(*iii*) Sugar Mills Bannu.	To produce 10,000 tons Sugar.
Ditto	(*iv*) Sugar Mills Badin.	Ditto

(Ref. Starred

Statement showing Foreign Aid received by various Agencies of the

(*Figures in lacs*

Names of different agencies in the Province in the receipt of foreign aid through the Provincial Government	The yearly amount of aid received by each Agency during 1958—63	The names of countries from which aid was received
(*a*)	(*b*)	(*c*)
West Pakistan Industrial Development Corporation.	(*v*) 1958—63 10·85	France ..
	(*vi*) 1958 63 325 00	World Bank ...
West Pakistan Road Transport Corporation.	1958—63 112·50	West Germany ...

Question No. 6245—*Continued.*

Provincial Government during 1958—63.

of Rupees)

In case the amount was received as loan the rates of interest to be paid in each case and the period of its repayment	The names of the schemes on which the amount was received	The benefits derived or to be derived from each of the said schemes
(*d*)	(*e*)	(*f*)
Interest 5% (period of repayment 10 years).	(*v*) Collieries (Sor-Range Sharigh & Deghari).	Additional production of coal.
Interest ¾% (Repayable in 60 years).	(*vi*) Small Industries Estates.	To assist in financing of a project in West Pakistan for the Development of 2 Industries Estates one at Gujranwala and other Sialkot and the Establishment of Service Facilities for small Industries.
5½% (Repayable from July 1964 to June 1967).	Maintenance and modest expansion of existing Nationlized Road Transport Service.	(*i*) Provision of efficient, economical; regular and dependable transport by purchasing vehicles required for replacement; augmentation of city operation; and maintenance of District Services necessitated by the increase in the Bus passenger traffic caused by increase in population tendency to urbanization and implementation of agricultural projects. (*ii*) Greater and better Rail Road Co-ordination. (*iii*) Sound Communication System. (*v*) Setting up of better preventive maintenance system and equiping workshops for heavy repairs facilities. Training of personnel in different techniques of Road Transport operation both abroad and at the Transport Training School set up by the Road Transport Corporation.

(Ref. Starred

Statement showing Foreign Aid received by various Agencies of the

(*Figures in lacs*

Names of different agencies in the Province in receipt of foreign aid through the Provincial Government	The yearly amount of aid received by each Agency during 1958—1963		The names of countries from which aid was received
(*a*)	(*b*)		(*c*)
West Pakistan Road Transport Corporation.	1958 – 63	100·00	United Kingdom ...

Question No. 6245)—*Continued.*

Provincial Government during 1958–63.

of Rupees)

In case the amount was received as loan the rates of interest to be paid in each case and the period of its repayment	The names of the schemes on which the amount was received	The benefits derived or to be derived from each of the said schemes
(*d*)	(*e*)	(*f*)
¼% above prevailing rate of U. K. Treasury (Repayable from July 1964 to June 1974).	Maintenance and modest expansion of existing Nationalized Road Transport Service.	(*i*) Provision of efficient, economical; regular and dependable transport by purchasing vehicles required for replacement; augmentation of city operation; and maintenance of District Services necessitated by the increase in the Bus passenger traffic caused by increase in population tendency to urbanization and implementation of agricultural projects. (*ii*) Greater and better Rail Road Co-ordination. (*iii*) Sound Communication System. (*iv*) Setting up of better preventive maintenance system and equiping workshops for heavy repairs facilities. Training of personnel in different techniques of Road Transport operation both abroad and at the Transport Training School set up by the Road Transport Corporation.

APPENDIX III

(Ref : Starred Question No. 6731)

IMMEDIATE

No. 1 *E.O.*4.41/63/6353, *Government of West Pakistan, Services and General Administration Department (Estate Officer) dated Lahore, the* 28*th December* 1963, *from Mr. S. Ghias-ud Din Ahmed, S.Q.A., C.S.P., Additional Chief Secretary to Government, West Pakistan, to* (1) *All Administrative Secretaries of Government of West Pakistan and Secretary to the Governor, West Pakistan,* (2) *All Heads of Attached Departments,* (3) *All Commissioners of Divisions,* (4) *All Regional Heads,* (5) *the Registrar, High Court of West Pakistan,* (6) *all District and Sessions Judges and Deputy Commissioners in West Pakistan.*

Subject—REALIZATION OF RENT FROM GOVERNMENT SERVANTS OCCUPYING GOVERNMENT RESIDENCES AT THE REVISED RATES PRESCRIBED BY THE PAKISTAN GOVERNMENT

Sir,

IN continuation of West Pakistan Government letter No. 1-RCI Accts-63/2810, dated the 26th June 1963, I am directed to say that pending a final decision in the matter the recovery of rent from the Government servants occupying Government owned residences at the revised rates with effect from the 27th March 1963, shall be stayed till further orders and instead standard rent shall be charged, in the case of those Government servants only who have been provided accommodation lower than their entitlement according to the category-wise distribution as communi cated in the Department Circular No 4151-EO 60/2789, dated the lst July 1960 (copy enclosed subject to the condition that they give an undertakings to pay arrears of rent if the final decision is taken against them or standard rent are re-assessed and enforced restrospectively.

Yours Obedient Servant
G. M. D GHAURI,
ESTATE OFFICER
for *Addl. Chief Secretary to Government of West Pakistan.*

No. 11-*E.O.*4-41/63/6354, *dated Lahore, the* 28*th December* 1963

A copy is forwarded for information to the—

(1) Accountant-General, West Pakistan Lahore ;

(2) Comptroller, Southern Area, West Pakistan, Karachi.

(3) Comptroller Northern Area, West Pakistan, Peshawar ; and

(4) Director, Audit and Accounts (Works), West Pakistan, Lahore, with reference to the West Pakistan Government's notification No. 276 (A), (B) and (C) FR (IV) [63, dated the 27th March 1963, and in continuation of endorsement No. R.O.1-1-Acts. 63/2811, dated the 26th June 1963.

MIRZA REHMATULLAH
Section Officer S. R. VI, F.D.

A COPY is forwarded to the S. O. F. R. (VI) Finance Department, Government of West Pakistan with reference to his U. O. No. 2788/SARVI/63, dated 24th December 1963.

G. M. D. GHAURI
Estate Officer.

To—

The Sectian Officer, F.R (VI) Finance Department Government of West Pakistan's U. O. No. 1-*E.O.*-41/63, *dated Lahore the* 28*th December* 1963.

No. 4151-*EO*-60/2789, *dated Lahore the* 1st *July* 1960, *from Mr. M. M. Ahmad, C.S.P., Additional chief Secretary to Government West Pakistan to* (1) *All Administrative Secretaries to Government West Pakistan.* (2) *All Heads of Attached Departments,* (3) *Registrar, High Court of West Pakistan, and* (4) *All Heads of Offices at Lahore.*

Subject—REVISION OF THE POLICY GOVERNING THE ALLOTMENT OF RESIDENTIAL ACCOMMODATION TO THE EMPLOYEES OF THE PROVINCIAL GOVERNMENT AT LAHORE.

I HAVE the honour to state that with a view to ensuiring uniform treatment to all of its employees in allotment of accommodation at Lahore, the Provincial Government have decided to superseed the existing procedure governing the allotment of Residential accommodation with immediate effect. In future the allotments will be made in accordance with following principles :—

(1) All available residential accommodation has been pooled together and placed in different categories and earmarked for corresponding classes of Government servants. The residences shall hence forth be alloted strictly in order of priority based on the dates of receipt of applications in the Estate Office and the position of a candidate on the waiting list will not normally be interferred with in any case except that the name of a candidate who refuses to accept accommodation offered to him, shall be placed at the bottom of the list.

(2) Unmarried Government servants will be considered for allotment only when no married candidates is available in the respective category.

(3) A small portion of the available accommodation has been kept in reserve for allotment in emergent cases on compassionate grounds.

(4) The number of each subsequent candidates shall be intimated to him by the Estate Officer immediately on receipt of his application.

(5) The provisional lists of candidates in each category as revised by the Estate Officer, are appended hereto for circulation to all concerned so as to enable to submit their objections/confirmation within a period of one month from the date of issue of this letter, these are finalised.

(2) The break-up by categories of all the accommodation is shown in the Annexure 'B' along with the authorities declared competent to finally decide the cases of allotment, both routine and special.

(3) I am to request you to inform all Government servants working under your control of the procedure being drawn in the communication.

ANNEXURE 'B'

CATEGORY WISE DISTRIBUTION OF RESIDENTIAL ACCOMODATION AT LAHORE AND THE WORK OF ALLOTMENT THEREOF

Serial No.	Detail of residences	Earmarked for	Allotting Authority
1	Houses of G.O.R., Main falling in types, III, III.A, Special Type and Senior Category on Danepur Lane.	Secretaries to Government, Heads of Attached Departments, Members, Board of Revenue and P.C.S.	Additional Chief Secretary.
2	Houses of G.O.R. Main falling in types IV and V and Senior Category houses of G.O.R. II, Bahawalpur House.	Officers drawing pay from Rs. 1 000 and above.	Additional Chief Secretary, S & GAD Department.
3	Houses of 'H' type in G.O.R. II, Bahawalpur House.	Officers drawing pay from Rs. 850 to 999 permensem.	Ditto.
4	Houses of type 'A' and 'J' of G O.R. II, Bahawalpur House and 'A' type cottages of Rivaz Gardens Estate.	Officers drawing pay from Rs. 600 to 849 per mensem.	Ditto.
5	Junior Officers residence of Wahdat Colony and type 'B' and 'C' cottages of Rivaz Gardens Estate.	Officers drawing pay from Rs. 250 to 599 per mensem.	Estate Officer
6	Type 'C' quarters of Chauburji Gardens Estate.	Non-gazetted Government servants drawing pay of Rs. 400 and above.	Ditto.
7	Type 'B' quarters of Chauburji Gardens and 3-room, Quarters of Wahadat and Poonch House Colonies.	Non-Gazetted Officials drawing Rs. 200 and above.	Ditto.
8	Type 'A' quarters of Chauburji Gardens, 2-room, Senior of Wahdat and 2-Room of Poonch House Colonies.	Non- Gazetted official drawing Rs. 60 to 199.	Ditto.
9	2-Room Junior Quarters (75) of Wahdat Colony,	Drivers, Restorers and Daftries.	Ditto.

ACCOMMODATION KEPT IN RESERVE FOR ALLOTMENT IN EMERGENT CASES ON COMPASSIONATE GROUNDS

Serial No.	Detail of residences	Earmarked for	Allotting Authority
1	Residential suites of the Nedous Hotel.	Officers drawing pay of Rs. 600 per mensem and above.	Additional Chief Secretary, S & GAD.
2	'N' type quarters of Sammanabad.	Junior Officers drawing Rs. 250 to 599 per mensem.	Estate Officer.
3	2-Room Junior Quarters of Wahdat Colony (75 only).	Non-gazetted Staff drawing pay of Rs. 60 per mensem and above.	Ditto.

The requisited and evacuee houses on the Government pool shall also be placed by the Estate Officer in different categories on the basis of rent and plinth area of each house.

Provincial Assembly of West Pakistan

Debates

3rd June, 1964

Vol. VI—No. 4

Provincial Assembly of West Pakistan
31.1.66
LIBRARY

OFFICIAL REPORT

CONTENTS

Wednesday, the 3rd June, 1964

	Page
Recitation from the Holy Qur'an	1
Starred Questions and Answers	2
Answers to Starred Questions laid on the Table	43
Unstarred Questions and Answers	53
Adjournment Motions (Leave to move)	
Re-Keeping in cell of Mr. Niaz Ahmad, Amir, Jamaat-i-Islami, D. G. Kha..	55
Re-Beating of Abdul Rashid, a patient in Haroonabad Hospital by the doctor	55
Ordinances:—	
Karachi Control of Dilapidated Premises (Amendment) Ordinance	56
West Pakistan Hotel and Restaurant Tax (Amendment) Ordinance	63

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

SIXTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Wednesday, the 3rd June, 1964.

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore, at 8.30 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar in the chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqi Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا
وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ
اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ
لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَلَئِنْ
اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ
مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ
بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

پ ۱۲ — س ۱۱ — ع ۱ — آیات ۶ تا ۸

اور زمین پر کوئی چلنے والا نہیں مگر اس کا رزق خدا کے ذمے ہے۔ وہ جہاں رہتا ہے اسے بھی جانتا ہے اور جہاں وہ سونپا جاتا ہے اسکو بھی۔ یہ سب کچھ کتاب واضح میں درج ہے۔ اور وہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن کی مدت میں بنایا اور (اس وقت) اس کا عرش پانی پر تھا۔ مقصود یہ ہے کہ وہ تم کو آزمائے کہ تم میں عمل کے لحاظ سے کون بہتر ہے اور اگر تم کہو کہ تم لوگ مرنے کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو کافر کہہ اٹھیں گے کہ یہ تو صریحاً جادو ہے۔ اور اگر ایک مدت معین تک ہم ان سے عذاب روک رکھیں تو کہیں گے کہ کون سی چیز عذاب کو روکے ہوئے ہے۔ دیکھو جس روز وہ ان پر واقع ہوگا پھر ٹلنے کا نہیں اور جس چیز کے ساتھ وہ لوگ استہزا کیا کرتے ہیں وہ ان کو گھیر لے گی۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

ENGINE II OF MANAZAI, PUMPING STATION IN PISHIN OF QUETTA DISTRICT

*3919. **Babu Muhammad Rafiq:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Engine II of Manazai Pumping Station in Pishin of Quetta District has been out of order for more than six months;

(*b*) whether it is also a fact that people of the said area are facing great difficulties due to the inadequate supply of water;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative (*i*) the date by which the said machine will be put in order, (*ii*) the steps Government intend to take to ensure proper supply of water to the people of the said area?

Parliamentary Secretary (Ch. Imtiaz Ahmad Gill): (*a*) The Pumping Set remained out of order from 18th March, 1963 to 30th July ,1963.

(*b*) The public did experience difficulty regarding water-supply for three weeks *i.e.*, from 20th March, 1963, to 10th April, 1963. Another engine was fitted which started running with effect from 10th April,1963. The newly installed engine worked for 3 days out of every 4 days regularly.

(*c*) (*i*) Engine was repaired on 30th July, 1963.

(*ii*) Another engine has been fitted as a stand by to ensure reguler water-supply

---

KILA SHERIK IRRIGATION SCHEME IN FORTSANDEMAN DISTRICT

*3922. **Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state the estimated and the actual cost of Kila Sherik Irrigation Scheme in Fortsandeman District along with the following detailed:—

(*i*) the date when the work was started along with the date of its completion;

(*ii*) the area under cultivation before the implementation of this scheme;

(*iii*) the estimated increase in irrigated area and the estimated increase in the food-stuff (in maunds) under the scheme;

(*iv*) the actual increase in the irrigated area after the completion of the acheme year-wise ;

(*v*) the result achieved after the completion of the scheme year-wise; and

(*vi*) reasons for the difference in the estimated and the actual increase ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل)

تخمینی لاگت ۳,۶۲,۹۱۰ روپے

اصل لاگت ۳,۳۶,۳۷۸

(۱) ۱۹۶۰-۵-۳۱ کو آغاز ہوا - ۱۹۶۳-۶-۳۰ کو مکمل ہوا۔

(۲) ۳۰۰ ایکڑ

(۳) ۱۹۵۰ ایکڑ ۱۹,۵۰۰ من

(۴)

(۵) مندرجہ بالا نمبر (۱) کے پیش نظر اس مرحلہ پر سوال پیدا نہیں ہوتا۔

(۶)

DIVERSION WEIR AT BADINZAI OF FORTSANDEMAN DISTRICT

***3923. Babu Muhammad Rafiq:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state the estimated and actual cost of Diversion Weir at Badinzai in Fortsandeman District along with the following details:—

(*i*) the date on which the work started alongwith the date of its completion;

(*ii*) the area under cultivation before the implementation of this scheme;

(*iii*) the estimated increase in irrigated area and the estimated increase in the food-stuff (in maunds) under the scheme;

(*iv*) the acctual increase in the irrigated area after the completion of the scheme year-wise;

(*v*) the result achieved after the completion of the scheme yearwise; and

(*vi*) the reasons for the difference in the estimated and the actual increase;

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill):

Estimated cost	..	..	.. Rs. 10,00,000
Actual Cost	..	..	.. Work in progress

(*i*) Started on 15th April 1960 and completed on 30th June 1963.

(*ii*) No.

(*iii*) 2,600 Acres. 26,000 Maunds

(*iv*) Scheme completed only last month. Irrigation operations will start now and the tangible benefit will come to light after about three years.

(*v*) Does not arise at present.

(*vi*) Does not arise for present.

KIBZAI IRRIGATION SCHEME IN FORTSANDEMAN

*3924. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state the estimated and actual cost of Kibzai Irrigation Scheme in Fortsandeman along with the following details:—

(*i*) the date when the work was started along with the date of its completion;

(*ii*) the area under cultivation before the implementation of this scheme;

(*iii*) the estimated increase in irrigated area and estimated increase in the food-stuff (in maunds) under the scheme;

(*iv*) the actual increase in the irrigated area after the completion of the scheme year-wise ;

(*v*) the result achieved after the completion of the scheme year-wise ; and

(*vi*) reason for the difference in the estimated and the actual increase ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چوہدری امتیاز احمد گل) -

تخمینی لاگت ۹،۵۶،۲۷۰ روپے -

اصل لاگت کام جاری ہے اور تخمینی لاگت کے اندر اندر ہی مکمل ہو جانے کی امید ہے -

(۱) ۱۵ اپریل ۱۹۶۰ء کو آغاز ہوا اور تکمیل کی مقررہ تاریخ یعنی ۳۰ دسمبر ۱۹۶۳ء تک مکمل ہو جانے کی توقع ہے -

(۲) کاشت کے اعداد و شمار مہیا نہیں ہو سکے کیونکہ محکمہ آبپاشی اس سلسلے میں پٹواری مقرر نہیں کرتا -

(۳) ۴،۰۰۰ ایکڑ (۲۰،۰۰۰ من) -

(۴) یہ تین سال کے بعد سکیم کی تکمیل پر معلوم ہوگی -

(۵) فی الحال سوال پیدا نہیں ہوتا -

ماسٹر خدا بخش گل - جواب میں لکھا ہے کہ ۳۰ دسمبر ۱۹۶۳ء تک مکمل ہو جانے کی توقع ہے - جواب دینے سے پہلے پڑھ لیا کریں -

Parliamentary Secretary : Just to satisfy the member I may say that the construction of wier of perennial channel has been completed and the ch

for irrigation which is gradually resulting in an increase in perennial irrigated area. Work on flood channel is, however, still in progress.

Mr. Speaker: How is it that in the answer it is mentioned that the work will be completed by 20th December, 1963 ?

Parliamentary Secretary: It is a misprint. It is 1965.

ROD FAQIR ZAI WEIR IN FORTSANDEMAN DISTRICT

*3925. **Babu Muhammad Rafiq:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state the estimated and actual cost of the construction of Rod Faqirzai Weir in Fortsandeman District alongwith the following details:—

(*i*) the date on which the construction work started along with the date of its completion;

(*ii*) The area under cultivation before the implementation of this scheme;

(*iii*) the estimated increase in irrigated area and the estimated increase in the food-stuff (in maunds) under the scheme;

(*iv*) the actual increase in the irrigated area after the completion of the scheme year-wise;

(*v*) the result achieved after the completion of the scheme year-wise; and

(*vi*) the reasons for the difference in the estimated and the actual increase?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill):

Original estimated cost	..	..	Rs. 29,604
Revised Cost	..	..	Rs. 1,61,414

(*i*) Started on 15th April, 1960 and work is still in progress;

(*ii*) 500 acres;

(*iii*) Estimated increase in area .. .. 1,000 acres;
and estimated increase in foodgrain .. 10,000 maunds;

(*iv*) The work has been partially carried out only on the Weir and had to be stopped as no funds were available during the year 1963-64 and also some set back occurred due to floods. As such, no increase in irrigated area has occurred yet.

(*v*) As the scheme has not been completed yet, no results can be enumerated at this stage.

(*vi*) Does not arises in view of reply to (*v*) above.

ڈاکٹر عبدالرازق خان کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتائیں گے -
کہ یہ کام کب شروع ہوا جو آج تک تکمیل کو نہیں پہنچا ؟

Parliamentary Secretary: I have already told the Member. Any how for his further satisfaction I may say that the work was started on the 15th of April 1960 and part of weir was completed. In a subsequent flood a portion of the weir was washed away. Since then no funds were available. The revised estimate including repairs to the damage caused by flood amounting to Rs. one lakh sixty one thousand four hundred and fourteen has been sanctioned. *vide* Superintending Engineer Quetta's No. 9-W/17/DB-I dated 13th January, 1964. The work will be taken in hand on receipt of funds asked for this scheme in the Budget for the year 1964-65.

مسٹر خان قل: جناب والا یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ ۱۹۶۰ء
سے کام شروع ہو جائے اور ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی رقم ہو اور کام بھی
چار سال تک مکمل نہ ہو تو یہ بڑا عجیب سوال ہے۔

Parliamentary Secretary: Actually due to the flood there was change in the original design and on account of lack of funds we could not complete it.

NEWS ITEMS REGARDING GUDDU BARRAGE IN A KARACHI DAILY

***5562. Amir Habibullah Khan Saadi:** Will the Minister of Irrigation be pleased to state:—

(*a*) Whether certain news items regarding Guddu Barrage appeared in a Karachi Urdu daily on 29th June, 1963, 14th July, 1963 ad 16th July, 1963 have come to the notice of Government;

(*b*) if answer to the above be in the affirmative, whether these news items purported to a demand for a through inquiry and audit of the Guddu Barrage accounts by a Committee of experts to find out the irregularities and causes of excesses over the estimates;

(*c*) whether it is also a fact that the said news items amounted to a demand to examine the mortor of cement used in the newly constructed structures on the project, which are reported to be washed away;

(*d*) whether it is also a fact that the said news items demanded a departmental inquiry regarding negligence if any on the part of the officers supervising the defective work involving lacs of rupees;

(*e*) if answers to (*b*), (*c*) and (d) be in the affirmative, whether any action has been taken by the Government so far; if not, why not?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) Yes.

(*b*) (*c*) and (d) (*i*) The news items in the Karachi Urdu Daily dated 29th June, 1963 and 14th July, 1963 relate to allegation of corruption against certain Engineers of the Guddu Barrage Project under investigations with the Special Police Establishmet. Detailed information on this has already been supplied in answer to the Assembly Question No. 5561.

(*ii*) The news items appearing on 16th July, 1963 referred to the collapse of two dummy peirs of the Begari Canal Regulator; the interruption of water-supply as a result there of and the demand by the Zamindars for an inquiry. The structure was examined by the Project Engineers and immediate steps were taken to store the water-supply. As a matter of fact the discharge in the canal was reduced from 12396 cusecs to 1950 cusecs for 36 hours only and thereafter it was

again raised to full demand. The water-supply in the canal during the season was quite satisfactory. Interruption of supply for 36 hours did not affect the crops.

The downstream floor of the regulator was a composite structure of RCC raft and gravity section. Dummy peirs were ereceted on the gravity section of the floor to match the peirs on the RCC raft. One of the dummy peirs failed due to differential head which was a minor defect. However, a proper inquiry was instituted and it was found that there has been no structural damage either to the peirs or the floor. The demaged peir is being repaired and other peirs are also being strengthened.

(*e*) As mentioned under (*i*) above the position regarding allegation of corruption against certain Engineers of Guddu Barrage Project has already been explained in the answer to Assembly Question 5561. As regards the collapse of the dummy peirs, the findings of the inquiry Committee appointed by WAPDA are given under (*ii*) above and the enquiry report will be submitted to the Government shortly.

امیر حبیب اللہ خان سدوزئی - جناب والا - یہ آپ نے نمبر ۲ کے جواب میں فرمایا ہے کہ اس میں یہ نقائص معلوم ہوئے اور وہ گر گیا تو اس کی ذمہ داری کس پر ہے - جب آپ نے انکوائری کی ہے تو اس کی ذمہ داری کس افسر پر عائد ہوتی ہے ؟

Parliamentary Secretary: I have just answered that the report will be submitted to the Government shortly and we will come to know who is the person responsible for this bad management.

امیر حبیب اللہ خان سدوزئی - یہ اتنا عرصہ ہو گیا ہے جناب اس پر اب تک کیوں انکوائری مکمل نہیں ہوئی اور اس پر ایکشن کیوں نہیں لیا گیا ؟

Parliamentary Secretary: Sir it is a fact that enquiries take a long time. Any how we will try that it should be completed as early as possible.

امیر حبیب اللہ خان سدوزئی - جناب والا - میرا سوال یہ ہے کہ اتنا لمبا دو سال کا عرصہ گزر چکا ہے اس کے رجوہات کیا ہیں کہ انکوائری اتنی لمبی ہو گئی ؟

Parliamentary Secretary: Sir, I hope, you will agree with me that it is a fresh-question altogether that why this enquiry has been prolonged. But, any how I promise to the Member on the floor of the House that we would try that the enquriy may be completed as early as possible.

ALTERNATE LANDS TO LANDOWNERS; WHOSE LANDS WERE ACQUIRED FOR CONSTRUCTING LINK CANALS FROM MANGLA DAM

*6048. **Chaudhri Sai Muhammad** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) The district wise acreage of private owned area in Former punjab which was acquired for constructing link canals from Mangla Dam to provide Irrigation facilities to the area of the Former Bahawalpur State;

(*b*) whether Government intend to grant lands to the affected land owners Thal or Guddu Barrage in lieu of the lands acquired?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): (*a*) District wise acreage of private owned area in former Punjab which was acquired for the construction of Trimmu Sidhnai-Mailsi-Bahawal Link Canals to provide irrigation facilities to the area of the former Bahawalpur State.

Serial No.	District.	Area Acquired in acres			
		Trimmu Sidhnai Link.	Sidhnai Mailsi Link.	Mailsi Bahawal Link.	Total for all the three Links.
1	2	3	4	5	6
1	Jhang ..	14,46	..	..	14,46
2	Lyallpur ..	581	..	..	581
3	Multan ..	..	31,70	..	31,70
4	Bahawalpur ..	..	14	334	348
	Total ..	..	..	..	55,45

(*b*) No.

CONSTRUCTION OF DAM AT SHNAI IN MERGED AREA OF MARDAN DISTRICT

*6223. Khan **Ajoon Khan Jadoon**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether it is a fact that preliminary survey on the scheme relating to the constructions of a Dam at Shnai in merged area of Mardan District has been carried out by Dam Investigation Branch of WAPDA; if so, whether the said scheme will be included in the Third Five Year Plan?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): No investigations have so far been carried out for construction of a Dam at Shnai in the Merged Area of Mardan by WAPDA. The site, however, appears promising for a small Dam scheme and, if necessary, investigations there of will be taken up after the results of Ground Water Investigations, which are being presently carried out for the development of irrigation in the area, are known. The idea is to carry out systematic investigations of both surface water and ground-water resourcess in the area so as to develop it in the most economical way.

The scheme for the area, if found feasible either for development of ground water or creation of small storage Reservoir, will be taken up in the Third Five Year plan under "Small Irrigation Projects.

WAPDA

*6229. **Khan Ajoon Khan Jadoon:** Will the Minister of Irrigation and Powr be pleased to state:—

(*a*) The date on which WAPDA was constituted;

(*b*) The location of the building constructed by said Authority for office and residences in the Province alongwith the expenditure incurred on the construction of each building;

(*c*) The number of such buildings under construction in West Pakistan showing their locations and the amount proposed to be spent on each of them?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) WAPDA was constituted under West Pakistan Act No. XXXI of 1958 published on 4th April, 1958.

(*b*) The particulars of the buildings both constructed and those under construction are given in the attached statements as elucidated below:

(*c*) *Statement No.*1:—

This statement shows the residential and office buildings at various development projects of WAPDA, Water Wing.

Statement No. II:—
This statement gives the requisite information in respect of the Indus Basin Plan Projects under exectuion with WAPDA.

Statement No. III:—

This statement gives the information in respect of WAPDA Power wing.

Buildings have been and are being constructed by WAPDA for offices and residences. The residential buildings fall under two categories:—

(*a*) Residential buildings constructed under different projects which are used during the construction period by the construction staff and latter on are handed over to the operational staff.

(*b*) On the power Wing side, some buildings are constructed exclusively for operational staff because, the buildings constructed during the construction period do not fully meet the requirements of the operation and maintenance staff posted after the completion of the project at Grid Station and Power Houses. The reason is that during the construction period most of the men are employed by the contractor who is not provided any accommodation facilities by WAPDA. WAPDA staff is therefore, comperatively less during the construction period and is increased as the project comes in operation, thereby necessitating additional accommodation facilities.

Similarly office accommodation is also provided:—

(*a*) For the project staff during the construction period;

(*b*) for Electricity portion staff. Offices for operation and maintenance purpose for example circle and divisional offices complaints and inquiry centres have to be constructed on permanent basis and construction of such type of accommodation at a specific town, depends on requirements and availability of accommodation by

STATEMENT NO. 1

WAPDA WATER WING DEVELOPMENT PROJECT

RESIDENTIAL AND OFFICE BUILDINGS AT VARIOUS PROJECTS OF WAPDA

1 BUILDINGS ALREADY CONSTRUCTED

Serial No.	Location		Building	Cost in Lacs of rupees
1	Gomal Zam multipurpose Project D.I. Khan		4 barracks and 3 rooms in south Waziristan for Project workers	0.16
2	Caplat Ras Scheme near Campbellpur		Operators Quarters	0.11
3	Tanda Dam Project	(i)	Permanent Office Building	2.80
		(ii)	Temporary Office Building	2.90
		(iii)	Permanent Residential Building	3.60
		(iv)	Temporary Residential Building	6.50
4	Rawal Dam Project		2 Nos. residential Quarters at filtration plant	0.90
5	Gujranwala Hydel Project	(i)	3 Nos. Clerks Quarters	0.32
		(ii)	4 Nos. Menial Staff Quarters	0.17
		(iii)	4 Nos. Sweepers Quarters	0.06
		(iv)	Temporary building for Power Plant erectors	1.00
6	Lower Indus Galinity Control and Drainage Investigations		Colony for expatriate staff of consultants at Sukkur	5.30
7	WAPDA Colony, Lahore	(i)	38 Nos. flats at junction of Race-Course Road and Jail Road	42.80
		(ii)	60 Nos,. Bungalows and Flats at Upper Mall	57.65
		(iii)	Purchase of Sunny View Estate, of new temporary office building	23.58

STATEMENT NO. 1

WAPDA WATER WING DEVELOPMENT PROJECT

RESIDENTIAL AND OFFICE BUILDINGS AT VARIOUS PROJECTS OF WAPDA

2. BUILDINGS UNDER CONSRTUCTION

Serial No.	Location	Building	Cost in Lacs of rupees
1	Gomal Zam multipur pose Project D.I. Khan (Building at Tank)	(i) 3 Nos. S. D. O. residences	1.03
		(ii) 1 No. Senior Subordinate residence	0.29
		(iii) 7 Nos. Senior Clerks residences	1.06
		(iv) 14 Nos. Junior Clerks residences	1.72
		(v) 18 Nos. Class IV employees Quarters	0.85
2	Khanpur Dam Project, District Hazara	Residential Colony including residences for officers and labour barraks	5.00
3	Warsak Dam Project, Peshawar	Cafetaria at warsak	2.79
4	Khairpur Tubewells, Drainage Project	Colony for office and residential accommodation for field staff at Khairpur Mir	33.00
5	Salinity Control and Reclamation Project Chaj Doab	Colony for office and Residential accommodation for field staff at Mandi Bahauddin, District Gujrat	12.00
6	WAPDA House, Lahore	WAPDA Head Office Building	238.00
	Karachi Irrigation Project	Colony at Dam-site	6.15

STATEMENT NO. II

INDUS BASIN REPLACEMENT

Project

DETAILS OF CAMPS AT VARIOUS SITES:

Serial No.	Location	Building	Cost in Lacs of rupees
	BUILDINGS ALREADY CONSTRUCTED		
1	Mangla Dam Project	(a) Mangla Left Bank Colony Residential and Office-accommadation for Wapda and consultants Staff	140.00
		(b) Mangla Dam Right Bank Colony Laboratory Staff Quarters	14.6
		(c) Residential accommodation for Pakistani Staff attached with Consultants	21.40
		(d) Baral Colony for Consultants and Contractors Expa-triate, Staff	515.80
		(e) Labour Camp at Thill	20.80
		(f) Residential accommodation for contractors staff at Thill, Bong and Jari.	261.90
2	TARBELA DAM PROJECT		
3	Sidhnai Barrage	-do-	38.80
4	Mailsi Syphon, District Multan	-do-	40.8
5	Aggregate Contract Buland H ll near Sargodha and Chak Daulat near Jhelum	-do-	1.00
6	Trimmu-Sadhnai, Link	Residential and office accommodation Shorkot Road, Distt. Jhang.	48.6
7	Sidhani Mailsi Link	Office and Residential accommodation sub-camp at Katcha Khu in District Multan	111.3

Serial No.	Location		Building	Cost in Lacs of rupees
8	Mailsi-Bahawal Link.		Office and Residential accommodation for Wapda consultants and staff near Khairpur Tamewali, District Bahawalpur.	19.40
9	Balloki-Sulemanki Link.		Residential and office buildings near Chunian.	35.00
10	Resettlement Organization	(a)	Office and Residential accommodation for Wapda staff.	45.00
		(b)	New Mirpur Town for relocation of Mirpur Town.	371.40
2	BUILDINGS UNDER CONSTRUCTION			
1	Qadirabad Project near Gujranwala.		Residential and office buildings for Wapda consultants and staff.	54.80
2	Qadirabad Balloki Link.	(a)	Main camp for office and residential accommodation near Chuharkana	38.80
3	Rasul Qadirabad.	(b)	Sub-Camp near Hafizabad.	19.80
			Office and residential Accommodation near Mandi Bahauddin.	71.90
4	Hamlets round Mangla dam reservior for rehabilitation of displaced persons.			69.0

Statement No. 3

EXPENDITURE IN RUPEES:

Serial No.	Location	Office Buildings		Residential Buildings	
		Completed	under construction	Completed	Under construction
1	2	3	4	5	6
1	Abbottabad	1,52,000	..	82,185	..
2	Ahmad pur East	..	53,196	49,038	1,10,500
3	Ahmad pur Sial	32,255	..	..	96,765
4	Atharan Hazari	30,579	..	91,728	..
5	Ali pur	28,517	..	65,553	..
6	Bahawalnagar	23,783	..	71,349	..
7	Bahawalpur	24,943	..	74,830	..
8	Batapur	..	36,367	..	1,09,102
9	Bhakkar	71,606	..	2,14,818	..
10	Bhamb	72,032	..	2,16,097	..
11	Bhawana	76,330	..	2,28,990	..
12	Bannu	27,170	..	34,360	..
13	Burewala	..	27,239	..	81,718
14	Chakwal	74,070	..	2,22,120	..
15	Chichawatni	23,571	..	70,714	..
16	Chiniot Road	82,356	..	2,47,068	..
17	Dadu	..	..	44,512	..
18	Dandot	..	72,255	..	2,16,755
19	Daud Khel	32,343	..	97,031	..
20	Dargai	..	22,007	..	..
21	D.I. Khan	..	..	26,390	..

1	2	3	4	5	6
23	Fateh Gunj ..	64,962	..	1,94,887	..
24	Gojra ..	..	1,0.030	..	3,05,192
25	Gujranwala ..	..	..	12,561	..
26	Gujrat ..	4,065	..	..	..
27	Haroonabad ..	27,545	..	82,635	..
28	Harikey Road ..	..	10,63,613	31,90,339	..
29	Hasilpur ..	35,537	..	1,06,611	..
30	Hattian ..	5,036	..	..	..
31	Hyderabad ..	6,01,315	1,39,000	18,20,947	2,00,000
32	Islamabad ..	26,351	..	79,054	..
33	Jabban ..	..	..	50,354	..
34	Jauharabad ..	17,964	..	4,13,892	..
35	Jahanian ..	26,191	..	78,574	..
36	Jahanian Shah ..	69,568	..	2,08,706	..
37	Jalalpur Pirwala ..	..	17,751	..	53,254
38	Jhung Road ..	..	78,621	..	2,35,864
39	Jhang Saddar ..	..	77,260	..	2,31,280
40	Jhangira ..	..	..	90,283	..
41	Kalat ..	..	..	16,203	..
42	Kalabagh ..	73,009	..	2,19,027	..
43	Kand Kot ..	19,000	..	35,025	..
44	Kamlia ..	..	66,560	..	1,99,680
45	Khairpur ..	9,223	..	24,979	..
46	Khanpur ..	42,192	..	1,53,576	..
47	Khanewal ..	34,842	..	1,04,527	..
48	Kohat ..	..	..	30,280	..

1	2	3	4	5	6
50	Kurram Garhi	..	..	33,075	..
51	Lahore	4,22,255	..	2,81,598	..
52	Lalian	81,252	..	2,43,756	..
53	Leiah	4,46,481	..	..	..
54	Larkana	24,565	..	73,695	..
55	Lulliani	38,059	..	1,14,177	..
56	Lyallpur	40,982	..	4,28,228	..
57	Mailsi	30,509	..	91,529	..
58	Mukerwal	70,000	..	..	..
59	Mankera	65,170	..	1,95,510	..
60	Mardan	1,00,348	..	2,26,781	..
61	Mustung	..	23,000	..	24,620
62	Mehor	..	..	..	39,086
63	Mian Channu	21,907	..	65,721	..
64	Mianwali	1,05,875	..	3,89,245	..
65	Multan	11,49,706	..	3,43,917	2,27,330
66	Murree	..	..	65,374	..
67	Muzaffargarh	..	38,104	..	1,14,612
68	Nowshera	30,270	95,000	1,88,446	..
69	Pathan Kot (District Sargodha)	57,411	..	1,72,233	..
70	Peshawar	67,738	6,290	2,32,807	69,000
71	Pindi Ghaib	78,532	..	2,35,597	..
72	Piplan	70,268	..	2,10,806	..
73	Rahimyar Khan	..	51,192	..	1,53,576
74	Rawalpindi	48,619	..	1,99,600	20,000

1	2	3	4	5	6
75	Raiwind	31,047	..	93,142	..
76	Rajar	..	..	14,000	..
77	Saidu Sharif	..	..	17,465	..
78.	Sammandwala	..	37,000	..	38,000
79	Sargodha	35,303	..	1,05,911	..
80	Sialkot	..	..	4,292	..
81	Summandri Road	78,022	..	2,34,066	..
82	Shahdad Kot	..	18,605	..	11,326
83	Shoor Kot	70,432	..	2,11,297	..
84	Sibi	..	9,000	..	..
85	Sujak Abad	..	24,597	..	73,738
86	Sukkur	..	1,95,348	..	5,86,045
87	Sawabi	..	15,664	..	..
88	Tandlianwala	2,07,775	..	..	6,21,532
89	Tharu Shah	..	23,473	30,750	..
90	Talagang	66,735	..	2,00,007	..
91	Vehari	31,745	..	95,230	..
92	Quaidabad	..	1,03,434	..	3,10,303
93	Quetta	1,95,348	..	5,86,045	..
94	Wah	44,408	..	2,11,614	4,000

AREA OF LAND LYING BETWEEN THE VILLAGES OF SOIAN AND RAIRKA BALA OF TEHSIL PHALIA WHICH HAS BEEN AFFECTED BY WATER-LOGGING

*6269. **Chaudhri Sai Muhammad** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) the total area of land lying between the villages of Soian and Rairka Bala of Tehsil Phalia which has been affected by water-logging alongwith the number of villages whose land has been so affected;

(*b*) the year in which the above-said area has first affected by water-logging and the steps Government have taken for its reclamation;

(*c*) whether any steps had been taken during British regime to save the land of the said area from water-logging ; if so, what;

(*d*) the total area of land affected by water-logging in the above-said area up to 1947;

(*e*) the number and names of "Sem" Nullahs in the above said area;

(*f*) whether the said Nullahs have been widened and deepened out after 1947;

(*g*) whether any tube-wells have been installed in the said area ; if so, the names of places where such tube-wells have been installed?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (*a*) There are no villages named as Soian and Rairka Bala in Gujrat District as ascertained from Deputy Commissioner Gujrat. However the total area of land lying between the villages of Nain and Hardorerka of Tehsil Phalia which has been affected by water-logging alongwith the name of villages whose land has been so affected, as estimated by the Revenue Department as follows:—

Serial No.	Name of Village	Total area of village in acres	Area affected by		Total
			Thur	Sem	
1	Hardo Rerka ..	8856	233	930	1163
2	Mamdana ..	2718	62	349	411
3	Baryar ..	347	16	119	135
4	Pipli ..	1311	6	191	197
5	Chak Alam ..	1254	..	481	481

Serial No.	Name of Village	Total area of Village in acres.	Area affected by		Total
			Thur	Sem	
7	Bhojowal ..	1666	12	413	425
8	Sahibwal ..	2212	..	499	499
9	Nain ..	4155	..	648	648
10	Jhang ..	1155	..	223	223
11	Sajjan ..	676	..	35	35
12	Chak Mian ..	690	74	..	74
13	Dhala ..	1049	..	99	99
14	Mahrkot ..	410	167	..	167
15	Cheto ..	1506	360	..	360
16	Kot Pindiwala ..	1632	564	..	564
17	Kot Sher Muhammad	2334	777	..	777
18	Musa Kalan ..	2638	321	391	712
19	Kot Kast Khan ..	1962	167	164	331
20	Dhumni Kalan ..	2732	270	..	270
21	Jajaspur ..	2272	802	..	802
22	Said	1204	64	68	132
	Total	54703	3007	7087	10094

(*b*) 1926-27 The Government excavated drains for the reclamation of this area.

(*c*) Yes. Drains were excavated as an anti-water-logging measure.

(*d*) According to the information supplied by the Revenue Department, the

Statement showing the total area of land affected by water-logging alongwith the names of villages whose land has been so affected upto 1947, lying between the villages of Nain and Hardorerka, Tehsil Phalia, District Gujrat.

Serial No.	Name of village	Total area of the village in acres	1944-45			1945-46			1946-47		
			Thur	Sem	Total	Thur	Sem	Total	Thur	Sem	Total
1	Hardo Rerka	8856	130	189	319	110	189	299	110	199	29
2	Mamdana	2718	86	173	259	78	428	506	221	82	3093
3	Baryar	347	44	13	57	40	71	111	7	15	22
4	Pipli	1311	59	61	120	33	150	183	1	59	60
5	Chak Alam	1254	9	29	38	11	36	47	..	33	33
6	Busal	11923	75	141	216	69	141	21[illegible]	69	141	210
7	Bhojowal	1666	..	..	..	..	..	..	..	..	..
8	Sahibwal	2212	..	.	..	..	..	..	..	..	..
9	Nain	4155	..	92	92	5	92	97	5	92	97
10	Jhang	1155	..	..	..	..	..	..	..	..	..
11	Sajjan	676	..	..	..	..	..	..	..	..	..
12	Chak Mian	690	1	..	1	3	..	3	3	..	3
13	Dhala	1049	..	..	..	..	..	..	..	..	..
14	Mehrkot	410	10	..	10	12	..	12	12	..	12
15	Cheto	1506	46	..	46	183	..	183	183	..	183
16	Kot Pindiwala	1632	109	..	109	32	.	32	109	..	109
17	Kot Sher Mohd.	2334	50	..	50	254	..	254	254	..	254
18	Musa Kalan	2638	70	..	70	70	..	70	70	..	70
19	Kot Hast Khan	1926	75	..	75	91	..	91	91	..	91
20	Dhuni Kalan	2733	13	..	13	20	..	20	20	..	20
21	Jajaaur	2272	111	..	111	477	41	477	477	..	477
22	Said	1204	62	..	62	43	..	43	43	..	43
	Total	64703	950	698	1648	1531	1107	2638	1678	611	2286

(*e*) There are 5 drains at present in this area, and their names are:—

(*i*) Rerka Drain

(*ii*) Baryar Drain.

(*iii*) Chak Alam Drain

(*iv*) Mandana Drain

(*v*) Part of Bhiko Drain

(*f*) No.

(*g*) The following tubewells have been installed in the area under question:

(*i*)	Along Lower Jhelum Canal R. D. 26-102		"	8 Nos.
(*ii*)	Along Lower Jhelum Canal R. D. 134-145		"	61 Noes.
(*iii*)	Southern Feeder R. D.	35-240	"	25 Nos.
(*iv*)	Southern Branch		"	38 Nos.
(*v*)	Gujrat Branch		"	8 Nos.
(*vi*)	Phalia Branch.		"	5 Nos.

DIGGING OF NULLAH FOR DRAINING RAIN WATER FROM CULTIVABLE LANDS IN VILLAGES OF DOHALWAL, BHAKI,, AINOWAL, KHATIALA SHEIKHAN AND KHAI.

* 6273. **Chaudhri Sai Muhammad** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the cultivable lands in the villages of Dohalwal, Bhaki, Ainowal, Khatiala Sheikhan and Khai (in Tehsil Phalia, District Gujrat) have been rendered uncultivable due to excessive rains in the past years;

(*b*) whether there is any scheme for digging a nullah in the above said area to drain out the rainy water; if so, whether any survey for the said purpose has been done;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, the time by which the said nullah will be dug in the said area?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) Yes, a part of it.

(*b&c*) A complete project for the control of Water-logging and Salinity for the Chaj Doab was prepared by WAPDA and approved by the Government in 1961. The construction work on the project could not be started earlier for lack of foreign exchange (except 1960 tubewells in Lallian Reclamation Scheme area under

for Upper Jhelum Canal Area of the project including the villages in question. Tehsil Phalia, District Gujrat.

The works involved consist of construction and electrification of 815 tubewells and remodelling and re-conditioning of the existing drains and structures as well as construction of about 200 miles of new drains in the area.

The contract for the construction of tubewell component has been awarded and work is to start within the current financial year. So far as drains are concerned, detailed planning and survey work is in hand and construction work is expected to start in 1964-65 scheduled to be completed in 1965-66.

SUPPLY OF ELECTRICITY FOR STREET LIGHTING IN SWABI.

*6487. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Chairman, Town Committee., Swabi asked the Electricity Department to supply electricity for street lighting in Swabi;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the date on which the said Department was approached by the said Chairman alongwith the reasons for not so far providing electricity for street lighting in the said town and the date by which action will be taken in this behalf?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) Yes.

(b) The Chief Officer Municipal Committee, Swabi, requested for the provision of street lights in November, 1962, but while the area was being surveyed for preparing the necessary estimates, the Cheif Officer asked the S. D. O. Swabi to with hold the preparation of the estimates as he wanted to include certain additional area where street lights were to be provided, as a result of which the estimate was delayed. However, the Chairman, Municipal Committee

Swabi has been requested to deposit Rs. 6,882 as the estimated cost for this work. The work will be taken in hand as soon as the amount of the estimate is deposited by the Municipal Committee.

خان اجون خان جدون- جناب والا - یہ جواب دیا گیا ہے کہ چیف آفیسر نے سروے روک دیا ہے یہ غلط ہے - اب اتنی delay کے بعد صوابی میونسپل کمیٹی کے چیئرمین نے رقم جمع کرادی ہے - کیا light کے لئے حکم جاری کریں گے کہ جلدی لگا دیں -

Parliamentary Secretary : Yes sir, sure.

EXTENSION OF ELECTRICITY TO TAMBAR, KARAK AND DAM KALA FROM KURRAM GARHI DISTRICT BANNU

* 6572. **Master Khan Gul:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the scheme for extending electricity, to Tambar, Karak and Dam Kala, Kurram Garhi, District Bannu was approved some time ago;

(*b*) whether it is a fact that although electric poles were installed for the said purpose two years back, electricity has not so far been provided to the said places;

(c) whether it is a fact that the reasons for not providing electricity to the

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) The scheme for extending electricity to Tambar, Karak, Dam Kala and other villages in Karak Tehsil was sanctioned in April, 1963.

(*b*) Work was started on both Low Tension 400 volts and High Tension 11,000 volts Lines. The work on High Tension Lines is still in progress though Low Tension Lines, in some of the villages have already been installed, but supply to the villages will be made available as soon as High Tension Line is completed.

(*c*) An expenditure of Rs. 495,937 has already been incurred and Rs. 50,000 have been provided for its work during current financial year *i.e.*, 1963-64. Further requirements of funds will be met during the subsequent years.

WATER-LOGGING AND SALINITY IN DARSANA AND KHERWALA, LOCALLY KNOWN AS "BUDH' SUB-DIVISIONS JHANG BRANCH.

***6627 . Mr. Hamza** : Will the Minister of Irrigation and power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a major portion of Darsana and Kherwala (Locally kown as "Budh") Sub-Divisions, Jhang Branch in Tehsil Toba Tek Sing, District Lyallpur is badly affected by water logging and salinity;

(*b*) whether it is a fact that Union Council Nos. 114 and 90 of the said area have been from time to time, moved the Executive Engineer, Jhang Circle, to adopt remedial measures;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government have any scheme in hand to fight the menace in the said area ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) There are no Sub-Divisions of the name of Darsana and Kherwala on Jhang Branch, which are affected by water-logging and salinity, However, some areas of a natural depression locally known as "Budh" are affected by water-logging and salinity.

(*b*) No.

(*c*) No.

LAND AFFECTED BY WATER LOGGING SALINITY AND EROSION IN HYDERABAD AND THATTA DISTRICT.

***6699. Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister of Irrigation and power be pleased to state:—

(*a*) The total acreage of cultivated land in Hyderabad and Thatta District;

(*b*) The acreage of land out of that mentioned in (*a*) above which has been affected by water-logging salinity and erosion, allong with the number of zamindars whose and have been thus affected;

(*c*) whether Government intend to take any step for the reclamation of the lands mentioned in (*b*) above?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) Total acreage

Thatta District	..	6.61 lac acres.
Total:—	..	25.74 lac acres.

(*b*) out of the gross area mentioned under (*a*) the area affected by salinity and waterlogging is estimated as follows by local officers:—

		Salinised	Waterlogged.
Hyderabad District.	..	2,18157 acres	1514 acres
Thatta District.	..	2,49610 acres.	360 acres.

(*b*) comprehensive scheme to provide drainage and reclamation in the area through surface drains, tubewells and additional water supply is under consideration. WAPDA, with its consultants, is actively by engaged in the investigations.

PROVIDING ELECTRICITY TO BADAH TOWN IN LARKANA DISTRICT

***6803. Mr. Muhammad Hanif Siddiqi :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Badah in Larkana District is a big town with a population of about 10,000 persons and having 16 rice husking mills;

(*b*) whether it is a fact that electricity has not so far been provided to the abovesaid town inspite of the fact that there has been a great demand for it:

(*c*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to provide electricity to the abovesaid town ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) Yes. It is a fact that Badah Town in Larkana District with a population of about 10,000 persons and has got a number of rice husking mills.

(*b*) Yes. it is a fact that there is no electricity in Badah Town so far like many other places in this Region;

(*c*) Badah Town is located as about 30 miles from Larkana, where 66/1 K.V. Grid Station is going to be established under Upper Sind Sukkur Thermal Scheme by the end of 1964-65, after which it will be possible to extend electricity to Badah town.

This town had been included in the "Village Electrification Programme", on the assumption that it would receive supply on the completion of Larkana Grid Station and that funds for the implementation of Village Electrification Scheme would become available. Arrangements for Foreign Exchange cost of the scheme are still under finalizaton. As soon as the funds are available the town will be electrified.

APPOINTMENT OF A SINDHI IN PLACE OF MR. SIAL, MEMBER WAPDA

*6827. **Mr. Muhammad Hanif Siddiqi** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) the number of members including Chairman of WAPDA;

(*b*) whether it is a fact that Mr. Sial, Member WAPDA has been appointed as a member of the Central Public Service Commission;

(*c*) if answer to (*b*) be in the affirmative, whether Government intend to appoint a C. S. P. Officer in his place ; if so, (*i*) reasons therefor, and (*ii*) whether Government intend to appoint a Sindhi in place of Mr. Sial;

(*d*) the annual budget of WAPDA;

(*e*) the total number of staff official grades in the Headquarters office of WAPDA and the percentage of Sindhis amongst them?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : The information regarding this question has not yet been collected.

Mr. Speaker : The Parliamentary Secretary will answer this question on the next turn I hope.

Parliamentary Secretary : Yes, Sir.

DIGGING OF A "SEM" NULLAH IN TEHSIL CHINIOT FOR ERADICATING WATERLOGGING AND SALINTY.

*6829. **Sardar Ghulam Muhammad Shah** : Will the Minister of Irrigation and power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a scheme for digging a "sem" nullah in Tehsil Chiniot, District Jhang for the purpose of eradicating waterlogging and salinity in the area was originally prepared before Independence;

(*b*) whether it is a fact that the said scheme was approved after the establishment of Pakistan and the survey was conducted;

(*c*) whether it is also a fact that the said nullah to be called chakandi drain was proposed to be dug up from village Chakandi to Bhowana and from there to be linked with Chenab River and the survey for it was also conducted;

(*d*) whether it is a fact that the said scheme has not yet been implemented where a such nullah have already been dug in other districts; if so, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) No.

(*b*) The scheme was not approved, but only some survey work was done.

(*c*) Yes.

(*d*) The question of implementation of the scheme does not arise at this stage,

Funds for this scheme were demanded for the year 1964-65, but refused by Provincial Development Working Party.

Drains in other districts where necessary were dug out.

NON-INSTALLATION OF TUBE-WELLS IN JHANG DISTRICT

***6830. Sardar Ghulam Muhammad Shah :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that WAPDA has installed tube-wells in many districts of the Province but the district of Jhang has been neglected in this respect;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons therefor and whether there is any scheme for installation of tubewells in Jhang District at (*i*) Khader Canal, (*ii*) Chiniot Canal in Chiniot tehsil and (*iii*) Jhang Branch; if so the time by which the said scheme is to be implemented?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): (*a*) WAPDA has under taken a phased programme for the control of waterlogging and salinity. Out of the projects undertaken so far under this programme, the first reclamation project has already been completed. It covers an area of 11.2 million acres in Central Rechna Doab including parts of districts of Sheikhupura, Gujranwala, Lyallpur and Jhang. 32 tubewells have been installed in Jhang District.

(*b*) Jhang District is already included in the phased reclamation programme. Sinking of tubewells along Khader Distributory will be taken up shortly. Working along Chiniot Canal and Jhang is yet in the planning stage.

SCHEMES SUBMITTED BY UNION COUNCILS TO IRRIGATION DEPARTMENT FOR TECHNICAL ADVICE IN TEHSIL FORT ABBAS, DISTRICT BAHAWALNAGAR.

***6841. Chaudhri Muhammad Ali :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) the names of the Union Councils in Tehsil Fort Abbas, District Bahawalnagar, which have submitted their irrigation schemes to the irrigation Department for techincal advice along with the number of schemes sent by each of them;

(*b*) the dates on which the Irrigation Department received, such schemes along with the dates on which the said Department sent its technical advice to the Tehsil Council, Fort Abbas;

(*c*) in case there has been any delay on the part of Irrigation Department in sending its technical advice, reasons therefor and the steps Government intend to take to avoid such delays in future?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) Nil.

(*b*) Question does not arise.

چودھری محمد علی - جناب والا - میرے سوال کے جزو (الف) کے جواب میں کہا گیا ہے "جی نہیں" حالانکہ علاقہ فورٹ عباس کی سات یونینوں نے متعدد بار ایسے ریزولیوشن تحصیل کونسل فورٹ عباس کو بھیجے ہیں کہ نہر H-R اور 9-R. میں پانی کی کمی اور بہم رسانی کا کوئی تدارک کیا جائے - مگر ابھی تک کوئی بندوبست نہیں کیا گیا - لیکن جواب ہی انہوں نے کہا ہے - "جی نہیں" -

مسٹر سپیکر - چودھری صاحب - کیا آپ کو اس بات کے متعلق یقین ہے کہ یہ تحصیل کونسل محکمہ آبپاشی کو سکیمیں بھیج سکتی ہے ؟

چودھری محمد علی - عالی جاہ - یونین کونسلیں یہ سکیمیں براہ راست نہیں بھیجتیں - بلکہ تحصیل کونسل کی معرفت بھیجتی ہیں -

Parliamentary Secretary : I have given the answer according to my information but if the member is so sure, I will get it re-examined.

INADEQUATE SUPPLY OF WATER TO HAKRA DIVISION OF SADIQIA CANAL

***6842. Chaudhri Muhammad Ali :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Sadiqia Canal, which emanates from the Sulaimanki Headworks irrigatio the area of Bahawalnagar District;

(*b*) whether it is a fact that Sadiqia Canal consists of two divisions namely Hakra division and Sadiqia division;

(*c*) whether it is a fact that the above said Headworks is situatedo n a river which comes from India with the result that there is always deficiency of water in the said Canal;

(*d*) whether it is a fact that the Irrigation Department which regulates the supply of water from the said canal to the said Divisions has so fixed the wara bandi as to give more turns to the Sadiqia Division then to Hakra Division with the result that the zamindars of the lands fed by Rejbahs H/R and H/L and 9/R of Hakra Division complain the inadequate supply of water to their lands and they have submitted several applications to the authorities concerned in this matter but no attention has been paid to these applications; if so, the action Government intend to take in the matter?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) No doubt Sulemanki Headworks is situated on River Sutlej which comes from India and there is deficiency of supply in it but the deficiency is due to natural causes of lack of rainfall. Previous to last 2 crops there was no deficiency of supply.

(*d*) No. Supply is given by turn to all channels upto their authorised ctapaity whether they are in Hakra Division or in Sadiqia Division and thus distribuion of Supply is absolutely equitable. Complaints of shortage of supply exist, onall

channels of Hakkra and Sadiqia Divisions due to general deficiency and not merely on H/R H/L and 9/R . This deficiency cannot be helped.

KURRAM GARHI SCHEME

***6864. Mr. Raza Khan.** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the work on the implementation of "Kurram Garhi Scheme" was taken in hand in 1950; if so, whether the said work has since been completed;

(*b*) whether it is a fact that Government have not so far paid compensation to the land-owners whose lands were acquired for constructing a canal under the said scheme; if so, reasons therefor;

(*c*) whether it is a fact that no suitable arrangements for supplying Irrigation water from the said canal have so far been made resulting frequentquarrels amongst the land-owners;

(*d*) whether it is a fact that the people residing at the tail of the said Canal cannot get water for drinking purposes;

(*e*) if answers to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, whether Government intend to take steps to pay compensation to the land-owners mentioned in (*b*) above and to make suitable arrangements for the supply of water from the above mentioned canal to all the areas commanded by it?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) Yes. Most of the works in Kurram Garhi Scheme have been completed except remodelling of existing canals which is under active consideration.

(*b*) No. The compensation has been paid in most of the cases and a few cases of compensation are pending finalization by the Revenue Authorities;

(*c*) The Marwat Right Bank Canal has not been run full supply due to insufficiency of irrigation water. In the initial stages quarrels amongst the irrigators are also quite natural. Arrangement of water supply in the remaining canals of Kurram Garhi is however, quite satisfactory.

(*d*) The tail of the Marwat Canal will get its due share when the proper distribution is enforced.

(*e*) Proceedings for finalization of all aquisition cases are in progress. Payments will be made by the Revenue Authorities as the cases reach the final stage.

Water will be supplied to the entire project area depending on its availability from Kurram River and Baran Storage Reservoir.

سردار عنایت الرحمان خان عباسی - جناب والا - part (d) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ مالکوں کو معاوضہ نہیں دیا گیا - حالانکہ حکومت نے ۱۹۵۰ء سے اراضیات لی ہوئی ہیں - کیا جب آپ اس کی pay n. کریں گے تو اس کے ساتھ ہی تمام عرصے کا سود بھی ادا کریں گے ؟

Parliamentary Secretary : I cannot say anything about that case because as I have already said, the case is lying pending for finalization with the

it is not for us to say anything. Of course, the member can ask question from the Revenue Department which is now the concerned Department.

سردار عنایت الرحمان خان عباسی - جناب والا - کیا یہ بات حکومت کے علم میں ہے کہ قواعد میں یہ provision موجود ہے کہ اگر compensation وقت پر کر دی جائے - تو paymnt کے وقت اس کا سود بھی ادا کیا جائے ؟

Parliamentary Secretary : I do not accept because the case is lying pending with the Revenue Department. I do not know at what stage the case is and, therefore, cannot say anything.

Sardar Inayatur-Rahman Khan Abbasi : Who is responsible for this delay?

Parliamentary Secretary : If the member tries to concentrate on my answer he will understand. I say that the case is now lying pending with the Revenue Department for finalization and it is upto that Department to finalise it. If there is any delay it might be so that there are some inquiries.

مسٹر حمزہ - جناب والا - جناب پارلیمینٹری سیکریٹری چونکہ میری طرح لائلپور سے تعلق رکھتے ہیں - اس لئے میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ وہ ملک قادر بخش صاحب کی نقل کرتے ہوئے ثالثی کی کوشش نہ کریں - انہیں چاہیئے کہ تسلیم کریں کہ غیر ضروری تاخیر ہوئی ہے - وہ کہتے ہیں any delay تاخیر واضح ہے - ان کا کام محض یہ ہے کہ وہ بتائیں کہ اس کی ذمہ داری فلاں محکمہ پر ہے -

مسٹر سپیکر - حمزہ صاحب - یہ تو کوئی ضمنی سوال نہیں - آپ تو انہیں force کر رہے ہیں کہ آپ ضرور تسلیم کریں -
This is not supplementary question

مسٹر حمزہ - جناب آپ ملاحظہ فرمائیں - کہ آٹھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے اور ابھی تک متاثرہ لوگوں کو compensation نہیں دی گئی - کیا وہ تسلیم کرتے ہیں کہ تاخیر ہوئی ہے ؟

Parliamentary Secretary : Before I give answer to the supplementary question put by Mr. Abbasi I would like to say a few words to Mr. Hamza because he has absolutely not put any supplementary. Mr. Hamza asks me not to follow Malik Qadir Bakhsh. He probably means that I should follow him. If option is there I should better follow Malik Qadir Bakhsh and not Mr. Hamza.

Just to satisfy the member I may say that actually this delay has occured due to the remodelling of the existing canals under the Kurram Garhi Scheme which awaits the decision of the Government. As the original decision of the Government regarding allocation of water to the various canals, under the Kurram Garhi Scheme, did not ensure equitable distribution, a new proposal has been received from the Chief Engineer and is under consideration of the Government.

خان اجون خان جدون - جناب والا - یہ land acquisition جو ہے یہ صرف کرم گڑھی پروجیکٹ کا معاملہ ہی نہیں - یہ تو پہلور کینال کا بھی ہے اور وارسک کینال کا بھی - یہاں وزیر مال موجود ہیں - کیا وہ یہ assurance دینے کے لئے تیار ہیں کہ اس کو Top priority level پر decide کیا جائے گا - تاکہ گورنمنٹ بھی سود سے بچ جائے

Mr. Speaker : The member should put a question for the Revenue Department and it will be answered.

Khan Ajoon Khan Jadoon : I am bringing it to the notice of the Revenue Minister.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : There are certain questions relating to this issue and I am going to answer them tomorrow.

Mr. Speaker : The Minister says that there are already certain question on this issue and he would reply them tomorrow.

Parliamentary Secretary : Just to satisfy the member, because it has been a controversial question, I would say that the delay is unnecessary and we will pay the interest.

NUMBER OF TUBBEWELLS INSTALLED IN THE DISTRICTS OF DERA ISMAIL KHAN AND BANNU

***6865. Mr. Raza Khan :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state the number of tubwells so far installed by Government in the District of Dera Ismail Khan and Bannu separately?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : Dera Ismail Khan District 68 Nos. Bannu District 1 No. 68.

SUPPLY OF ELECTRICITY TO VILLAGE MATORA TEHSIL LAKI MARWAT, DISTRICT BANNU

***6870. Mr. Raza Khan :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that estimates for the supply of electricity to village Matora, Tehsil Laki Marwat in Bannu District were approved in 1962;

(*b*) whether it is a fact that electricity has not so far been supplied to the said villages whereas the same has already been provided to the villages surrounding the said village;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for not supplying electricity to village Matora?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill)

(*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) The assessment of load on which the original estimate prepared in 1962 was based was found to be unrealistic with the result that electrification of this village could not be economically justified. The other villages were electrified as their electrification proved to be sufficiently renumerative. The latest estimate of load of the village Matora comes to 25 K. W. The cost of electrification has been estimated at Rs. 34,500.00 and the Revenue Return 13%. As per standard practice no village is electrified unless a minimum return of 15% on the capital investment per annum is ensured. No responsible resident from the village nor the Chairman of Union Council has come forward to give undertaking for the return of 15% uptil now. As soon as such an undertaking is received steps will

ڈاکٹر عبدالرازق خان - جناب والا - پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ اس گاؤں کو بجلی سپلائی کرنے سے محکمہ کو ۱۵ فیصدی return بھی نہیں ہوتا - میں ان کو یاد دلاتا ہوں کہ جناب وزیر زراعت و انہاری نے یہ اعلان کیا تھا کہ ہر گاؤں میں بجلی پہنچائی جائے گی - حکومت نے اپنی جس پالیسی کا اعلان کیا تھا کیا آپ اس سے ہٹ نہیں جا رہے ہیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - پالیسی یہی ہے کہ ہر گاؤں میں بجلی پہنچائی جائے اور یہ یقین رکھیں کہ جب بجلی زیادہ ہوگی تو سب کے ہر کونے میں پہنچائی جائے گی - پالیسی کا oasis یہی ہے -

ڈاکٹر عبدالرازق خان - جناب والا - پالیسی یہی ہے کہ ہر گاؤں میں لگی کہ اس سے زیادہ مستحق اور گاؤں بھی تھے یا اس لئے نہیں دی گئی کہ وہاں سے ۱۵ فیصدی return نہیں تھا - کیا یہ حکومت کی پالیسی کے خلاف نہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جہاں سے ۱۵ فی صدی سے زیادہ return ہوگی وہ گاؤں زیادہ مستحق ہیں -

ڈاکٹر عبدالرازق خان - میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کی خدمت میں دوبارہ عرض کروں گا کہ آپ نے وہ گاؤں نہیں بتائے جن کو preference دی گئی ہے اور کیا وہاں ۱۵ فی صدی سے زیادہ return ہے اگر نہیں تو کیا یہ حکومت کی پالیسی کے خلاف نہیں اور کیا آپ اس پر نظر ثانی فرمائیں گے اور کیا دیہات میں جہاں ۱۵ فی صدی return ہو بجلی پہنچانے کا انتظام کریں گے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - ابھی تو میں وعدہ نہیں کر سکتا - جیسا کہ پہلے عرض کیا ہے ان دیہات کے نام معزز ممبر نے نہیں پڑھے تھے - ورنہ وہ بھی بتا دیتے البتہ حکومت کی پالیسی کے مطابق جہاں ۱۵ فی صدی return ہوگا وہاں بجلی مہیا کی جائے گی -

Mr. Speaker : This is the policy of the Government.

Parliamentary Secretary : Yes, Sir, this is the policy of the Government Of course, I quite admit the commitment of the Minister that the electricity would be supplied to every corner of the country, but we can not say that it will be supplied within a day or two. Of course, it will take some time.

ڈاکٹر عبدالرازق خان میری گزارش ہے کہ ایک دن میں ہر ۲۰ سال میں - ہم چاہتے ہیں کہ سارے مغربی پاکستان میں بجلی پہنچ جائے - جب حکومت کی پالیسی یہی ہے کہ ہر گاؤں میں بجلی مہیا کی جائے تو پھر یہ قید کیوں لگا رکھی ہے کہ ۱۵ فی صدی return ہو -

پارلیمنٹری سیکرٹری - اس کے متعلق میں نے پہلے عرض کر دیا ہے -

مسٹر سپیکر - معزز ممبر نے یہ کہا ہے کہ حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ ۱۵ فی صدی return ہو تو بجلی مہیا کی جائے گی کیا آپ اسے ضرور نہیں کر سکتے تاکہ ہر گاؤں میں بغیر کسی پابندی کے بجلی

مسٹر عبدالرازق خان - جی ہاں - میرا مقصد یہی ہے -

اب کیا پارلیمنٹری سیکرٹری مکمل معلومات حاصل کر کے بیان دیں گے - کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ۱۵ فی صدی return کی پابندی سے دیہات کی ترقی رک گئی ہے -

Parliamentary Secretary : I quite appreciate the difficulty of the member and I also have no hesitation in admitting that I am not in a position to answer this question categorically just now. Of course, I will answer this question on the next turn.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : If you look to the left, you will reply it immediately.

Mr. Speaker : The Parliamentary Secretary will reply to this question on the next turn.

Parliamentary Secretary : This is a new question and I am prepared to accept it as a short notice question from the member.

Mr. Speaker : Yes, it is a fresh question. The member may give a short notice question and it will be answered.

AREA EXCAVATED FROM 'DHORO ESCAPE' TO 'FARSH WEER' IN THARPARKAR DISTRICT

*6875. **Mir Haji Muhmmad Bux Talpur** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) the total area excavated from 'Dhoro Escape' to 'Farsh Weer' in Tharparkar District;

(*b*) whether the said work has been carried out by the help of machines or labourers, along with (*i*) the total expenditure incurred thereon, (*ii*) the time in which the work was completed and (*iii*) the purpose of the said excavation will serve?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) Dhoro Escape was excavated in a length of 42-1/2 miles.

(*b*) The said work carried out by machines:—

(*i*) Total expenditure was Rs. 6,99,908.

(*ii*) Completion time 1962

(*iii*) To lower the flood heights in this reach to save adjoining lands.

IMPLEMENTATION OF IRRIGATIONAL SCHEME IN THAR DESERT

*6876. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a sum of Rs. 9,50,000 has been allocated for the

(b) whether any irrigation division for the said purpose is proposed to be opened in Thar Desert; if so, (*i*) the location of the headquarter of the said division, (*ii*) the number and nature of staff to be appointed therein and (*iii*) the facilities of conveyance, *etc*; to be provided to the said staff?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) Yes, but the sum allocated is Rs. 8,50,000 and not Rs. 9,50,000

(*b*) No separate division is proposed for the execution of these schemes.

(*i*) Does not arise.

(*ii*) Does not arise.

(*iii*) Does not arise.

SURVEY AND INVESTIGATION IN IRRIGATION IN SUKKUR ZONE

*3889. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Secretary to Government West Pakistan, Irrigation and Power Department informed the Chief Engineer Sukkur —*vide* his Memo. No. 8/112 S.O. (Prog) 63 dated 22nd February 1964 that a sum of Rs. 20 lacs was sanctioned for the survey and investigation in Irrigation in Sukkur Zone, if so, (*i*) the nature of works on which the said amount is likely to be spent, (*ii*) the number and nature of staff to be posted for the purpose, (*iii*) the names of places where and the time by which the said staff is likely to be posted, and (*iv*) whether the said staff will be provided conveyances;

(*b*) whether it is a fact that a provision of Rs. 1,50,000 has been made in the budget for the year 1963-64 for the said schemes in Thar Desert, Tharparkar district if so, (*i*) the location of the headquarter of the staff employed for the implementation of the said scheme, (*ii*) the number and nature of staff to be appointed for the purpose and whether conveyance will be provided to the said staff?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) The fact is that an administrative approval for the surveys and investigations of scheme in Sukkur Irrigation Zone at an estimated cost of Rs. 20 lacs was issued by the Irrigation and Power Department on 22nd April, 1964.

(*i*) The nature of work to be under taken in the above mentioned proposal pertains to surveying, boring collection of essential data required for studying the feasibility of new schemes and their proper preparation.

(*ii*) One Superintending Engineer 3 Executive Engineers, 7 Assistant Engineers, along with the usual supporting staff will be employed on this job.

(*iii*) The jurisdiction of the officers and places of posting are still under consideration. The organisation for surveys and investigations will start functioning from the beginning of the next financial years, *viz*., 1964-65.

The staff will be generally provided with conveyance for attended to their duty.

(*b*) (*i*) and (*ii*) In view of the answer in (*a*) (*iii*) the question of budget provision or this scheme or any part thereof during the current year, 1963-64 does not arise.

REMISSION IN WATER-RATE TO OWNERS OF ORCHARDS IN MULTAN MUZAFFARGARH AND DERA GHAZI KHAN DISTRICTS

*6907. **Sardar Muhammad Ramzan Drishak** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether it is a fact that a severe cold wave which swept over West Pakistan in January, 1964 caused great damage to gardens especially in Multan, Muzaffargarh and Dera Ghazi Khan Districts as a result of which fruit trees are not bearing fruit this year, if so, whether Government intend to grant remission in water rate and other taxes in respect of garden in the said districts?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : There was cold wave during January last, but it is not possible to determine the quantum of damage to gardens on that account. Remission under Kharaba Rules, whenever justified is granted when applied for in time.

NARROWING OF MOGAS CONSTRUCTED ON CANALS EMANATING FROM TAUNSA BARRAGE

*6908. **Sardar Muhammad Ramzan Khan Drishak** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that last year orders were issued for narrowing the mogas constructed on the canals emanating from Taunsa Barrage but only a few mogas were made narrow; if so, reasons therefor;

(*b*) whether it is a fact that Union Council Asni through a resolution, dated 18th May, 1963 brought to the notice of the Irrigation Minister, S. E. and Chief Engineer, and the Deputy Commissioner the defects in the construction of the said mogas;

(*c*) whether it is a fact that the said mogas collapsed when water was released to the said canal;

(*d*) if answers to (*b*) and (*c*) above be in the affirmative action taken or intended to be taken by Government in the matter?

Parliamentary Secretary: (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) No outlets on canals are proposed to be adjusted for receiving the uniform water allowance at 6.3 cusecs per thousand acres. Outlets are being adjusted according to the programme of works. Outlets of channels of Link No. 1 were adjusted in 1961 and those of Link No. 3 were adjusted in 1963 as the channels were connected with Taunsa Barrage.

(*b*) There was no defect in the adjustment of outlets.

(*c*) No.

(*d*) The question of taking action in the matter by Government does not

* سردار محمد رمضان خان دریشک - کیا یونین کونسل نے محکمہ انہار کو خبردار نہیں کیا تھا ؟

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : Sir, I very frankly admit that there is defect in my answer to the question. In answer to part (*b*) I have said that there was no defect in the adjustment of outlets. I am really not aware whether the Union Council have informed or not. I regret it very much but would supply the information to the member, after consulting my Department, on the next turn

I have just now received information. Actually the Department was informed but the Department found no defect.

ڈپٹی سپیکر - انہوں نے فرمایا ہے کہ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ یونین کونسل نے اطلاع دی تھی اور محکمہ کو تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ کوئی defect نہیں تھا -

سردار محمد رمضان خان دریشک - کیا اس اطلاع کے بعد وہاں ۲۰ موگے فٹ نہیں گئے تھے ؟ وہاں پر پرانی اینٹیں اور مصالحہ وغیرہ پڑا تھا - یونین کونسل نے اس کی اطلاع دی تھی - اس اطلاع کے بعد کیا وہاں ۲۰ موگے نہیں فٹ گئے تھے اور اس بنا پر بہت سے زمینداروں کے خلاف تاوان عائد کیا تھا اور کئی ایک مزارعوں کو پرچے بھی دئے گئے تھے - یہ کس کی ذمہ داری تھی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - یہ بالکل نیا سوال ہے اگر معزز ممبر fresh نوٹس دیں تو میں اس کا جواب دے دوں گا -

---

INADEQUATE SUPPLY OF WATER IN MATTI TALUKA.

* 6914. **Mr. Muhammad Hanif Siddiqi** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that about 50 thousand acres of land in Matti Taluka remains uncultivated due to inadequate supply of water;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to remove this deficiency of water in the above-said area by supplying water from Private Channel; if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) No. Only about 9,000 acres at present.

(*b*) There are no "Private Channels" from which water could be supplied. However, large area has already been transferred from Sukkur Barrage Canal to G. M. Barrage Canals, totalling nearly 20,000 acres. The remaining area is high lying and can neither be commanded by flow from Sukkur Barrage Canals nor from G. M. Barrage Canals. A scheme is being prepared by Local Officers to provide lift irrigation to this area by pumping from canals on co-operative basis which when

CLOSURE OF ROHRI CANAL

* 6915. **Mr. Muhammad Hanif Siddiqi :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Government intend to close Rohri Canal from 1st April, 1964 for 10 days for undertaking certain works;

(*b*) if answer to (*a*) be in the affirmative, the reasons for which the proposed work could not be done in January, last;

(*c*) whether the closure is not likely to affect cultivation adversely;

(*d*) whether it is not a fact that wheat crop in that area had also suffered by closure of some branches of the said canal during the last Rabi season?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) No such closure was applied.

(*b*) Does not arise. However, the diversion of Rohri Canal through new fall for which a closure in April was at one time considered, was not completed in December-January, 1963-64.

(*c*) No cultivation has been affected.

(*d*) No crop suffered by any such closure.

WANGAI CHANNEL ON R. D. 42,000 IN QADIRA NULLAH (TEHSIL RAJANPUR).

* 6920. **Sardar Muhammad Ramzan Khan Drishak :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a channel named Wangai Channel, on R. D. 42,000, in Qadira Nullah (Tehsil Rajanpur) has been running for the last many years;

(*b*) whether it is a fact that Government now intend to dig out an alternative channel from R. D. 57,000;

(*c*) whether it is also a fact that for the proposed alignment of the new channel considerable area of private holdings will have to be acquired;

(*d*) whether it is a fact that if the new channel is dug from R. D. 53,000 or R. D. 54,000 only State land will be affected, if so, reasons for adopting the course mentioned in (*c*) above?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) No.

(*b*) A proposal of this nature is under consideration, but it is not an alternative channel.

(*c*) Yes, but not more than normal for such Projects.

سردار محمد رمضان ڈریشک - جناب انہیں نے جواب دیا ہے کہ
نہیں کوئی وہاں پر نالہ موجود نہیں ہے - میں کہتا ہوں کہ وہاں پر پرانا
نالہ موجود ہے اور اس میں پانی جمع ہو جاتا ہے -

Parliamentary Secretary : Sir, the Member may be satisfied if I just read the supplementary information which is with me. If you have no objection I may read it.

Mr. Speaker : Yes.

Parliamentary Secretary : "Two channels each proposed to be taken off at R. D. 42 thousand left and 57 thousand left from Qadra channel are under the consideration of the Government. Since there is no existing channel taking off from the above-mentioned distributary as such the proposed channels are not alternatives. About 86 acres of privately-owned land will have to be acquired for the construction of the proposed new channels, which is not considered to be much. If the proposed channels are taken off at R. D. 54 thousand only six acres of the state land will be utilised. The remaining 80 acres shall have to be acquired from the private owners."

DESILTING OF SHEHNAL BAHISHTI KEHNOON AND JALALPUR PIRWALA MINORS TAKEN OUT FROM MAILSI CANALS.

*6922. **Syed Diwan Ghulam Abbas Bokhari:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that minors Shehnal Bahishti Kehnoon and Jalalpur Pirwala taken out from Mailsi Canals emanating from River Sutlej irrigate the lands of P. S. Lodhran and P. S. Jalalpur Pirwala, District Multan which are situated at their tails;

(*b*) whether it is a fact that there is always shortage of water in the saidminors;

(*c*) whether it is a fact that the said minors have silted up and water is not flowing smoothly therein with the result that crops are being affected badly;

(*d*) whether it is a fact that no means of irrigation exist in the said areas except that of canal-water;

(*e*) if answers to (*a*) to (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to take steps to desilt the said minors and increase the supply of water in these minors commensurate with the needs of the areas commanded by them?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) Yes.

(*b*) No.

(*c*) No.

(*d*) Besides the canal, there are a large number of wells and tube-wells in the area to feed the crops during the non-flow seasons.

(*e*) As per general remodelling programme of distributaries, remodelling of Jalalpur distributary this year will be carried out. As for Bahishti and Shanhal Distributaries remodelling will be done later.

SIND-PUNJAB AGREEMENT FOR INDUS WATER DISTRIBUTION

***6928. Kazi Muhammad Azam Abbasi :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that there was a Sind-Punjab Agreement for Indus water distribution; if so, details thereof;

(*b*) if reply to (*a*) above be in the affirmative, whether the said agreement exists and is being implemented;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether the said agreement is proposed to be revised; if so, details thereof?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) There was no final agreement for distribution of Indus Water However, a draft for agreement for distribution of supplies of Indus and its distributaries was negotiated between Ex-Sind and Ex-Punjab in 1945, but the draft agreement was not signed by the two Government.

(*b*) In the light of the position explained at (*a*) above, no proper agreement exists and question of its implementation does not arise. However efforts are made to distribute water at present generally on the lines mentioned in the then draft agreement.

(*c*) Since there was no agreement the question of its revision does not arise.

Mir Muhammad Murad Khan Jamali : Sir, part (*a*) of the question reads:—

(*a*) "whether it is a fact that there was a Sind-Punjab Agreement for Indus water distribution;

(*b*) if so, details thereof;

(*c*) I would like to know the details.

Mr. Speaker : The Parliamentary Secretary has replied that there was no final agreement.

Mir Muhammad Murad Khan Jamali : I would like to know the details of the Agreement.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : He means to say that a draft was prepared and that arrangement is being followed at present even though there was no formal agreement.

Mir Muhammad Murad Khan Jamali : The Parliamentary Secretary says that there was an agreement but it was not signed. I would like to know the details of that agreement.

Mr. Speaker: The member wants to know the details of the draft agreement?

Mir Muhammad Murad Khan Jamali : Yes, Sir.

Parliamentary Secretary : Sir, it is quite a strange supplementary question from the member. I have already said in my reply that there was no final agreement

I may say that I have no hesitation in supplying the information. He may put a fresh question.

Mir Muhammad Murad Khan Jamali : Part (*a*) of the question clearly asks for the details of the agreement.

Mr. Speaker : But there was no agreement. If the member wants details of the draft agreement then he may put a short notice question and the parliamentary Secretary will accept the notice.

WATER-RATE LEVIED ON MANGO ORCHARDS SITUATED IN THE AREA COMMANDED BY HAVELI PROJECT CANALS.

*6935. **Syed Diwan Ghulam Abbas Bokhari** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that in the area commanded by the Haveli Project Canals the water rate in respect of mango orchards is collected for both the crop periods whereas the fruit is borne by those orchards only once a year during the Rabi crop period;

(*b*) whether it is a fact that in the "Hithari" area, which is outside the commanded area of Haveli Project Canals, the revenue on mango orchards is collected by the Revenue Department only for the Rabi crop period;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to realise water-rate from the owners of a mango orchards in the area mentioned in (*a*) above only during Rabi crop period and refund the water rate already realised from them for Kharif crop periods?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل) - (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں -

(ج) نہیں - بخلاف مطالبہ مال کے آبیانہ ایک حق الخدمت ہے - اور اس کی وصولی پانی کی بہم رسانی کی صورت میں ضروری ہے - اگر دوران فصل خریف باغات کو پانی نہ دیا جائے - تو آبیانہ وصول نہیں ہوگا - اسدریں حالات آبیانہ کی ادا کردہ رقم کی واپسی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

---

INELIGIBILITY OF DIPLOMAS HOLDER IN ELECTRICITY FROM GOVERNMENT POLY-TECHNIC INSTITUTE, HYDERABAD FOR RECRUITMENT TO THE POST OF LINE SUPERINTENDENT GRADE II

*6938. **Mr. Ahmed Mian Soomro** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a diploma holder of two years electrical course from Government Poly technic Institute, Hyderabad is not considered eligible for recruitment to the post of Line Superintendent Grade II;

(*b*) whether it is a fact that a diploma-holder of 1-½ years's Electrical Course from a Private Institute of Lahore is considered eligible for recruitment to the above mentioned post;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for this dis-

(*d*) the number of persons belonging to former Sind Area who have been directly appointed as Line Superintendents I and II grade?

Parliamentary Secretary (Chaudhry Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) Yes. It is learnt on the authority of Director, Technical Education, West Pakistan that Government Institute Hyderabad runs a three years diploma course. Those who qualify in this course have already been declared eligible for the post of Line Superintendent Grade II.

(*b*) Yes.

(*c*) Whereas both the diploma holders are eligible for appointment as Line Superintendent Grade II, for they possess requisite technical proficiency for the Job, the initial disparity in terms of years spent at the Institute is levelled at the next stage of promotion. Three years diploma holders of Hyderabad are eligible for appointment as Line Superintendent I after two years but those of Lahore after 5 years of service.

(*d*) Nill. No applications were received when called for. However, the number of persons belonging to former Sind area who have been promoted to these posts is as under:—

		Line Supdt: I	Line Supdt: II
Original Sindhis.	..	1	8
Domiciled in Sind.	..	16	26
		17	34

Mr. Abdur Razig Khan : جناب والا سوال یہ ہے "(*a*) whether it is a fact that a diploma holder of two years electrical course from Government Polytechnic Institute, Hyderabad is not considered eligible for recruitment to the post of Line Superintendent Grade II;"

Parliamentary Secretary : Sir, I cannot say just now on the floor of the House but I think there must be some difference in courses in the education institutes. As the member is interested I will enquire into the matter and of course if he is interested he can come to the Chamber and he will get the answer.

مسٹر عبد الرازق خان - تو جو سال حیدرآباد میں سپرنٹنڈنٹ گریڈ ے کے لئے ٹریننگ کرتے ہیں - ان کو تو آپ نہیں لیتے ہیں - لیکن جو صرف ڈیڑھ سال لاہور میں الیکٹریکل کورس کرتے ہیں - اور یہاں کام کرتے ہیں - تو ان کو آپ لے لیتے ہیں - تو یہ امتیاز کیوں روا رکھا گیا ہے ؟ یہ ٹھیک ہے - کہ جب آپ یہ فرماتے ہیں - کہ جب وہ پانچ سال کا کورس پاس کر لیتے ہیں - تو آپ ان کو کلاس ا میں لے لیتے ہیں - جب آپ کلاس ا میں لیتے ہیں - تو اس کلاس ا ا میں آپ دو سال کا کورس کرنے والوں کو تو نہیں لیتے - لیکن جنہوں نے ڈیڑھ سال میں کورس پاس کیا ہے - آپ ان کو لے لیتے ہیں - کیا آپ یہ امتیاز ختم کریں گے ؟

Parliamentary Secretray Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill : Sir I can not say just now on the floor of the house but I think there must be some difference in courses in the education institutes. As the hon'ble member is interested will enquire into the matter and of course if he is interested he can come to the chamber and he will get the answer.

مسٹر عبدالرازق خان - جناب والا - یہ چیمبر کی بات نہیں ہے - سوال اس غرض کے لئے کیا گیا ہے - کہ یہ امتیاز ختم کیا جائے - اور اس سوال میں صاف طور پر لکھا ہوا ہے - اگر آپ اس کے A اور B

جزو کو پڑھیں - تو اس میں شکایت ہی یہی کی گئی ہے - کہ وہاں دو سال
کا کورس کرتے ہیں - اور ان کو تو آپ نہیں لیتے ہیں - لیکن جو ڈیڑھ سال
میں کرتے ہیں - آپ ان کو لے لیتے ہیں - تو آپ اس امتیاز کو ختم کرنے
کے لئے ایک واضح اعلان اس ایوان میں کریں -

مسٹر سپیکر - گل صاحب - اس سوال کے تیسرے حصہ میں یہ سوال
پوچھا گیا ہے -

Parliamentary Secretary : I have answered Sir that "whereas" both the diploma holders are eligible for appointment as Line Superintendent Grade II for they possess requisite technical proficiency for the job, the initial disparity in term of years spent at the institute is levelled at the next stage of promotion.

originally — تو یہ ہے - کہ ان دونوں کو مل جاتا ہے - اور وہ
لائن سپرنٹنڈنٹ II ہو جاتے ہیں - لیکن جب ترقی ہوتی ہے - تو جب تک
وہ پانچ سال مکمل نہ کریں - ان کو کلاس I میں نہیں لیا جاتا -

مسٹر سپیکر - disparity کی وجہ یہ بتائی گئی ہے - کہ یہاں کے
لئے ڈیڑھ سال کی eligibility کیوں رکھی گئی ہے -

Parliamentary Secretary : Well sir, I have already replied to this question that there may be some difference in the courses and I have also promised that I will get it examined.

Mr. Speaker : Please answer this question on the next turn.

DEPARTMENTAL INQUIRIES PENDING AGAINST MR. GUL HASSAN TAHRANI, EXECUTIVE ENGINEER, IRRIGATION DEPARTMENT JAMRAO DIVISION

***6954. Mir Jamal Khan Rias Nawaz Ali Khan Leghari** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a number of departmental inquiries are pending against Mr. Gul Hassan Tahrani, Executive Engineer in the Irrigation Department at present holding charge of Jamrao Division;

(*b*) If answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the number of such inquiries, (*ii*) the allegations made against him, (*iii*) the date of commencement of the inquiries and (*iv*) whether any inquiries has been completed; if so, the result thereofe?

Parliamentary Secretary (Chaudhry Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) There are two Departmental Enquiries.

(*b*) (*i*) Two.

(*ii*) The general allegations are in regard to misconduct and misappropriation

(*iii*) (*i*) Commenced on 12th April, 1962.

(*ii*) Not yet commenced.

(*iv*) Not yet completed.

نوابزادہ افتخار احمد خان - میں ضمنی سوال پوچھنے سے قبل اس قابل افسر کو salute کرتا ہوں - کہ دو سال سے اس کے خلاف تحقیقات misappropriation اور misconduct کی جا رہی ہے - لیکن کہ تو وہ معطل ہوا ہے - اور نہ ہی اس کے خلاف تحقیقات ابھی تک مکمل ہوئی ہیں - تو کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب وجہ بتائیں گے - کہ اس کو معطل کیوں نہیں کیا گیا - اور دوسرا یہ کہ یہ تحقیقات دو سال میں ابھی تک مکمل کیوں نہیں ہوئی -

Parliamentary Secretary : Sir, I would request the member that this question of course needs detailed examination of the matter and I can't say things off-hand. I would request the member that if he likes to have the full information, he may have a fresh time question.

نوابزادہ افتخار احمد خان - صدر محترم - میں نے کوئی ذکی بات نہیں پوچھی - میں بڑی معذرت کے ساتھ پھر اپنا سوال دہراتا ہوں - آپ نے جواب میں کہا ہے - کہ اس کے خلاف misappropriation اور misconduct کے charges ہیں - یہ بتائیے کہ اس کے خلاف ان دونوں الزامات کے کیا کیا charges ہیں - یہ پہلے بتا دیں - کہ وہ کیا کیا الزامات ہیں -

Mr. Speaker : I think the answer to this question Mr. Gill is not complete. There should be a complete answer.

Parliamentary Secretary : Right Sir, I would examine the question again and if there is any deficiency, we would try to complete it.

انور حبیب اللہ خان سدوزئی - کیا محترم پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے - کہ (الف) میں انہوں نے کہا ہے - کہ محکمانہ تحقیقات کی تجویز دی ہے - کیا وہ یقینی طور پر کہہ سکتے ہیں - کہ اس کے علاوہ انٹی کرپشن کے محکمے نے اس افسر کے خلاف کوئی تحقیقات نہیں کی ہیں -

Parliamentary Secretary : At the present moment only this much I can say that the officer concerned has been charged on the recommendation of the Anti-corruption Department, and so far as any further information is concerned, I have already requested that if the members are so interested I have no hesitation in supplying full information.

حاجی عبدالمجید جتوئی - پوائنٹ آف آرڈر - مہربانی کرکے پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب (b) کا جواب clear کر کے اسمبلی کے اسی اجلاس میں دیں - کہ اس ایوان کو بھی معلوم ہو کہ کونسا ایسا افسر ہے - جو یہ کام کر رہا ہے -

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : Shall I take it that the Parliamentary Secretary shall reply on the next day as to what are the reasons of not suspending him, what are the allegations against him and what is the proposed action the Government would like to take? These three points we would like to have on the next day.

Mr. Speaker : When this question is to be answered on the next day, the Parliamentary Secretary should be prepared for the supplementaries, and he should answer this question on the next turn.

Parliamentary Secretary : Of course, but the question would not cover certain things and there is a possibility that certain supplementaries may not be again answered. I would request the member Sir, that he may put a fresh question and I will accept a Short Notice Question.

Mr. Speaker : We cannot ask him to put all supplementaries in the shape of a Short Notice Question.

Parliamentary Secretary : Sir, that was a very definite question put forward by Nawabzada Iftiknar that why he was not suspended and what are the allegations against him. That is a different question altogether.

Mr. Speaker : This question arises out of this question, and I will treat this question as supplementary question. The Parliamentary Secretary should be prepared for that.

Parliamentary Secretary : Alright Sir.

مسٹر حمزہ - میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں - کہ کیا آپ نے محکمے کے افسر متعلقہ کو معطل یا جرائت دینے کی سفارش کی ہے - کیا آپ اس سوال کا جواب بھی آئندہ دیں گے ؟ دیں گے ؟

مولانا غلام غوث - سوال یہ ہے کہ دو سال ہوگئے تحقیقات میں شروع نہیں ہوئی ؟

مسٹر سپیکر اس کا جواب اگلی باری پر دیا جائے گا ۔

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

SUPPLY OF ELECTRICITY TO THE VILLAGES OF JASSAR AND ALLABAD IN TEHSIL NAROWAL, DISTRICT SIALKOT.

***6966. Chaudhary Muhammad Ibrahim :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether Government intend to supply Electricity to the villages of Jassar and Allabad in Tehsil Narowal, District Sialkot, if so, when?

وزیر زراعت و آبپاشی (ملک قادر بخش) - جسر اور علی آباد گاؤں میں بجلی لگانا ایک منصوبہ خرد سکیم بنام مغربی پاکستان میں دیہی بجلی منصوبہ" کے تحت آتا ہے یہ منصوبہ ۶۱-۱۹۶۰ء میں زیر عمل آنے والا تھا اور دوسرے پنج سالہ منصوبہ کے دوران مکمل ہوتا لیکن بیرونی زر مبادلہ کی عدم وصولیابی کی بدولت سال بہ سال ملتوی ہوتا رہا مختلف ممالک سے گفت و شنید جاری ہے اور اگر بیرونی زر مبادلہ دستیاب ہوتا ہے تو یہ سکیم جو کہ دیہی بجلی کے منصوبہ پر ۶۵-۱۹۶۴ء کے دوران عام شروع کیا جائے گا

NUMBER OF TUBEWELLS INSTALLED BY GOVERNMENT IN RACHNA DOAB AREA

*6990. Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) the number of tubewells installed by Government in Rachna Doab Area;

(b) the total expenditure incurred on the installation of said tubewells;

(c) the acreage of land to be irrigated by the said tubewells;

(d) whether the running cost of the said tubewells will be borne by Government?

وزیر زراعت و آبپاشی (ملک قادر بخش) - ۱ - محکمہ انہار کی طرف سے

۱ - انہار کے ساتھ - ۸۴

ریکلیمیشن سکیم میں - ۳۴۸

کل - ۱۱۷۸

۲ - بذریعہ واپڈا

تھور اور سیم کے پراجیکٹ نمبر ۱ میں - ۱۷۹۲

محکمہ نہر میں - ۲۶۰٫۶۲ لاکھ روپے

واپڈا میں - ۸۹۷٫۸۲ لاکھ روپے

کل - ۱۱۵۸٫۵۶ لاکھ روپے

تھور اور سیم کے پراجیکٹ نمبر ۱ میں جو کہ رچنا دوآب کے مرکزی رقبہ کے لئے ہے - کل ۱۲٫۳۵ لاکھ ایکڑ رقبہ ہے - رچنا دوآب کے باقی رقبہ کے لئے ٹیوب ویل لگانے کے لئے تحقیقات جاری ہیں -

(d) جی ہاں - شروع میں گورنمنٹ کے حساب سے - اخراجات کی وصولی کی آخری شکل پر ابھی غور ہو رہا ہے -

---

PATCHING OF LOWER GOJERA BRANCH CANAL AT BURJI No. 265,000.

*7007. Mr. Hamza : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that patching of Lower Gojera Branch Canal at Burji No. 265,000, in Tarkhani Sub-Division of Lower Gojera Irrigation Division, [illegible] the year 1963-64;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative the expenditure incurred on the said patching and whether the said patching now exist on the spot; if not, reasons therefor?

Minister of Agriculture, Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Yes.

(*b*) Total expenditure incurred was Rs. 2,002,.00. On opening of the canal after annual closure, part of the pitching slipped due to hydraulic energy. The work is under constant watch and further remedial measures will be taken during the next closure.

CONSTRUCTION OF KISHAN CANAL AND HAZARA CANAL IN TEHSIL KOT ADU, DISTRICT MUZAFFARGARH

*7014. **Malik Muhammad Hussain** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Kishan Canal and Hazara Canal in Tehsil Kot Adu of Muzaffargarh District were constructed in 1926; if so, the amount spent on the construction, *etc.*, of these two canals;

(*b*) whether it is a fact that Government have been collecting betterment tax from the land owners of the said Tehsil benefiting from the above two canal if so, the date since the said tax is being collected and the rate per acre thereof alon with the total amount collected so far;

(*c*) whether it is a fact that the amount of betterment tax collected so far exceeds the total costs of construction of the said canals; if so, whether Government intend to discontinue collection of the tax and also reimburse the amount realized in excess of the expenditure actually incurred on the construction of the canals?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) The exact date of construction of these canals is not known. The land plans were however, prepared in 1926. The cost of the canals is also not known.

(*b*) Betterment tax is being realised at the rate of 75 paisas per acre of cultivated land from the land-owners of three villages, namely, Hamoon Kalroo, Wehniwal Thal and Paharpur Thal of Tehsil Leiah since 1933-34. Betterment tax is realised from the land-owners of Talai Chandrar of Tehsil Kot Adu since 1922-23. The total amount realised up to 1963-64 is :—

	Rs.
Tehsil Leiah	26,974
Tehsil Kot Adu	7,702
Total	34,676

(*c*) As already stated under (*a*) above the cost of construction of canals is not known. As such it cannot be said whether the betterment tax so far realised has exceeded the cost of the canals. The question of reimbursement also does

SUPPLY OF ELECTRICITY TO TUBEWELLS ON THE BANK OF GUJRAT BRANCH CANAL

*7054. **Chaudhri Muhammad Iqbal** : Will the Minister of Irrigation and Power please, refer to answer to part (c) of my starred question No. 4139 given on the floor of the House on 18th July, 1963 and state whether electricty has since been provided to the Tubewells on bank of Gujrat Branch Canal ;if not reasons therefor and the date by which electricity will be supplied to these tubewells?

وزیر زراعت وآبپاشی (ملک قادر بخش) - گجرات برانچ کینال کے کنارے ٹیوب ویلز کے لئے بجلی مہیا کرنے کے تمام انتظامات مکمل ہیں درخواست دہندگان جب اپنے پمپ اور موٹریں ٹیوب ویلز پر نصب کر لیں گے تو کنکشن دینے کا کام شروع کیا جائے گا - تاخیر کی ذمہ داری درخواست دہندگان پر ہے جنہوں نے موٹر پمپنگ سیٹ اب تک نصب نہیں کئے -

---

LEVY OF WATER RATE ON THE NEWLY PLANTED FRUIT PLANTS IN ORCHARDS

*7062 Syed **Diwan Ghulam Abbas Bokhari** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that water-rate is levied even on the newly planted fruit plants in Orchards despite the fact that no additional water-supply is made available for them;

(*b*) whether it is also a fact that water rate remains levied on the said plants till they start bearing fruit;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative whether Government intend to supply additional canal water for such plants from the time of their plantation and not to levy water rate on them till they bear fruit?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) No. "abiana" is a service charge and has to be recovered for the services rendered whether the fruit plants bear fruit or not. As for additional supply of canal water that can be given by the proper authority on the merits of each case.

ERADICATION OF WATER-LOGGING AND SALINITY IN THE AREAS COMMANDED BY ABBASIA AND SADIQ BRANCH CANAL

*7073. **Chaudhri Muhammad Iqbal** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that District RahimyarKhan stood first in the Crash Programme during 1962-63;

(*b*) whether it is a fact that soling of Abbasia and Sadiq Branch Canals have not been done with the result that the land along the said canals in the said District are gradually becoming water-logged;

وزیر زراعت و ابپاشی (ملک قادر بخش) - (ا۔ب) محکمہ زراعت افسران سے مطلوبہ معلومات حاصل کی جا رہی ہیں -

(ب) جی ہاں - مگر نہروں کو پکا کرنے سے صورت حال کچھ زیادہ مختلف نہ ہوئی -

(ج) سیم کا سد باب کرنے کے لئے تجویزات جاری ہیں - اس کے لئے سیم نالیاں اور ٹیوب ویل زیر غور ہیں -

---

WATER LOGGING IN THE AREA ALONG UPPER JHELUM CANAL IN GUJRAT DISTRICT

*7074 **Chaudhri Muhammad Iqbal :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that lands lying along the Upper Jhelum Canal in Gujrat District have become water-logged;

(*b*) whether it is a fact that drains were dug out along said canal for draining out sem water but these have not been desilted since Independence;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons therefor and whether Government intend to construct water drains along both sides of the said canal and desilt the existing drains referred to in (*b*) above to save the land in the said area from salinity?

وزیر زراعت و ابپاشی (ملک قادر بخش) - (الف) جی ہاں کسی حد تک -

(ب) سیم کے پانی کے نکالنے کے لئے اپر جہلم کینال کے ساتھ ساتھ نالیاں کھودی گئیں تھیں - اور کچھ حصوں میں وقتاً فوقتاً ان کی صفائی کی جاتی رہی -

(ج) جن حصوں میں نالیوں کی صفائی پہلے نہیں کی گئی - ان میں اب عنقریب صفائی کی جائے گی - اس علاقہ میں واپڈا بھی سیم اور تھور کو دور کرنے کی تجویز پر غور کر رہا ہے - نہر کے دونوں طرف نالیاں بنانے کی کوئی تجویز نہیں ہے -

---

SUPPLY OF ELECTRICITY TO VILLAGE MANO CHAK, TEHSIL PHALIA, DISTRICT GUJRAT

*7076. **Chaudhri Muhammad Iqbal :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether it is a fact that an electricity transmission line passes over village Mano Chak , Tehsil Phalia, District Gujrat, but the village has not yet been provided electricity if so, whether Government intend to supply electricity to the said village ; if so, when if not, reasons therefor?

وزیر زراعت و ابپاشی (ملک قادر بخش) - جی ہاں - مذکورہ بالا گاؤں میں بجلی لگانا ایک منظور شدہ منصوبہ موسومہ "مغربی پاکستان دیہی بجلی کا منصوبہ" کے تحت آتا ہے - اس منصوبے کی ابتدا کی توقع ۶۱-۱۹۶۰ء میں تھی اور

سال سے دوسرے سال پر بیرونی زر مبادلہ کی عدم وصولیابی کی وجہ ملتوی
کرنا پڑا - مختلف ممالک سے گفت و شنید جاری ہے اور بیرونی زر مبادلہ کے
حاصل ہونے کی صورت میں اس کا امکان ہے کہ دیہی بجلی کا منصوبہ
۱۹۶۴-۶۵ء کے دوران میں شروع کیا جائے گا جیسے ہی خاص منصوبے پر
کام شروع ہوتا ہے ویسے ہی مذکورہ بالا گاؤں کو بجلی دی جائے گی -

---

METALLING OF UPPER CHENAB CANAL PATH FROM MANGLA TO RASUL HEAD-WORKS

*7079. **Chaudhri Muhammad Iqbal**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that one side of the Upper Chenab Canal path is metalled from Mangla to Rasul Head-works;

(*b*) whether it is a fact that 8 miles long stretch of the said canal path from Rasul to Bridge Uttowala which connects the Rasul Kharian Roads is unmetalled;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to metal the said unmetalled stretch of canal path in order to connect it with Rasul Kharian Road?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Yes.

(*b*) The 12 miles long portion of canal reserved bank from Rasul to Uttowal Bridge is not metalled.

(*c*) There is no such proposal under consideration

SUPPLY OF ELECTRICITY TO ZAFARWAL TOWN

*7088. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Irrigation and Power please refer to answer to part (*c*) of my starred question No. 18 given on the floor of the House on 29th June, 1962 and state:—

(*a*) whether it is a fact that Zafarwal Town has not so far been supplied with electricity;

(*b*) whether it is a fact that the Chairman, Town Committee Zafarwal has been pressing for the implementation of the promise made by the Government for suppleying electricity to Zafarwal Town;

(*c*) whether it is a fact that the Regional Manager (East) electricity WAPDA also directed his subordinate staff to undertake a survey of the area around Zafarwal for implementation of the said promise,—*vide* his Memorandum Nos. 488/S & S, dated 22nd July, 1963 and 26830/S & S/P.R.-37/A, dated 29th February 1964 without any result;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative reasons for not carrying the said directions of the Regional Manager by his subordinate staff and the time

وزیر زراعت و آبپاشی (ملک قادر بخش) - (الف) جی ہاں -

(ب) چیرمین ٹاؤن کمیٹی کے ظفر وال قصبہ کو بجلی فراہم کرنے کے لئے درخواست کی ہے -

(ج) علاقائی دفتر نے ایگزیکٹو انجینئر سیالکوٹ ڈویژن کو ہدایت کی تھی کہ وہ ظفر وال کے گرد و نواح کے علاقے کا سروے کرے جو اس نے کر لیا ہے اسمبلی سوال میں مذکورہ میونسپلٹی علاقائی دفتر سے تعلق نہیں رکھتا ہے -

(د) علاقائی دفتر نے جو ہدایات ایگزیکٹو انجینئر سیالکوٹ کو دی تھیں ان پر درآمد ہو گیا ہے ظفر وال قصبہ میں بجلی فراہم کرنے کے لئے ضروری تخمینہ ۶۵-۱۹۶۴ء کے بجٹ میں شامل کر لیا گیا ہے - اس کام کو اس وقت شروع کیا جائے گا جب کہ اس کے لئے ضروری فنڈ منظور کیا جائے گا -

---

T. A. TO SUB-DIVISIONAL OFFICERS OF IRRIGATION DEPARTMENTS IN FORMER PUNJAB AND SIND AREA.

***7107. Mr. Ali Gohar Khuhro :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Sub-Divisional Officers of the Irrigation Department in former Punjab area are allowed travelling allowance at our rates for the journeys actually performed by them on duty;

(*b*) whether it is a fact that the Sub-Divisional Officers in the former Sind area are given fixed T. A. at Rs. 105 per mensem;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for such discrimination between the Officers of the same grade and performing the same duties?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Sub-Divisional Officers in the former Sind area were given fixed T. A. by the *Ex*-Government of Sind and these order continue in force under Rule 1.3 of West Pakistan T. A. Rules, 1960.

REPAIR AND REMODELLING OF H. R. CANAL IN DISTRICT BAHAWALNAGAR

***7128. Chaudhri Muhammad Ali :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that H. R. Canal, was constructed in 1930 to irrigate about 60 miles area of Tehsil Fort Abbas, District Bahawalnagar;

(*b*) whether it is a fact that neither the canal has been repaired nor propery maintained since its construction with the result that it has changed its actual shape and has become more or less a rainy nullah;

(*c*) whether it s a fact that the level of lands irrigated by the above said canal is higher than its full supply level with the result that many moghas of the said canal are not receiving full supply of water;

(*d*) whether it is a fact that with a view to keep the full supply of water at the tail of the above said canal, the Superintending Engineer, Bahawalnagar Circle has dismantelled the falls constructed at every four miles in the said canal with the result that the flow and supply of water in the said canal has gone down everywhere except at its tail.

(*e*) if answers to (*a*) to (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to repair and remodel the above said canal and also to reconstruct the falls mentioned in (*d*) above in order to ensure full supply of water in the said canal.

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Yes. But later on the length of Hakra Right Distributary was reduced to 50 miles.

(*b*) No.

(*c*) No.

(*d*) No. The crest of falls have, however, been brought to the designed either by lowering or raising them as required. This was necessary to keep the channel in a designed condition to supply the full authorised discharges to all the outlets.

(*e*) In view of replies at (*b*), (*c*) and (*d*) above there is no proposal under consideration of remodelling the channel. The outlets are drawing their authorised discharge or more.

FULL SUPPLY FACTOR AT HEAD MOGHAS OF SUTLEJ VALLEY PROJECT CANALS IRRIGATION LANDS OF BAHAWALNAGAR DISTRICT

***7129. Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that full supply factor at Head Moghas of Sutlej valley Project Canals irrigating the lands of Bahawalnagar District is 3.6 cusecs for thousand acres;

(*b*) whether it is a fact that full supply factor at Head Moghas of Pakpattan and Mailsi Canals of the said Project irrigating the lands of Montgomery and Multan Districts is 4.25 more for one thousand acres;

(*c*) whether it is a fact that uniform rate of Abiana is charged on the lands mentioned in (*a*) and (*b*) above;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, reasons for supplying less quantity of irrigation water to District Bahawalnagar and whether Government intend to remove this disparity; is not, reasons therefore?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) In Bahawalnagar District Water allowance in the head reach of perennial channels is 3.6 Cs. per thousand acres and 4. 25 Cs. per thousand in the tails reach. Water allowance in on perennial channels is generally 5.5 Cs. per thousand acres but on high level channels, the allowance is as high as 7 cusecs per 1000 acres.

(*b*) Water allowance in Pakpattan Canal is as follow:—
Perennial 3.12 Cs. to 3.6 Cs. per thousand acres.

Non-perennial 5.5 Cs. per thousand acres.

Water allowance in Mailsi Canal is 5.5 Cs. per thousand acres.

(*c*) Yes, abiana is charged on the area actually cropped.

(*d*) From the figures quoted above it will be seen that Water Allowance in Bahawalnagar District of S. V. P. Project is in no case less than on Pakpattan and Mailsi Canals. Question of removel of any disparity does not arise.

LAND IRRIGATED FROM MOGA NO. 25000 OF PEHUR FLOW IRRIGATION CANAL

*7192. **Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) the acreage of land irrigated from Moga No. 25000 of Pehur flow Irrigation Canal;

(*b*) whether it is a fact that a large area of land in Margbez, Aka Khel and Thandkawi cannot be irrigated due to narrowness and short length of the said Moga;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to convert the above Moga into a Minor to provide irrigation facilities to unirrigated areas to Margbez, Aka Khel and Thandkawi?

وزیر زراعت و آبپاشی (ملک قادر بخش) - (الف) پبھور میں کھال کی برجی نمبر ۲۵۰۰۰ پر کوئی موگا نہیں ہے -

(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا -

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا -

PAYMENT OF COMPENSATION TO LAND OWNERS WHOSE LANDS WERE ACQUIRED FOR THE CONSTRUCTION OF PAHUR CANAL

*7260. **Mr. Abdur Raziq Khan :** Will the Minister of Irrigation and Power please refer to the supplementary question to my Starred Question No. 6596 given on the floor of the House on 3rd April, 1964 and state—

(*a*) whether the Deputy Commissioner, Mardan, has since given his award for the payment of compensation to the land-owners whose lands were acquired for the construction of Pahur Canal;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether compensation has been paid to the said land owners; if not, reasons therefore;

(*c*) if answer to (*a*) above be in the negative, reasons therefore and the exact date by which the said award will be announced and the compensation will be paid to the above-said land-owners.

وزیر زراعت و آبپاشی (ملک قادر بخش) - (الف) جی ہاں

(ب) مالکان اراضی کو ادا کرنے کے لئے پہلے ہی ۶٫۲۲٫۱۰۰ روپے کی رقم ڈپٹی کمشنر مردان کے اختیار میں دے دی گئی ہے - باقیماندہ رقم مالکان اراضی کو ادائیگی کرنے کے لئے بقیہ -/۱۳٫۸۷٫۹۳۴ روپے کی رقم ۱۹۶۴ - ۱۹۶۵ء کے دوران ڈپٹی کمشنر کے اختیار میں دے دی جائے گی -

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا -

STEPS TAKEN BY GOVERNMENT TO SECURE VILLAGE ISMAILIA (DISTRICT MARDAN) FROM FLOODS

*7262. **Mr. Abdur Raziq Khan :** Will the Minister of Irrigation and Power lease refer to the answer to supplementary question to my Starred question No. 201 given on the floor of the House on 17th March. 1964 and state:—

(*a*) whether any other steps have since been taken to secure village Ismailia (District Mardan) from floods;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the details thereof and the extent of work so far, done in this connection alongwith the expenditure estimated to be incurred on it;

(*c*) if answer to (*a*) above be in the negative, reasons therefor and the time by which action will be taken in this behalf?

وزیر زراعت و آبپاشی (ملک قادر بخش) - (الف) جی ہاں -

(ب) ٹنڈر (Tender) منظور ہو چکا ہے - اور کام بھی شروع ہو گیا ہے - نالیاں جو سکیم سے متعلق ہیں - ان کی کھدائی کا کم آخری مرحلے سے جاری ہے - قریب ۲٫۶۰٫۰۰۰ روپے اس اسکیم پر خرچ ہوں گے -

(ج) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

HOLDING OF SUPPLEMENTARY EXAMINATION FOR ELECTRICAL SUPERVISORSHIP

7269. **Syed Dilan Ghulam Abbas Bokhari :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that an examination for electrical supervisorship was held in 1963;

(*b*) whether it is a fact that the students placed in compartment were informed that they would be re-examined in the subject in which they failed in a supplementary examination to be held after six months;

(*c*) whether it is also a fact that the said six months have expired neither the said supplementary examination has been conducted nor has any date been fixed for holding the said examination;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative whether, Government

وزیر زراعت و آبپاشی (ملک قادر بخش) - (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں - لیکن امیدواروں کو یہ باتیں نہیں دلایا گیا تھا کہ چھ ماہ کے اندر اندر سپلیمنٹری امتحان لیا جائے گا -

(ج) جی ہاں - جہاں تک میعاد کا تعلق ہے مذکورہ بالا جواب (ب) ملاحظہ فرمائیں -

(د) جی ہاں - تاریخ اب تک مقرر نہیں کی گئی - البتہ عنقریب اس کا اعلان کیا جائے گا -

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Subject :

NUMBER OF JEEPS CARS, ETC UNDER THE CONTROL OF MACHINERY POOL ORGANIZATION OF WAPDA IN THARPARKAR DISTRICT

137. **Mir Haji Muhammad Bakhsh Talpur** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) the number of jeeps, cars or trucks under the control of Machinery Pool Organization of WAPDA in Tharparkar District;

(*b*) the total number of days during which the aforesaid vehicles remained under the control of each Officer of the Said Organization in the said District during each of the year 1962-to 1964;

(*c*) the total number of miles covered by the vehicles mentioned in (*a*) above during each of the above mentioned years?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) There are two vehicles in Nara Canal Circle working in District Tharparkar. These vehicles do not belong to WAPDA, but received from Superintending Engineer, Mechanical Circle Sind and are registered with M. P. O.

1. Station Wagon No. H. D. /1031.
2. Jeep No. H. D. /1017.

(*b*) (1) Number of days of station wagon No. H. D. /1031 remained with Executive Engineer Thar Shown as under:—

Year	1962	.. 365	days·
Year	1963	.. 365	"
Year	Jan. 64 to 31.5.64	.. 152 ..	"

(2) No. of days of jeep No. H. D. 1017 remaind with Executive Engineer N. Jamrao Division District Tharparkar shown as under:—

Year	1962	.. 365	days
"	1963	.. 365	"
"	1.1.64 to 31.5.64	152	"
	Total	.. 832	"

(c) No. of Miles covered by said station wagon with Executive Engineer, Thay shown as under:—

Year	1962	.. 16740	Miles.
Year	1963	.. 17800	Miles.
Year	1964 up to 31.5.64	.. 4008	Miles
	Total	.. 38548	Miles.

3. No. of Miles covered by said jeep with XEN Northern Jamroa Division District Tharparkar shown as under:—

Year	1962	.. 21067	Miles.
"	1963	.. 23089	"
"	1964	.. 5903	"
	Total	.. 50059	Miles.

SUPPLY OF WATER FOR GARDENING PURPOSES IN THAR PARKAR DISTRICT

190. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Irrigation and Power, please refer to the Answer to my Starred Question No. 540 given on the floor of the House on 10.12.62 and state the names of the Zamindars who did not carry out garden cultivation in their lands within the fixed period of three years, but are still getting water for gardening purposes alongwith (*i*) their respective areas in which the gardens have not been laid out and (*ii*) the action taken against them?

Minister of Irrigation (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Mir Haji Ghulam Muhammad. His areas lies on Water-course 9-A *Ex*-Jarwar Minor and his Survey Nos. are 89/8, 100/34.12 101/1, 212 and 102/128 measuring 20 acres and 29 Ghunta.

(*b*) Mir Imam Bakhsh. His areas lies on Water-course 9-A *Ex*-Jarwar Minor and his Survey No. is 43, measuring 1 acre and 23 Ghuntas.

(*ii*) Notices have been issued to them that extra garden supply for the above

ADJOURNMENT MOTIONS

KEEPING IN CELL OF MR. NAZIR AHMAD, AMIRAET JMA-E-ISLAMI D. G. KHAN

Mr. Speaker : The Question Hour is over. Now the adjournment motions. First adjournment motion is from Rao Khurshid Ali Khan, who may please read it.

Rao Khurshid Ali Khan : Sir I beg leave to move that the House do now adjourn to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent happening, namely, the resentment caused due to the keeping in a cell of Mr. Nazir Ahmed, Amir Jamaat-e-Islami, D. G. Khan a detenu lodged in the district jail Dera Ghazi Khan in this hot weather as revealed by a telegram received to-day.

وزیر جیلخانہ جات (میاں محمد یاسین خان وٹو) - مجھے ابھی اس کے متعلق نوٹس ملا ہے - میں کچھ وقت چاہوں گا - اگر اس معاملے کو پرسوں لے لیا جائے - تو میں اس کا جواب دے دوں گا -

Mr. Speaker : We will take it up day after tomorrow.

Mr. Speaker : Next motion from Rao Khurshid Ali Khan can be postponed till the General Discussion on the Budget, and it is ruled out of order.

BEATING OF ABDUL RASHID, A PATIENT IN HAROONABAD, HOSPITAL BY THE DOCTOR.

Mr. Speaker : Next motion is from Chaudhri Muhammad Ali , who may read it.

چودھری محمد علی (بہاولنگر ۲) - جناب والا - میں عوامی اہمیت کے ایک اہم اور فوری مسئلے پر بحث کرنے کی ایک تحریک التوا پیش کرتا ہوں - تاکہ اس مسئلے پر بحث کی جا سکے - مسئلہ ہارون آباد ضلع بہاولنگر کے سول ہسپتال کے ڈاکٹر نے ایک مریض جس کا نام عبدالرشید ہے - اور جس کا بیڈ نمبر A/۱۱۰ ہے - کو ہسپتال میں ڈاکٹر نے چارپائی کے ساتھ باندھ کر مارا پیٹا اور زد و کوب کیا ہے اس کی اطلاع مجھے بذریعہ خط اور تار آئی ہے - ڈاکٹر کے اس وحشیانہ اور ناروا سلوک سے علاقے میں سخت ہیجان اور نفرت پھیلی ہوئی ہے -

Mr. Speaker : Who is responsible to answer this motion?

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : It pertains to the Health Department.

Khawaja Mahammad Safdar : If there is no opposition it stands admitted.

Mr. Speaker : If there is no opposition to this motion?

Minister of Law : Sir, I can't say anything without verifying the facts. I am very much scared of these Privilege Motions and, therefore, would not say anything.

Mr. Speaker : Then it will also be taken up day-after-tomorrow.

Minister of Law : May I interrupt for a minute? The adjournment motion relating to the Health Department under the charge of Begum Sahiba has been put off for the 5th. I have been informed by Begum Sahiba that she shall not be available on the 5th. So it is requested that this motion may be postponed to Monday the 8th.

Mr. Speaker : Chaudhri Muhammad Ali is not here in the House.

Minister of Law : I will inform him.

Mr. Speaker : But I do not know whether he would be available on the 8th or not.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : I will enquire and let you know.

Minister of Law : Begum Sahiba says that she will be available on the 8th. I think he will have no objection.

Mr. Spekaer : If he has no objection. then it will be taken up on the 8th.

ORDINANCES

KARACHI, CONTROL OF DISORDERLY PERSONS (AMENDMENT) ORDINANCE

Mr. Speaker : Now , we resume discussion on the Karachi Control of Disorderly Persons (Amendment) Ordinance, 1964.

مسٹر افتخار احمد خان (جھنگ - ا) - صدر محترم - شاید کل میں یہ عرض کر رہا تھا کہ آرڈیننسوں کے متعلق جن خیالات کا بار بار دہرانا اور اعادہ ہمیں کرنا پڑتا ہے وہ جہاں حکومت کے لئے تکلیف دہ ہے اس ایوان کے لئے تکلیف دہ ہے وہ ہمارے لئے بھی یقیناً کافی ذہنی طور پر ایک بوجھ ہوتا ہے - بار بار اس بات کا کہنا نہ الفاظ ملتے ہیں اور پھر ذہنی طور پر آپ اندازہ کیجیئے ہماری دماغی کیفیت کہ ہم ہر لمحہ اور ہر وقت انہیں خیالات کو انہیں الفاظ میں بیان کریں تو یہ یقیناً ایک افسوسناک بات ہوتی ہے اور ہمیں اس کا احساس ہے - تو صدر محترم - حالات آج یہ ہیں کہ پہلے ہی سے - دو سال پہلے اس ایوان میں ان معزز ارکان کے سامنے اگر وہ تھوڑا سا اپنے ذہن پر زور ڈالیں تو وہ یاد کریں گے کہ کم از کم یقین دہانی حکومت کی طرف سے یہ ہو جایا کرتی تھی کہ آرڈیننس ہم بحالت مجبوری جاری کرتے ہیں اور آئندہ ہم ایوان کے ارکان کو یقین دلاتے ہیں کہ ان کو avoid کریں گے اور کوشش کریں گے کہ باوں کے ذریعے سے وہ آئیں لیکن جوں جوں وقت گزر رہا ہے - دن بدن حالات یہ ہوتے جا رہے ہیں کہ وہ یقین دہانیاں بھی ختم ہو گئیں - ان کی ضرورت کا احساس بھی ان کے ذہن سے جاتا رہا اور یہ ایک افسوسناک بات ہے - صدر محترم - دنیا میں ہمیشہ اس قانون سازی کے اختیار پر اختلاف رہا ہے - جس ملک کی تاریخ کو آپ اٹھا کر دیکھیئے - جس ملک کی پارلیمانی زندگی کو آپ دیکھیں اور چھان بین کریں تو یہ چیز آپ کو نظر آئے گی کہ کس فرد واحد کے اختیارات میں خواہ وہ بادشاہ ہو - خواہ وہ شہنشاہ ہو - خواہ وہ ڈکٹیٹر کی شکل میں ہو اور عوام کے نمائندوں کے درمیان اختیار کس کا ؟ فرد واحد کا کس شہنشاہ کا کسی بادشاہ کا کسی آمر کا عوام کا یا عوام کے نمائندوں کا ہو تو ان جگہوں پر کیا نتائج نکلے - ان ملکوں میں جہاں یہ کشمکش چلتی ہے وہاں عوام کے نمائندوں کی بالادستی بڑھتی رہی - بالآخر یہ اصول پر

ملک میں تسلیم کر لیا گیا کہ قانون سازی کا اختیار صرف عوام اور اس کے نمائندوں کو حاصل ہے - لیکن یہاں پر کیا حالات ہیں ؟ یہاں پر ہم پیچھے کی طرف جا رہے ہیں یہاں پر ہماری حالت یہ ہے کہ پہلے وہ کہتے تھے کہ یہ طریقہ غلط ہے - اب وہ کہتے ہی نہیں - انہوں نے اپنے آئین میں لکھا - اپنے آئین میں قیود لگائیں - لوگوں پر اپنے آئین میں یہ واضح کیا کہ آرڈیننس ایک نہایت ہی مجبوری کی حالت میں اور ایسے واقعات کے پیش نظر کہ جب ان کے علاوہ اور کوئی صورت باقی نہ رہی ہو تب آرڈیننس جاری کیا جائے گا - شاید وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ جس وقت آئین بنایا گیا تھا جس وقت موجودہ جمہوریت کا اجراء کیا گیا شاید ان کے ذہن میں یہی راستہ تھا کہ ہماری منزل مقصود جمہوریت ہے - میں اعتراف کرتا ہوں کہ شاید ان کے ذہن میں یہ تھا کن وجوہات کی وجہ سے تھا - کیا ان دو قوم سے توقعات تھیں ؟ وہ اپنے متعلق غلط فہمی میں مبتلا تھے یہ علیحدہ مسئلہ ہے لیکن یہ چیز ظاہر کرتی ہے کہ پرانی پالیسی موجود ہے لیکن میں ان کی نیت پر حملہ نہیں کرتا اس آئین سے میں ان کی نیت کے متعلق کہہ سکتا ہوں کہ ان کی نیت یہ ہے کہ قوم کی آخری منزل قوم کا مقصد جمہوریت ہے - لیکن افسوس کا مقام ہے کہ آج بیانات دہل ہر شخص یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ اس منزل کو چھوڑ چکے ہیں - روز بروز ہم اس منزل کے راستے سے ہٹتے جا رہے ہیں اور ہم نے کوئی اور ہی راستہ اختیار کر لیا ہے - صدر محترم مجھے اس چیز کا اعتراف ہے کہ آرڈیننس بعض حالات میں واقعی ضروری ہوتے ہیں جب کہ انسانوں کی آزادی پر قیود بعض اوقات واقعی ضروری ہوتی ہیں لیکن جو قیود لگانے والے ہوتے ہیں - جو انسانوں کی آزادی پر پابندیاں لگانا چاہتے ہیں انہوں نے انسانیت اور اخلاق کے معیار کو قائم کیا ہے - آگئے - میں آپ کو پرانی تاریخ کی طرف نہیں لے جاتا - پرانے رہنماؤں کی طرف نہیں لے جاتا - میں آج مصر کے رہنما کی مثال آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں - میں اس کا احترام کرتا ہوں اور بے شک کرتا ہوں لیکن میرے لئے وہ کوئی ہیرو (hero) نہیں ہے - اگر اس نے مصر میں جمہوریت کا گلا گھونٹا تو اس کا ذاتی کردار بھی تو دیکھئے - آج ناصر اس بنگلے میں رہ رہا ہے اس چھوٹے بنگلے میں رہ رہا ہے جس میں کہ بحیثیت کرنل کے رہا کرتا تھا - آج وہ بھی تنخواہ لے رہا ہے جو کہ وہ بحیثیت کرنل کے لیا کرتا تھا - کیا آپ یقین کریں گے کہ آج اس کی بیوی - آج صدر ناصر کی بیوی صبح سائیکل پر سوار ہو کر بازار میں سودا ترکاری وغیرہ خریدنے جاتی ہے - یہ اخبارات میں چھپا ہے - یہ ان کا ذاتی کردار ہے جہاں لوگ محسوس نہیں کرتے کہ ہمارا صدر مراعات سے محروم ہو گیا ہے - صدر ناصر کے بچے ایک معمولی سکول میں پڑھا کرتے تھے -

سردار عنایت الرحمن خان عباسی - کیا یہ درست ہے ؟

مسٹر افتخار احمد خان - جی - تو اس کے بچے اس سکول میں پڑھا کرتے تھے - بیوی نے احتجاج کیا کہ اس سے بہتر سکول میں ہم بچوں کو داخل کر دیں لیکن اس نے بیوی کو کہا کہ بیشک آپ داخل کر دیں لیکن آپ کو اپنے اخراجات کم کرنے پڑیں گے اور جو پیسہ بچے گا اس سے آپ بچوں کی فیس ادا کریں - تو یہ ان کا ذاتی کردار ہے - میں چھوڑ دیتا ہوں اس تبصرہ کو - صرف وہاں کا نظام آپ کو دکھانا چاہتا ہوں - آپ غور کر لیں - اس لئے صدر قرابی سوچنے کا مقام ہے - دوسری

چیز یہ ہے کہ آج ڈھنڈورا پٹا جاتا ہے کہ ملک میں خوشحالی کا دور دورہ ہے - آج ملک میں ترقیاتی کاموں کو سر انجام دیا جا رہا ہے - کیوں آزادی مانگتے ہو ؟ کیوں نعرے لگاتے ہو ؟ کیوں جمہوریت چاہتے ہو ؟

Mr Speaker : The member,s point is that it should have been brought in the shape of an Ordinance.

مسٹر افتخار احمد خان - یہ ہے جناب کہ کیوں قہر لگائی جاتی ہیں ؟ کیا آرڈیننس کا مطلب لوگوں کی آزادی پر پابندیاں لگانا ہوتا ہے ؟

Mr. Speaker : I wanted to remind the member about his point.

مسٹر افتخار احمد خان - میں کوشش کرتا ہوں کہ اپنے پوائنٹ سے باہر نہ جاؤں اور میں آپ کی ذمہ داری کا احساس کرتا ہوں - صدر کے متعلق کہتا ہوں اپنے ملک کا نہیں کہتا ہوں - تو اس لئے صدر گرامی خوشحالی روز بروز کیا ہو رہی ہے - آپ ذرا باہر نکل کر دیکھئے لیکن ہمارے وزیر خزانہ نے فرمایا کہ چار سے پانچ فیصدی قومی آمدنی میں اضافہ ہو گیا ہے - لوگ تو مہنگائی سے چیخ رہے ہیں - آج ملک میں افراتفری ہے - مہنگائی نے لوگوں کی کمر توڑ کر رکھدی ہے - بہر حال میں اس موضوع کو چھوڑتا ہوں اور اس آرڈیننس پر آتا ہوں -

اب یہ کراچی پر صدر محترم کونسی کراچی وہ کراچی جس نے قائد اعظم کو جنم دیا - وہ کراچی جس میں سب سے بڑی اسلامی سلطنت کا دارالسلطنت بنا - وہ کراچی جس میں پاکستان کا سب سے زیادہ پڑھا لکھا طبقہ رہتا ہے - اس کراچی کے حالات اس حد تک خراب ہو گئے کہ اس دارالسلطنت اٹھانے کے بعد سپیشل لاز بنانے کی ضرورت پڑی - پھر کہتے ہیں کہ ہماری کتنی منظم حکومت ہے - ہماری کتنی مضبوط حکومت ہے - ورقوں سے ادھر نہیں ہو سکتی - تنقید سے ادھر نہیں ہو سکتی - - - -

وزیر قانون - آپ کے ارکان نے بنایا ہے -

مسٹر افتخار احمد خان - صدر محترم اس کا میں جواب دیتا ہوں - یہ تھوڑے وقت اور عارضی طور کے لئے بنایا تھا - وہ ٹھیک بنا تھا - ہم اس کی ذمہ داری کو قبول کرتے ہیں - پانچ سال وہ ہوتے تو یقیناً پانچ کے بعد چھٹے سال کی ضرورت نہ ہوتی - یہ آپ کی بدنظمی ہے - یہ آپ کی حکومت کی نااہلی ہے کہ جو کام وہ دس سال میں بھی نہیں کر سکتے تھے آپ وہ کام پندرہ سال میں بھی نہیں کر سکتے - کیا اس پانچ سال میں آپ نے صرف ریکارڈ بنانے تھے ؟ بیڑ کیرکٹرز کے نام لکھ لینے تھے - ان کی بیٹری کو دیکھ لینا تھا - لیکن ان کی نیت میں فرق ہے - ہر قانون سازی - حکومت - اقتدار صرف ایک چیز کے لئے ہے کہ وہ اگلے الیکشن میں کامیاب ہو جائیں - یہ بھی ایک حربہ ہے - یہ بھی لوگوں کو پریشان کرنے کے لئے ایک طریقہ ہے - یہ سیاسی ورکر کو خوف زدہ کرنے کے لئے ہے - اس سے زیادہ حقیقتاً میں اس کی کوئی قیمت نہیں سمجھتا - مقامی طور

جناب والا - ان الفاظ کے ساتھ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں -

میاں عبداللطیف (شیخوپورہ - ۱) - صاحب صدر - جہاں تک اس آرڈیننس کا قانون کی شکل میں ہونے کا تعلق ہے میرے محترم بھائی نوابزادہ افتخار احمد صاحب نے کمال قابلیت کے ساتھ اس کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈال دی ہے - میں اس سلسلے میں بڑے اختصار کے ساتھ چند submission پیش کروں گا -

جناب والا - جو دستور اس وقت تک ہمارے ملک میں بنے ہیں وہ اس پروویژن سے خالی نہیں ہیں - دفعہ ۸۹ یا اس کی پروویژن ہمارے ہر دستور میں موجود تھی - میں یہ تسلیم کرتا ہوں - عملی زندگی میں ایسے مواقع آتے ہیں جب گورنمنٹ مجبور ہوتی ہے کہ فوری طور پر آرڈیننس کے ذریعہ سے کام لیا جائے - مجھے اس کا اعتراف ہے - اس کے بغیر حکومت چل نہیں سکتی لیکن جس قانون نے ان کو اجازت دی اس نے خود بڑی واضح - بڑی صاف limitation مقرر کر دی ہے - کہ تم آرڈیننس بنا سکتے ہو - انہوں نے محض جناب یہ فقرہ پڑھا ہوا ہے کہ تم آرڈیننس بنا سکتے ہو اس سے جو آگے لکھا ہے وہ یہ نہیں پڑھتے -

مسٹر سپیکر - کیا لکھا ہوا ہے ؟

میاں عبداللطیف - لکھا ہوا ہے - کہ اگر اسمبلی سیشن میں نہ ہو اور حالات فوری طور پر ایسے ہو گئے ہوں کہ فوری قانون سازی کی ضرورت ہے اور آپ اسمبلی کا انتظار نہیں کر سکتے اگر وہ قانون نہ بنایا جائے تو شدید نقصان کا احتمال ہے - تکالیف میں اضافہ کا احتمال ہے - ملک کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے - خرابیاں پڑنے کا احتمال ہے - اگر وہ حالات نہ ہوں تو پھر جناب والا ان کو آرڈیننس جاری کرنے کا قطعاً کوئی حق نہیں ہے -

Minister of Law : This is a repetition of the same arguments over and over again.

میاں عبداللطیف - ان کو وہ اختیار نہیں ہے - جہاں تک justification کا تعلق ہے ہم نے ان اصحاب کی خدمت میں بار بار گزارش کی ہے کہ جب آپ ہاؤس سے آرڈیننس کی approval seek کریں تو اس ہاؤس پر اتنی نوازش تو کریں اور یہ بتا دیا کریں کہ آپ اس آرڈیننس کو austify کیسے کرتے ہیں -

Minister of Law : I would again remind the member that we did It is totally a different thing that he does not feel convinced. But the idea was that this Act was to expire on the 30th April and the Assembly was to meet on the 30th May,one month thereafter and we could not possibly afford to let lose goondaism in Karachi for one month. That is why this ordinance was brought . This nas been very respectfully submitted and explained to him. It is total a different thing and if he does not feel convinced , one cannot help it.

میاں عبداللطیف - ٹھیک ہے - لاء منسٹر صاحب کو یاد ہوگا کہ اپریل کے مہینے میں اسمبلی سیشن میں تھی اور ہم ۱۳ تاریخ کو اجلاس

Minister of Law : It was on the agenda of the last session too. Kindly look into that. But it could not be taken up.

میاں عبداللطیف - جناب آپ مداخلت نہ کریں آپ سنیں میں مختصراً عرض کروں گا - تو میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ میرے فاضل بھائی نے کہا ہے کہ ہماری حکومت کی عادت بن چکی ہے کہ نہایت غیر ضروری اور نہایت چھوٹے قانون بھی غیر ضروری طور پر آرڈیننس کی شکل میں نافذ کرتی ہے - جناب والا کتنی بڑی بات ہے کہ پچھلے سال اس اسمبلی میں ۳۲ آرڈیننس پیش کئے گئے - ۴۶ آرڈیننس اور پیش کئے گئے اور اس سال ۲۹ آرڈیننس موجود ہیں - ۲۰ کو منظور کر چکے ہیں اور ۶ باقی ہیں -

مسٹر سپیکر - میاں صاحب ۲۰ غالباً اس ۴۹ میں شامل ہیں -

میاں عبداللطیف - نہیں جناب وہ ۱۹۶۲ء میں تھے - میں ۱۹۶۴ء کا ذکر کر رہا ہوں -

مسٹر سپیکر - وہ ۱۹۶۳ء میں غالباً promulgate ہوئے تھے اور ۱۹۶۴ء میں appove ہوئے تھے -

Minister of Law : On this side two and two do not make four . They make ten.

میاں عبداللطیف - جناب والا ان کو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ کر لیں - یہ ہو جائیں گے ریکارڈ پر آ جائیں گے لیکن ان کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ یہ بہر حال آرڈیننس ہیں - یہ ایک غلط مثال قائم کر رہے ہیں - آنے والی نسلوں کے لئے ایک غلط نمونہ پیش کر رہے ہیں - دعویٰ یہ کیا جاتا ہے کہ بیسک ڈیموکریسی کا ایک عظیم تجربہ کیا جاتا ہے - انقلابی حکومت کا پیدا کیا ہوا یہ دستور ایک عظیم چیز ہے اور وہ ملک کے لئے پیش کر رہے ہیں اور آنے والی نسلوں کے لئے قابل تقلید چیز پیدا کر رہے ہیں -

تو کیا آپ لوگوں کو یہ بتا رہے ہیں کہ legislation کی ضرورت ہو یا نہ ہو - حکومت بہر حال آرڈیننس کے ذریعے ضرور کرنا ہے -

اس کے علاوہ ان کو یہ بھی محسوس کرنا چاہیئے کہ یہ کسی کے لئے بھی مفید نہیں - نہ یہ گورنر صاحب کے لئے مفید ہے - نہ cabinet کے لئے مفید ہے اور نہ ہی اس ہاؤس کے لئے - البتہ باعث بدنامی اور رسوائی ضرور ہے - اس میں ان کی بدنامی بھی ہے - پارٹی کی بدنامی بھی ہے اور اس ہاؤس کی بدنامی بھی - اور اگر آپ مجھے اجازت دیں - تو میں صاف طور پر یہ کہہ دوں کہ ان وزراء کی وجہ سے گورنر صاحب کی بھی بدنامی ہے - اگر یہ ان کو ایسا کوئی مشورہ نہ دیں تو کم از کم وہ شخص بدنامی سے بچ سکتا ہے - یہ لوگ بلا وجہ ان کی بدنامی کرتے ہیں -

اس کے علاوہ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ان کو پارٹی پر اعتماد نہیں اور ان کو اپنے اوپر اعتماد نہیں - ورنہ کوئی وجہ نہیں

لئے آرڈیننس کی کوئی ضرورت نہ تھی - کیونکہ ان کے پاس ۱۲۰ ممبران کی majority ہے - تو میں یہ اسمبلی کرنا چاہتا ہوں کہ ان کی ایسی غیرروانی سے پرہیز کرنا چاہیئے - اور دفعہ ۷۹ کی طرف رجوع نہ کرنا چاہیئے - کیونکہ اس کی چنداں ضرورت نہیں - اور اس کے بغیر ان کا کام چل سکتا ہے -

جناب والا - میرے فاضل بھائی وزیر قانون فرماتے ہیں کہ ہم کراچی کو ایک ماہ کے لئے بھی اس قانون کے فوائد سے محروم نہ کر سکتے تھے - عالی جاہ - ہم فروری - مارچ اور اپریل میں sessior میں تھے - اگر ان کا خیال ہے کہ یہ اتنا اہم قانون ہے تو جہاں انہوں نے بیس پچیس قانون منظور کروائے - اس کو بھی کروا سکتے تھے - یہ تو کوئی مشکل بات ہی نہ تھی - یہ تو چند گھنٹوں میں پاس ہو سکتا تھا - اگر یہ چاہتے تو پاس کروا لیتے - انہوں نے خود ہی اسے غیر ضروری سمجھ کر with hold کیا - اور اب آرڈیننس کی شکل میں نافذ کر دیا ہے -

اب جناب میں اس بل کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں - ۱۹۵۲ء میں جب سنٹرل اسمبلی میں مسٹر مشتاق احمد گرمانی نے یہ قانون پیش کیا تو اس وقت انہوں نے اس قانون کی ضرورت کے متعلق وجوہات بڑی تفصیل سے واضح کی تھیں - یعنی یہ کہ ان کو اس ہنگامی قانون کی ضرورت کیوں پڑی ؟ انہوں نے تسلیم کیا کہ یہ قانون غیر معمولی اور ہنگامی ہے - لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے فرمایا کہ کراچی ہنگامی حالات سے دو چار ہے - یہاں غیر معمولی حالات ہیں - اس جگہ ہزاروں - بلکہ لاکھوں آدمی آتے ہیں - اور ہزاروں ہی چلے جاتے ہیں - اور اس طرح ہزاروں لوگوں کا آنا جانا رہتا ہے - ان میں سے نہ تو کسی کے نام کا پتہ ہوتا ہے اور نہ ہی anticidents کا - حتیٰ کہ ان کی رہائش کا بھی کسی کو علم نہیں ہوتا - جس کی وجہ سے گورنمنٹ بڑی مشکل میں ہے - کیونکہ آخر یہ چلتی پھرتی آبادی ہے - ان میں سب کے سب نیک تو ہو نہیں سکتے - بے شمار بد عناصر بھی آئے ہوتے ہیں - لہذا ان کو کنٹرول کرنے کے لئے اگر عام قوانین کا سہارا لیا گیا تو ان کی گرفت ناممکن ہو جائے گی اور ان کا کنٹرول ناممکن ہو جائے گا - اس طرح پولیس اور Magistracy piece بالکل بے کار ہے - اس لئے ایسے ہنگامی دور میں ایک ہنگامی of legislation ضروری ہے - جو اس وقت تک نافذالعمل رہے جب تک گورنمنٹ ان حالات کو قابو نہیں کر پاتی - یہ تجاویز سمجھ میں آتی ہیں - اور انہیں ہر شخص سمجھ سکتا ہے - لیکن میں اپنے فاضل بھائی سے پوچھتا ہوں - کیا گورنمنٹ بارہ سال میں اپنے good elements اور bad elements کو دیکھ نہیں پائی ؟ کیا وہاں پولیس کی توسیع اور پنجاب کے strong elements بھیجنے کے باوجود آج تک یہ سروے نہیں کر سکی کہ وہاں غنڈے elements کون کونسے ہیں ؟ وہاں prositute Dens میں جانے والے کون کونسے لوگ ہیں - غرضیکہ سمگلنگ کرنے والے اور شراب پی کر بازاروں میں غل مچانے والے کون کونسے لوگ ہیں ؟ افسوس کہ آج تک یہ چیز ان کے نوٹس میں نہیں آ سکی - اگر آئی ہے تو یہ قانون غیر ضروری ہے - اور اگر نہیں آئی تو پھر ہمیں شرم آتی ہے - اور اس بات پر شرم آتی ہے کہ ہماری حکومت بارہ سال میں یہ کام نہیں کر پائی جس کے لئے چھ ماہ یا ایک سے زیادہ سال کی ضرورت نہ تھی - آپ اپنی in efficiency کو دیکھیئے - اگر آپ کو پولیس کی ضرورت ہے تو ہم سے لیجیئے - اور اگر آپ کو کسی force کی ضرورت ہے تو ہم سے رویہ لیجیئے - یہ کیا تماشہ ہے ؟ کیا آپ کے ہنگامی قوانین سال

بسال چلتے رہیں گے ؟ میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جس غرض
کے لئے آپ اس قانون کی توسیع چاہتے ہیں - وہ غرض یہ قانون
پوری نہیں کر سکتا - یہ اس غرض کے منافی ہے - یہ ایک مذاق ہے - یہ
اسی وقت کے لئے ضروری تھا - بلکہ سخت ضروری تھا - اور میں مسٹر
گورمانی کے الفاظ پر یقین کرتا ہوں - اور ان کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں -
اور اس کے متعلق یونہی تکرار نہیں کرتا - میں اس بات کو own کرتا ہوں
کہ یہ قانون ہماری مسلم لیگ نے نہیں بنایا - بلکہ آپ کی مسلم لیگ نے
بنایا ہے - جسے آپ own نہیں کرتے - یہ اس کی اختراع ہے -

اب جناب والا - میں یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ اس زمانے اور
موجودہ دور میں یہ قانون غیر ضروری کیوں ہے ؟ اس کی main دفعہ
جناب دفعہ نمبر ۱۲ ہے - اس میں بتایا گیا ہے کہ یہ کن لوگوں پر لاگو
ہوگا - یہ بڑی اہم چیز ہے - اور وزیر قانون صاحب نے غالباً اس کا ایک ایک
لفظ پڑھا ہے - یعنی وہ لوگ جو عورتوں کی modesty پر حملہ کرتے
ہیں - اور جو عورتوں کو kidnap کرتے ہیں - ان کو deceive کرتے
ہیں - غلط اور گندی اغراض کے لئے بہم پہنچاتے ہیں - unnatured
offences کے مرتکب ہوتے ہیں - لوگوں سے باجبر روپیہ چھینتے ہیں -
ڈکیتیاں کرتے ہیں - جعلی روپیہ بناتے ہیں - سمگلنگ کرتے ہیں اور بلیک
مارکیٹ کرتے ہیں - گویا اس قسم کے سنگین جرم کرنے والے elements
پر یہ قانون لاگو ہوگا - اور عام حالات میں اس کا مقصد یہ ہوگا کہ بد
کردار اور سماج دشمن بلکہ بنیادی طور پر سماج دشمن لوگوں کو سنبھالا جائے -
ویسے تو ہر شخص یہی کہے گا کہ ایسے لوگوں کے وجود کو ایک سیکنڈ
کے لئے برداشت نہ کیا جائے - اور ان کے خلاف کسی سے سخت سے سخت
تجاویز اور تدابیر کی جائیں - یہ قانون اس خاص وقت کے لئے واقعی
ضروری تھا - لیکن یہ تو آج بھی یہی کہتا ہے کہ وہ tribunal
جو اس کی سماعت کے لئے بیٹھے - وہ یہ قرار دیدے کہ یہ غنڈہ ہے - اور
disorderly person ہے یا یہ خطرناک disorderly person
ہے -
اس کے بعد یہ شائع کر دے - اور بس مزید کچھ نہیں - اور زیادہ سے
زیادہ یہ ہوگا کہ وہ لکھ دے کہ بھئی تم فلاں سنیما میں مت جانا - تم نے فلاں
پارک میں نہیں جانا - اور فلاں کالج کے پاس نہیں جانا - جناب کیا یہ ایسے
آدمی کے لئے سزا ہے ؟ یہ تو محض ایک مذاق ہے - اس سے آپ کا مقصد
ہرگز پورا نہ ہوگا - یہ تو محض رو سیاہی ہے -

Minister of Law : We accept your suggestion. We will extend the Goonda Act to Karachi. We won't disappoint you.

میاں عبدالمطلب - یہ بھی کافی نہیں - اس بدکردار کو ٹکٹکی سے
باندھ کر اس کے جسم کے ایک ایک انچ کے ٹکڑے اڑا کر لوگوں کو دکھائو
کہ اس مملکت میں ایسے بدکردار کا وجود برداشت نہیں کیا جائیگا - اب اس
کا طریق کار کیا ہے ؟ اخبار میں یہ شائع کرتے ہیں کہ یہ disorderly
person ہے - اس کے بعد جناب نے دیکھا کہ اس کا کیا بنتا ہے - وہ
مونچھوں پر تیل لگا کر پھرتا ہے - اور کہتا ہے - پتہ ہے تمہارے - اسی
غنڈے آں - جب اس کا پتہ چلتا ہے تو اتنا خوف پیدا ہوتا ہے - اور اتنا
panic پھیلتا ہے جب وہ کہتا ہے کہ - اسی غنڈے آں - اور پھر
چھاتی نکال کر پھرتا ہے - اور کس کی بدولت پھرتا ہے - ہمارے لیے

اسے ایک تمغہ ملتا ہے - اور حکومت کی طرف سے سرٹیفکیٹ ملتا ہے - جسے وہ display کرتا پھرتا ہے - اس کے بعد کس کی مجال ہے کہ اس سے خوف نہ کھائے - اگر وہ کہیں ان کے پڑوس میں آ جائے تو یہ سبھی دہل جائیں - اور کہیں کہ بھئی اس سے خوف کھاؤ - خدا معلوم اب کیا بنے گا -

عالی جاہ - یہ ایک مرد اور نیک شہری کے ساتھ مذاق ہے جس کی حفاظت کے لئے یہ قانون بنایا گیا ہے - یہ تو اسرہا زہر تمیز کی بات رہی ہے -

۱۹۵۲ء میں گورمانی صاحب نے خدا جانے کیا سمجھ کر یہ قانون بنایا تھا - شاید اس لئے کہ ایسے لوگوں کی نشان دہی کی جائے جو برائیاں کرتے ہیں - میں نے جو suggestion پیش کی تھی - اگر آپ سمجھتے ہیں کہ وہ نامناسب ہے تو اپنے گھر میں بیٹھ کر اس پر غور کریں - پڑھیں اور دیکھیں کہ آیا یہ آپ کی اغراض کو پورا کرتا ہے - اگر آپ کو اطمینان ہو جائے کہ یہ آپ کی اغراض کو پوری نہیں کرتا اور ایک بے کار چیز ہے تو یہ کلنک کا ٹیکہ اپنے سر کیوں لیتے ہیں اسے پھاڑ ڈالیں اور ہم سے ایک ایسا نیا قانون بنوائیں جس سے بدکردار لوگوں کو سخت سے سخت سزا دی جائے - ایسی سزا دیں کہ پھر کوئی دوسرا اس کی نقل نہ کر سکے - اس صورت میں ہم آپ کی تائید کریں گے - لیکن جو کچھ اس میں ہے وہ کافی نہیں -

سردار عنایت الرحمن خان عباسی - کیا ایف - سی - آر - نافذ کر دیں ؟

خواجہ محمد صفدر - کل جو کچھ کہا گیا تھا اگر اس سے تسلی نہیں ہوئی تو آج پھر عرض کر دیں ؟

میاں عبداللطیف - میں پھر عرض کروں گا کہ یہ قانون بے کار ہے - یہ قانون غلط ہے موجودہ زمانہ کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا ان کے خلاف ہے - یہ sense of Justice کے خلاف ہے - میرے فاضل بھائی سارے قانون کو پڑھ لیں - میرا خیال ہے انہوں نے پڑھا ہے لیکن پڑھا ہے

From the point of view of a prosecuter

کہ کسی طرح ہم آسانی سے اپنا کام کر کے عدالت سے بھاگ نکلیں -

یہ کہتا ہے کہ ڈی - ایم - اور اے - ڈی - ایم - کا ایک ٹریبونل ہوگا اور ضابطہ یہ ہوگا کہ ایک شہادت لاؤ نہیں ہوگا - یہ ایک معرکے کی چیز ہے - اگرچہ ایک ٹریبونل ہوگا مگر اس مشہور ایکٹ کو ہٹا دیا گیا ہے عدالتوں سے اسے نکال دیا ہے - کیونکہ وہ یہ کہتا ہے کہ سنی سنائی بات پر عمل نہ کرنا - کسی نے اگر کوئی بات دیکھی ہے تو وہ آکر یہ کہہ دے کہ میں نے یہ بات دیکھی ہے کوئی کہہ دے کہ کس نے ملزم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے تو وہ یہ کہے کہ میں نے یہ کہتے ہوئے سنا ہے - لیکن عدالت میں یہ بیان نہ دے بلکہ یہ کہہ دے کہ میں ٹرین میں بیٹھا تھا میں نے بھی ایسا سنا ہے کہ مشہد نے ایسا ظلم کیا ہے - یہ بات بھی غلط ہے اور ایسا نہیں ہوگا مگر میرے فاضل بھائی کہتے ہیں کہ ایسا ہی ہوگا - ہم تو سنی سنائی بات پر عمل کریں گے - پھر جناب ایکٹ یہ کہتا ہے کہ کوئی اقبال اگر پولیس تشدد کرے یا ڈنڈے مار مار کر اقبال کرالے یا پلوس پلاس کر دستخط کرالے یا کوئی لالچ دے دے تو اس سے

مولانا غلام غوث صاحب شاید بتائیں گے کہ یہ شریعت کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے کہ اس قسم کی منی سناٹی شہادت پر عمل کر لیا جائے یا جبر سے مار مار کر اقبال کرایا جائے اور پھر اس پر عمل کیا جائے - یہ چیز شریعت کے تقاضوں کے خلاف ہے لیکن وہ اس پر اصرار کرتے ہیں -

پھر جناب ایک شہادت یہ کہتا ہے کہ بیوی اور خاوند کے درمیان ایک مقدس رشتہ ہے اگر کوئی تنازعہ بڑھ جائے تو خاوند کو اجازت نہیں ہوگی کہ شادی کے دوران اس نے کوئی بات بیوی سے سنی ہو اور وہ عدالت میں بیان کرے نہ ہی بیوی کو اجازت ہوگی کہ خاوند کے خلاف کوئی ایسی بات کہہ دے جو کہ شادی کے دوران اس نے اپنے خاوند سے سنی ہو تو آپ کیا اسے مجبور کریں گے -

اس کے علاوہ ایک اور مسئلہ بھی ہے - وکیل کے پاس آ کر موکل کچھ بھی کہہ دے وکیل کو اجازت نہیں کہ کسی عدالت میں موکل کے خلاف یہ بیان دیدے کہ اس نے یہ بات کہی تھی - لیکن وہ اس حقیقت کو توڑیں گے کس بات کے لئے - کسی کو غدرہ قرار دینے کے لئے -

اس کے علاوہ جناب وہ یہ فرماتے ہیں کہ اس کا trial summary ہوگا - آپ کو تجربہ ہے کہ summary کے سلسلہ میں اگر کوئی آدمی 15 منٹ تک اپنی کہانی سناتا ہے تو اے - ڈی - ایم - اس کو صرف دو فقروں میں ریکارڈ کرتے ہیں -

"میں نے یہ وقوعہ دیکھا - ملزم نے میرے سامنے فلاں کو گالی دی -"

بس ایک ہی فقرہ لکھا جائے گا - اس میں نہ کوئی شہادت ہوتی ہے - نہ کوئی مقرر جرح ہوتی ہے کوئی ذکر نہیں ہوتا بس ایک ہی فقرہ ہوتا ہے اور اپنے ہاتھ سے اسے ایک رجسٹر میں درج کر دیتے ہیں -

اس کے ساتھ ایک اور provision رکھی ہے کہ اس میں بیان حلفی پر بھی ساری کارروائی ہو سکے گی - tahal ملزم کا ہوا رہا ہے اس میں کسی کے لکھے ہوئے بیان حلفی کو شامل کر دیتے ہیں - اس گواہ کو دیکھنا نصیب نہیں ہوتا - وہ گواہ عدالت میں پیش نہیں ہوتا - اس پر کوئی جرح نہیں ہو سکتی - ہمیں یہ بھی پتہ نہیں کہ وہ کس کا بیٹا ہے وہ کہاں رہتا ہے اور نہ ہی یہ پتہ ہے کہ اس نے یہ حالات کہاں سے دیکھے ہیں کیسے جان لئے جب کہ وہ عدالت میں پیش نہیں ہوا - لیکن قانون کہتا ہے کہ کسی کا بیان حلفی لے لو اور اسے چلتا کرو -

اس کے بعد اس میں ایک اور provision بھی ہے - کہ کسی کے بیان کی نقل ملزم کو نہ دی جائے - اور عدالت یہ آرڈر کر سکتی ہے - اگر جب آپ کسی کے خلاف disorderly person کی قرار داد پاس کرتے ہیں تو اس کمبخت کو یہ حق تو حاصل ہو کہ گواہان کے بیانات کی نقل لے سکے اور سمجھ سکے کہ اس کے خلاف کیا چارجز ہیں - اور پھر وہ اپنی ڈیفنس دے سکے - یہ نہیں - اس کی اجازت نہیں -

اس کے علاوہ جناب یہ بھی ہے کہ پولیس اگر چاہے تو پورے application کا پورا سیسر sealed over میں دیدے اور یہ سمجھ سے دے کہ ہم سر پسند نہیں فرماتے کہ ملزم کو آپ کس گواہ کا particulars نام بتائیں - اور ہمیں یہ کسی سوال نہیں ہے کہ اس سر بتائیں - اس طرح عدالت مجبور ہے اور اس تحریر کی پابند ہے جو prosecuting inspector اس نے سامنے رکھ دیں ہے - سی سرت - نام نہیں بتایا جائے - اور جو پارٹیز ہیں وہ بھی نہیں بتائی جاتیں ہے - condemnation کی جاتے ہی - اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی حکم ہے کہ جب وہ درخواست دے کہ مجھے مثل دکھائی جائے تو انکار ہو سکتا -

No body can see it, is a secret and confidential documents.

حکم یہ ہے کہ اس کی اپیل نہیں ہوتی - اس کے اندر ایک اور certify provision ہے - اس میں میں سمجھتا ہوں کہ اس اپیل سے بھی ہو case نے ہائی کورٹ میں جاتا ہے - اس تو کوئی ہرج نہیں کیونکہ Reference to high court ہو سکتا ہے - لیکن وہاں پر marits میں پر اپیل نہیں ہو سکتی کیونکہ ہائی کورٹ کے اختیارات کو بالکل محدود کر دیا گیا ہے - وہاں صرف یہ دیکھنا ہے کہ انہوں نے اپنی jurisdiction سے تجاوز تو نہیں کیا بس یہ چیز دیکھ سکتے ہیں اور فوٹی findings نہیں دے سکتے - اگر دینا بھی چاہیں تو کس چیز پر دیں - وہ تو سب چیزیں ہیں - جن کے لئے ایک ایک دو دو فقرے لکھے confidentianly لکھے ہوئے ہیں - گویا اس ایکٹ کے تحت trial کی مکمل machinery ہے - اور ایک شرمناک machinery مہیا کر دی گئی ہے - ایسی حالت میں ایک بار پھر میں یہ عرض کروں گا کہ اس قانون کو جو آج extend ہو جائے گا - خواہ یہ مفید ہو یا نہ ہو لیکن میں اپنے دوستوں سے گزارش کروں گا کہ اس کو ضرور پڑھ لیں اس نیت سے پڑھ لیں کہ یہ مفید ہے یا نہیں - اگر یہ دیانت داری سے سمجھتے ہیں کہ یہ رکھنا ہے تو پھر اسے چار پانچ سال کے لئے رکھ لیں - اگر یہ محسوس کریں کہ یہ قانون وہ اغراض پوری نہیں کرتا جس غرض کے لئے بنایا گیا ہے - تو خدا کے لئے اس بات پر غور کیجیئے کہ اس کو scrap کیا جائے اور واپس لیا جائے -

Minister of Law : It has stood the test for eleven years.

میاں عبداللطیف - عالیجاہا میرے فاضل دوست نے کیا بات کہی کہ سنہ ۱۹۵۲ء میں پاس ہوا اور آج ۱۲ سال کے بعد وہ فرماتے ہیں کہ It has stood the test of time آپ کی قابلیت کا test پست کا test کہ ایک کراچی شہر میں آپ آج تک کچھ نہ کر پائے غنڈوں کا کنٹرول نہ کر پائے ان کی نشان دہی نہ کر سکے ان کا سروے نہ کر سکے اور آپ کو اس کی ضرورت ہے -

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqi : Mr. Speaker, during the March Session a similar ordinance was brought before this House and I questioned the reasonability and necessity of that Ordinance. I was informed by the Minister-in-Charge that this ordinance was necesseary because there were certain pending cases before the Tribunal and if the ordinance was allowed to expire then what would be the result of those pending cases. I conceded that of course so far as the pending cases were concefned, this ordinance must materialise so that those cases may be disposed of In the present ordinance, which is again an extension for a period of one year. I do not find as to what is the purpose of extussion. There is no denying the fact that this Act, when originally enacted was a temporary piece of legislation meant for a speci-

ive years to check up, control and enroll and register certain persons who were undesirable for the society -at- large. So far as I know being a citizen of Karachi, very few cases during these twelve years were registered and many cases which were registered were prolonged for years together. In cases where orders were actually passed, the matter went to the High Court and in some cases even the orders were quashed. I would like to know from the Minister in Charge as to how many persons, during these twelve years, have been declared as goondas in the city of Karachi. What is the list? How many cases have been registered, during the last one year for which the extension was sought? And how many cases are pending before the Tribunal at Karachi.

If you see the facts and figures you will realise the futility of such a legislation. It should be no body's choice to have unnecessary special measures enacted. Before taking up a special measure you must judge, from the past practice, whether it has done any good to the country, to the city or to the society for which it was intended. I would humbly submit that so far as my experince of this Act goes, it has failed in its purpose. The powers which have been vested in the Tribunal are extraordinary powers but inspite of those powers disorderly persons have not been rounded up because of this special legislation, for a particular purpose and end the ordinary law of the land has not been used. This is the basic question that should be considered. To my mind, the ordinary laws of the land are enough and sufficient, to meet the situation. They have stood the test of time for more than fifty years. These laws have been worked and worked suitably in almost all part of the country and they have proved their efficiency. You can make a special law and there can be no objection to it. I will go to the extent of saying that if the necessity arises and if there is any emergency, there is no objection to the bringing out of an ordinance as long as it is to the public good but as soon as you bring a special law, as soon as you come out with an ordinance with a special measure whathappens is that the Executive, the Administrative and the Police machinery look to that special law and completely ignores the ordinary laws of the land with the result that those who could be punished under the ordinary law of the land they are also dealt with under the special law. When a special measure is passed, the ultimate authority to administer that law rests with somebody else and that some body during the past twelve years, has not brought any good result before you. There is no justification for its extension. I would, therfore, like to know as to how many persons, before we approve this ordinance, were actually declared as goondas during the last twelve years. How many proceedings were instituted and how many were actually declared as goondas and how many were acquitted? How many cases were registered in the last year and how many cases are pending at the moment for which life of this measure is sought to be extended. I cannot say with any authority for for thes imple reason that my facts and figures will be that of a laymansfaets and figures. But the Law Minister could certainly have these facts and figures and before the issue of the ordinance he must have applied his mind to them. He must have considered as to how many cases areipending what is the purpose of this ordinance and what is the end in view to be acheved? Therefore, he must place before this House the facts and figures and then we will be in a position to see whether this ordinance be approved. It will be in the interest of the country, and the larger interest of the Karachi City, to withdraw this ordinance. With these words, I reserve my right, if those facts and figures come, to challenge.

سردار عنایت الرحمن خان عباسی - (وزارہ ا) - جناب والا یہ بات
روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ شہروں میں غنڈہ گردی دن بہ دن بڑھ
رہی ہے اور غنڈہ ازم کا اضافہ ہو رہا ہے اور یہ چیز کسی سے پوشیدہ
نہیں ہے اور میں تو یہ سمجھتا ہوں اور جیسا کہ میرے جو فاضل دوست رکھتے

کہ جو سرکاری کارکن قانون کو نافذ کرنے کے لئے مامور ہیں - ان کی اپنی
ذہن بنا دیا جائے تو بھی میں ہرگز محسوس اس امر کا ہے کہ اگر
وہ یہ محسوس کرتے ہیں اور وہ دیکھتے ہیں کہ جو کچھ بھی ان شہروں
کے اندر ہو رہا ہے جلسوں میں فتنہ پر مرکز پروپیگنڈے تو ارسٹر طرح ان
ہی غنڈوں کے ذمہ ہو سکتا ہے جب تک ان غنڈوں کے ساتھ سختی کی جائے
اس وقت تک یہ غنڈہ ازم برقرار رہے گی میں تو ان لوگوں پر تعجب
ہوں جو ان کو مرچھوں پر تاؤ پھیرتے ہوئے دیکھ کر ان کی شان میں
اضافہ محسوس کریں بلکہ ان کو اس طرح دیکھنا اس امر کا ضامن ہے کہ
وہ معاشرے کے سنجیدہ طبقہ کے سامنے آئیں تاکہ معاشرے کے سنجیدہ طبقہ کے
ذہن کو ان سے نفرت پیدا ہو جائے -

میں آپ کی رسالت سے یہ گزارش کروں گا - کہ یہ آرڈیننس اس
لئے بھی ضروری ہے - میں سمجھتا ہوں - کہ اس آرڈیننس کو پاس کرنے اس
ایوان کے مراعات میں فوری طور پر شامل ہے - کہ ہمارے پاس کہ صرف
کراچی میں بلکہ غریبی پاکستان کے دیگر بڑے بڑے شہروں میں یہ دیکھنے میں
آیا ہے - کہ شیعہ سنی فسادات ہوتے ہیں - جلسوں میں ہلڑ بازیاں ہوتی ہیں -
اور یہ تباہ کاریاں ان ہی لوگوں کے ذریعے ہوتی ہیں - اگر ان کے متعلق
آپ کے پاس لسٹ موجود نہ ہو - اگر آپ کے پاس ان کی رپورٹیں نہ ہوں -
آپ کے پاس معلومات نہ ہوں - تو وہ کونسے ذرائع ہیں ؟ کہ آپ مواقع پر
انہیں pick کر سکیں - ان الفاظ کے ساتھ میں اس کی تائید کرتا ہوں -

امیر حبیب اللہ خان سعدی (لاڑکانہ ۷) - صاحب صدر - مجھ سے پہلے
شہزادہ صاحب آرڈیننس کے نفاذ کے متعلق کہہ چکے ہیں - میں ان دلائل کا
اعادہ نہیں کرنا چاہتا - اس ایوان میں یہ چیز بارہا پیش کی جا چکی ہے -
لیکن میں سمجھتا ہوں - کہ اس ایوان کو آرڈیننسوں کی جو تپ دق لگ گئی
ہے - وہ اب تیسرے درجے پر پہنچ چکی ہے - اور یہ مرض لا علاج ہو
چکا ہے - ہمارے سامنے Karachi disorderly persons کا جو آرڈیننس
لایا گیا ہے - مجھے توقع تھی - کہ یہ حکومت اس میں ترمیم کرتے وقت
disorderly Persons کی صحیح تعریف کرے گی - میں سمجھتا ہوں - کہ
اگر یہ تعریف واضح طور پر ہوتی - تو شاید کوئی اچھے نتائج نکل سکتے -
میں سمجھتا ہوں - کہ disorderly persons ہر وہ شخص ہے - جو
اخلاق کے اصول کو نظر انداز کر کے بے راہ روی اختیار کرتا ہے - دوسرے
کہہ سکتے disorderly person لفظوں میں ہم غیر ذمہ دار اشخاص کو کہہ سکتے
ہیں - اس وقت معاشرے میں جو کیفیت ہے - اور ہم اس سطح پر جو کچھ
دیکھتے ہیں - یا ہمیں دکھایا جاتا ہے - دراصل وہ معاشرے کی صحیح کیفیت
نہیں ہے - کراچی کے متعلق اس قانون کی جو توضیح ہے - یا اس میں جو
ترمیم ہے - اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں - کہ کراچی اور دوسرے بڑے
شہروں میں ہے راہرو اشخاص کا رویہ اور ان کا کردار اور ان کا طریقہ
واردات یا ان کی روزمرہ کی زندگی میں کوئی خاص فرق نہیں ہے - میں
کراچی سے بھی کچھ واقف ہوں - اور دوسرے شہروں کی کیفیت بھی جانتا ہوں -
میں سمجھتا ہوں - کہ محض ایک عدد قانون بنا دینے سے بدکردار لوگوں
پر کوئی قابو نہیں پایا جا سکتا - وہ قدم جو آپ ضروری سمجھتے ہیں -
وہ میں سمجھتا ہوں - کہ کسی دوسری طرف اٹھنا چاہیئے - میں سمجھتا ہوں -
کہ جو سرکاری کارکن قانون کو نافذ کرنے کے لئے مامور ہیں - ان کی اپنی
فرض شناسی شرط اول ہے - لیکن یہاں صرف ایک کراچی کیا سارے ملک

عام انتظامیہ کی حالت یہ ہے - کہ وہ "خورد کم است کیرا رہبری کند" کراچی بلا شبہ بڑا شہر ہے - اور وہاں کے مسائل بعض لحاظ سے دوسرے شہروں کے لحاظ سے مختلف ہیں - لیکن جہاں تک انسانی طبائع اور ان کی فطرتوں کا تعلق ہے - وہ سب جگہ یکساں ہیں - غنڈے اور بے راہرو عناصر دوسرے شہروں کے غنڈوں سے مختلف نہیں ہوتے - ایسے عناصر پر کنٹرول (جس کا آپ بھی دعویٰ کرتے ہیں -) قانون کے محافظوں پر منحصر ہوتا ہے - لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے - کہ قانون کے ان محافظوں کا کیا حال ہے ؟ اگر کوئی شخص ہفتوں ہمارے بڑی بڑی تنخواہ لینے والے وزراء صاحبان پارلیمانی سیکرٹری صاحبان اور دیگر حکام کے اگر وہ اپنا آرام ترک کر کے حقیقت حال کو معلوم کرنا چاہیں - اور نیک نیتی سے اس کی تحقیقات کرکے اس کو رفع کرنا چاہیں - تو ان کو نظر آ جائیگا - کہ یہ غنڈہ عناصر اور بدکردار لوگ اپنی محافظین قانون کی سرپرستی میں پنپ رہے ہیں - اور یہ ترمیمی آرڈیننس اس مقصد کو حاصل کرنے میں قطعاً کامیاب نہیں ہو سکتا - اگر بے راہرو افراد اور بدکردار لوگوں پر قابو پانا ہی نیک نیتی سے آپ ارادہ رکھتے ہیں - تو قانون میں Disorderly Person کی تعریف کو اس طرح واضح کیجیئے - جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں - کہ Disorderly Person ان غیر ذمہ دار اور بد اخلاق اشخاص کو کہنا چاہیئے اس سے وہ بڑے بڑے ذمہ دار لوگ مستثنیٰ نہیں ہونے چاہیئیں - جو دراصل غنڈہ گردی کے لئے تربیت گاہیں اور پناہ گاہیں مہیا کرتے ہیں - میں اس تعریف کو واضح تر کرنے پر اس لئے زور دے رہا ہوں - کہ اگر آپ نے غنڈہ گردی کے ان منحوس سرچشموں کو بند نہ کیا - تو آپ جس قدر چاہیں قانون لے آئیے - لیکن اس سے کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوگا - ہمیں یہ المیہ شہروں میں نہایت دکھ کے ساتھ دیکھنا پڑتا ہے - کہ بڑے بڑے با اثر غنڈے دندناتے پھرتے ہیں - اور سرکاری افسروں کے ساتھ ان کی ملی بھگت ہے - سازشیں ہیں - اور اگر رشوت ستانی یا کسی بدعنوانی کے خلاف کوئی شریف آدمی کوئی شکایت کرتا ہے - تو وہ بڑا افسر انہی غنڈوں کے ذریعے اس کا گلا گھونٹنے کی کوشش کرتا ہے - حکومت کے ذمہ دار لوگ شاید اس لئے چشم پوشی کرتے ہیں - کہ یہ غنڈے مختلف پارٹیوں کے جلسے منتشر کرانے میں ان کے کام آتے ہیں Disorderly Person کی تعریف کی توضیح اس لئے بھی ضروری ہے - کہ ہم یہ دیکھتے ہیں - کہ ایک افسر بالا جس کے دن کا وقت رشوت کے سودوں اور رات کی عیاشی کا خمار اتارنے میں صرف ہوتا ہے - جس کی وجہ سے وہ حکومت اور عوام کے مسائل پر غور کرنے کی سکت ہی نہیں رکھتا - اس لئے اگر آپ اس کو اس تعریف میں شامل نہیں کریں گے - تو اور کیا کریں گے - کیونکہ اس کی غیر ذمہ داری اور بدعنوانی کا اثر اس کے ماتحت ملازمین تک پہنچتا ہے - تو جب آپ یہ خرابیاں محکموں میں پاتے ہیں - اور آپ ان کی نجی زندگی کا بھی مطالعہ کریں گے - تو آپ کو یہ صاف ثابت ہو جائے گا - کہ ایک بڑے افسر کی یہ غیر ذمہ داری نے کہاں تک تباہی مچا رکھی ہے - ایک افسر کو اس تعریف سے مستثنیٰ کرنا میں سمجھتا ہوں - کہ اس طرح قانون کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا - میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں - کہ چند ایک خال خال مستثنیات کو چھوڑ کر اور وہ بھی خوش فہمی کی بناء پر کہہ رہا ہوں - مجھے ایسی کئی مثالیں نظر نہیں آ رہی ہیں پولیس کے محکمہ کے حکمران اور پولیس کے دفاتر اور تھانے غنڈوں اور بے راہ رو افراد - سمگلروں اور اغوا کرنے والوں کی اصل تربیت گاہیں بن گئی ہیں - ایک بڑی سی مثال میں آپ کو بتاتا ہوں کہ لائلپور میں رات کے وقت باہر کی آبادی کی طرف ٹانگے میں چند مسافر جا رہے تھے -

چوکی کوئی ڈیڑھ سو گز کے فاصلے پر ہے - چار غنڈے جن کے ہاتھوں میں لاٹھیاں اور ہاکیاں تھیں انہوں نے ٹانگے کو روکے رکھا اور غنڈوں نے روک کر کہا کہ نکالو جو کچھ تمہارے پاس ہے - اس کے بعد وہ مسافر فوراً چوکی پر پہنچے - وہاں کا انچارج موجود تھا اس نے انہیں کہا کہ کیا تم انہیں پہچانتے ہو ؟ تو ایک نے کہا کہ میں ایک نوجوان کو پہچانتا ہوں - اس نے کہا کہ ہاں اچھا فلاں اسمٰعیل - اچھا تم اس کی تلاش کرو پھر ہم اس کو پکڑ لیں گے - آپ اندازہ کیجیئے کہ کس طرح آپس میں ملی بھگت سے وہ کام کرتے ہیں - کراچی میں اس چیز کا مختلف نقشہ ہے - وہاں غیر آباد گلیوں اور سڑکوں پر لوگ چھپ جاتے ہیں اور پولیس ان کی پشت پناہی کرتی ہے - اور قطعاً کوئی تدارک نہیں کیا جاتا - تو ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ حصے بخرے کی خاطر ہوتا ہے - اور اسی لئے ہی غنڈہ عناصر کی سرکوبی نہیں کی جاتی - میری رائے ہے کہ غیر ذمہ دارانہ طور پر افسروں کو وسعت نہ دی جائے تا کہ آپ کا قانون کوئی نتیجہ پیدا کر سکے - یہ بات شاید آپ کے تبع ہو لیکن میں یہ کہتی بڑے بڑے پولیس افسروں کے متعلق کہہ سکتا ہوں کہ کس طرح ان کا سلسلہ نیچے غنڈوں کے ساتھ ملتا ہے اور اس کے ساتھ ان کے درمیان Intermedi پولیس کے ہوتے ہیں جو غنڈوں کی تمام کارروائیوں کی پشت پناہی کرتے ہیں - کچھ عرصہ ہوا میں نے اندرون میں ایک سوال کیا تھا کہ ڈپٹی کمشنر میں چند انجینئروں کی بدعنوانیوں اور غبن وغیرہ سے متعلق اور اس سلسلے کے متعلق کہ جس نے شکایت کی تھی - حکومت ایک طرف تو کہتی ہے کہ پبلک ہمارے ساتھ تعاون کرے لیکن دوسری طرف پبلک کو کوئی تحفظ حاصل نہیں ہے - اس لئے کہ بڑے افسر خواہ وہ پولیس کے ہوں خواہ دوسرے محکموں کے ان کا اپنا کچھ جوڑ ہوتا ہے - تو جس شخص نے شکایت کی کہ فلاں چیز یہاں سے غائب ہے یا بہت بڑا غبن ہوا ہے تو نتیجہ کے طور پر تفتیش شروع ہوئی لیکن افسروں کے ساتھ مل کر پولیس نے پروردہ غنڈوں نے اس غریب شخص پر حملہ کیا - مقدمے بھی بنائے تو جب یہ کیفیت ہے - صاحب صدر - تو آپ غور فرمائیں کہ کس طرح بدکردار لوگوں پر قابو پایا جا سکتا ہے - پھر جناب والا - یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے اور دو تین واقعات ایسے ہو چکے ہیں جو اس ایوان کی اطلاع کے لئے یہاں عرض کئے گئے ہیں - بدکرداری کا اگر خاتمہ کرنا ہے تو آپ ایسے ذمہ دار عہدے داروں کی گرفت کیجیئے جو کہ بہانہ کرتے ہیں کہ بی - بی - کے لئے چندہ جمع کرنے کا اور پھر اس روپیہ کے ساتھ ورائٹی شو کرتے ہیں - پولیس کی سنگینوں کے زیر سایہ عیاشی کی محفل رچائی جاتی ہے جس میں Seven Up کی پرتوں کا بھرا ہوا ٹرک لاہور سے جاتا ہے اور جن میں شراب بھری ہوئی ہوتی ہے اور وہ جشن موسیقی میں کھلے بندوں لٹائی جاتی ہے - تو میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ بدکردار اشخاص کے ساتھ اس محافظ قانون کو بھی شامل کیجیئے جو قانون کا محافظ ہوتے ہوئے رات دن قانون کی مٹی پلید کر رہا ہے تاکہ وہ بھی تو کیفر کردار کو پہنچے - عام طور پر کیا یہ جاتا ہے کہ کاغذات کی خانہ پری کے لئے کسی شریف آدمی کو بدکردار کے ساتھ پکڑ لیا جاتا ہے تاکہ کاغذات کی کارروائی پوری کی جا سکے اور اصل غنڈے دندناتے رہیں - محض قانون بنانا اور قانون پر قانون بناتے چلے جانا اور ان کو ایسے ہاتھوں سپرد کر دینا جن کے تحت یہ غنڈہ گردی ہو رہی ہے تو اس کا نتیجہ صفر ہوگا اور یہ عذاب بڑھتا چلا جائے گا - نہایت درد دل سے ان معاملات پر غور کیا جائے کیونکہ ہمارا فرض ہے حالات چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہوں -

راہ رو تھے کہ ہے مرتے مرتے رہے
ہم تلذذ شور کرتے رہے -
لٹ گیا کارواں - لٹ گیا کارواں -

علامہ رحمت اللہ ارشد (بہاولپور - ۲) - جناب صدر - میں اس احتجاج کا اعادہ تفصیل سے نہیں کروں گا جو اس طرف کے دوستوں نے آرڈیننس کے تعلق کے متعلق آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے - یہ آرڈیننس جو اس وقت ہمارے زیر بحث ہے - ۲۵ مئی کو صدر مملکت کنونشن میں شامل ہوئے جب کہ ۳۰ مئی کو اسمبلی کا اجلاس بلایا گیا - یہ محترم وزیر قانون یہ ارشاد فرما سکیں گے کہ ان پانچ دنوں کے اندر - - - - - (قطع کلامی)

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریاں میمن) - صاحب ہمارے دوست [illegible] - [illegible]

علامہ رحمت اللہ ارشد I stand corrected میں اس کا جواب پھر ان کے ذمہ باقی رہتا ہے - کہ جب اسمبلی کا اجلاس اپریل کے دوران یہاں ہو رہا تھا تو اس قانون کو آرڈیننس کی شکل میں پیش کر دینے کی کیا وجہ جواز ہو سکتی ہے ؟ صرف ایک وجہ جواز کہ اس پانچ دن کو بار بار یہ یقین دلایا جاتا کہ یہ چلنے والے یہاں ہیں ان کی کچھ حیثیت نہیں - ان کو کچھ اختیار قانون سازی کے متعلق نہیں - تعطیل کے ساتھ ان کو بتایا جاتا کہ ان کی تعمیر و تذلیل کی جا رہی ہے - اس کے بعد جناب والا - - - - - - (قطع کلامی)

Mr. Speaker: Order, Order

علامہ رحمت اللہ ارشد - اب اس ایکٹ کی افادیت کے متعلق میں چند گزارشات پیش کروں گا - دیکھنا یہ ہے کہ کیا اس ایکٹ کل ذریعے جرائم کا انسداد ہوا اور غنڈہ گردی کچل دی گئی اور کیا سوسائٹی کے مضرہ پرزاز عناصر اس قانون کے ذریعے گرفتار ہو چکے ہیں - اگر انسداد و اخراج جمع کئے جائیں تو پتہ چلتا کہ ہم اس قانون کے باوجود - اس قانون کے نفاذ کے باوجود - اس قانون کے ہوتے ہوئے یہاں دن بدن غنڈہ گردی میں اضافہ ہو رہا ہے اور سوسائٹی کا وہ عنصر جو غنڈہ کہلاتا ہے اس میں کمی نہیں ہو رہی - ہاں ایسی مثالیں موجود ہیں اور چند ایک افسروں کا مجھے خود بھی علم ہے جو خوش کرتے ہیں کہ جرائم میں کمی واقع ہوئی - لیکن اگر دیکھا جائے تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ اس ایکٹ میں وسعت نہیں - ارباب بست و کشاد نے - ارباب اختیار نے بعض دفعہ اسے سیاسی انتقام کے طور پر استعمال کیا ہے -

Minister of Law: Question.

علامہ رحمت اللہ ارشد - میں ایک مثال دیتا ہوں - بہاولپور کے ضلع میں اس طرف موجود ہیں وہ اس کی تصدیق کریں گے - ایک شخص جو چھٹیاں میونسپل کمیٹی کا صدر تھا اس کا غنڈہ ایکٹ میں چالان کیا گیا - اس کی ضمانت قبول نہ کی گئی - اب وہ آپ کی کنونشن مسلم لیگ کا پریذیڈنٹ کہلاتا ہے -

وزیر قانون - اس وقت غنڈہ ایکٹ زیر بحث نہیں ہے - اب تو

علامہ رحمت اللہ ارشد - میں یہ بتاتا ہوں کہ وہ کس طرح استعمال ہوتا ہے - اگر آپ نے اسے اسی طرح کراچی میں بھی استعمال کیا جس طرح کہ ملک کے دوسرے حصوں میں استعمال ہو رہا ہے تو اس کا کوئی فائدہ نہ ہوگا - - - - - - - (قطع کلامی)

مسٹر سپیکر - آرڈر - آرڈر -

علامہ رحمت اللہ ارشد - چنانچہ جناب اس کا غنڈہ ایکٹ میں چالان کر دیا گیا - اور اس کی ضمانت بھی قبول نہ کی گئی - اس نے ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن داخل کی - مسٹر جسٹس [illegible] نے فرمایا کہ

"Mr. Hassan Mahmood acted like a goonda in this case"

اور اس کی رہائی ہوئی - وہ آدمی برا تھا یا اچھا تھا وہ ان کے کھاتے میں ہے - کیونکہ وہ کنونشن مسلم لیگ کا پریذیڈنٹ ہے - اس وقت بھی وہ میونسپل کمیٹی کا وائس چیئرمین ہے - (قطع کلامی) ایک نہایت اہم سوال ہے کہ انگریز کے یہاں ۱۰۰ سال حکومت کی - اس کو بھی اس قسم کے ہمہ گیر انضباطی قوانین کی ایجاد کی ضرورت محسوس نہ ہوئی - مسٹر [illegible] احمد [illegible] کی تقاریر میں ملتا ہے کہ بعض صوبوں کے اندر عارضی طور پر اس قسم کا قانون جاری [illegible] - یہ ایک انتہائی سوچنے والی بات ہے کہ تقسیم کے بعد اس قسم کے قوانین کی کیوں ضرورت محسوس ہوئی یہ ایک واقعہ ہے کہ غنڈہ گردی میں مسلسل اضافہ ہو رہا تھا - میں اس کا اعتراف کرتا ہوں - اس کو کچلنے کے لئے حکومت کے پاس قانون کی گرفت ہونی چاہیئے اس کا بھی میں اعتراف کرتا ہوں - پھر دو سوال رہ جاتے ہیں - ایک یہ کہ قانون اس درجہ مفید - اتنا سخت - اتنا وسیع ہو کہ ان کی متشددانہ سرگرمیوں کو کچل سکے - اس قانون کو استعمال کرنے والے افسر یا سیاستدان ایماندار ہوں - قانون بجائے خود - تحریک بجائے خود کوئی بھی ہو اچھی یا بری نہیں ہو سکتی - اس تحریک یا قانون کو کامیاب کرنے والے ہاتھ دیکھے جاتے ہیں - کیا وہ دیانتداری سے قانون کا نفاذ چاہتے ہیں ؟ آیا وہ ایسا کرتے بھی ہیں یا نہیں - اصل میں میں آپ کے توسط سے ان کی توجہ اس طرف مبذول کرائوں گا کہ جب تک ملک سے غنڈہ گردی کے محرکات کو اپنے مثبت اقدامات کے ساتھ منفی نہ کریں اس وقت تک غنڈہ گردی کا انسداد نہیں ہو سکے گا - جہاں نوجوانوں کو ڈانس کی سہولتیں مہیا کی جائیں - جہاں ورائٹی شو اور آرٹ کونسل کے لئے لاکھوں روپے منظور کیا جائے - سرکاری سرپرستی میں تخریب اخلاق کے بڑے بڑے کارنامے اور ہنگامے برپا ہوں اس ملک کے نوجوانوں سے توقع رکھنا کہ وہ غنڈے نہیں ہوں گے - وہ غنڈہ گردی نہیں کریں گے وہ اخلاق باختہ نہیں ہونگے - یہ پانی میں آگ ڈالنے کے مترادف ہے - کوئی تحریک بجائے خود جرائم کا انسداد نہیں کر سکتی تاوقتیکہ اس کے پس منظر میں جرم کے انسداد کے لئے مثبت اور تعمیری اقدامات نہ ہوں - آخر ایسے ماحول میں فرشتہ سیرت نوجوان فرشتہ سیرت قوم کیسے پیدا ہوگی -

دوسری بات جو میں آپ کے توسط سے ان کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے غنڈہ ایکٹ کے تحت یہ اختیارات ڈپٹی کمشنر یا کسی افسر کو دیئے جائیں یہ تعزیری اختیارات ہیں - تعزیر میں کسی کو پابند مسکن کر دینا اور یہ کہنا کہ وہاں جاؤ یا نہ جاؤ یہ بلا شبہ تعزیر ہے - اور تعزیر کے اختیارات ہمارے اسلامی فقہ میں قاضیوں کو بھی دیئے گئے ہیں لیکن شہادت کے بغیر وہ شہادت جو بڑی ثقہ شہادت جو جج کیلئے کسی ابہام کی صورت پیدا نہ کرے بلکہ وہ ملزم کو بھی قائل کر دے اس قسم کی شہادت کے بغیر کہیں بھی تعزیر قائم نہیں کی جا سکتی - یہ اسلامی

کو نو قوامین با لقسط شهداء لله

خدا کے لئے گواہی دو -

ولوعلی انفسکم

چاہے تمہاری اپنی ذات کے خلاف کیوں نہ ہو -

وا شهد و اشهیدین من رجالکم

تو میری گذارش اتنی سی ہے - اس کے برعکس ایک واضح اصول تعزیر کا اسلامی فقہ میں موجود ہے - حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا ارشاد ہے -

الحد و تندرء بشبهات

شبہ ذرا ہو گیا - شک پیدا ہو گیا - فائدہ ملزم کو پہنچے گا - حد ساکت ہو جائے گی - یہ ہم نے پروسیجر الٹا کر دیا - گواہ موجود نہیں ہوتا - گواہ پر جرح نہیں ہوتی - واضح شہادت نہیں ہے - حلفی بیان ہے - پولیس کا بیان ہے - کسی عناد کی بنا پر ہو کسی کا انتقام کی بنا پر ہو - کسی دشمنی یا عداوت کی بنا پر ہو وہ ایک نام نہاد عدالت کے سامنے پیش ہوتا ہے - اس کی تعزیر ہوتی ہے - یہ طریقہ اسلامی روایات - اسلامی فقہ کے بالکل برعکس ہے -

پھر جناب والا جیسا کہ مسٹر محسن صدیقی نے فرمایا ہے کہ اس آرڈیننس کے جواز کے لئے ہمارے پاس پچھلے چند سالوں کے اعداد و شمار ہونے چاہئیں تاکہ یہ اندازہ لگایا جا سکے کہ کن کن کو قرار واقعی غنڈہ قرار دیا گیا - کن کن لوگوں کو مورد انتقام و عتاب بنایا گیا - کن کن لوگوں سے سیاسی انتقام کے طور پر کیا گیا - کتنے لوگ تھے جو عدالتوں سے آزاد ہوئے یا ان بے گناہوں کے لئے ہائی کورٹ نے اپنے اختیارات استعمال کئے - میں اصولا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں ایسے قانون کے حق میں ہوں جو قانون حکومت کو اختیار دے کہ بڑی شدت کے ساتھ غنڈہ عناصر کی سرکوبی کی جائے - یہ قانون سنگین اور سخت ہے - ہم ان کو وسیع اختیارات اس لحاظ سے دیتے ہیں جیسا کہ میرے فاضل دوست میاں عبداللطیف صاحب نے فرمایا کہ پابند سکن کر دیا - غنڈہ قرار دیدیا - گزٹ نوٹیفیکیشن بھی ہو گیا - اخباروں میں شائع بھی ہو گیا - اگر وہی غنڈہ ملک کے امن و امان کے لئے مضر ہے تو سنگین تعزیر عائد ہونی چاہیئے - اصولا میں اس کے حق میں ہوں - لیکن یہ قانون ان تقاضوں کو پورا نہیں کرتا -

Mr. Speaker : Will Mr. Memon like to reply?

Minister of Law : I will like to say a few words but that should be at the end.

مولانا غلام غوث (ہزارہ ۴) - جناب سپیکر اس میں شک نہیں کہ غنڈہ گردی کو روکنا یا جرائم کا انسداد کرنا یا انسدادی تدابیر اختیار کرنا یہ ایک مستحسن اقدام ہے چاہے وہ آرڈیننس کی شکل میں ہو چاہے وہ بل کی شکل میں ہو - اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ اس قسم کے قوانین یا آرڈیننس جو نیک نیتی سے جاری کئے جاتے ہیں

میں اس جذبے کی قدر کرتا ہوں جس کے تحت یہ کیا جا رہا ہے -

غلام رحمت اللہ ارشد - جناب صدر - میرے سامنے اردو کا بل موجود ہے جس میں لکھا ہوا ہے کہ مندرجہ بالا ہنگامی قانون جریدہ مغربی پاکستان اشاعت سپر معمولی مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۶۴ء میں شائع کیا گیا -

وزیر قانون - یہ غلط ہے -

مولانا غلام غوث - میں سمجھتا ہوں کہ اسے جناب گورنر صاحب نے اپنی شریفانہ ذہنیت کے تحت جاری کیا ہوگا - اور سردار عنایت الرحمن عباسی صاحب نے جو تقریر فرمائی ہے - وہ اسلامی جذبات سے بھری ہوئی تھی - اور انہیں واقعی ایسا کرنا چاہیئے تھا - لیکن سوال یہ ہے کہ اگر ہم نے جرائم کا انسداد کرنا ہے اور سٹرہ فروشی کا قلع قمع کرنا ہے - تو ہمیں ٹھنڈے دل سے سوچنا ہوگا - اور اس پر مزید غور کرنا ہوگا - حقیقت یہ ہے کہ بدکاری - زناکاری - اور چھیڑ خانی شرافت کے قطعاً منافی ہیں - اور جہاں شریعت اسلامی میں جرم ہیں اسی طرح عموماً مشرق اور مغرب میں ہر شریف اور معقول آدمی انہیں حرام ہی سمجھتا ہے - یہی حال جوئے اور شراب کا ہے - اور اسی طرح کی دوسری چیزوں کا - لیکن سوال یہ ہے کہ اگر ہمارے یہ الزامات ان جرائم کی روک تھام کے لئے کافی ہیں - تب تو یہ صحیح ہیں - اور ہمیں واقعی ان جرائم کو روکنا چاہیئے -

اب سوال یہ ہے کہ یہی شراب اگر مہذب طریقے سے پی جائے تو وہ کوئی جرم نہیں - لیکن جب کوئی شخص اس دائرے سے باہر ہو کر پیتا ہے تو وہ بیچارہ سٹرہ ایکٹ کے تحت چالان ہو جاتا ہے - یہی انتظام چکلوں میں بڑی عمدگی سے کیا جاتا ہے - میرے ایک سوال کے جواب میں کسی گذشتہ سیشن میں محترم وزیر صاحب نے فرمایا تھا کہ مغربی پاکستان میں تین ہزار طوائف پیشہ کرتی ہیں - تو اس حساب سے گویا مغربی پاکستان میں ایک کروڑ کے قریب زنا ہوتے ہیں - (قہقہہ) اگر کوئی آرڈیننس اسمبلی کے اجلاس سے ایک گھنٹہ پہلے بھی نافذ کیا جائے بسرعیہ وہ ضروری ہو - تو ہم اس کی اہمیت کے پیش نظر اس کی ضرورت کو تسلیم کریں گے - اگر وہ برائیوں کے انسداد کے لئے ہو تو وہ درست ہوگا - کیونکہ برائی تو ایک دن کے لئے بھی قائم نہ رہنی چاہیئے - اور مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں - لیکن اگر حقیقتاً برائی کو روکنا مقصد نہ ہو - تو میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک کروڑ زنا کو تو چھوڑ دیا جائے - اور قانون اس کی اجازت دے - لیکن اب آپ کے پیٹ میں مروڑ اٹھ رہا ہے کہ لڑکیوں کی چھیڑ چھاڑ کو کیوں چھوڑ دیا جائے - کیونکہ ان کو چھیڑنا تو جرم ہے - ذاتی طور پر میں بھی اسے برا سمجھتا ہوں - اور کوئی شریف آدمی اس کی تعریف نہیں کر سکتا -

اب دیکھنا یہ ہے کہ ہماری حکومت کے پیش نظر واقعی ان جرائم کو بند کرنا مقصود ہے - یا اس کا کوئی اور مقصد ہے - اگر ان جرائم کو روکنا ہی مقصد ہے تو پھر شراب بھی بند کرنا چاہیئے - خواہ وہ ہمارا کوئی وزیر ہی کیوں نہ ہو جو شراب پی کر ہوائی جہاز سے ہی کیوں نہ اتر رہا ہو - یہ جرم ہونا چاہیئے - اور خواہ وہ ہمارے اس ہاؤس کا کوئی لڑکے سے بڑا ممبر ہی کیوں نہ ہو جو شراب پیتا ہو - اگر کوئی مجسٹریٹ شراب پیتا ہو تو وہ بھی جرم ہونا چاہیئے - ایک طرف تو آپ چھیڑخانی

کو جرم قرار دیتے ہیں - اور لوگوں کو شک وشبہے کی بنا پر اشتہاری مجرم اور بدمعاش قرار دیتے ہیں - لیکن دوسری طرف ہمارے مجسٹریٹ حواسوں کو بلا کر چھیڑخانی کے محرکات پیدا کرتے ہیں - آپ ہی خیال فرمائیے کہ جب طوائف کو سرکاری ذرائع سے بلایا جائے اور ان کو نچوایا جائے - سرکاری ذرائع سے ہی شراب کا انتظام کیا جائے اور مہمانوں کی مہمان نوازی کی جائے اور اسی طرح قمار بازی سے ٹیکس وصول کیا جائے - آپ آج کا ایجنڈا ہی ملاحظہ فرمائیں - اب میں اسے بدقسمتی کہوں یا کیا کہوں - اس میں قمار بازی پر ٹیکس موجود ہے - اور گھوڑ دوڑ پر ٹیکس بھی موجود ہے - تو گویا آپ جوئے پر ٹیکس لگا کر اپنی آمدنی میں اضافہ کر رہے ہیں - اسی طرح شراب کی آمدنی میں اضافہ کرنے کے لئے حکومت شراب خانے کھلوائے گی - با قاعدہ چلنے چلانے کی اجازت دے گی - اور سنیمائوں میں باقاعدہ معاشقے کے تماشے رکھیں گے - اور جہاں لوگ نہیں چاہتے وہاں بھی آپ سنیما جاری کرانے کی کوشش کرتے ہیں - میرے پاس ایسے نظائر موجود ہیں جہاں اس سلسلے میں شرفا کی درخواستیں موجود ہیں - مثلاً ٹوبہ ٹیک سنگھ وہ جگہ ہے جہاں کے لوگوں نے یہ کام نہ ہونے دیا - اور جہاں سنیما بنانے کی تجویز تھی اس جگہ کو شرفاء نے خرید کر یونہی بے کار رکھا ہوا ہے تا کہ وہاں سنیما نہ بن سکے - مجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہاں آپ نے اس کی تلافی یوں کرائی کہ ہمارے وزراء نے بجائے اس کے کہ وہ قوم کی عزت افزائی کرتے اور حق کا ساتھ دیتے - انہوں نے ایسے لوگوں کو بچانے کی کوشش کی - اگر آپ ایسے لوگوں کی عزت افزائی کریں گے - اور ان کو بچانے کی کوشش کریں گے تو آپ اپنے ملک کے لوگوں کے کردار کو کبھی بلند نہیں کر سکتے - اور نہ ہی اس ملک کی اصلاح کر سکتے ہیں -

جناب صدر - میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تعزیرات - عدالت اور مقدمات کے سلسلے میں شرعی نکتہ نگاہ یہ ہے کہ کسی بے گناہ کو سزا نہ ملے - اور کسی گنہگار کی رعایت نہ ہو - عدالت اور شہادت کے یہی دو اصول اور یہی دو باتیں ہیں - یعنی اصولاً کسی بے گناہ کو تکلیف نہ پہنچے - اور کسی گنہگار کی رعایت نہ ہو - تاکہ اس کی ہمت افزائی نہ ہو - جرائم کا انسداد تبھی ہوگا کہ مجرم کی رعایت نہ ہو - اور اس سے زیادہ ضروری یہ چیز ہے کہ کسی شریف اور بے گناہ کو ملوث نہ کیا جائے - یہ دونوں باتیں اپنی اپنی جگہ ضروری ہیں - مجوزہ آرڈیننس یہ دونوں مقاصد پورے نہیں کر سکتا - ایک تو آپ نے اس میں قانون شہادت ہی نظر انداز کر دیا ہے - آپ کا قانون شہادت اسلامی قانون شہادت کی نقل ہے - میں نے اس کا مطالعہ کیا ہے - اس کا بڑا حصہ ماسوا دو ایک باتوں کے اسلامی قانون شہادت سے لیا گیا ہے - جہاں تک میں نے آپ کے دیوانی اور فوجداری قانون کا مطالعہ کیا ہے - میں نے دیکھا ہے کہ یہ دونوں ہدایہ کی نقل ہیں - سوائے اس کے انگریز نے اپنے مفاد کی خاطر اس میں دو ایک جگہ ترمیم کی ہے - اور جسکی درستی کے لئے آپ نے یہ آرڈیننس نافذ کیا ہے - اس موضوع کو میں آئندہ کسی موقع کے لئے چھوڑتا ہوں -

جناب صدر - آپ کو معلوم ہے کہ قومی اسمبلی کے ڈھاکہ کے اجلاس میں ہمارے دستور میں ترمیم ہو چکی ہے - جس کی رو سے آئندہ کوئی قانون اسلامی احکامات کے خلاف نہ بنایا جائے گا - بلکہ جو قوانین پہلے بن چکے ہیں ان کو بھی اسلام کے مطابق بنایا جائے گا - تو میری گذارش یہ ہے کہ ہمیں کم از کم اپنے بنائے ہوئے قوانین کو تو نظرانداز نہ کرنا چاہیئے -

آپ کے اس آرڈیننس کا تاریک پہلو یہ ہے کہ یہ قانون بے گناہوں کو ذلیل کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے - میں یہ نہیں کہتا کہ سب لوگ ایک جیسے ہیں - لیکن ایک مثال محترم علامہ صاحب نے بیان فرمائی ہے اور ایک شخص کا نام میں نے کل لیا تھا - یعنی میاں فتح اللہ کا جیل نہایت شریف آدمی ہیں - پہلے وہ مسلم لیگ کے صدر رہ چکے ہیں - پاکیزہ - اور شریف ترین انسان ہے - شریف ترین گھرانے سے تعلق رکھتا ہے - ان کو اس وقت غنڈہ ایکٹ کا تحت گرفتار کیا ہوا ہے - اور ان کی ابھی تک ضمانت ہاں نہیں ہو سکی - اور یہ محض اس لئے کیا گیا ہے کہ وہ مظلوم تنوریوں کی سرپرستی کرتے ہیں - اور یہ کہتے ہیں کہ ان پر فلاں فلاں الزام ہے -

(حزب اختلاف کی طرف سے Shame Shame کی آوازیں -)

Mr. Speaker : I had asked the members, rather requested them, in the previous Session that the word Shame" should not be used.

وزیر خزانہ - جناب والا - آپ نے انگریزی میں فرمایا ہے - مولانا صاحب انگریزی نہیں سمجھتے -

مسٹر سپیکر - مولانا صاحب - میں نے گزشتہ اجلاس میں ممبر صاحبان Shame غیر پارلیمانی ہے - اور اس کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ لفظ کے بعد آج تک یہ لفظ استعمال نہیں ہوا -

مولانا غلام غوث - بہت اچھا جناب - میں اس کی تائید کرتا ہوں - اس سے تو افسوس کا لفظ بہتر ہے - تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس کا غلط استعمال ہو سکتا ہے - لیکن جب ہم یہ کہتے ہیں کہ جناب ایک سخت قسم کا قانون جاری کریں - تو ہمارے معزز وزرا کہتے ہیں کہ دیکھو پولیس والوں کا کوئی اعتبار نہیں - یہ چھوٹی موٹی شہادت مہیا کر کے لوگوں کو درے لگوا دیں گے - ایک طرف تو یہ آپ اپنی پولیس کے خلاف ملامت کا ریزولیشن پاس کرتے ہیں اور اسے باقاعدہ طور پر غیر ذمہ دار قرار دیتے ہیں - اور دوسری طرف وہ ان کے ہاتھ میں ایسی چیزیں دیتے ہیں - تو ایسی صورت حال میں کسی شریف کی عزت ان کی دست برد سے کیسے بچ سکتی ہے -

ایک طرف اس کا تاریک پہلو یہ ہے - شریعت یہ چاہتی ہے اصول یہ چاہتا ہے - اخلاق یہ چاہتا ہے اور دنیا کا صحیح اصول یہ چاہتا ہے کہ ایک شخص کو جب مجرم قرار دیا جائے تو اس کا جرم ثابت کرنے کے لئے شہادتیں ہونی چاہیئیں - اور جب جرم ثابت ہو جائے تو اس کو سزا دو - عنایت الرحمن عباسی صاحب نے اپنے خیالات اور جذبات کا جو اظہار کیا ہے وہ صحیح ہے کہ ایک صحیح مسلمان کو غنڈہ گردی برداشت نہیں کرنا چاہیئے - اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ایک قانون بنا ڈالیں اور اس کے ذریعہ معزز اور شرفا کی عزت پر ہاتھ ڈال سکیں اور دوسری طرف غنڈہ گردی کو روک نہ سکیں - میری سمجھ میں نہیں آتا کہ موجودہ حکومت اگر جرم کو روکنا چاہتی ہے تو زیادہ سے زیادہ یہ ہو سکتا ہے کہ پردے کے اندر زنا کو جائز سمجھیں لیکن سامنے چھیڑخانی کو قابل سزا قرار دیں - پردے میں شراب پی لیں تو کوئی حرج نہیں - یعنی مہذب طریقہ سے جو

چاہیں کریں -اسی طرح جوا کے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہیں اونچے طبقہ میں تو جوا کھیلنا تو کوئی برائی نہیں سمجھی جاتی - پھر سمگلنگ کو دیکھ لیجیئے - بڑے بڑے لوگ اس میں ملوث نظر آئیں گے - حال ہی کا ایک واقعہ ہے - ایک صاحب ۱۸ لاکھ روپیہ کا سونا بھارت کو موٹر میں لے جاتے ہوئے پکڑے گئے ہیں -

مسٹر سپیکر - یہ امور عام بحث کے لئے محفوظ کر لیجیئے -

مولانا غلام غوث - جناب صدر - میں نہایت اختصار کے ساتھ عرض کروں گا کہ یہ غنڈہ گردی کے متعلق آرڈیننس جو کراچی پر لگایا جا رہا ہے یہ نہ تو اپنے مقاصد میں کامیاب ہو سکتا ہے نہ ہی اس سے شرفا اور نیک شہریوں کی عزت محفوظ رہ سکتی ہے اس لئے میں اس کی مخالفت کرتا ہوں -

چودھری محمد ابراہیم (سیالکوٹ - ۲) - جناب صدر - یہاں ایک غلط تاثر پیدا ہو گیا ہے - وہ یہ کہ اس جانب سے جو تقاریر ہوئی ہیں وہ غنڈہ گردی کی حمایت میں ہیں ایک شریف انسان یہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ کوئی غنڈہ گردی کی حمایت کرے - اس وقت جو مخالفت کی جا رہی ہے وہ اس لئے ہے کہ یہ قانون جو بنایا جا رہا ہے یہ نہایت ہی نازک ہاتھوں میں ہے اس سے عوام کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا ہے - جیسا کہ اس سے پہلے کہا جا چکا ہے سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان لوگوں کی اصلاح ہونی چاہیئے جن کے ہاتھوں میں یہ قانون دیا جا رہا ہے - جب یہ ہو جائے گا تو پھر اس قانون کی ضرورت ہی نہیں رہے گی -

یہ ایکٹ ۱۹۵۲ء سے چلا آ رہا ہے اور اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ جرائم کی رفتار خوفناک سرعت کے ساتھ ترقی کر رہی ہے - سب سے بہتر چیز یہ ہے کہ آپ اپنی اصلاح کرلیں -

penia lcode میں ایک باب کے اضافہ کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا - جس بات کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ اس پر ٹھنڈے دل سے غور کریں - اس کے اسباب تلاش کریں کہ غنڈہ گردی اور جرائم کیوں بڑھ رہے ہیں اور قانون شکنی کیوں ہو رہی ہے اس کی تہ میں کونسے اسباب ہیں - نیز وہ کون سے ذرائع ہیں جن سے ہم قانون کا احترام کراسکتے ہیں -

جناب صدر - یہ کوئی چھوٹا مسئلہ نہیں اس پر انسانی زندگی کا پورا دار و مدار ہے - سوسائٹی میں اس کو قائم ہونا چاہیئے قانون کا احترام ہونا چاہیئے قرآن حکیم کی نگاہ میں بھی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے سارے مفکر بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ فساد کی - غنڈہ گردی کی - قانون شکنی کی ایک ہی وجہ ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہوا ہے -

ولو اتبع الحق هم لفسدت السموات والارض و من فيهن

یعنی فساد کی جو بڑی وجہ ہے وہ یہ ہے کہ لوگ اپنی خواہشات کی پیروی اس حد تک کرتے ہیں کہ وہ حق کو پس پشت ڈال دیتے ہیں وہ فساد میاں بیوی کے درمیان ہو - فرد فرقہ کے درمیان ہو یا ملک ملک کے

درمیان ہو - اس وقت خواہشات کا ایک سیلاب امڈا آرہا ہے - خواہشات کی تکمیل کے لئے ایسے وسائل فراہم کئے جا رہے ہیں کہ جو کچھ ہو رہا ہے اگر یہ نہ ہو تو اور کیا ہوتا یعنی غنڈہ گردی نہ ہو تو اور کیا متوقع ہو سکتا ہے - ہم ان تمام وسائل کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں - جو قانون شکنی کی جانب طبیعتوں کو لے جا رہے ہیں - اور حق کو نظر انداز کر رہے ہیں - جب یہ صورت ہوگی کہ قوانین کے ابواب میں ایک اور باب کا اضافہ کر دینا ہے یا اس قانون کی توسیع کراچی تک کر دینا ہے اور ایک سال کی مدت اور بڑھا دینا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ جیسے پہلے یہ قانون ناکام رہا ہے اب بھی بالکل ناکام رہے گا - اور اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا -

صاحب صدر - سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ آپ کی قانون سازی کا دائرہ اتنا وسیع ہونا چاہیئے کہ وہ حق کی وضاحت کر دے - اگر حق واضح ہو جائے تو پھر اس کی تبلیغ اور تربیت بڑی آسانی سے کی جا سکتی ہے - مصیبت یہ ہے کہ یہاں ہر شخص اپنے لئے آپ مفتی بنا ہوا ہے وہ اسی کو حق سمجھتا ہے جس کو اس کا اپنا من قبول کرے یا جس کو اس کی اپنی طبیعت قبول کر لے - مثال کے طور پر تربیت کا سب سے بڑا فریضہ وزیر تعلیم پر ہے لیکن ان کے نزدیک حق یہ ہے کہ وہ مخلوط محفلوں میں چلے جاتے ہیں عورتوں کے محفلوں میں چلے جانا ان کے نزدیک کوئی بری بات نہیں -

Mr. Speaker : This in not relevant.

چودھری محمد ابراہیم - یہ ایک واقعہ ہے جس کی طرف اشارہ کرنا ضروری ہے - یہ فساد تو ان لوگوں کی جیبوں سے ابل رہا ہے - آخر ان سے کیوں نہ پوچھا جائے - ہمیں اپنے جواں سال اور جواں بخت وزیر صاحب سے جو توقعات وابستہ تھیں وہ خاک میں مل گئیں - کل ہی یا اس سے پہلے ایک سیمنار ختم ہوا ہے جو محکمہ تعلیم نے قائم کیا تھا - جہاں وہ باپردہ عورتیں بھی تھیں جنہوں نے اپنا گھونگھٹ بالکل نہیں اٹھایا تھا انہیں مردوں کے ساتھ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر باتیں کرنا سکھایا جا رہا ہے اور یہ سب کچھ امریکہ کی طرز پر ہے وہاں سے ہمیں نہ صرف دودھ مل رہا ہے اور نہ صرف گندم مل رہی ہے - بلکہ وہاں سے بے حیائی اور فحاشی بھی درآمد ہو رہی ہے - یہ ہے اصل وجہ جس سے غنڈہ ازم بڑھتا ہے -

جب دلوں سے قانون کا احترام اٹھ جاتا ہے جب ہر شخص اپنی خواہش کو حق قرار دے دیتا ہے تو یہی غنڈہ گردی ہے یہی قانون کی بے حرمتی کا سبب ہے - سب سے بڑی ضرورت جو میں سمجھتا ہوں یہ ہے کہ اگر یہ لوگ اپنے حق میں اور پاکستان کے حق میں قطعاً کوئی خیرخواہی کا ادنیٰ سا بھی خیال رکھتے ہیں تو انہیں دو ٹوک فیصلہ کرنا چاہیئے کہ آپ کو امریکہ کی راہ پر چلنا ہے یا اسلام کی بتائی ہوئی راہ پر چلنا ہے اور اس کی پابندیوں اور زنجیروں اور قیود کو برداشت کرنا ہے - اگرچہ یہ بڑی قیود ہیں لیکن اس کے بغیر ہم دیکھ رہے ہیں کہ دنیا بھی برباد ہو رہی ہے اور آخرت کا تو خیر بنے گا ہی کیا -

صاحب صدر - میں اس فساد فی الارض کا سبب یہ نہیں سمجھتا کہ یہاں قانون کی کمی ہے یا پہلے قانون میں کچھ خامیاں تھیں اور اس ایک قانون کے لانے سے وہ خامیاں دور ہو جائیں گی بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ہمارے معاشرہ کو اصلاح حال کی ضرورت ہے - نفسیات کا یہ ادنیٰ سا مسئلہ ہے کہ اگر آپ بچپن سے کا اس کے بعد تربیت کو صحیح انداز پر لگا دیں تو پھر اس شخص کو کسی بھی راہ پر چلا سکتے ہیں -

صاحب صدر - ہم دن رات دیکھتے ہیں کہ ہمارے سنیما ریڈیو آرٹ کونسلیں ہمارے یہ رات رنگ کے میلے یہ جب سراسر انسانوں کی خواہشات کی پیروی کی طرف راغب کرتے ہیں تو پھر ان قوانین کے ذریعہ ہم کوئی ادنیٰ سی اصلاح کی توقع بھی نہیں رکھ سکتے -

میری گذارش صرف یہ ہے کہ ان ساری چیزوں کو ہم حدود کے اندر رکھیں اور کوئی جچتا ہوا طریقہ اختیار کریں لیکن آپ نے ابھی تک یہ فیصلہ ہی نہیں کیا کہ آپ کا کیا طریقہ ہوگا جسے آپ قبول کریں گے اور یہ سمجھ لیں کہ یہ حق ہے اور اس کے تحت اپنے آپ کو بام ترقی پر پہنچائیں - آج دنیا جن ترقی کی منزلوں پر پہنچ رہی ہے انہیں نے دراصل اپنے لئے دسپلن کے حدود مقرر کر رکھے ہیں ان کی تہذیب کے تقاضے ہماری تہذیب سے الگ ہیں لیکن بہرحال وہ ان پابندیوں کو قبول کئے ہوئے ہیں -

صاحب صدر - میں اس سلسلے میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ جو امن قائم کرنے کے لئے یہ لوگ کوشش کر رہے ہیں اور قانون کی پابندیاں لگا رہے ہیں ہماری گورنمنٹ کا یہ رویہ ہے کہ غنڈوں کو سر پر چڑھایا جائے اور شریف لوگوں کو ستایا جائے اب ہم یہ دیکھ رہے ہیں اس سلسلے میں حافظ رحمت اللہ نے فرمایا ہے کہ

اسپ تازی شدہ مجروح بہ زیر پالاں

طوق زریں ہم در گردن خر می بینم

غلط کار لوگوں کو کرسیوں پر بٹھا رہے ہیں جو امن اور قانون کے لئے اپنی پوری سعی اور کوشش کرتے ہیں وہ ان کی نگاہ میں معتوب ہو رہے ہیں - ایک اور چیز جو ان عناصر کی حوصلہ افزائی کرتی ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے اسمبلی ہال کے باہر جو فضا قائم ہو چکی ہے اس میں بہت گھٹن ہے -

Mr. Speaker : The member should take up this point in general discussion

چودھری محمد ابراہیم - بہرحال میں اس کا موقع سمجھتا ہوں کہ وہ لوگ اس گھٹن کو محسوس کرتے ہیں -

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, I thought that this very simple and innocent piece of legislation will not invoke such heated debate and controversy but it since has, which, I very respectfully submit, is unmerited, I feel constrained to make a few submissions.

The case of Honourable Mr. Gurmani has been extensively quoted from the debates of the Assembly who had piloted this Bill before the Constituent Assembly in the year 1952. But no member on that side had the courtesy to even add to that this legacy which we have got from the then Muslim League Government of which Khawaja Nazimuddin was the Prime Minister, Sardar Bahaddur Khan, Mian Mumtaz Daultana and the like were Minister in the cabinet when the Control of Disorderly persons Act was enacted in the year 1952 and was applicable to the city of Karachi.

The reading of the Act, as it is, would not indicate that this Act was intended to apply or to cover a particular portion of the city or was intended to applly to the city of Karachi for a limited period except that original by the life of this Act was limited to five years which extended from 1957 on wards till this date. My submission, therefore, is that there is nothing in the Act to say that it was intended to apply for a limited period. It depends upon the conditions which prevail in a particular part of the Province and the necessity of any legislation.

The member from Karachi actually wanted to know the figures of the cases pending, the cases decided and the results achieved by which he actually wanted to measure the efficiency of this legislation. I would very respectfully submit for his information that I have not got the figure available with me. But if the information of the member from Karachi says that the crime has declined and dwinedled down then I may say that this piece of legislation has proved more effective and is the greatest reason why it should remain on the Statute Book. becuase it has been successful in curbing the mischief and the crime which the goondas would have committed in the city of Karachi.

The Honourable member from Karachi or any other member on that side of the House has not been able to cite a single instance of the abuse of this Act in the city of Karachi . Not a single case has been cited. Irrelevant reference have been made to the abuse or misuse of the Goonda Act elsewhere in the Province.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqi : On a point of order . Am I to understand that the learned Law Minister means that if a case is not registered the crime has declined. I want facts and figures, as to how many cases have been registered and how many persons have been declared goondas; whether in twelve years even twelve persons have been declared goondas under the Disorderly persons Act. This is number one.

I want to know, because my information is that not even twelve people in twelve years have been declared and against whom orders under the goondas Act stand. I wanted to know, how many cases were detected and registered in the past year and how many cases are pending . The mere fact is that your Administration or the Police has been ineffective or there is an inherent defect in the law that they have not been able to round up people. My complaint is that so far as the undesirablement is concerned that is there. Your law has failed, your Administration has failed and that is why there is no purpose in extending it. Last time, you will recollect sir, that I objected to it.

Mr. Speaker : This is no point of order. The member is making a speech.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqi : I am just elucidating my point of order, sir,. I find that the Law Minister should understand so that he may be in a position to advance real and genuine arguments. He is placing his argument on a false ground altogether. It is not my case that the crime has declined. My case is that your Administration has not adopted proper measure to detect it.

(A voice : It is a speech)

Mr. Speaker: This is no point of order. ('interruptions') order, order.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqi : Every responsible citizen would feel gratified if a law to curb the unsocial element is brought in but that should be a real law. It should not be a farce. It should not be a dead law on the Statute Book. It should not be a law which is not applicable and which is not able to control the goonda element.

Mr. Speaker : This is not a point of order.

Minister of Law : It was everything combined. He had reserved for himself the right of reply and he has availed of that right. I think he will go satisfied when he goes back to his constituency.

I was submitting that two cases have been cited alleging the abuse or misuse of the Goonda Act elsewhere here in this Province. May I again remind my friends on that side who is responsible who is the pioneer of this Goonda Act here in the Punjab? the worthy Mr. Mumtaz Daultana, President of the Punjab Muslim League at one time and it is again his legacy which is being continued from year to year.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : On a point of order. Who was the pioneer of false case against Mir Ghulam Ali Talpur when one Unit was being formed?

Mr. Speaker : This is not the Question Hour.

Minister of Law : The President of the then Muslim League, Mr. Khuhro. That is the reply.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : Who was his lieutenant who was the Advocate-General?

مسٹر حمزہ - چڑھتے سورج کے پجاری -

Minister of Law : Maulana Ghulam Ghaus has made a reference to the case of Mian Ata Ullah, who he said.....

مولانا غلام غوث - اردو میں فرمائیں -

وزیرقانون مولانا صاحب - میں یہ عرض کر رہا ہوں - کہ آپ نے فرمایا تھا - کہ میاں فتح اللہ کو ایک جھوٹے مقدمے میں ماخوذ کیا گیا تھا - تو اس سلسلے میں جو اطلاع میرے پاس آئی ہے - اس سے یہ معلوم ہوتا ہے - کہ یہ میاں فتح اللہ صاحب جس کی آپ تعریف کر رہے تھے - اور جو اپر تناول سے تعلق رکھتے ہیں - ملازمین میں فسادات کرانا ہی ان کا کام ہے - ان کا اور کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے - وہ اسی طرح فسادات کراتے ہیں - اور ان کی گزر اوقات ہی اسی سے ہوتی ہے -

مولانا غلام غوث - وہ وہاں کے رئیس اعظم ہیں -

Minister of Law : Mr. Ansari made a reference to the ruler of Egypt and described his simple life. May I again very respectfully remind him. .....

Minister of Finance : What ruler, the present one or Cleopatra

Minister of Law. : The present one, whose wife goes on a cycle. May I very respectfully remind him that the author of this ordinance, the personality behind it. I mean the Governor can never be compared with the one which he has mentioned regarding the simple life that he is leading. Sure enough, on that side of the House day before yesterday you gave him compliments that he has not been indulging in any illegal or irregular allotmenst he has never had any industry. He is living upto his means. You should envy that and should be prepared to follow it up.

ڈاکٹر افتخار احمد خان - یہ خوشامد کرنے کا موقع ڈھونڈھا ہے dismissal کا خطرہ ہے کیا ؟ کیا ؟

Minister of Law : Much has been said why this ordinance was issued and why the Government could not wait for one month more. I have already explained Sir that the original Act was to expire on the 30th on the last month, reather month before last, and as I very respectfully submitted the Government could not possibly afford to let loose goondaism in Karachi. Added to that the bitter experience that we have had here that is not a smooth sailing and that any bill which the Government has brought forward even at the request, at the behest and at the command of the Opposition, has always been met with a motion from the Opposition that this may be referred to the public for eliciting public opinion, this be referred to a Select Committee. I don't for a moment say that this is not their right. It is their constitutional right and, for ought, we know that this bill might have dragged on for months, many months, not one month, and which, sure enough, the Government could not afford to wait.

With regard to the provisions of the bill, Mian Latif.....

علامہ رحمت اللہ ارشد - ہم نے یہاں دو دو منٹ میں بھی بل پاس کئے ہیں -

Minister of Law : Mian Latif referred to the provisions of the bill and repeatedly said that we should read it, re-read it and then consider whether this resolution should be pressed before the Assembly for its decision. My submission is I am not as intelligent as he is; I am every slow to understand; I must admit that I have read it. It is a very effective piece of legislation. It is not all that Mian Latif has said that a person is simply to be declared a goonda or a dangerously disorderly person. Although he can be bound down for a period of three years with effective sureties, which if he fails to give he goes to jail for three years, not only that but once having been declared a goonda or a dangerously disorderly person, the punishment for any offience which he may commit and the offences are given in the Schedule is enhanced, which in some cases from one year extends to seven years. So I would submit that it is not a mere declaration of a goonda or disorderly person under this Act, but it is very effective in the sense that it serves as a very good deterrent and that, I repeat again, is responsible for bringing down crimes in Karachi. My friend from Karachi might have a very strong case he feels he has one-but our figures show that that is not the case, and he is not properly informed, and I would appeal to him that he should join hands with me in getting it passed. As the Leader of the House says, if the members there and the members on this side feel that this piece of legislation is still ineffective, we can surely give more stringent bill. With their co-operation, we will bring in another bill and we can see that the needs of Karachi are adequately met.

ڈاکٹر حمزہ پوائنٹ آف آرڈر -

جناب سپیکر - عرض یہ ہے - کہ جناب وزیر قانون صاحب نے قافی وقت لیا ہے - اور بہت ہی وجوہات پیش کیں - اور قانون کی حمایت میں قافی استدلال کیا - وہ برائے مہربانی اس قدر بتائیں - کہ یہ قانون موثر ثابت ہوا ہے - اور اگر موثر ثابت نہیں ہوا - تو اس کے موثر نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر قانون - موثر ثابت ہوا ہے -

ڈاکٹر حمزہ - ذرا اٹھ کر اپنی زبانی ارشاد فرمائیں -

Mr. Speaker : That is no point of order.

The question is:

> That the Assembly do approve of the Karachi Control of Disorderly Persons (Amendment) Ordinance, 2964, promulgated by the Governor of West Pakistan on 28th April, 1964.

The Motion was carried.

WEST PAKISTAN HORSE-RACE BETTING TAX (AMENDMENT) ORDINANCE, 1964.

وزیر خزانہ - (شیخ مسعود صادق) - جناب والا - میں نے ابھی ابھی قافو حزب اختلاف سے بات کی تھی - کہ میں نے چونکہ آج لاہور سے باہر چند دنوں کے لئے جانا ہے - اور چونکہ میرا بل نمبر ۴ پر ہے - یعنی West Pakitan Horse Race Bettrig Tax Act. تو میں نے ان سے عرض کیا تھا - کہ اس بل کو پہلے لے لیا جائے -

Mr. Spaeker: Has anybody any objection to it.

خواجہ محمد صفدر - اگرچہ ضابطہ اس امر کی اجازت نہیں دیتا - لیکن قافو ایوان کی مصروفیات کے پیش نظر جو درخواست انہوں نے اس ایوان کے سامنے پیش کی ہے - میں اپنی اور اپنے دوستوں کی جانب سے اس درخواست کی منظوری میں کسی قسم کی مزاحمت نہیں کرتا ہوں -

خواجہ محمد افتخار احمد خان - میں اس میں ایک ترمیم کرتا ہوں ، کہ اگر وہ کسی نیک مقصد کے لئے جا رہے ہیں - تو - اور اگر الیکشن میں کوئی "جھرلو" چلانے کے لئے جا رہے ہیں - تو میں اس کی مخالفت کرتا ہوں -

وزیر خزانہ - نیک مقصد کے لئے جا رہا ہوں -

خواجہ محمد صفدر - تو میں یہ عرض کروں گا - کہ اس آرڈیننس کے بعد آج اور کوئی آرڈیننس زیر بحث نہ لایا جائے -

Mr. Speaker : Khawaja Sahib I can't say how much time it will take.

Mr. Speaker : They say that there should be no pusiness after the passage of this ordinance. That is upto the House.

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) - میں آپ کو خوش کر دیتا ہوں - میں اسے پانچ منٹ میں ختم کر دوں گا -

Sir I beg to move:

> That the Assembly do approve of the West Pakistan Horse-race Betting Tax (Amendment) Ordinance, 1964, promulgated by the Governor of West Pakistan on 26th May, 1964.

Mr. Speaker : Motion moved is:

> That the Assembly do approve of the West Pakistan Horse-race Betting Tax (Amendment) Ordinance, 1964, promulgated by the Governor of West Pakistan on 26th May, 1964.

Khawaja Muhammad Safdar : Opposed Sir,

وزیر خزانہ - جناب والا - پتہ نہیں کہ وہ کیا اعتراض کریں گے - ہماری پروپوزیشن آف لاز کی پالیسی ہے - خواجہ صاحب مجھے گالیاں دیتے ہیں اور میں روز کھاتا ہوں لیکن خواجہ صاحب تو خود تسلیم کر چکے ہیں کہ اندرونی طور پر اور بیرونی طور پر ہماری پالیسی پروپوزیشن آف لاز ہے - اس کے بعد اگر خواجہ صاحب پھر بھی ہماری مخالفت کرنا چاہتے ہیں - تو بصد شوق کریں - جتنی جلدی انہیں پاس کر لیں گے اتنی جلدی چھٹی ہو جائے گی -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - جناب مقصود صادق نے - - - (قطع کلامی)

وزیر خزانہ - میرا نام مقصود صادق نہیں بلکہ مسعود صادق ہے - میں نے تو پہلے ہی کہا ہے کہ جتنی مرضی مجھے گالیاں نکال لو لیکن انہیں پاس کر لو -

مسٹر افتخار احمد خان - اس طریقہ واردات کا ہمارے پاس کیا علاج ہے ؟

مسٹر سپیکر - یہ کہ آپ ان کو پاس کر دیں -

مسٹر افتخار احمد خان - یہ پرانے کھلاڑی ہیں - آخری نشانی ہیں اور روز گالیاں دیتے ہیں پرانے سیاستدانوں کو - سب کو چکر دیتے ہیں -

Mr. Spaeker Is the member on a point of order.

مسٹر حمزہ (لائلپور - ۶) - جناب سپیکر - مقصود صادق صاحب نے لاہور سے باہر چند مصروفیات کی بنا پر اس آرڈیننس کو آج ہی ایوان کے سامنے پیش کرنے کی درخواست کی تھی اور وہ قبول ہوئی - بہتر یہ تھا کہ زحمت

چند روزہ ہے اور اس عارضی زندگی کا خیال کرتے جو ہمیں نصیب ہوئی
ہے - اگر وہ اس زندگی کو عارضی سمجھتے تو کم از کم اس قسم کا
آرڈیننس اس ایوان میں پیش نہ کرتے - لوگوں کو ترکانے کے لئے موجودہ گورنمنٹ
نے اس مملکت کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کا نام دیا ہے - میں سمجھتا ہوں
کہ اس آرڈیننس کو لاتے وقت اگر وہ ساتھ ہی ساتھ اس قسم کا ایک
ریزولیوشن بھی پیش کر دیتے کہ کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی جو مرکزی
حکومت نے مقرر کی ہے اس کو توڑ دیا جائے اور اس کے علاوہ اسلام
پر بھی احسان کرتے - کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ طوطے کی طرح اسلام کے
لفظ کو رٹنا ٹھیک نہیں - ان کو یہ پتہ ہے کہ دنیا میں اسلام کا ایک
خاص مقصد حیات ہے - ایک اچھی چیز کو بدنام کرنا مناسب نہیں - نعرے
آپ کیا لگاتے ہیں اور عمل آپ کا کیا ہے - وہ قانون جو کتاب و سنت کے
خلاف ہے اس کو منسوخ کریں - اگر آپ یکسانیت کے نام پر اس کو نافذ کریں
تو یہ انتہائی بری بات ہے - یکسانیت کے ساتھ ساتھ اگر انسانیت کا بھی
دامن نہ چھوڑا جائے تو کیا ہی بات ہے - زندگی عارضی ہے - لیکن آپ
نے اسے اس قدر دائمی سمجھا ہے کہ اس قسم کے قوانین آپ ایوان میں
لاتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ دین کا مذاق اڑاتے ہیں - جناب سپیکر حقیقت حال
یہ ہے کہ افراد نے اس ملک میں اسلامی طریقہ زندگی کو اپنانے کے لئے بڑی
جد و جہد کی وہ محض اس لئے ناکام ہوئی کہ ہماری طریقہ [illegible]
جو اس ملک میں برسر اقتدار رہی ہیں انہوں نے اسلام کے نام کو محض اپنی
اغراض کے لئے استعمال کیا اور ہر وہ جد و جہد جو [illegible] اسلامی
اصولوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کی گئی اس کے [illegible]
کے روڑے اٹکائے گئے آپ کو یاد ہوگا کہ گورنمنٹ نے اگر کسی منظم جماعت
نے منظم طریقہ سے اس مقصد حیات کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی ایسی
جماعت کو خلاف قانون قرار دے دیا - عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ
ہمیں قومی مفادات پر ذاتی مفادات کو قربان کر دینا چاہیئے - میں ان سے
دریافت کرتا ہوں کہ آپ بتائیے جب آپ ملکی آبادی کو جوا یا مہذب قسم
کا جوا کھیلنے کا عادی بناتے ہیں یا آپ ٹیکس لگا کر اس سے کچھ آمدنی
ہی کیوں نہ حاصل کرتے ہوں تو بتائیے اس طرح آپ کونسے قومی مفاد کی
حفاظت کرتے ہیں اور کونسی قومی خدمت ہے جو آپ اس ٹیکس لگا کر سرانجام
دیتے ہیں - آپ ایسے افراد کی کونسی خدمت کرتے ہیں جو اپنے ساتھ اور
اپنے معاشرے کے ساتھ ظلم کرتے ہیں - اپنی اولاد اور اپنے عزیز و اقارب کے
ساتھ ظلم کرتے ہیں اور جوا کھیلتے ہیں - حقیقت یہ ہے کہ ایک مسلمان کو
کسی استدلال کی ضرورت نہیں رہتی جب اس کو پتہ چل جائے کہ فلاں کام کو
قرآن نے ممنوع قرار دیا ہے - اس کے بعد استدلال کی گنجائش ہی نہیں رہتی
انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ موجودہ حکومت اپنے آپ کو اسلامی حکومت کہلانے
کا دعویٰ کرتی ہے اور اس کے باوجود اس قسم کے قوانین اس ملک میں
نافذ کرتی ہے جو سراسر اسلام کے منافی ہیں - جناب سپیکر اس قسم کا ہنگامی
قانون ایوان میں لانے سے قبل میں یہ سمجھتا ہوں کہ کیا ہی اچھا ہوتا
کہ ہم قطعی طور پر اعلان کر دیتے کہ ہمارا اجتماعی یا انفرادی طور پر اسلام
سے کوئی واسطہ نہیں - یہ انتہائی خدمت ہوتی - اس صورت میں کم از کم
ہم ایک ضابطہ حیات کو دنیا میں ذلیل و خوار نہ کرتے - حقیقت یہ ہے کہ
غیر ممالک جب پاکستان کی طرف دیکھتے ہیں تو وہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان
مسلمانوں کا ملک اور حکومت اسلامی حکومت ہے مگر جو کچھ اس ملک کے
اندر ہو رہا ہے وہ مسلمانوں کے لئے باعث توہین ہے - ہم اس طرح اسلام کو
بدنام نہ کریں اور ہمارے آباؤ اجداد نے جو کارہائے نمایاں [illegible]

نے بحیثیت مسلمان سرانجام دئیے ان کو ضائع نہ کریں اور اگر ان کی تذلیل نہ کریں - تو یہ اسلام پر احسان عظیم ہوگا - حقیقت یہ ہے کہ موجودہ حکومت سب سے بڑھ کر اور سابقہ حکومتیں بھی اس کس ملک کی آبادی کو تباہی کی راہ پر ڈال چکی ہیں کہ آج اس ملک کے اندر ایسے عناصر جو قبیح عادات کے عادی ہو چکے ہیں اور ان کا تناسب اس قدر تیزی سے بڑھ رہا ہے کہ تھوڑا عرصہ بعد برسر اقتدار طبقہ یہ دعویٰ کرے سکے گا کہ اس ملک کی آبادی ان تمام چیزوں کا مطالبہ کرتی ہے جو اسلام کے صریحاً خلاف ہیں - اگر آپ کے نزدیک اسلام ایک دقیانوسی سابقہ حیات ہے اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام کے قوانین - اسلام کی قدریں بالکل دقیانوسی ہیں تو آپ کو چاہیئے کہ جرأت مندانہ اس کا اعلان کر دیں اور یہ تمام پابندیاں جو اسلام ہم پر لگاتا ہے ان کو دقیانوسی قرار دے دیں اور تمام نئی قدریں جن کو آپ مہذب دنیا کی قدریں تصور کرتے ہیں ان کو اپنائیں - دو کشتیوں میں سوار ہونا کسی لحاظ سے بھی مناسب اور درست یا مفید ہے ثابت نہیں ہو سکتا - حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ کی حکومت یہ تصور کرتی ہے کہ اس ملک کا کام کاج چلانے کے لئے Betting Tax کی ضرورت ہے اور اس سے جو فوائد حاصل ہوں گے وہ نقصان جو مجموعی اور انفرادی طور پر آپ کی آبادی کو لاحق ہوں گے وہ اس کے مقابلہ میں کم ہیں تو اس قسم کے تجربات تو اس قسم کے خیالات اس قسم کا استدلال آپ کو مبارک ہو - حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ نے چند لاکھ روپیہ اس طریقہ سے حاصل کیا لیکن اس کے برے اثرات سے معاشرہ تباہ ہوتا ہے اور ملکی آبادی کو ایک خطرناک قسم کی وبا اور بیماری لگ جاتی ہے بلکہ اس طرح ہم آئندہ نسلوں کو تباہ کرتے ہیں - میں نہیں سمجھتا کہ آپ کن وجوہات کی بنا پر اس قسم کا ٹیکس لگاتے ہیں اور اس سے پیدا شدہ برائیوں کو دوام بخشتے ہیں -

حقیقت یہ ہے کہ آج ہمارے ملک کے اندر برائی اس قدر پھیل چکی ہے اور آئندہ پھیلنے کے امکانات اتنے روشن ہو گئے ہیں کہ ہمیں وہ تمام قدریں جو کہ بحیثیت مسلمان کے ہم اپنائے ہوئے ہیں ہمیں انکو قطعاً بدلنا ہوگا - ہمیں اعلان کرنا ہوگا کہ زنا حلال ہے - زنا انسانی فطرت کا تقاضا ہے - شراب پینے کے لئے جی چاہتا ہے تو اس کو کون روک سکتا ہے - جوا جو افراد کھیلتے ہیں اس سے سوسائٹی کو فائدہ پہنچتا ہے کیونکہ اس سے ہم ٹیکس حاصل کرتے ہیں -

جناب والا - میرے بزرگ و محترم امیر حبیب اللہ سعدی نے پچھلے دنوں جلوب جو کہ پاکستان کی یادگار بنانے کے لئے لگایا گیا تھا اس کے لگائے جانے کے متعلق جب اس ایوان میں مسودہ قانون پیش ہوا - ایک فقرہ کہا تھا -

"اس یادگار کے اوپر آپ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی تحریر کر دیں کہ یہ وہ تمام اصول - مقاصد اور قدریں جن کی تکمیل کے لئے پاکستان معرض وجود میں لایا گیا تھا اس کے نیچے دفن ہیں"

جناب والا - حقیقت یہ ہے کہ جناب مسعود صادق صاحب ہر بات کو مذاق میں لے جاتے ہیں - ان کو سنجیدہ ہم نے کبھی نہیں دیکھا - خدا معلوم وہ کب سنجیدہ ہوں گے -

Mr. Speaker : No personal remarks.

وزیرخزانہ میں نہیں سمجھتا کہ یہ پرسنل ریمارکس کس لئے

ہے -

مسٹر حمزہ - آپ کون ہیں ؟ آپ گورنمنٹ پارٹی کے لیڈر ہیں ؟

Mr. Speaker :- There should be no personal remarks.

Minister of Finance : There should be no personal remarks. You must be heave.

مسٹر حمزہ - جناب والا - حقیقت یہ ہے کہ اگر اس قانون کو لاتے ہوئے آپ کو کوئی شرم محسوس ہوتی ہے اور آپ اس کو پیش کرنے کی ذمہ داری لینے کے لئے تیار نہیں - میں سمجھتا ہوں آپ بذات خود - - - - - -

Mr. Speaker : Please address the Chair.

مسٹر حمزہ - مسعود صادق صاحب کو بذات خود اس چیز کا افسوس ہے اور وہ شرم محسوس کرتے ہیں -

Minister of Finance : I very much object to it. Why is he mentioning my name again and again.

مسٹر حمزہ - آپ گورنمنٹ پارٹی کے لیڈر ہیں -

Minister of Finance : What is the matter. But you should not mention my name.

Mr. Speaker : Mr. Hamza should not name anybody. He may criticise the Government, he may criticise the action of the Government.

مسٹر حمزہ - جناب والا - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ گورنمنٹ کو واضح طور پر اپنی نیت کا اعلان کر دینا چاہیئے کہ وہ اس ملک کو کس طریقے سے چلانا چاہتی ہے - واضح طور پر اعلان کریں تاکہ کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ رہے - آپ اس دین پر احسان کیجیئے - اس کے نام پر احسان کیجیئے - اس ملک کو حاصل کرنے کے لئے یا قوم نے جو کچھ قربانیاں کی ہیں ان پر احسان کیجیئے - آپ اپنی ذاتی اغراض کو پورا کر لیجیئے - آپ اپنی غرضوں کی پرجا کیجیئے لیکن خدا را اس ملک کو جسے اسلامی جمہوریہ پاکستان کہا جاتا ہے اس سے اسلام کے نام کو ہٹا دیجیئے - اور صبح کو اس ایوان کی کارروائی سے پہلے کم از کم - - - - - -

Minister of Finance : Let him move a resolution.

اسلامک ریپبلک آف پاکستان نام ترک کر دینا چاہیئے -

We will send his proposal to the Centre.

مسٹر حمزہ آپ عملی طور پر چاہتے ہیں - - - - - -

Minister of Finance : It is you who

مسٹر حمزہ - آپ اپنی اکثریت کے بل بوتے پر اس ملک کے اوپر اس قسم کے قوانین نافذ کر رہے ہیں -

وزیر خزانہ - ہم یہ بھی پاس کریں گے کہ جو کمیونسٹ آدمی ہے اسے یہاں سے دربدر کر دیا جائے - انشاء اللہ تعالیٰ - ہم تو کمیونسٹ کا نام و نشان مٹائیں گے - کمیونسٹ وہ بھی ہیں - (قطع کلامیاں اور شور)

He is always personal and I very much object to it. (Interruptions).

Mr. Speaker : Order, order.

مسٹر حمیداللہ - پرائنٹ آف آرڈر - میں مولانا غلام غوث صاحب سے سوال پوچھتا ہوں کہ حاکم وقت کی تابعداری مسلمان کا فرض ہے یا نہیں - - - - - - (قطع کلامیاں اور شور)

Mr. Speaker : Please take your seat. Mr. Hamza, come to the next point and in a very cool and calm way.

(اس مرحلے پر مسٹر حمیداللہ بولتے رہے جو شور کی وجہ سے سنائی نہیں دیا -)

مسٹر سپیکر - حمیداللہ صاحب پہلے آپ تشریف رکھیں - - - - - -

مسٹر حمیداللہ جناب ان کے باپ دادا ایسے تھے - - - - - - - - (قطع کلامیاں اور شور)

Mr. Speaker : Order, order . He may please take his seat.

مسٹر حمیداللہ - (قطع کلامی)

Mr. Speaker : The member from Mianwali may please take his seat. He should not disturb the proceedings.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر عرض یہ ہے کہ اس سے قبل اس ایوان میں انتہائی ناخوش گوار واقعہ رونما ہوا تھا - - - - - - - -

Mr. Speaker : The member from Lyallpur may please carry on with his speech. No repetition.

مسٹر حمزہ - لیکن اس دن جناب حبیب اللہ سعدی نے فرمایا تھا - -

Mr. Speaker : He should carry on with his speach but should not repeat it.

مسٹر حمزہ - اس ایوان سے باہر صورت حال کا مقابلہ جو ہمیں کرنا پڑتا ہے وہ ہمیں ہی معلوم ہے اور آپ کو بھی - اس ایوان میں ایسی صورت حال پیدا کر دی گئی ہے کہ ہم اپنے ضمیر کی آواز کا آزادانہ اظہار نہیں کر سکتے -

Mr. Hamidullah : (Interruptions)

Mr. Speaker : The member may please take his seat.

مسٹر حمزہ - جناب والا - میں ان حالات کے پیش نظر اپنی تقریر جاری نہیں رکھ سکتا -

(At this stage Mr. Speaker called upon Khawaja Muhammad Safdar to speak)

خواجہ محمد صفدر - میں نہیں بولنا چاہتا -

وزیر خزانہ - خواجہ صاحب اگر آپ غصے میں نہیں بولنا چاہتے تو میں معافی کا خواستگار ہوں -

خواجہ محمد صفدر - سنیئے جناب والا - ایک صاحب تقریر کر رہے ہیں مگر ہے بعض دوستوں کو ان کی بعض باتیں ناگوار گزرتی ہیں - اس طرح سے اس طرف سے بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جو ہمیں ناگوار گزرتی ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم آپ کے باپ دادا کو یہاں لے آئیں یا آپ ہمارے باپ دادا کو یہاں لے آئیں - - - -

Mr. Speaker : That is very inproper.

وزیر خزانہ - خواجہ صاحب - آپ باپ دادا کی بات کرتے ہیں - اگر وہ میرے بیٹوں کے باپ کو لے آتا ہے تو پھر آپ چپکے سے بیٹھے رہتے ہیں - آپ نے ایک دفعہ بھی اعتراض نہیں کیا - آپ نے ایک دفعہ بھی کوشش نہیں کی کہ اس کو روک دیں - وہ ذاتی حملے کرتا رہا ہے اور آپ سنتے رہے ہیں - افسوس ہے میرے بیٹے کے باپ کو بھی گالیاں دی ہیں -

خواجہ محمد صفدر - اپنے بیٹوں کا باپ تو آپ ہیں -

Mr. Speaker : I think there was nothing personal there should be nothing personal.

حمزہ صاحب کوئی ذاتی حملہ نہ آپ پر کیا گیا ہے نہ آپ کریں نہ ہی کسی اور ممبر پر کیا گیا ہے - آپ کو اس موڑ میں رہنا چاہیئے کہ کسی ممبر نے کسی ممبر کے خلاف کوئی ذاتی حملہ نہیں کیا - شیخ صاحب آپ سے بھی یہی اپیل کرتا ہوں -

وزیر خزانہ - جناب والا - میں نے کوئی ذاتی حملہ نہیں کیا - میں نے بار بار آپ سے استدعا کی تھی کہ حمزہ صاحب ذاتیات میں جا رہے ہیں - میں نے کوئی فقرہ نہیں کہا ہے -

Mr. Speaker : I will now put the question.

The question is:—

That the Assembly do approve of the West Pakistan Horse-race Betting Tax (Amendment) ordinance, 1964, promulgated by the Governor of West Pakistan on 25th May, 1964.

وزیر صحت (بیگم محمودہ سلیم خان) - جناب والا - ۵ تاریخ کو محمد علی صاحب کی جو ایڈجورنمنٹ موشن آپ نے رکھی تھی وہ ۵ تاریخ پر رکھ لیں ان کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Speaker : That will be taken up on the 8th.

(The Assembly then adjourned till 8-30 *a.m. on Thursday,*
(the 4th June, 1964.)

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

SIXTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Thursday, the 4th June, 1964

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore, at 8-30 a. m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqi, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَاْ عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ
وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ۝
وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ
جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَا يَزَالُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ
وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

پ ۱۳ - س ۱۳ - ع ۱۰ - آیات ۳۰ و ۳۱

اور (اے پیغمبر) اسی طرح یہ بات ہے کہ ہم نے تجھ کو ایک اُمت کی طرف بھیجا جس سے پہلے بہت سی اُمتیں گزر چکی ہیں۔ تاکہ جو ہم نے تم پر نازل کیا ہے وہ ان لوگوں کو پڑھ کر سنا دو اور وہ لوگ مہربان سے رحمٰن کو مانتے ہی نہیں۔ کہہ دو وہی تو میرا پروردگار ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اور اگر قرآن ایسا ہوتا کہ اس سے پہاڑ چل پڑتے یا زمین پھٹ جاتی یا مُردوں سے کلام کر سکتے (تو ضرور ایسا ہوتا) مگر نہیں ساری باتوں کا اختیار اللہ ہی کو ہے تو کیا ایمان والوں کو اس سے اطمینان نہیں ہوا کہ اگر اللہ چاہتا تو سب لوگوں کو ہدایت کے راستے پر چلا دیتا اور کافروں پر ہمیشہ ان کے اعمال کے بدلے بلا آتی رہے گی یا ان کے مکانات کے قریب نازل ہوتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آ پہنچے بلاشبہ اللہ کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

DESTRUCTION OF LOCUST HOPPERS IN THARPARKAR DISTRICT

*1428. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Revenue and Rehabilitation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the last rainy season, the West Pakistan National Calamities (Prevention and Relief) Act, 1958, was applied in the Desert Area of Tharparkar District for destroying locust hoppers; if so, from which date ;

(*b*) the number of Jeeps and Vehicles acquired under emergency alongwith the dates of acquisition and numbers of each vehicle;

(*c*) whether any amount has been given to the owners of the Vehicles, if not, why;

(*d*) whether it is a fact that Departments other than Plant Protection Department also look part in this campaign; if so, the names of these Departments;

(*e*) whether it is a fact that the Members and Chairman of B. D. along with the public also took part in the campaign suitable prizes and certificates recognition of their services; if so, when, if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) : (*a*) Yes. The West Pakistan National Calamities (Prevention and Relief) Act, 1958, was enforced throughout West Pakistan, including the Desert Area of Tharparkar district with effect from 24th April, 1958. The district was declared calamity affected, —*vide* notification, dated 6th December, 1961.

(*b*) Altogether 19 jeeps were requisitioned which had already been released. The No. of jeeps and dates of requisition are given below:—

Number of Jeeps		*Date of requisition*
(*i*) TR/69	..	21st July 1962.
(*ii*) TR/4966	..	7th August 1962.
(*iii*) TR/KAB/6169	..	6th August 1962.
(*iv*) KAB/6196	..	2nd August 1962.
(*v*) TR/4171	..	8th August 1962.
(*vi*) TR/28	..	12th August 1962.
(*vii*) TR/105	..	19th September 1962.
(*viii*) TR/83	..	20th September 1962.
(*ix*) TR/4976	..	4th October 1962.
(*x*) HD/4059	..	10th October 1962.
(*xi*) TR/3946	..	18th October 1962.
(*xii*) TR/3271	..	20th October 1962.
(*xiii*) KAB/6474	..	20th October 1962.
(*xiv*) HD/3644	..	22nd October 1962.
(*xv*) KAB/2436	..	20th October 1962.
(*xvi*) HD/4561	..	23rd October 1962.
(*xvii*) TR/5049	..	30th October 1962.
(*xviii*) KRR/9666	..	10th November 1962.
(*xix*) TR/6230	..	4th September 1962.

(*c*) The total amount of compensation which amounts to Rs. 16,010 has been paid to the owners of the Jeeps.

(*d*) Yes. The Department of Revenue and Agriculture took active interest and teachers of Primary Schools also assisted in the campaign.

(*e*) Yes.

(*f*) Yes. Prizes and certificates were awarded on Pakistan Day, the 23rd March, 1963.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Is the West Pakistan National Calamities (Prevention and Relief) Act still in force?

Minister for Revenue and Rehabilitation (Khan Pir Muhammad Khan) : The Act is in force throughout West Pakistan and wherever a calamity arises a notification is issued and is applied there. So it all depends on the existence of calamities. Whenever there is a calamity a notification is issued at the instance of the local officers.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Sir, I want to know whether the notification which was issued on the 24th April 1958 is still in force or to what date it was enforced?

Minister of Revenue : There is no fixed date for a notification. As soon as the calamity is over, the necessity does not remain, Sir. I think by this time there is no calamity, but if the Member wants we can enquire. But my presumption is that because there is on calamity,there is no need for this.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Sir, this act was enforced on 24th April, 1958 and the jeeps were acquired in 1962; therefore, I want to know whether this Act is still in force. When it was in force in 1958 and the jeeps were acquired in 1962, I cannot understand this.

Minister of Revenue : My reading is Sir that the Member has not understood. So far as the Calamity Act is concerned, this is in fo rce since 1958 and is still in force. So far as the notification is concerned, a notification is issued when that calamity arises. So long as the calamity is there, the notification is in force.

Mr. Speaker : She wants to know whether there was a calamity in 1962 when the jeeps were acquired.

Minister of Revenue : Yes Sir.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Sir this is not clear. I want to make myself clear. Here it is written that "the Act was enforced throughout West Pakistan, including the Desert Area of Tharparkar district, with effect from 24th April, 1958." That means the notification was including the Tharparkar district was issued from 24th April 1958, whereas the jeeps were acquired in 1962. I want a clarification on that.

Mr. Speaker : In part (*a*) they have said that the district was declared calamity affected on 6th December, 1961.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Sir the position is that when an area is declared to be calamity affected, it must be either for a particular period fixed in the notification or if it is not fixed, then it has got to be withdrawn, when the emergency or the calamity disappeared. Therefore, she is right in asking whether this notification has been cancelled or not.

Minister of Revenue : This fact we will enquire. I think because the calamity is over, this must have been withdrawn.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Sir in reply to (*c*) it is said 'No.' That means that funds have not been given to the owners of the jeeps. Further on it is said: "Necessary funds are being allocated by the Commissioner, Hyderabad Division." I want to know if there are any funds at the disposal of the Commissioner to give to the owners in such cases, whenever they acquire any jeep.

Minister of Revenue : This is a budgeted item. Every year a special allocations made for calamity and wherever calamity arises we allocate funds at the command of the local officers. Funds are always there in the budget.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi: Sir I want to know whether this compensation will be made from the funds allocated from the budget for 1963-64 or 1964-65.

Minister of Revenue: The payment has already been made by the Deputy Commissioner. The Deputy Commissioner explained the delay by saying that funds for payment of compensation were not immediately available with him, but were made up as follows:—

Surrendered by Deputy Commissioner Sanghar on 13th December 1963. } Rs. 12,000.

Surrendered by Mukhtiarkar on 15th April 1964

An amount of 20,000 was subsequently allocated by the Central Government. The total amount of compensation, which comes to 26,010 has since been paid to the owners of the jeeps.

REMISSION OF LAND REVENUE IN THARPARKAR DISTRICT

*1534. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that due to insufficient rain in the backward area of Tharparkar District crops have not grown up or is heavily damaged by locust, and the people of this area applied to the Revenue Authetitics for the remission of the Land Revenue;

(b) whether it is a fact that Mukhtiarkar has also recommended for the remission;

(c) whether it is also a fact that the tenants purchaser of the land under the Land Reforms Scheme have also applied to the Mukhtiarkar, Nagarparkar for waiving or postponing the payment of due from them for this year, if so, the action taken by the Revenue Authority in this connection;

(d) if answer to (a), (b) and (c) be in the affirmative, the date by which the request for remission in Land Revenue and waiving of the recovery of the instalment mentioned in (a) and (c) above will be granted, if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif): (a) No on from the backward area of this District applied for general remission on the grounds of damage caused to crops by insufficient rains and locust swarms during 1962-63.

(b) Yes. Mukhtiarkar, Taluka Nagarparkar recommended remissions in Makan Adhigam and certain other Makans of his Taluka.

(c) Only the tenants-purchasers of resumed land in village Kemra in Nagarparkar Taluka in the Tharparkar district have applied for postponement of instalment of purchase price. The Chief Land Commissioner has accorded necessary sanction in this respect.

(d) Does not arise.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi: Sir I want one clarification. Here is answer to (a) it is written that no one from the backward area applied for the total remission, and in (b) it is asked: "whether it is a fact that Mukhtiarkar has also recommended for the remission", and the answer is 'yes'. It means that the Mukhtiarkar as well as someone from the owners of the land applied for the remission. The answer should have been 'No'.

Mr. Speaker: That is the member's presumption.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi: It is clear.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: There is contradiction.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): There is no contradiction. I will explain. In (*a*) the question is: "whether it is a fact that due to insufficient rain the backward area of Tharparkar District crops have not grown up or is heavily damaged by lost and the people of this area applied to the Revenue authorities for the remission of the Land Revenue". When the entire district was calamity stricken, did people apply? The reply is 'No' ;no body applied and the entire district was not damaged.

In (*b*) the question is: "whether it is a fact that Mukhtiarkar has also recommended for the remission;". The reply is that Mukhtiarkar is incharge of one tehsil and he recommended. So there is no contradiction in both the answers.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: Sir the reply to part (*a*) is not correct because it says that no one from the backward area applied for general remission. The position is that no one can apply for general remission. It is the duty of the Revenue Department to see if there is necessity for general remission and they can only apply for remission of their own area.

Minister of Revenue: There are two things, Sir. Number one is that the duties of the Revenue Officers. Had there been a question of the duties of the Officers, we would have explained the position. Next thing is whether there was general calamity and some body applied for remission, and we have said 'No'.

This is just for the facility of the Members otherwise we could safely say that since the year was not given we cannot give this reply.

میر محمد مراد علی جمالی - جناب والا وزیر صاحب نے مالیہ معاف کرنے کی سفارش کی ہے کہ دیہات میں مالیہ معاف کر دیا جائے - آیا ان دیہات میں اس سفارش کے مطابق مالیہ معاف کر دیا گیا ہے -

وزیر مال - ہم اس کے متعلق معلومات فراہم کر رہے ہیں - اور میرے خیال میں اس پر عملدرآمد کر دیا گیا ہے ' چونکہ یہ ایک ذمہ‌دار افسر کی سفارش ہے - اس لئے اس پر یقیناً عملدرآمد ہو گا - لیکن ہم اس کے متعلق تحقیقات کر رہے ہیں -

خواجہ محمد صفدر - یہ ۱۹۶۲-۶۳ء کا قصہ ہے - جس کے متعلق ہم پوچھ رہے ہیں - کہ یہ ہوا ہے - یا نہیں ہوا -

وزیر مال - ممکن ہے کہ ہوا ہو یا عمل ہو رہا ہو ہم تحقیقات کر رہے ہیں - اسکا جواب بھی آجائیگا -

خواجہ محمد صفدر - جناب والا یہ ضمنی سوال تو اس سوال کے جواب سے پیدا ہوا ہے جو کہ وزیر مال صاحب نے دیا ہے ابھی آپ کہتے ہیں کہ ضرور ملیگا اور جب یہ Point out کیا جائے - کہ یہ کیا جواب دے رہے ہیں - یہ ۶۲-۶۳ء کی بات ہے - سال سے اوپر اس پرعرصہ گزر چکا ہے - تو آپ کہتے ہیں - کہ یہ ضرور ہوا ہو گا - اگر آپ کے پاس جواب نہیں ہے تو آپ کہہ دیں ، کہ جواب نہیں ہے -

Mr. Speaker: That is a supplementary and that information should be provided to the members.

Minister of Revenue: Yes Sir, which particular portion ?

Mr. Speaker: What action has been taken on the report of the Mukhtiarkar ?

Minister of Revenue: Answer in part (*b*) is: "Yes, Mukhtiarkar, Taluka, Nagarparkar recommended remissions in Makan Adhigam and certain others Makans of his Taluka".

Mr. Speaker: He wants to know whether any action has been taken on the recommendation of the Mukhtiarkar.

Minister of Revenue: We will make enquiries and give the information to the member as early as possible ; within two-three days.

Mr. Speaker: This is a supplementary question. The information should have been with the Minister.

Minister of Revenue: We will make a note of it.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi: Sir in answer to (*a*) it is said that no application for remission was made on the grounds of damage caused to crops by insufficient rains and locust, but the Mukhtiarkar had recommended the remission. On what grounds did he recommend remission ?

Mr. Speaker: This is quite a fresh question.

Minister of Revenue: Presumably on the same ground, but if the member wants we will let her know.

Mr. Speaker This is a fresh question.

Mr. Ahmad Mian Soomro: Sir in reply to this question, the Minister has referred to the year 1962-63. How that year has been brought in ? There is no mention of that year in the question.

میر محمد مراد خان جمالی - جناب والا - ہمارا مالی سال جون کو ختم ہوتا ہے اور مالیے کے جتنے بھی واجبات ہوتے ہیں - وہ سال ختم ہونے سے پہلے وصول کئے جاتے ہیں ، تو میری گذارش یہ ہے کہ انکو معافی نہیں دی گئی ہے - جب بھی مالیہ بخشش دیا جائے - اور پھر اسکی وصولی ہو گئی ہو اور جب یہ صورت ہو کہ تحصیلدار صاحب نے بھی سفارش کی ہو کہ انکو معافی دی جائے تو اگر ان سے مالیہ کی وصولی کی گئی ہو - تو کیا ان کو واپس کر دیا جائیگا ؟

وزیر مال - جناب والا - عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ اگر معافی دی گئی ہو اور اسکی وصولی کی گئی ہو ، تو اسکو Set off کر لیتے ہیں اگر Set off نہ ہو - تو پھر Refund کر لیتے ہیں -

Mr. Ahmad Mian Soomro: Then the relevant year will be 1963-64 and not 1962-63.

Mr. Speaker: That means there is no calamity in 1963-64.

Minister of Revenue: Because there was a reference regarding the requisitioning of jeeps, so we gave the date of the requisition and the number of jeep and because they were not in 1962 that is why we referred to it

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : The reply to part (c) is not satisfactory. The reply given is that "Their request is under consideration of the Local Officers". Now, this is a case of 1962-63 and it is still under consideration. I think, this is a case of either sheer incompetency or deliberate delay. Will the Minister be pleased to explain as to why this matter has not yet been decided ?

Mr. Speaker : I think, it will be decided very early ?

Minister of Revenue : Yes, Sir.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - کیا یہ chair کا فرض ہے
کہ وہ آنریبل منسٹر کیطرفسے جواب دیں -

Mr. Speaker : That is not the position. I am not prepared for questions.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - سوال یہ ہے کہ وزرا صاحبان
تیار ہو کر نہیں آتے - انہوں نے ابھی تک ایک سوال کا جواب نہیں
دیا -

وزیر مال - آپ تسلی رکھیں - آپ کو سب معقول جوابات
ملیں گے ایسے کہ جو زندگی میں کبھی نہ ملے ہو نگے -

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : I just want to know from the Miniser whether there are any grounds, other than the damage, for the recommendation of remission. When they say that there was no damage, how did the Mukhtiarkars recommend for the remis-ion; because there is only one ground, i.e., damage caused by anything on which any person can ask for remission. I want to know whether there are any grounds other than damage on which remissions are recommended.

Minister of Revenue: Pardon.

Mr. Speaker : I think, the Minister has not followed the supplementary question put by Mrs. Ahsraf Abbasi.

Minister of Revenue : Yes, Sir.

Mr. Speaker : The member may please repeat her question.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : I want to know whether there are any grounds other than the damage on which remissions are recommended.

Minister of Revenue There are many other grounds for Kharaba. Supposing there is a calamity, there is locust, there is flood, there is excessive rain and so many other things.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : This is again damage I want grounds other than the damage.

Residential Accommodation for Officials of Revenue Department in Thar

*1535. **Mir. Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that officials of the Revenue Department in Thar Sub-Division of Tharparkar District, have not been provided any residential accommodation;

(b) whether it is a fact that Mukhtiarkar of Nagarparkar was provided with a Government Quarter which has since been dismentaled partly, and is no longer worth living;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, whether Government intend to reconstruct or to repair the said Quarter; if so, when the amount for the purpose will be provided, if not reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) (*a*) The Mukhtiarkar of Mithi and Chachro have been provided with Government residential accommodation. The Mukhtiarkars of Diplo and Nagarparkar and Deputy Collector, Desert, have not been provided with Government accommodation.

(*b*) Yes.

(*c*) The matter has already been taken up with Executive Engineer, Road Division, Mirpurkhas.

LAND ACQUIRED FOR THE JAIL FARMS IN DISTRICT THARPARKAR

*1549. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that in Deh Khut, Taluka Mirpurkhas, District Tharparkar, some land was acquired for the Jail Farm; if so, the names of landlords, whose land was acquired, the area acquired from each of them and the date of acqusition;

(*b*) the name of the Officer who determined the compensation and the date on which it was paid ;

(*c*) whether it is a fact that before acquiring any land, it is necessary to issue notices to all of the co-sharer of the land proposed to be acquired;

(*e*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, whether such notices were issued in this case; if so, when, if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) : (*a*) Yes. Land measuring 29 Acres and 8 Ghuntas belonging to the following khatedars and co-sharers was acquired for the Jail Farm, Tharparkar.

Serial No.	Block No.	Date acquired	Date	Name of owners	Share
1	115/12,13 ..	2-0	12th Dec. 1958.	Allah Bachayo Panwar	0 3 0
2	116/9,16 ..	2-0	Ditto.	Mir Muhammad Bux ..	0 8 0
3	116/11 ..	0-29	Ditto.	Muhammad Alim Panhwar.	1 0 0
4	121/11,14 ..	1-37	Ditto.	Ditto.	1 0 0
5	116/12,13 ..	2-0	Ditto.	Ditto.	0 8 0
6	121/4,5,12,13 ..	3-37	Ditto.	Sain Bux Panhwar ..	0 8 0
7	116/10,14,15 ..	3-0	Ditto.	Seth Ghansham Das	0 8 0
8	122/4,5,12,13 ..	3-31	Ditto.	Seth Partab Rai ..	0 8 0
9	121/1,2,3,6 to— 10,15,16.	9-34	..	..	..
	Total ..	29-8			

(*b*) Mr. Shah Jahan S. Karim was the Land Acquisition Officer. Compensation has not yet been finally determined,

(*c*) Yes a notice to persons interested under section 9 of the Land Acquisition is required.

(*d*) Notices were issued under section 9 on 24th June 1959 though land was taken possession of under the emergency provisions of section 17 of the Land Acquisition Act.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : I want to draw the attention of the Minister to the fact that this land was acquired in 1959 and still no compensation has been paid.

Minister of Revenue : It is due to the reason because there were certain discrepencies and the Deputy Commissioner is going through them. That is the reason why the compensation was not paid.

خواجہ محمد صفدر ۔ تو کیا وہ Discrepencies پانچ سالوں میں ابھی تک حل نہیں ہو سکیں ۔

وزیر مال ۔ اگر آپ تفصیلات مانگتے ہیں تو ہم دیدیں گے لیکن ہمیں اطلاع ہے ۔ کہ Discrepencies ہو گئی تھیں اور وہ ابھی تک ٹھیک نہیں ہوئیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ اگر انکو ۲۹ ایکڑ کے لئے پانچ سال درکار ہیں تو اگر وہ ۲۹۰۰ ایکڑ Acquire کر لیں گے تو پھر کیا بنے گا ۔

وزیر مال ۔ آپ پارٹ ''اے'' کی ایک ایک تفصیل کو دیکھ لیں تو پھر تسلی ہو جائیگی کہ کتنی Complications اس میں ہیں سب کے Shares دیکھنے ہیں ۔ ممکن So these things have to be looked into ہے کسی نے اعتراض کیا ہو کہ میرا حصہ زیادہ ہے اور کسی نے اعتراض کیا ہو کہ میرا حصہ کم ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ کیا آپ کو پانچ سال چاہئیں اس کام کے لئے ۔

Posts Reserved in the Board of Revenue for Absorption of Staff of each Integrated Unit

***2011. Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) number of posts in each grade in the Board of Revenue reserved for the absorption of staff of each Integrated Units according to the decision of the Council of Administration ;

(*b*) the number of officer and other staff from each integrating unit absorbed against in the said office ;

(*c*) the number of posts gazetted and non-gazetted created and upgraded in the office of the Board of Revenue, since the integration;

(*d*) the number of offices and staff, gazetted and non-gazetted from each integrating unit serving in the Board of Revenue at present ;

(*e*) whether the Council of Administration had fixed any ratio for the appointments in the Board of Revenue from each integrating units; if so, (*i*) the steps taken since integration to maintain that ratio; (*ii*) whether any promotions have been made from amongst the staff of any integrating unit to make up the proportionate ratio fixed for that integrating unit?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif): (*a*) No such number was fixed.

(*b*) Does not arise.

(*c*) The details are as under:—

Created Posts—

Gazetted	*Non-Gazetted*	*Up-Graded Posts*
16	119	3 posts of Stenographers to that of Private Secretaries.

(*d*) (*i*) Number of Gazetted Officers (excluding C.S.P.).

Sind	*Baluchistan*	*N.W.F.P.*	*Punjab*	*Bahawalpur*	*Khairpur*
5	..		27	1	..

(*ii*) Number of non-gazetted (excluding class IV).

Sind	*Baluchistan*	*N.W.F.P.*	*Punjab*	*Bahawalpur*	*Khairpur*
18	1	1	382	10	..

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: Do I understand that no share was to be given to the smaller units?

Minister of Revenue: The question is whether any quota was fixed or not and the reply is that the Council of Administration while determining the future set up of the Board of Revenue did not fix any representation of the various integrating units but they were given option if they wanted to come. We have got so many of them.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: How many you have got in the Board of Revenue?

Minister of Revenue: Please read answer to part (*c*)—

(*d*) (*i*) Number of Gazetted Officers (excluding C.S.P.).

Sind	6
Baluchistan	*Nil*
N.-W.F.P.	1
Punjab	38
Bahawalpur	2
Khairpur	*Nil*

(*ii*) Number of non-gazetted (excluding class IV)

Sind	18
Baluchistan	1
N.-W.F.P.	1
Punjab	382
Bahawalpur	10

This is in answer to part (*a*) and (*b*).

مسٹر عبدالرازق خاں ۔ کیا میں معزز وزیر مال صاحب سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ جو اعداد و شمار آپنے بتائے ہیں ان سے صاف ظاہر ہے کہ بورڈ آف ریونیو میں سابق صوبہ سرحد سے ایک بھی ملازم پشتو

بولنے والا گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ میں نہیں تو یہ جو کمی ہے اور اس ناانصافی اور غفلت کو دور کرنے کا کوئی اقدام کریں گے ۔

وزیر مال ۔ اگر کوئی آنا چاہے تو اس کے کیس کو Merits پہ دیکھا جائیگا ۔

If some body wants to come and he is eligible, we will look into it.

مسٹر عبدالرازق خاں ۔ کیا محترم وزیر مال صاحب یہ بتائیں گے کہ کتنے ایسے ملازم ہیں جن کو لاہور آنیکی دعوت دی گئی ہے اور انہوں نے انکار کر دیا ہے ۔

وزیر مال ۔ اس کے متعلق مجھے ایک تازہ سوال دیدیں تو میں اس کا جواب دیدونگا ۔

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Are you prepared to invite applications from the smaller units ?

Minister of Revenue: There is no question of inviting applications. If there is any vacancy and somebody wants to apply for that let him do so. Why should we invite applications ?

ماسٹر خان گل ۔ کیا صوبہ سرحد کے نمائندہ کے حیثیت سے وزیر مال صاحب کا یہ فرض نہیں کہ وہ خود اس چیز کا علاج کریں ۔

وزیر مال ۔ میں افسوس کرتا ہوں کہ میرے دوست چھوٹے نظریے سے دیکھتے ہیں ۔ میں سارے ویسٹ پاکستان کا نمائندہ ہوں اور میں فرنٹیر اور پنجاب سبکا خیال رکھوں گا ۔

RETENTION OF ASSISTANT COLONIZATION OFFICERS IN BARRAGE AREA

*6678. **Raja Ghulam Sarwar** : Will the Minister of Revenue, be pleased to state—

(a) whether it is a fact that Commissioner, Hyderabad Division invited options from Senior Assistant Colonization Officers about their retention in the Barrage area;

(b) whether it is a fact that the Senior Assistant Colonisation Officer opted to remain in the areas ;

(c) whether it is also a fact they have been withdrawn from the said area and Junior Assistant Colonization Officer have been appointed there;

(e) if answer to (b) and (c) above in the affirmative, reasons therefor?

پارلمینٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔ صرف تین یا چار ماتحت افسران مال نے جو مددگار کالونائزیشن افسروں کی حیثیت سے کام کر رہے تھے لیکن جن کے بطور مختار کار تقرری کے احکام جاری ہو

چکے تھے زرعی ترقیاتی کارپوریشن میں انہی آسامیوں پر
کام کے لئے رضامندی کا اظہار کیا تھا -

(ج) کوئی بھی اے سی او زرعی ترقیاتی کارپوریشن سے اس بنا
پر واپس نہیں بلایا گیا کہ اس نے وہاں کام کرنے کی
رضامندی ظاہر نہیں کی تھی - بعض جونیئر افسران زرعی
ترقیاتی کارپوریشن میں کام کر رہے ہیں کیونکہ زرعی
ترقیاتی کارپوریشن انہیں چھوڑنے پر رضامند نہیں ہے -

(د) حسب (ب) اور (ج) بالا ہیں -

***6919.** (Member absent, not asked).

SCHEME FOR GRANT OF ALTERNATIVE LANDS IN HYDERABAD DISTRICT TO LAND-OWNERS WHOSE LANDS WERE AFFECTED BY WATER-LOGGING AND SALINITY

***6925. Kazi Muhammad Azam Abbasi**: Will the Minister of Revenue, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a scheme is under the consideration of Government to grant alternative lands in Hyderabad District to land owners whose lands were affected by water logging and salinity, if so, whether applications were invited from the affected persons for the said purpose ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in affirmative, the number of applications received so far in this respect ;

(*c*) whether it is a fact that no decision has so far been taken on the said applications ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, reasons thereof;

(*e*) if answer to (*c*) above be in the negative, the number of the affected persons who have been allotted land and given possession thereof?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif): (*a*) (*i*) No, not at present.

(*ii*) Applications have not been invited.

(*b*) (*e*) Question does not arise.

CULTIVABLE STATE LAND IN HYDERABAD DISTRICT

***6926. Kazi Muhammad Azam Abbasi**: Will the Minister of Revenue, be pleased to state :—

(*a*) the total acreage of cultivable State land in Hyderabad District;

(*b*) the area of land out of that mentioned in (*a*) above which is to be allotted;

(*c*) whether any land has been reserved by Government in the said area for any special purpose; if so, the details and total acreage thereof;

(*d*) the total acreage of land reserved in the said area for allotment to the Defence Service and the Civil Service Officers, separately ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif): (*a*) 707,953-28 acres.

(*b*) 707,953-28 acres.

(*c*) 19,221-0 acres as follows:—

Category	*Area reserved*
	Acres.
Fauji Sugar Mills	2,270-0
Reclamation and Probation Department ..	2,000-0
Open Jail	1,975-0
Forest Nursery	1,450-0
Inland Forest	1,781-0
Agricultural and Animal Husbadry Department	9,745-0
Total ..	19,221-0

(*d*) (*i*) Defence Forces 96,762-0
(*ii*) Civil Officers 50-0

AREA OF LAND AFFECTED BY WATER-LOGGING, AND SALINITY IN GHULAM MUHAMMAD BARRAGE AREA

***6989. Mr. Muhammad Hanif Siddiqi**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) the area of land affected by water-logging and salinity in Ghulam Muhammad Barrage Area and its percentage with reference to total area of land commanded by the said Barrage;

(*b*) the area of land out of that mentioned in (*a*) above which is Kabuli Land?

پارلیمینٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف) - (الف) و (ب) کچھ رقبہ تھور اور سکیم زدہ ہے - واپڈا نے ماہرین کی ایک جماعت کی خدمات حاصل کی تھیں کہ اس معاملہ کا تفصیلی جائزہ لے - ماہرین کی رپورٹ مکمل ہو گئی ہے لیکن واپڈا اور محکمہ ہائے زرعی ترقیاتی کارپوریشن زراعت و انہار کی آخری سفارشات کا تاحال انتظار ہے ان حالات میں اس وقت یہ کہنا مشکل ہے کہ کتنا رقبہ واقعی طور پر سیم زدہ ہے -

میر محمد مراد خاں جمالی — جناب عالی - وہاں غلام محمد بیراج کی وجہ سے زبردست Water-logging and salinity اس وقت موجود ہے وہاں پر لغاری صاحب کا بنگلہ بھی اسی وجہ سے بیٹھ گیا ہے اور وہاں معاملہ اس قدر سنگین ہے کہ وہاں کنٹرول کرنے کے لئے کوئی کام شروع نہیں کیا گیا - یہ بڑے افسوس کی بات ہے - اس سوال میں پوچھا گیا ہے کہ اس کے زیر اثر کتنا علاقہ ہے یہ بتا نہیں سکتے - یہ سیم کی زد

میں آ گیا ہے اور ابھی یہ رپورٹ کے مرحلے پر ہیں -

وزیر مال (خان پیر محمد خان)۔ جناب والا - علاقے کے متعلق کہ کتنا علاقہ ہے - ایک رپورٹ ہنٹنگ کے متعلق آئی ہے وہ اس وقت examine کر رہے ہیں - اس رپورٹ کو واپڈا - ایریگیشن اور اے - ڈی - سی والے examine کر رہے ہیں کہ آیا anti-figures جو ہے یہ ٹھیک ہے یا غلط ہے جب تک ہمارے پاس فائنل رپورٹ نہ آ جائے ہم صحیح ایریا کیسے بتا سکتے ہیں -

---

STATE LAND IN GUDU BARRAGE

***7009. Mr. Muhammad Hanif Siddiqi:** Will the Minister of Revenue, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that some area of State land is reserved for locals in every Deh in Gudu Barrage; if so, the percentage thereof;

(*b*) whether it is a fact that actual area of Government land in Deh Kamushid, Taluka Ubauro, District Sukkur is 1,306 acres whereas it has been shown in the records as 1,906 acres;

(*c*) whether it is a fact that 1,200 acres of Government land in the said area has been reserved for retired and retiring Government Servants and 106 acres for villages, canals, etc., leaving nothing for locals;

(*d*) if answer to (*c*) above be in affirmative, reasons therefor and whether Government intend to reduce the area reserved for retired and retiring Government Servants to give the locals their due share?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif): (*a*) 38·47 per cent of the entire State land under disposal of 50 per cent after meeting the requirements of the Defence Forces and other national Development Schemes. The percentage is to be maintained on the whole in the Project but not necessary for each and every deh.

(*b*) The actual area of Government land in Deh Kamoon Shahid, Taluka Ubauro is 1484-31 acres but it was erroneously shown as 1940 acres previously.

(*c*) and (*d*) An area of 12043-5 acres was originally earmarked for Retired and Retiring Civil Government Servants, on the assumption that total State land available in the Deh was 1940 acres. The remaining area of 279-36 acres has already been earmarked for local people. Out of 1204-35 acres earmarked for Retired and Retiring Civil Government Servants, 932 acres have actually been given to them while the remaining area i. e. 272-35 acres is being withdrawn from his head and allotted to locals. This brings the total area for allotment to locals to 552-31 acres.

میر محمد مراد خاں جمالی- جناب والا- انہوں نے فرمایا ہے کہ کسی خاص دیہات میں لوکل کے لئے زمین متعین نہیں کی تھی - میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ آیا یہ صحیح ہے کہ بہترین زمین جو ہے وہ دوسرے لوگوں کو الاٹ کی جاتی ہے اور جو ناقص زمین ہے وہ لوکل کیلئے چھوڑ دی جاتی ہے -

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - جناب والا - یہ بالکل نیا سوال ہے انکی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ اگر یہ جواب کو پڑھ لیں تو واضح ہو جائیگا کہ اس گاؤں میں ہم کوشش کرتے ہیں کہ انکو زمین مل جائے - یہ ہو سکتا ہے کہ field to field کا فرق ہو یہ یا وہ یہ سکتا ہے پلاٹ to پلاٹ کا فرق ہو لیکن یہ ہم کوشش کرتے ہیں کہ اسی گاؤں میں زمین ملے - اس جواب سے واضح ہو جائیگا کہ کل ایریا ۱۳۰۰ ایکڑ ہے - ۹۳۲ فوجیوں کے ریزرو کر دیا ہے کچھ ان سے withdraw کر لیا ہے اور ۵۵۳ ایکڑ ہمنے دے دیا ہے - کل ایریا ۳۵ فیصدی ان کیلئے ریزرو کر دیا ہے - اگر ایک اچھا ہے اور دوسرا خراب ہے اسکا ہمیں علم نہیں ہے - اسکے متعلق نوٹس دے دیں ہم انکو جواب دے دیں گے -

---

TOTAL AREA OF KABULI LAND IN GHULAM MUHAMMAD BARRAGE

*7010. **Mr. Muhammad Hanif Siddiqi**: Will the Minister of Revenue be be pleased to state:—

(a) the total area of Kabuli land in Ghulam Muhammad Barrage;

(b) the area of land in Ghulam Muhammad Barrage which was cultivated 10 years before the Ghulam Muhammad Barrage canals started flowing;

(c) whether the land referred to in (b) above which used to be cultivated before the Ghulam Muhammad Barrage started functioning is also to be subjected to the Betterment Tax;

(d) the areas of land referred to in (b) above which are now to get perennial and non-perennial supply of water separately;

(e) the area of land in Ghulam Muhammad Barrage which were not cultivated till the flowing of Ghulam Muhammad Barrage canals and are now to get perennial and non-perennial supply of water separately ?

(الف) — پارلیمنٹری سیکریٹری (میاں محمد شریف)
۱۱،۵۳،۵۲۲ ایکڑ

(ب)(د) (ہ) اس وقت مطلوبہ اطلاع فراہم کرنا ممکن نہیں ہے کیونکہ اس مقصد کے لئے قبل از بیراج کی مدت کے متعلق قبولی اراضی کے ہر پلاٹ کا سروے کرنا ضروری ہو گا -

(ج) جی ہاں -

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: Do I understand that you imposed the betterment tax without knowing how much area was kabuli and how much area was non-kabuli and without knowing the figures ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): I wonder to understand it from the member like him who asks such like questions. If my friend had read the Ordinance and the Bill he would have found that the tax will be imposed by asking each and everybody that so much tax is to be imposed on him. There will be time for him to know that the area is so much and so much is kabuli and so much is not kabuli. After the objections are invited; he has got the time for objections, he has time for appeal and that will be looked into when the rules are framed, and notifications is issued, but not at this stage.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: If my friend cannot under- stand this minor point. I cannot blame him for it. My question is that we were told during the discussion of the Betterment Tax Ordinance that there would be an expected income of about 7 crores. Now, this figure can only be arrived at when you know how much area is kabuli and how much is non-kabuli and how much is settled on the old canals and how much on others. Now he says 'we do not know any fact, we do not know anything' and yet he has arrived at these figures and imposes betterment tax. There is no explanation to that.

Minister of Revenue: This supplementary question has got nothing to do with the question. That was an approximate figure and approximate area. This thing can be looked into and the exact area will be given, if he wants in due course of time.

NON ENLISTMENT OF PATWAR PASS CANDIDATES OF RAJANPUR TEHSIL

*7028. **Sardar Muhammad Ramzan Khan Drishak**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the following candidates of Rajanpur Tehsil passed the patwar Examination in 1960 :—

(1) Muhammad Sadiq, son of Mian Karam Hussain, resident of Mithankot, Tehsil Rajanpur.

(2) Noor Muhammad, son of Yar Muhammad Lashari, resident of Basti Lashari, Tehsil Rajanpur.

(3) Maqsood Ahmad, son of Ghulam Haider Bazdar, resident of Meharawala, Tehsil Rajanpur.

(4) Karam Hussain, son of Muhammad Ramzan Pathan, resident of Kot Mithan, Tehsil Rajanpur.

(5) Abdul Ghafoor, son of Khuda Bux, caste Bakhar, resident of Kot Mithan, Tehsil Rajanpur.

(6) Muhammad Iqbal, son of Hayat Muhammad, Retired Patwari, Tehsil Rajanpur.

(7) Amir Bakhsh, son of Faqir Bakhsh, Kamhar, resident of Kot Mithan, Tehsil Rajanpur.

(8) Fazal, son of Illahi Bakhsh, resident of Kot Mithan Tehsil Rajanpur.

(9) Manzoor Ahmad, caste Shoori, resident of Kot Mithan, Tehsil Rajanpur.

(10) Nabi Bakhsh, caste Gayo Khani, resident of Kot Mithani, Tehsil Rajanpur.

(11) Qazi Manzoor Ahmad, resident of Shahiwala, Tehsil Rajanpur.

(12) Pir Bakhsh, caste Phusha, resident of Kot Mithan, Tehsil Rajanpur.

(13) Ghulam Haider, caste Kumhar, resident of Rajanpur, Tehsil Rajanpur;

(b) whether it is a fact that Muhammad Sadiq No. I in the above list worked under the supervision of Manzur Ahmad, Patwari, Kotla Undroon in 1961;

(c) whether it is a fact that on checking the work of the said Muhammad Sadiq on 7th December 1961, Mr. Ghulam Nabi Khan gave him a good report;

(*d*) whether it is a fact that on 18th December 1961, Tehsildar, Rajanpur recommended the name of the said Muhammad Sadiq, as a candidate for patwar to the Deputy Commissioner, Dera Ghazi Khan but his name was not entered in the list of candidates as the list had been closed;

(*e*) whether it is a fact that the names of certain candidates were subsequently entered in the above said list, but none of them belonged to Tehsil Rajanpur;

(*f*) if answer to (*a*) to (*e*) above be in the affirmative, reasons for this injustice to the patwar pass candidates of Tehsil Rajanpur; and the authority responsible for it ?

پارلیمنٹری سیکریٹری (میاں محمد شریف) - (الف) صرف نمبر شمار ۱ ۲ اور ۴ تا ۷ پر مذکور امیدواران نے سال ۱۹۶۰ء میں امتحان پٹوار پاس کیا تھا -

(ب) جی نہیں - کو شاید اس نے موضع کوٹلہ اندرون میں گرداوری برائے خریف کی تربیت حاصل کی ہو گی -

(ج) جی نہیں گرداور قانونگو کو تربیت یاب کے کام کی پڑتال کرنے کا اختیار نہیں تھا -

(ہ) ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں ایسی کوئی سفارش موصول نہیں ہوئی تھی -

(و) سالہائے ۱۹۶۲، ۱۹۶۳ اور ۱۹۶۴ میں ۱۶ امیدواران بھرتی کئے گئے تھے ان میں سے ۳ راجن پور تحصیل سے اور باقی ضلع کی دوسری تحصیلوں سے تعلق رکھتے تھے کیونکہ راجن پور تحصیل میں کوئی مزید موزوں امیدوار دستیاب نہیں تھے -

(و) بالا کے پیش نظر کوئی نا انصافی نہیں کی گئی -

CROPS DAMAGED BY STEM-BORER IN MIRPUR BATHORO TALUKA

***7041. Mr. Muhammad Hanif Siddiqui :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Kharif crop of 1964 has been damaged by stem-borer in Mirpur Bathoro taluka; if so, the extend of the damage ;

(*b*) whether it is fact that the crop has been totally destroyed in some areas of the said taluka;

(*c*) whether it is a fact that the President, Abadgar Association, Shah Bunder Division, has applied to the Governor for (*i*) taccavi and co-operative loans, (*ii*) supply of seed of on credit basis and (*iii*) stay of recovery of assessment and postponment of recovery of malkana in the said area ;

(*d*) if answer (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, the steps Government intend to take to afford relief to the sufferers and the nature of the relief?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف)-(الف) دھان کی فصل برائے خریف ۱۹۶۳ء (نہ کہ خریف ۱۹۶۴ء جیسا کہ سوال میں مذکور ہے) میرپور بھاتھورو تعلقہ میں کیڑے مکوڑوں سے نقصان پہنچا۔ نقصان کا اندازہ ۶۲ سے ۷۵ فیصد لگایا گیا ہے۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) شاہندر سب ڈویژن آبادکار ایسوسی ایشن کے صدر نے تار کی ایک نقل گورنر صاحب کو بابت مالیہ کی معافی وصولی قرضہ تقاوی و قرضہ امداد باھمی و مالکانہ کی قسط کے التوا کیلئے ارسال کی۔

(د) ۱۹۶۳-۶۴ میں میرپور بھاتھورو تعلقہ کے زمینداروں کیلئے ۵۸,۰۰۰ روپے کی رقم تقاوی قرضہ کے طور پر منظور کی گئی۔

(۲) حکومت نے قرض کی اور سہولتیں زرعی ترقیاتی بنک کی معرفت پہلے ھی مہیا کر دی ھیں۔

(۳) تقاوی کے قرضے کی وصولی کے التوا کیلئے ھر کیس پر استحقاق کے مطابق غور ھو رھا ھے۔

(۴) معافی مختیارکاران کو ڈپٹی کمشنر ٹھٹھہ کی طرف سے جائز فصلی معافی دینے کی ھدایت جاری کر دی گئی ھیں۔

COPYING AGENCIES IN FORMER N.-W.F.P.

*7058. **Mr. Sultan Muhammad Awan :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government have recently re-organised the Copying Agencies in th former N.-W.F.P. on former Punjab pattern of 1945;

(*b*) whether it is a fact that at the time of re-organisation the former Punjab Government had allowed the counting of service of the copysits from 1937 towards pension, etc;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to extend similar concession to the Copyists of the former N.-W. F. P with effect from 1955;

(*d*) whether it is a fact that after re-organisation the Copying Agencies were amalgamated with the District Establishment; if so, how therein *inter se* seniority is being determined;

(*e*) if answer to (*d*) be in the negative, reasons for keeping the Copying Agencies separate from the other District Establishment when their conditions of service have become the same ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes, but the data from which the concession would be extended would be the date on which the Copying Agencies of the former N.-W.F.P. were provincialized ;

(*d*) The details of amalgamation are under examination with the local officers;

(*e*) Does not arise.

مسٹر سلطان محمد اعوان — تو کیا پیدا ہوتا ہے ؟ (قہقہہ)

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — جواب پیدا ہوتا ہے ۔ (قہقہہ) ۔

جناب والا۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے **Khan Ajoon Khan Jadoon :** اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ (*c*) Yes, but the date from which the concession would be extended would be the date on which the Copying Agencies of the former N.-W.F.P. were provincialised : تو اس سے پہلے جو service ہے اسکو court کرنے میں کیا دقت ہے ؟

وزیر مال —جناب والا ۔ عرض یہ ہے کہ Copying ایجنسیاں پہلے پچاس فیصدی کی بنا پر کام کر رہی تھیں ۔ انکی Provincial Service نہ تھی دراصل وہاں کچھ نہ تھا صورت حال یہ تھی کہ اگر کسی نے دس روپے کا کام کیا ۔ تو پانچ روپے اس کو ملے اور پانچ روپے گورنمنٹ نے لے لیے ۔ لیکن اب گورنمنٹ انکو ایک Cadre میں لا رہی ہے ۔ اس لئے دوسرے لوگوں کے حقوق کا بھی خیال رکھا جائیگا ۔ تا کہ کسی کی حق تلفی نہ ہو ۔

خان اجون خان جدون—جناب والا ۔ یہ جب ۱۹۳۵ء میں نافذ ہوا تھا تو انہوں نے اسے ۱۹۳۷ء سے Effect دیا تھا ۔ اور ان لوگوں کی پچھلی سروس Count کرائی تھی ۔ تو ان کے سلسلے میں بھی اگر انہوں نے وہاں Continuous service کی ہے ۔ تو گورنمنٹ کو اسے Consider کرنا چاہیے ۔ کیا گورنمنٹ اس کے لئے تیار ہے ؟

وزیر مال— جب ہم اسے دیکھ لینگے ۔ لیکن وعدہ نہیں کرتے۔

GRANT OF LAND OF MST. KALSOOM BIBI, D/O MUHAMMAD SHAH NEAR "CHAMRA MANDI" IN TOBA TEK SINGH TOWN

*7064. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Government granted some land to Mst. Kalsoom Bibi, d/o Muhammad Shah near "Chamra Mandi" in the heart of Toba Tek Singh Town, District Lyallpur for setting up a poultry farm; if so, the area of land allotted to her and the condition governing the allotment of the said land;

(b) whether the person named in (a) above is abiding by the said conditions;

(c) whether it is a fact that the allottee of the land mentioned in (a) above has raised some Kacha structure of a house on the said land and has sub-let it for residential purpose, if so, the action taken or proposed to be taken against her;

(d) whether it is a fact that the state land adjoining the land mentioned in (a) above has been auctioned for residential purposes; if so, the average price per marla of the said land ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف) — (الف) مسماۃ کلثوم بی بی کو مرغی خانہ بنانے کیلئے کوئی اراضی نہیں دی گئی تھی - سرکاری اراضی تین کنال آٹھ مرلے - مشتملہ مربع نمبر ۱۸ کیلہ نمبر ۱۰ چک نمبر ۳۲۶-ج-ب بدست مسمیان الطاف حسین، صغیر حسین پسران علی شاہ ساکنان چک نمبر ۳۲۰-ج-ب کو مرغی خانہ بنانے کے لئے ایڈیشنل سیکرٹری سابقہ صوبہ پنجاب محکمہ بحالیات و کالونیز کے مراسلہ نمبری ۱۳۸۸ سی مورخہ ۴ مارچ ۱۹۵۳ء کی رو سے فروخت کی گئی- بتایا گیا ہے کہ خرید کنندگان نے اسی اراضی کو مسماۃ کلثوم بی بی دختر شاہ محمد کے ہاتھوں بذریعہ انتقال نمبری ۱۰۸ مورخہ ۱۳ جون ۱۹۵۶ء فروخت کر دیا -

(ب) اس اراضی پر مرغی خانہ بنایا گیا ہے -

(ج) مذکورہ بالا کلثوم بی بی اس اراضی پر خود رہائش رکھتی ہے اور اس پر کچی عمارت بنائی ہوئی ہے - اس نے کوئی مکان کرایہ پر نہیں دیا ہوا ہے - اسلئے اس کے خلاف کسی کارروائی کا سوال پیدا نہیں ہوتا -

(د) سرکاری اراضی جو اس زمین کے ملحقہ ہے سال ۱۹۵۸ء میں بذریعہ عام نیلام برائے رہائشی مقاصد اوسط قیمت فروخت ۲۵۰ روپے فی مرلہ فروخت کی گئی -

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر - سوال کے حصہ (۱) میں میں نے دریافت کیا تھا کہ یہ جو مرغی خانے کیلئے زمین دی گئی ہے آیا وہ ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر کے وسط میں واقع ہے اس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا ؟

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : جناب والا - ان کا سوال یہ ہے "(a) whether it is a fact that Government granted some land to Mst. Kalsoom Bibi, daughter of Muhammad Shah near, 'Chamra Mandi' in the heart of Toba Tek Singh Town".

سوال یہ ہے کہ یہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں فلاں زمین دی گئی تھی جواب یہ ہے کہ یہ الطاف حسین اور شاہ حسین sons of Ali Shah کو دی گئی تھی -

مسٹر سپیکر — کلثوم بی بی کو نہیں دی گئی تھی -

وزیر مال - جی ہاں - کلثوم بی بی کو نہیں دی گئی تھی - یقیناً یہ بہت Low price پر دی گئی تھی - پھر انہوں نے کلثوم بی بی کو by mutation sell کر دیا یہ زمین ۱۹۵۳ء میں دی گئی تھی- اور یہ اس وقت کے حکمرانوں نے دی تھی ہم نے نہیں دی -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - انہوں نے اس زمین کے دئے جانے کو تسلیم کیا ہے - اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ زمین کونسی ہے - اور اس کا رقبہ بھی سوال کے جواب میں درج کیا ہے - تو کیا وہ مانتے ہیں کہ وہ زمین شہر کے وسط میں واقع ہے -

وزیر مال — ممکن ہے جناب شہر کے وسط میں واقع ہو - ہم اس سے انکار نہیں کرتے - لیکن یہ بہت nominal price پر دی گئی ہے - اور اس کے لئے ہم خفا ہیں - چونکہ پہلے حکمرانوں نے یہ کام کیا ہے - ہم اسے undo نہیں کر سکتے اس لئے we feel for it

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر—کیا جناب وزیر از راہ کرم بتا سکتے ہیں کہ زمین فی مرلہ کس حساب سے دی گئی ہے ؟

وزیر مال—جناب والا - جو اعداد و شمار میرے پاس ہیں ان میں ۲۰۰ روپے فی مرلہ ہے - لیکن جو اعداد و شمار میں نے ابھی حاصل کئے ہیں ان میں تین روپے کچھ آنے فی مرلہ ہے - ۲۰۰ روپے فی مرلہ تو open auction میں قیمت مقرر ہوئی ہے -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - اب آپ خود ہی اندازہ فرمائیں کہ یہ زمین ایک شخص کو تین روپے فی مرلہ کے حساب سے دی جاتی ہے - اور اس کے بعد جب اس سے ملحقہ زمین کو نیلام کیا جاتا ہے تو اڑھائی سو روپے مرلہ کے حساب سے فروخت ہوتی ہے -

وزیر مال- جناب والا- میں تو مانتا ہوں کہ ظلم ہوا ہے- اب اس کیلئے ہم تو زیرعتاب نہیں ہو سکتے - وہ عتاب کسی اور پر پڑنا چاہیے -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - جناب وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ سابقہ حکمرانوں نے یہ سب کچھ کیا ہے - یہ محض غلط بیانی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ شخص جن کو یہ زمین الاٹ ہوئی ہے وہ S.D.M. ٹوبہ ٹیک سنگھ کا چپڑاسی ہے اسی لئے یہ زمین دی گئی یہ دراصل حکومت کے افسران کی کارگزاری ہے -

جناب سپیکر - اس سوال کے جواب میں ایک مزید غلط بیانی جو کی گئی ہے - وہ یہ کہ میں یہ بات حلفاً کہتا ہوں کہ . . . . .

Minister of Revenue: Let him کیا معزز ممبر لکچر کر رہے ہیں inflict a speech on the House if he likes.

Mr. Speaker : He is putting his supplementary.

مسٹر حمزہ-جناب سپیکر- میں یہ حلفاً عرض کرتا ہوں کہ میں جب دو ماہ پیشتر اس شہر میں گیا تو مجھے علم ہوا کہ اس زمین میں جو کچھ تعمیرات کی گئیں - ان کو آگے sub-let کیا گیا ہے - کیا جناب وزیر میرے اس بیان کے پیش نظر اس کو re-verify کرنے کے لئے تیار ہیں ؟

Minister of Revenue: I will look into it Sir, if there is a breach of lease.

مسٹر حمزہ-جناب سپیکر - اس کے بعد آپ کے پاس ایک معقول وجہ ہوگی اور جس شخص کو اتنے سستے داموں یہ زمین دی گئی - کیا آپ اس کے نام سے یہ allotment منسوخ کرینگے -

وزیر مال-جناب اس کا جواب آ چکا ہے -

مسٹر افتخار احمد خان-اپنی ہر تقریر میں وزیر مال صاحب پرانی حکومتوں پر الزام لگاتے ہیں - پہلے تو مسلم لیگ

کی حکومت تھی اور اب نئی مسلم لیگ کی حکومت ہے میں پوچھتا ہوں کہ یہ مسلم لیگ کیا وہی پہلی مسلم لیگ ہے یا کوئی اور ہے۔

وزیر مال۔ کیا یہ ضمنی سوال ہے۔

Mr. Speaker : This is no supplementary question.

***7080** (Member absent, not asked).

***7081**. (Member absent, not asked).

VERIFICATION OF MUTATIONS OF AGRICULTURAL LAND AND RESIDENTIAL PROPERTIES.

***7065. Mr. Hamza** : Will the Minister of Revenue be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that mutations of agricultural land and residential properties are verified by the revenue officers on the basis of oral verification of Lambardar or members of the Union Councils and the seller of the property is not required to testify the mutation;

(*b*) whether it is a fact that due to the said defective procedure many mutations are fraudulantly entered;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether intend to revise the said procedure and issue orders to the effect Government that the mutations should be entered after written attestation by the lambardars or members of Union Councils and by the seller of the property ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) : (*a*) A mutation is attested by a Revenue Officer on the deposition of the vendor who is identified by the Lambardar or any respectable person known to the Revenue Officer. The vendor is not required to sign his deposition recorded in the mutation sheets.

(*b*) No.

(*c*) According to the existing instructions a Lambardar is invariably required to attest the entries made by the Patwari by fixing his seal or signature.

Instructions were issued to Revenue Officers in the year 1957 to obtain thumb-mark or signature of the vendor on the mutation sheet but these had to be withdrawn very soon as in a number of cases the thumb-impressions of unsophisticated land owners were taken on the mutation sheets in respect of transactions that had never taken place, on one pretext or the other. This also made it difficult for the aggrieved persons to prove their case in a court of Law.

DEPARTMENTAL INQUIRIES ORDERED AGAINST NIMAT ULLAH PATWARI BY S. D. M., TOBA TEK SINGH

***7068. Mr. Hamza** : Will the Minister of Revenue be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that some departmental inquiries were ordered against Nimat Ullah, Patwari by S. D. M., Toba Tek Singh, District Lyallpur; if so, the date on which the said inquiries were ordered to be instituted and whether these inquiries have since been completed ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the negative, reasons therefor ;

(*c*) whether it is a fact that the said Patwari was allowed the facility of representing his case before the inquiry officer through a Counsel; if so, reasons therefor?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف): (الف) جی ہاں—تحقیقات کا حکم مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۶۴ء کو دیا گیا تھا -

(ب) تحصیلدار جو افسر تفتیش ہے تحقیقات مکمل کرنے میں ناکام رہا ہے کیونکہ کوششوں کے باوجود گواہان پیش نہیں ہوئے ہیں -

(ج) جی ہاں - قواعد سرکاری ملازمین مغربی پاکستان (اہلیت و انضباط) مجریہ ۱۹۶۰ء کے تحت اس امر کی اجازت ہے -

---

VILLAGE PATHS ILLEGALLY POSSESSED BY ZAMINDARS IN SIALKOT DISTRICT

*7072. **Chaudhri Muhammad Iqbal** : Will the Minister of Revenue please, refer to answer to part (f) of starred question No. 6006, given on the floor of the House on 9th April 1964 and state the further action taken for the removal of the encroachements ; if no action has so far been taken, reasons therefor and the time by which the required action is intended to be taken ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف): موضع تاجپورہ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ کے محولہ تجاوزات ہٹائے جا چکے ہیں -

---

NAMES OF NEW DIVISIONS, DISTRICTS, SUB-DIVISIONS AND TALUKAS CONSTITUTED FROM 1959 TO 1964 IN WEST PAKISTAN.

*7086. **Kazi Muhammad Azam Abbasi**: Will the Minister of Revenue be pleased to state—

(*a*) the names of new Divisions, Districts, Sub-Divisions and Talukas (tehsils) constituted from 1959 to 1964 in West Pakistan along with the dates on which they were so constituted and the area and population of each of them;

(*b*) the names of the Sub-Divisions and Talukas given the status of districts and sub-divisions respectively in the province from 1959 to 1964 along with the dates on which these changes were brought about ;

(*c*) whether it is a fact that the former Sind Government had a scheme to constitute a new taluka to be named as Khinsar taking out a portion of the area of talukas Chachro, Pithoro, Samaro, Khipro Kunri and Umerkot, if not, whether the Provincial Government intend to consider such a scheme ;

(*d*) the area and population of each of the talukas of Umerkot and Chachro;

(*e*) the names of the talukas or tehsils in the Divisions of Hyderabad, Khairpur, Bahawalpur, Peshawar, Multan, Lahore, Sargodha, Rawalpindi and Dera Ismail Khan which are comparatively bigger in area than the talukas of Chachro and Umerkot?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) (*a*) and (*b*) statement is laid on the table.

(*c*) Yes, the former Sind Government had a scheme to constitute a new taluka to be named as Khinsar taking out 20 dehs from taluka Chachro and 3 dehs from taluka Nagarparkar. However no portion of area from talukas Pithoro, Samaro, Khipro Kunri and Umerkot was proposed to be taken out for this purpose. The Government is taking up the matter with the local authorities.

(*d*) the area and population of each of the talukas Chachro and Umerkot is as under :—

	Area	*Population*
(*i*) Chachro ..	2796 square miles approximately ..	1,02,160
(*ii*) Umerkot ..	1462 square miles approximately ..	1,06,631.

(*e*) (*i*) the following talukas/tehsils are bigger in area than Chachro:—

Name of Taluka/Tehsil	*Name of Division*
Mansehra	.. Peshawar.
Bhakkar	.. Sargodha.
Bahawalpur	.. Bahawalpur.
Nara	.. Khairpur.

(*ii*) the following talukas tehsils are bigger in area than Umerkot :—

Name of Taluka/Tehsil	*Name of Division*
Mansehra.	.. Peshawar.
Dera Ismail Khan	.. Dera Ismail Khan.
Khushab	.. Sargodha.
Bhakkar	.. Sargodha.
Mianwali	.. Sargodha.
Dera Ghazi Khan	.. Multan.
Rajanpur	.. Multan.
Leiah	.. Multan.
Bahawalpur	.. Bahawalpur.
Ahmadpur East	.. Bahawalpur.
Fort Abbas	.. Bahawalpur.
Rohri	.. Khairpur.
Mirpur Mathelo	.. Khairpur.
Nara.	.. Khairpur.
Kohistan Mahal	.. Hyderabad.
Khipro	.. Hyderabad.
Shah Bunder	.. Hyderabad.
Jati	.. Hyderabad.
Thatta	.. Hyderabad.
Chachro	.. Hyderabad.

STATEMENT SHOWING (*a*) THE NAMES OF NEW DIVISIONS, DISTRICTS, SUB-DIVISIONS AND TALUKAS (TEHSILS) CONSTITUTED FROM 1959 TO 1964 IN WEST PAKISTAN ALONGWITH THE DATES ON WHICH THEY WERE SO CONSTITUTED AND THE AREA AND POPULATION OF EACH OF THEM; AND (*b*) THE NAMES OF THE SUB-DIVISIONS AND TALUKAS GIVEN THE STATUS OF DISTRICTS AND SUB-DIVISIONS RESPECTIVELY IN THE PROVINCE FROM 1959 TO 1964 ALONG WITH THE DATES ON WHICH THESE CHANGES WERE BROUGHT ABOUT.

PART A

Name	Date on which constituted	Area	Population
		(*i*) DIVISIONS	
Sargodha ..	28th November 1960	17,095 square miles ..	59,76,939
Karachi ..	29th June 1961 ..	8,405 square miles ..	21,34,870
		(*ii*) DISTRICTS	
Karachi ..	29th June 1961 ..	1,357 square miles ..	20,44,044
		(*iii*) SUB-DIVISIONS	
Vehari ..	3rd July 1962 ..	1,441 square miles ..	5,80,275
Shujabad ..	22nd September 1962	689 square miles ..	2,62,789
Lodhran ..	22nd September 1962	1,072 square miles ..	3,63,563
Lakki Marwat ..	3rd July 1962 ..	1,222 square miles ..	1,48,449

Name	Date on which constituted	Area	Population
Gujjar Khan ..	3rd July 1962 ..	562 square miles ..	2,32,137
Talagang ..	3rd July 1962 ..	1,202 square miles ..	1,72,719
Daska ..	3rd July 1962 ..	396 square miles ..	3,32,379
Wazirabad ..	3rd July 1962 ..	462 square miles ..	2,54,715
Hafizabad ..	3rd July 1962 ..	914 square miles ..	2,91,778
Ferozewala ..	3rd July 1962 ..	743 square miles ..	2,59,595
Nankana Sahib ..	3rd July 1962 ..	690 square miles	2,90,001
Mashkel ..	3rd July 1962 ..	5,000 square miles ..	5,516
Panjgur ...	3rd July 1962 ...	25,900 square miles ...	38,906
Okara ...	22nd September 1962	724 square miles ...	4,95,544
Taunsa ...	22nd September 1962	1,069 square miles ...	1,16,729
Chishtian ...	22nd September 1962	2,058 square miles ...	3,56,029
Liaquatpur ...	22nd September 1962	2,492 square miles ...	4,45,662
Sadiqabad ...	22nd September 1962	1,050 square miles ...	2,36,660
Ahmadpur East ...	22nd September 1962	2,286 square miles ...	2,40,681
Chiniot ...	22nd September 1962	1,020 square miles ...	3,96,948
Phalia at Mandi Bahauddin.	2nd September 1960	1,632 square miles ...	4,90,967

PART (B)

(*i*) SUB-DIVISIONS GIVEN THE STATUS OF DISTRICTS

Nil.

(*b*) (*ii*) TALUKAS (TEHSILS) RAISED TO THE STATUS OF SUB-DIVISIONS DURING 1959—1964.

Name of Talukas/Tehsils given the status of Sub-Divisions	Name of the Sub-Division	Date on which given the status of Sub-Division.
1	2	3
Vehari and Mailsi	Vehari ...	3rd July 1962.
Shujabad	Shujabad ...	22nd September 1962.
Lodhran	Lodhran ...	22nd September 1962.
Lakki Marwat	Lakki ...	3rd July 1962.
Gujjar Khan	Gujar Khan ...	3rd July 1962.
Talagang	Talagang ...	3rd July 1962.

Name of Talukas/Tehsils given the status of Sub-Divisions.	Name of the Sub-Division	Date on which given the status of Sub-Division
1	2	3
Daska	Daska ...	3rd July 1962
Wazirabad	Wazirabad ...	3rd July 1962.
Hafizabad	Hafizabad ...	3rd July 1962.
Ferozewala	Ferozewala ...	3rd July 1962.
Nankana Sahib	Nankana Sahib ...	3rd July 1962.
Mashkel	Mashkel ...	3rd July 1962.
Panjgur, Kolawah	Panjgur ...	3rd July1962.
Okara	Okara ...	22nd September 1962.
Taunsa	Taunsa ...	22nd September 1962.
Chishtian, Fort Abbas	Chishtian ...	22nd September 1962.
Liaquatpur, Khanpur	Liaquatpur ...	22nd September 1962.
Sadiqabad	Sadiqabad ...	22nd September 1962.
Ahmadpur East	Ahmadpur East ...	22nd September 1962.
Chiniot	Chiniot ...	22nd September 1962.
Phalia	Phalia at Mandi Bahauddin.	2nd September 1960.

PATWARIS TRANSFERRED IN DIPALPUR TEHSIL OF DISTRICT MONGOMERY

*7094. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Revenue be pleased to state the number of Patwaris in Dipalpur Tehsil of District Montgomery transferred from one circle to another during the months of May, 1963 and March, April and May, 1964 separately?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف)—

مئی ۱۹۶۳ء	۲
مارچ ۱۹۶۴ء	۱
اپریل ۱۹۶۴ء	صفر
مئی ۱۹۶۴ء	۹

مسٹر حمزہ—کیا وزیر مال صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ دیپالپور کی تحصیل میں مئی ۱۹۶۴ء میں ۹ پٹواریوں کو تبدیل کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی جبکہ اپریل

میں کوئی پٹواری تبدیل نہیں کیا گیا اور پچھلے سال اس ماہ میں صرف دو پٹواریوں کو تبدیل کیا گیا تھا ۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان)—ایسا تو ہر علاقہ میں ہوتا ہے ۔ کسی کی ملازمت ختم ہو جاتی ہے کسی کے لئے کوئی اور وجہ ہوتی ہے ۔ اگر کوئی خاص Individual case تھا تو اس کی تفصیل بتا دیتے ۔ معزز ممبر نے صرف پٹواریوں کی تعداد پوچھی تھی سو بتا دی ہے ۔ اگر مزید تفصیلات کی ضرورت ہے تو سوال بھیج دیں ہم جواب دے دینگے ۔

مسٹر حمزہ—کیا آپ کو اس چیز کا علم ہے کہ مئی ۱۹۶۴ء میں وہاں الیکشن ہوئے تھے ۔

وزیر مال—بالکل ہوئے تھے ۔ اور over whelming majority سے ہمارے امیدوار نے کامیابی حاصل کی ہے وہ اب آپ کے سامنے بیٹھے ہیں ۔

مسٹر حمزہ—یہ نہایت ہی گھٹیا قسم کا الیکشن ہو گا کیونکہ اس سلسلہ میں ۹ پٹواریوں کو تبدیل کرنا پڑا ۔

Mr. Speaker : This is not a supplementary question.

مسٹر افتخار احمد خان—کیا وزیر صاحب کے پاس اب صرف پٹواریوں کا کام ہی رہ گیا ہے ۔

وزیر مال—آپ غلط کہہ رہے ہیں کسی وزیر نے کسی پٹواری کے تبادلہ کے لئے written یا verbal ہدایت نہیں دی ۔

وزیر زراعت و خوراک (ملک قادر بخش) ۔ یہ بڑی گراوٹ ہے اور ایسی باتیں کہی جا رہی ہیں جس کے لئے ہم گناہگار نہیں ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر—کیا آپ حج کر کے آئے ہیں ۔

مسٹر حمزہ—کیا آپ مئی کے مہینہ میں وہاں گئے تھے ۔ جب ۹ پٹواریوں کو تبدیل کیا گیا تھا ؟

وزیر مال—انشاء اللہ ہم پھر جائیں گے ۔ اور شاید خواجہ صاحب بھی جائیں ۔

خواجہ محمد صفدر—میں تو آپ کی خدمت کے لئے ہر وقت تیار ہوں ۔

مسٹر حمزہ—جب ہمارے معصوم اور بے گناہ وزیر صاحبان مئی میں وہاں تشریف لے گئے تھے تو پھر وہاں کی صورت حال کا انہیں پتہ ہونا چاہئے ۔ ۹ پٹواریوں کو کیوں تبدیل کیا گیا ۔

وزیر مال—پٹواریوں کے تبادلہ سے وزراء کا کوئی تعلق نہیں ہے ۔

ALLOTMENT OF STATE LAND TO TENANTS OF FORT ABBAS TEHSIL UNDER COLONIZATION SCHEME

*7103. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Revenue please, refer to answer to my starred question No. 6368 given on the floor of the House on 9th April 1964 and state :—

(*a*) the reasons for the wrong allotment of the said land along with the authority responsible for the same ;

(*b*) whether it is a fact that the tribesmen are not willing to go to the area if so, whether Government intend to give possession of the said land to tenants the area; who were, allotted that land ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف)—(الف) رقبہ سہیا ہونیکی صورت میں وہاں کے کلکٹر صاحب نے الاٹیوں کا چناؤ کیا تھا ۔ لیکن چونکہ مذکورہ رقبہ پہلے سے قبائلوں کے لئے مخصوص کیا گیا تھا ۔ اس لئے الاٹمنٹ اراضی سہواً ہو گئی ۔

(ب) اس سلسلہ میں کمشنر پشاور سے رپورٹ طلب کی گئی ہے ۔ کہ آیا قبائلی رقبہ مخصوص شدہ کر لینے کے لئے رضا مند ہیں ۔ لہذا معاملہ کمشنر پشاور کے زیر غور ہے اور اس سلسلہ میں مکمل جواب بابت قبائلی لوگوں کی رضامندی کا ابھی انتظار کیا جا رہا ہے ۔

چودھری محمد علی—کیا لی ۔ سی کو مزارعین کو زمین الاٹ کرنے سے پہلے یہ معلوم نہ تھا کہ یہ زمین قبائلی لوگوں کے لئے مخصوص کی گئی ہے ۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان)—وہ تو سہواً ہو گیا تھا ۔ اگر انہیں معلوم ہوتا تو وہ الاٹ منٹ نہ کرتے ۔ کیونکہ یہ

زمین ایک خاص طبقہ کے لئے مخصوص تھی ۔ اب اگر کمشنر پشاور کہہ دے کہ ضرورت نہیں ۔ تو یہ زمین واپس کر دی جائے گی ۔

چودھری محمد علی—جب قبائلی لوگ جن کو یہ زمین الاٹ ہوئی ہے وہاں رہنے کو تیار نہیں تو مزارعین کو یہ الاٹ شدہ زمین کا قبضہ کیوں نہیں دیا جاتا ۔

وزیر مال—جب کمشنر کی طرف سے انکار ہو جائے گا ۔ تو پھر ان مزارعین کا prior حق ہوگا ۔

چوھدری محمد علی—۸ سال کا عرصہ گذر گیا ہے ۔ اور اس کا فیصلہ ابھی تک زیر غور ہے ۔ کیا میں پوچھہ سکتا ہوں کہ قبائلی لوگوں کو رضا مند کرنے میں ابھی اور کتنا وقت لگے گا ۔

وزیر مال—کوشش کریں گے کہ جلدی ہو جائے ۔

***7167.** Member absent, not asked.

SALE PRICE OF GOVERNMENT LANDS IN TEHSIL SWABI

***7193. Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Revenue be pleased to state the average sale price of Government lands in the following areas of Tehsil Swabi during the years 1956-57 and 1963-64, respectively, together with the reasons for increase ; if any :—

(i) Topi,

(ii) Margbuz, and

(iii) Zaida?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف) : ۔ جیسا کہ ڈی ۔ سی مردان نے لکھا ہے کہ ان مواضعات میں ماسوا سڑکوں کے کوئی سرکاری رقبہ نہیں ہے ۔ لہذا اوسط قیمت فروخت کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

خان اجون خان جدون—میرے خیال میں کچھ Printing میں غلطی ہو گئی ہے میں نے گورنمنٹ لینڈ کے متعلق نہیں پوچھا تھا میں نے پرائیوٹ لینڈ کے متعلق پوچھا تھا ۔

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : The question that has been sent to us is :—

"Will the Minister of Revenue be pleased to state the average sale price of Government lands in the following areas of Tehsil Swabi....."

ممکن ہے پرنٹ میں غلطی ہو یا اوریجنل میں غلطی ہو ۔

Mr. Speaker : I cannot say what is in the original question but it will be checked up whether there is any mistake in translation.

Minister of Revenue : Yes, and, then we will give him a reply.

Khan Ajoon Khan Jadoon : The question is already with the Revenue Department and you should just make this correction. I don't want information regarding Government land but information regarding private land should be provided to me.

Minister of Revenue : I will supply to the member the required information.

RATE OF LAND REVENUE ASSESSED ON DIFFERENT CATEGORIES OF LANDS IN SIALKOT DISTRICT DUEING 1946, 1956 AND 1963.

*7213. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Revenue be pleased to state—

(*a*) the rate of land revenue assessed on different categories of lands in Sialkot District during the years (*i*) 1946, (*ii*) 1956 and (*iii*) 1963 ;

(*b*) the local rate charged in the said District during each of the said years ;

(*c*) the year-wise increase in the rates of land revenue, Local rate and other cases borine on lands in the said District during the said years ;

(*d*) the total increase in land revenue in the said District during 1961, 1962 and 1963 ;

(*e*) whether Government intend to give any relief to the small land owners whose land are below the subsistence level ;

(*f*) whether Government have exempted all those persons from payment of cesses leviable under the West Pakistan Finance Act who pays Rs. 20 or less annual land revenue as promised by Minister of Agriculture on the floor of the House on 30th June 1962 ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف): (الف) نرخ ہائے مالیہ برائے مختلف اقسام اراضی متعلقہ تحصیل کی رپورٹ تشخیص میں موجود ہیں ۔

(ب) سال		نرخ
۱۹۴۶ء	..	دو پیسہ فی روپیہ مالیہ
۱۹۵۶ء	..	۲۵ پیسہ فی روپیہ مالیہ
۱۹۶۳ء	...	معاملہ زمین کا ۵۰ فیصد

(ج) **معاملہ زمین**— ۱۹۶۲ء تک کوئی اضافہ نہیں کیا گیا تاہم خریف ۱۹۶۲ء سے معاملہ زمین میں ۲۵ فیصد اضافہ کیا گیا ۔

لوکل ریٹ—جیسا کہ ''ب'' مذکورہ میں درج ہے ۔

ترقیاتی فنڈ ٹیکس—یہ خریف ۱۹۴۷-۴۸ء سے بارہ پیسہ فی روپیہ مالیہ اراضی کے حساب سے مہاجر ٹیکس کے نام پر لگایا گیا تھا۔ ۱۹۵۹ء میں نرخ مالیہ زمین کا ۲۵ فیصد کر دیا گیا تھا اور خریف ۱۹۶۳ء سے ۳۵ فیصد کر دیا گیا۔

(د) خریف ۱۹۶۲ء سے ۲۰ فیصد۔

(ہ) معاملہ حکومت کے زیر غور ہے۔

(و) جیسا کہ (ہ) مذکور۔

Chaudhri Muhammad Ibrahim: I had drawn the attention of the Government to the fact —

"Whether Government have exempted all those persons from payment of cesses levible under the West Pakistan Finance Act who pay Rs. 20 or less annual land revenue as promised by Minister of Agriculture on the floor of the House on 30th June 1962?"

اس کے جواب میں ۳۰ جون ۱۹۶۲ء کو یہ وعدہ کیا تھا active consideration اور اس کا جواب آج بھی یہ دے رہے ہیں کہ The matter is under active consideration.

وزیر مال (خان پیر محمد خان)۔ Active کا جواب سمجھا جا سکتا ہے اور وہ جواب آ چکا ہے کہ ایٹنشل Implications نہیں اور وہ ہماری طاقت سے باہر تھیں۔

چودھری محمد ابراہیم—میں وزیر مال سے Active کے معنی پوچھتا ہوں۔

وزیر مال—Active کے کیا آپ معنی نہیں جانتے ہیں تو ڈکشنری دیکھئے۔

مسٹر ہمزہ—جناب سپیکر۔ جناب وزیر مال صاحب فرماتے ہیں کہ Active کے معنی ڈکشنری میں دیکھئے تو میں پوچھتا ہوں کہ انکی ڈکشنری کیا کہتی ہے۔

وزیر مال—میری ڈکشنری جو کہتی تھی وہ میں نے بتا دیا۔

RECOVERY OF LAND REVENUE IN RESPECT OF LANDS ACQUIRED FOR THE CONSTRUCTION OF PEHUR CANAL IN MARDAN DISTRICT.

*7261. **Mr. Abdur Raziq Khan** : Will the Minister of Revenue, please refer to part (c) (i) of the answer to my starred question No. 5080 given by the Minister of Irrigation and Power on the floor of the House on 28th Decem

ber 1963 and state whether Government have since, considered the question of stopping the recovery of land revenue in respect of the lands acquired for the construction of Pehur Canal in Mardan District and refunding the amounts of land revenue already collected unlawfully from the of owners the said lands if so, the decision taken in the matter ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف)—جی ہاں ۔ ماتحت افسران کو متاثرہ زمینداروں سے مالیہ کی وصولی بند کرنے کے متعلق پہلے ہی ہدایات جاری کی جا چکی ہیں ۔ وصول شدہ رقم مالیہ آئندہ مطالبہ مال سے وضع کر دی جائے گی ۔ اور جہاں وضع کرنا ممکن نہ ہوا رقم واپس کر دی جائیگی ۔

***7270.** Member absent, not asked

PROPRIETARY RIGHTS TO ALLOTTEES OF LANDS UNDER GROW MORE FOOD SCHEME

***7284. Maik Sarfraz Khan:** Will the Minister of Revenue be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that allottees of lands under Grow More Food Scheme, have been given proprietary rights in these lands in many districts ;

(*b*) whether it is a fact that under the said scheme lands were allotted in Sargodha District in the following "Rakhs"; (*i*) Kala, (*ii*) Khati Fouro, (*iii*) Khati Kalan, (*iv*) Nawan Sagho, (*v*) Jamali, and (*vi*) Talbotan ;

(*c*) whether it is a fact that the lands mentioned in (*b*) above have been included in the Tube-well Scheme and applications for their allotment have been invited ;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, reasons for not granting proprietary rights to the allottees of the lands mentioned in (*b*) above.

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف) ۔ (الف) یہ حقیقت ہے کہ سرکاری اراضی زیر سکیم زیادہ اناج اگاؤ سابقہ صوبہ پنجاب کے بہت سے اضلاع میں الاٹ کی گئی تھی ۔ لیکن صرف مستحق الاٹیاں کو قوق ملکیت دئیے جا رہے ہیں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) یہ بھی درست ہے ۔ کہ یہ اراضی ماسوائے رکھ نواں ساگو کے ٹیوب ویل سکیم میں شامل کر لی گئی ہے ۔ اور الاٹمنٹ کے لئے درخواست ہائے منگوائی گئی ہیں ۔

(د) کوئی بھی الاٹی جس نے زیر سکیم زیادہ اناج اگاو اراضی حاصل کی تھی ۔ اس اراضی کو رکھنے کا مستحق نہ تھا ۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا

گیا کہ ربیع ۱۹۶۳ء کے بعد اس اراضی کا قبضہ لے لیا جائے - اس اراضی کے حقوق ملکیت دئے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - کیونکہ یہ لوگ صحیح الاٹی نہ تھے - اور شرائط بابت حقوق ملکیت کو پورا نہیں کرتے -

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر- غالب کا ایک شعر ہے جس کا پہلا مصرعہ میں نہیں پڑھ سکتا کیونکہ اجازت آپ نہیں دین گے - دوسرا مصرع پڑھتا ہوں اور وہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب پر صادق آتا ہے -

"کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی"

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

CASES REGARDING LEASE OF LAND PENDING IN THE DEPUTY COMMISSIONER'S OFFICE, BAHAWALNAGAR

***7287. Ch. Muhammad Ali**: Will the Minister of Revenue be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that the colonists and the purchasers of lands in Bahawalnagar district have not so far been given proprietary rights;

(*b*) whether it is a fact that when the said colonists and the purchasers approach Deputy Commissioner's Office Bahawalnagar for the purpose they are asked to produce the receipts for the instalments paid and the Nazrana money deposited in Government Treasury which information should be available in Deputy Commissioner's Office ;

(*c*) whether Government are aware of the fact that most of the said colonists and purchasers are not in a position to produce the said receipts as the dues were paid by them 40 years ago ;

(*d*) whether it is a fact that the record of the payments made by the said colonists and the purchasers for getting proprietary rights has been maintained by the Revenue Authorities ;

(*e*) whether it is a fact that about six thousand cases regarding lease of land are pending in the said Deputy Commissioner's Office for the above said reasons;

(*f*) if answers to (*a*) to (*e*) above be in the affirmative, reasons for asking the said colonists and purchasers to produce the receipts mentioned in (b) above and the steps Government intend to take to grant proprietary rights to them ?

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — (الف) ہزارہا پٹہ جات جاری کئے گئے ہیں - اور ہزاروں ہی تیار کئے جانے ہیں -

(ب) پٹہ ملکیت تیار کرنے سے پہلے ادا کی ہوئی رقوم کی پڑتال خزانہ کی رسیدات سے کی جانی ضروری ہے -صوبہ مغربی پاکستان کے وجود

میں آنے سے قبل خزانہ کا ریکارڈ نہیں مل رہا ہے - اور اس وجہ سے ان آبادکاروں اور خریداروں سے درخواست کی گئی کہ ادائیگی رقوم کے چالان یا رسیدات پیش کریں -

(ج) - جی نہیں - اگرچہ یہ درست ہے کہ مطالبہ رسیدات دس سے بیس سال تک پرانی ہیں لیکن آبادکاروں کا فرض ہے کہ وہ اپنا ریکارڈ خود رکھیں -

(د) جی ہاں - لیکن قائم شدہ ریکارڈ کسی آفیسر سے تصدیق نہیں کیا گیا تھا - اس لئے اس کا موازنہ خزانے کے ریکارڈ کے ساتھ ضروری نہیں ہے -

(س) جی ہاں -

(ر) جیسا اوپر ضمن (ب) میں ہے - معاملے کی ضلعی اور ڈویژنل سطح پر پیروی کی جا رہی ہے حال ہی میں کمشنر بہاولپور ڈویژن نے بتایا ہے کہ اس نے معاملہ کو اکاؤنٹنٹ جنرل مغربی پاکستان کو بھیج دیا ہے اور جونہی کوئی فیصلہ ہوتا ہے تو پٹہ ملکیت جاری کر دیئے جائیں گے -

---

NUMBER OF WATER MILLS IN TEHSIL SWABI

*7291. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Revenue be pleased to state—

(*a*) the number of water mills in Patwari Circle of Village Maini, Tehsil Swabi as stood on 1st January 1959 and 1st January 1964 ;

(*b*) the rate of land revenue in the said area along with the rate of any other Tax charged by the Revenue Department on the said water mills;

(*c*) whether it is a fact that the Revenue Department is charging taxes even on those water mills in the said circle which are not functioning, if so, reasons therefor ?

وزیر مال (خان پیر محمد خان) -

(الف) یکم جنوری ۱۹۵۹ء .. ۱۸

یکم جنوری ۱۹۶۴ء .. ۴

ب) ۱ - مالیہ اراضی .. ۱۴ روپے فی چکی

(۲) ترقیاتی فنڈ ٹیکس .. ۳۵ فیصد مالیہ اراضی

(۳) لوکل ریٹ .. ۲۵ فیصد مالیہ اراضی

(۴) مسجد کا محبوب .. ۳ فیصدی مالیہ اراضی

(ج) منہدم شدہ پن چکیوں کی بابت مالیہ اراضی وغیرہ کے بارے میں معافی منظور کرنے کا سوال زیر غور ہے ۔ مقامی افسران کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس معاملے کا فوراً تصفیہ کریں ۔

ESTATE NO. 1089 OF COURT OF WARDS IN HYDERABAD

***7302. Mr. Muhammad Saeed Shah** : Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether Estate No. 1089 is under the superintendent of Cour of Wards in-Hyderabad ;

(*b*) whether Bibi Kalsoom the ward of the said Estate is getting any monthly allowance ; if so, the amount thereof ;

(*c*) whether it is a fact that since the last six months no monthly allowance has been given to the said ward ; if so, reasons therefor ;

(*d*) whether it is a fact that one Ali Asghar Shah has been given the contracts of the said Estate

(*e*) whether it is a fact that the said Ali Asghar Shah is husband of one of the claimants of the said Estate ;

(*f*) whether it is a fact that an enquiry is pending against the said Ali Asghar Shah for having unlawfully out and sold away trees worth thousands of rupees of the said Estate ; if so, the date by which the inquiry will be completed;

(*g*) whether it is a fact that the said Ward applied to the Courts of Wards two years ago for the release of the Estate on the ground that she was major and married but the Estate has not yet been released ;

(*h*) if answer to (*g*) above be in the affirmative, (*i*) reasons for not releasing the Estate so far; (*ii*) the date by which the Estate will be released ?

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — (الف) جی ہاں ۔

(ب) ۔ جی ہاں ۔ ۹۰ ۵۰ روپیہ ماہانہ ۔

(ج) جی ہاں ۔ یہ ماہانہ الاؤنس جنوری ۱۹۶۳ء سے بند کر دیا گیا تھا ۔ کیونکہ لیڈی وارڈ نے استدعا کی تھی کہ کورٹ آف وارڈز سے اس کا حصہ واگزار کر دیا جائے ۔ وارڈز کے استدعا واپس لینے پر ماہانہ الاؤنس دوبارہ شروع کر دیا گیا ہے اور وارڈز کو جون ۱۹۶۲ء تک ادائیگی کر دی گئی ہے ۔

(د) جی نہیں ۔ پٹہ علی اصغر کے نام تصدیق نہیں کیا گیا ۔

(ہ) جی ہاں - علی اصغر شاہ وارڈز میں سے ایک وارڈ کنیز بانو کا شوہر ہے -

(و) جی نہیں - اسٹیٹ کے درخت کاٹنے کے سلسلے میں انکوائری علی اصغر کے بھائی علی اکبر کے خلاف ہو رہی ہے - یہ انکوائری ایک ہفتہ کے اندر مکمل ہونے کی توقع ہے -

(ز) و (ح) - بی بی کلثوم اور اس کی دو بہنوں کے حصے واگزار کرنے پر غور ہو رہا تھا لیکن یہ کارروائی روک دی گئی کیونکہ اس دوران میں وارڈز نے اپنے حصے واگذار کرانے کی استدعا واپس لے لی ہے -

---

RAISING OF AGE LIMIT OF PATWARIS FOR APPEARING IN DEPARTMENTAL EXAMINATION FOR QANUNGOSHIP

***7336. Mr. Sultan Muhammad Awan** : Will the Minister of Reven be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that the superannuation age of Government servants has been raised from 55 to 60 years ;

(*b*) whether it is a fact that Qanungoes are eligible for departmental promotion to the post of Naib-Tehsildar up to the age of 45 years ;

(*c*) whether it is a fact that maximum age limit for Patwaris of competing in the departmental examination for Qanungoship is 40 years ;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, reasons for fixing the maximum age-limit for patwari to appear in the departmental examination for Qanungoship at 40 years and whether Government intend to raise this limit?

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — (الف) - یکم جنوری ۱۹۳۷ء کے بعد میں بھرتی ہونے والے پٹواریوں، قانون گوؤں، نائب تحصیلداروں اور تحصیلداروں کی عمر پیرانہ سالی ۲۲ جون ۱۹۶۰ء سے ۵۵ سے بڑھا کر ۶۰ سال کر دی گئی ہے - جہاں تک یکم جنوری ۱۹۳۷ء سے قبل بھرتی ہونے والے پٹواریوں کا تعلق ہے عمر پیرانہ سالی پہلے ہی ۶۰ سال تھی لیکن اس کے لئے ۵۵ سال کی عمر میں ایک امتحان اہلیت کی شرط لازم تھی -

(ب) جی نہیں - وہ ۵۵ سال کی عمر تک اہل ہیں -

(ج) جی نہیں - پٹواریوں کے قانونگوؤں کی اسامی پر انتخاب کے لئے کوئی مقابلے کا محکمانہ امتحان نہیں ہوتا -

(د) سوال پیدا نہیں ہوتا

PAYMENT OF RENUMERATIONS FOR EXTRA WORK DONE BY THE ASSISTANT COMMISSIONERS

***7337. Mr. Sultan Muhammad Awan :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Assistant Commissioners have been entrusted with the duties of A. R. C. lands in Hazara district;

(*b*) whether it is a fact that the said Assistant Commissioners are carrying out work connected with rehabilitation in their tehsils in addition to their own duties but no renumeration is paid to them for the extra work;

(*c*) whether it is also a fact that separate posts of A. R. C. lands have been provided in other districts of the province;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to pay any renumerations for extra work done by the said Assistant Commissioners; if not, reasons therefor?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) No.

(*d*) This work has always been reckoned as a part of the duty of all Revenue Officers exercising powers of A. R. C./A. S. C. in the entire Province West Pakistan even of those working in the most heavily worked Districts, and the question of grant of extra renumeration in the case of this District where the number of pending claims is only 105 does not arise.

RE-ORGANISATION OF COPYING AGENCIES IN FORMER N. W. F. P. AREA

***7338. Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is afact that the copying agencies in the former N.-W.F.P. area have recently been re-organised on former Punjab pattern;

(*b*) whether it is a fact that the former Punjab Government had re-organised the copying agencies in or about 1945;

(*c*) whether it is a fact that re-organisation in the former Punjab area, the services rendered by the copyists from 1937 to 1945 was counted for the purpose of fixation of seniority, etc;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to extend similar concession from 1955 to the copyist of the former N. W. F. P. area;

(*e*) whether it is a fact that after re-organization staff of the copying agencies have been amalgamated with district establishment, if so, how the interest seniority, etc., of the copyists and other establishment will be fixed;

(*f*) in case the said staff of copying agencies has not been amalgamated reasons therefor when their conditions of service are identical with those of the other establishment?

وزیر مال (خان پیر محمد خان)— (الف) - جی ہاں -

(ب) سابق حکومت پنجاب نے نقول ایجنسیوں کی ۱۹۳۶ء میں بلز تنظیم کی تھی -

(ج) مقامی افسران سے حالت معلوم کی جا رہی ہے -

(د) اس طرح کی رعایت اس تاریخ سے دی جائیگی جس تاریخ سے نقول ایجنسیاں سابقہ شمال مغربی سرحد صوبہ میں صوبائی سطح پر لائی گئیں تھیں جیسا کہ سابق پنجاب میں ہوا تھا -

(ہ) اد غام کی تفصیلات مقامی افسران کے زیر غور ہیں -

(و) سوال پیدا نہیں ہوتا -

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Breaking out of Fire in Village Baqadarshah near Talhar of Matli Taluka in Hyderaad District

*176. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Revenue be pleased to state —

(a) whether it is a fact that due to breaking out of fire in village Baqadarshah near Talhar of Matli Taluka in Hyderabad District in April, 1964 the inhabitants, of the village suffered a financial loss of about Rs. 50,000;

(b) whether it is a fact that the inhabitants of the said village also have lost their grains, clothing and cash; besides their homes;

(c) if answer to (a) and (b) above be in affirmative, whether any steps have been taken by Government or local officers to resettle the affected persons by giving them financial aid and Taqavi loans; if not, reasons therefor?

وزیر مال (خان پیر محمد خان)—(الف) اور (ب) مقامی افسران نے رپورٹ کی ہے کہ ضلع حیدرآباد نے موضع مقادر شاہ نزدیک تلسار تعلقہ بدین (تعلقہ متلی میں نہیں) میں آگ لگی تھی - مقامی حکام تاریخ وقوع کی معلومات کر رہے ہیں - نقصان کی وسعت کا اندازہ لگایا جا رہا ہے -

(ج) مقامی حکام سے تفصیلی رپورٹ ملنے کے بعد امداد دینے کے سوال کے بارے میں غور کیا جاوے گا - تقاوی قرضہ دینے کے مقامی حکمران خود مختار ہیں -

SINKING OF WELLS IN DESERT AREA, THARPARKAR

177. Mir Haji Muhammad Bux Talpur: Will the Minister of Revenue please refer to answer to parts (*b*) and (*c*) of my starred question No. 1223 given on the floor of the House on 28th April, 1964 and state:—

(*a*) the total area of Thar, its population and the existing of wells in the said area;

(*b*) the number of persons, belonging to each taluka of Desert Sub-Division of Tharparkar District, who applied for Taqavi loans for the purpose of digging wells since 1947 to 1964 along with the following details:—

(*i*) the amount demanded by each of the said applicants;

(*ii*) the number of applicants to whom Taqavi loans was granted along with the amount in each case for each year?

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — (الف) اور (ب) مطلوبہ معلومات جو کہ بورڈ آف ریونیو میں موجود نہیں ہیں ، مقامی افسران سے فراہم کی جا رہی ہیں اور موصولی پر ایوان کے سامنے پیش کی جائینگی -

---

GRANTING OF FINANCIAL AID OR TAQAVI LOAN TO PERSON WHOSE HOUSES HAVE BEEN BURNT IN VILLAGE SOOFI FAQIR, TALUKA UMERKOT OF THARPARKAR DISTRICT

178. Mir Haji Muhammad Bux Talpur: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that 32 houses in village Soofi Faqir, Taluka Umerkot of Tharparkar District, caught fire on 3rd April 1964, which resulted in a financial loss amounting to Rs. 50 or 60 thousand;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether any financial aid or Taqavi loan has been granted by Government to the persons whose houses have been burnt; if so, the amount thereof and if not, reasons therefor?

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — (الف) - رپورٹ ملی ہے کہ ضلع تھرپارکر تعلقہ امر کوٹ کے گاؤں صوفی فقیر میں مورخہ ۳ اپریل ۱۹۶۴ء کو چھبیس گھر نذر آتش ہو گئے ، جس سے چھ ہزار آٹھ سو روپیہ کا نقصان ہو گیا -

(ب) - مقامی افسران نے اس واقعہ کی اطلاع حکومت کو کافی عرصہ پہلے نہیں دی ، کمشنر حیدرآباد مصیبت زدہ گان کو رواج کے مطابق جھونپڑیاں بنانے کے لئے قریبی جنگل سے مفت لکڑی کاٹنے کی اجازت دینے کے سوال پر غور کر رہے ہیں - ڈپٹی کمشنر بھی مصیبت زد گان کو زرعی قرضہ

جات کے قانون مجریہ ۱۹۵۸ء کے تحت تقاوی منظور کرنے کی غرض سے کارروائی کر رہے ہیں -

---

LANDS AFFECTED BY WATER-LOGGING AND SALINITY IN DEHS HALLARO, ALLAH BUX MARI AND KANGNI, TALUKA KHIPRO, DISTRICT SANGHAR

179. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Revenue please refer to the answer to my starred question No. 1204 given on the floor of the House on 18th January, 1964 and state the names of the owners or Khatedars of the lands affected by water-logging and salinity in Dehs, Hallaro, Allah Bux Mari and Kangni, Taluka Khipro, District Sanghar, along with the number of the blocks in which the said lands are situated?

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — فہرست مالک وکھاتہ دار جن کی اراضی تھور سیم سے متاثر ہے معہ بلاک نمبر بابت دیہہ ، ھلارو - اللہ بخش ، ماڑی کنگنی تحصیل کھپرو ضلع سانگھڑ ایوان کے روبرو پیش ہے -

نام مالک یا کھاتہ دار جن کی اراضی تھور سیم سے متاثر ہے معہ نمبر بلاک بابت دیہہ ھلارو - اللہ بخش ماڑی اور کنگنی تحصیل کھپرو ضلع سانگھڑ :—

نام دیہہ	نام مالک یا کھاتہ دار	بلاک نمبر	
(۱) ھلارو	۱ - سواو مرید کاہڑی ..	۴۷۳	
		۲	
	۲ - لال چند ..	۴۷۱	
		•	
	۳ - ساوان شاھو کاہڑی ..	۴۸۱	۴۷۳
		۱	۴

نام دیہہ	نام مالک یا کھاتہ دار	بلاک نمبر
	۴ - حاجی محمد ہاشم ..	۵۷۶ ۵۶۵ ۵۶۴ ۵۵۹
		۲ ۴-۳ ۴-۳ ۱
		۵۸۱ ۵۸۰ ۵۷۹
		۴-۱ ۳-۲ ۴-۳-۲-۱
		۵۹۷ ۵۸۲
		۱-۱-الف ۴,۳-۲
	۵ - جام دوست محمد ..	۶۳۰
		۳-۳-الف-۴
	۶ - فیض محمد ماڑی ..	۶۷۵
		۳
	۷ - کرمون مل ..	۶۷۹ ۶۷۵ ۶۷۱ ۶۷۰ ۶۷۰
		۴-۱ ۲ ۳-۲ ۴ ۴-۳
	۸ - محمد صادق ..	۶۸۱ ۶۷۷ ۶۷۰ ۶۶۲
		۲-۱ ۳-۱ ۲-۱ ۴
	۹ - مراد علی ..	۴۷۱ ۴۷۰ ۴۶۹ ۴۵۵ ۴۵۴
		۳-۲ ۴ ۳-۲ ۲ ۲
	۱۰ - بھائی خان ..	۴۵۹ ۴۵۶
		۲ ۱

نام دیہہ	نام مالک یا کھاتہ دار	پلاک نمبر
	۱۱ - تیجومل ..	۳۶۰ ۳۷۸ ۳ ۲
	۱۲ - سومو ..	۳۶۸ ۱
	۱۳ - ذائم ..	۵۰۱ ۱-۲
	۱۴ - میر محمد بخش تالپور	۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۵ ۵۰۶ ۳ ۳-۳ ۳ ۳ ۲ ۵۶۴ ۵۶۷ ۵۶۳ ۱-۲ ۲ ۲
	۱۵ - میر یار محمد تالپور	۵۱۷ ۱-۲
(۲) اللہ بخش ماڑی	۱ - سوم جی مل ..	۵۶
	۲ - علی خان ..	۸۶-الف-ب
	۳ - نواب مشہر خان ..	۸۷-الف-ب-۹۱-۹۵-۹۸
	۴ - حاجی عبداللہ ماڑی ..	۸۹-۹۳-الف-۱۳۵-الف-ب ۱۸۲-الف-ب -
	۵ - بلوچ خان ..	۱۲۶-۱۸۵-الف-۲۴۴-

نام دیہہ	نام مالک یا کھاتہ دار	بلاک نمبر
	٦ - حاجی محب نگر .. ٩-الف-ب ماڑی	
	٧- حاجی محمد ہاشم .. ٢٥٨-	
(٣) - دیہہ کنگنی-	١ - میر محمد بخش تالپور .. ٧١	٧٢
		١-٢
		١-٢-٣-٣
		٧٣
		٧٣
		٧٥
		١-٣
		١
		١-٢
		٨١
		٨٢
		٨٣
		١-٢-٣
		١-٣
		٣
		٨٣
		١٢٨
		١٣٠
		٣
		٢-٣
		١-٢
	٢ - میر محمد علی .. تالپور	١٩٨
		٢٥٣
		٢٣٢
		٢٣٣
		١-٢
		١-٢-٣
		٢-٣
	٣- شیر محمد ..	٥١
		٥٢
		٥٣
		١-٢
		١-٢-٣-٣
		١-٢-٣
		٥٣
		١١٥
		١٣٩
		٢-٣-٣
		٣
		١-٢-٣-٣
		١٥٠
		١٥٥
		١٥٦
		١-٢-٣-٣
		٢-٣
		١

نام دیہہ	نام مالک یا کھاتہ دار	پلاٹ نمبر
		۱۹۵ ۱۹۴ ۱۵۹
		۴-۳ ۴-۳ ۲-۱
		۱۹۷ ۱۹۶
		۳-۱ ۵-۴-۲
	۴ - رسول بخش خان کاہڑی	۲۹ ۲۲ ۲۱
		۴-۳ ۴ ۴-۳-۱
		۳۷ ۳۶ ۳۵
		۲-۱ ۲-۱ ۳-۲-۱
		۶۷ ۶۵ ۶۴
		۲-۱ ۳-۲-۱ ۲
	۵ - محمد بچھال کاہڑی	۴۸ ۴۷ ۳ ۱ ۰۰
		۲-۱ ۲ ۱ ۲-۲-الف
		۴۹
		۲-۱
	۶ - گل خان غلام علی کاہڑی	۱۱۶ ۶۰ ۴۳ ۱
	اللہ یار خیر محمد	۳-۲ ۲-۱ ۱ ۱
	۷- لال محمد	۱۱۶ ۵۹
		۴-۱ ۳

نام دیہہ	نام مالک یا کھاتہ دار	بلاک نمبر
	۸ - امام بخش	۹۷
		۲
	۹ - اللہ بچائیو	۳۶ ۴۸
		۳ ۳-۴
	۱۰ - سائیں دار	۵۰ ۵۴ ۵۵ ۵۷ ۵۸
		۱ ۲ ۲-۳ ۴
	۱۱ - عباس مل-	۲۹ ۳۰ ۳۲
		۲ ۱-۲-۳-۴-الف ۳
		۶۹ ۸۷ ۸۸
		۳ ۲-۳ ۱-۲-۳-۴
		۳۳ ۶۷ ۶۸ ۸۹
		۳-۴ ۳ ۴ ۴
		۱۲۴
		۱-۲-۳-۴
	۱۲ - لینڈ کمیشن ..	۸۹ ۱۳۱ ۱۳۲
		۳ ۲-۳-۴
		۱۳۵ ۱۳۶ ۱۶۵
		۳-۴ ۳-۴ ۵

نام دیہہ	نام مالک یا کھاتہ دار	بلاک نمبر
	۱۶۳	۲۵۲	۲۷۳
	۵-۳	۲	۲-۱
	۱۷۳	۱۷۷	۲۰۳
		۳-۱	۳-۱
	۲۰۳	۲۰۵	۲۰۷
	۳-۲-۱	۳	۳
	۲۲۵	۲۲۶	۲۳۹
	۳-۳-۲-۱	۳-۲-۱	۳-۱
		۲۵۱	
		۲	

REMISSION IN LAND REVENUE THARPARAR DISTRICT

186. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Revenue please refer to the answer to my starred question No. 1347 given on the floor of the House on 9th April, 1964 and state :—

(*a*) the names of other Makans where the remission in land revenue was recommended by the Mukhtiarkar, Taluka Nagarparkar, along with (*i*) the authority to whom he submitted his recommendations, (*ii*) the date on which he made the said recommendation, (*iii*) the decision thereon;

(*b*) whether it is a fact that the lands in Makan Adhigam and certain other Makans of Taluka Nagarparkar did not yield crops due to inadequate rain and locust invasion, but land revenue was recovered from the owner of the said lands, if so, reasons therefor and whether Government intend to refund the amount of land revenue so collected to the land owners concerned?

وزیر مال (خان میر محمد خان) — الف۔ مختیار کار نگر پارکر نے ۶۲—۱۹۶۱ء میں مکان قصبوں۔ سورا چند اور بھاکی میں معافی لگان کی سفارش کی :-

(۱) سفارش اس وقت کے منتخبہ ڈپٹی کلکٹر سحرا مسٹر اعجاز علی کو کی گئی۔

(۲) سفارش جولائی ۱۹۶۲ء میں کی گئی -

(۳) معافی لگان کی منظوری ڈپٹی کمشنر تھر پارکر نے اپریل ۱۹۶۴ء میں دی -

ب (۱) یہ درست ہے کہ طوفانی ہواؤں اور ٹڈی دل کی آفت سے مذکورہ بالا مکان بری طرح متاثر ہوئے اور معافی لگان کے فیصلہ میں تاخیر کے سبب جوکہ ناگزیر تھی ، مالیہ کی وصولی کر لی گئی - تاہم کمشنر نے مختیار کار کو ہدایت کی ہے کہ ایسے تمام حالات میں رقم مالیہ فوراً واپس کی جائے -

---

ADJOURNMENT MOTIONS

SCARCITY OF WATER IN HAKRA BRANCH OF SADIQ CANAL

چودھری محمد علی - جناب والا ! میں تحریک کرتا ہوں کہ عوامی اہمیت کے ایک متعینہ مسئلہ پر بحث کرنے کیلئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کیجائے وہ یہ ہے -

"ہاکڑہ برانچ صادق کینال میں پانی خشک ہونیکی وجہ سے علاقہ فورٹ عباس ، بہاول نگر میں مویشی کیلئے پانی نہ ہونیکی وجہ سے مویشی مر رہے ہیں ، لوگ ہجرت پر مجبور ہو گئے ہیں ، جسکی وجہ سے عوام میں سخت بیچینی اور اضطراب ہے ، لہذا اس پر بحث کیجئے -"

Minister of Irrigation (Malik Qadir Bakhsh) : This much is denied. I have got information from this part and submit that there is no truth whatsoever in the allegation that cattle have started dying.. .. ..

منسٹر سپیکر - ملک صاحب آپ اردو میں فرمائیں تو بہتر ہوگا -

وزیر آبپاشی— چودھری صاحب یہ سراسر غلط ہے -

مسٹر سلطان محمد اعوان—جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کو وزیر بنا دیا جائے تو ہمیں چھٹکارا ملجائے - ہمیں شرم آتی ہے کہ یہ کیا لعنت برس رہی ہے -

پارلیمنٹری سیکریٹری (میاں محمد شریف) — ارے چھوٹے بھائی ایسی باتیں نہ کرو -

میر محمد مراد خان جمالی - جناب آپنے رولنگ دی تھی کہ شرم کا لفظ اس ایوان میں نہ استعمال ہونا چاہئے میاں شریف کے سلسلہ میں ابھی یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے، کم سے کم اسکو یہ واپس لیں -

Minister of Irrigation : There was no malice.
Mr. Speaker : That word should not be used.

وزیر آبپاشی — میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس بیان میں کوئی اصلیت نہیں ہے کہ جو اطلاع آپکو ملی ہے - کہ لوگ وہاں سے ہجرت کر رہے ہیں اور یہ کہ مویشی پانی نہ ہونے کی وجہ سے مر رہے ہیں ، لیکن یہ ضرور ہے کہ روزانہ کے پانی میں کمی واقع ہوئی تھی - اور یہ حکومت کے کنٹرول سے بالکل باہر تھا ، کیونکہ حکومت ہندوستان نے دریا کا پانی روک دیا تھا اور پانی آگے نہیں آ رہا تھا - اس لئے ہم نے پانی وارہ بندی سے دینے کے لئے لکھا ہے - وہ میں آپکو پڑھکر سناتا ہوں اور آپکی یہ تکلیف پانچ تاریخ کے بعد نہیں رہیگی -

Mr. Speaker : The matter has lost its urgency. Is the member still pressing it?

چودھری محمد علی — اگر پانی کل چلا جائیگا تو -

مسٹر عبدالرازق خان - جناب والا - بہتر ہو گا کہ اس معاملے کو چھ تاریخ پر دوبارہ لیا جائے ، کیونکہ ہمیں یہ اعتماد نہیں ہے - کہ پانچ تاریخ کو پانی چلا جائیگا -

وزیر آبپاشی - سپلائی ۲۸۲۴ کیوسک تھی - ۳۲,۰۰۰ کیوسک کی ضرورت کے مقابلے میں - اس لئے اس کمی کی وجہ سے پانی وارہ بندی سے چل رہا ہے ، تاکہ علاقے کی تکلیف رفع ہو سکے - مویشیوں کو پانی مل سکے - چارے کے لئے پانی مل سکے - معزز ممبر ہماری تکلیف اور مشکلات کو appreciate کریں گے - کہ ۳۲,۰۰۰ کیوسک کے مقابلے میں کہ جسکی ہمیں ضرورت ہے - ہمیں پانی کم ملا ہے - اس سے صرف وارہ بندی ہی ہو سکتی ہے - اس سے نہ ہماری نااہلی اور غفلت ثابت ہوتی ہے - مجھے چودھری صاحب سے ہمدردی ہے لیکن پانچ تاریخ کو پانی چلا جائیگا -

Mr. Speaker : Does Chaudhry Sahib still press it

چوہدری محمد علی — یہ درست ہے کہ پانی دریا میں کم ہے ، لیکن ہمیں وارہ بندی سے تو پانی دینا چاہئے -

مسٹر سپیکر — ملک صاحب نے فرمایا ہے کہ پانی مل جائیگا -

چوہدری محمد علی — اگر پانی مل جائے تو میں اسے واپس لیتا ہوں -

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

ORDINANCES

TOWN IMPROVEMENT (WEST PAKISTAN AMENDMENT) ORDINANCE

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha) : Sir, I beg to move—

That the Assembly do approve of the Town Improvement (West Pakistan Amendment) Ordinance, 1964, promulgated by the Governor of West Pakistan on 18th May, 1964.

Mr. Speaker :The motion moved is—

That the Assembly do approve of the Town Improvement (West Pakistan Amendment) Ordinance, 1964, promulgated by the Governor of West Pakistan on 18th May, 1964.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir,it is opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ-۱) - جناب والا - میرے محترم دوست جناب عبدالغفار پاشا صاحب میرے opposed کہنے سے یقیناً گھبرا گئے ہیں - میں اس آرڈیننس کی مخالفت کرنے کیلئے اس لئے کھڑا ہوا ہوں کہ یہ آرڈیننس کی شکل میں ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے ، ورنہ جو ترمیم انہوں نے اس میں کی ہے - اسکے پیش نظر اگر یہ بل کی صورت میں آتا تو میں آپکی وساطت سے اس ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس کی قطعاً مخالفت نہ کرتے -

وزیر زراعت و آبپاشی (ملک قادر بخش)—مگر -

خواجہ محمد صفدر وہ "مگر" تو میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں تو اس میں ترمیم یہ کی گئی ہے کہ پہلے ۱۹۲۲ء میں جب یہ قانون پاس ہوا تھا تو اس زمانے میں سکیمیں پاس کرتے وقت خاص کورم کی

ضرورت تھی - اور ہونا بھی چاہئے تھی - لیکن ۱۹۶۲ء میں ایک آرڈیننس کے ذریعے اس میں یہ ترمیم کر دی گئی کہ اجلاس میں تمام کے تمام Trustees موجود ہوں تو پھر کسی قسم کی کوئی سکیم پاس ہو سکتی ہے - اس ۱۹۶۲ء کے ترمیمی آرڈیننس کی وجہ سے شاید ہی امپروومنٹ ٹرسٹ نے کسی سکیم کی منظوری کی ہو - کیونکہ عام طور پر کوئی نہ کوئی ٹرسٹی کسی کے کہنے پر یا اپنے کسی interest کی وجہ سے اس سکیم کی مخالفت کرتا ہو گا - اس لئے میں بخوبی سمجھتا ہوں کہ ۱۹۶۲ء کی ترمیم کے بعد کوئی بھی امپروومنٹ ٹرسٹ اس صوبے میں اپنا کوئی کام نہیں کر سکی ہو گی - یہ ترمیم جسکا میں نے ابھی ذکر کیا ہے ۱۹۶۲ء کے قانون میں کی گئی ہے - شاید کسی افلاطون زمانہ نے ہی کی ہو گی ، بہر حال اس میں ایسا نہیں تھا اور اب جو ترمیم کی گئی ہے وہ آج سے کچھ عرصہ پہلے ہو جانی چاہئیے تھی - اور اب اس ترمیم کی رو سے اس خاص اجلاس کیلئے جسمیں کسی سکیم کو منظور ہونا ہو صرف نصف تعداد ٹرسٹیوں کی درکار ہو گی - کل تعداد کی ضرورت نہیں ہو گی - اس سے امپروومنٹ ٹرسٹ کے کام میں آسانی ہو گی اور مجھے یقین ہے - کہ آئندہ تمام صوبے میں وہ اپنی سکیموں کی منظوری کے بعد انہیں جاری کر سکیں گی ، لیکن جیسا کہ میں نے شروع میں عرض کر دیا تھا - میرا مقصد اس وقت اس آرڈیننس کے نفس مضمون کی مخالفت کرنا نہیں ہے ، بلکہ میں اس لئے اس آرڈیننس کی مخالفت کر رہا ہوں کہ اگر اسے بل کی شکل میں اس ایوان میں پیش کیا جاتا تو شاید اتنا وقت صرف نہ ہوتا - جتنا کہ آج ہوگا - اور میری ان گذارشات کی دوسری وجہ یہ ہے کہ کل محترم جناب وزیر قانون صاحب نے اس ایوان میں وہ وجوہات بیان کرتے ہوئے کہ جنکی بنا پر وہ یہ آرڈیننس لائے ہیں یہ ارشاد فرمایا تھا - کہ ...

Irrelevant. — **وزیر مال**

مسٹر سپیکر — Not irrelevant.

خواجہ محمد صفدر — آپکی تسلی ہو گئی - تو انہوں نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ اس کی emergency اس لئے ہوئی ہے - یعنی اس "Karachi Control of Disorderly Persons Ordinance" کے متعلق انہوں نے فرمایا تھا کہ ایک مہینے میں ہو سکتا تھا کہ مقدمات کی سماعت روک دی جاتی - کئی لوگ جو کہ سماج دشمن سرگرمیوں میں مشغول رہتے ہیں - انکا سدباب نہ ہو سکے ، لیکن دوسری وجہ جو انہوں نے ارشاد فرمائی تھی وہ یہ تھی کہ اگر بل اس ایوان میں لایا جائے تو اپوزیشن کی طرف سے ترامیم پیش کی جاتی ہیں - اور اس طرح زیادہ وقت لگتا ہے - اگر میں نے درست سنا ہے تو یہ بات تھی - اور اگر اس میں کوئی کمی بیشی ہے - تو اسکی صحت محترم جناب وزیر قانون کر سکتے ہیں - مجھے ان کی اس بات سے دکھ ہوا ہے - رنج پہنچا ہے - ماشاءاللہ وہ وزیر ہونے کی حیثیت سے ہی نہیں بلکہ ایک کامیاب وکیل ہونے کی حیثیت سے بھی وہ بڑے فاضل اور قابل ہیں - انکی نظر میں دنیا کے آئین ہونگے - ان کی نظر میں وہ تمام چیزیں ہونگی ، جن کی بنا پر آئین منضبط کئے جاتے ہیں- عوام کے حقوق اور حکمرانوں کے حقوق متعین کئے جاتے ہیں - ان کے منہ سے یہ بات اچھی نہیں لگتی اور دراصل میں یہ سمجھتا ہوں - کہ یہ ایک سچی بات تھی ، جو جوش خطابت سے ان کے منہ سے نکل گئی -

Minister of Agriculture : On a point of order. With due deference may I try to enquire from you whether the speech of the Minister made yesterday is under debate today. He can refer to it. I agree, but not to that extent.

Mr. Speaker : What I gather from his speech is that he is making his point about the desirability of bringing this Ordinance.

Minister of Agriculture : What could be said in one word he has taken twenty minutes, Sir.

Khawaja Muhammad Safdar : I will take two hours.

Minister of Agriculture : I submit, that is not under discussion. He can refer that this was not a good argument on the part of the Minister. But if he brings it under discussion then we will have the right of reply.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): What I really said yesterday was this. An argument was raised that this Act was going to expire on the 30th of April and the Assembly Session was actually called on 30th May and an argument was, therefore, made that the Assembly or the

Government could conveniently wait for thirty more days and by the time, the Assembly sat this Ordinance could be brought in the shape of a Bill and could be passed. As against that argument I said that it would not remain only thirty days because as it has been found the Opposition Members always table these motions. I did say the Assembly proceedings will bear me out that this is their constitutional right which cannot be denied and since the exercise of this right is possible and even probable and probably this legislation may not have taken thirty days or one day. It might have taken months. In that case it would not have been only thirty days for which the Government would have to wait, but many months because I could not anticipate the decision earlier and, therefore, it was thought necessary that during that period Goondaism should not be let loose. So I never said that. It was only in the context of that particular Ordinance and not general.

Mr. Speaker : That was not in general. That was in relation to the previous Ordinance.

خواجہ محمد صفدر — مجھے خوشی ہے جناب والا ! کہ میرے محترم جناب وزیر قانون صاحب نے اپنے کل کے بیان کی وضاحت فرمانے کی ضرورت محسوس کی - اس کے باوجود میری یہ پختہ رائے ہے کہ جس ذہن کا کل جناب وزیر قانون نے اظہار فرمایا تھا ، یہ ذہن ایک فلسفہ کی صورت اختیار کر گیا ہے - یہ ذہن ایک روش کی صورت اختیار کر چکا ہے اور اس کے لئے ہمارے آئین میں وہ چیزیں رکھی گئی ہیں ، جنکا مقصد اس ایوان کے اختیارات کو محدود کرنا ہے جیسا کہ اس سے پیشتر گزشتہ تین دنوں میں میرے کئی ایک دوستوں نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ دراصل یہ آرڈیننس بلا ضرورت اس ایوان میں پیش کئے جاتے ہیں، اس صوبہ میں نافذ کئے جاتے ہیں - اس میں کوئی شک نہیں جناب والا ! لیکن ہماری عدالتوں نے متعدد بار یہ فیصلہ جات کئے ہیں کہ جس طور پر آرٹیکل ۱۷۹ اسوقت موجود ہے ، اس میں گورنر صاحب کے اختیارات کو چیلنج نہیں کیا جا سکتا - یہ ان کی صواب دید ہے کہ جب وہ کہیں کہ ایسے حالات یا ایسی ایمرجنسی موجود ہے کہ ایک آرڈیننس جاری کیا جائے - ایک ہنگامی قانون جاری کیا جائے تو وہ کر سکتے ہیں اور کل میرے ایک دوست نے یہ بھی کہا تھا اور میں بھی یہ تسلیم کرتا ہوں کہ یہ اختیارات ۱۹۵۶ء کے آئین میں بھی موجود تھے اور یہ اختیارات جناب گورنر صاحب کو اگر آج گورنمنٹ آف انڈیا

ایکٹ ۱۹۳۵ء کا نفاذ ہوتا تو بھی انہیں یہ حاصل ہوتے میری مراد یہ ہے کہ آرڈیننس جاری کرنے کے مکمل اور کلی اختیارات دور غلامی میں بھی ہمارے گورنر صاحبان کو حاصل تھے اور اس کے بعد چودھری محمد علی صاحب قبلہ نے جس آئین کا نفاذ اس مملکت میں کیا اس میں بھی یہ اختیارات موجود تھے اور آج بھی موجود ہیں ، لیکن ایک فرق ہے جناب والا ! اور وہ فرق بہت بڑا فرق ہے - وہ فرق یہ ہے کہ اس آئین کے تحت یہ ایوان مجبور ہے کہ وہ آرڈیننس جو ہمارے سامنے موجود ہیں یا تو ہم انہیں من و عن قبول کر لیں یا من و عن انکو نا منظور کر دیں، اس میں کسی Coma کسی Vowal میں تبدیلی نہیں کیجا سکتی - کوئی شوشہ اس میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا اگر کوئی غلط طور پر قانون استعمال کرے تو اس کا صرف ایک ہی علاج ہوگا جوکہ پچھلے سیشن میں میرے محترم دوست جناب وزیر قانون نے اختیار کیا تھا کہ اس آرڈیننس کو Lapse نہ ہونے دیا جائے اور مقررہ میعاد کے بعد اپنی موت آپ مر جائے - اس میں اس کے سوا اور کوئی حل نہیں ہوگا - اس لئے یہ اتنا بڑا فرق ہے کہ اگر جناب والا آپ مطالعہ فرمائیں ۱۹۵۶ کے آئین کا یا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کا تو انکے تحت گورنر صاحب کو یہ اختیار تھا کہ آرڈیننس جب جاری کرے تو اسمبلی کو بھی یہ اختیار تھا کہ جب آرڈیننس پیش کیا جائے تو اس میں ترمیم و تنسیخ کی جا سکے - آج وہ اختیار اسمبلی کو حاصل نہیں ہے جو انگریزوں نے اس ملک کے بسنے والے غلاموں کو عطا کیا تھا۔ یہ اس ذہن کی عکاسی تھی جیسا کہ کل وزیر قانون صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اس اسمبلی میں اسلئے یہ ریزولیوشن پیش کئے جاتے ہیں یعنی ہنگامی قوانین کو منظور کرانے کے لئے - وقت زیادہ صرف ہوتا ہے ، اگرچہ انہوں نے اور بھی ارشادات فرمائے - بہر حال ان کا مطلب یہ ہے - دراصل موجودہ اسمبلیاں اور جمہوری ادارے ایک ڈھونگ سے زیادہ

حیثیت نہیں رکھتے اس واسطے ہماری ان اسمبلیوں کو جہاں تک قانون سازی کا تعلق ہے وہ اختیارات حاصل نہیں ہیں جو کہ اس صوبے کے چنے ہوئے نمائندوں کو حاصل ہونے چاہئیں - مثال کیطور پر یہ ساری اسمبلی ملکر اس کے ۱۰۰ کے ۱۰۰ ارکان معزز ارکان اکھٹے ہو کر ایک قانون پاس کرتے ہیں - گورنر صاحب کو اختیار ہے کہ وہ اس کی منظوری نہ دیں اور اس کو ایوان میں واپس بھیج دیں یا پھر دوسری بار ۱۰۰ کے ۱۰۰ افراد ملکر وہی قانون پاس کرتے ہیں تو دوسری بار بھی گورنر صاحب کو اس آئین کے تحت اختیار ہے کہ وہ اس قانون کی منظوری نہ دیں -

Mr. Speaker : Khawaja Sahib is discussing the Constitution.

Khawaja Muhammad Safdar : Not at all. It is not the Constitution. It is the limitations placed on the legislative powers of this House.

میں constitution کے کسی اور حصہ کی طرف نہیں جاؤنگا -

Minister of Agriculture - یہ اور کیا ہے - limitations imposed on us. It is Constitution.

Khawaja Muhammad Safdar : It is part of the Constitution.

آرٹیکل ۷۹ آئین کا ایک حصہ ہے یہ میر وارث شاہ سے تو نہیں آیا ہوا -

وزیر خوراک و زراعت - آپ پنجابی ہیں - شاید آیا ہوا ہو -

خواجہ محمد صفدر - میں جناب ان limitation کا ذکر کر رہا ہوں - میں ان قیود و حدود کا ذکر کر رہا ہوں کہ آرٹیکل ۷۹ آف دی کنسٹیٹیوشن کے تحت اس ایوان پر عائد ہوئی ہیں - اور مثال کے طور پر میں نے عرض کیا تھا کہ جناب والا اس ایوان کے اختیارات سے یہ باہر ہے کہ preventive law میں کسی قسم کی ترمیم کر سکیں - یہ بات اس ایوان کے اختیارات سے باہر ہے - یہ بھی اس اختیار پر ایک حد ہے - ۹۰ فیصدی بجٹ جو ابھی چند دن کے بعد ہمارے سامنے آنا ہے اس ووٹ سے باہر ہے اس کے اختیار سے باہر ہے - خیال آ رہے ہیں کہ ہم کچھ کر سکیں گے اس پر نقطہ چینی

تک کر سکیں گے ۔ حضور وہ ذہن جس کا اظہار ہوا ہے اور جس فلسفے کا اظہار جناب وزیر قانون صاحب نے کل کیا ۔ میں اس کے متعلق عرض کر رہا ہوں ۔ یہ ایک فلسفہ ہے کہ عوامی نمائندوں کو کم سے کم اختیارات دئے جائیں اور حکمران کے پاس زیادہ سے زیادہ اختیارات ہوں ۔ جناب والا ۔ اس شق کے متعلق یعنی آرٹیکل ۷۹ کے متعلق میری گذارش ہے کہ ہمارے ہاں ۱۹۵۸ء میں جب مارشل لا نافذ ہوا اس ملک کے عوام کو یہ بتانے کے لئے کہ سابقہ حکمرانوں کی بد کرداریوں اور بد اعمالیوں سے اس ملک کو بھی پاک اور صاف کر دیا جائیگا اور ایک نئی سیاست جنم لے گی ۔ اسکے لئے کئی ایک کمشن مقرر کئے گئے ۔ میں کسی اور کمشن کا ذکر نہیں کروں گا ۔ شائد میرے محترم دوست ملک قادر بخش صاحب پر بار گراں نہ گزرے کہ constitution کی پروویژن relevant ہے ۔ آیا اس آرٹیکل ۷۹ کے متعلق کوئی سفارش کی گئی تھی یا نہیں کی گئی تھی یہ relevant ہے ۔ اور اس کے متعلق ملک قادر بخش صاحب بھی غالباً اعتراض نہیں فرمائیں گے یہ ان کی ویسے مہربانی ہے ۔ (مداخلت) میں جناب والا یہ عرض کر رہا تھا مجھے آج یہ دیکھنا ہے کیا Constitution Commission نے اس موجودہ آرٹیکل ۷۹ کے متعلق کیا رویہ اختیار کیا تھا کیا سفارش کی تھی ۔ اس بات کو چھوڑئے constitution commission اگرچہ خود جناب پریذیڈنٹ صاحب نے بنایا تھا اس کی رائے سے اتفاق نہ کیا یہ ان کی مرضی ہے ۔ لیکن ایک طرف وہ لوگ جو کہ عوام کے نمائندے نہیں تھے جو جناب صدر مملکت کے نمائندے تھے انہوں نے کہا کہ آرٹیکل ۷۹ سے کیا کیا اخذ ہوتا ہے اس کے متعلق میں آپکو ان کی سفارشات کی رہنمائی کرتا ہوں ۔ مختصراً یہ کہ سفارش نمبر ۱۹۳ میں انہوں نے کہا ہے کہ گورنر صاحب کو بلکہ جناب صدر مملکت کو بھی یہ اختیار نہ ہوگا کہ وہ ہنگامی قانون نافذ کریں ۔ اگر ایسی صورت حال ہے یا کسی صوبہ میں ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ عام قانون کے تحت کاروبار نہیں چل سکتا ۔ اسمبلیوں نے کام کرنا چھوڑ

دیا ہے ۔ اسمبلیاں جو قانون بنا رہی ہے وہ ملک کے لئے تباہ کن ہے ۔ اس پر گورنر صاحب کو اختیار دیا گیا ۔ تجویز یہ کیا گیا کہ گورنر صاحب کو یہ اختیار دیا جائے اور جناب صدر مملکت کے پاس یہ سفارش کریں کہ اس قسم کے حالات ہو چکے ہیں لہذا ہنگامی حالات کا اعلان کیا جائے ۔ پریذیڈنٹ صاحب اگر مناسب سمجھیں تو سفارش کو قبول کرلیں اور اس صوبہ پر ہنگامی حالات نافذ کر دیں ۔ اور جب ایسی صورت حال پیدا ہو تو پھر بھی گورنر صاحب کو یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ وہ ہنگامی قانون نافذ کریں ۔ نہیں ۔ بلکہ وہ اختیارات اس ملک کی پارلیمنٹ خود استعمال کرے گی صدرمملکت کو delegate کر سکتی ہے ۔ اس سفارش کے بر عکس یہ نہ صرف آرڈیننس کی قوت صبح و شام ہمارے سامنے یہاں پر ہوئی ہے ۔ پچھلے سیشن کی بات ہے کہ اگلے روز اسمبلی نے meet کرنا تھا رات کو آرڈیننس جاری ہوا تو ایک نہیں بلکہ ے جاری ہوئے ۔ کیا اس سے انکار کیا جا سکتا ہے ۔

وزیر زراعت - وہ ضرورت تھی ۔

خواجہ محمد صفدر — وہ ضرورت تھی ۔ اس لئے کہ ملک قادر بخش صاحب ضرورت سمجھتے ہیں ۔ میرے نزدیک ضرورت نہ تھی ۔ میں ان کی ضرورت نہیں سمجھتا تھا ۔

Mr. Speaker : He was not the Law Minister then.

خواجہ محمد صفدر — جناب والا ۔ میں یہ گذارش کر رہا ہوں یہ دراصل ایک کیفیت ہے ۔ ایک فلسفہ ہے ۔ ایک روش ہے جیسا کہ اس کی پرورش کی جارہی ہے کہ ایک آدمی کے پاس زیادہ سے زیادہ اختیارات ہوں اور جن لوگوں کو عوام کا نمائندہ کہا جاتا ہے ان کے پاس قطعاً کوئی اختیارات نہ ہوں ۔ نہ عملی صورت میں نہ ظاہری صورت میں ہوں باطنی میں تو ہو نہیں سکتے ۔

ان گذارشات کے بعد میں جناب والا وزیر قانون صاحب سے گزارش کروں گا کہ خدا را اس بات پر غور فرمائیں کہ اس قسم کے قوانین جوکہ Non-controversial ہیں ان کے

متعلق مسودہ قانون اس اجلاس میں لے آیا کریں تاکہ یہ پانچ منٹ میں نہ سہی دس میں ہو جائیں گے بلکہ ایک گھنٹہ میں پاس ہو جائیں گے۔

وزیر زراعت - سلیکٹ کمیٹی ہے - سٹینڈنگ کمیٹی ہے -

خواجہ محمد صفدر - تو سلیکٹ کمیٹی اس آئین میں دی گئی اب مشکل بات ہے شائد خود آپ اپنے آئین پر عمل نہیں کرنا چاہتے - ابھی اس کا اظہار ملک قادر بخش نے بیٹھے بیٹھے کیا ہے - لیکن بھائی سلیکٹ کمیٹی یا سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی وقت لگتا ہے - جب ایک آئین خود بنایا تھا اسکی پیروی کیجئے - وہ ہمارے نقطہ نظر سے محدود ہے - وہ ہمارے نقطہ نظر سے غلط ہے - وہ آپ کے نزدیک الہامی کتاب ہے - ابھی سال بھر ہوا ہے اس ملک کی سب سے بڑی شخصیت نے کہا تھا کہ اس آئین میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی - اگرچہ آج خود وہ شخصیت اس بات پر اصرار کر رہی ہے کہ اس میں یہ تبدیلی کی جائے وہ تبدیلی کی جائے - میں اسکی طرف نہیں جاؤں گا - یہ ملک صاحب آپ نے خود بنایا ہے ان کو چاہئے خود اپنے آئین کا احترام کریں پھر ہم سے کہیں ہم بھی احترام کریں - ہم نے بنایا نہیں ہے - ہمیں پسند نہیں ہے ہم پہلے روز سے رائے رکھتے ہیں کہ ہمیں پسند نہیں ہے - ہمیں تو قانوناً احترام کروا سکتے ہیں - یہ تو دل سے اس کا احترام کریں - ابھی یہ بھی اعتراض کیا ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی ہے اسکو توڑ دو کیوں رکھا ہے - جناب والا یہ ملک قادر بخش صاحب کے متعلق تھا - جناب والا میں محترم وزیر قانون صاحب سے درخواست کروں گا اگر غیر متنازعہ قانون کم کریں - اس ایوان میں مسودہ قانون کی شکل میں لے آیا کریں تاکہ کچھ تو وقار اس ایوان کا ہو جائے - کچھ تو اسکی عزت اور بزرگی میں اضافہ ہو - اگر کوئی ہے تو میں نہایت ہی مودبانہ درخواست کے ساتھ توقع رکھتا ہوں کہ وزیر قانون آئندہ یہ خیال رکھیں گے کہ وہ غیر controversial مسئلہ پیش نہ کریں - وہ مسودہ قانون اسمبلی میں لے آئیں دو دن اسمبلی میں پاس ہونے میں لگیں گے - اس طرف ہم کتنے ہیں کہ بحث کو لمبا کر سکیں

اگر چالیس پچاس ہوتے تو شائد تین چار روز بحث کو لمبا کر سکتے تھے لیکن ہم تو چار چھ دس ہیں اس لئے ان کو خطرہ نہیں ہونا چاہئے -

Mr. Speaker : The member is not giving the correct number.

Begum Jehan Ara Shahnawaz : Sir, there was never been a quorum and we have been addressing an empty House.

Mr. Speaker : Let there be a count. (After counting). Yes, the House is not in quorum. Let the bells be rung.

(*The bells were rung*)

The House is in quorum now.

میاں عبداللطیف (شیخوپورہ - ۱) — جناب صدر - اس بات میں قطعاً کوئی کلام نہیں کہ یہ آرڈیننس بالکل غیر سیاسی ہے - ایک لحاظ سے میں اسے مفید سمجھتا ہوں - یہ چیز جو آج اس ہاؤس میں ایک آرڈیننس کی شکل میں نازل ہوئی ہے - اسے Draftsmen کو ۱۹۲۲ء میں دیکھ لینا چاہیئے تھا - اگر اس وقت نہ دیکھی تھی تو اس کے بعد کسی وقت ترمیم کی شکل میں آ سکتی تھی -

Minister of Law: Repetition. Khawaja Sahib has already touched this point.

میاں عبداللطیف — جناب - خواجہ صاحب نے ۱۹۲۲ء کا ذکر نہیں کیا انہوں نے اس قانون کی پیدائش کا ذکر نہیں کیا - میرے فاضل بھائی گھبرائے بیٹھے ہیں - بہر صورت یہ ایک مفید چیز ہے -

جہاں تک اس کی substance کا تعلق ہے - میں اس کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتا - لیکن میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ جن الفاظ میں یہ آرڈیننس اس ملک میں نافذ کیا گیا ہے - وہ غلط ہیں - اس کے authors نے یہ جانتے ہوئے کہ یہ غلط ہے ہمیں دانستہ طور پر mislead کرنے کے لئے غلط بیانی کی ہے - وہ الفاظ یہ ہیں یہاں دفعہ ۷۹ کو quote کیا گیا ہے - اور فرماتے ہیں -

"In exercise of the powers conferred on him by clause (1) of Article 79 of the Constitution, the Governor of West Pakistan is pleased to make and promulgate the following Ordinance because the Provincial Assembly of West Pakistan is not in session and the Governor is satisfied that circumstances exist which render immediate legislation absolutely necessary".

گویا circumstances suddenly پیدا ہوئے جن کی موجودگی میں ہمارا انتظار کرنا ناممکن تھا ۔ صوبہ کسی تکلیف سے دو چار ہو جاتا ۔ یا کوئی نقصان عظیم ہو جاتا ۔ اور صوبے کے کسی حصے میں کوئی تباہی اور بربادی آ جاتی ۔

Minister of Law : Repetition.

میاں عبداللطیف — اگر جناب یہ ٹھیک ہیں تو پھر مجھے بات نہیں کرنی چاہیئے ۔ لیکن اگر میں آپ کی تسلی کر دوں کہ ایسا کچھ بھی ہونے والا نہ تھا ۔ تو پھر جناب ہمیں فی البدیہ یہ کہنا پڑیگا کہ یہ Preamble بالکل جھوٹا ہے ۔ اور غلط ہے ۔ اگر circumstances exist نہیں کرتے تھے تو پھر ہمیں یہ کہنا پڑیگا کہ گورنر صاحب کو یہ اختیارات نہیں تھے کہ وہ اس قسم کا آرڈیننس نافذ کرتے ۔ در اصل گورنر صاحب دستور سے اختیارات حاصل کرتے ہیں ۔ اور دستور کی دفعہ ۹۷ میں لکھا ہوا ہے کہ آرڈیننس ہر حالات میں اور ہر وقت نہیں بلکہ محدود اور مخصوص حالات میں نافذ کیا جا سکتا ہے ۔ اگرچہ وہ circumstances ایسے ہیں جو define نہیں کئے گئے ۔ لیکن Parliamentaries اور Jurists نے ان کی تفصیل دی ہے ۔ مثلاً فرض کیجئے کہ اسمبلی session میں نہیں ہے ۔ صوبے میں floods آ گئے ہیں اور floods کو meet کرنے کے لئے Law پورے طور پر effective نہیں ہے ۔ اور Law کی سخت ضرورت ہے ۔ اور فوراً اسمبلی بھی summon نہیں کی جا سکتی ۔ تو اس صورت میں گورنر کو اختیار دیا گیا ہے ۔ اور ہم اس امر کے قائل ہیں کہ حالات ایسے ہو سکتے ہیں جب کہ ہم یہاں موجود نہ ہوں ۔

وزیر قانون — جناب والا ۔ معزز ممبر اس حالت میں بھی نہیں گے کہ ٹھہرو ۔ ملک کو تباہ ہو لینے دو ۔

میاں عبداللطیف — جناب والا ۔ میں ممبر نہیں ہوں ۔ میں عبداللطیف ہوں ۔ اور بالخصوص اس حالت میں جب کہ میں کہتا ہوں کہ میں تائید کروں گا ۔

Mr. Speaker : No personal remarks.

میاں عبداللطیف — میں اس کی substance کی آج بھی تائید کرتا ہوں ۔ اور کہتا ہوں کہ یہ قانون بڑا مفید ہے ۔ آپ کو

اس چیز سے مطمئن ہونا چاہیئے - لیکن جب میں یہ کہتا ہوں کہ قانون مفید ہے - اور میں اس کی تائید کرتا ہوں تو آپ کو میرے الفاظ سے شبہ نہیں ہونا چاہیئے - اگر واقعی emergency ہو تو ہم آپ کی تائید کریں گے - اور دونوں ہاتھوں سے تائید کریں گے -

اب جناب آپ اسے analyse فرمائیے کہ وہ کیسے حالات تھے - جن کی وجہ سے ہماری وزارت مجبور ہوئی - نوٹیفیکیشن تو جناب جاری ہو چکی تھی - اسمبلی summon ہو چکی تھی - اور غالباً یہ ۱۴ یا ۱۵ کو خبر آئی تھی کہ اسمبلی ۳۰ مئی کو meet کر رہی ہے - اور یہ ۱۸ تاریخ کو یہ کہہ کر آرڈیننس جاری کرتے ہیں کہ circumstances exist کرتے ہیں - کہ Immediate Legislation ہو -

اب دیکھنا یہ ہے کہ ہماری حکومت کس قانون کی ترمیم کر رہی ہے - اگر وہ ترمیم نہ کرتی تو کیا ہوتا - اور اگر ترمیم کر دی ہے تو اس کا کیا فائدہ ہوا - ۱۹۲۲ء میں پہلی دفعہ یہ قانون پیدا ہوا اور چالیس تک inoperation رہا - یعنی وہ تکلیف جو ہمارے ان حکمرانوں نے چالیس سال تک برداشت کی - اور اس کے بعد اس درمیانی عرصے میں نہ کسی کو بل کے ذریعے ترمیم کی ضرورت محسوس ہوئی اور نہ ہی آرڈیننس کے ذریعے اس کی ضرورت محسوس کی - آناً فاناً ۱۸ مئی کو اس کی ضرورت پڑی کہ اس مقصد کے لئے ایک آرڈیننس نافذ کیا جائے - میں سمجھتا ہوں کہ ۱۸ مئی سے لے کر ۳۰ مئی تک جب کہ ہم نے meet کرنا تھا - میرے فاضل بھائی بتائیں کہ اس trust کی کتنی meetings ہوئیں - اور انہوں نے کتنا اہم کام enact کیا - کیونکہ جناب آخر اس کو effective بنانے کے لئے اور کام میں سہولت پیدا کرنے کی غرض سے کورم کا تعین کیا گیا ہے - یہ ٹھیک ہے کہ ان کے پاس کچھ اختیارات ہونے چاہیئں - جن کو استعمال کیا جائے - لیکن یہاں انہیں استعمال نہیں کیا گیا - ان اختیارات کو abuse کیا گیا ہے - اور ان کو misuse کیا گیا ہے - یہ تو اب ظاہر ہے - اور اسے تو آپ بھی تسلیم کریں گے - میرے بھائی اور بالعموم سب لوگ یہ محسوس کرتے ہیں کہ emergency قطعاً نہ تھی - تو emergency

کے نہ ہوتے ہوئے اگر آرڈیننس آتا ہے تو یہ اختیارات کا استعمال نہیں بلکہ ناجائز استعمال ہے - جیسا کہ میرے فاضل بھائی نے فرمایا ہے - یہ ایک روش پر چل رہے ہیں اور یہی وہ روش ہے جس کی ہم مخالفت کر رہے ہیں اور اصرار کے ساتھ مخالفت کرتے ہیں - اس ہاؤس کے وقار کے لئے مخالفت کر رہے ہیں - ہمیں پتہ ہے کہ اس آرڈیننس کو خواہ اس میں کتنی ہی غلطیاں ہوں - نقص ہوں اس نے ضرور پاس ہونا ہے - اس کے بعد ایک اور آرڈیننس جو Punjab Soil Reclamation کے متعلق آ رہا ہے - اس میں Draftsman نے جو غلطیاں کی ہیں - ہم نہیں سمجھتے کہ اگر یہی حالت رہے گی تو کیا بنے گا - اب جو یہاں اتنے آرڈیننس آ رہے ہیں ہم صرف ہاؤس کے وقار اور اس کی dignity کو زندہ رکھنے کے لئے اصرار کے ساتھ مخالفت کرتے ہیں - ہم سمجھتے ہیں کہ جس کو یہ پاس کرنا چاہینگے ہم اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈال سکتے اور جس کو یہ فیل کرنا چاہیں ہم اسے پاس نہیں کرا سکتے اس لئے بار بار یہی التماس کیا جاتا ہے کہ جب تک کوئی ایمرجنسی نہ ہو عام حالات میں کوئی آرڈیننس نہ لایا جائے - ہمارے حقوق پر اس طرح چھاپا نہ ماریں - لیجسلیشن کے اختیارات جو پہلے ہی محدود ہیں ان کا آپ اور مذاق نہ اڑائیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف)—جناب والا- میں لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کا ٹرسٹی ہوں اس کی فوری اہمیت کے پیش نظر اس آرڈیننس کے سلسلہ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں -

مسٹر سپیکر—میاں صاحب فرمائیے -

پارلیمنٹری سیکرٹری—جناب والا - اس لحاظ سے کہ اس بل کی اصولی طور پر حمائیت کی جائیگی - اور آپوزیشن کے ممبران اور جناب خواجہ صاحب نے بھی اصولی طور پر اس کی حمایت کی ہے اور اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے - میں اس کی قدر کرتا ہوں لیکن ایک بات جس سے متعلق لطیف صاحب نے کہا ہے کہ فوری ضرورت کیا تھی کہ یہ آرڈیننس کی شکل میں لایا گیا ہے - بس اس سلسلہ میں چند معروضات پیش کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں -

جنابوالا ۔ میں لاہور امپرووومنٹ ٹرسٹ کا ٹرسٹی ہوں لیکن ویسٹ پاکستان کے دوسرے Trusts کے متعلق کچھ نہیں بتا سکوں گا ۔ اس وقت صرف لاہور امپرووومنٹ ٹرسٹ کی پوزیشن کے متعلق اپنی گذارشات اور معروضات پیش کروں گا ۔ اور جن کو سن کر یقیناً امید کرتا ہوں کہ اس کی فوری ضرورت کو سن کر آپ میرے ہمنوا ہوں گے ۔

جناب سپیکر ۔ بلوں کی شکل میں کچھ قوانین پچھلے اجلاس میں پیش کئے گئے تو یہ ترمیم جو اس وقت پیش کی گئی ہے اس وقت بھی اس کو ان میں رکھا گیا تھا ۔ اگر آپ اس ایوان کی کارروائی پر جو ریکارڈ پر موجود ہے نظر ڈالیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ بلوں کی ترمیم کرتے وقت کتنی زیادہ تعداد میں ترمیمیں پیش کی گئیں ۔

خواجہ محمد صفدر—پھر آپ ہمیں داد دیجئے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری—داد ہی دے رہا ہوں ۔ آپ پہلے سنیں تو ۔ کم از کم لیڈر آف آپوزیشن کو یہ نہیں کہنا چاہئے ۔ اکثر ترمیمیں تو ایک ہی مضمون کی ہوتی تھیں اور میرا خیال ہے اپوزیشن کے دو تین ممبر اکثر ساتھ چھوڑ جاتے تھے ۔ یہی مثال تھی ۔ فتح انگلش کی ہوتی ہے قدر جرمن کی بڑھتی ہے بہر حال اس چیز کے پیش نظر میرے معزز ۱۴ دوستوں نے مختلف شکلوں میں کم از کم ۱۰۰ کے قریب تحریکیں پیش کیں ۔ جن میں کئی تحریکوں میں سعدی صاحب کا نام بھی آیا ۔ پھر حمزہ صاحب کا نام آیا ۔ مگر یہ سب تحریکات ایک ہی مضمون کی تھیں اس طرح ان اوقات میں جب ہم بل کی شکل میں لا کر پاس کرانا چاہتے تھے ایسی تحریکات پیش ہو کر وقت ضائع ہو گیا ۔ ہم اس آرڈیننس کو بل کی شکل میں لا رہے تھے ۔ مگر اس لئے آرڈیننس کی شکل میں پیش کر دیا ۔ تاکہ وقت ضائع نہ ہو ۔ اب میں اس کی فوری ضرورت کے متعلق عرض کروں گا کہ لاہور امپرووومنٹ ٹرسٹ کی کئی ایک سکیمیں لاہور کے لئے ہیں مگر وہ نا مکمل پڑی ہیں ۔ ان میں سے بڑی ضروری سکیمیں جو ہیں ان میں اپر مال سکیم ہے ۔ مثلاً ۲۲۱ ایکڑ سکیم ہے ۔ مثلاً چھوٹے

شہروں کے لئے چھوٹی آبادی کے لئے accomodation مہیا کرنی ہے ۔ آپ بغور دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ لاہور میں اتنی کثرت سے لوگ آ رہے ہیں اور مکانوں کی بے حد تنگی ہے ۔ اور اتنی تنگی ہے جس کی انتہا نہیں ہمارے لاہور کے ٹرسٹ کی یہ خواہش تھی کہ ہم ان سکیموں کو جلد از جلد برائے کار لا کر شہریوں کی اس تکلیف کو جلد از جلد دور کرنے کی کوشش کریں ۔ لیکن بد قسمتی سے ایسا کوئی آرڈیننس ہمارے سامنے نہ تھا ۔ کیونکہ جب تک تمام ٹرسٹیاں ایک جگہ اکٹھے ہو کر اس سکیم کو پاس نہ کرتے تو وہ سکیم بروئے کار نہیں لائی جا سکتی تھی ۔ اور نہ گورنمنٹ کے پاس سفارش کر سکتے تھے ۔ گورنمنٹ کی اجازت کے لئے ہم نے جب بھی ڈولپمنٹ کے سکیموں کو لیا ہے تو ایک نہ ایک ٹرسٹی رہ جاتا تھا ۔ کوئی بیمار ہو جاتا تھا اور کوئی کسی ضروری کام کے لئے چلا جاتا تھا اس لئے انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا ۔ چنانچہ ہم نے گورنر صاحب کے پاس ایک وفد بھیجا اور کہا کہ جنابوالا یہ کیا قصہ ہے شہر لاہور کی ترقی اور ڈولپمنٹ میں کافی رکاوٹ پڑی ہے اور فوری ضرورت اس امر کی ہے کہ لوگوں کو بسایا جائے اور ان سکیموں کو بروئے کار لایا جائے ۔ اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں نیلام کیا جائے ۔ تاکہ شہر میں improvement ہو اور لوگ وہاں رہائش کا انتظام کر سکیں ۔ میرے خیال میں میرے دوست اس خیال میں میرے ہمنوا ہوں گے کہ کسی آزاد ملک میں کھانا ۔ رہنا اور پہننا تین نہایت ضروری چیزیں ہیں جو ملک ان چیزیں کو حاصل کر لے وہ خوشحال کہلایا جا سکتا ہے یعنی Food Shelter and Clothing جہاں تک Shelter کا تعلق ۔ ہم نے انتہائی کوشش کی ۔ کہ کسی طرح ان سکیموں کو بروئے کار لایا جائے ۔ اب ہمارے پاس یہی چارہ کار باقی تھا کہ اس کے لئے گورنر صاحب کے پاس وفد کی شکل میں جائیں ۔ اور آرڈیننس کی شکل میں پیش کرنے کی اجازت چاہیں ۔ اگر بل کی شکل میں لاتے تو procedure لمبا ہو جاتا ۔ کیونکہ اس وقت ۱۱ سکیمیں پڑی ہیں اور ان کو بروئے کار لانے کی فوری ضرورت ہے ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں

کہ اس کی آپوزیشن نہیں ہونی چاہئے ۔ عوام اور شہریوں کی تکالیف کے پیش نظر میں اپنے دوستوں سے گذارش کروں گا کہ اس کو متفقہ طور پر پاس کر دیں ۔

میاں محمد اکبر (گجرات — ۱) — جناب والا ۔ میں نہایت ہی تھوڑے وقت میں اپنی چند گذارشات آپ کی خدمت میں پیش کروں گا ۔ میاں شریف صاحب نے نہایت فاضلانہ طور پر اس آرڈیننس کی حمایت کرنے کی کوشش کی ہے ۔ اور یہ فرمایا ہے کہ اگر یہ بل کی صورت میں لے آتے تو ہم اس میں رکاوٹیں ڈالتے ۔ اس لئے ہم اس آرڈیننس کی شکل میں پیش کر رہے ہیں اور آرڈیننس کی شکل میں لانے کے جواز میں جو دلیلیں دی ہیں ان میں یہ ہے کہ لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کی بہت سی سکیمیں بہت عرصہ سے بغیر کسی حل کے پڑی ہیں ۔ اور اس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا ۔ اس وجہ سے امپروومنٹ ٹرسٹ ایکٹ میں کچھ ترامیم درکار ہیں ۔ جو ابھی تک نہیں ہو سکیں ۔ تو میں ان کی Contention کو مانتے ہوئے ان کی خدمت میں یہ سوال پیش کروں گا کہ پچھلے سیشن میں جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ بل کی شکل میں لایا گیا تھا ۔ یہ بل کی شکل میں لسٹ پر تو تھا لیکن کیا اسمبلی کے سامنے کبھی پیش کیا گیا ۔ اگر ان کو اپنی سکیموں کو چالو کرنے میں اتنی تکالیف تھیں اور گورنر صاحب کی خدمت میں اور وزیر متعلقہ کی خدمت میں deputation کے deputation بھیج رہے تھے ۔ تو یہ نہایت آسانی کے ساتھ وزیر متعلقہ کی خدمت میں عرض کر سکتے تھے ۔ کہ غیر ضروری بل چھوڑ کر پہلے یہ بل پیش کریں تاکہ یہ پاس ہو جائے ۔ جیسا کہ ہماری طرف سے یہ عرض کیا جا رہا ہے ۔ کہ ہم اصولی طور پر اس آرڈیننس سے متفق ہیں ۔ ہم قطعاً مخالفت نہ کرتے اور یہ بل میرے خیال میں چند ایک منٹوں میں پاس ہو جاتا ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کے تمام محکموں میں ناعاقبت اندیشی کا دور دورہ ہے ۔ کوئی پلیننگ صحیح طور پر نہیں کی جاتی کبھی ہر وقت پلیننگ نہیں ہوتی

اس کا خمیازہ اس اسمبلی کو بھگتنا پڑتا ہے کہ وہ چیزیں اور وہ قوانین جو بل کی شکل میں نہایت آسانی کے ساتھ اس اسمبلی میں پاس کی جا سکتی ہیں وہ ہم پر آرڈیننس کی شکل میں ٹھونسی جاتی ہیں - پھر جناب والا - میں اپنے بھائی کی خدمت میں ایک اور سوال کرتا ہوں کہ انہوں نے گورنر صاحب کی خدمت میں اور وزیر صاحب کی خدمت میں وفد بھیج کر یہ آرڈیننس نافذ کرایا ہے - اپنی تکالیف کو دور کرنے کے لئے کہ ان سکیموں کو بیکار پڑے ہوئے عرصہ گذر گیا ہے - اور ان پر عمل درآمد نہیں ہو رہا تھا - اب ان سے میں یہ سوال کرتا ہوں کہ اس آرڈیننس کے نافذ ہونے کے بعد آج تک کتنی سکیموں پر عمل درآمد ہو چکا ہے - اس کا فائدہ کونسی سکیموں کے لئے اٹھایا گیا ہے - کون سی سکیمیں تھیں جو آج تک اس لئے پڑی تھیں کہ وہاں ٹرسٹیاں کا کورم پورا نہیں ہوتا تھا - اور اس آرڈیننس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کتنی سکیموں کو بروئے کار لایا گیا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ جناب وزیر صاحب کی طرف سے یہ عزد لنگ پیش کیا گیا ہے - ہمارے ساتھی ممبروں نے بار بار یہ اعادہ کیا ہے اور گورنمنٹ کی خدمت میں یہ عرض کیا ہے کہ جو قوانین متنازعہ فیہ قوانین نہیں ہیں اور مفاد عامہ کے مطابق ہیں ہم تہ دل سے ان کی قدر کرتے ہیں اور ان کی پرجوش حمایت کرتے ہیں لیکن اصولی بات ہے کہ خدا را ہمارے حقوق پر چھاپہ نہ مارئیے جو تھوڑے بہت حقوق اس اسمبلی کو دیئے گئے ہیں ان کو ہمیں استعمال کرنے دیجیے اس لئے میں گذارش کروں گا کہ اگر یہ قانون جو پہلے بل کی شکل میں آتا تو میں اس کی تہہ دل سے تائید کرتا لیکن آرڈیننس کی شکل میں اس کی تائید کرنے سے قاصر ہوں -

وزیر بنیادی جمہوریت (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) — جناب والا کسی اپوزیشن کے ممبر نے بھی اس بل کے متعلق اپوزیشن نہیں کی وہ قانون کے جواز میں پڑے ہوئے تھے اور constitutional points میں Involve تھے تو اس کے متعلق جناب

میمن صاحب جواب دیں گے ۔ جہاں تک اسکی ارجنسی کا سوال ہے یہ بل پہلے اسمبلی میں پیش ہوا تھا کیونکہ اسمبلی Adjourned ہو گئی تھی تو یہ بل پاس نہ ہو سکا ۔

جناب خواجہ صاحب نے دو تین سوالات کئے تھے کہ بورڈ آف Trustees کی کتنی Meetings ہوئی تھیں اور کتنی سکیمیں پاس ہوئی تھیں میں ان کی تعداد تو نہیں بتا سکتا بلکہ ان سے یہ کہتا ہوں کہ اگر بورڈ آف Trustees کا کوئی ممبر غیر حاضر ہو تو میٹنگ نہیں ہو سکتی بعض ممبر اگر جان بوجھ کر بھی غیر حاضر رہے تب بھی ہم میٹنگ نہیں کر سکتے ۔

میاں محمد اکبر — پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا میں نے اس بات پر اعتراض نہیں کیا اور نہ مجھے اس آرڈیننس کی افادیت سے انکار ہے ہم یہ اعتراض اس لئے نہیں کر رہے ہیں کہ ہم یہ ترمیم نہیں چاہتے ۔ ہمارا اعتراض اصولی ہے کہ یہ قانون آرڈیننس کی شکل میں کیوں لایا گیا ہے ۔ پاشا صاحب اس نقطہ پر اپنی دلیلیں دیں کہ یہ آرڈیننس کی شکل میں کیوں لایا گیا ۔

مسٹر سپیکر — میاں صاحب آپ کے آرگومنٹ کا جواب پاشا صاحب دے رہے ہیں کہ اس کی کتنی میٹنگ ہوئیں ۔

وزیر بنیادی جمہوریت — میں یہی عرض کر رہا تھا میاں صاحب نے پوچھا تھا کہ آیا کوئی میٹنگ ہوئی یا نہیں میں یہ اس وقت نہیں کہہ سکتا کیونکہ یہ of hand پوچھ رہے ہیں لیکن میں اس سلسلے میں انفارمیشن پیش کر سکتا ہوں ہمارے پاس کئی اسکیمیں ہیں جن سے ایک Major سکیم ملتان روڈ پر مڈل کلاس کے لئے ایک ٹاؤن شپ کے لئے ہے دوسری سکیمیں میں آف ہینڈ نہیں بتا سکتا اور وہ اس آرڈیننس کے بعد آئی تھیں اور Trustees کے لئے کافی مشکلات کا پیش خیمہ تھیں ان لوگوں نے کہا کہ اسکیمیں Important ہیں اور موجودہ شکل میں پیش نہیں ہو

سکتیں - جہاں تک Meetings کا تعلق ہے صرف دو تین ہوئی تھیں -

اس آرڈیننس کے متعلق اگر کوئی ممبر مخالفت کرتا تو ہم اس کے وجہ جو از پیش کرتے ہر ایک ممبر نے اس کی تائید کی ہے - خواجہ صاحب نے اس کی تائید کی ہے - میاں صاحب نے اس کی تائید کی ہے -

Mr. Speaker: The Minister should thank them.

Minister of Basic Democracies : I am very thankful to them but as far as Constitutional problem is concerned according to the constitutun.

ہم Abide کرنے کے لئے تیار ہیں اور ہم کانسٹی ٹیوشن کے تحت چل رہے ہیں اور لفظ بہ لفظ چل رہے ہیں - اگر آپ پنڈی جائیں نیشنل اسمبلی میں کوشش کریں کوئی امنڈ منٹ لائیں تو اس کے مطابق ہم چلیں گے - اب جو کچھ Legal flew ہے اس کے متعلق جناب وزیر قانون صاحب فرمائیں گے -

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, I will refer to the two Constitutional issues to which the Leader of the Opposition made a reference.

In the context of this Ordinance he said that compared to the Constitutions of 1935 and 1956 the rights of the Members of the Assembly have been radically curtailed under the present Constitution, in as much as that whereas under the Constitutions of 1935 and 1956 all Ordinances issued had to be brought before the Assembly in the shape of Bills, and therefore, the Members had the right to move amendments but that right has been taken away from the Members under the present Constitution. In that context he very emphatically said that even if all the 155 Members combined to pass any legislation the Governor alone can undo it by refusing to assent to a particular Act passed by the Assembly.

On the last issue, I think, there is no disagreement and the Leader of the Opposition will agree that under the Constitution of 1935, under the Constitution of 1956 and the present Constitution or as a matter of fact the Constitutions of the whole world it is always the Head of the State who decides the issue. Here also in case of a dispute between the Assembly and the Government the matter is to be decided by the National Assembly and the President before it could become law. My friend has totally forgotten to read into the Constitution that what he has got now was never available to the Members of the former Assemblies here on this very floor of the House. I may respectfully invite his attention to article 74 of the Constitution which lays down that if there is any disagreement between the Assembly and the Governor the question will have to be referred to the National Assembly either by the Governor or by the Speaker and it is the National Assembly which will resolve this dispute and in case the National Assembly decides in favour of the decision taken by the Provincial Assembly that will prevail. The view of the Governor and the will of the Governor will give way.

Secondly under the old Constitutions of 1935 and 1956 the Governor had the power to dissolve the Assembly at any time without assigning any reason without any check or balance. But under the present Constitution even that power (un-conditional exercise of that power) has been taken away from the Governor. The very Article '74' says that this dissolution by the Governor can be ordered only under two contingencies. When the dispute between the

Assembly and the Governor has been referred to the National Assembly, the National Assembly has decided the issue in favour of the Governor and the President has agreed then alone the Assembly can be dissolved. Otherwise the Assembly shall function. A very important power has been given to the Assemblies under the present Constitution as against the old Constitution under which the Governor could at any time dissolve the Assembly and that was the strongest whip which the Governor could use against the Assembly. That is not the case now. The Assembly is independent - the Members are independent and they can defy the Governor and have the decision taken elsewhere. Therefore, I would respectfully submit for the information of the Leader of the Opposition and the House that the present Constitution has conceded much more than the old Constitution had conceded and to that extent we are not helpless. This resolution which is before the Assembly could be negatived by the majority and the Ordinance automatically disappears. The minute this resolution will pass it will not wait for further action.

Secondly, the Leader of the Opposition was repeatedly referring to the Law Minister, as such, who according to him is wholly and solely responsible for enacting the Ordinance or advising the Governor to issue Ordinances. He will kindly refer to the Rules of Business where the Council of Ministers comes, into picture. It is not the individual Law Minister. It is the Council as a whole which advises and you must presume that it is the Council as a whole, the entire Cabinet, which advises and then these Ordinances are issued by the Governor.

With these few remarks on the side of urgency and emergency I would submit, as has been explained by my worthy colleague here and the Member who is a trustee of the Improvement Trust that so many schemes were pending, lot of agitation came up before the authorities and actually it was going to result in a law and order situation if this step had not been taken.

As has been pointed out by the Minister concerned, schemes did come up before the Improvement Trust Board and they have been put into motion. Necessary action has been taken and to a great extent public suffering has been eliminated and this agitation has been met with. I think under the circumstances the Governor was perfectly justified to issue this Ordinance as an emergency did exist.

Mr. Speaker : I will now put the question. The question is—

That the Assembly do approve of the Town Improvement (West Pakistan Amendment) Ordinance, 1964, promulgated by the Governor of west pakistan on 18th May, 1964.

The motion is carried.

THE PUNJAB SOIL RECLAMATION (WEST PAKISTAN AMENDMENT) ORDINANCE, 1964

Minister of Revenue : Sir I beg to move—

That the Assembly do approve of the Punjab Soil Reclamation (West Pakistan Amendment) Ordinance, 1964, promulgated by the Governor of West Pakistan on 19th May, 1964.

Mr. Speaker : Motion moved is—

That the Assembly do approve of the Punjab Soil Reclamation (West Pakistan Amendment) Ordinance, 1964, promulgated by the Governor of West Pakistan on 19th May, 1964.

Khawaja Muhammad Safdar : Opposed.

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — مسٹر سپیکر ۱۹۱۲ء سے لے کر ۱۹۵۲ء تک یہ salinity اور water-logging کا جو مسئلہ تھا ۔ یہ مختلف حکومتوں کے زیر غور رہا ۔ ۸ ایک ایسی وبا تھی ۔ جس کے خطرے سے کسی حکومت کو انکار نہیں ہو سکتا تھا ۔ چونکہ اس مرض نے بہت زیادہ خطرناک صورت اختیار کی تھی ۔ تو اس وقت کی پنجاب حکومت نے ۱۹۵۲ء میں صرف سابقہ پنجاب کے صوبے کے لئے ایک ایکٹ بنا دیا جو ۱۹۵۲ء Reclamation Act, کے نام سے پنجاب پر حاوی تھا ۔ اور اس ایکٹ کی دفعہ ۴ کے تحت یہ اختیار دیا گیا تھا ۔ کہ ایک خود مختار بورڈ ہی ہو گا ۔ اور وہ بورڈ سابق پنجاب کے لئے سکیمیں تیار کریگا ۔ کہ اس مرض کا مقابلہ کرنے کے لئے کیسی تدابیر اختیار کی جائیں ۔ اور چونکہ مرض زیادہ ہو گیا ہے ۔ اس کو صاف کیا جائے ۔ اور یہ ۸۴ کیا کیا حفاظتی تدابیر اختیار کی جائیں ۔ علیٰ ھذا القیاس ۔ اس کے بعد ۱۹۵۳ء میں کولمبو پلان کے تحت مغربی پاکستان کا سروے وسیع پیمانے پر کیا گیا ۔ اور انہوں نے اس کے لئے سکیم پیش کردی ۔ ۱۹۵۴ء میں Financial Technical Assistance کے تحت ناردرن زون میں بھی اس کا سروے کیا ۔ اور واپڈا کو یہ کام سپرد کر دیا گیا میرا خیال ہے ۔ کہ ابھی ابھی گذشتہ چند مہینوں کی بات ہے ۔ کہ واپڈا نے ایک پروجیکٹ کی رسم افتتاح بھی کی ۔ اور اس کے خوش گوار نتائج بھی برآمد ہوئے ۔ اس ایریا کا نام ہے ۔ پراجیکٹ نمبر ۲، چج دوآب جو کہ ۲۴۲۷ ملین ایکڑ پر مشتمل ہے ۔ وہ ایریا جو کہ صاف کر دیا گیا ہے ۔

جناب والا — اب اس آرڈیننس کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی ۔ اور وہ دفعہ ۴ کے تحت جو بورڈ قائم کیا گیا تھا ۔ اس کو اختیارات نہیں تھے ۔ اور وہ مخصوص جگہ کے لئے تھے ۔ اور افسران میں وہ تعاون جو مغربی پاکستان کے لئے ضروری تھا ۔ اس میں اس کے لئے کوئی پروویژن نہیں

تھی - یہ پرانا سیکشن ہے - جو میں آپ کی اجازت سے پڑھ کر سناتا ہوں

The board shall have as its members officers appointed by the Government by notification, one each from the Agriculture, Forest, Co operative and Revenue Departments, two from the Irrigation Branch of the Punjab Public Works Department, besides the Chief Engineer incharge of Land reclamation or water-logging."

Chief Engineer was the *ex-officio* Chairman of that Board and these officials were *ex-officio* Members.

چونکہ ہم اس کو سارے مغربی پاکستان کی سطح پر کر رہے ہیں - تو اس لئے اس ایکٹ کو unify کرنے کی غرض سے اس آرڈیننس کے ذریعے اس کی ترمیم ضروری ہوئی اس کا اطلاق صرف سابق صوبہ پنجاب تک ہی محدود تھا - اب اس آرڈیننس کے ذریعے اس ترمیم کو پیش کر دیا گیا - جس سے یہ سارے مغربی پاکستان پر حاوی ہو گا - زیادہ اہم بات جو ہے - وہ یہ ہے - کہ اس کے بعد سے سیکشنوں میں ترمیم کی جا رہی ہے - اور ان میں جو سب سے زیادہ اہم ہے - وہ میں عرض کرتا ہوں - اور وہ دفعہ نمبر ۴ میں ہے - اب اس ایکٹ کے پاس ہونے سے چیف سیکرٹری مغربی پاکستان کا *ex-officio* چیرمین ہو گا - اور حکومت کے دوسرے سیکرٹری اس کے *ex-officio* ممبر ہوں گے - یعنی سیکرٹری محکمہ زراعت سیکرٹری محکمہ امداد باہمی - سیکرٹری محکمہ بنیادی جمہوریت وغیرہ وغیرہ اس کے *ex-officio* ممبر ہوں گے - میں ان کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا - زیادہ موٹی بات یہ ہے - کہ ہر محکمے کا سیکرٹری اس کا *ex-officio* ممبر ہو گا - تاکہ اس کا دائرہ اثر بھی زیادہ وسیع ہو - اور محکموں میں co-ordination ہو سکے - کہ جس محکمے کے تعاون کی ضرورت ہو - وہیں اس کا تعاون مل سکے - اور اس طرح کام جلد ہو سکے - تو یہ بنیادی غرض و غایت تھی - کہ جس کے لئے ہم ۱۹۵۲ء کے قانون میں اس آرڈیننس کے ذریعے ترمیم کر رہے ہیں چونکہ اس کی فوری طور پر ضرورت تھی - اس لئے اس کو اس ایوان کے سامنے پیش کیا گیا ہے -

میاں محمد اکبر (گجرات - ۱) جناب والا سب سے پہلا اعتراض تو میرا وہی ہے - کہ اس قانون کو آرڈیننس کی شکل میں کیوں پیش کیا گیا ہے اصلاح اراضی کا جو قانون تھا - وہ ایک بہت ہی اہم

قانون تھا ۔ جو کہ ۱۹۵۲ء میں پنجاب کی دستور ساز اسمبلی نے پاس کیا تھا ۔ اس کے بعد آج اس میں اس آرڈیننس کے ذریعے دور رس ترامیم کی جا رہی ہیں ۔ جناب والا یہ اتنی لمبی ترامیم ہیں کہ جو Printed Matter ہمیں دیا گیا ہے ۔ انکے چھ صفحات پر یہ ترامیم درج ہیں ۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ایک دو منٹ یا ایک دو دن میں تو یہ ترامیم نہیں سوچی گئیں ۔ یہ ترامیم ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت لائی جا رہی ہیں میں مانتا ہوں ۔ کہ ہماری حکومت کو بہت سی تکالیف اصلاح اراضی کے بارے میں ہونگی ۔ اور جیسا کہ محترم خان پیر محمد خان نے ابھی ابھی فرمایا ہے ۔ کہ وہ اس قانون کو تمام مغربی پاکستان میں تعاون پیدا کرنے کے لئے حاوی کرنا چاہتے ہیں انہوں نے اس میں بہت ترامیم کی ہیں ۔ لیکن انکے تمام دلائل اس بات کا جواز پیدا نہیں کرتے کہ یہ قانون آرڈیننس کی شکل میں نافذ کیا جائے ۔ اور پھر آرڈیننس کی شکل میں تو کوئی قانون تب لایا جاتا ہے جب اسکی فوری اہمیت ہو ۔ اور یہ کہ اگر اسے فوری طور پر نافذ نہ کیا جائے تو صوبے میں بہت گڑ بڑ ہونے کا اندیشہ ہو یا خدانخواستہ حکومت کے کسی کام میں تعطل پیدا ہونے کا اندیشہ ہو ۔ تو اس وقت کسی آرڈیننس کا نفاذ تو قابل قبول ہو سکتا ہے ۔ لیکن میں آپکی خدمت میں گزارش کرونگا کہ موجودہ قانون اصلاح اراضی کے قانون میں ترمیم کرتا ہے ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اسکا صوبے کے نظم ونسق سے کسی طریقے پر بھی کوئی تعلق نہیں ہے ۔ اگر یہ آرڈیننس صوبے کے نظم و نسق کے متعلق نافذ کیا جاتا اور یہ اندیشہ ظاہر کیا جاتا ۔ کہ اگر یہ آرڈیننس فوری طور پر نافذ نہ کیا جاتا ۔ تو صوبے میں گڑ بڑ کا اندیشہ تھا ۔ نظم و نسق کے ابتر ہونے کا اندیشہ تھا ۔ تو ہم مان لیتے کہ اسکے نفاذ کا کوئی جواز تھا ۔ اور اگر گورنر صاحب اسکو فوری طور پر نافذالعمل کرتے ہیں تو ہم اسکو قبول کرتے ہیں ۔ لیکن جناب والا یہ مسئلہ بالکل الٹ ہے ۔ اس قانون کا تعلق زمینداروں سے ہے ۔ عام زمینداروں کی معشیت سے ہے ۔ جن میں چھوٹے زمیندار بھی ہیں ۔ اور بڑے زمیندار بھی ان میں شامل ہیں ۔ تو اس صورت میں ایسا قانون اسمبلی میں لانا جسکا کہ زمینداروں کی معشیت پر براہ راست اثر پڑتا ہے ۔ وہ بڑے غور و خوض کے بعد لانا چاہیئے ۔ اس پر تو کئی ایک کمیٹیاں بیٹھنی چاہئیں جو کہ انتہائی غور و خوض کے بعد اپنی سوچی سمجھی تجاویز اس ایوان کے سامنے رکھیں ۔ اور اگر ان میں

کوئی ترامیم کی جائیں - تو وہ ایسی ہوں - کہ یہ عوام کے لئے زیادہ مفید ہو سکیں - تو میری ان گذارشات سے ظاہر ہے کہ اس قانون کا فوری طور پر نافذ کیا جانا کوئی ضروری نہ تھا کیونکہ ان ترامیم کو ڈرافٹ کرنے اور سوچنے کے لئے کئی ایک کمیٹیوں کو بیٹھنا چاہئے تھا کئی ایک افسروں کو ان پر غور و خوض کرنا چاہئے تھا - اور پھر کونسل آف منسٹرز میں اسے پاس ہونا چاہئے تھا - اسکے بعد اسے اس ایوان میں آنا چاہئے تھا - تو اس قانون کو اتنے مراحل سے گزرنے کے بعد یہاں پیش ہونا چاہئے تھا تو کیا ضرورت ہے - کہ اسکو آرڈیننس کی شکل دی جاتی -

پھر جناب والا ! ہمارا پچھلا سیشن تقریباً پانچ ساڑھے پانچ مہینے جاری رہا جس میں بہت سے قوانین پاس کئے گئے تو میں یہ سوال کرتا ہوں اپنی حکومت کی خدمت میں کہ کیا یہ قانون اس وقت نہیں پیش کیا جا سکتا تھا؟ یا اگر اس وقت اس کی ڈرافٹنگ مکمل نہیں ہوئی تھی تو موجودہ سیشن میں جناب والا ایک بل کی شکل میں پیش کیا جا سکتا تھا کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہایت ہی اہم قانون ہے جس کی زد ہماری معشیت پر ہماری زرعی معشیت پر براہ راست پڑتی ہے - تو اس کے لئے جناب والا لازم تھا کہ گورنمنٹ اسے ایک بل کی شکل میں پیش کرتی تاکہ اس معزز ایوان کے دونوں اطراف سے ممبر صاحبان اپنی اپنی مفید تجاویز گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کر سکتے اور اگر وہ مناسب سمجھتے - اگر وزیر متعلقہ مناسب سمجھتے کہ کوئی مفید تجویز کسی ممبر کی طرف سے پیش کی گئی ہے تو اس کو قبول کر لیتے کیونکہ جیسا کہ میں نے بار بار عرض کیا ہے کہ اس قانون کا تعلق براہ‌راست زمینداروں کی معشیت پر ہے - اس لئے ہمیں ٹھنڈے دل سے اس پر غور کرنا چاہئے - ترامیم پیش کرنی چاہئیں اور نیک نیتی سے اس قانون پر غور کرنا چاہئے اور اس جذبے کے تحت گورنمنٹ کو سب کی تجاویز اور ترامیم پر غور کرنا چاہئے اگر کوئی تجویز انکے دل کو لگے - اچھی لگے بھلی ہو تو اس کو ماننے میں عذر نہیں ہونا چاہئے - تو جناب والا موجودہ شکل میں کیا صورت حال ہے کہ ہم اس آرڈیننس کے ایک نکتہ کو ٹھیک نہیں کر سکتے - میرے فاضل بھائی میاں عبدالطیف نے بھی گزارش پیش کی ہے کہ اس کی ڈرافٹنگ میں Serious غلطی ہے تو آپکو پتہ ہونا چاہئے کہ اس کی ڈرافٹنگ کتنی غلط ہے اور کتنی

جلد بازی میں کی گئی ہے۔ تو اتنے اہم اور دور رس نتائج کے حامل قانون کو اتنے غلط انداز میں یہاں پیش کیا جا رہا ہے۔ اس لحاظ سے اسمبلی کے قوانین غلط انداز میں پیش کئے جا رہے ہیں کہ ہم غلط ڈرافٹنگ کو ٹھیک نہیں کر سکتے۔ ان کے ایک نکتہ کو تبدیل نہیں کر سکتے اس کی زیر زبر کو تبدیل نہیں کر سکتے اسی وجہ سے سب سے پہلا اعتراض میرا یہ ہے کہ اس کو آرڈیننس کی شکل میں پیش نہیں ہونا چاہئے۔ اگر بل کی شکل میں ہوتا تو ہم اپنی تجاویز پیش کرتے۔ اس کے بعد جناب والا آپکی خدمت میں چند گزارشات کرونگا اس سیکشن کے متعلق جو کہ اس ترمیمی آرڈیننس میں ہیں۔ میرے محترم خان پیر محمد خان صاحب نے تعریف کی۔ سیکشن ۳ کی تو میں سیکشن ۳ کے متعلق ہی آپکی خدمت میں گزارشات کرونگا سیکشن ۳ ہمارا ترمیمی آرڈیننس۔

"4. (1) The Board shall consist of—

(a) Chairman appointed by Government who, shall not be below the status of Mem be Board of Revenue, West Pakistan;

(b) five Members, who shall be Secretaries to Government of West Pakistan in the Department of Finance, Irrigation, Agriculture, Co-operation, Basic Democracies and Local Government;

(c) Chairman, West Pakistan Water and Power Development Authority; and

(d) Chairman, West Pakistan Agricultural Development Corporation."

جناب والا۔ پہلے جو اوریجنل ایکٹ ہے اس کی دفعہ ۳ بھی میں آپکی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ اس کے سیکشن چار میں درج ہے۔

Section 4 of the original Act—

"The Board shall have as its Members—

(1) Officers appointed by Government by notification one each from the Agriculture, Forest, Co-operative and Revenue Departments; and

(2) from the Irrigation Branch of Punjab Public Works Department, besides the Chief Engineer incharge of land reclamation and water-logging."

جناب والا۔ اس سیکشن کو پڑھتے ہوئے میں نے "آفیسر" کے لفظ پر خاص طور پر Emphasis ڈالا ہے۔ پہلے یہ پروویژن تھی کہ مختلف محکمہ جات سے انکے افسران لئے جائیں گے۔ یہ مسلمہ امر ہے کہ کسی محکمہ کے افسران اس محکمہ کے ماہرین ہوتے ہیں۔

لیکن اب یہ جو ترمیم لائے ہیں اور جسکا ڈھنڈورہ یہاں پیٹا
گیا ہے کہ یہ بہت اچھی ترمیم ہے میں سمجھتا ہوں کہ
اس نے تمام Reclamation Ac کا ستیاناس کر دیا ہے کیونکہ
جناب والا جہاں Reclamation Board پہلے ماہرین پر مشتمل
ہوتا تھا اور چونکہ ماہرین اس بورڈ کے ماتحت ہوتے تھے
اب اسے اناڑیوں کا ایک نیا ٹولہ بنا دیا گیا ہے - اس Revenue Board
کا چیئرمین جناب والا - پہلے چیف انجنیئر اریگشین ہوا کرتا
تھا جو بہت بڑے ماہر ہوا کرتے تھے اور وہ محکمے کے
ہیڈ بھی ہوا کرتے تھے - اس کے بعد مختلف محکمہ جات
میں جنکا Co-ordination اس بورڈ میں ضروری تھا ان کے افسران
کو سکرٹری کو تو نہیں افسران کو اس میں شامل کیا
جاتا تھا - تو افسران میں سمجھتا ہوں کہ اپنے کام کے
ماہر ہوتے ہیں - یہ ترمیم صرف سی - ایس - پی افسروں کی انگیخت
پر لائی گئی ہے کیونکہ سی - ایس - پی ہر محکمہ میں ٹانگ
اڑانا چاہتے ہیں اور اپنے لئے نت نئی آسامیاں پیدا کرنا
چاہتے ہیں اور سکرٹری چونکہ تقریباً تمام محکموں کے سی - ایس - پی
افسر ہیں انہوں نے ''آفیسر'' کے لفظ کو اڑا دیا ہے -
جناب والا اس کی جگہ ''سکرٹری'' لکھ دیا ہے - تاکہ اس
بورڈ میں (قطع کلامی) تو جناب والا میں یہ گزارش کر رہا
تھا کہ سی - ایس - پی آفیسرز کی انگیخت پر ان کے مشورے
پر ''آفیسر'' کے لفظ کو ''سکرٹری'' میں تبدیل کر دیا ہے
چونکہ مختلف محکموں کے افسران سی - ایس - پی ہوتے ہیں تو
انہوں نے یہ سازش کی ہے وہ اس بورڈ میں تمام کی تمام
آسامیاں اپنے لئے وقف رکھیں - تو جناب والا جتنے یہ ترمیم
شدہ افسران ہیں ان میں صرف سیکرٹری اریگیشن اس وقت
ایک ایسی شخصیت ہے جو کہ ماہر تسلیم کی جاتی ہے
کیونکہ محکمہ اریگیشن کے سکرٹری چیف انجینئر بھی ہیں اور بڑے
قابل انجینئر ہیں - لیکن میں سمجھتا ہوں کہ انکا بطور
سکرٹری قائم رہنا اب کوئی یقینی امر نہیں رہا
کیونکہ پچھلے دنوں سیکرٹری Communication کو Secretaryship سے
چھٹی دیدی گئی تھی اور انکی جگہ ایک سی ایس پی افسر کا
تقرر کیا گیا ہے - اس لئے خطرہ ہے کہ سیکرٹری اریگیشن جو اس وقت

انجینئر ہے اس کی جگہ بھی کوئی سی - ایس - پی افسر لایا جا سکتا ہے - تو اس ضمن میں جناب والا جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے Reclamation Board and this Land Water and Development Board اناڑیوں کا ٹولہ ہو کر رہ جائیگا اور پھر جناب والا جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ یہ سازش کہ ایک سی - ایس - پی افسر کو اس محکمہ کی آسامیاں دی جائیں - مگر اس کے ساتھ ہی ساتھ انہوں نے یہ گنجائش رکھی ہے کہ صرف اپنے لئے آسامیاں نہیں بلکہ اپنے عزیز و اقارب کے لئے بھی آسامیاں پیدا کی جائیں - تو پہلے جناب والا یہ ہوا کرتا تھا کہ گورنمنٹ کی منظوری سے افسران مقرر کئے جاتے تھے اب بورڈ کو تمام اختیارات دیدیئے گئے ہیں بلکہ ایمرجینسی کیصورت میں چئرمین کو چھ ماہ کے اختیارات دیئے گئے ہیں کہ وہ بغیر کسی Competition کے اور بغیر پبلک سروس کمشن کو ریفر کئے وہ جتنے چاہیں وہ خود افسران کی تعیناتی کر سکتا ہے - تو جناب والا یہ کنبہ پروری کا ایک ذریعہ بنایا گیا ہے اس لینڈ اینڈ واٹر ڈیولپمنٹ بورڈ کو اس کے بعد میں یہ گذارش کرونگا جناب والا کی خدمت میں کہ پہلے تو چونکہ یہ بوڈر ماہرین پر مشتمل ہوتا تھا اس لئے وہ تمام فیصلہ جات خود کر سکتے تھے انکو مختلف محکموں جات کی - انجینئرنگ کی - کوآپریشن وغیرہ سب محکموں کی واقفیت ہوتی تھی - میں نے جیسا کہ اس سے پیشتر عرض کیا ہے اب یہ بورڈ اناڑیوں کا ٹولہ بن گیا ہے اور اسی وجہ سے انکو مختلف ترامیم کی ضرورت پڑی میں جناب والا کی خدمت میں اس ترمیمی آرڈیننس کا سیکشن ۱۰ پیش کرتا ہوں جس کے ذریعے سے اورجینل ایکٹ کے سیکشن ۱۰/۱۱ میں ترمیم کی گئی ہے - وہ یہ ہے —

"For Section 10 and 11 of the said Act, following shall be substituted, namely:—

"10(1). The Board may appoint such officers, advisers and servants as it considers necessary for the efficient performance of its functions on such terms and conditions as it may deem fit."

جناب والا اس میں ایک بڑی اہم ترمیم کی گئی ہے اور نہایت معصومیت کے ساتھ لفظ ایڈوائزر کو داخل کر دیا گیا -

میں آپ کی خدمت میں اورجنل ایکٹ کا سیکشن ۱۰ پیش کرتا ہوں ۔

Section 10 of the original Act says:—

"Subject to such Rules as the Government may make, the Board may, from time to time employ such officers and servants on such terms and conditions as it may deem necessary for the proper execution of functions."

جناب والا اس میں کہیں ایڈوائزر کا لفظ نہیں ہے ۔ اس میں افسر اور سرونٹ کا لفظ ہے جیسا کہ میں نے ابھی آپ کی خدمت میں گزارش کی ہے ۔ پہلے ریکلیمیشن بورڈ کو ایڈوائزر کی ضرورت اس لئے پیش نہ آتی تھی کہ وہ خود ٹیکنیکل ہینڈ ہوتے تھے جو مختلف محکموں کے آدمی ہوتے تھے اور وہ کما حقہ واقفیت رکھتے تھے ۔ ان کا چیئرمین انجینئر ہوا کرتا تھا ۔ اس لئے انہیں ایڈوائزر کی ضرورت پیش نہ آتی تھی اب سی ۔ ایس ۔ پی ۔ افسران نے ان تمام آسامیوں پر قبضہ جما لیا ہے وہ ٹیکنیکیلٹی کو نہیں جانتے ہیں ۔ سیکشن ۱۰ میں ترمیم کی گئی ہے ۔ ایک معصوم سا ۔ ایک چھوٹا سا لفظ ایڈوائزر داخل کر دیا ہے وہ ایڈوائزر کی آسامیوں کا تقرر کر سکتے ہیں ۔

Mr. Speaker : He would be either an officer or servant.

Mian Muhammad Akbar : No, Sir. ایڈوائزر جو ہونگے وہ ڈیپارٹمنٹ سے باہر سے آئیں گے ۔

Mr. Speaker : Does the member mean to say that he would be a non-technical man ?

Mian Muhammad Akbar : He would be a technical man but he would be from outside the Government.

پہلے تو یہ تھا کہ جو سکیم بھی بنتی تھی وہ کوئی نہ کوئی گورنمنٹ کا ڈیپارٹمنٹ بناتا تھا ۔ وہ بھی آپکی خدمت میں پیش کروں گا ۔ پہلے اورجنل ایکٹ کے ذریعہ یہ پابندی تھی کہ گورنمنٹ کی کوئی بھی سکیم ہو وہ گورنمنٹ کے کسی ڈیپارٹمنٹ سے بنواتے تھے ۔ اب اس میں بھی ترمیم کر دی گئی ہے ۔ اس کے متعلق بعد میں عرض کروں گا ۔ جناب والا میں عرض کر رہا تھا کہ ایڈوائزر کا معصوم سا لفظ ایزاد کر دیا گیا ہے اس لئے وہ خود کچھ نہیں جانتے ۔ ٹیکنیکل ایڈوائس لینے کے لئے ایڈوائزر کی ضرورت پڑی ۔ جناب

والا ایڈوائزر کا مجھے خطرہ ہے کہ کون ہوں گے - ملکی ہوں گے یا غیر ملکی ہوں گے - یہاں سیکشن ۱۰ اور سب سیکشن ۴ کے ذریعہ سے بورڈ پر یہ پابندی تھی کہ وہ کسی غیر ملکی ماہر کا تقرر بغیر گورنمنٹ کی منظوری کے نہیں کر سکتے تھے - اس کے الفاظ یہ ہیں -

Sub-section (4) of Section 10 of the original Act says:—

"The Board may employ persons of foreign nationality in such a manner and on such terms as are agreed upon by the Government and the persons concerned."

تو اگر غیر ملکی کسی ماہر کی خدمات حاصل کرنا تھی تو یہ معاہدہ براہ راست گورنمنٹ سے ہوتا تھا - گورنمنٹ جس شرائط یا مشاہرہ سے چاہتی وہ منظوری دیتی - اس پر غیر ملکی کا تقرر ہو سکتا تھا - اب جناب والا اس سیکشن کو توڑ مروڑ کر اس کی امنڈمنٹ کرکے یہ لفظ ایزاد کر دیا گیا ہے -

"The Board may appoint such officers, advisers and servants as it considers necessary for the efficient performance of its functions on such terms and conditions as it may deem fit."

یہاں جناب والا گورنمنٹ کو eliminate کر دیا گیا ہے - گورنمنٹ کو خارج از بحث کر دیا گیا ہے - گورنمنٹ کی منظوری لینے کی ضرورت نہیں ہے - ایڈوائزر - سرونٹ یا آفیسر چاہے ملکی ہو چاہے غیر ملکی ہو بورڈ کو مکمل اختیارات دے دیئے گئے ہیں کہ وہ براہ راست اور اپنی ذمہ داری پر اور اپنے اختیارات کے تحت بھرتی کر سکتا ہے ان سے جناب والا مشاہرہ کی کوئی قید نہیں کہ کتنا مشاہرہ بورڈ کر سکتا ہے بڑے مشاہرے والے یا بڑی تنخواہ والے ہوں گے - گورنمنٹ کی منظوری سے رکھے جائیں گے یا نہیں یہ بھی پابندی نہیں ہے - کوئی شک نہیں ہے - بورڈ جتنے ملازم چاہے خواہ ملکی ہوں یا غیر ملکی کسی تنخواہ پر رکھ سکتا ہے -

Minister of Law: The member might be corrected. Unders the Constitution no foreigner can be appointed. That is a positive ban.

میاں محمد اکبر—غیر ملکی میں بتاتا ہوں کہ غیر ملکی ہیں یا نہیں -

Minister of Law : I am only correcting you that no foreigner can be appointed. That is a positive ban.

میاں محمد اکبر—جناب والا محترم میمن صاحب نے مسئلہ کو الجھانے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ غیر ملکی ملازم نہیں ہو سکتے۔ میں واپڈا کے متعلق پوچھتا ہوں کہ اس میں کتنے ہیں۔

Minister of Law : Constitution says that they will be retained and not turned out. But no foreigner can be appointed.

میاں محمد اکبر—یہ بھی جناب والا میں سمجھتا ہوں درست نہیں ہے۔ ہماری حکومت کی تمام تر سکیمیں واپڈا میں ہوں یا لینڈ اینڈ واٹر ڈویلپمنٹ بورڈ میں ہوں میرے خیال میں میں بیشتر قرضوں کی صورت میں کی جائیں گی۔ اور امریکن گورنمنٹ جو بھی قرضہ دیتی ہے اس میں یہ شرط ہوتی ہے کہ اس سکیم کے کنسلٹنٹ جو ہیں لازمی طور پر امریکن ہوں گے۔ انہیں آپ کیا کہتے ہیں۔ وہ آپ کے ملازم نہیں ہوتے وہ آپ سے کمشن نہیں لیتے۔ وہ آپ سے تنخواہ نہیں لیتے۔

وزیر قانون—وہ کنٹریکٹ بیسس پر ہوتے ہیں۔

میاں محمد اکبر—انہیں کنٹریکٹ بیسس پر کریں یا monthly بیسس پر کریں وہ آپ کی گورنمنٹ سے تنخواہ لیتے ہیں۔

جناب والا میں گذارش کر رہا تھا کہ اس کو لامحدود اختیارات دیے گئے ہیں۔ کہ وہ ملکی یا غیر ملکی ملازمین آفیسر یا ایڈوائزرز کے طور پر بھرتی کر لے۔ اس کے ساتھ جناب والا جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ ہماری گورنمنٹ کی ایک بہت بڑی کمزوری یہ ہے کہ وہ چادر کو دیکھ کر پاؤں نہیں پھیلاتی۔ مستعار چیزیں لے لیتی ہے۔ اپنی طاقت سے بڑھ کر کام کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ جناب والا بسا اوقات اس کوشش میں تمام مزہ کرکرا ہو کر رہ جاتا ہے۔ بیشتر سکیمیں جو واپڈا کے تحت بروئے کار لائی جا رہی ہیں۔ یا آئندہ لینڈ اینڈ واٹر ڈویلپمنٹ بورڈ کے ذریعہ سے بروئے کار لائی جائیں گی وہ بیشتر امریکی قرضہ سے فنانس کی جائیں گی۔

جیسا کہ میں نے ابھی گذارش کی ہے کہ امریکن قرضہ کے ساتھ یہ شرائط لگی ہوئی ہوتی ہے کہ قرضہ صرف اسی سکیم پر خرچ کیا جا سکتا ہے جس میں کنسلٹینٹ امریکن ہوں - تو جناب والا اس خامی کو دور کرنے کے لئے اس مجبوری کو حل کرنے کے لئے اب یہ سیکشن ۱۲ اس ترمیمی آرڈیننس میں لایا گیا ہے - جو کہ اورجنل ایکٹ کی سیکشن ۱۷ کو ترمیم کرتا ہے - تو سیکشن ۱۲ ترمیمی آرڈیننس کا یہ ہے -

Section 12 of the Ordinance amends section 17 of the original Act. It says:

"In section 17 of the said Act—

"(a) between the word "department and the word "to' the words "or any other agency" shall be inserted.

Now, Section 17 of the original Act is:—

"The Board may, of its own motion or on the application of any owner or any person interested in the land within the local area, may frame or require the Department to frame a scheme for reclamation of the local area or part thereof."

میں صرف اس کا اتنا ہی حصہ پڑھتا ہوں - اس میں یہ درج ہے اگر بورڈ کو ضرورت پیش آئے اپنی مرضی سے اگر کوئی زمیندار یا زمین کا مالک یہ کہے کہ ہماری زمین ٹھیک کر دیں -

"The Board may, on its own motion or on the application of any owner or any person interested in the land within the local area, may frame or require the Department (or any other agency) to frame a scheme for reclamation of the local area or part thereof,

تو جناب والا - یہاں صرف Department کا لفظ درج ہے - یا تو بورڈ بذات خود کوئی سکیم بنائے - یا کسی Department کے ذریعے وہ سکیم بنائی جائے - تو اب میں حضور والا کی خدمت میں یہ بات عرض کرتا ہوں کہ اس ایکٹ کی رو سے Department سے کیا مراد ہے - پہلے جناب Preliminaries اور Definitions ہیں - اس میں

Under section 2 sub section (7) 'Department' means a Department of the Punjab Government.

تو اب

Department will mean the Department of the West Pakistan Government.

تو پہلے جناب والا یہ پابندی تھی کہ جب بھی بورڈ بجائے خود یا کسی کی درخواست پر Reclamation کے لئے

کوئی سکیم بنانا چاہے - تو یا تو بورڈ خود وہ سکیم بنائے یا کسی گورنمنٹ کے محکمہ کے ذریعے وہ سکیم بنوائے - اب چونکہ ہمیں امریکن قرضے مل رہے ہیں - اس لئے ان کی شرائط کے تحت ان کے لئے Consultants ضروری طور پر امریکن ہونے چاہئیں - اس سختی یا الجھن کو دور کرنے کے لئے یہ ترمیم لائی جا رہی ہے -

In section 17 of the said Act—

(a) between the word "department"

جناب والا یہ بات قابل غور ہے -

and the word "to" the words "or any other agency" shall be inserted.

تو یہ or any other agency جناب والا - غیر ملکی فرمیں ہونگی یہ امریکی فرمیں ہو نگی - کیونکہ بورڈ اب یہ اختیارات حاصل کر رہا ہے جن کی رو سے اب ضروری نہیں کہ وہ اپنی سکیمیں خود بنائے یا اپنی سکیمیں حکومت کے کسی محکمے سے بنوائے - اب اس کے لئے یہ بھی آزادی ہو گئی ہے کہ وہ اپنی سکیمیں Through any other agency بنوائے -

Mr. Speaker : It may be WAPDA or ADC.

Mian Muhammad Akbar : It may be WAPDA but the work will be done by an American firm.

تو میں آپکی خدمت میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ اس مشکل کو دور کرنے کیلئے کی گئی ہے کہ امریکن قرضوں کے ساتھ یہ stringe ہوتی ہیں کہ جو بھی امریکی قرضہ پاکستان میں کسی محکمے کے ذریعے خرچ کیا جائے تو اس کے لئے Consultants ضروری طور پر امریکن ہونے چاہئیں - تو جب Consultants امریکن ہو نگے تو اس کے ساتھ ہی لازمی طور پر وہ فرمیں جو ٹھیکے لینگی یا جو کام کریں گی وہ بھی امریکن ہو نگی اس کے لئے میں آپکی خدمت میں Rechna tube well سکیم کی مثال پیش کرتا ہوں اس سکیم میں ٹیوب ویل لگانے کیلئے ایک امریکی فرم کو ٹھیکہ دیا گیا جس نے ایک ایک ٹیوب ویل کیلئے واپڈا سے ساٹھ ساٹھ اور ستر ستر ہزار روپے charge کئے حالانکہ ہماری ملکی فرمیں وہی ٹیوب ویل پندرہ یا بیس ہزار روپے میں لگانے کیلئے تیار تھیں -

Minister of Agriculture : Question.

Mian Muhammad Akbar : BECO.

Minister of Agriculture : Question. For your information. I may say.....

Mian Muhammad Akbar : You will have ample time to explain your point of view.

Minister of Agriculture : That is why I say 'question'.

Mian Muhammad Akbar : You may say 'question' but this is a fact.

Minister of Agriculture : I do not agree with you.

میاں محمد اکبر —جناب والا میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ Rechna Tube Well سکیم میں ہماری حکومت کو غیر ملکی فرموں نے دونوں ہاتھوں سے لوٹا ہے - لیکن چونکہ وہ خرچ جو اس ٹیوب ویل سکیم پر ہوتا ہے ہماری حکومت نے غریب عوام اور زمینداروں سے وصول کر لینا ہے اسلئے وہ اس بات کی مطلقاً پروا نہیں کرتی کہ کسی ایک سکیم پر کیا خرچ ہو رہا ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ عوام کی جیبوں سے اڑا ہے اور غریب زمینداروں کی جیبوں سے نکلتا ہے اس لئے ہمارے وزرا اور ہماری حکومت کو اس کی قطعاً پروا نہیں ہوتی کہ غریب عوام پر اس کا کتنا بوجھ پڑ رہا ہے -

جناب والا میں نے اس معزز ایوان میں کسی پچھلے اجلاس میں یہ عرض کیا تھا اور ملک صاحب کو چیلنج کیا تھا کہ آپ اپنے کسی چیف انجنیر سے پوچھیں کہ جو قیمت امریکی فرمیں رچنا ٹیوب ویل سکیم چارج کر رہی ہیں کیا وہ صحیح ہے — کیا اس سے نصف سے بھی کم قیمت پر ہماری ملکی فرمیں اپکو ٹیوب ویل لگا کر دینے کو تیار نہیں اس وقت مجھے اس کا جواب نہیں دیا گیا تھا - بلکہ اس کے دوسرے تیسرے دن بعد میں نے اخبار میں پڑھا کہ اس امریکی فرم کے جو یہاں بڑے منیجر ہیں انہوں نے کہا کہ ہم ایک ایک ٹیوب ویل کے لئے ۷۰-۷۵ ہزار روپے واپڈا سے چارج کر رہے ہیں تو یہ through any other agency کے الفاظ اس ترمیم میں داخل کرکے غریب عوام پر بہت بڑا بوجھ ڈال دیا گیا ہے چونکہ مجھےاب خطرہ ہے اور قوی خطرہ ہے کہ اب تمام ٹھیکے غیر ملکی فرموں کو دئیے جائنگے جو ہمارے غریب عوام کو دونوں ہاتھوں سے لوٹیں گی - اسلئے یہ ترمیم ایسی ہونی چاہیے تھی جو پبلک اور غریب عوام کیلئے مفید ہوتی نہ کہ وہ جو ان غیر ملکی فرموں کیلئے مفید ہوتی -

جناب والا میں نے اسی معزز ایوان میں پچھلے کسی اجلاس میں یہ گذارش کی تھی کہ یہ جو سیم اور تھور کا مسئلہ ہے یہ غریب عوام اور غریب زمینداروں کی ذمہ‌داری نہیں کیونکہ جناب یہ سیم اور تھور کسی زمینداروں کی غلطی کی بنا پر نہیں ہوئی یہ تو ہماری حکومت

کی غفلت اور کوتاہ اندیشی کی وجہ سے کہ ہماری بڑی بڑی قیمتی زمینیں سیم اور تھور کی نذر ہو رہی ہیں۔

جناب والا بیشک اور بلا شبہ ہماری گورنمنٹ اور ملک صاحب بڑی کرم فرمائی کرتے ہیں جو زمینداروں کو پانی مہیا کرتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ آبیانے کی شرح بھی روز بروز بڑھ رہی ہے اس بڑھی ہوئی شرح کے حساب سے غریب زمینداروں سے آبیانہ وصول کیا جاتا ہے تب کہیں انہیں پانی مہیا کیا جاتا ہے تو گویا نہروں کے ذریعے سے ہماری گورنمنٹ غریب عوام اور غریب زمینداروں سے سودا گری اور تجارت کر رہی ہے—ان پر کوئی مہربانی یا عنایت نہیں کر رہی نہ ہی ان کو خیرات کے طور پر پانی دے رہی ہے۔ ان سے تو وہ پیسے وصول کرتی ہے۔ جیسے عام دوکاندار اور تاجر کوئی چیز بیچ کر پیسے وصول کرتے ہیں ہماری گورنمنٹ پانی بیچتی ہے اور پیسے وصول کرتی ہے۔ بیچارے غریب زمیندار کا صرف قصور یہ ہے کہ وہ گورنمنٹ کے بغیر کسی دوسری ایجنسی سے پانی حاصل نہیں کر سکتے کیونکہ Irrigation Act کی رو سے صرف گورنمنٹ ہی ملک میں نہریں کھود سکتی ہے۔ کوئی پرائیویٹ فرم نہروں کا کاروبار نہیں کر سکتی۔ اور نہ ہی عوام کو پانی مہیا کر سکتی ہے۔ لہذا غریب زمیندار گورنمنٹ سے پانی خریدنے پر مجبور ہیں۔ اور ان کی اس مجبوری کی پاداش میں کیا یہ جاتا ہے کہ گورنمنٹ کی جتنی نہریں بھی ہیں وہ سب غلط انداز سے کھودی گئی ہیں۔ اور ان میں دور اندیشی سے کام نہیں لیا گیا۔ جب وہ غریب زمینداروں کی زمینوں کا سیم اور تھور کی شکل میں ستیاناس کر دیتی ہیں تو پھر ان پر جرمانہ عائد کیا جاتا ہے۔ یعنی بالفاظ دیگر اگر یوں کہا جائے تو بیجا نہ ہو گا کہ تم نے گورنمنٹ سے پانی کیوں خریدا۔ اور گورنمنٹ کو آبیانہ کیوں ادا کیا جس کی وجہ سے تمہاری زمینیں برباد ہوئیں۔ چنانچہ اب جب یہ زمینیں reclaim کی جاتی ہیں تو ساتھ ہی زمینداروں پر جرمانہ عائد کیا جاتا ہے۔ اور غیر ملکی فرموں کو تو دگنے چگنے داموں ٹھیکے دئے جاتے ہیں۔ اور وہی دگنی تگنی قیمت زمینداروں سے وصول کی جاتی ہے۔ اور بغیر کسی

جرم اور بغیر کسی قصور کے وصول کی جاتی ہے - تو جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے - یہ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ جب وہ نہریں کھودتی ہے اور ان کا پانی بیچتی ہے تو اس کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی خیال رکھے کہ غریب عوام کی زمینیں برباد نہ ہوں -

جناب والا - میں ملک صاحب کو متنبہ کرتا ہوں کہ ہمارے صوبے میں یہ سیم اور تھور کی وبا روز بروز بڑھ رہی ہے - چونکہ ان کی Planning صحیح نہیں اسلئے مجھے آئندہ کیمتعلق بھی خطرہ ہے - کیونکہ حال ہی میں جو نہریں تعمیر ہوئی ہیں - وہ بھی سیم اور تھور پیدا کرینگی - در اصل آج کل کے زمانے میں کسی ملک میں بھی کچی نہریں تعمیر نہیں کی جاتیں - مگر ہمارے ہاں پچھلے دنوں جو Link Canals بنائی گئی ہیں - ان کا بیشتر حصہ کچا ہے - یہاں میں ایک نہر Marala Ravi link کا حوالہ دیتا ہوں - اس کے ساتھ ایک اور متوازی نہر چلتی ہے - جسے بمیانوالا راوی فیڈر لنک کہتے ہیں - ان دونوں نہروں نے ضلع سیالکوٹ - گوجرانوالہ اور شاید شیخوپورہ کے بہت سے حصے کی زمینوں کو بالکل تباہ و برباد کر دیا ہے - اور ان کے درمیان جو زمین آئی ہے - اس نے ایک مستقل جھیل کی شکل اختیار کر لی ہے -

وہ ایک جھیل کی شکل بن گئی ہے - اب ایک یا دو سال کے بعد جب ہم چیخیں گے چلائیں گے اور ملک صاحب کیخدمت میں عرض کریں گے کہ آپ نے ہماری قیمتی زمینیں برباد کر دی ہیں - ہم مہاجر ہونے پر مجبور ہو گئے ہیں - ہجرت کر رہے ہیں اس کا کچھ کیجئے اس کا کوئی علاج کیجئے تو وہ نہایت فراخدلی سے کسی امریکی فرم کو ٹھیکہ دے دیں جو ہم سے چار پانچ گنا زیادہ قیمت وصول کرے گی - پھر عوام پر ٹیکس لگایا جائے گا اور عوام پر جرمانہ لگایا جائے گا - کہ ہماری نہروں نے تمہارا پانی خراب کر دیا ہے یہ تو اس بھیڑ والی بات ہوگی کہ اوپر سے پانی پئیے تو بھی مجرم - اور نیچے سے پانی پئیے تو بھی مجرم - زمیندار کا اپنا قصور ہو تو بھی اس پر

ٹیکس لگے گا اس گورنمنٹ کا قصور ہو تو بھی اس پر ٹیکس لگے گا - اس لئے آج میں اس ایوان کے فرش پر حکومت کو متنبہ کرتا ہوں کہ اب جو نہریں بنائی جارہی ہیں یہ مکمل طور پر تباہی لائیں گی - سیم اور تھور کی بیماری بڑھ رہی ہے - نیز میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ جب کوئی سکیم یا تجویز زیر غور لائی جائے تو اس سکیم کے لئے کوئی ٹیکس وغیرہ عوام یا زمینداروں سے وصول نہ کیا جائے - اس میں آپ کی غلطی ہو یا گورنمنٹ کی غلطی ہو - یہ زمینداروں کی غلطی نہیں -

وزیر زراعت و خوراک— پھر کون ادا کرے ؟

میاں محمد اکبر - گورنمنٹ ادا کرے -

وزیر زراعت و خوراک - کہاں سے -

میاں محمد اکبر - جہاں سے چاہے ادا کرے -

وزیر زراعت و خوراک - گورنمنٹ کے پاس اتنے فنڈز نہیں -

میاں محمد اکبر - تو پھر آپ ٹرانسپورٹروں پر ٹیکس لگائیں -

میری گزارش یہ ہے کہ یہ واٹر ڈولپمنٹ بورڈ جو بنایا گیا ہے اور یہ آرڈیننس جو لایا گیا ہے - اس کا صرف ایک ہی مقصد نظر آتا ہے - کہ اس میں سی ایس پی افسران کے لئے آسامیاں مہیا کی جائیں - اور اپنے چہیتوں کو اس واٹر ڈولپمنٹ بورڈ میں ملازم رکھا جائے -

ان گزارشات کے ساتھ میں اس آرڈیننس کی مخالفت کرتا ہوں -

وزیر زراعت و خوراک - یہ بورڈ کے ممبران جو ہیں وہ otherwise employed ہیں ان کو کوئی تنخواہ نہیں ملتی ایسی باتیں کہتے ہوئے کچھ تو خدا کا خوف کھاؤ -

میاں عبداللطیف (شیخوپور ۱) - جناب صدر - جہاں تک Punjab soil Reclamation کا تعلق ہے - یہ ۱۹۵۲ء میں پاس کیا گیا تھا -

اس کی اغراض صحیح تھیں - اور اس کی پشت پر جو نیت تھی ہمیں اس سے اتفاق ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ نیت اچھی تھی اور وہ عوام کی فلاح و بہبود کے لئے نافذ کیا گیا تھا -

جناب والا - میں ایک چھوٹا زمیندار ہوں - میں اس کی افادیت کا قائل ہوں - اور جس وجہ سے یہ نافذ کیا گیا تھا وہ یہ تھی - کہ اس علاقہ یا صوبہ میں سیم اور تھور کی بیماری کا سد باب کرنا ہمارا فرض اولین ہے - اس کے پیش نظر یہ ایکٹ نافذ کیا گیا تھا - لیکن آج جو اس میں ترمیم کے لئے ایک آرڈیننس کی تصدیق کے لئے ہمیں کہا جاتا ہے اس کے لئے تھوڑی سی مخالفت کرنا چاہتا ہوں -

جناب والا - یہاں بار بار بتایا گیا ہے اور پارلیمینٹری سکرٹری صاحبان یہ فرماتے ہیں کہ آرڈیننس اس لئے لاتے ہیں کیونکہ آپوزیشن بلوں کے معاملہ میں بہت فراخدل ثابت ہوئی ہے - اور وہ اس قسم کی تجاویز پیش کرتی ہے کہ اسے سلیکٹ کمیٹی کے پاس بھیج دو - یا Public opinion کے لئے بھیج دو اگر یہ نہ ہو تو ترمیم آجاتی ہیں - میں اور بحث کو چھوڑ کر ان باتوں کو دھرانا نہیں چاہتا جو سرکاری بنچوں کی طرف سے پیش کی گئی ہیں - حقیقت یہ ہے کہ انسان کی عقل مکمل نہیں ہے - اس سے غلطی ہو جاتی ہے - اس کو رفع کرنے کے لئے کسی ادارہ میں ایک سر کی بجائے ۱۵۰ سر جوڑ کر بیٹھ جاتے ہیں تاکہ کم سے کم غلطی ہو -

پچھلے سیشن میں گورنمنٹ کی طرف سے جب Civil Law (extention to Kalat) بل پیش ہوا تھا تو میں نے کوئی ایسی تجویز پیش نہیں کی تھی کہ اسے Public opinion کے لئے بھیج دیا جائے بلکہ میں نے اسکے نقائص بیان کئے تھے - اس کے دوسرے ہی دن خود لا منسٹر صاحب نے یہ تجویز پیش کر دی کہ اسے سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کیا جائے - اس کے حوالے کرنے میں کوئی نقصان کی بات نہیں - غلطی کی بات

نہیں - وہ فائدہ کی چیز ہے - اور یہ ضرورت کے مطابق کیا جاتا ہے - تاکہ کم از کم غلطی ہو - اس کے بعد جناب کو یاد ہو گا کہ ایف سی آر کی ترمیم جو کرمنل لا ایمنڈمنٹ بل کی شکل میں آئی اس کے لئے کہا تھا کہ اسے سلیکٹ کمیٹی کے پاس بھیج دو لیکن ہماری بات نہ مانی گئی - نتیجہ یہ نکلا کہ ۳۵۹ ترامیم آگئیں جن میں سے ۷۰ اس طرف سے تھیں - ان میں سے ۳۹ ترامیم کو سرکار نے قبول کیا -

اس کے بعد پھر بھی کہنا کہ ترامیم نہیں آنی چاہئیں اور پھر بھی یہ گلہ ہے کہ سلیکٹ کمیٹی میں بھیجنے کو کہا جاتا ہے - حالانکہ آپ خود ایسی تجاویز پیش کرتے ہیں - جب آپنے ۷۰ ترامیم پیش کر کے ۳۹ کو قبول کر لیا تو کیا میں یہ سمجھوں کہ آپ غلطیاں کرتے ہیں - نہیں بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سب اس لئے ہے کہ غلطیاں کم سے کم ہوں - لیکن اگر اس نیت سے یہ آرڈیننس لایا گیا ہے کہ ہاؤس سے بچا جائے اسے By pass کیا جائے تاکہ وہ کوئی ترامیم نہ لاسکے تو یہ ظلم نہیں تو اور کیا ہے - یہ تو مارنے والی بات ہے - یہ ہاؤس کے حقوق پر چھاپا نہیں تو اور کیا ہے - یہ بے حد قابل مذمت فعل ہے کہ ہاؤس کو by pass کیا جائے - اس کے لئے ہم جتنا بھی protest کریں گے اتنا ہی کم ہے -

وزیر زراعت و خوراک - اور کوئی نئی بات کریں -

میاں عبداللطیف - کیا یہ کوئی پرانی بات ہے - جہاں تک آرڈیننس کا تعلق ہے میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے - ۱۹۵۲ء میں ملک کے جو حالات تھے - آج صوبہ کی پوزیشن اس سے ۲۰ گنا زیادہ خراب ہے - پہلے ضلع گوجرانوالہ ، شیخوپورہ اور لائلپور کے کچھ حصے تھے جہاں سیم و تھور کی بیماری تھی - مگر اب اس ملک کا شاید ہی کوئی حصہ ہو جہاں سیم اور تھور کی بیماری نہ ہو - یا جہاں یہ بیماری بڑھ نہ رہی ہو -

پاکستان میں ۱۹۵۰-۵۱ میں تھل کی سکیم شروع ہوئی - ابھی وہ حصہ آباد بھی نہ ہونے پایا تھا کہ وہاں سیم موجود ہو گئی - یہاں تک کہ قبر کھودو تو پانی نکل آتا تھا - سندھ کے علاقہ میں بند باندھے جا رہے ہیں نہریں کھودی جا رہی ہیں لیکن سیم کی پوزیشن یہ ہے کہ میلوں میل جھیلیں بن رہی ہیں اور پانی کی سطح چار پانچ فٹ نیچے ہوتی ہے شاید ہی کوئی جگہ ہو جہاں پچیس تیس فٹ نیچے ہو - آنے والوں دنوں میں جب سنگلا ڈیم تیار ہو گا تو خدا مدد کرے حکومت برطانیہ اور امریکہ سے قرض لیں گے - اب جب کہ تربیلا کا بند باندھ لیا ہے اس بات کا خطرہ ہے کہ حکومت پنجاب میں تو سیم پر کنٹرول نہ کر سکی لیکن اس پانی کا pressure حیدرہ آباد (سندھ) میں نمودار ہوگا

میں یہ بات پوری طرح واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ آج ہر چار پانچ منٹ کے بعد ایک ایکڑ زمین cultivation سے باہر نکل جاتی ہے - اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ war Basis یا Emergency Basis پر اور اسے سنگین سمجھتے ہوئے Top priority دیں کیونکہ اس وقت all out efforts کی ضرورت ہے - قوم کی ڈیفینس کے لئے اور ملک کی integration کے لئے اس بیماری سے بچنے کے لئے از حد کوشش کی جائے - ورنہ آٹھ دس سال میں یہ زرخیز خطہ ایک جھیل بن کر رہ جائے گا اور جہاں تک اس سکیم کا تعلق ہے ہمیں اس سے مکمل اتفاق ہے -

کہ ٹیوب ویل اسکا بہترین علاج ہیں کیونکہ پانی نہر میں سے ہی نیچے جاتا ہے آپ چھ مہینے کیلئے نہروں کو بند نہیں کر سکتے اور اگر بند کردیں گے تو وہ علاقہ ختم ہو جائیگا اسکا اور کوئی علاج نہیں ہے - کہ اسکا فالتو پانی آپ Pump out کر دیں خواہ دریا میں پھینک دیں اور اسی طرح آپ پانی کو نیچا لیجا سکتے ہیں اور اسکے علاوہ پانی کو نیچا لیجانے کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے لیکن اسکے دو پہلو ہیں ایک تو یہ کہ یہ ایک دفعہ

آنیوالی چیز نہیں ہے ایک دفعہ علاج سے مٹ جانیوالی چیز
نہیں ہے اسکا یہی ایک Continuing Process ہے اور اسکو
قیامت تک رہنا ہے جبتک نیچر اپنا کوئی اور پروگرام
نہ بنائے آپ کو نہروں سے پانی دینا ہے - پانی اوپر کرنا
ہے اور پانی Pump out کرنا ہے اور یہی دونوں Continuing Process
ہیں - اور ہماری زندگی کیساتھ انکا چولی دامن کا ساتھ
ہو گا - اس Continuing Process کیلئے Continuing علاج کی
ضرورت ہے اسکے علاج کیلئے میٹر پاور کیلئے اور پمپ فلٹر
پانی کو نکالنے کیلئے یہ دونوں چیزیں بہت ضروری ہیں
اسمیں خاص Technicalities نہیں ہیں پمپ آپ یہاں مینوفیکچر
کر سکتے ہیں الیکٹرک میٹر آپ یہاں مینوفیکچر کر سکتے
ہیں لیکن اسکے باوجود آپ کا ۸۰ فیصد مال باہر سے
آتا ہے ہمارے کرم فرما اسبات میں فخر محسوس کرتے ہیں
کہ آج Mr. Stephenson کو اتنے روپے کا ٹھیکہ دیدیا
اور کل کسی اور کو اتنے روپے کا ٹھیکہ دیدیا اور اسکے
بعد جب قرض لیتے ہیں اور اس قرض لینے پر جب
انگوٹھا لگاتے ہیں تو پریس کانفرس کر کے اعلان کرتے ہیں
اور اخبار نویسوں کر بلا کر اخباروں میں پبلشں کراتے ہیں
اور تصویر کھنچواتے ہیں - Atomic Energy کا تو آپ کے
پاس سامان نہیں ہے آپ بنا نہیں سکتے خیر چھوڑیے اس
چیز کو - لیکن خوراک جیسی امپارٹنٹ چیز اسمیں اتنی
Technicalities نہیں ہیں یہ انڈسٹریز جبتک آپ اپنے ملک میں
Set up نہیں کریں گے آپ اس Menace کو Meet نہیں
کر سکتے - اسلئے میری التماس ہے کہ آپ اسکی طرف
توجہ دیں تاکہ آپ دوسروں کے دست نگر نہ ہوں جو آپ
کو قرضہ دیتا ہے تو اپنی مرضی اور اپنی مصلحت سے
دیتا ہے اور جو کوئی آپ کو گرانٹ دیتا ہے تو وہ بھی اپنی
مصلحت سے دیتا ہے اور اسکے ساتھ جناب دوسرا پہلو جو عرض کرنا ہے
وہ یہ ہے کہ آپ ٹیوب ویل لگاتے ہیں اس سے زمیندار کو فائدہ ہوتا ہے
لیکن جناب یہ بیماری آپ ہی نے تو پیدا کی ہے - نیشنل Calamity
کوئی آتی ہے یا وہ پرس پڑے تو اسکے لئے علاج کرتے ہیں لیکن اس

بیماری کیلئے آپ مریض ھی سے کہتے ھیں کہ تم ھی اپنا خون دو ۔ ھماری زمینیں خراب ھیں ٹیوب ویل آپ نے لگائے ھیں اگر ھم لگاتے تو ۲۰—۲۵ ھزار میں لگ جاتے لیکن آپ نے لگائے ھیں تو ۸۰ ھزار میں لگائے ھیں لیکن اب اسکی قیمت ۷۵ ھزار سے سوا لاکھ تک پہنچ گئی ھے اور ھم سے کہا جاتا ھے کہ تم ھی سے یہ رقم وصول کیجائیگی اسکے بعد جو کچھ آپ پانی دیں گے تو اسکی بھی قیمت اقساط میں ھم ھی سے وصول کیجائیگی ۔ نہری آبیانہ ھم پہلے ھی آپکی خدمت میں پیش کر رھے ھیں برٹش کے بعد سے ۶—۷ سے بڑھکر آج ۲۴—۲۵ روپے فی ایکڑ آبیانہ ادا کر رھے ھیں اور یہ ٹیوب ویل لگنے کے بعد تقریباً ۳۰—۳۵ روپے فی ایکڑ ٹیوب ویل کی قیمت کے سلسلے میں ھم ادا کریں گے اور اگر اسطرح ۵۰—۶۰ روپے پر ۱۵ ایکڑ کا اضافہ کر دیا تو ۷۵ روپے فی ایکڑ ھر زمیندار کو ادا کرنا ھو گا ۔ ھمارے دونوں فاضل دوست زمیندار ھیں میں ان سے پوچھتا ھوں کہ ایسی حالت میں ۵۰—۶۰ ایکڑ کا مالک آپ کو ۷۵ روپے کسطرح ادا کریگا ۔

وزیرمال—حساب کر لیجئے ۔

میاں عبداللطیف— میں نے حساب آپکی خدمت میں پیش کر دیا ۔ اگر یہ پوزیشن نہیں ھے تو یہ یہاں کھڑے ھو کر اعلان کر دیں کہ اتنے روپے سے زیادہ زمیندار سے نہیں لیا جائیگا کل اخباروں میں چھپ جائیگا لوگوں کو اطمینان ھو جائیگا ۔

وزیرخوراک—زمین اچھی تو ھو جائیگی ۔

میاں عبداللطیف—زمین کے متعلق جناب سن لیجئے میرے ساتھ آئیے شاہ کوٹ کے علاقے میں خداوندتعالی نے بہترین زمین پیدا کی تھی لیکن انکی مہربانی سے بیشتر حصہ وھاں ۳—۴ سال کے اندر مکمل طور پر تباہ ھو گیا ھے کیونکہ یہ وھاں پیداوار بڑھانے کیلئے گئے تھے وھاں انھیں نے ٹکڑے میں ۲۵ ٹیوب ویل لگائے ھیں جو مکمل طور پر کھارا پانی پھینکتے ھیں وہ پانی Salt سے بھرا ھوا ھے

پانی کاشتکاروں کو دینا تھا لیکن پانی گندہ نکلا اسلئے
کاشتکاروں کو نہیں دیا گیا لیکن اب سیم نالے میں پھینک
دیا گیا اور زمینداروں کو اسکے عوض نہر سے پانی دیکر
کمی کو پورا کیا گیا ادھر یہ کھارا پانی نکالکر سیم
چینل میں ایک چینل کھود دی نتیجہ یہ نکلا کہ وہ ٹیوب
ویل کا کھارا پانی اس علاقہ میں دیا جانے لگا اور آج
چار سال کے بعد جہاں ۳۰ من فی ایکڑ گندم پیدا ہوتی تھی
وہاں ۱۱ من فی ایکڑ پیدا ہونے لگی اور جہاں ۱۲—۱۳
من فی ایکڑ کپاس پیدا ہوتی تھی وہاں تین
من فی ایکڑ کپاس کی پیداوار رہگئی ہے یہ آپ کی کرم
بخشی ہے جو ہم پر ہو رہی ہے -

اسکے علاوہ جناب سکیمیں بنتی ہیں نہیں معلوم کیسی
سکیمیں بنتی ہیں یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ٹیوب ویل
کی یہ Beat ہے اسمیں ۱۰۰ مربعہ زمین ہے وہ دوسری زمین
سے چار فٹ اونچے ہوتے ہیں وہاں پانی چڑھ نہیں سکتا
ناممکن ہے ان کی طاقت سے باہر ہے اور زمیندار پانی چڑھا
نہیں سکتا لیکن فرماتے ہیں کہ ٹیوب ویل کی Cost ہم
تم ہی سے لیں گے اسکے لئے کوئی معافی نہیں ہے یہ
انکی سکیم ہے - اسکی وجہ کیا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ
یہاں انکی زمین نہیں ہے نہ انکے کسی ساتھی کی زمین ہے
وہاں ٹیوب ویل نیچی جگہ پر لگا دیا - ٹیوب ویل نیچا
ہے زمین اونچی ہے پانی چڑھتا نہیں ہے - اسکے علاوہ جناب
یہ دیکھا گیا کہ یہ انسانوں سے چلنے والی چیز ہے اور
انسانوں کے ہاتھوں سے بند ہو جانیوالی چیز ہے اگر کوئی
ایسی بات ہو جائے کہ آپکا ٹیوب ویل سال بھر یا چھ
مہینے کیلئے بند ہو جائے یا خراب ہو جائے اور اسکو
Replace بھی نہیں کیا جا سکے تو اسکو معافی ملیگی - نہیں
کوئی معافی نہیں ملیگی - مثال کے طور پر اگر ٹیوب ویل
کا فلٹر خراب ہو جائے اور نیا لگنے میں سال
ڈیڑھ سال عرصہ لگ جائے اور کوئی کام نہ ہو سکے
تب بھی زمیندار سے اقساط وصول کیجائیں گی - تو جناب

اس قسم کے حالات ہیں جو لوگوں کو علاقوں میں درپیش ہیں جنکے متعلق ہمارے فاضل بھائی کو سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے اور یہ سمجھکر کہ انکی Capacity بہت محدود ہے ان کی Payments کی ہمت بہت تھوڑی ہے انکے ذرائع آمدنی سوائے کاشتکاری کچھ نہیں ہیں وہ اتنا روپیہ نہیں ادا کر سکتے اگر آپ انکے لئے سکیم بناتے ہیں تو سکیم کو مفید رہنے دیجئے اسمیں ایسے شرائط رکھئے جو مضر نہ ہوں ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی گزارشات پیش کرکے اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

وزیر مال—جناب میں آپ کی اجازت سے ایک غلط فہمی کو دور کرنا چاہتا ہوں ۔ میں نے ابھی کچھ فیگرز دئے تھے جو فیگرز میں نے دئے تھے اسمیں ایک ۲ء۷۲— Million کا تھا وہ Certain سکیم کے تحت تیار ہو گئے ہیں اور اسپر کام شروع ہو گیا اور جس پر کام چل رہا ہے وہ ۲ء۱ Million ہے جسمیں ۴۰—۴۵ پرسنٹ Affected تھا اس میں کافی حصہ صاف کر دیا گیا ہے ۔

خواجہ محمد صدیق (سیالکوٹ ۱)—جناب والا ۔ میں اس ہنگامی قانون اور جس قانون میں یہ ہنگامی قانون ترمیم کر رہا ہے ۔ اسکے اغراض و مقاصد سے متفق ہوں ۔ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ان تفصیلات سے اتفاق ہے ۔ یا نہیں ہے ۔ یہ اور بات ہے ۔ تفصیلات میں ہمیں اختلاف ہو سکتا ہے اور ہے ۔ لیکن جہانتک اصل قانون اور اس ترمیمی ہنگامی قانون کے اغراض و مقاصد کا تعلق ہے ۔ ہم اسے پسند کرتے ہیں ۔ اس ملک کیلئے اس صوبے کی زندگی کیلئے ضروری سمجھتا ہوں ۔ جو کچھ میں اس سلسلے میں گزارشات کرونگا وہ صرف اس ہنگامی قانون کے Preamble تک محدود ہو گا ۔ میں اسی پر اپنے خیالات کا اظہار کروں گا ۔ میرے دو معزز دوست اسکے دوسرے پہلوؤں پر تبصرہ فرما چکے ہیں ۔ اور انشاء اللہ العزیز میرے باقی دوست بھی اسکے دوسرے پہلوؤں پر اپنے خیالات کا اظہار کریں گے ۔ میں صرف اس کے Preamble پر ہی اپنے خیالات کا اظہار کرونگا ۔ Preamble

جو کہ اس ہنگامی قانون کے ذریعے ترمیم بھی کیا گیا ہے
یہ فرمایا گیا ہے ۔ کہ اس قانون کی غرض و غایت
یہ ہے ۔ کہ سیم اور تھور کا مقابلہ کیا جائے اور
خوراک کی پیداوار بڑھائی جائے ۔ لیکن میں کچھ اپنے طور
پر اسکی صحت کر لوں ۔ یعنی خوراک کی بجائے زرعی
پیداوار کو بڑھایا جائے ۔ یہ دو چیزیں ہمارے اس وطن
عزیز کے اس حصے کے لئے ضروری ہیں ۔ جناب والا اس
سے پیشتر کہ میں موجودہ حکمرانوں کی اس کار گزاری کا
ذکر کروں ۔ جو انہوں نے گذشتہ سولہ سال میں اس ضمن میں کیا ہے ۔
میں اس مسئلے کی Gravity کے متعلق ۔ اس مسئلے کی اہمیت کے متعلق ۔
اسکے عظیم اور وسیع نقصانات کے متعلق جو کہ اس صوبے
کو پہنچ رہے ہیں ۔ کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔
تا کہ ان اعداد شمار کے پیش نظر ہم یہ اندازہ کر
سکیں ۔ کہ کیا ہماری موجودہ حکومت اس مسئلے کی
اہمیت اسکی Gravity کو سمجھتے ہوئے ایسے اقدامات کر
رہے ہیں ۔ جس سے اس مسئلے کا حل ہو جائے گا ۔
جس سے اس مصیبت سے نجات مل سکیگی ۔ تو جناب والا ۔
میں ان ہی کے اعداد و شمار پیش کرونگا ۔ جو کہ
ہماری اس حکومت نے مرتب کئے ہوئے ہیں ۔ اس سے
پیشتر کہ میں وہ اعداد و شمار پیش کروں ۔ ایک چیز
کی طرف میں جناب والا کی اور آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی
توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ ہو سکتا ہے ۔ کہ وہ اعداد
شمار آپس میں Conflict کریں ۔ اور وہ ایک جیسے
نہ ہوں ۔ لیکن اسکی ذمہ داری انکے مختلف محکموں پر
عائد ہو گی ۔ جنہوں نے یہ اعداد شمار تیار کئے ہیں
سب سے پہلے میں WAPDA Miscellany, 1962 کے صفحہ نمبر ٦
کا حوالہ دونگا ۔ اس میں یہ فرماتے ہیں کہ

"The position today is that out of the total Area of 33 million acres under the command of the Irrigation system, every 11 million acres are water-logged, are very poorly drained."

تین کروڑ تیس لاکھ ایکڑ میں سے ایک کروڑ دس لاکھ ایکڑ سیم زدہ ہے اور اس سے آگے صفحہ سات پر ہے ۔ کہ

"And today salinity is even more widespread than water-logging. Some 16 million acres have been affected, 5 million of them severly Saline"

ایک کروڑ دس لاکھ ایکڑ تو سیم کی نذر ہو چکا ہے اور ایک کروڑ ساٹھ لاکھ ایکڑ تھور کی نذر ہو چکا ہے جن میں سے پچاس لاکھ ایکڑ تو پوری طرح سے تھور سے متاثر ہے یہاں تک ہی اگر یہ مسئلہ ہو ۔ کہ اسقدر رقبہ خراب ہو چکا ہو یعنی تقریباً پچاس فیصدی سے بھی زیادہ رقبہ خراب ہو چکا ہے تو پھر بھی کوئی بات تھی ۔ لیکن انکے اپنے اندازے کے مطابق ایک لاکھ ایکڑ سالانہ صرف سابق پنجاب میں سے نہری زمین برباد ہو گئی ہے اور جہانتک نہری دوسرے علاقوں کا تعلق ہے ۔ غلام محمد بیراج کے متعلق بھی انہی کے اعداد و شمار پیش کرتا ہوں ۔ یہ میرے ہاتھ میں اے ۔ ڈی ۔ سی کی مرتب کردہ Evaluation of Progress موجود ہے ۔ اسکے صفحہ نمبر ۲۶ پر ہے ۔ کہ—

"salinity and water-logging are serious threat to the agricultural economy of West Pakistan. The gravity of the situation is clear from the fact that seniority is increasing at the rate of about one lakh acres every year. The field survey carried out in this connection confirm this fact. According to reconnaissance survey of G. M. Barrage project area only 21 per cent is moderately saline and 31 per cent is ultra-saline."

اٹھائیس لاکھ ایکڑ زمین جو کہ غلام محمد بیراج سے سیراب ہو رہی ہے ۔ یا کچھ حصہ اب ہونے والا ہے ۔ اس میں سے صرف اکیس فیصد حصہ یعنی پانچواں حصہ صرف پانچ لاکھ ایکڑ یا چھ لاکھ ایکڑ سے بھی کم زمین ایسی ہے ۔ جو کہ تھور سے آزاد ہے اور اکتیس فیصد حصہ ایسا ہے ۔ جو کہ شدید ترین تھور کے اثر کے اندر ہے ۔ باقی رقبہ ایسا ہے ۔ جو کہ تھور کی لپیٹ میں آ چکا ہے ۔ یہ ہے حالت ہمارے اس بیراج کی جس کے متعلق ہم بات چیت ابھی کل اس ایوان میں کر چکے ہیں اور آج ہی ایک سوال کے جواب میں محترم خان پیر محمد خان نے یہ کہا تھا ۔ کہ ہم کو یہ

اعداد شمار میسر نہیں ہیں - اس لئے ہم اس سوال کا جواب نہیں دے سکتے ہیں - معلوم نہیں کہ وہاں کتنی زمین تھور زدہ ہے - اور کتنی سیم زدہ ہے - اور کتنی نہیں ہے - تو یہ انکی اپنی شائع شدہ کتاب ہے جس سے میں نے یہ اعداد شمار لئے ہیں - یعنی انکے پاس ۔ غلام محمد بیراج میں صرف اکیس فیصد زمین ایسی ہے - جو تھور سے آزاد ہے - خدانخواستہ ایسا ہو سکتا ہے کیونکہ یہ بیماری بڑھ رہی ہے - آئندہ دو چار سال میں یہ زمین بھی اس موذی بیماری سے آزاد نہ رہے - جناب والا یہ نہیں کہ اس عظیم خطرے کا میرے ان بزرگوں کو علم نہیں ہے - جو کہ میرے سامنے وزرات کی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں - یقیناً انہیں علم ہے - اور اسکا ثبوت انکی اپنی ایک پبلیکیشن میں نہیں بیسیوں پبلیکیشنوں میں سے دیا جا سکتا ہے - مثال کے طور پر دوسرے پانچ سالہ منصوبے میں اس امر کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے - کہ مغربی پاکستان کی زرعی معشیت کے خلاف اس وقت جو سب سے زیادہ اسکو بری طرح متاثر کرنے والی چیزیں ہیں وہ تین ہیں سیم ، تھور اور کٹاو -

مجھے خوشی ہے - کہ ہماری شمالی زون یعنی یہ ریجن سیم اور تھور سے آزاد ہے لیکن مجھے افسوس کیساتھ کہنا پڑتا ہے - کہ اس کی تین بیماریاں جنکا میں نے ابھی ذکر کیا ہے - وہ لا حق ہیں - لیکن وہ اس وقت زیر بحث نہیں - اس وقت میں انکے متعلق کچھ نہیں عرض کروں گا - جناب والا میں آپکو حوالہ دونگا سیکنڈ پانچ سالہ منصوبہ کا - اس منصوبے کے مرتب کرنے والوں نے اس بیماری کا ذکر کیا ہے - اور اس کے متعلق فرمایا ہے کہ اس کے علاج کے لئے دوسرے پانچ سالہ منصوبے میں کما حقہ سکیمیں تیار کی جائیں - روپیہ فراہم کیا جائے یا مہیا کیا جائے اور کیا کیا نہ کیا جائے لیکن مجھے افسوس کیساتھ کہنا پڑتا ہے کہ چار سال گذر چکے ہیں - مگر محترم فاضل - لائق فائق وزرا صاحبان

میں سے کسی نے اس موذی بیماری کیطرف توجہ نہیں دی اور بقول میاں محمد شریف کے وہ آرام کی نیند سوتے ہیں - رات کو آرام فرماتے ہیں -

وزیر مال—اور آپ قوم کے غم میں جاگتے رہتے ہیں -

خواجہ محمد صفدر—یقیناً مجھے غم ہے - اور اس بات کا بھی مجھے فخر ہے - کہ مجھے غم ہے - یہ سرٹیفکیٹ میں نے نہیں دیا بلکہ آپکے پارلیمانی سیکریٹری صاحب نے آپکی خدمت میں پیش کیا ہے - میں نے یہ اپنی طرف سے تو نہیں دیا اور جتنا غم میرے دوستوں کو ہے - وہ میری تقریر کے آخری حصہ میں آ جائیگا - تو سیکنڈ پانچ سالہ منصوبہ میں لکھا ہے -

"It is estimated that over 50 per cent of the irrigated land is affected, an area of some 12 million acres. Control of salinity and water-logging presents a gigantic problem; the cost of drainage, creation of additional water supplies through storage, and revamping of the canal systems needed to deal with the problem effectively has been calculated to be as high as Rs. 25,000 million." Soon and so forth.

سو میری مراد اس کے حوالے دینے سے یہ ہے کہ یہ نہیں کہ ہم نا واقف ہیں - انکو بتایا گیا ہے کہ یہ بیماریاں ہیں انکا علاج سوچئے اور جو علاج ماہرین بتائیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے - لیکن افسوس کہ ایسا نہیں ہو رہا ہے - میں نے ابھی عرض کیا کہ چار سال گذر چکے ہیں لیکن یہ بیماری دن بدن بڑھ رہی ہے اور میرا یہ دعوی زبانی نہیں ہو گا بلکہ میں اعداد و شمار سے ثابت کرونگا کہ جس چیز پر آپ فخر کرتے ہیں کہ ہم نے صوبہ کی حالت بدل دی ہے - یعنی میں اس سیکٹر کیطرف اشارہ کرتا ہوں جس کے محافظ یہ دونوں بزرگ ملک قادر بخش صاحب اور خان پیر محمد خان صاحب یہاں بیٹھے ہیں - ایک ایگریکلچرل اور دوسرے ریونیو کے محافظ ہیں میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا - کہ آپ نے کیا کیا ہے - آپکے کارہائے نمایاں کیا ہے - آپ نے صوبے کی کیا حالت بدلی ہے - آپ انکے Sucessor in interest ہیں یعنی اسی Regime کے ہیں -

Minister of Revenue : Yes, Yes, we are proud of it.

خواجہ محمد صفدر—ذرا ۱۰/۰۲ میں جائیں یہ کتاب

Preliminary thinking on the Third-Five Years Plan West Pakistan Government

کے صفحہ ۸ کو دیکھئے - جو کہ واپڈا کے متعلق ہے -
اس میں لکھا ہے :—

"WAPDA were asked to prepare a comprehensive anti-water-logging and anti-salinity programme for West Pakistan. Meanwhile the malady kept on its extensive damage and it seems necessary to make up, for the time lost, in the Third and Fourth Year Plans. We fear....."

یہ آپ کو warning ہے Please Listen

"We fear that unless full and effective measures are adopted, we might be faced further loss of area; and where too extensive a damage occurs, expensive difficult alternative of movement of population may have to be resorted to."

وہ کہتے ہیں کہ سیکنڈ پانچ سالہ منصوبہ میں جو وقت ہم نے گنوایا ہے اس کے لئے ہم تیسرے پانچ سالہ منصوبہ میں کچھ عمل کریں - دوسرے میں ہم کچھ نہیں کر سکتے - گورنمنٹ کا یہ اپنا اعتراف ہے -

تو یہ انکا اپنا اقبال ہے - کہ ہم نے چار سال ضائع کئے ہیں - اور یہ بیماری سرعت سے بڑھ رہی ہے - اس تیزی سے بڑھ رہی ہے کہ ہمیں بعض علاقوں کی آبادی کو وہاں سے منتقل کرنا پڑے گا یہ خود انکا اپنا اقرار ہے آخر یہ چھ سال کیا کرتے رہے - تو انکو معلوم ہے - تو اس لئے یہ لازم ہے کہ ان چار سالوں میں یہ دوست ان چھ سالوں میں ان بیماریوں کے سد باب کے لئے کچھ کرتے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ انہوں نے کچھ نہیں کیا - اس کا ایک ثبوت پیش کرتا ہوں - یہ تو ویسے انہوں نے اقرار کیا ہے - ایک اور ثبوت میں پیش کرونگا کہ آج سے پہلے اس صوبے میں کل اراضیات زیر کاشت کتنی تھیں - آج سے دس سال پہلے کتنی تھیں - پانچ سال پہلے کتنی تھیں اور آج کتنی ہیں - اس کے باوجود گزشتہ چھ سالوں میں کتنی لاکھ ایکڑ اراضی مختلف بیراجوں کے ذریعے جو ان کے عہد میں مکمل ہوئے زیر کاشت لائی گئی لیکن وہ بیس پچیس لاکھ ایکڑ جو کہ غلام محمد بیراج تھل پراجیکٹ اور تونسہ بیراج میں ہے اور اسی قسم کے دوسرے بیراجوں

کی لائی گئی ہے لیکن وہ نئی اراضی ہے کیونکہ وہ پہلے ہی زیر کاشت تھی آپ اعداد شمار کو دیکھیں تو حیران ہونگے کہ آخر کیا یہ صوبے سے مذاق ہو رہا ہے کہ چھ سالوں میں انہوں نے نہ صرف کوئی اس قدر اضافہ نہیں کیا بلکہ یہ صورت حال ہے کہ تین لاکھ ایکڑ سن ۶۲ تک سن ۵۱ کے مقابلہ میں زیر کاشت رقبہ میں کمی ہو گئی ہے۔ اور اس کے لئے میں اپنے اعداد و شمار سے ثبوت پیش کرتا ہوں۔ نہری علاقہ سن ۵۱/۵۰ سے لیکر سن ۵۸/۵۷ تک یعنی جب سے ہمارے ان بزرگوں نے عنان حکومت سنبھالی ہے۔ مارچ سن ۵۸ تک اس صوبے میں ۲ کروڑ اور ۷۸ لاکھ ایکڑ نہری رقبہ آباد ہوا ہے۔

اور ۱۹۶۱ء میں ۲ کروڑ ۷۱ لاکھ یعنی ۷ لاکھ ایکڑ ان چھ سالوں میں کم ہو گئی اور جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا ہے کہ اس عرصہ میں ان کے اپنے اعداد و شمار کے مطابق ان مختلف بیراجوں سے کم وبیش ۲۵ یا ۳۰ لاکھ اراضی گذشتہ ۶ سالوں میں آباد ہوئی ہے۔ اگر اس رقبہ کو یہ قائم رکھتے جو کہ ان کے پیش رووں کو یہ ہر روز گالیاں دیتے ہیں۔ جن کو پانی ہی ہی کر کوستے ہیں۔ جو ان کے خیال میں ناہنجار تھے جو ان کے خیال میں ملک کے غدار تھے۔ یقیناً ان غداروں کے پاس ملک قادر بخش صاحب حاضر ہوا کرتے تھے۔ ان غداروں کے پاس ملک قادر بخش صاحب پارلیمنٹری سیکرٹری تھے۔

وزیر زراعت—آپ بھی ہیں۔

خواجہ محمد صفدر— میں اب بھی غدار ہوں آپ کے نزدیک میں ان کو غدار نہیں مانتا۔

وزیر زراعت— Sir, I was saying غدار نہیں ہیں—

خواجہ محمد صفدر—اگر آپ نے آج یہ فیصلہ کر لیا ہے—

وزیر زراعت—فیصلہ ہمیشہ سے کیا ہوا ہے آپ غدار نہیں ہیں۔

خواجہ محمد صفدر—بات مجھ تک ہی رہ گئی - میں تو ان بزرگوں کا ذکر کر رہا ہوں جن کے حضور میں آپ سائل کی حیثیت سے پیش ہوا کرتے تھے -

وزیر زراعت—ان میں سے کچھ تھے -

خواجہ محمد صفدر—میں میاں ممتاز محمد دولتانہ کا ذکر کرتا ہوں -

وزیر زراعت—میں اب بھی غدار ہوں میں ان کو ملک کا دشمن نہیں کہتا -

مسٹر سپیکر—آپ تقریر جاری رکھیں -

خواجہ محمد صفدر—تو میں جناب یہ عرض کر رہا تھا کہ ہمیں لوگوں نے جن لوگوں سے ۱۹۵۸ء میں یہ کہہ کر اقتدار چھینا کہ انہوں نے ملک کو تباہی کے گڑھے پر لا کھڑا کیا ہے انہوں نے جتنی اراضی آبپاشی کرائی ہوئی تھی اس سے ۶ لاکھ کم بلکہ ۷ لاکھ ایکڑ کم ۱۹۶۲ء کے آخیر تک کرائی - میرے پاس ۱۹۶۳-۶۴ء کے اعداد وشمار نہیں ہیں -

مسٹر سپیکر—یہ ویسٹ پاکستان کے اعداد و شمار ہیں یا پنجاب کے ہیں -

خواجہ محمد صفدر—تمام ویسٹ پاکستان کے ہیں - یہ جناب کتاب سارے ویسٹ پاکستان کے متعلق ہے اس میں سارے ویسٹ پاکستان کے اعداد و شمار دیئے ہوئے ہیں - اور ان بچاروں نے اپنے دور حکومت میں کیا کیا اس ضمن میں کچھ عرض کئے دیتا ہوں - ۱۹۵۰ء میں مغربی پاکستان میں دوکروڑ ۳۲ لاکھ اراضی آبپاشی تھی اور جب وہ چھوڑ کر گئے ہیں اس میں ۳۶ لاکھ ایکڑ اراضی کا اضافہ کر دیا گیا ہے - ۱۹۵۱ء سے لیکر ۱۹۵۸ تک ۳۶ لاکھ ایکڑ اراضی آبپاشی کرکے انہوں نے اضافہ کیا - یہ Preliminary thinking on 3rd five year plan یہ آپکی چھپی ہوئی ہے یہ اسکا صفحہ ۷ ہے -

وزیر زراعت—سیم اور تھور سے کتنا رقبہ نکالا ہے -

خواجہ محمد صفدر—جناب والا . میں وہ نکال عرض کر رہا ہوں ۔ میں ملک قادربخش کی خدمت میں یہ بات عرض کر رہا ہوں ۔ انہوں نے اگر نیا رقبہ زیر کاشت نہیں دیا تو انہوں نے کم از کم سیم اور تھور کو اتنا نہیں بڑھنے دیا ان کی کوشش سے اگر وہ آگے بڑھ آیا تو یہ آپکی کوشش ہونی چاہئے تھی کہ وہ آگے نہ بڑھتی ۔ یہ آپکی کاہلی ہے سستی ہے ۔ آپکی خواب خرگوش کی وجہ سے یہ حالت ہے ۔ اپنے عہد کے چھ سال میں زیادہ نہیں تو کم سے کم یہ پوزیشن تو رکھتے جو ۱۹۵۸ء میں تھی ۔ تو کم از کم ۷۰ لاکھ ایکڑ آبپاشی اراضی کا اضافہ ہوتا ۔ آپ نے چھ لاکھ ایکڑ آبپاش اراضی میں کمی کر دی ہے ۔

Minister of Agriculture : We inherited the malady from you.

خواجہ محمد صفدر— ملک صاحب میں بڑی خوشی سے سنوں گا ۔ اگر میں غلط ہوں تو میری اس arguments کا جواب دیں اور مجھے convience کرادیں تو اسی ایوان میں کھڑے ہو کر میں اعتراف کر لوں گا ۔ (مداخلت) تو جناب والا یہ صورت حال کیوں ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ موذی بیماری ان کے کنٹرول سے باہر ہو چکی ہے ۔ اس کو کنٹرول کرنے کے لئے میرے ان دوستوں اور بزرگوں نے جنہوں نے یہ ذمہ داری اپنے نحیف اور کمزور کندھوں پر اٹھائی ہوئی ہے پوری طرح ادا نہیں کر رہے ہیں ۔ شائد ابھی ملک قادر بخش صاحب پھر مجھے یہ چیلنج کریں گے لیکن میں ان کی خدمت میں پچھلے سال کے متعلق کچھ گذارشات کرونگا ۔ شاید وہ میری تقریر میں بولنا بند کر دیں اور کم از کم میری ان معروضات کا جواب دینے کیلئے کل تیار ہو کر آئیں—

جناب والا سال گذشتہ سیم اور تھور کے انسداد کے لئے مختلف قسم کی سکیمیں اس صوبہ کے طول و عرض میں نافذ کی گئیں ۔ کئی سکیمیں پچھلے سالوں سے آ رہی تھیں کئی پچھلے سال آئیں ۔ یہ بڑی اچھی بات ہے ۔ مجھے انتہائی خوشی ہے ۔ میں تو پہلے ہی یہ عرض کر چکا ہوں کہ یہ ایک نیک مقصد ہے ۔ اس صوبہ کی ساری معشیت کیلئے ضروری

اور لازم ہے - ہم نے اس صوبہ کو ریگستان اور جنگل میں منتقل نہیں کرنا ہے ہم تمام سورسز کو استعمال کرکے اس موذی بیماری کا علاج کریں اور اس موذی مرض سے نجات دلائیں -

جناب والا — اس کے علاوہ ایک اور کتاب ہے یہ بھی ان کی چھپی ہوئی ہے اور یہ ابھی ابھی چھپی ہے - اس میں ان کی ڈویلپمنٹ پروجیکٹ کے متعلق رپورٹ ہے - جتنی ڈویلپمنٹ پروگریسو ان کے صوبہ میں چل رہی ہے ان کے متعلق ان کا اپنا اندازہ ہے کہ کس حد تک کامیاب ہیں اور اس کس حد تک نہیں - ان سب کی تفصیل دی ہوئی ہے- میں دوسروں کے متعلق ذکر نہیں کرونگا - لیکن میں سماخراشی کرونگا میں جناب ملک قادر بخش صاحب کے ساتھ خصوصیت سے سماخراشی کرونگا اور میں ایسے کوڈ کرونگا شاید وہ میرا حوالہ دینے سے سمجھ نہ سکیں - اس لئے پوری طرح ان کے ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں - یہ ہے کارنامہ پبلیک اینڈ وائٹ جو آپکے سامنے پیش کر رہا ہوں-

جہاں تک صفحہ ۳۱ ہے اس میں Soil Reclamation کی سکیمیں شروع ہیں - یہاں Construrting new and re-modelling existing drains in Mardan district یہ مردان ڈسٹرکٹ کے متعلق سکیم ہے اور اسکے مطابق یہ ۱۵ جون ۱۹۶۱ء کو شروع ہوئی تھی اور آج تک یعنی اس سال تک اس پر صرف ایک لاکھ ۶۳ ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے ۶۱-۱۹۶۲-۶۲ ان تین سالوں میں صرف ایک لاکھ ۶۳ ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے نئی نالیاں بھی بنی تھیں - پرانی نالیاں بھی تھیں اور ری ماڈلنگ بھی کرتی تھیں - اور اسکے اپریشن سے ۱۳ ہزار ایکڑ اراضی جو کہ تھور اور سیم کی شکار ہو چکی ہے اس کو درست کرنا تھا - اور جناب general essessment کے کالم میں دیا ہوا ہے - "Progress of work is slow" یہ تو بڑا فنی سا لفظ انہوں نے استعمال کیا ہے - اگر میں لکھنے والا ہوتا تو کوئی زیادہ سخت لفظ استعمال کرتا پھر ان چار سالوں میں پونے دو لاکھ روپیہ خرچ ہوا - اور ۱۳ ہزار ایکڑ اراضی ہماری برباد ہو رہی ہے - کام کی یہ حالت ہے کہ یہ خود تسلیم کرتے

ہیں کہ اس سکیم کی پروگریس جو ہے وہ بہت slow ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود)—کل رقم کتنی چاہئے-

خواجہ محمد صفدر—یہ پانچ لاکھ ۶۰ ہزار روپیہ ہے یہ مکمل انفرمیشن آپ نے دیکھی نہیں ہوں گی-

دوسری سکیم ہے -

"Remodelling Jaranwala Drainage System.

Location	..	Lyallpur District.
Cost	..	Rs. 310.46 lakhs
Completion Schedule	..	15th February 1961 (date of commencement).
		1964-65 (Target year of completion) ".

یہ ضلع لائلپور میں ہے - اس کی رقم بھی بتا دیں ممکن ہے پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بعد میں مجھے پوچھیں اس پر تین کروڑ دس لاکھ روپے خرچ آئیگا - یہ ۱۵ فروری ۱۹۶۱ کو شروع ہوئی ہے اور اس نے ۱۹۶۵ء میں ختم ہونا ہے اس وقت تک اس پر ۳۷ لاکھ روپیہ خرچ ہو چکا ہے ذرا ملاحظہ فرمائیں کہاں تین کروڑ اور کہاں ۳۷ لاکھ - اور ایک سال باقی رہ گیا ہے - اتفاق سے ملک صاحب تشریف رکھتے ہیں اس پر بھی لکھا ہوا ہے - Progress very slow

تو وہ زمین کیسے درست ہو جہاں یہ صورت حال ہو - یہ تو میرے دوستوں کی توہین ہے جو ہر روز اس زرین عہد کے قصیدے پڑھتے ہیں -

سکیم نمبر ۳ جناب یہ ہے -

"Excavating Khushab Dhak and Bola Drains in area irrigated by Tail of Muhajir Branch of the Thal Canal.

تو اس کے متعلق یہ remarks ہیں

"Work is behind schedule. The Railway Administration should take up construction of bridges."

آگے جناب چوتھی سکیم ہے -

Construction of Bahrianwal Drainage System.

یہ شیخوپورہ کے ضلع میں ہے اس کی General Assessment کیا ہے۔

Progress of work is slow.

جناب میں وقت کی قلت کے پیش نظر ذرا جلدی جلدی پیش کرتا ہوں اس کے بعد آتی ہے۔

Remodelling of Hudiaradaa Phase II in R. D. 140,000 to 304,500

یہ لاہور شہر کے پاس ہی ہے۔

Location About 14 miles towards south of Lahore city

اس پر ایک سو پانچ لاکھ روپے خرچ ہونگے۔

Date of Commencement: 6th October 1962

Target year of completion 1963-64.

اس کی Progress کی حالت یہ ہے۔

"Progress of work is slow"

اور آج تک اس پر ۵۰ لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں اس کے مقابلے میں آپ ملاحظہ فرمائیں کہ اس پر کل کتنا روپیہ خرچ ہونا ہے یعنی کل روپیہ ایک کروڑ اور پانچ لاکھ ہے اس نے اس سال جون میں مکمل ہونا تھا اس پر بھی جو remarks لکھے گئے ہیں وہ ہیں Progress of work is slow حالانکہ اس سکیم کے سلسلے میں ہاتھ میں ایک ہنٹر بھی ہونا چاہئے تھا۔ تاکہ ساتھ ساتھ تواضع بھی کر دی جاتی۔

آگے جناب پانچویں سکیم ہے۔

"Constructing Stoketela Drainage System"

Cost— 5·39 lakhs

یہ لاہور کے مغرب میں ہے اس کے آخر میں General Assessment یہ ہے

"Progress is behind schedule"

اس کے بعد جناب چھٹی سکیم ہے

"Remodelling and extending Pandoke drainage System"

Location—Lahore District

Cost—59.00 lakhs

تو اس میں جناب یہ لکھتے ہیں -

"General Assessment Work is behind schedule"

اب اس کے آگے ہے

"Remodelling and extending Sukhrawa Drainage System (Lower Bari Doab)"

تو اس کے آخر میں یہ لکھا ہے -

'Bottlenecks; work on masonary structures is held up for want of cement.'

اب آگے آتا ہے-

"Construction of Menanwala Drain and its Jarti Branch Drain."

اس کے متعلق یہ ہے -

"Bottlenecks: Shortage of cement"

"General Assessment .. Progress of work is slow."

ابھی تک نہ کوئی Progress اس Schedule کے مطابق ہوئی ہے اور نہ ہی آئندہ ہو گی -

مسٹر افتخار احمد خان - جناب والا یہ رقم کہاں ہے -

خواجہ محمد صفدر - جناب - یہ دونوں بزرگ بیٹھے ہیں- اسے آپس میں بانٹ لینگے - آگے ہے "Remodelling Dhaya Drain."

اس کے متعلق جناب یہ آخر میں لکھتے ہیں - اور یہ بڑی interesting بات ہے - اس میں لکھا ہوا ہے کہ یہ روپیہ ۱۹۶۲-۶۳ء میں خرچ نہیں ہوا - ویسے کچھ کام ہوا ہے - تو General Assessment یہ ہے -

"It is not clear how no expenditure reported to be incurred when some work has already been done on the ground."

کام تو کچھ ہوا ہے - یہ سیانے لوگ ہیں - لیکن روپیہ صرف نہیں ہوا - اس نے ۱۹۶۴ء میں مکمل ہونا تھا- لیکن نہیں ہو سکا-

اس کے آگے ہے جناب - "Rewat Drain Scheme." اس کے متعلق لکھا ہے - "Work is nearly completed" ویسے اس کی Completion

سال ۱۹۶۳ء تھا - ہو سکتا ہے کہ ۱۹۶۴ء میں مکمل ہو جائے - یا ایک دو سال اور لگ جائیں تو کوئی بات نہیں - This pertains to District Dadu اوھو یہ تو حاجی جتوئی صاحب کے ضلع کا معاملہ ہے -

Mr. Speaker : How many more drains are there ?

خواجہ محمد صفدر — یہ جناب سات ہیں - اور اس کے بعد یہ ختم ہیں یہ تو میں ایک ایک کر کے پڑھ رہا ہوں -

آگے جناب کوٹڑی آگئی - تو یہ ہے Kotri Drain Scheme یہ ٹھٹہ اور حیدر آباد کے اضلاع میں ہے - اس پر پہلے ۱۴۴ لاکھ روپے اور Revised estimate کے مطابق ۱۸۶ لاکھ روپے صرف ہونا ہیں - اس کے آخر میں لکھا ہے - Progress of work is slow اس کا تقریباً نصف روپیہ خرچ ہو چکا ہے اور اس نے ۱۹۶۵ء میں مکمل ہونا ہے - شاید یہ جسطرح جھرلو کے ذریعے ووٹ حاصل کرتے ہیں اسی طرح ایک سال میں یہ روپیہ صرف کر کے اس سکیم کو مکمل کرینگے - (شور اور مداخلت) (ایک آواز خواجہ صاحب ایک مثال بتائیں) بہت اچھا - ایک تو مرکزی وزیر مسٹر عبدالواحید خان ہیں جو اس جھرلو کی پیداوار ہیں - لیکن اس موضوع کے متعلق میں بعد میں کچھ ارشاد فرماؤنگا - (قہقہہ)

آگے جناب آتا ہے -

"Drainage and Salinity Control Project, Khairpur."

اس کے متعلق لکھا ہے -

"Work on the main project is at the preliminary stage."

اس نے ۱۹۶۴ء میں مکمل ہونا ہے - لیکن آج اس کی حالت یہ ہے کہ Main project ابھی Preliminary stage پر ہے -

آگے ہے جناب -

"Ghulam Muhammad Barrage Drainage and Salinity Control Project No. I (Gaja)."

اس کے متعلق لکھا ہے -

"Work has not been started as the project has not yet been approved."

یہ ابھی تک شروع نہیں ہوا -

Target year of completion ۱۹۶۳-۶۴ء ہے - ویسے کارگزاری ابھی تک شروع ہی نہیں ہوئی -

آگے آتی ہے جناب -

"Chuharkana Reclamation Scheme"

یہ ضلع شیخوپورہ میں ہے - اور اس کے متعلق لکھا ہے -

Work is behind schedule

اب جناب یہ ایک باقی رہ گئی ہے - اور وہ یہ ہے -

"Jaranwala reclamation Scheme".

اسکے متعلق لکھتے ہیں -

"Progress of work is slow".

یہ اس حکومت کی Progress report ہے - اور یہ سرٹیفیکیٹ ہے جو اس نے اپنے ہاتھ سے دیا ہوا ہے - میں تو اس کے متعلق اپنی طرف سے کہتا ہی کچھ نہیں - یہ ہے ہمارے وزرا کا احساس ذمہ‌داری - اور اس کے ساتھ ہی ان کے پیشروؤں کا جو اس صوبے پر گزشتہ چھ سال سے حکمران ہیں - انہوں نے گزشتہ چھ سال میں یہ کارگزاری دکھائی ہے - اور پھر کہتے ہیں کہ ہم نے اسے ورثے میں پایا ہے - ان کو معلوم ہونا چاہئیے کہ جن لوگوں نے یہ ورثہ چھوڑا تھا وہ ۴۶ لاکھ ایکڑ اراضی کا اضافہ کر کے گئے تھے - اور اب آپ اور ان کے جانشین - اب تو آپ ان کے جانشین بننے کے لئے بھی تیار نہیں ہوتے - بہر حال اگر آپ ان کے جانشین ہیں - اگر آپ پر اس صوبے کی طرف سے وہی ذمہ داریاں ہیں اور وہی فرائض عائید ہیں - تو آپ کو غور کرنا چاہئیے کہ آپ اس صوبے کے ساتھ کیا کر رہے ہیں -

وزیر زراعت و خوراک—اس سے زیادہ احساس ہے -

خواجہ محمد صفدر—وہ احساس ذمہ داری جو آپ کے دلوں میں ہے اس کا اظہار ان پانچ چھ کتابوں میں ملتا ہے - اور اسے یہاں پیش کر دیا ہے اگر اس کے علاوہ کوئی اور چیز ہے تو میں اسے قبول کرنے کو تیار ہوں - ملک صاحب کی خدمت میں میں عرض کروں گا کہ اس کے ساتھ

جو بل کے اغراض و مقاصد لکھ دئے ہیں - زرعی پیداوار بڑھائی جائے اس کے متعلق حالت یہ ہے کہ اس وقت زرعی پیداوار فی ایکڑ گر گئی ہے - میں جانتا ہوں کہ اصل اعداد و شمار کیا ہیں - اگر چاہیں تو میں وہ بھی لانے کو تیار ہوں -

وزیر زراعت و خوراک—کل اسے compare کریں گے -

خواجہ محمد صفدر—بے شک compare کریں - مجھے تو اس بات کا رنج ہے - کہ اس ملک کو برباد کیا جا رہا ہے - اس لئے میں اس کی شدت سے مخالفت کرتا ہوں - کیونکہ نااہلوں کے ہاتھوں میں اختیارات دئے گئے ہیں - جو محض کھانے پینے سیر اور الیکشن میں دھاندلی کے لئے اپنا وقت صرف کرتے ہیں - اور انہیں اپنی ذمہ داری کا احساس تک نہیں ہوتا -

امیر حبیب اللہ خان سعدی (لائل پور-۷)— صاحب صدر- میں جناب کی وساطت سے اس ایوان میں مختصراً یہ عرض کروں گا کہ حزب اختلاف اس ایوان میں محض مخالفت کے لئے نہیں ہے بلکہ ہم عوامی اور قومی نقطہ نظر سے حکومت کو کارکردگی پر تنقید اور احتساب کو اس ایوان میں پیش کرتے ہیں - اور ہم بجا طور پر ایک تعمیر پسند اور نیک نیت حکومت سے یہ توقع کر سکتے ہیں کہ وہ ہماری گزارشات کو اسی روشنی میں دیکھنے کا حوصلہ پیدا کرے - تنقید کے اصل معنی یہ ہیں کہ کسی شے میں ظاہر اور سطح سے قطع نظر یہ معلوم کیا جائے کہ اس میں اصل اور نقد کیا ہے اور کتنا ہے -

اما الذبد فیذ هب جفا
واما ماینفع الناس فیمکث فی الارض

جو چیز عوام الناس کے لئے مفید اور نفع بخش ہوتی ہے وہی دنیا میں باقی رہتی ہے - جو جھاگ ہوتی ہے وہ ریت میں جذب ہو کر ضائع ہو جاتی ہے - نظر تنقید اس لئے ضروری ہوتی ہے کہ کسی تجویز میں جتنے الا مکان خامیاں کم سے کم رہ جائیں - زیادہ نہ رہیں - اور یہ بھی ایک

حقیقت ہے کہ محض حادثاتی طور پر کرسی مل جانے سے کوئی فرد واحد عقل کل ہونے کا دعوے نہیں کر سکتا ۔ اور دوسروں کے مشوروں سے بے نیاز نہیں ہو سکتا ۔
صاحب صدر ۔ ہنگامی قوانین نافذ کرنے کے اختیارات خصوصی کا اندھا دھند استعمال اپنے اندر قانون سازی کے نقطہ نظر سے جو خامیاں اور نقصانات رکھتا ہے ان کو یہاں بار بار دھرانا حکومت کے شوق آمریت کی کوئی اصلاح اور اس کے رویہ میں کوئی خود اعتمادی پیدا نہیں کر سکا ۔

اگرچہ ہر سو داد خواہے بود اور تنہا گذشت ۔ اس لئے میں اس آرڈیننس کے اس پہلو کو دوسرے دوستوں کے لئے چھوڑتا ہوں اور محض قانون اصلاح اراضی کے تحت کی جانے والی کارکردگی کی عوامی افادیت پر ہی مختصراً گزارشات پیش کروں گا ۔

صاحب صدر — سیم اور تھور کوئی نیا اور چھوٹا مسئلہ نہیں ہے ۔ اور اصلاح اراضی کی ضرورت اتنی ہی پرانی اور اہم ہے جتنی اکثر نشہ زدہ اصحاب کی اصلاح دماغی کی ۔ یعنی Brain Reclamation کی اسی قدر ضرورت ہے جس قدر Soil Reclamation کی ضرورت ہے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جب واپڈا جو کہ اتنا بڑا ادارہ ہے اور سفید ہاتھی کی طرح ہے ۔ اتنے بڑے کام پر لگا ہے پھر ہنگامی قانون کے ذریعہ سے یہ نیا تکلف کس لئے ہے اور ایک بورڈ بنانے کی ضرورت کیا ہے سیم اور تھور کوئی نیا مسئلہ تو ہے نہیں ۔ کہ جس پر کوئی موجودہ حکمران یا بڑے افسر یہ دعوے کر سکیں کہ وہ ''دور کی کوڑی لائے ہیں'' اور وہ ملک میں کوئی نیا منصوبہ چلانا چاہتے ہیں ۔ جیسا کہ اب زمین خراب ہو رہی ہے ۔ اسی طرح پہلے تھی اس کی ضرورت کو سب سے پہلے برطانوی دور میں محسوس کیا گیا ۔ اس پر مختلف تجربات ہوئے اور ایک لمبے عرصہ تک اس پر غور و فکر کرنے کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ اصلاح اراضی کس طرح کی جائے ۔ وہ طریقہ بعینہ وہی تھا جو آج بڑے طمطراق سے ملک کے سامنے پیش کیا

جا رہا ہے۔ اب صرف یہ کیا گیا ہے کہ اس پرانے منصوبہ کو نئے تکلفات اور نئی پبلسٹی کے نئے طریقوں کے ساتھ ڈالروں کی امریکی مہر لگائی گئی ہے۔ اور کافی وقت اور روپیہ صرف کرنے کے بعد پیش کر دیا ہے۔ قطع نظر اس سے کہ سیم اور تھور کے دفعین کے لئے کوئی عملی تجاویز اور تدابیر وہی ہیں جو آزاد پاکستان سے پہلے یہاں کے غیر ملکی حکمران نے نہ صرف تحریری طور پر اختیار کرنے کے منصوبے بنائے تھے۔ بلکہ ان پر عمل شروع ہو چکا تھا اور نہروں کے ساتھ ٹیوب ویل کا کام شروع ہو چکا تھا اور پھر انہیں تجاویز کو قطعاً ناجائز مصارف کے ساتھ اور نئے الفاظ اور اشتہار بازی کے نئے اسلوبوں کے ذریعے طبعزاد بنا کر پیش کر دیا ہے۔ اس شاعرانہ سرقہ کے باوجود ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ''واپڈا''۔

زبان پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا

کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کے لئے

بعض بڑے لوگ اس کو امریکی ایسٹ انڈیا کمپنی کہتے ہیں۔ اس ادارے نے مسئلہ اصلاح اراضی کی اہمیت اور نوعیت کو بڑے جامع اور خوبصورت الفاظ میں یکجا لکھ دیا ہے اور لٹریچر پیش کیا ہے۔ میں تمام اعداد و شمار پیش کرنے میں کسی کتاب کا حوالہ نہیں دوں گا جو واپڈا کی طرف سے شائع کئے گئے ہیں کیونکہ تفصیل کے ساتھ بہت سے حوالے دئے جا چکے ہیں۔

جہاں تک اصلاح اراضی کا تعلق ہے واپڈا کا شاہ منصوبہ ماسٹر پلین کاغذ پر بڑا جامع اور دلکش اور بارعب ہے اور کارکردگی میں وہ اس منصوبہ میں سے تجویز نمبر ۱ یعنی رچنا دوآب میں ٹیوب ویل کی تنصیب کو بطور اپنے شاہکار کے پیش کرتے ہیں۔ یہاں تقریباً ۱۷۰۰ ٹیوب ویل نصب کئے جا چکے ہیں ان کی تفصیل خواجہ صاحب بیان کر چکے ہیں۔ اوسطاً ستر ہزار اور اسی ہزار روپیہ فی ٹیوب

ویل خرچ ہوا ہے اور اب منصوبہ مکمل کیا جا رہا ہے۔ صاحب صدر۔ میں آپ کی وساطت سے محترم وزیر صاحب سے کیا یہ پوچھ سکتا ہوں کہ آیا یہ ملک اس قدر گراں مصارف کا متحمل ہو سکتا ہے۔ اور کیا اس سے خدشات پیدا نہیں ہوتے کہ امریکی ہم پر بحثیت آقاؤں کے مسلط ہو جائیں گے جس طرح انگریز یہاں تجارت کرنے آئے تھے مثلاً منگلا ڈیم کے متعلق کراچی کے out look میں کچھ اعداد و شمار شائع ہوئے ہیں۔ ایک امریکی مشیر کی تنخواہ ۴۵ ہزار روپے ماہانہ اور باقی رعایات اس کے علاوہ ہیں۔ اور ایک بٹلر یا بیرا امریکن ۴۵ سو روپیہ ماہانہ تنخواہ لیتا ہے یہ درست ہے کہ ہمیں سیم و تھور کے سلسلے میں صلاح کی ضرورت ہے لیکن اخراجات میں کوئی معقولیت ہونا چاہیے جو اس ملک کی آمدنی کے مطابق اور متناسب ہوں۔ اسی طرح جو امریکہ سے سامان حاصل کیا جاتا ہے اس میں مجھے شک ہے اور میرے شبہات کے وجوہات موجود ہیں کہ امریکی حضرات سے جو مشورے لئے گئے وہ کس شخص نے نیک نیتی سے نہیں دیئے اس کے پس زدہ کوئی ہاتھ تھا جو اس ملک کو امریکہ کی غلامی اور امریکہ کا دستنگر اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پابند شرائط کرنا چاہتا ہے ورنہ ہم اپنے وسائل کے اندر رہکر خود اس کام کو کر سکتے تھے مجھے پہلے محترم میاں لطیف صاحب نے ایک علاقہ کا حوالہ دیا ہے کہ یہ ٹیوب ویل جو اتنی بڑی قیمتیں دے دے کر اور اس قدر اخراجات برداشت کر کے لئے جا رہے ہیں ان کا کیا حشر ہے۔ صرف ایک علاقہ میں ۲۰ ٹیوب ویل بے کار پڑے ہیں اور ہوا یہ ہے کہ وہاں زمینیں ان ٹیوب ویلوں کا پانی ملنے کی وجہ سے پہلے سے زیادہ خراب ہو چکی ہیں وہاں فصلوں کی آمدنی کم ہو گئی ہے۔ جتنے منصوبے جو پہلے کاغذ پر پیش کئے گئے تھے ان کو نہروں کا پانی دیا گیا ہے اور باقی اور جو تھے ان کو نہروں کا پانی نہیں دیا گیا اور ٹیوب ویلوں کا پانی دیا گیا۔ ٹیوب ویلوں کا پانی اس قدر کھارا ہے کہ زمینیں پہلے سے زیادہ خراب ہو گئی ہیں۔ یہ علاقہ شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ میں ہیں

یہ محض ادنی سی مثال ہے ہمیں خوبصورت پمفلٹوں اور رسالوں کی ضرورت نہیں ہے ہمیں سادہ کاغذ پر سکیمیں ملیں اور ان پر اچھی طرح کا کام ہو تو ہم سمجھیں گے کہ آپ فرض شناس ہیں - پھر میں نے جیسا عرض کیا تھا کہ واپڈا کے ایسے عظیم ادارے کے ہوتے ہوئے اصلاح آراضی کے لئے ایک بورڈ کی کیا ضرورت ہے - اس Duplication سے کیا فائدہ ہے جب یہ بھی وہ ہی کام کرے گا اور وہ بھی یہی کام کریگا یہ ایک آسان سی بات ہے جو سمجھ میں آ سکتی ہے اور محکمہ مال زراعت اور ایریگیشن کے سیکرٹری ان کی مدد کے لئے ویسے ہی مقرر کئے جا سکتے ہیں - لیکن افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ حکومت کا رجحان صرف یہ ہے کہ وہ محکمہ بڑھاتی چلی جائے تاکہ اس کے حاشیہ نشیں نوازے جا سکیں اور اس کے علاوہ اس کا کچھ مطلب نہیں ہے جس کا نتیجہ یہ کہ ملک کی معشیت آج قطعاً تباہ ہو کر رہ گئی ہے - یہ صحیح ہے کہ جس قدر دفتری کارروائیاں زیادہ ہوں گی اسی قدر کام میں تاخیر اور تعطل پیدا ہو سکتا ہے - اس لئے یہ دعوی کہ وقت بچانے کے لئے اس بورڈ کی تشکیل عمل میں لائی جا رہی ہے یا اس میں تبدیلیاں کی جا رہی ہیں عمل کی کسوٹی پر قطعی سچ ثابت نہیں ہوتا -

(٦) آرڈیننس میں جو دفعات دی گئی ہیں ان میں سے دفعہ میں یہاں جو کہا گیا ہے وہ یہ ہے -

"and if any question arises:—

(1) whether any matter comes within the purview of the terms 'soil reclamation' and 'reclamation' or not, or

(2) as to the extent of reclamation operations carried out, or required to be carried out in any area,

the question shall be referred to the Board, whose decision shall be final and shall not be called in question by or before any Court."

یہ آمرانہ اختیار ایک ایسے بورڈ کو دینا جس کی افادیت خود محل نظر ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کی وجوہات جو ہم دیکھتے ہیں وہ صرف یہ ہیں کہ حکومت جہاں چاہے جس کی اراضی لے لے اور اس کی کوئی شنوائی نہ ہو کچھ عرصہ اس پر Reclamation کے اخراجات عائد کرتے رہے اور

زمین پہلے سے بد تر واپس کر دے۔ کاغذی کارروائیاں بالکل وہی ہیں جیسی کہ ہوتی ہیں - پھر اس کے بعد نمایاں حیثیت کے قانون ساز دوستوں نے جو کیا ہے وہ یہ ہے کہ اصل قانون جس میں یہ ترمیمی آرڈیننس ترمیم کر رہا ہے وہ ۷۹ دفعات پر مشتمل ہے اور جس میں اس آرڈیننس کے ذریعے ترمیم کی جا رہی ہے۔ ترمیمی آرڈیننس میں دفعہ ۱۹ - جو دی گئی ہے اس کی کہیں کوئی گنجائش نہیں رہتی اس کے لئے کوئی جگہ مقرر نہیں ہے کہ وہ کہاں آئیگی دفعہ ۱۸ - تک تو یہ ہے

"In Section 79 of the said Act after sub-section (2) the following new sub-section will be added."

اس کے بعد جو دفعہ ۱۹ - ہے وہ ایک بالکل نئی دفعہ ہے اور اس کو اس ہنگامی قانون میں بالکل یہاں تھوپ دیا گیا ہے جیسا کہ کسی ایک قانون کی دفعہ کو رکھ دیا گیا ہو -

مسٹر سپیکر — سعدی صاحب اس کا مطلب یہ ہے کہ دفعہ ۱۹ - دو دفعات ہو جائیں گی -

امیر حبیب اللہ خاں سعدی — نہیں جناب - اصل قانون کی دفعات ۷۹ - ہیں - سیکشن ۱۸ - تک تو ترمیم لا رہے ہیں - میں دفعہ ۱۹ سے پڑھتا ہوں -

"Notwithstanding anything contained in the said Act, everything done, required permitted or forbidden, obligation or liability incurred"..... so and so ....." issued by the Soil Reclamation Board under the provisions the said Act, before the commencement of this Ordinance, shall be deemed to have been validly done....."

مسٹر سپیکر — ان کا اعتراض یہ تھا کہ دفعہ ۹ - کس جگہ کہہ رہے ہیں -

وزیر مال — اس کے بعد -

مسٹر سپیکر — ۷۹ - کے بعد -

امیر حبیب اللہ خاں سعدی — ۷۹ - کے بعد نہیں آ سکتا جب تک کہ یہ نہ لکھا جائے کہ after a new clause should be added ان نامیوں اور خشات کے باعث اس ہنگامی قانون کی میں مخالفت کرتا ہوں اور ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ یا وہ اسے مسترد کر دے اور یا حکومت اس کو واپس لے لے -

مولانا غلام غوث (ہزارہ) — جناب سپیکر - یہ توقع رکھنا کہ یہ قانون واپس ہو جائے یا مسترد ہو جائے ناممکن ہے اس کی تو کوئی توقع نہیں ہے لیکن

شود نشود من گفتگو می کنم

کے مصداق ہمارے لئے فرائض کا ادا کرنا ممکن ہے وہ ہم کئے دیتے ہیں -

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

ایک اور بات عرض کرتا ہوں کہ یہ جو سیم و تھور کا علاج کیا جا رہا ہے -

سیم اور تھور دو بیماریاں ہیں - اور مجھے یہ خطرہ ہے - کہ دو اور بیماریاں ہمیں نہ چمٹ جائیں -ایک اندرونی سیم اور ایک بیرونی تھور - ان کی فکر کیجئے - کہیں یہ دو بیماریاں نہ لگ جائیں عرض یہ ہے کہ سارے قوانین صحیح ہو سکتے ہیں ہر آرڈیننس صحیح ہو سکتا ہے بشرطیکہ وہ دیانتدار ہاتھوں کے ذریعے استعمال کئے جائیں - ورنہ صحیح سے صحیح قانون بھی غلط ہو جاتے ہیں - جب وہ بددیانت ہاتھوں میں چلے جاتے ہیں - سوال یہ ہے کہ جب اس ایکٹ میں یہ دفعہ موجود ہو - اور یہ تشریح موجود ہو کہ بورڈ کو اختیار ہو گا - کہ وہ جس کو چاہیں - اصلاح اراضی اور درستگی اراضی کے لئے حاصل کر لیں - اور اس کے لئے کوئی اپیل وغیرہ نہ ہو سکے گی - تو ہو سکتا ہے - کہ وہ زمین قابل اصلاح نہ ہو - یا وہ آدھی بیمار ہو - یا تھوڑی سی بیمار ہو یا بالکل بیمار ہی نہ ہو- اور اس کو حاصل کر لیا جائے - کیونکہ یہ کوئی بعید از قیاس بات نہیں ہے - اور اس قسم کے واقعات ہمارے سامنے ہوا ہی کرتے ہیں - اس لئے اس میں ایک مصیبت تو یہ کہ اس میں ذاتیات کو دخل ہو گا - اور دوسری بات یہ ہے کہ مشیروں اور دیگر تقررات کے بارے میں جو شق ہے - کہ بورڈ کو مکمل اختیار ہو گا - اور وہ غیر ملکی لوگوں کی بھی تقرری کر سکتے ہیں - تو جب یہ حالت ہو - تو نئے اور بدلے ہوئے حالات کو دیکھتے ہوئے اور سارے ملک کی

اخلاقی حالت کو پیش نظر رکھتے ہمیں یہ خطرہ محسوس ہوتا ہے ۔ کہ مبادا ان تقررات میں کوئی ایسے لوگ بھی آ جائیں ۔ کہ جو خفیہ طریقے سے ہمارے ملک میں غیر مفید انقلاب لانے کی سازش کریں ۔ مطلب یہ ہے ۔ کہ یہاں ایسے cases پکڑے جاتے ہیں ۔ تو بدلے ہوئے حالات میں تو اس کے امکانات اور بھی زیادہ ہو جاتے ہیں ۔ اس لئے میں ان دو خطرات کی نشان دہی کرنے کے لئے کھڑا ہوا تھا ۔ کہ ایک تو اندرونی سیم کا خیال رکھیں ۔ اور دوسرے اس بیرونی تھور کو بھی ملحوظ رکھیں جو ان غیر ملکی گوروں سے ہو سکتا ہے ۔

مسٹر حمزہ (لائلپور) ۔ جناب سپیکر ۔ مجھ سے پہلے بہت سے مقررین اس آرڈیننس کے متعلق بحث میں حصہ لے چکے ہیں اور انکا روئے سخن زیادہ تر وزرائے کرام اور پارلیمنٹری سیکرٹری صاحبان کی طرف ہی رہا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے کچھ زیادتی کی ہے ۔ زیادتی اسلئے کہ ہمارے سنٹرل سروسز کے گزٹیڈ اہل کاران اور کل ہی صوبائی حکومت کے گزیٹڈ افسران کی تنخواہوں میں کافی اضافہ کر دیا گیا ہے ۔ اور انتہائی افسوس کا مقام ہے ۔ حالانکہ وزرا اور پارلیمنٹری سیکرٹری صاحبان کی تنخواہوں میں اضافہ نہیں کیا گیا ہے ۔ اور تنخواہوں کے اضافے کو بہتر کارگردگی کے لئے انتہائی ضروری سمجھا گیا ہے ۔ آخر جب انکی تنخواہوں میں اضافہ نہیں کیا گیا ۔ تو ان سے اچھی کارگردگی کی توقع کس طرح کی جا سکتی ہے ۔ بعض لوگ تو یہ کہیں گے ۔ کہ وہ تو اسی تنخواہ پر کام کرنے کے لئے تیار ہیں وہ تو بغیر تنخواہ کے بھی کام کرنے کیلئے تیار ہونگے لیکن اسکے باوجود آخر وہ بھی انسان ہیں ۔ اور انکی بھی اپنی اپنی ضروریات ہیں انکی تنخواہ میں تھوڑا بہت اضافہ کر دینا چاہئے تھا ۔ اور اب جبکہ میرے محترم جناب سعدی صاحب نے فرمایا ہے ۔ کہ جو غیر ملکی مشیر یہاں کام کرتے ہیں ۔ انکے بٹلر کی کم از کم تنخواہ ۶۰۰ روپے ماہوار ہوتی ہے ۔ ان حالات کے پیش نظر میں سمجھتا ہوں ۔ کہ یہ ہماری انتہائی توہین ہے ۔ کہ ہمارے وزرائے کرام کی تنخواہیں ان سے بھی کم ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ اب میں اس حکومت کی کارکردگی کی طرف آتا ہوں ۔ میرا ایک سوال اس ایوان میں ستائیس فروری کو پیش ہوا تھا ۔

سوال انگریزی میں تھا ۔ میں آپکو پڑھکر سناتا ہوں ۔ میں نے یہ دریافت کیا تھا کہ۔

"(a) Acreage of land affected by salinity and water-logging out of the commanded and un-commanded area in Thal Project Colony;

(b) The rate at which the land was affected by water-logging and salinity during the last five years;

(c) The steps so far taken to fight the menace and future policy of the Government in this regard."

جناب سپیکر ۔ محکمہ متعلقہ کی طرف سے یہ جواب دیا گیا تھا ۔ کہ ,,جواب موصول نہیں ہوا،، اور آجتک اس ایوان کو مطلع نہیں کیا گیا کہ تھل پراجیکٹ کالونی میں سیم اور تھور کی وبا' نے زمینوں کو کسی حد تک نقصان پہنچایا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ آپکو علم ہے ۔ کہ کسی بھی منصوبہ بندی کے لئے اعداد و شمار انتہائی ضروری ہوتے ہیں ۔ بغیر کسی اعداد و شمار کے آپ کس طرح اندازہ لگا سکتے ہیں ۔ کہ صحیح صورت حال کیا ہے ۔ جس محکمے کی حالت یہ ہو ۔ کہ انکو ایک انتہائی اہم پراجیکٹ میں ایک خطرناک وبا' کی وجہ سے جو صورت حال پیدا ہو گئی ہو ۔ اسکا ہی علم نہ ہو ۔ وہ اسکا مقابلہ کس طرح کر سکتے ہیں ۔ اور سب سے بڑھکر افسوس یہ ہے کہ یہ اس علاقہ کی حالت ہے جس سے ملک قادر بخش تعلق رکھتے ہیں جب ہماری حکومت کے پاس Investigation of soil and ground water کا محکمہ موجود ہے یہ اطلاع اس ایوان کو کیونکر بہم پہنچائی گئی ۔ کہ ابھی اعداد و شمار ہی موجود نہیں ہیں اس قوم پر۔اس غریب قوم پر لاکھوں روپے کے خرچ کا بوجھ ڈال دیا گیا ۔ لیکن اسکے باوجود انہوں نے اس انتہائی خطرناک مسئلہ کا مقابلہ تو کیا کرنا تھا ۔ وہ اسکی صحیح صورت حال بھی ہمیں بتانے میں ناکام رہے ہیں ۔ جس طریقہ سے اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے جناب خواجہ صفدر صاحب اور میاں عبدالطیف صاحب نے اعداد و شمار سے ثابت کیا ہے کہ کس طرح موجودہ حکومت نے قومی مفادات کو نقصان پہنچایا ہے ۔حقیقت یہ ہے کہ حکومت کی غلط پالیسیوں سے ہمارا ملک امریکہ کا اقتصادی طور پر غلام ہو کر رہ گیا ہے ۔ اور ان منصوبوں پر کام کرتے ہوئے اسقدر فضول خرچی سے کام لیا گیا ہے ۔ کہ جہاں عام حالات میں ایک روپیہ خرچ کیا جاتا وہاں پر ہماری حکومت نے دس روپے خرچ کئے ہیں ۔ آپ کے علاقے میں بہت سے پرائیویٹ افراد نے ٹیوب ویل نصب کئے ہونگے ۔ کیا وجہ ہے کہ وہ

ٹیوب ویل جو واپڈا کی طرف سے لگائے گئے ہیں - ان پر فی ٹیوب ویل اوسط خرچ تقریبا ۸۰ ہزار روپے آیا ہے - انکے ذہن اور عملی کیفیت تو اس کہاوت کے مطابق ہے ,,ہلوائی کی دوکان اور نانا جی کا فاتحہ،، اور اسکے علاوہ جب کسی سکیم پر عملدرآمد کیا جاتا ہے تو اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے - کہ تمام مشینری اور وہ تمام چیزیں جو اندرون ملک سے ہی بہم پہنچائی جا سکیں - وہ تمام مشینری جو ملک کے اندر بنائی جا سکے جو اس ملک کے اندورنی وسائل سے بآسانی بہم پہنچائی جا سکتی تھیں - تا کہ ملک کی صنعت کو بھی اس سے فائدہ پہنچتا ہے - اور اس کے ساتھ ساتھ لازماً جو مشینری باہر سے - امریکہ سے منگائی جاتی رہی ہے اس سے لازماً اور مقابلتاً سستی بھی ثابت ہوتی لیکن ملکی صنعت کوقطعا نظر انداز کیا گا بلکہ اس کو نقصان پہنچایا گیا - بیرونی مشینری پر سہارا کیا گیا جناب سپیکر - باہر سے جو مشینری منگوائی گئی ایک طرف تو اسکی قیمت انتہائی زیادہ تھی - دوسری طرف باہر سے جتنے Consultants آئے انکے اخراجات اور تنخواہیں اس قدر زیادہ تھی کہ اگر اس ملک کی عنان حکومت کسی اچھی گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہوتی تو وہ اس قسم کے معاہدات کبھی نہ کرتے اور اس قسم کے معاہدات پر کبھی پابند نہ ہوتی جس قسم کے معاہدات ہماری موجودہ حکومت نے غیر ممالک سے کئے - اور جن سے ہمارے ملکی مفادات کو سراسر نقصان پہنچا ہے - جناب سپیکر - جہاں تک اس بورڈ کا تعلق ہے ہمارے اکثر محکمہ جات Duplication کا شکار ہوتے ہیں اور جب کبھی کوئی ترمیم کی جاتی ہے تو اس چیز کا اہتمام کیا جاتا ہے کہ کسی فوجی جرنیل یا سی ایس پی افسر کو کھپایا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ تکنیکی ماہرین جنہیں زیادہ اہمیت حاصل ہونی چاہیئے تھی اور جن کو زیادہ قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھنا ضروری تھا بجائے اس کے انکو اہم عہدوں پر فائز کیا جاتا یہ تمام عہدے سی ایس پی افسران یا جرنیلوں کو دئیے جاتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ حالانکہ پے اینڈ سروسز کمشن رپورٹ شائع نہیں کی گئی اس میں جہاں تک عام معلومات ہم تک پہنچے ہیں خاص طور پر اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ تکنیکی ماہرین کو زیادہ اہمیت دی جائے اس بورڈ کے چیئرمین اس سے قبل چیف انجینیر ہوا کرتے تھے اور اب ایک سی ایس پی افسر کو جو کہ تمام معاملات کو اچھی طرح سمجھ بھی نہیں سکتا اسکو چیئرمین بنایا گیا ہے - اور اس کے ساتھ ساتھ چیئرمین کے

اختیارات ملاحظہ ہوں چیئرمین کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ سیکشن ۱۰ سب سیکشن ۲ میں ہے کہ . . . . . .

Chairman may, in cases of emergency, appoint such officers advisers or servants on such terms and Conditions as he thinks fit."

اس بورڈ کے ماتحت افسران کی تمام کی تمام تعنیاتیاں یہ بورڈ خود کریگا ۔ میں حیران ہوں کہ یہ نیم خود مختار ادارے اکثر اوقات نکمے اور بوڑھے افسران کی آماجگاہ بن گئے ہیں اور انکو دوسروں محکموں کے مقابلہ میں زیادہ تنخواہ دیجاتی ہے اور آخر یہ تعیناتیاں پبلک سروس کمشن کے ذریعے کیوں نہیں کی جاتیں ۔ آخر اس کی ضرورت کیوں نہیں ۔ جب ایک ادارہ اس مقصد کے لئے موجود ہے اور خاص طور پر وہ اس کام کیلئے مقرر کیا جاتا ہے تو اس کی خدمت سے استفادہ کیوں نہیں کیا جاتا جب بھی قانون میں اس قسم کی گنجائش رکھی جاتی ہے تو ہم ایک ہی نتیجہ اخذ کرنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ گورنمنٹ اپنے پیاروں کو نوازنے کی گنجائش رکھتی ہے اور جب بھی اس قسم کے لوگوں کو نوازا جاتا ہے چاہے وہ جنرل ہو یا کرنل مقصد ان کو نوازنے کا ہوتا ہے اور قومی مفادات کو نقصان پہنچانے کا اور اس کے ساتھ ساتھ آپ ایک چیز ضرور یاد رکھیئے کہ ان تمام پراجیکٹوں کی ناکامی کی وجہ بنیادی طور پر یہ ہے کہ انکو ایسے ہاتھوں میں دیا جاتا ہے جو اس کام کو صحیح معنوں میں نبھانے کے قابل نہیں ہوتے اسلئے جب بھی پروجیکٹس پر عمل درآمد کیا جاتا ہے تو اخراجات انتہائی زیادہ برداشت کرنے پڑتے ہیں میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس چیز کو آپ اس Context میں دیکھئے ۔ کہ ایک ملک اور خصوصاً پاکستان جیسا ملک جس کے عام شہری کو روز مرہ ایک روپیہ یومیہ بھی خرچ کرنے کے لئے میسر نہیں آتا اور جسکی آبادی کا پیٹ بھرنے کے لئے ہمیں روز مرہ غیر ممالک کے سامنے ہاتھ پھیلانا پڑتا ہے اور غیر ممالک نے ہمیں امداد کیطور پر غلہ یا دوسری چیزیں دیکر ہمارے ساتھ جس قسم کا سلوک کیا ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے دشمنوں کو ہمارے اوپر سوار کرانے کی کوشش کی گئی ہے ۔ ہماری ملک کی معیشت کو تباہ کیا گیا ہے ۔ ہماری ملک کی سالمیت کو انتہائی خطرے میں ڈال دیا گیا ہے ایک طرف غیر ممالک کی دشمنی اور دوسری طرف ملک کی غربت اور دوسروں کی محتاجی اور ایسے لوگوں کی جنہوں نے ہمیں ہر طریقہ سے تباہ کرنے کی کوشش کی ہے اور ملک کے اندر صورت حال یہ ہے کہ گلچرے اڑائے جارہے

ھیں چاھیئے تو یہ تھا کہ بحثیت قوم اکھٹے ھو کر اس انتہائی خطرناک دور میں ایک ایک کوڑی کو بچاتے او کم سے کم خرچ کرتے اور زیادہ سے زیادہ کام کرتے لیکن حالات یہ ھیں کہ یہاں تو اپنے دوستوں کو نوازنے کے لیے منصوبے بنائے جاتے ھیں ۔ جو قانون بھی اس ایوان میں پیش کیا جاتا ھے ۔ جو آرڈینس جاری کیا جاتا ھے ۔ جو ترمیم بھی پیش کی جاتی ھے اس کا Net Result ھمیشہ ھوتا ھے کہ چند ایک لوگوں کو نوازا جائے اور ان کے نوازنے کا Net result یہ ھوتا ھے کہ تمام پروجیکٹس ادھوری رہ جاتی ھیں اور وقت پر کوئی کام پورا نہیں ھوتا اور وہ کام دوگنا اور تین گنا خرچ کے ساتھ پورا کیا جاتا ھے ۔ جناب سپیکر ۔ عرض یہ ھے کہ ھمارے ترمیمی آرڈینس کے سیکشن ۵ میں یہ دیا گیا ھے کہ . . . . . .

"Government shall have the power to alter the Membership of the Board as and when considered necessary."

اس سے پہلے ۱۹۵۲ کے قانون میں جس میں یہ ترمیم کی گئی ھے بورڈ کو تبدیل کرنے کے لئے لازم قرار دیا گیا تھا کہ اس کے لئے معقول وجوھات بیان کی جائیں ۔ حقیقت یہ ھے کہ ھماری گورنمنٹ ایک طرف تو ملک کے ---(قطع کلامی)

Parliamentary Secretary (Ch. Imtiaz Ahmad Gill) : Sir, question may be put.

Mr. Speaker : After the speech of Mr. Hamza.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : I also want to speak.

Minister of Agriculture : Enough speeches have been made, Sir.

مسٹر حمزہ ابھی تو میں کچھ اور وقت لونگا

Minister of Agriculture: The time may be extended for five minutes

حمزہ صاحب آپ کی تقریر لمبی ھو گئی

مسٹر حمزہ - جی ھاں —

Mr. Speaker : It is 1 p.m. now. The House is adjourned to meet again tomorrow, the 5th June, 1964, at 8-30 a.m.

(The Assembly then adjourned till 8-30 a.m. on 5th June, 1964.)

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

SIXTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Friday, the 5th June 1964

The Assembly met at the Assembly Chamber Lahore at 8·30 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain, Siddiqi, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ
عَلَيْكُمْ قف وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۝
يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ج وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ۝
يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ
تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ قف وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ط
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝

پ ۵ - س ۴ - ع ۲ - آیات ۲۶ تا ۲۹

اللہ چاہتا ہے کہ (اپنی آیتیں) تم سے کھول کھول کر بیان کرے اور تم کو اگلے لوگوں کے طریقے بتائے اور تم پر مہربانی کرے اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ اور اللہ تو چاہتا ہے۔ کہ تم پر مہربانی کرے اور جو لوگ اپنی خواہشوں کے تابع ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھے راستے سے بھٹک کر دور جا پڑو۔ اللہ چاہتا ہے کہ تم پر سے بوجھ ہلکا کرے اور (یہ کہ) انسان طبعاً کمزور پیدا ہوا ہے۔ اے ایمان والو ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھانا۔ ہاں اگر آپس کی رضامندی سے تجارت کا لین دین ہو (تو کوئی حرج نہیں) اور اپنے آپ کو ہلاک بھی نہ کرو بلاشبہ اللہ تم پر بہت مہربان ہے۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

ESTABLISHMENT OF A PRIMARY SCHOOL AT CHASHA MUHAMMADZAI

*3814. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that Union Council Malikyar has passed a scheme for the establishment of Primary School at Chasha Muhammadzai ; if so, its estimated cost, and the action so far taken to implement the scheme ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din): Yes. The opening of a Primary School at Chasha Muhammadzai was recommended to the Education Department on 20th January 1963. The proposal is still being considered by that Department.

مسٹر عبدالرازق خان—پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ ۲۰ جنوری ۱۹۶۳ء کو یہ proposal محکمہ تعلیم کو recommend کی گئی لیکن پرائمری سکول ابھی تک نہیں کھولا گیا ۔ کیا آپ دوبارہ محکمہ تعلیم کو recommend کریں گے ۔ کہ یہ سکول جلد کھولا جائے ۔

وزیر بلدیات—ضرور recommend کیا جائے گا ۔

LINING OF CHAGORAI KAREZ

*3815. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that Union Council Malikyar has passed a scheme for the lining of Chagorai Karez ; if so, its estimated cost and the action so far taken to implement the scheme ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din): Yes The Scheme for the lining of Chagorai Karez in Malikyar Union Council was considered by the Tehsil Council, Pishin on 20th April 1963 and referred the Irrigation Department for preparation of estimates and technical feasibility report. The Irrigation Department is shortly excepted to forward the technical feasibility report and estimates of the Project by January, 1964. The question to implement the Project will be considerd on receipt of that report.

مسٹر عبدالرازق خان—میں پھر وزیر صاحب کی توجہ اس امر کی طرف دلاؤں گا کہ وہ محکمہ آبپاشی کو لکھیں کہ Feasibility Report جلدی تیار کر کے بھیج دے ۔ یہ سکیم ۲۰ اپریل ۱۹۶۳ء کو recommend کر کے بھیجی گئی تھی ۔ لیکن ابھی اس کے متعلق رپورٹ نہیں آئی ۔

وزیر بنیادی جمہوریت و بلدیات—ملک صاحب کو یاد دلایا ہے چونکہ Generally it concerns the Technical Deptt. اور اس کے لئے کچھ وقت بھی درکار ہو گا۔ کوشش کی جائے گی کہ feasibility رپورٹ جلد از جلد تیار ہو جائے تاکہ اس proposal کی تکمیل ہو جائے۔

خان اجون خان جدون—یہ سفارش ۲۰ اپریل ۱۹۶۳ء کو کی گئی تھی۔ جواب سے پتہ چلتا ہے کہ ابھی تک کچھ نہیں کیا گیا۔ اور

The Irrigation Department is expected to forward the Technical feasibility Report and estimate of the project by January, 64 It is not June 1964.

میرے خیال میں جواب تحریر کرتے وقت دوبارہ انکوائری نہیں کی گئی۔ کہ محکمہ آبپاشی سے رپورٹ آ گئی ہے یا نہیں۔

وزیر بنیادی جمہوریت و بلدیات—اگر رپورٹ آ جاتی تو ضرور پیش کر دی جاتی۔

KHANOZAI PRIMARY SCHOOL FOR GIRLS

***3816. Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Khanozai Primary School for Girls has more than 40 students on roll;

(*b*) whether it is a fact that the Union Council has recommended for the appointment of one more teacher and also the raising of the standard of the school to Middle School;

(*c*) if answer to (a) above be in the affirmative, the action taken in the matter and if no action has so far been taken reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) The Education Department has made a provision for the post of one more teacher in the schedule of new expenditure for the year 1963-64 for the said school from Ist July, 1963. Accordingly one more teacher will be posted that school shortly.

ماسٹر خان گل۔۔کہا گیا ہے کہ یکم جولائی ۱۹۶۳ء کو منظوری دی گئی تھی لیکن یہ نہ معلوم ہو سکا کہ یکم جولائی ۱۹۶۳ء کے بعد کیا ہوا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری۔۔اس کے متعلق میں عرض کرتا ہوں کہ ۱۹۶۳ء میں ہم نے منظوری دی تھی لیکن چونکہ وہاں کا لوکل Arrangement ہے انہیں ابھی تک کوئی نہیں ملا ہے ۔ ہم نے تو اجازت دے دی ہے ۔

مسٹر عبدالرازق خان۔۔سوال میں اس پرائمری سکول کو Middle School کرنے کے لئے پوچھا گیا تھا تو اس کے متعلق جواب میں کچھ نہیں کہا گیا ہے تو کیا اسے up grade کر دیا ہے یا نہیں ۔

وزیر بنیادی جمہوریت و بلدیات۔۔جناب اس پر ایجوکیشن منسٹر صاحب روشنی ڈال سکتے ہیں ۔ چوں کہ up grade کرنے کا سوال ایجوکیشن سے تعلق رکھتا ہے اگر وہ اس کو up grade کرنا چاہتے ہیں تو.....

مسٹر عبدالرازق خان۔۔up grade تو ہو گیا ۔

وزیر بنیادی جمہوریت و بلدیات۔۔اگر up grade ہو گیا تو بڑی خوشی کی بات ہے ۔

مسٹر محمد حنیف صدیقی۔۔جواب جو دئے گئے ہیں یہ پچھلے سیشن میں ان کو موصول ہوئے تھے یا ابھی موصول ہوئے ہیں ۔

Mr. Speaker : These answers are based on uptodate information, I suppose.

ماسٹر خان گل۔۔جناب سپیکر ۔ جواب بالکل صاف ہے کہ منظوری جولائی میں دی گئی تھی لیکن اس کے بعد سے دوبارہ وہ پڑھا بھی نہیں گیا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری۔میں جیسا عرض کر چکا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ نے منظوری ۱۹۶۳ء میں دے دی تھی کہ وہاں کا یہ لوکل معاملہ ہے وہ Arrangement کر لیں لیکن وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابھی تک کوئی نہیں ملا ہے ۔

مسٹر محمد حنیف صدیقی۔تو ادھر سے بھیج دیجئے ۔ سندھ میں تو سارے ویسٹ پاکستان سے بھیجتے ہیں وہاں کیوں نہیں بھیجتے ۔

LINING OF RAMRIK KAREZ

*3818. **Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that Union Council Malikyar in its meeting held on 2nd December 1960 have passed a scheme for the lining of Ramrik Karez if so estimated cost and the action so far taken for its implementation ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : Yes. The Project was approved by the Union Council Malikyar and Tehsil Council Pishin. The Irrigation Authorities were asked on 22nd January 1963 to scrutinise the project and prepare its estimates. Steps would be taken for the execution of the project after technical approval and estimates have been received from the Irrigation Department.

مسٹر عبدالرازق خان۔۔میں جناب منسٹر صاحب کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ یہ پھر وہی مسئلہ ہے اور بہت معمولی سی بات ہے کہ ۲۲ جنوری ۱۹۶۳ء کو محکمہ نہر کو estimate بنانے کے لئے کہا گیا اور Approval مانگا گیا لیکن وہ اب تک نہیں ملا تو کیا آپ محکمہ نہر سے دوبارہ کہیں گے اور میں تو سمجھتا ہوں کہ محکمہ نہر سے کہنا تو بیکار ہے کیا آپ personally ایریگیشن منسٹر صاحب سے مل کر اس سکیم کو جلد سے جلد تیار کروا دیں گے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت و بلدیات۔جہاں تک کسی پروجیکٹ کے سلسلے میں ٹیکنیکل Approval کا تعلق ہے اور ٹیکنیکل Approval کی جو ضرورت ہوتی ہے تو ہم اسے متعلقہ محکمہ کو ضرور بھیجتے ہیں اور کوشش بھی کرتے ہیں کہ جلد سے جلد سکیم تیار ہو جائے اور ٹیکنیکل Approval بھی حاصل ہو جائے اور جہاں تک اس سکیم کا تعلق ہے

میں کوشش کروں گا کہ ملک صاحب اس کے متعلق جلد قدم اٹھائیں ۔

خان اجون خان جدون۔۔جناب یہ کوئی بڑی سکیم نہیں ہے یہ ۲۲ جنوری ۱۹۶۳ء کو دی گئی تھی آج ڈیڑھ سال گذر گیا اور یہ بہت کافی وقت ہے ۔ کیا یہ درست نہیں ہے کہ اس کو صحیح طور پر follow up نہیں کیا گیا ۔

وزیر بنیادی جمہوریت و بلدیات۔۔یہ صحیح نہیں ہے کہ صحیح طور پر follow up نہیں کیا گیا ۔ اس کے علاوہ اور بہت سی چھوٹی چھوٹی سکیمیں ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ میں ہیں اور ان سکیموں پر کافی غور و خوض ہو رہا ہے اور غورو خوض کے بعد انہیں تیار کیا جائے گا یہ ٹیکنیکل معاملہ ہے ۔ کوئی ٹیکنیکل سکیم زبردستی شروع نہیں کی جا سکتی جب تک کہ اسے ٹیکنیکل ڈیپارٹمنٹ کو refer نہ کر لیا جائے جب ان کی رپورٹ آتی ہے تب ہم کام start کرتے ہیں ۔

LINING OF ZIKERIZAI KAREZ

***3819. Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that the Union Council Malikyar at its meeting has passed a scheme for the lining of Zikerizai Karez ; if so, the estimated cost, and the action so far taken for its implementation ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : Proposal for the lining of the Karez (its correct name is 'Karez Mahdan') was approved by the Tehsil Council, Pishin on the 23rd April, 1963. The Irrigation Authorities have been asked to survey the area and to furnish a feasibility report. As only preliminary investigations are at present in progress, it is not possible to give the estimated cost of the project or the period in which it would be completed.

مسٹر عبدالرازق خان۔۔جناب یہ مسئلہ پھر وہیں کا وہیں رہتا ہے۔کیا وزیر صاحب سے ہم یہ توقع کریں کہ وہ اپنے طور پر ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ سے یہ تحریک کریں گے کہ رورل Programmes کے سلسلے میں جو تجاویز یونین کونسلوں کی ہوں ان کو صحیح طریقہ سے چلانے کے لئے ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے Approval سے مستثنیٰ کر دیں تاکہ وہ ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے محتاج نہ رہیں ۔

وزیر بنیادی جمہوریت و بلدیات—جو جو سکیم جس جس ڈیپارٹمنٹ سے متعلق ہوتی ہے اس ڈیپارٹمنٹ کو وہ سکیم بھیجی جاتی ہے اگر پبلک ورکس کی ہوتی ہے تو اس کے متعلق ڈیپارٹمنٹ کو بھیجی جاتی ہے اور اگر ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی ہوتی ہے تو ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ میں بھیجی جاتی ہے - میں اپنے ساتھیوں سے کہوں گا کہ جو جو پروجیکٹ ہیں ان کو Priority دی جائے تاکہ ان پر عمل در آمد کیا جائے -

ماسٹر خان گل—اگر چھوٹے چھوٹے منصوبوں پر ایک سال سے زیادہ عرصہ گذر جائے تو اس طرح سے وہ رقم جو ایسے کاموں کے لئے مخصوص کی جاتی ہے خرچ نہ ہونے پر کیا ضائع نہیں ہو جاتی -

Minister of Irrigation (Malik Qadir Bakhsh) : Sir, my name has been brought in.

So with your permission I may say a few words.

Mr. Speaker : If the Minister likes.

Minister of Irrigation : When a certain scheme is passed on from one Department to another then the Irrigation Department has to prepare a scheme to investigate and survey and this takes a pretty long time There is a karez which they want to be constructed. Well there will be investigations and survey of the underground water and so many other technical things and that requires time. It is not only counting of bricks and cement bags.

مسٹر عبدالرازق خان—Lining پر کیا کرنا ہوتا ہے ؟

Minister of Irrigation - As far as Karez میں کا ذکر کر رہا ہوں - karezes are concerned definitely they will take some time.

خان اجون خان جلون—یہ بنیادی جمہوریتوں کی سکیمیں بہت چھوٹی چھوٹی سکیمیں ہوتی ہیں اس کے لئے اتنے Investigation اور وقت کی ضرورت نہیں ہوتی جناب ملک قادربخش صاحب نے جو Explain کیا ہے اس کی روشنی میں کیا میں جناب وزیر صاحب کی خدمت میں عرض کر سکتا ہوں کہ جو رقمیں یونین کونسلوں سے مخصوص ہوتی ہیں وہ کام نہ

ہونے پر Lapse ہو جاتی ہیں کیا یہ بہتر نہ ہو گا کہ بنیادی جمہوریت کے لوگوں کو Encourage کرنے کے لئے آپ اپنے محکمہ کو ہدایت جاری کر دیں کہ وہ ان کے کاموں کو priority دیں ۔

وزیر آبپاشی—Already Instructions ہیں کہ Delay نہ ہو ۔

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : We would like to hear from the Education Minister because a reference has been made to him also.

Mr. Speaker : Today is Mr. Pasha's day.

وزیر تعلیم—جناب والا ۔ ہمارے یہاں جو جو سکیمیں آتی ہیں ہم ان پر غور کرتے ہیں اور جو سکیمیں اب آئیں گی ان پر بھی غور کیا جائے گا ۔

NOMINATION OF MR. SATHAMBHO MAL AND CH. GHULAM MURTAZA TO THE TOWN COMMITTEE KANRI, DISTRICT THARPARKAR

*5804. Mir **Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a notification regarding nomination of Mr. Sathambho Mal and Ch. Ghulam Murtaza to the Town Committee, Kanri, District Tharparkar was issued by Government ;

(*b*) whether it is a fact that the Mukhtiarkar, Umerkot, District Tharparkar also informed the said persons of their nomination as member to the said Town Committee ;

(*c*) whether it is a fact that once a notification regarding nomination of a persons member of a Town Committee has been published in the official gazette that person cannot be removed from membership of the Committee unless he shows his unwillingness to serve on it ;

(*d*) whether it is a fact that the said Chaudhri Ghulam Murtaza was removed from membership of the said Town Committee and, one Mr. Shah Muhammad was nominated in his place ; if so, reasons thereof ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (*a*) A Notification nominating Mr. Sathambho Mal as an appointed member of Town Committees, Khunri was issued by the Deputy Commissioner, Tharparkar. Ch. Ghulam Murtaza was not appointed as a member of the Town Committee nor was any notification issued to that effect.

(*b*) No.

(*c*) Yes.

(*d*) The Mukhtiarkhar, Umerkot, recommended to the Deputy Commissioner, Tharparkar, the name of Ch. Ghulam Murtaza for appointment as a member of Town Committee, Kunri but subsequently he recommended Mr. Shah Muhammad. Final selection for appointment vested with the Deputy Commissioner who selected Mr. Shah Muhammad for appointment as a member of the Town Committee. It is, therefore, not correct that Ch. Ghulam Murtaza was removed from the membership of the afore-said Town Committee.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : It is true that the final authority is the Deputy Commissioner. But did he have any good reasons for rejecting the nomination of Ch. Ghulam Murtaza ? Was there any material against him on the record ?

وزیر بنیادی جمہوریت و بلدیات—اس کے متعلق ہمارے پاس کوئی انفارمیشن نہیں ہے اتنا ضرور ہے کہ مرتضیٰ صاحب کو Nominate نہیں کیا البتہ تحصیلدار نے اس کو Recommend کر دیا تھا یہ اس کا حق تھا ۔

SHIFTING OF THE OFFICE OF UNION COUNCIL HIRAR, TALUKA CHACHHRO DISTRICT THARPARKAR FROM HIRAR TO MUBARAK RIND

***5824. Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Union Council Hirar, Taluka, Chachhro, District Tharparkar at its meeting presided over by the Mukhtiarkar, Chachhro, unanimously passed a resolution demanding the shifting of its office from Hirar to Mubarak Rind ;

(*b*) whether it is a fact that the two elected members of the said Union Council, who are the residents of Mubarak Rind, have offered to provide accommodation for the office of the said Union Council in their village for the time being ;

(*c*) whether it is a fact that the Assistant Director, Basic Democracies, Tharparkar, in pursuance of the resolution passed by the said Union Council, has instructed the Chairman of the above-said Union Council to transfer the office of the said Union Council from Hirar to Mubarak Rind immediately;

(*d*) whether it is a fact that the said Chairman has not so far shifted the said office to village Mubarak Rind ; if so, the steps Government intend to take in this behalf ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) The fact is that the D.C. Tharparkar accorded his approval to the shifting of the Headquarter of Union Council from Sadharo to Mubarak Rind and issued corresponding instructions to the Mukhtiarkar Chachhro.

(*d*) The Mukhtiarkar Chachhro in his report dated 3rd March 1964 intimated that the said council in its meeting held on 10th February 1964 unanimously passed a resolution against the shifting of Council's Headquarter from Sadharo to Mubarak Rind. The Mukhtiarkar while forwarding the resolution recommended to the Deputy Commissioner that Headquarter of the Council may not be shifted from Sadharo for the following reasons :—

(*i*) The Population of Mubarak Rind is only 180 as against 402 of village Sadharo.

(*ii*) Sadharo is connected with better roads with Taluka Headquarter.

(*iii*) There is sweet water available to Sadharo which is not available at Mubarak Rind.

(*iv*) Pucca bricks are immediately available at Sadharo for the construction of the Union Ghar.

In view of the above recommendations of the Mukhtiarkar the shifting of Headquarter of the Union Council has been held in abeyance pending fresh enquiry by the Deputy Collector, Desert who has been directed by the Deputy Commissioner to report on the Mukhtiarkar's recommend actions.

SETTING UP A LOCAL BROADCASTING STATION BY TOWN COMMITTEE MIRPURKHAS

***6034. Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government to pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a "Local Broadcasting Station" was set up by Town Committee, Mirpurkhas ; if so, (*i*) the date on which the said station was set up ; (*ii*) the total amount spent on its establishment ; (*iii*) the annual expenditure incurred on its maintenance ; and (*iv*) the daily broadcasting hours of the said station ;

(*b*) the total number of Loud Speakers installed in the said town at the inception of the said Station along with the number of those working at present and the reasons for not using the remaining ones ;

(*c*) whether it is a fact that the said Local Broadcasting Station often fails in broadcasting daily Programmes ; if so, reasons thereof ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج الدین) :

(الف) میر پور خاص میں کوئی مقامی نشرگاہ نہیں ہے ۔ بلکہ

مجلس بلدیہ نے ایک مکبر الصوت نصب کیا ہوا ہے ۔ جس کا رابطہ شہر میں مختلف مقامات پر نصب شدہ لاؤڈ سپیکروں کے ساتھ ہے ۔

(۱) مکبرالصوت اور دیگر لوازمات ۲۰ جولائی ۱۹۶۱ء کو نصب کئے گئے تھے ۔

(۲) ۱،۳۴۵۹ روپے خرچ ہوئے تھے جس میں مکبرالصوت تاروں وغیرہ کی قیمت اور تنصیب اور مزدوروں کی اجرت شامل ہے ۔

(۳) چونکہ اسے باقاعدہ نشرگاہ کی حیثیت سے نہیں چلایا جا رہا ہے لہذا اس کی نگہداشت کے لئے کسی سالانہ رقم کی ضرورت نہیں ہے چھوٹی موٹی مرمت کی جہاں بھی ضرورت ہوتی ہے کر دی جاتی ہے ۔ گذشتہ سال اس کی مرمت پر ۱۰۵۹ روپے صرف ہوئے تھے ۔

(۴) کوئی روزانہ پروگرام نہیں ہوتا ۔

(ب) سات لاؤڈ سپیکر نصب کئے گئے ہیں اور سب درست حالت میں ہیں ۔

(ج) باقاعدہ پروگرام نشر کرنے کا کوئی انتظام نہیں ہے اور نہ اس ضمن میں آئندہ کے لئے کوئی سکیم ہے ۔ مکبرالصوت جب کبھی اہم اعلانات کرنے ہوتے ہیں استعمال کیا جاتا ہے ۔

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Is there any objection to the use of this material for relaying of news every day ? Evidently the local people want it and they have the amplifiers and equipment for it. Is there any objection to the daily programme ?

Parliamentary Secretary : This is the concern of the Central Government.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : That is not correct ; this is not a central subject. The point is that they have an amplifier and other mate-

rial and they merely relay the news-it can be from the Hyderabad or the Karachi Broadcasting Stations. So there should be no objection to relay the news every day ; they evidently want it.

وزیر بنیادی جمہوریت (مسٹر عبدالغفار خان پاشا)—ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ اگر وہ relay کرنا چاہیں تو ضرور کریں ۔

CONSTITUTION OF UNION COUNCILS IN HYDERABAD AND KHAIRPUR DIVISIONS ON THE BASIS OF TAPAS

*6037. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :--

(*a*) whether it is a fact that Union Councils in Hyderabad and Khairpur Divisions have been constituted on the basis of Tapas ; if so, the basis on which Union Councils have been constituted in former Punjab area ;

(*b*) whether it is a fact that after the constitution of Union Councils in Hyderabad and Khairpur Divisions ; the Tapas' and Circles of the said divisions were redemarcated if so, whether Government intend to bring about any change in the Constitution of Union Councils of the said Divisions ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (*a*) Yes, as far as practicable the Union Councils in Hyderabad and Khairpur Divisions have been constituted on the basis of Tapas while in the former Punjab on the basis of Patwar Halqas as provided in rule 5 of the Basis Democracies Election Rules, 1959.

(*b*) In some cases Tapas have been re-demarcated, while in some cases proposals for such re-demarcation have yet to be finalized. Whether the Tapa have been reconstituted, corresponding changes as far as feasible have been made in formulating proposals for the delimitation of Unions.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Do I understand that there is no uniform system for the whole of the province ?

Minister of Basic Democracies : There is a uniform system of delimitation and they are formed into one single ward, and the population has been prescribed. The population of single ward is described as about 1072 or something else and it will be divided according to the prescribed rules and regulations formed by the Election Authority.

مسٹر حمزہ—کم از کم مجھے یہ سمجھ نہیں آئی ۔ کہ وزیر صاحب نے کیا فرمایا ہے ۔ اگر آپ اس کا ترجمہ کر دیں ۔ یا ان سے کہہ دیں ۔ کہ وہ آہستہ بولا کریں ۔ تاکہ ہمیں سمجھ آ جایا کرے ۔

مسٹر سپیکر—مختلف وارڈوں کی تشکیل کے لئے ایک uniform policy ہے ۔ کہ ہزار نفوس پر یا ایک ہزار بہتر نفوس پر مشتمل ایک وارڈ بنایا جائے ۔

میر محمد مراد خان جمالی—انہوں نے ایک ہزار بہتر نفوس کے لئےایک نشست متعین کی ہے ۔ اگر آبادی اس سے کم ہو ۔ یعنی آٹھ نو سو کی آبادی ہو ۔ تو تب بھی ایک نشست دی جائیگی ۔ یا نہیں ۔

وزیربنیادی جمہوریت—at least میں نے کہا ہے ۔ کہ نوسو یاہزار پر ایک نشست رکھی گئی ہے ۔ اگر تھوڑا بہت فرق ہو ۔ تو ان کو accomodate کیا جائیگا ۔ لیکن اگر اس حد سے زیادہ ہو ۔ تو اسے کاٹ دیا جائیگا ۔ ایسا نہیں ہے کہ کم ہوگا تو اس کو چھوڑ دیں گے ۔

نوابزادہ افتخار احمد خان—میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جو delimitation اس وقت چیف الیکشن کمشنر under the Electoral college act کر رہے ہیں ۔ وہی وارڈ آپ Basic Democracies order کے لئے بھی adopt کر لینگے ۔ یا آپ الگ delimitation کرینگے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت—اس کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ فی الحال تو الیکشن اتھارٹیز delimitation کر رہی ہیں ۔ وہ اس وقت زیر بحث نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر—یہ delimitation تو چیف الیکشن کمشنر کی ذمہ داری ہے ۔ کہ وہ delimitation کرائیں ۔ ان کا تو اختیار ہی نہیں ہے ۔

نوابزادہ افتخار احمد خان—الیکٹرول کالج کے لئے delimitation چیف الیکشن کمشنر کا اختیار ہے ۔ لیکن Basic Democracies order کے تحت اس کی delimitation finalisation اور operation کرنا ۔ یہ سب تو provincial subject ہے ۔ اب سوال یہ ہے ۔ کہ جو delimitation چیف الیکشن کمشنر کرینگے ۔ یا تو وہ اس کو adopt کرلیں ۔ اپنے Basic Democracies order کے لئے یا یہ اس سے پہلے کر بھی چکے ہیں ۔ انہوں نے لوگوں کو بڑا اچھا چکر دیا ہے ۔ لاہور میں ۔ اور دوسری کن کن جگہوں میں ۔ آخری مرحلے پر پہنچ کر انہیں ہوش آیا ۔ کہ یہ سنٹرل subject ہے ۔ اور اس میں statutory body چاہئیے ۔ اور ہم نے غلط delimitation کی ہے ۔کیا یہ بنیادی جمہوریتوں کے لئے وہ وارڈ اپنائینگے ۔ یا وہ statutory body کے تحت اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنائینگے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت میں نے ابھی عرض کیا تھا ۔ کہ ہمیں کچھ دیر کے بعد ہوش آیا ۔ اور ہم نے اپنی غلطی تسلیم کر لی ہے ۔ ہم نے خود کہا ہے ۔ کہ یہ under the central authorities ہے ۔ اور اس کے لئے ایک independent authority ہونی چاہئے ہم نے اسے accept کیا ۔ کہ ہمیں ہوش آ گیا ۔ اور اس کے بعد independent authority بن رہی ہے ۔ اور ہو سکتا ہے کہ ہم اس کو adopt کرلیں ۔ یہ تو آپ ہم سے ہونے والی بات پوچھ رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر — میرا خیال ہے ۔ کہ ان کو adopt کرنا ضروری ہوگا ۔ یہ Basic Democracies order سنٹرل legislation ہے ۔ آپ نے اس کو پچھلے سیشن میں ترمیم کیا ہے ۔

نوابزادہ افتخار احمد خان — No, Sir, Local Self Government is entirely a provincial subject.

اب میں مثال کے طور پر آپ سے عرض کرتا ہوں ۔ کہ جو delimitation وہ کر رہے ہیں ۔ ان کا یونین کونسل یا یونین کمیٹی سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ یہ چیف الیکشن کمشنر والے یونین کونسل یا یونین کمیٹی نہیں بنائینگے۔ انہوں نے تو سارے ملک کو نمبر ۱۰۷۲ کی آبادی پر تقسیم کرنا ہے ۔

They are not concerned with the delimitation of Union Committees or Union Councils or anything about the basic democracies order. Local Self Government is a Provincial Subject.

بنیادی جمہوریتوں کی دو capacities ہیں ۔ ایک تو وہ الیکٹرول کالج ہے ۔ اسمبلیوں اور صدر کے انتخابات کے لئے ۔ اور دوسرا لوکل سیلف گورنمنٹ بھی ان کا function ہے ۔ اور یہ لوکل سیلف گورنمنٹ کا function ہے ۔ جوکہ پراونشل سبجیکٹ ہے ۔ اس کے لئے ہم نے پچھلے سیشن میں ترمیم کی تھی ۔ Basic Democracies order ہم نے بنایا تھا ۔ اور ہم نے اس میں یہ بنایا تھا ۔ کہ وارڈ اس طرح ہوگا چنیں ہوگا چناں ہوگا ہم نے نمبر ۱۰۷۲ پر ایک وارڈ بنایا ہے ۔ اب الیکٹرول کالج بن گیا ۔ اور انہوں نے اسے نمبر ۱۰۷۲ پر تقسیم کر دیا ۔

Mr. Speaker : But after the passage of the electoral college Act, that will prevail.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : They have yet to adopt those wards for themselves or they have to make their own wards.

کیا ہم نے اس وقت نہیں کہا تھا ۔ کہ یہ ضیاع ہے۔ اور یہ سبجیکٹ آپ کا نہیں ہے ۔

میر محمد مراد خان جمالی—جناب والا ۔ یہ میرے علم میں ہے کہ ۸۰۰ کے بھی وارڈ بنائے گئے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ۸۰۰ سے لے کر ۱۴۰۰ تک یہ جھوٹ ہے اس لئے کہ دھاندلی کا بھی امکان ہے تو اس لئے وزیر صاحب جیسا کہ ۱۰۷۲ متعین کئے گئے ہیں کیا وہ اسی کے وارڈ بنالینگے ؟

مسٹر سپیکر—جمالی صاحب یہ تو ان کا کام ہی نہیں ہے ۔ یہ تو چیف الیکشن کمشنر کا کام ہے اور یہ وہ ان کی ہدایات کے ماتحت بنا رہے ہیں ۔

مسٹر افتخار احمد خان -میں جناب ایک یقین دہانی چاہتا ہوں اس حکومت سے اور اس وزارت سے کہ جو delimitation چیف الیکشن کمشنر کر رہے ہیں اس میں کوئی مداخلت تو نہیں کی جائے گی ۔ کیا ان کا ارادہ اس میں مداخلت کرنے کا تو نہیں ہے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت—ہم مداخلت تو کر ہی نہیں سکتے ۔ وہ تو independent ادارہ ہے ۔

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر ۔ ایک اعتراض یہ ہے کہ وزیر یقین دہانی یہاں موجود نہیں ہیں اور یہ یقین دہانی کا مطالبہ کر رہے ہیں ۔ دوسرے جناب وزیر صاحب مجھے یہ بتائیں کہ کنوینشن مسلم لیگ والوں کو حلقہ بندی کروانے کے لئے جو بھاگ دوڑ کرنی پڑی اور بعد میں انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ تمام جو پروگرام بنایا گیا تھا اس کی قانونی طور پر کوئی بنیاد نہ تھی اس سے جو ان کو تکلیف ہوئی ہے اس کی ذمہ داری کس پر ہے اور اس کا ازالہ وہ کس طرح کرینگے ۔

Mr. Speaker : This is not a supplementary question

METALLING OF PAHARIANWALI-JOKALIAN ROAD

***6038. Chaudhri Sai Muhammad :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government please refer to answer to my starred Question Nos 672 and 3177 given on the floor of the House on 5th December 1962 and 2nd July 1963, respectively, and state the date on which the Additional Chief Engineer Central Region, Lahore gave technical approval of the scheme for metalling Paharianwali-Jokalian Road and whether the work of metalling the said road has been started so far, if not, reasons therefor and the date by which the said work will be started ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : The attention of the member is invited to the reply already given to Starred Assembly Question 4786,* on the floor of the House on 2nd December 1963 in which the position has been explained in detail. The reply to that question is attached. It is added that the investigation by the Anti-Corruption Department would be completed in about three week's time and that it would be possible for the District Council thereafter to proceed with the construction of this road.

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان ملنگ خان) - کیا میں پوچھ سکتا ہوں
کہ ممبر صاحب کو اپنا پرانا سوال یاد ہے بھی ؟

چودھری سعی محمد— میں نے سنا نہیں لیکن میں آپ کو بتا
دیتا ہوں - کیا میں وزیر متعلقہ سے پوچھ . . . . .

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Ahmad Maneka) : On a point of order.

There is a point - مسٹر سپیکر—چودھری صاحب آپ تشریف رکھیں
of order.

پارلیمنٹری سیکرٹری—پرسوں جناب اخبار میں دیکھا تھا کہ
پارلیمنٹری سیکرٹری سوالات پوچھ سکتے ہیں - اور نیشنل اسمبلی کے
سپیکر نے یہ رولنگ دی ہے -

---

*Answer to Q. No. 4786 (*a*) Brick soling on this road had been completed as far back as 1955—56 on the sanction of the original estimate amounting to or little over 1 lac.

(*b & c*) The District Council moved Government for according revised administrative approval for the completion of this road (6½ miles in length) at an estimated cost of Rs. 2,68,200 and it was accorded on 25th July 1963 The District Council fixed 4th November 1963 for inviting tenders for this work. However, in October, 1963, Anti Corruption Department on receipt of a complaint regarding the alleged shortage of material, which had already been collected at the spot in pursuance of the original sanction took all the relevant record of the District Council pertaining to this work in custody. Further action for the completion of this road will be taken when the Anti Corruption Department has concluded its enquiry and returned the relevant record to the District Council.

خواجہ محمد صفدر—پوائنٹ آف آرڈر—کیا اخبار میں یہ تھا کہ پارلیمنٹری سیکرٹری ڈسمس کر دئے گئے ھیں ۔ کیا ھوا ھے ۔

Mr. Speaker : This is no point of order.

وزیر مال—وہ ھمارے گھر کی بات ھے آپ بے فکر رھیں ۔

مسٹر سپیکر—کیا آپ کا پوائنٹ آف آرڈر یہ ھے کہ پارلیمنٹری سیکرٹری سوالات پوچھ سکتے ھیں یا نہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری—جی ھاں ۔ پوچھ سکتے ھیں یا نہیں پوچھ سکتے ؟

مسٹر سپیکر—وہ رولنگ تو میں نے بھی اخبار میں دیکھا تھا ۔ سپیکر صاحب نیشنل اسمبلی نے وہ رولنگ دیا تھا لیکن رولنگ دینے سے قبل میں اس امر کی ضرورت محسوس کرتا ھوں کہ رولنگ کی کاپی دیکھ لوں اور پھر آپ کو بتاؤں ۔

مسٹر محمد حنیف صدیقی—کیا اس کا مطلب یہ ھے کہ وہ ڈسمس ھو سکتے ھیں سوال نہیں پوچھ سکتے ۔

(کوئی جواب نہیں دیا گیا)

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر ۔ آج اس ایوان میں ایک اطلاع سنی گئی ھے جو اس سے پہلے کبھی سننے میں نہیں آئی ۔ انہوں نے فرمایا ھے کہ وزیر متعلقہ اس کا مطلب کیا ھے ۔

مسٹر سپیکر—کس نے کہا ھے ؟

مسٹر حمزہ—جناب چودھری صاحب نے فرمایا تھا ,,وزیر متعلقہ،،

Mr. Speaker : He means the Minister incharge.

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان)—کیا آپ کی اس فائنل رولنگ پر پارلیمنٹری سیکرٹری صاحبان کو اجازت ھوگی کہ وہ سوالات پوچھ سکیں ۔

مسٹر سپیکر—میرے رولنگ دینے کے بعد اس کا فیصلہ ہوگا۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان ملنگ خان)—آپ نے اس پوائنٹ آف آرڈر کا کیا فیصلہ کیا ہے۔

Mr. Speaker : Our convention is that Parliamentary Secretaries are not allowed to ask questions. Till I decide that question no Parliamentary Secretary can put any supplementary.

چودھری سعی محمد— کیا میں محترم وزیر متعلقہ سے پوچھ سکتا ہوں کہ یہ جو سوال کا جواب آیا ہے اس میں صاف لکھا ہوا ہے کہ تین ہفتے تک کی انکوائری کا نتیجہ نکلنے کے بعد ڈسٹرکٹ کونسل اس کام کو شروع کر دے گی۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ کونسل میں یہ سوال آئے ہوئے کتنا عرصہ گذر چکا ہے یعنی سوال جو ڈسٹرکٹ کونسل سے آپ نے منگوایا ہے کونسی تاریخ کو منگوایا ہے اور اس کو کتنی مدت ہو چکی ہے۔

وزیر بنیادی جمہوریت (مسٹر عبدالغفار خان پاشا)—ڈسٹرکٹ کونسل سے یہ سوال آیا تو ۴-۱۱-۶۳ کو تھا۔ tender invite کئے گئے تھے۔ مٹیریل کی کمی کی وجہ سے اینٹی کورپشن والوں نے ان پر raid کیا تھا اور وہ ان کے سارے کاغذات لے کر چلے گئے دوسرے چیئرمین ٹاؤن کمیٹی نے انکوائری کرانا چاہی اور وہ نہ کر سکے۔ اس لئے کہ سارے کاغذات اینٹی کورپشن والوں کے پاس تھے اور تین ہفتوں میں انہوں نے کہا کہ انکوائری مکمل کر کے بھیج دیں گے۔

چودھری سعی محمد—کیا میں وزیر صاحب سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ اس سڑک کو سال سن ۵۵ اور ۵۶ سے اگر انہوں نے اس سڑک کا پچھلا کام مکمل کیا تو اب کتنی مدت ہو گئی ہے۔ ۹ سال میں جو سولنگ سڑک کی ہوئی ہے کیا وہ درست ہے اگر وہ درست نہیں ہوگی تو اس کی فنی منظوری کے لئے کتنی مدت درکار ہے۔ کاغذات تو چلتے رہے ہیں لیکن کاغذات منظوری کے لئے تو نہیں چل رہے۔

وزیر بنیادی جمہوریت—کاغذات تو منظوری کے لئے نہیں چلتے رہے البتہ اینٹی کورپشن کی وجہ سے رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے ۔ اب انہوں نے یعنی ڈیپارٹمنٹ نے کافی کوشش کے بعد یہ تاریخ مقرر کی ہے کہ اتنے دنوں کے اندر انکوائری مکمل کر دیں تاکہ کام شروع ہو جائے ۔

چودھری سعی محمد ۔ میں زیادہ آپ سے پوچھنا نہیں چاہتا ۔ صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ۱۰۰۹ سال کی گری ہوئی سڑک کے لئے غور کرنے کے لئے تیار ہیں تاکہ ڈسٹرکٹ کونسل اس کی مرمت کرائے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت—بالکل تیار ہیں چودھری سعی محمد صاحب۔

DEVELOPMENT SCHEMES SANCTIONED BY VARIOUS TIERS OF BASIC DEMOCRACIES IN BAHAWALNAGAR DISTRICT

*6192. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the number of the development schemes sanctioned during 1961-62 and 1962-63 by the various tiers of Basic Democracies of Bahawalnagar District ;

(*b*) the names of the schemes of those mentioned in (*a*) above implemented so far and the details of the expenditure incurred on each of them along with the number of such schemes which could not be implemented due to the non-availability of funds and the steps Government intend to take for their execution ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj ud-Din) : (*a*) 285.

(*b*) Names of the 262 schemes out of those mentioned in (*a*) above, implemented so far with details of the expenditure incurred on each of them are given in Appendix 'A'* Schemes which could not be implemented due to non-availability of funds are 23 and their details are given in Appendix 'B'.*

چودھری محمد علی—جناب والا ۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ ۲۳ سکیمیں ہیں جن کو فنڈ کی کمی کی وجہ سے یا ان کی عدم موجودگی کی وجہ سے عملی جامہ نہیں پہنایا گیا تو اب میری گذارش یہ ہے کہ یہ سکیمیں آئندہ دوران سال میں مکمل کر دی جائینگی ۔

---

*Please see Appendix at the end.

وزیر بنیادی جمہوریت (مسٹر عبدالغفار خان پاشا)—ساری سکیموں کے لئے تو میں نہیں کہہ سکتا ۔ اگلے سال کے بجٹ میں پہلے سے زیادہ رقم رکھی گئی ہے بلکہ پچاس فیصدی پہلے سے زیادہ رکھی گئی ہے ہو سکتا ہے کہ ساری سکیمیں اس میں آ جائیں ۔

PANCHAYATS IN NAROWAL TEHSIL

*6246. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the names of Panchayats that existed at the time of the introduction of Union Councils in the Narowal Tehsil ;

(*b*) the amounts of balances at the credit of the said Panchayats at the said time ;

(*c*) the amounts of the said balances (*i*) that were transferred to their successor Union Councils, (*ii*) that have not so far been transferred ;

(*d*) the amounts of the balances that are (*i*) lying in Government Treasuries or Banks, (*ii*) kept in hand by the Sarpanches concerned ;

(*e*) the time to be taken for the transfer of the said balances to the Union Councils?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (*a*) and (*b*) The following table gives the requisite information : —

Serial No.	Name of panchayat		Amount of balance at its credit
			Rs.
1	Sankhatra	...	64·00
2	Jassar	...	14·12
3	Ali Abad	...	951·23
4	Dhabliwalla	...	29·69
5	Ransiwal	...	3·50
6	Manak	...	208·00
7	Bathanwalla	...	179·69
8	Tharpal	...	70·88
9	Kullah Mandiala	...	30·13

Serial No.	Name of Panchayat		Amount of balance at its credit
			Rs.
10	Jewan Bhinder	...	41·12
11	Gharuwal	...	22·00
12	Tal Vandi Bhindran	...	200·00
13	Nonar	...	117·00
14	Tepoke	...	132·00
15	Baddo	...	10·00
16	Rupo Chak	...	Not known
17	Dangerkey	...	
18	Panjgrain	...	
19	Bhatti Kalhwan	...	
20	Bolar	...	
21	Bola Bajwa	...	
22	Kalas Pada	...	
23	Gaka Kala	...	
24	Maddo Kalhwan	...	
25	Landhe Walla	...	
26	Chandarke Rajputtan	...	
27	Budhan	...	
28	Saddowall (Uncha)	...	
29	Mangian	...	
30	Chandowal	...	
31	Khokhar	...	
32	Raib	...	
33	Jumman	...	
34	Bola Bajwa	...	
35	Dhadiala	...	
36	Arud Afghanan	...	
37	Manujoke	...	

Serial No.	Name of panchayat		Amount of balance at its credit Rs.
38	Sahowali	...	
39	Rayya	...	
40	Matteke	...	Not known
41	Dherianwalla	...	
42	Behrain	...	
43	Bhadai Cheema	...	
44	Mahis	...	
45	Hallowali	...	
46	Datewali	...	
47	Budhu Dhola	...	
48	Mirakpur	...	
49	Bago (Jurain)	...	
50	Ghota Fatehgarh	...	
51	Pung	...	
52	Mal Bajwa	...	
53	Dhariawali	...	
54	Saddoke	...	
55	Ali Sayyedan	...	
56	Fleezpur	...	
57	Domala	...	
58	Khan	..	
59	Khasa	...	
60	Majoke	...	Not known
61	Boobak	...	
62	Data Goraya	...	
63	Bhatti Goraya	...	
64	Chahur Bhatti	...	
65	Bhallo	...	

(*c*) The balances in respect of Panchayats of Sankhatra, Ransiwal, Kullah Mandiala, Jewan Bhinder, Gharuwal and Baddo have been transferred to their successor Union Councils. The balances with the Panchayats mentioned at serial Nos. 15 to 65 of the table given above have not yet been handed over to the union councils concerned as the records of these Panchayats have not been passed on to the union councils. Steps are, however, being taken to direct the union councils concerned to take over complete charge of the defunct Panchayats and it is expected that the charge of the funds and other assets of the aforesaid Panchayats will be taken over by the respective union councils in a period of about three months.

(*d*) The balances in respect of Panchayats at Jassar, Aliabad, Dhabliwala, Manak, Bathanwala, Tharpal and Talwandi are lying in Government Treasury and the balances in respect of the Panchayats at Nonar and Depoke are lying with the Sarpanches concerned.

(*e*) It would take a period of about three months for the balances to be transferred to the union councils.

چودھری محمد ابراھیم—جناب والا - میں نے سوال کے حصہ (''سی'' میں پوچھا ھے -

The amount of the said balance (i) that were transferred to their successor Union Councils (ii) that have not so far transferred.

تو یہ جو دوسرا حصہ ھے کہ وہ رقم جو ابھی تک ٹرانسفر نہیں ھوئی اس کا اس سٹیٹمنٹ میں کوئی ذکر نہیں ھے - میں ان سے پوچھتا ھوں کہ حصہ ''سی'' - اور ''ڈی'' میں جو پوچھا ھے ان دو جزو کے متعلق آپ نے کوئی جواب نہیں دیا کہ وہ رقم کتنی ھے جو بقایا گورنمنٹ کے خزانے میں یا جو اب تک سرپنچ کے پاس ھے یا جو ابھی تک کسی صورت میں ٹرانسفر نہیں ھوئی - وہ کتنی رقم ھے اس سوال کے جواب میں آپ نے کوئی ذکر نہیں فرمایا -

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ — جہاں تک amount کا تعلق ھے واقعی اس میں جواب نہیں دیا گیا - میں آپ کو صحیح رقم پوچھ کر اطلاع دے دوں گا -

چودھری محمد ابراھیم—یہ پنچائیت ۱۹۶۰ء میں ختم کی گئی تھی - اور اب ۴ سال تک اس کی رقم کا کوئی پتہ نہیں چل رھا ھے - وہ کہاں ھے اور وہ یونین کونسل کو کب ملے گی - صرف ۶ یونین کونسل ۶۵ میں سے ایسی ھیں جن کا آپ نے ذکر کیا ھے اور جن

کے بقایا جات وصول ہو چکے ہیں ۔ بعض ایسی ہیں جن کی رقمیں معلوم نہیں کر سکتے کہ وہ گورنمنٹ کے خزانہ میں ہیں اور رقم نہیں ملی ہے اور بعض ایسی ہیں جو سرپنچ کے پاس ہیں اور نہیں ملی ہیں ۔ چار سال گذر گئے ہیں میں یہ پوچھتا ہوں کہ کتنے سال بقایا جات کے وصول ہونے میں لگیں گے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ—پنچائیت کے فنڈز کے متعلق directive پہلے بھی بھیجے جا چکے ہیں اور ابھی تک خزانہ میں کافی روپیہ پڑا ہوا ہے ۔ کچھ یونین کونسل کو منتقل ہونا ہے کچھ سرپنچ کے پاس پڑا ہوا ہے ۔ ۱۴ یونین کونسلوں کے فنڈز ان کو دے دئیے گئے ہیں ۔ باقی کے متعلق کوشش کی جا رہی ہے کہ سارے کے سارے مل جائیں ۔ آپ کو پتہ ہے یہ پرانی رقم ہے ۔ اس کا پتہ کرنا ہے کہ کہاں ہے ۔ یہ کس مد میں تھی کہاں خرچ ہوئی ۔ یونین کونسل کے چیئرمین کوئی دل چسپی نہیں لیتے ۔ ہم ان کو لکھ کر بھیجتے رہتے ہیں ۔ پندرہ بیس روز اور کوشش کریں گے اگر نہ ہوا تو اس کے لئے سپیشل سٹاف بھیجیں گے تاکہ دیکھا جائے کہ کہاں ٹرانسفر نہیں ہوئی ۔

چودھری محمد ابراہیم—وزیر صاحب کو غالباً مغالطہ ہے ۔ ۱۴ یونین کونسلوں کی رقم بقایا جات ہے ۔ صرف سنکترہ ۔ رانسیوال ۔ مکلاہ منڈیالہ ۔ جیون بھنڈار ۔ گرو وال اور بدو چھ یونین کونسلیں ہیں جن کو بقایا جات ابھی تک دئیے ہیں ۔ ۱۴ نہیں ہیں جن کے بقایا جات کا ذکر کیا گیا ہے ۔ میرا مطلب صرف یہ ہے کہ جلد سے جلد آپ کرنے کی کوشش کریں گے ۔

CHAIRMAN UNION COUNCIL, BARNALI, TEHSIL KHARIAN, DISTRICT GUJRAT

*6281. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Chairman of Union Council, Barnali, Tehsil Kharian, District Gujrat is working as a whole-time employee in some other district ; if so, whether it is a fact that the work of the said Union Council is suffering on this account ;

(*b*) whether it is a fact that some time ago, the people of Union Council, Barnali, made representations to the Commissioner, Rawalpindi Division and the Deputy Commissioner, Gujrat, apprising them of the fact that in the absence of the said Chairman, the official papers were signed either by his son or by some unauthorised person ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to take any action against the said Chairman ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (*a*) It is correct that Mian Ghulam Muhammad, Chairman, Union Council, Barnali, Tehsil Kharian, District Gujrat, is serving with Hazara-Rawalpindi Transport Company, Rawalpindi, but the work of the Union Council is not suffering on that account as he is regularly attending the meetings and otherwise transacting business of the Union Council in a satisfactory manner.

(*b*) No such application has been received either the Deputy Commissioner, Gujrat or the Commissioner, Rawalpindi Division.

(*c*) In view of the position explained at (*a*) and (*b*) above, the question does not arise. His service with a private Company, especially when the work of the Union Council does not suffer, does not render him liable to removal from the Chairmanship of the Union Council under the Basis Democracies Order.

TOTAL AMOUNT OF "GRANT-AID" GIVEN TO UNION COUNCIL, BARNALI

*6282. **Chaudhri Muhammad Ali :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state the total amount of "grant-in-aid" so far given to Union Council, Barnali, District Gujrat along with the names and details of the schemes on which the said amount was spent ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : The total year-wise grant-in-aid allocated to Union Council, Barnali, for the period from 1960-61 to 1963-64 has been as under : –

Particulars	1960-61	1961-62	1962 63	1963-64
	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
Grant-in-aid for administrative expenditure.	2,500	3,800	3,000	2,500
Rural Development Fund ...	...	...	...	...
Rural Works Programme ...	...	...	...	13,500

The grant-in aid is intended to cover annual administrative expenditure for a Union Council such as pay and allowances of its Secretary and honoraria to its Chairman. Development schemes are not intended to be executed from the grant-in-aid. It may be added that Rs 13,500 has been allocated to this Union Council under the Rural Works Programme during the current financial year and the Council intends to construct one and half mile long link road to connect Barnali with Kharian-Dinga Road.

مسٹر حمزہ---کیا وزیر متعلقہ یہ فرمائیں گے کہ ۱۳۵۰۰ روپیہ کی رقم جو دیہی ترقیاتی پروگرام کے تحت سڑک بنانے کے لئے مخصوص کی گئی تھی - جیساکہ انھوں نے فرمایا ھے کہ حالانکہ سال رواں یعنی مالی سال تقریباً ختم ھو چکا ھے اور اس پر ابھی تک عمل درآمد کیوں نہیں کیا گیا ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ---۱۳٫۵۰۰ روپیہ اس روڈ کے لئے الاٹ کیا ھوا ھے - اس روڈ پر کام ھو رھا ھے - آپ نے پڑھا نہیں ھے - آپ نے خواہ مخواہ اٹھ کر کہہ دیا کہ صاحب کیا ھو رھا ھے - کام تو ھو رھا ھے -

مسٹر حمزہ---انھوں نے فرمایا ھے Intends to construct اس کا کیا مطلب ھے -

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ---intension ھے -

مسٹر حمزہ---ابھی ارادہ ھے کام شروع نہیں کیا گیا -

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ---کام ھو گیا ھے -

مسٹر حمزہ---پھر یہ لکھنا چاھئے تھا غلطی میری نہیں آپ کی ھے -

علامہ رحمت اللہ ارشد---جناب والا - چودھری محمد علی صاحب کے سابقہ سوال کے جواب میں انھوں نے فرمایا ھے کہ میاں غلام محمد چیئرمین یونین کونسل برنالی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات ھزارہ راولپنڈی ٹرانسپورٹ کمپنی راولپنڈی میں ملازم ھیں - اب انھوں نے بتایا ھے - کہ اب ۱۳٫۵۰۰ روپیہ کی رقم ان کو امداد ملی ھے - اس یونین کونسل کے متعلق وزیر صاحب متعلقہ ارشاد فرما سکیں گے کہ اس یونین کمیٹی کا چیئرمین وھاں موجود نہیں ھے - صرف اجلاس میں شرکت کرتا ھے - گورنمنٹ سے دی گئی رقم کے متعلق کیا ممکن ھے کہ دیانت داری کے ساتھ صرف ھو سکے گی -

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ- جہاں تک چیئرمین کا کسی کمپنی میں ملازم ہونے کا تعلق ہے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے - وہ اپنی محنت کرتا ہے اور روٹی کماتا ہے - اور ساتھ ہی ساتھ سماجی کام بھی کرتا ہے - ان کے لئے یہ کریڈٹ ہے - جہاں تک ۱۳،۵۰۰ روپیہ کا سوال ہے ان کی یونین کونسل بیٹھی ہوئی ہے وہ نگرانی کر رہی ہے - وہ خود وہاں موجود ہوتا ہے - وہ دلچسپی لیتا ہے اور نوکری کر کے روٹی کماتا ہے -

---

HEADQUARTER OF UNION COUNCIL NO. 18 OF JARANWALA TEHSIL

***6424. Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Chak No 363, Tehsil Jaranwala. District Lyallpur, was made the Headquarter of Union Council No.18 ;

(*b*) whether it is a fact that the people of the said Chak donated land free of cost and also contributed money for the construction of a building for the said Union Council ;

(*c*) whether it is a fact that the Deputy Commissioner, Lyallpur, without consulting the said Union Council and hearing the objections of the said people issued order to shift the headquarter of the said Union Council to Chak No. 375 ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (*a*) Originally the Headquarter of Union Council No. 18 was notified at Chak No. 363-G/B. Subsequently a majority of numbers of the said Council desired to shift the Headquarter of the Council to Chak No. 377-G/B. or to Chak No. 376-G/B. or to Chak No.375-G/B. The Deputy Commissioner gave a patient hearing to the parties concerned and after considering all aspects that the Headquarter of the Council should be at Chak No.377-G/B. This decision was taken as Chak No.377-G.B. as more suitable for the Union Council Headquarter.

(*b*) The residents of all the contending Chaks volunteered to contribute land free of cost and to make cash contribution for the construction of Headquarter building in accordance with the decision of the Deputy Commissioner.

(*c*) No. As already explaind in part (*a*) of the answer all the parties were given an opportunity to represent their view-point and shifting of the Headquarter to Chak No 377-G.B. or the Union Council was thereafter decided upon by the Deputy Commissioner. It is not correct that the Headquarter of the Union Council has been shifted to Chak No 375-G.B.

AUDITING OF THE ACCOUNTS OF UNION COUNCILS

*6440. **Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the designation of the Officer responsible for auditing the accounts of Union Councils and the procedure of such audit ;

(*b*) the name of the auditor who audited the accounts of each Union Council in Tehsil Abbottabad and the names of places where the accounts of each Union Council were audited ;

(*c*) in case of the audit of accounts of all the Union Councils was done at the district Headquarters ; reasons therefor ;

(*d*) the names of those Union Councils whose accounts were audited at Abbottabad along with the distance of each of the said Union Council from Abbottabad ;

(*e*) the amount of T.A. received or claimed by each Secretary of the Union Councils mentioned in above (*d*) for going to Abbottabad and (*ii*) the total T.A. received by Secretaries of all Union Councils of Tehsil Abbottabad in this connection ;

(*f*) whether the said auditors were competent to call the records of the said Union Councils at the District Headquarter ; if so, the authority therefor ;

(*g*) whether the auditors deputed to audit the accounts of the Offices of Assistant Commissioner, Mansehra and Assistant Commissioner, Abbottabad, were also empowered to call the records to Abbottabad and Haripur, respectively for audit ; if not, reasons empowering the audit Officers of the said Union Councils to call the records to District Headquarters ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (*a*) The Examiner, Local Fund Audit is responsible for auditing the accounts of Union Councils. The procedure for auditing the accounts has been prescribed by the Finance Department.

(*b*), (*c*), (*d*), (*f*) and (*g*) The information asked for is being collected from the Examiner, Local Fund Audit, Peshawar and will be communicated to Honourable Member when received.

(*e*) The total amount of T.A. drawn by the Secretaries of various Union Councils of Tehsil Abbottabad is given below :—

Serial No.	Union Council		Amount
			Rs.
1	Secretary, Union Council, Kakul	...	5·50
2	Secretary, Union Council, Havelian	...	2·74

Serial No.	Union Council		Amount
			Rs.
3	Secretary, Union Council, Boil	...	14.12
4	Secretary, Union Council, Kakotri	...	11.90
5	Secretary, Union Council Dalola	..	10 62
6	Secretary, Union Council, Bakot	...	21.32
7	Secretary, Union Council, Malachh	...	14.87
8	Secretary, Union Council, Chamhad	...	10.21
9	Secretary, Union Council, Namli Maira	...	7.48
10	Secretary, Union Council, Nagri Bala	...	11.62
11	Secretary, Union Council, Nara	..	6.74

ماسٹر خان گل—تحصیل ایبٹ آباد کی مختلف یونین کونسلوں کے سیکرٹریوں نے جو سفر خرچ کیا اس سلسلے میں میں یہ عرض کرونگا کہ عام پر یونین کونسلوں کی جو کارروائیاں ہوتی ہیں سیکرٹری یا چیئرمین اپنی مرضی کے مطابق لکھ کر بھیج دیتے ہیں ۔ کسی ایسی کارروائی کے متعلق جو کسی اہل کار سے متعلق ہو اس کے خلاف نہیں جاتے ۔ مجھے اس کا ذاتی طور پر علم ہے ۔ اس سلسلے میں میں وزیر صاحب سے درخواست کرونگا کہ اس کے متعلق کوئی ایسا انتظام کیا جائے کہ یونین کونسل کے تمام ممبران کی موجودگی میں کوئی افسر جا کر یونین کونسل کا انتظام دیکھے ۔ جو کچھ وہاں کارروائی ہو رہی ہے اس کی حقیقت کچھ گورنمنٹ کو بھی معلوم ہو سکے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت—جناب والا ۔ جہاں تک اس کا تعلق ہے ۔ یہ طریق کار Finance Department نے Prescribe کیا ہے کہ ہر تحصیل کونسل کو اس کام کے لئے ہیڈ کوارٹر بنایا جائے ۔ تاکہ تمام یونین کونسلوں کے چیئرمین وہاں آئیں اور اپنے اپنے Accounts Audit کرائیں اور اس کے بعد تشریف لے جائیں ۔

جہاں تک ایبٹ آباد کا تعلق ہے - چونکہ وہاں لوگ ہری پور کی تحصیل کونسل میں نہیں آئے تھے - اس لئے ان کو ایبٹ آباد میں بلایا گیا - اس طرح اس میں کوئی Irregularity نہیں ہوئی -

---

EXPENDITURE INCURRED ON SINKING OF 3 WELLS IN FORT ABBAS (DISTRICT BAHAWALNAGAR)

*6472. **Chaudhri Muhammad Ali**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Town Committee, Fort Abbas (District Bahawalnagar) got 3 wells sunk for the purpose of providing drinking water;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative. the names of the contractors to whom the contract for the sinking of each of the abovesaid wells was given along with the expenditure incurred on each of them;

(*c*) in case the expenditure incurred on the sinking of the said wells is not same in each case, reasons for the difference?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din): (*a*) Yes.

(*b*) The requisite particulars are as under :—

Serial No.	Location of well	Year of construction	Name of contractor	Expenditure incurred
				Rs.
1	Beyond the Railway line near Mosque.	1960-61	... Muhammad Yusaf ...	5,000·00
2	Chak 274/HR ...	1961-62	... Muhammad Saeed ...	7,000·00
3	Chak 270/HR ...	1962-63	... Muhammad Saeed ...	5,000 00

(*c*) The excess expenditure of Rs. 2,000 incurred on the construction of the well mentioned at serial No. 2 above was due to the larger diameter of this well compared with that of other two wells.

چودھری محمد علی-جناب والا - میں اپنے معزز وزیر صاحب کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ چک نمبر ۲۷۴ ایچ - آر کے کنویں پر جو سات ہزار روپے لاگت دکھائی گئی ہے - اگر اس پر دس ہزار روپے کے لگ بھگ لاگت ہوتی اور چک نمبر ۲۷۰ کے کنویں کی

لاگت جو پانچ ہزار روپے دکھائی گئی ہے۔ اگر ٹاؤن کمیٹی نے اس کے لئے صرف دو ہزار روپے نقد دئے ہوں اور باقی رقم زمینداروں نے اپنی مدد آپ کے تحت خرچ کیا ہو۔ تو کیا حکومت اس سلسلے میں کوئی کارروائی کرنے کےلئے تیار ہے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت—جی ہاں۔ اگر معزز ممبر میرے پاس تشریف لا کر مجھے تفصیل بتائیں کہ اس کنویں کے سلسلے میں کوئی گڑ بڑ یا زیادتی ہوئی ہے۔ تو میں ضرور اس کی انکوائری کراؤں گا۔

NAMES OF DISTRICTS WHERE VILLAGE POLICE HAS BEEN ESTABLISHED.

*6477. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the names of Districts where Village Police has been established along with the number of persons employed in each of the said districts ;

(*b*) the District wise expenditure incurred during 1963 on the said police ;

(*c*) the nature of duties performed by the said police?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (*a*) Village Police had been established as an experimental measure in the districts of Peshawar, Multan and Hyderabad but has been disbanded with effect from 1st March 1964. The number of persons employed in each district was as follows :—

Peshawar	...	Village policemen	... 340
		Kotwals	... 85
Multan	..	Village policemen	... 2201
Hyderabad	...	Village policemen	... 89
		Kotwals	... 69

(*b*) The district wise expenditure on village police during the year 1963 was as follows :—

				Rs.
Peshawar	..	...	...	1,32,600·00
Multan	...	...	...	8,08,025·75
Hyderabad	...	...	...	51,540·00

(*c*) Functions and duties of village police are enumerated in Part II of the Third Schedule to the Basic Democracies Order, 1959.

DIRTY WATER COMING OUT FROM THE NATIONAL AND FIRDAUS TANNERIES SITUATED AT G. T. ROAD BETWEEN MURIDKE AND KALA SHAH KAKU

*6480. **Mr. Abdur Raziq Khan**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the dirty water coming out from the National and Firdaus Tanneries, situated at G. T Road between Muridke and Kala Shah Kaku accumulates between the Railway track and the adjacent fields and gives such a bad odour that even the passengers in the passing trains cannot escape its nausiating effect;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to instruct the owners of the abovesaid tanneries to make some suitable arrangement for the drainage of the said dirty water?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din): (*a*) Yes.

(*b*) Necessary steps are being taken by the Public Health Engineering Department for the proper disposal of the dirty water which accumulates between railway track and the National and Firdaus Tanneries at G.T. Road between Muridke and Kala Shah Kaku. Estimates for the scheme costing about Rs. 5 00 lacs have been prepared. The scheme could be completed by the 30th October 1964, provided the funds promised by the Tanneries concerned and the Town Committee, Muridke, for this purpose are placed at the disposal of the Public Health Engineering Depart ment immediately.

مسٹر عبدالرازق خان۔جناب والا ۔ اگر اسے جناب وزیر نے ان Tanneries کی مرضی پر چھوڑا کہ وہ جب چاہیں پیسے دیں ۔ تو وہ کبھی بھی پیسے نہیں دیں گے ۔ کیا وہ ان کو مجبور کریں گے کہ وہ ضرور پیسے دیں ۔ کیونکہ اس گندے پانی کی وجہ سے ایک تو سخت بد بو آتی ہے ۔ اور دوسرے Railway track کو بھی اس سے نقصان پہنچ رہا ہے ۔ اور پھر آپنے اس میں لکھا ہے کہ ٹاؤن کمیٹی نے بھی کچھ پیسے دینے کا وعدہ کیا ہے ۔ ان سے تو پیسہ نہ لینا چاہئے ۔ تو کیا حکومت اس تجویز پر غور کرے گی کہ ان Tanneries سے پیسے لے کر اس گندے پانی کی نکاسی کے لئے فوری طور پر انتظام کیا جائے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت۔جی ہاں ۔ ان سے پیسے ضرور لئے جائیں گے ۔ بلکہ متعلقہ محکمے کو direct کیا جائے گا کہ جب تک یہ پیسے ادا نہ کریں ۔ پانی کی نکاس کو بند کر دیا جائے ۔ تاکہ وہ آئیندہ ایسا کرنے نہ پائیں ۔ اور ان کی فیکٹری کو روک دیا جائے ۔
(تحسین و آفرین)

مسٹر حمزہ۔جناب والا ۔ کیا جناب وزیر صاحب مجھے بتائیں گے کہ وہ ان Tanneries کو جن کا پانی عمارت سے باہر نکلتا ہے ۔ کس قانون کے تحت بند کرینگے ؟

Minister of Basic Democracies : Under tne Health Act.

مسٹر حمزہ۔جناب اس کی دفعہ بتائیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری۔آپ Fresh Notice دیں تو ہم آپ کو دفعہ بتا دیں گے ۔

DRAINAGE FACILITIES IN VILLAGE ZAIDA, TEHSIL SAWABI

*6561. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government have placed an amount of Rs. one lac at the disposal of Commissioner, Peshawar Division for works relating to Public Health in the backward areas of the Division during the financial year 1963-64 ;

(*b*) whether it is a fact that the said amount has not so far been spent as no scheme has been chalked out for Public Health in the said Division ;

(*c*) whether Government are aware of the fact that the health of the residents of village Zaida, Tehsil Sawabi if being adversely effected due to the stagnature of rain water that for the last 12 months;

(*d*) if answers to (*a*), (*b*) and (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to allocate some amount out of the allocation referred to in (*a*) above for draining out the blocked rain water referred to in (*c*) above by providing proper drainage facilities ; if not, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری۔(میاں معراج الدین)

(الف) جی ہاں ۔

(ب) ۱۹۶۳-۱۹۶۴ء کے لئے پشاور ڈویژن کو جو ایک لاکھ روپے کی تعین کی گئی تھی اسے ڈویژنل کونسل کی طرف سے ۱۸-۳-۱۹۶۴ء کو مردان ہزارہ اور کوہاٹ کے اضلاع میں تقسیم کیا جا چکا ہے ۔ متعلقہ اضلاع دیہی علاقوں میں صحت عامہ کی سہولتوں کی ترقی کے لئے سکیمیں مرتب کر رہے ہیں ۔

(ج) یہ بات کچھ دن پہلے ہی حکومت کے علم میں لائی گئی ہے ۔

(د) کمشنر پشاور کو پہلے ہی ہدایات جاری کی جا چکی ہیں کہ وہ ضلعی کونسل مردان کو یہ مشورہ دیں کہ بارش کے اس پانی کے موزوں نکاس کے لئے اقدامات کریں جو موضع زیدہ تحصیل صوابی میں موسم برسات کے دوران میں جمع ہو جاتا ہے ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ جناب وزیر بلدیات ایک تو مجھے یہ بتائیں کہ یہ ایک لاکھ روپیہ پبلک ہیلتھ کے کاموں کے لئے پشاور ڈویژن کو ۶۴-۱۹۶۳ء کے لئے دیا گیا تھا ۔ لیکن اس کی allocation تین ضلعوں میں ۱۸ مارچ ۱۹۶۴ء کو کی گئی ہے ۔ یعنی Financial Year تو یکم جولائی ۱۹۶۳ء سے شروع ہوا ۔ اور ۱۸ مارچ ۱۹۶۴ء تک اس کے استعمال کے لئے کوئی تجویز ہی نہ بنائی گئی ۔ اس تاخیر کی وجہ کیا ہے ؟

دوسرے یہ بتائیں کہ ہر ضلعے کے لئے اس میں سے کتنی رقم مخصوص کی گئی ہے ؟

وزیر بلدیات ۔ جناب والا ۔ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے ہمارے محکمے سے ایک چٹھی کمشنر کو لکھی گئی ہے ۔ جس میں کہا گیا ہے کہ ۔

"I am directed to refer to this Department letter of even number, dated 7th April 1964 on the subject noted above and to state that it has been brought to the notice of the Government that the financial position of the Union Council Zaida was not sound enough to enable it to undertake the drainage scheme in qu stion. You are accordingly requested to take this aspect of the matter into consideration and to consider the advisability of directing the District Council Mardan to spare funds from its own resources for the execution of the project."

ہم نے اس قسم کی direction یہاں سے بھیج دی ہے کہ آپ کے پاس funds نہیں ہیں تو ڈسٹرکٹ کونسل نے already orders کرائے ہیں تاکہ وہ اس سکیم کو لے لیں ۔

DIRECTORS, ASSISTANT DIRECTORS AND DEVELOPMENT OFFICERS IN BASIC DEMOCRACIES DEPARTMENT IN WEST PAKISTAN

*6689 **Khan Ajoon Khan Jadoon**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) the number of Directors, Assistant Directors and Development Officers in Basic Democracies Department in West Pakistan;

(*b*) whether it is a fact that the above mentioned officials are employed on temporary basis;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative; whether Government intend to make the Basic Democracies Department permanent; if so, when, if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj ud-Din): (*a*) The information is as under:—

Directors	...	...	12
Assistant Directors	...	...	51
Development Officers	...	...	94

(*b*) The Department of Basic Democracies has not so far been made permanent, As and when the Department is made permanent, the question of making permanent the employees serving in this Department would be considered by Government.

(*c*) The question of making the Basic Democracies Department permanent is already under the active consideration of Government.

CONSTRUCTION OF A SLAUGHTER HOUSE AT KARACHI

*6721. **Chaudhri Muhammad Ibrahim**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a slaughter house is proposed to be constructed at Karachi where animals will be slaughtered by machines;

(*b*) whether it is a fact that machine for the said purpose have been ordered from abroad; if so, the foreign exchange allocated for the said machines;

(*c*) whether Government intend to keep in view the strict Islamic requirements of animals slaughter in the said slaughter house?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din): (a) A modern Slaugter House is proposed to be constructed in Karachi but the animals will not be slaughterd by machines,

(*b*) Machinery worth £ 4,66,000 is proposed to be imported from abroad for the purpose of processing the carcasses of the slaughtered animals.

(*c*) As already indicated at (*a*) the animals will not be slaughtered by machines but by hands in accordance with Islamic requirements in the new Slaughter house.

چودھری محمد ابراھیم۔کیا یہ ۴۶۶۰۰۰ پونڈ کی مشینری ھمیں فی سبیل اللہ مل رھی ھے - یا حکومت اپنے خزانہ سے خرچ کر رھی ھے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و بلدیات۔یہ ایک قسم کا قرض ھے اس کام میں پاکستانی اور غیر ملکی فرمیں مل کر سلاٹر ھاؤس قائم کر رھی ھیں - یہ رقم آسان قسطوں میں واپس کر دی جائے گی -

خان اجون خان جدون۔اس میں جو مشینری جانوروں کو ذبح کرنے کے لئے نصب کی جائے گی کیا وہ اسلامی نقطہ نگاہ سے صحیح ھے -

وزیر بنیادی جمہوریت و بلدیات۔جانور مشین سے ذبح نہیں کئے جائیں گے البتہ ٹیننگ - اور گوشت کو کاٹنا اور دوسرے ایسے کام اس سے ھوں گے - جانور ذبح تو according to شریعت ھوں گے -

---

LEVYING OF TERMINAL TAX ON THE EXPORT OF SHOES BY TOWN COMMITTEE, TALAGANG

*6749. **Syed Ahmed Saeed Kirmani**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Town Committee, Talagang, District Campbellpur, decided to levy a terminal tax on the export of shoes made in Talagang but the Commissioner, Rawalpindi Division, did not accord his approval on the proposal on the ground that levy of such a tax was un-just, illegal and beyond the scope of the said Town Committee ;

(*b*) whether it is a fact that the later on General Malik Haq Nawaz Khan, Chairman A. D. B., who belong to Talagang Tehsil wrote a D. O. to the Commissioner, Rawalpindi Division, requesting him to reconsider his previous decision and to allow the Town Committee, Talagang, to impose the said tax ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes. The matter is still under the consideration of the Commissioner. He is being asked to refer the case shortly to Government for orders.

میر محمد مراد خان جمالی—جواب کے حصہ (ب) میں آپ نے فرمایا ہے کہ جنرل حق نواز خان نے کمشنر کو لکھا ہے۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ٹیکس لگایا جائے۔ کیا وہ کمیٹی کے ممبر ہیں۔

وزیر بنیادی جمہوریت و بلدیات—یہ تو کوئی آدمی بھی suggestion دے سکتا ہے۔ اب کمشنر نے کہا ہے کہ وہ خود حالات دیکھ کر فیصلہ کرینگے۔

Cases for Contravention of the Provisions of the West Pakistan Goat Restriction Ordinance, 1958, Registered in Sialkot District

***6848. Chaudhri Abdul Rahim** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the number of cases for contravention of the provisions of the West Pakistan Goat Restriction Ordinance, 1958, registered during 1963 in Sialkot District ;

(*b*) the number of cases out of those mentioned in (*a*) above which were set up to Courts ;

(*c*) the number of cases out of those mentioned in (*b*) above, in which the accused were convicted acquitted, separately?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (*a*) Nil.

(*b*) Nil.

(*c*) Nil.

Treating Dispensers in District Council Dispensaries in the Former Punjab Area as Government Servants

***6895. Mr. Hamza** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that dispensers working in the District Council Dispensaries in the former Bahawalpur, Baluchistan and N. W. F. P. areas are Government employees ;

(*b*) whether it is a fact that the dispensers working in the District Council dispensaries in the former Punjab area are not treated as Government servants;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons therefor whether Government intend to remove this disparity?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din : (*a*) (*i*) The dispensers working in the District Council dispensaries in the former Bahawalpur area are Government servants.

(*ii*) In the former Baluchistan and N. W. F. P. area, no dispensaries are maintained by District Councils.

(*b*) Yes.

(*c*) In the Bahawalpar Division, the former State Administration declared all employees of Local Bodies drawing a pay of Rs. 60 per mensem (including dispensers) as Government servants.

Government do not intend to declare dispensers in District Councils service as Government servants. Under the Basic Democracies Order, 1959, only key posts have been provincialised, and constituted a Local Councils Service. As dispensers do not belong to that category, it is not intented to provincialise their posts.

مسٹر حمزہ ــــ کیا وزیر صاحب بتائینگے کہ جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ ڈسپنسروں کو صوبائی ملازمتوں میں مدغم نہیں کیا جائے گا ۔ ایسا کرنے سے کیا وہ تمام مغربی پاکستان میں یکسانیت کا سلوک کر رہے ہیں ۔ تمام علاقوں میں ایک جیسا سلوک کیوں نہیں کیا جا رہا ۔

وزیر بنیادی جمہوریت و بلدیات (مسٹر عبدالغفار خان پاشا)ــ چھوٹی posts کو provincialize اس لئے نہیں کیا جاتا کیونکہ ان کی تنخواہیں بہت کم ہوتی ہیں ۔ یعنی صرف پچاس ساٹھ روپیہ۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ میں اگر کسی کو تبدیل کیا جائے تو جانے کی بجائے ملازمت چھوڑ دے ۔ یہی وجہ ہے کہ چھوٹے سکیل کی ملازمتوں کو provincialize نہیں کیا گیا صرف main posts کو provincialize کیا گیا ہے ۔

مسٹر حمزہ ــــ سوال الف کے جواب میں انہوں نے فرمایا ہے ۔

" The dispensers working in the District Councils dispensaries in Former Bahawalpur area are Government Servants ".

لیکن دوسری جگہ فرماتے ہیں ۔

" Former Baluchistan and N. W. F. P. area no dispensaries are maintained by the District Councils ".

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام صوبہ میں آپ کی ایک جیسی پالیسی نہیں -

وزیر بنیادی جمہوریت و بلدیات—سابقہ بہاولپور ایریا میں تمام ڈسپنسروں کا تعلق ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے ہے ڈسٹرکٹ کونسلوں سے ان کا کوئی تعلق نہیں - اس لئے we do not come in picture, therefor it is not a provincial subject وہ خود appointment کرتے ہیں اور اپنے کام چلاتے ہیں -

---

IMPOSITION OF HOUSE TAX BY MUNICIPAL COMMITTEES

***6937. Mr. Hamza**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Government have approved a scheme for the imposition of House Tax by Municipal Committees in the Province;

(*b*) whether it is a fact that widows and orphans have not been exempted from the payment of the said tax;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to except the poor widows and orphans from the payment of the said tax?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din): (*a*) Government have not framed or approved any scheme for the imposition of House Tax by all the Municipal Committees in the Province. The discretion to levy house tax in a municipal area vests in the Municipal Committee Government have framed rules where-under a Municipal Committee is required to adopt the valuation list for purposes of levying property tax prepared by the Excise and Taxation Department under the West Pakistan Urban Immovable Property Tax Act in case it decides to levy House Tax.

(*b*) and (*c*) Only indigent widows and orphans are entitled to claim exemption from house tax. There is a provision in the rules enabling a Municipal Committee to exempt an assessee from the payment of House Tax on account of his poverty. It is, therefore, open to any poor widow or orphan to apply for exemption from the payment of house tax and each application will be considered on merit

چودھری محمد ابراہیم—میرے دو سوالات نمبر ۶۹۶۵ اور ۷۰۷۱ کا جواب نہیں دیا گیا نہ ہی جوابات کی نقل دی گئی ہے -

خان اجون خان جدون—اسی طرح میرے ایک سوال نمبر ۷۳۰۰ کا جواب نہیں دیا گیا -

مسٹر سپیکر — ان کا جواب اگلی turn پر دیا جائے گا ۔

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

PRICES OF MEDICINES SUPPLIED TO LOCAL CIVIL HOSPITAL THROUGH D. H. O., LYALLPUR

*7006. Mr. **Hamza** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government please refer to answer to my starred question No. 6557 laid on the table of the House on 2nd April 1964 and state : —

(*a*) the date on which the complaint was received by Municipal Committee Gojra ;

(*b*) the dates on which the inquiries were started by the Chairman Municipal Committee Gojra and D. H. O. Lyallpur respectively ; along with the time required for the completion of the said inquiries ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج الدین) :

(الف) میونسپل کمیٹی کے پاس شکایت مورخہ ۵ فروری ۱۹۶۴ء کو موصول ہوئی ۔

(ب) چیئرمین صاحب نے تحقیقات مورخہ ۵ فروری ۱۹۶۴ء کو شروع کی اور ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر صاحب لائلپور نے مورخہ ۹ فروری ۱۹۶۴ء کو ۔

فی الحال معاملہ ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز سرگودھا ریجن کے پاس چل رہا ہے ۔ جن کی خدمت میں اس تحقیقات کی رپورٹ جوکہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر نے کی تھی مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۶۴ء کو بھیجی گئی تھی ۔ صاحب موصوف آخری احکام زیر تحت ڈرگز ایکٹ جلد ہی صادر کرنے والے ہیں ۔ چونکہ متعلقہ کاغذات ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز سرگودھا ریجن واقع ملتان کے پاس ہیں اس لئے جو تحقیقات چیئرمین صاحب کر رہے تھے وہ رکی پڑی ہے ۔

KUCHA ROADS BETWEEN MONG AND MALAKWAL *via* GOLEKI AND SHADIWAL AND PHALIA *via* LANGE KHOJE

*7075. **Chaudhri Muhammad Iqbal** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Kucha roads between Mong and Malakwal *via* Goleki and Shadiwal and Phalia *via* Lange Khoje, belonging to District Council Gujrat are in deplorable condition ;

(*b*) If answer to (a) above be in the affirmative, whether Government intend to repair the said roads ; if so, when ; if not, reasons therefor ?

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالغفار خان پاشا):

(الف) دونوں سڑکیں ڈسٹرکٹ کونسل گجرات سے تعلق رکھتی ہیں اور جہاں تک ان پر موٹروں کی آمد و رفت کا تعلق ہے وہ تسلی بخش ہے ۔

(ب) دستے ان سڑکوں پر کام کر رہے ہیں ۔

SUPPLY OF DRINKING WATER TO MOHALLAH JAGAN NATH PURA, PESHAWAR

***7293. Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the supply of drinking water to Mohalla Jagannath Pura, Peshawar City is made through a pipe line of only 2 inch diometer ;

(*b*) whether it is a fact that the inhabitant of the said Mohallah are not receiving adequate supply of water through the said pipe line ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to replace the said pipe line by a new one of bigger size in order to ensure adequate water supply to the said Mohallah; if so, when ; if not, reasons therefor ?

وزیر بنیادی و جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) :

(الف) جی نہیں ۔ محلہ جگن ناتھ پورہ پشاور سٹی کو پانی کی بہم رسانی ایک انچ قطر کی پائپ لائن سے کی جاتی ہے ۔

(ب) جی ہاں ۔ شہر میں موسم گرما کے دوران پانی کی عام کمی ہو جاتی ہے تاہم اہالیان محلہ جگن ناتھ پورہ دوسرے علاقوں میں رہنے والے لوگوں سے زیادہ پانی حاصل کر

رہے ہیں کیونکہ جگن ناتھ پورہ نشیبی علاقہ میں واقع ہے -

(ج) میونسپل کمیٹی نے نئے ٹیوب ویل نصب کرنے کی ایک سکیم مرتب کی ہے جب اس سکیم پر مکمل ہونے کے بعد عمل درآمد شروع ہوگا تو پانی کی مقدار کافی حد تک بڑھ جائے گی -

---

CONSTRUCTION OF CABINS ALONG ROADS FOR HAWKERS IN IMPORTANT CITIES

*7314. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that petty Hawkers are carrying on their business on the foot paths of important road of Karachi, Hyderabad, Lahore, Lyallpur and Rawalpindi ;

(*b*) whether it is a fact that the said hawkers are doing their business on foot paths because of the non availability of shops, cabins, etc ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to undertake the construction of cabins in all the said cities for the purpose ?

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) :

(الف) کسی حد تک درست ہے -

(ب) یہ وجہ ہو سکتی ہے - لیکن خوانچہ فروشوں سے استفسار نہیں کیا گیا -

(ج) حکومت کیبن بنانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ یہ متعلقہ کمیٹی کا فرض ہے -

---

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

SCREENING OF OFFICERS OF BASIC DEMOCRACIES DEPARTMENT

185 **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government Department be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a declaration was made by him in Lahore on 25-4-1964 that screening of officers of Basic Democracies Department will be undertaken in the very near future; if so, the class of officers who are likely to be screened;

(*b*) whether only one Screening Committee will be constituted for the whole of the province or Zonaly Provisional Committees will be constituted for the said purpose; and in the former case whether the zones will be given representation in the committee;

(*c*) whether the Screening Committee/Committees have been constituted; if so, the names of members of the said Committee/Committees and in case the said Committee/Committees have not so far been constituted, the time which these will be constituted?

Minister of Basic Democracies (Mr Abdul Ghaffar Khan Pasha): (*a*) Yes. The screening will be done under the West Pakistan Local Councils and Municipal Committees Servants (Further Usefulness in Service) Rules, 1963. These rules apply to the servants of local councils at two stages namely:—

(*i*) when an official is about to complete twenty five years of service qualifying him for retirement; and

(*ii*) when an official is about to complete the fifty fifth year of his age.

(*b*) Reference is invited to rule 4 of the aforesaid Rules under which a Review Committee is to be set up for every local council. In these circumstances, the question of setting up of zonal/divisional committees for the purpose does not arise.

(*c*) The Committees have been constituted or are being constituted by the Controlling Authorities in respect of all Municipal Committees and Local Councils under their control. As there is one Committee for each local body, it is not possible to give the names of the members of such Committees for all local councils which number about 4000.

MEDICINES PURCHASE BY DISTRICT COUNCIL, THARPARKAR FOR KILLING SNAKES AND OTHER POISONOUS INSECTS

188. Mir Haji Muhammad Bux Talpur: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state that the total expenditure incurred by District Council, Tharparkar, on the parchase of medicines for killing snakes and other poisonous insects from 1955 to 1964?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha): No expenditure has been incurred from 1955 to 1964 on medicines for killing snakes and other poisonous insects. However anti-snake bite medicines are available in all the dispensaries of the District Council.

PRIVILEGE MOTION

FAILURE OF GOVERNMENT TO LAY BEFORE THE ASSEMBLY THE REPORT AND MEMORANDUM OF PUBLIC SERVICE COMMISSION

Mr. Speaker : There is a notice of privilege motion from Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar (Sialkot-I) : Sir I beg to raise a question of the privilege of the Assembly so far as the Provincial Government has failed to lay before the Provincial Assembly the Report and Memorandum of the Provincial Public Service Commission for the year 1963 as required under Article 189 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, and thus has committed a breach of privilege of the Assembly as conferred by the Constitution.

جناب والا ۔ ہمارے آئین میں اس اسمبلی کے چند حقوق متعین کئے ہوئے ہیں جن میں سے ایک حق اور بڑا قیمتی حق یہ بھی ہے کہ پبلک سروس کمیشن سال کے آخر میں ایک رپورٹ مرتب کرے اپنی کارگذاری کے متعلق اور وہ رپورٹ اگلے سال کی ۱۵ جنوری تک پراونشل گورنمنٹ کے حوالے کر دی جائے۔ جہاں تک کہ آئین کے اتنے حصے کا تعلق ہے پراونشل اسمبلی کو اس سلسلے میں کوئی حق یا مراعات حاصل نہیں ہیں لیکن اس کے اگلے حصے میں حکومت پر یہ لازم ہے کہ وہ اس رپورٹ کو ۱۵ جنوری کے بعد ہونے والے اجلاس میں پیش کرے ۔

جناب والا ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ اس ایوان کا اجلاس اس سال فروری میں منعقد ہوا غالباً ۲۰ فروری تھی کہ وہ ڈیڑھ ماہ سے زیادہ عرصے تک جاری رہا تو اس لئے حکومت کے لئے لازم تھا اگر ان کے دلوں میں اس آئین کا ذرہ بھر بھی احترام ہے کہ وہ اس رپورٹ کو اس ایوان کے سامنے پیش کرتے اگرچہ صبح شام اس ایوان میں اس آئین کے قصیدے گائے جاتے ہیں لیکن جب اس پر عمل کرنے کا موقع آتا ہے تو یہ حال ہے کہ آج تک وہ رپورٹ اس ایوان کے سامنے پیش نہیں کی گئی ۔

جناب والا ۔ میں آپ کی خدمت میں آئین کے متعلقہ آرٹیکل کو پڑھتا ہوں تاکہ یہ بات واضح ہو جائے کہ جو کچھ میں نے عرض کیا ہے آیا وہ آئین کے مطابق ہے یا نہیں آرٹیکل ۱۸۹ میں لکھا ہے ۔

"189. (1) Each Commission shall, not later than the fifteenth day of January in each year, prepare a reprot on its activities during the year ending on the previous thirty-first day of December and submit the report :–

(*a*) in the case of Central Public Service Commission - to the President ; and

(*b*) in the case of the Public Service Commission of a Province - to the Governor of the Province.

(2) The report shall be accompanied by a memorandum setting out, so far as is known to the Commission :—

(*a*) the cases, if any, in which its advice was not accepted, and the reasons why the advice was not accepted ; and

(*b*) the cases where the Commission ought to have been consulted but was not consulted, and the reason why it was not consulted "

Now, this clause, *i. e.*, clause (3), is relevant to the subject.

"(3) The President or the Governor, as the case my be, shall cause the report..... ....."

Kindly note that the word used here is "shall".

"..... and memorandum to be laid before the National Assembly or the Provincial Assembly, as the case requires, at the first meeting of the Assembly held after the thirty-first day of January in the year in which the report was submitted."

تو جناب والا - اس آئین میں خصوصیت سے یہ حق اس ایوان کو بخشا گیا ہے کہ ۱۵ جنوری کے بعد جب بھی اس کا اجلاس بلایا جائے تو یہ رپورٹ اس ایوان کے سامنے پیش کی جائے اگرچہ مجھے معلوم ہے کہ آج ہمارے ریکس میں وہ رپورٹ پہنچ گئی ہے لیکن officially ایجنڈے پر ابھی کچھ وقفہ کے بعد محترم وزیر قانون اس کو پیش کرینگے - میری رائے میں اگر کل میں یہ پریولج موشن نہ دیتا تو یہ رپورٹ آج ہمارے ریکس میں نہ آتی - یہ پریولج ۲۰ فروری سے لے کر آج تک continue کر رہا ہے تو اس کے متعلق میں اپنے دوستوں سے درخواست کروں گا کہ جب آپ question put کریں تو اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے اس موشن کی حمایت کریں -

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : I thought that the Leader of Opposition will not press his motion but, as it appears, he is doing it, it is necessary to place few facts before the House. The Leader of the Opposition has read Article 189 of the Constitution, which is the relevant Article on the subject, and it is conceded that it is the Constitutional requirement that the Provincial Government must

place before the Assembly the Report of the Public Service Commission alongwith the Memorandum. The short facts are that the Provincial Government, as such, have not been in default. On the other hand, as soon as they received the Report from the Public Service Commission, the Provincial Government wrote back to say that it was not only the Report but Memorandum as well which the Public Service Commission was required to submit and which had got to be placed before the House. The Memorandum has been received from the Public Service Commission only yesterday. As soon as we received the Memorandum, I immediately moved in the matter and gave instructions for the laying down of this Report alongwith the Memorandum before the Assembly.

The delay undoubtedly is there because the Constitution has laid down a particular dead line and a specific date has been fixed. To that extent, undoubtedly, there is default but I assure the Leader of Opposition that this default in not coming up of the Report, alongwith the Memorandum, before the Assembly, as required by the Constitution, is not deliberate or there was nothing to keep back from the Assembly. The Memorandum has now been placed before the Assembly and I again assure the Leader of Opposition and the members of this House that, far from it, the Provincial Government has not been guilty of any negligence in this connection and as soon as the Report was received it was placed before the House. Suffice it to say, the Public Service Commission has been reminded that this is their Constitutional obligation as well as the obligation of the Provincial Government and that in future they should take note of it.

The Commission is an independent organization, a Department of the Government, and as the Leader of Opposition knows, the Government rather feel very reluctant not to take any action which might be misconstrued and taken as undue interference with the functioning of the Public Service Commission. I, therefore, again assure the Leader of Opposition that there was no default on the part of the Provincial Government as soon as the report was received it was placed before the Assembly. Khawaja Sahib undoubtedly should be, and I join issue with him, over-zealous about the Constitutional rights of this House and I will always join hands with him to see that those Constitutional rights are not impaired in any way. My sympathies, my support and my everything that I could possibly do under the Constitution and the rules, will always be with him. The Leader of Opposition himself is in default. As the Constitution says, this Report should have been laid before the Assembly in January. Although we met in January, we met in February, we met in March and we met in April but the Leader of Opposition did not wake up at that time. So, if he could delay in remembering or having his Constitutional rights in force for three months, I would appeal to him to condone this omission of the Public Service Commission. I again submit that the Provincial Government is absolutely not at fault and they have placed this Report, alongwith the Memorandum, before the Assembly at their earliest possible opportunity.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : May I ask when this report was received by you ?

Minister of Law : In February this year and immediately the Service Commission was written that it was not the Report alone but the memorandum as well which they have got to send, which along with the Report is to be laid on the table of the House.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱)۔۔جناب والا ۔ مجھے اس بات پر دلی خوشی ہوئی ہے ۔ کہ محترم وزیر قانون نے اس ایوان کے اس قیمتی حق کو جس طرح نقصان پہنچا ہے ۔ اس پر اظہار افسوس کیا ہے ۔ اور آئندہ اس ایوان کو یقین دلایا ہے کہ اس قسم کی omission نہیں ہوگی ۔ مجھے افسوس ہے کہ پبلک سروس کمیشن نے جیسا کہ وزیر قانون کے بیان سے ظاہر ہے ۔ اپنے فرض میں کوتاہی کی ہے ۔ ان کی رپورٹ پندرہ جنوری سے پہلے آنی چاہئے تھی ۔ اور جناب وزیر قانون فرما رہے ہیں کہ رپورٹ بارہ فروری کو آئی تھی ۔ اور ان کی رپورٹ کے ساتھ میمورنڈم آنا چاہئے تھا ۔ اور جیسا کہ وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے ۔ میمورنڈم کل ہی موصول ہوا ہے ۔ بہرحال چونکہ میرے دوست نے اس ایوان کے وقار کو بلند رکھنے اور اس کے استحقاق کو قائم رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے ۔ اس لئے میں مناسب نہیں سمجھتا ہوں ۔ کہ میں اس پرولج موشن کو press کروں ۔

Mr. Speaker: The motion is not pressed. But I may point out one thing that this Report could be presented to the House without Memorandum. Memorandum could be placed in due course.

ADJOURNMENT MOTION

KEEPING IN CELL OF DR. NAZIR AHMAD, AMIR, JAMAAT-E-ISLAMI, D. G. KHAN

Mr. Speaker: There is an adjournment motion from Rao Khurshid Ali Khan which was deferred for today. It has already been moved.

وزیر جیل خانہ جات۔۔(میاں محمد یسین خان وٹو) جناب والا ۔ اس سلسلے میں مجھے جو اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ اس کے مطابق ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو جس طرح کہ تحریک التوا کے الفاظ سے ظاہر ہے ۔ اور تحریک التوا میں یہ الفاظ درج ہیں کہ

"Due to keeping in a Cell of Dr. Nazir Ahmad."

تو اس کے متعلق وضاحت یہ کی گئی ہے ۔ کہ ان کو دن کے وقت بھی آزادی ہوتی ہے ۔ کہ وہ جس طرح چاہیں پھریں۔ اور انہیں رات کو باہر سونے کی اجازت ہے ۔ اور پھر انہیں بجلی کے پنکھے کے استعمال کی بھی اجازت ہے دے دی گئی

ھے ۔ میں اس معزز ایوان کی اطلاع کے لئے عرض کرونگا ۔ کہ رولز میں چونکہ وضاحت نہیں تھی ۔ اس لئے ممکن ھے کہ کسی کو کوئی دقت پیش آئی ھو ۔ لیکن حکومت کی طرف سے یہ سرکلر جاری کر دیا گیا ھے ۔ کہ جماعت اسلامی کے جتنے بھی detenues ھیں ۔ انہیں رات کے وقت باھر سونے کی اجازت دی جائے ۔ میرے خیال میں میری اس وضاحت کے بعد فاضل ممبر اپنی تحریک التوا واپس لے لیں گے ۔

مسٹر حمزہ ــ پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر ۔ وزیر جیل خانجات نے فرمایا ھے ۔ کہ ایک سرکلر جاری کر دیا گیا ھے ۔ جس کے تحت یہ حکم دیا گیا ھے کہ وہ تمام نظربند جو کہ جماعت اسلامی سے تعلق رکھتے ھیں ۔ انہیں باھر سونے کی اجازت دی جائے ۔ کیا آپ اس قسم کا فیاضانہ سلوک دوسرے نظربندوں کے ساتھ نہیں کریں گے ۔

Mr. Speaker : The member should put a question. It is not a Point of order.

وزیر جیل خانہ جات ــ اس کے مطابق ھر جگہ فیاضانہ سلوک روا رکھا جاتا ھے ۔

مسٹر سپیکر ــ آپ اس کو press کرنا چاھتے ھیں ؟

راؤ خورشید علی خان ــ کیا تحریک التواء میں دئے گئے واقعات صحیح تھے ؟

وزیر جیل خانہ جات ــ ان کے الفاظ یہ ھیں ۔ جناب والا ۔ اگر آپ اجازت دیں ۔ تو جو اطلاع مجھے موصول ھوئی ھے ۔ میں exactly وھی پڑھے دیتا ھوں ۔

I may read out the information. It is this :—

> "I have contacted the Superintendent of Jails, Dera Ghazi Khan. He has intimated that detenu Dr. Nazir Ahmed is not located in the Cell but is allowed to move freely during day time. During night he is also allowed to sleep outside in the open. He has also been allowed to use an electric table fan provided by him."

This is the exact information about Dr. Nazir Ahmed.

Rao Khurshid Ali Khan : Sir, I do not press my motion.

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

Haji Abdul Majid Jatoi : Sir, there is no quorum.

Mr. Speaker : Let there be a count.....(After count). The House is not in quorum. Let the bells be rung. (After a short-while). The House is in quorum.

BILLS

COURT FEES (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : Sir, I beg to present the Report of the Standing Committee on Revenue on the Court Fees (West Pakistan Amendment) Bill, 1963.

Mr. Speaker : The Report stands presented.

WEST PAKISTAN WILD LIFE PROTECTION (AMENDMENT) BILL

Minister of Food and Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : Sir, I beg to present the Report of the Standing Committee on Food and Agriculture on the West Pakistan Wild Life Protection (Amendment) Bill, 1964.

Mr. Speaker : The Report stands presented.

COLONIZATION OF GOVERNMENT LANDS (PUNJAB) (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : Sir, I beg to present the Report of the Standing Committee on Revenue on the Colonization of Government Lands (Punjab) (West Pakistan Amendment) Bill, 1964.

Mr. Speaker : The Report stands presented.

WEST PAKISTAN MUSLIM PERSONAL LAW (SHARIAT) APPLICATION (AMENDMENT) BILL

Chaudhri Muhammad Ibrahim : Sir, I beg to present the Report of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the West Pakistan Muslim Personal Law (Shariat) Application (Amendment) Bill, 1963. (Bill No. 1 of 1963).

Mr. Speaker : The Report stands presented.

WEST PAKISTAN MUSLIM PERSONAL LAW (SHARIAT) APPLICATION (AMENDMENT) BILL

Nawabzada Iftikhar Ahmed Khan : Sir, I beg to present the Report of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the West Pakistan Muslim Personal Law (Shariat) Application (Amendment) Bill, 1964. (Bill No. 35 of 1964).

Mr. Speaker : The Report stands presented.

MOTOR VEHICLES (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL

Mr. Abdur Raziq Khan : Sir, I beg to present the Report of the Standing Committee on Communications and Works on the Motor Vehicles (West Pakistan Amendment) Bill, 1963.

Mr. Speaker : The Report of the Standing Committee on Communications and Works on the Motor Vehicles (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, stands presented to the House.

MOTOR VEHICLES (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL

مولانا غلام غوث۔۔جناب میں مسودہ قانون ترمیم مغربی پاکستان موٹر گاڑیاں ۱۹۶۳ء کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے مواصلات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : The Report of the Standing Committee on Communications and Works on the Motor Vehicles (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, stands presented to the House.

WEST PAKISTAN BUS STANDS AND TRAFFIC CONTROL (LAHORE) (REPEAL) BILL

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I beg to present the Report of the Standing Committee on Local Government on the West Pakistan Bus Stands and Traffic Control (Lahore) (Repeal) Bill, 1964.

Mr. Speaker : The Report of the Standing Committee on Local Government on the West Pakistan Bus Stands and Traffic Control (Lahore) (Repeal) Bill, 1964, stands presented to the House.

REPORT OF WEST PAKISTAN PUBLIC SERVICE COMMISSION

Parliamentary Secretary Services & General Administration (Chaudhri Sultan Mahmood) : Sir, under Article 189 of the Constitution I lay on the Table the Annual Report on the working of the West Pakistan Public Service Commission for the year 1963 along with the requisite memorandum.

ORDINANCES

PUNJAB SOIL RECLAMATION (WEST PAKISTAN AMENDMENT) ORDINANCE

Mr. Speaker: Next item on the agenda is the resumption of discussion on the motion moved by a Minister that the Assembly do approve of the Punjab Soil Reclamation (West Pakistan Amendment) Ordinance, 1964.

Mr. Hamza may please resume his speech.

مسٹر حمزہ (لائلپور - ٦)۔جناب سپیکر - کل خواجہ محمد صفدر صاحب نے مسئلہ کی اہمیت اور اس کے خوفناک نتائج سے آگاہ کرنے کے لئے یا اس کا احساس دلانے کے لئے اس ایوان کے سامنے اعداد و شمار پیش کئے تھے جن سے ظاہر ہے کہ سیم اور تھور نے کس طرح ہماری زرعی معیشت کو تباہ کیا اور کس تیزی سے یہ اس کو مزید تباہ کر رہی ہے - آپ کو علم ہو گا کہ مغربی پاکستان کے صوبہ میں مجموعی طور پر ۲ کروڑ ۴۰ لاکھ ایکڑ زمین سالانہ نظام آبپاشی کے تحت آتی ہے - اور اس میں سے ایک کروڑ ۱۰ لاکھ ایکڑ سیم اور تھور سے متاثر ہو چکی ہے اور ایک کروڑ ۶۰ لاکھ ایکڑ جزوی طور پر متاثر ہو چکی ہے - اس صورت حال کا جو کہ اس وقت اس ملک میں رو نما ہو چکی ہے کا جائزہ لیں کہ ایک ایسا زرعی ملک جس کی بیشتر آبادی کا انحصار زراعت پر ہے اور جس کی دولت کا بیشتر حصہ زراعت سے حاصل ہوتا ہے اور وہ ملک زرعی اجناس کی کمی کا شکار بھی ہو - اگر اس کے اندر اس قسم کی صورت حال پیدا ہو جائے تو وہ وبائے ناگہانی سے کسی طور پر بھی کم نہیں ہو سکتی اس اجتماعی نقصان اور خطرہ کے علاوہ ہم اس چیز کو بھی سامنے رکھیں کہ اس ملک کی بیشتر آبادی پہلے ہی زبون حالی کا شکار ہے اور ان کی زمینیں اس سے متاثر ہوتی جا رہی ہیں ہمارے ملک میں معاشی حالت اس قسم کی ہے کہ غریبوں کے لئے متبادل ذریعہ معاش مہیا کرنا تقریباً نا ممکن ہے - اس طرح ان کو مزید مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے - افسوس اس سے بڑھ کر اس چیز کا ہے کہ ہماری گورنمنٹ

نے اس مسئلہ کے حل کرنے کے لئے آمرانہ اختیارات لئے اور بے پناہ وسائل حاصل کرنے کے باوجود بلکہ میں کہوں گا اس غریب قوم سے ہتیانے کے باوجود بجائے اس کے کہ خاطر خواہ نتائج بر آمد ہوتے حالت پہلے سے بھی دن بدن بگڑ رہی ہے اور اس سے بڑھ کر افسوس اس امر کا ہے کہ بجائے اس کے کہ ایک ایک کوڑی کو سوچ سمجھ کر یا احتیاط سے خرچ کیا جاتا ہماری گورنمنٹ نے محکموں پر محکمے قائم کر کے اور نئے نئے ادارے پیدا کر کے فضول خرچی کا نیا معیار اور نئی مثالیں قائم کی ہیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک طرف تو ملک کا دیوالہ نکل گیا ہے اندرون ملک ہماری اقتصادی حالت بدتر ہو چکی ہے ۔ باہر کی دنیا میں اس مسئلہ سے پیدا کردہ مسائل کی بناء پر ۔ اسی مسئلہ سے پیدا کردہ مشکلات کی بناء پر یا اس مسئلے کی بناء پر ہمیں دوسرے ملکوں پر سہارا کرنا پڑا ہے ان سے قرض لینا پڑا ہے اور بعض معاہدات کرنے پڑے ہیں جن سے ہماری آزادی کو دھکا لگا ۔ ہمارے بیرونی وقار کو دھکا لگا ۔ ہماری آزادی کو خوفناک حد تک نقصان پہنچا ہماری سالمیت کو بھی خطرہ پہنچا ۔ اس کے باوجود گورنمنٹ نے اس قدر غلط پالیسیاں اپنائیں اور اس قسم کی فضول خرچی ۔ اور ملک اور قوم کے سرمایہ کے ساتھ بے اعتنائی کا اظہار کیا گیا کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی مثال دوسرے ممالک میں بھی شاذونادر کہیں ملے گی ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ بجائے اس کے کہ اس صورت حال کے پیش نظر انتہائی کفایت شعاری سے کام لیا جاتا گورنمنٹ نے اس قسم کے محکمے بنائے اور محکمے بنا کر اس قسم کے رولز اینڈ ریگولیشنز بنائے کہ بجائے اس کے کہ وہ افسران ۔ وہ اہل کاران جن کے ذمہ یہ کام سونپا گیا تھا وہ دل جمعی سے اپنے فرائض کو ادا کرتے ۔ بجائے اس کے کہ وہ خوش اسلوبی سے کام کو سر انجام دیتے گورنمنٹ نے ایسے حالات پیدا کئے آپس کی رسہ کشی کا شکار ہوئے ۔ موجودہ قانون میں چیئرمین Soil Reclamation

Board کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ضرورت کے تحت جب بھی چاہے کسی بھی آدمی کو کسی عہدہ پر تعینات کر سکتا ہے ۔ ہمارے آئین کے تحت جیسا کہ آج کی جناب خواجہ محمد صفدر کی تحریک استحقاق سے ظاہر ہے صوبائی پبلک سروس کمشن کو کس قدر اہمیت دی گئی ہے اور اہمیت محض اس بناء پر دی گئی ہے کہ وہ اس ملک کی انتظامیہ مشینری چلانے والے افسران کی تعیناتی میں ان کی کار گذاری دیکھنے میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہے اور اس پر بھی پابندی ہے کہ ایک سال کے بعد ایوان کو مطلع کرے کہ اس نے سال بھر کیا کیا اور اس کو کن کن مسائل کا سامنا ہوا اور دقتیں در پیش ہوئیں ۔

لیکن اس اہم ادارے کو موجودہ گورنمنٹ نے ایک نیم خود مختار بورڈ بنایا ۔ اس کا مقصد محض ایک ہے کہ ان تمام اداروں کو جن کے پاس بے پناہ وسائل ہیں ۔ بہت زیادہ اختیارات ہیں من مانیاں کر سکیں ۔ اس ملک اور قوم کے روپیہ یا دولت کے ساتھ یا وسائل کے ساتھ من مرضی کریں ۔ اس سے مذاق اڑائیں ۔ جناب سپیکر ۔ حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ بھی گورنمنٹ کرتی ہے اگر ایک فرض شناس حکومت کے ہاتھ میں ملک کی باگ ڈور ہوتی تو اس سے فائدہ بالاخر عوام کو پہنچتا ۔ اگر نا فرض شناس حکومت ہو اور ایسی حکومت ہو جس قسم کی آج اللہ تعالیٰ نے ہم پر مسلط کی ہوئی ہے اس کا نتیجہ بالاخر کیا ہو گا ؟ جو کوئی لغزش ہوتی ہے ۔ غلطیاں ہوتی ہیں ۔ کوتاہیاں ہوتی ہیں اس کا نتیجہ بالاخر قوم ہی بھگتی ہے ۔ خصوصاً پاکستانی قوم جو بہت غریب ہے ۔ تمام منصوبے جن کو چلانے کے لئے پہلے ہی وسیع اختیارات لئے ہوئے ہیں جب ان تمام منصوبوں کو عملی جامہ پہنائیں گے ۔ تو بے تحاشا خرچ کرنے کے باوجود وسیع اختیارات کے باوجود نتیجہ کچھ نہیں نکلے گا ۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ بہت سے ایسے ٹیوب ویل نصب کئے گئے ہیں جن کا پانی آبپاشی کے لئے مفید نہ

تھا ۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہم نے مناسب تحقیقات کی تھی لیکن بعد میں اندازے کے خلاف پانی مناسب بر آمد نہ ہوا ۔ لیکن میں ان سے پوچھتا ہوں ۔ کہ عام افراد اور گورنمنٹ میں کچھ فرق ہے ۔ آپ کے پاس اتنے وسیع وسائل اور اتنے وسیع ذرائع تھے اس کے باوجود ایسی صورت حال کیوں رو نما ہوئی ۔ بہت سے ٹیوب ویل بجائے اس کے کہ وہ ہمارے لئے کار آمد ثابت ہوتے نقصان دہ ثابت ہوئے ۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ان تحقیقات پر جو روپیہ صرف کیا گیا وہ بے کار ضائع ہوا ۔ اور اسی وجہ سے لاکھوں روپیہ جو ٹیوب ویل نصب کرنے پر خرچ ہوا وہ بھی بیکار گیا ۔ اکارت گیا ۔ بعض جگہ حالت یہ ہے ٹیوب ویل چالو ہو جاتا ہے ۔ اس میں سے پانی نکلنا شروع ہو جاتا ہے لیکن یہ پانی دریا تک لے جانے کے لئے نالہ موجود نہیں ہے ۔ پبلک کو مجبور کیا جاتا ہے کہ اس پانی کو آبپاشی کے لئے استعمال کریں ۔ اگر لوگ مجبوراً ایسا کرتے ہیں تو ان کی زمینیں مزید ضائع ہوتی ہیں ۔ آپ کو علم ہے کہ ہمارے ملک کے دو حصے ہیں مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان ۔ مغربی پاکستان کی حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ پبلک کو جس قدر دبا سکتے ہو دباؤ ۔ انہوں نے عوام کے کیڑوں کا گلہ سمجھ رکھا ہے ۔ مشرقی پاکستان میں حالات مختلف ہیں ۔

Mr. Speaker : There should be no general discussion and comparison between West Pakistan and East Pakistan.

مسٹر حمزہ ــــ جناب سپیکر ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ غلطی ان کی ہوتی ہے ۔ روپیہ انہوں نے ضائع کیا اور خمیازہ قوم بھگتی ہے ۔ پبلک (زمیندار) وہ جو عام طور پر چھوٹے چھوٹے قطعات کے مالک ہیں ۔ جو پہلے ہی سیم اور تھور کا شکار ہو چکے ہیں ۔ مزید تباہ ہو رہے ہیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان اگر نیکی کرنے پر آ جائے

تو فرشتوں سے بھی آگے بڑھ جاتا ہے ۔ اگر کسی کو نقصان پہنچانے یا برائی کرنے پر تل جائے تو شیطان بھی اس سے پناہ مانگتا ہے ۔

وزیر زراعت ــــ حکومت پناہ مانگتی ہے ۔

مسٹر حمزہ ــــ اگر حالات یہی ہیں کہ ان سے ٹیکس بھی لیتے ہیں ۔ انہیں فرمانبردار ہونے پر مجبور کرتے ہیں ۔ ان کو بولنے بھی نہیں دیتے اور ان کا پیٹ بھی کاٹتے ہیں ۔ جناب والا ۔ ان کو آبپاشی کے لئے جو پانی مہیا کرتے ہیں وہ پانی بھی نمکین ہوتا ہے ۔ جس سے زمین بالکل خراب ہو جاتی ہے ۔ وہ پانی دیتے ہیں چاہے کار آمد ہو یا نقصان دہ پھر حکم دیتے ہیں کہ اس کی قیمت volume کے مطابق وصول کرنی ہے ۔ ان انسانوں سے بھیڑ بکریوں جیسا سلوک ہوتا ہے ۔ چک غلاماں میں بہت سی بھیڑ بکریاں امپورٹ کر کے پالی ہوئی ہیں ۔ ان سے بھی کہیں زیادہ برا سلوک انسانوں سے روا رکھا جاتا ہے ۔ جناب والا ۔ پانی مہیا کیا جاتا ہے اور volume basis پر اس کی قیمت وصولی کی جاتی ہے چاہے ٹیول ویل چلے یا نہ چلے ۔ اپریٹر وہاں موجود ہو یا نہ ہو ۔ اور زمینداروں کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ اس کی قیمت ادا کریں ۔

جناب والا ۔ میں پوچھتا ہوں کہ ان تلخ تجربات کے باوجود اتنی ناکامیوں کے باوجود اور اس چیخ و پکار کے باوجود آپ کو کیوں ضرورت محسوس ہوئی کہ آپ ایسے قانون کو تمام مغربی پاکستان پر لاگو کریں ۔ آپ کو پہلے ہی علم ہے ۔ آپ ضرور سنتے ہیں ۔ اگر آپ کے کان بند نہ ہو گئے ہوں ۔ اگر آپ دیدہ دانستہ سننے سے انکار نہ کرتے ہوں تو آپ ضرور سنتے ہوں گے کہ سندھ ہو یا فرنٹیئر ایک یونٹ بنانے کے بعد انتظامیہ نے جو کچھ گل وہاں کھلائے لوگ اس سے سخت بیزار ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ اس بیزاری کے باوجود اس چیخ و پکار

کے باوجود جو پہلے ھی اس قانون کی بناء پر سابقہ پنجاب میں موجود ھے خدا جانے ایک یونٹ سے اس قدر دشمنی کیوں ھو گئی ھے ۔ کہ اس کو سارے صوبے پر لاگو کیا جا رھا ھے ۔

Mr. Speaker : Mr. Hamza may please reserve this subject for the general discussion and say some thing about Soil Reclamation.

مسٹر حمزہ—جناب والا ۔ میں ان سے پوچھتا ھوں کہ ان کو مزید ناراض اور خفا کرنے کی کیا ضرورت ھے ۔ جناب وزیر قانون اس ایوان میں فخریہ کہتے ھیں کہ میں پہلے بھی یونٹ کی حمایت میں تھا اور اب بھی ھوں ۔ میں ان سے عرض کرتا ھوں کہ ایک یونٹ پر احسان کیجئے ۔ کم از کم پسماندہ علاقوں پر اس قسم کا قانون اگر نافذ کرنا ھے ۔ تو اس کے ساتھ ھی اس قسم کے انتظامات کیجئے جن سے ان کی فلاح و بہبود ھو ۔ جن سے ان کو فائدہ پہنچے ۔ لیکن سابقہ تلخ تجربات کے پیش نظر ان کو مزید تختہ مشق نہ بنائیے ۔

جناب سپیکر ۔ حقیقت یہ ھے کہ آج ھمارے ملک کی حالت ایسی ھے ۔ میں ایک سابقہ افسوسناک حادثہ کی طرف اس ایوان کی توجہ مبذول کراؤں گا ۔ اس ملک کی حالت اس گاڑی کی سی ھے جو کئی سال پہلے دوسری گاڑی کے ساتھ گھیمبر (ضلع منٹگمری) کے مقام پر ٹکرا گئی تھی اور سینکڑوں انسانی جانیں ضائع ھوئیں ۔ لوگ چیخ و پکار کر رھے تھے لیکن وھاں اس قسم کے لوگ بھی آ موجود ھوئے جس قسم کے لوگ آج حکومت پر قابض ھیں ۔ جو آج بر سر اقتدار ھیں ۔ لوگ چیخ و پکار کر رھے تھے بعض مر چکے تھے بعض مر رھے تھے ۔ لیکن کچھ لوگ آئے اور انہوں نے لوٹنا شروع کیا ۔ حقیقت یہ ھے کہ ملک انتہائی نا ساز گار حالات سے دو چار ھے ۔

Mr. Speaker : I may point out that the member is not relevant.

مسٹر حمزہ—جناب والا ۔ اس مثال سے حکومت کے طریقہ کار

کے متعلق کوئی بہتر مثال پیش نہیں کی جا سکتی ۔ انہوں نے جو سلوک اس قوم کے ساتھ کیا ہے وہ لٹیروں کا سا سلوک ہے ۔

جناب والا ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں تقریر ختم کرتا ہوں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات۔۔۔جناب سپیکر ۔ میں چاہتا تھا کہ خواجہ صاحب بھی یہاں موجود ہوتے تاکہ میں ان کو ان کی محنت کی داد دیتا ۔

Begum Jahan Ara Shahnawaz: There is no quorum in the House.

Mr Speaker: Let the bells be rung. (The bells were rung). The House is in quorum.

وزیر آبپاشی و برقیات۔۔۔جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ میں خواجہ صاحب کو داد دیتا ہوں جن کی اکیلی جان پر اتنا بوجھ آ پڑا ہے ۔ میرا خیال ہے کہ وہ رات کو بھی کافی دیر تک جاگتے ہونگے ۔ اور وہ اس طرح اعداد و شمار اکٹھے کر کے نہ صرف آپوزیشن کی خدمت کرتے ہیں بلکہ سارے ہاؤس کی خدمت کر رہے ہیں ۔ لیکن ان سے ایک گلہ بھی ہے ۔ اور وہ یہ کہ جب وہ اعداد و شمار اکٹھے کر رہے ہوتے ہیں ۔ تو ان کی نظر ان اوراق پر تو پڑتی ہے جو پاکستان کی سترہ سالہ تاریخ میں پہلے دس سال کے دوران سیاہ بنائے گئے تھے ۔ اور جن کو دھونے کی ہم کوشش کر رہے ہیں ۔ وہ اکثر ان سیاہیوں کی طرف انگشت نمائی کرتے ہیں ۔ دراصل میں بھی اس قافلے میں شامل تھا اور اپنے آپ کو اس سے الگ نہیں سمجھتا تھا ۔ لیکن افسوس اس امر کا ہے کہ ان کی نظر اس روشنی کی طرف نہیں جاتی جو ۱۹۵۸ء سے لیکر آج تک پھیلی ہے ۔ اور خاص طور پر وہ سفید اوراق جو موجودہ حکومت نے اس ملک کی تاریخ میں شامل کئے ہیں ۔ میں جناب کی وساطت سے خواجہ

صاحب اور اس ہاؤس کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے قبل تھور affected رقبہ ۱۵.۲ فیصد تھا ۔

خواجہ محمد صفدر ــــ جناب والا ۔ یہ اعداد و شمار کیا ظاہر کرتے ہیں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ــــ percentage of gross culturable area. اور جب خواجہ صاحب اور ان کی regime نے جب کہ حکومت برے ہاتھوں میں تھی تو اس وقت اس کی percentage ۱۹.۴ تھی ۔ اور ۶۱-۱۹۶۰ء میں یعنی تین سال بعد جب کہ بقول ان کے میں حمزہ صاحب کی طرف اشارہ نہیں کرتا ۔ میرا گلہ صرف خواجہ صاحب سے ہے ۔ ۱۹۶۱ء میں یہ percentage ۱۰ سے کم ہو کر ۱۷.۴ ہوگئی ۔

جناب والا ۔ یہاں میں ایک اور چیز بھی واضح کرنا چاہتا ہوں ۔ ہماری اس پاک سرزمین کا غربی صوبہ جس میں ۱۹۵۴ء تک صوبہ سرحد بھی موجود تھا ۔ سندھ بھی تھا ۔ ریاست بہاولپور اپنی جگہ تھی اور پنجاب اپنی جگہ تھا ۔ کسی صوبائی حکومت نے اس کی طرف دھیان بھی نہ دیا کہ سیم یا تھور کی بھی کوئی مصیبت ہے یا نہیں ۔ حالانکہ تقسیم ملک سے پہلے بھی یہ مصیبت تھی ۔ اور میں جناب سپیکر صاحب کے توسل سے خواجہ صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ survey اور investigation پر ایک پیسہ بھی خرچ نہ کیا گیا ۔ یہ سیم اور تھور کی survey اور investigation نہ سندھ نے کی ۔ نہ صوبہ سرحد نے کی اور نہ ہی بہاولپور نے کی ۔ البتہ پنجاب ریجن میں چج اور رچنا کی ایک دو سکیموں پر کچھ کام ہوا ۔

جناب من ۔ first five year plan جسے مرتب کرنے کا سہرہ ان حضرات کے سر ہے جو ۱۹۵۸ء تک حکمراں تھے ۔ اس پنجسالہ منصوبے میں اس کام کے لئے تیرہ کروڑ روپیہ provide کیا گیا ۔ لیکن دو کروڑ روپے سے زیادہ خرچ نہ ہو سکا ۔

As against it sir. خواجہ صاحب اب توجہ سے سن رہے ہیں جس کے لئے میں مشکور ہوں ۔ دوسرے پنجسالہ منصوبے میں جس کا ابھی ایک سال باقی ہے اور چار سال گذر چکے ہیں ۔ اس مصیبت کا مقابلہ کرنے کے لئے آپ کی حکومت نے ۳۲ کروڑ روپیہ provide کیا ۔ اور آپ یہ سن کر خوش ہونگے کہ باوجودیکہ ایک سال ابھی باقی ہے کہ ہم ۳۳ کروڑ روپیہ خرچ کر چکے ہیں ۔

جناب والا ۔ میں نتائج کی طرف بعد میں آؤں گا ۔ ہماری ان کوششوں کے کوئی نتائج برآمد ہوئے ہیں یا نہیں ۔ وہ ایک علیحدہ حصہ ہوگا ۔ میں ہاؤس کا زیادہ وقت نہ لونگا ۔ چونکہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے جس کے سلسلے میں شدید الزامات لگائے گئے ہیں ۔ اس لئے میں خواجہ صاحب کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کرونگا کہ جب وہ کسی چیز کا مطالعہ فرمایا کریں تو مکمل طور پر فرمایا کریں ۔ (تحسین و آفرین)

خواجہ محمد صفدر ــــ جناب والا ۔ جو اعداد و شمار میں نے کل پیش کئے تھے ۔ جناب وزیر یہ فرمائیں کہ وہ درست ہیں یا نہیں ۔ اور اس کے علاوہ جو اعداد و شمار میں نے پیش نہیں کئے ۔ وہ بھی پیش کر دیں ۔ میں انہیں قبول کر لونگا ۔ میں نے جو اعداد و شمار پیش کئے ہیں ۔ وہ فرضی نہیں ۔ وہ تو میں نے ان کی کتابوں میں درج شدہ پیش کئے ہیں ۔ ان کے متعلق یہ فرماویں کہ وہ درست ہیں یا نہیں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات—جناب والا - میں ایک حرف بھی ان سے باہر نہیں کہونگا - خواجہ صاحب نے اپنی بحث کا انحصار ہماری غلطیوں پر یا یوں کہہ لیجئے ہماری ناکامیوں کا انحصار ہمارے ایک کارنامے پر رکھا ہے جس پر میں فخر کرتا ہوں -

کسی حکومت کو (جب میں کسی حکومت کا ذکر کرتا ہوں تو اس سے میری مراد ۱۹۵۸ء سے پہلے کی حکومت ہوتی ہے) کبھی اخلاقی جرأت نہیں ہو سکی کہ وہ اپنی ناکامیوں یا کامیابیوں کا ہر دوسرے یا تیسرے سال جائزہ لیتی رہتی اور پبلک کے سامنے اپنے اعمال نامہ رکھ دیتی -

میں سمجھتا ہوں کہ خواجہ صاحب نے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا - البتہ یہ انہوں نے rightly point of کیا ہے کہ یہ progress ۱۹۶۲-۶۳ء کی ہے - اگر وہ تکلیف گوارا کر کے ایک سوال پیش کر دیتے اور پوچھ لیتے کہ آج کیا حالت ہے تو میں تمام حالات ان کے سامنے رکھ دیتا - کیونکہ مجھے ان سے پورے انصاف کی امید ہے -

خواجہ محمد صفدر—آپ ۱۹۶۳ء اور ۱۹۶۴ء کی figures پڑھیں جو چھپی ہوئی نہیں ہیں -

وزیر آبپاشی و برقیات—آپ کو معلوم ہے دوسرا ۵ سالہ منصوبہ ۱۹۶۰ء میں شروع ہوا - اب میں ۱۹۶۱ء اور ۱۹۶۲ء کی figures پیش کرتا ہوں اگرچہ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ہاؤس کا وقت ضائع ہوگا لیکن چونکہ خواجہ صاحب نے انہیں عمداً چھوڑا تھا اس لئے ان کا پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں -

خواجہ محمد صفدر—نہیں - میں نے ہر سکیم کا ذکر کیا ہے -

Minister of Irrigation : Re-modelling of Jaranwala drainage system

کے بارے میں میرے عزیز نے فرمایا تھا

Slow Progress

اور اس کے آگے وجہ لکھی ہوئی تھی

Shortage of cement. Expenditure Rs.6.57 Lakhs against Nil allocation. There was no allocation, but the Government went on, Naturally, Sir,

اس طرح تو slow progress ہونی ہی چاہئے تھی

Upto 31st March, 1964-Excavation, 98 per cent work done-6 masonary works completed-3 masonary works under construction, expected completion in 1964-65.

یعنی اسی plan کے دوران یہ ختم ہوا

Construction No.2-construction of Mananwala drainage and its branches-Slow Progress-shortage of cement-expenditure Rs.3.95 Lakhs against Nil budget allocation. Now, what is the position to day? Upto 31st March 1964 Excavation 98 per cent-Most of the bridges and water-course crossings completed-a few remaining masonary works are being designed and the scheme will be completed in 1964-65.

مسٹر سپیکر—خواجہ صاحب نے غالباً budget allocation فرمائی تھی

یہ بھی بتاتا ہوں ۔

Minister of Irrigation : Re-modelling of Khur area in R D. 140,000 to 304/500,000. Phase No.2 : Slow progress-shortage of cement-concurrence of the Communication and Works Department for design of A.R. bridge awaited-expenditure Rs.17.71 Lakhs against budget allocation of Rs.25 Lakhs-And what is the position on the 31st March : Excavation 90 per cent. Masonary work to be started after the change in the width of roadway to 24 ft is approved by the Communications and Works Department. Further this was upto 31st March and today's report is that it is near completion.

Chuharkana Scheme : Work behind schedule-expenditure not available against budget allocation of Rs.35.16 Lakhs upto 31st December ground water has been lowered-this is worth hearing, Sir-the ground water has been lowered by 5-05 ft. in the last 2 years and the annual Irrigation intensity has increased from 71 per cent to 113 per cent. Surface drains being planned for service surface runner.

Here I may point out for the information of my friend on the other side, for whom I have great regard for his Labour, that this scheme was to cover an area of 3800 acres and we have reclaimed 3200 acres. Only 600 remains. So I am justified in saying that

قریباً قریباً اس کام کو ہم مکمل کر چکے ہیں ۔ آگے ہے

Now, The Jaranwala Reclamation-

نوٹ تھا جو خواجہ صاحب نے پڑھا ۔

Slow Progress-budget allocation nil, expenditure nil. There was no allocation. Now, what is the position today. The ground water has been lowered by 4.91 ft.

خواجہ محمد صفدر۔۔۔مجھے پھر interrupt کرنا پڑتا ہے ۔ کہ water level نیچا ہوگیا ۔

آپ کو پتہ ہے کہ وہاں تو چار سال سے بارش ہی نہیں ہوئی ۔ وہ تو ہونا تھا ۔ اب آپ اپنی کارگذاری بتائیں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات۔۔۔مجھے اس بات کا بھی جواب دینا پڑا ہے لیکن میں ان کو free lift دیتا ہوں ۔ اور ان کو اس جگہ لے جاتا ہوں جہاں بارش نہیں ہوتی ۔ صوبہ کے نقشہ جات میں ان علاقوں کو دیکھیں جہاں بارش نہیں ہوتی ۔ وہاں بھی کمی ہے ۔ قبریں کھودنے کو جگہ نہیں ۔ ایک فٹ پر پانی ہے ۔ پھر بھی آپ یہ کہتے ہیں ۔ خواجہ صاحب کچھ تو خدا کا خوف کھاؤ ۔ مفت کی cheap popularity حاصل کرتے ہو ۔ اور خوامخواہ روڑے اٹکاتے ہو ۔

مولانا غلام غوث۔۔۔اس کا جواب حمزہ صاحب دیں گے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات۔۔۔لوہے کو لوہا کاٹتا ہے ۔ میں یہ عرض کرونگا کہ تمام حالات کو دیکھنا چاہئے ۔ یہ کہدینا کافی نہیں کہ بارش نہیں ہوئی ۔ دراصل ساون کے اندھے کو ہر چیز سبز ہی دکھائی دیتی ہے ۔ اور ان خزاں کے اندھوں کو ہر چیز پر خزاں ہی نظر آتی ہے ۔ اور یہ تو مارشل لاء کے اندھے ہیں ان کو کوئی آبادی نظر نہیں آتی ۔

خواجہ محمد صفدر۔۔۔ملک صاحب ایسی باتوں سے کچھ نہیں بنے گا ۔ میں نے جو کچھ کہا ہے آپ اسے refute کیجئے ۔

Minister of Irrigation : Sir, I feel glad that Khawaja Sahib is not disputing the figures that I have given. What he says is that the position today is better than it was in 1961. I agree.

Khawaja Muhammad Safdar : This is the publication of 1962-63

آپ ۱۹۶۲ء کی figures اور اپنی ۹ مہینوں کی کارگذاری اور progress بتا دیں ۔

وزیر آبپاشی ــ میرے خیال میں خواجہ صاحب کو سوائے اس کے کہ تسلیم کریں اور کوئی چارہ نہیں ہے ۔

کل میاں للطیف صاحب نے یہاں فرمایا تھا کہ شاہ کوٹ کا علاقہ جو سانگڑا ھل منڈی کے ساتھ ہے تباہ ہو گیا ہے ۔ ہرے ہرے کھیت جہاں بہت چاول پیدا ہوتا تھا وہاں آج تباہی مچی ہوئی ہے ۔ صرف سرکاری اطلاعات کو باور نہ کریں بلکہ خواجہ صاحب خود وہاں جا کر دیکھ سکتے ہیں کہ سانگڑا ھل منڈی میں major crop کی آمدنی ۲۶۱ فیصدی زیادہ ہوئی ہے ۔ جڑانوالہ اور حافظ آباد میں ۱۹ فیصدی زیادہ ہوئی ہے اور جس میں گندم کی ۱۴ ۔ فیصدی زیادہ ہوئی ہے پنڈی بھٹیاں میں گندم ۷۲ فیصدی اور چاول ۱۰۸ فیصدی زیادہ ہوا ہے ۔ اور میں یہ آج سے پہلے کا ذکر کر رہا ہوں یہ صرف نو مہینے کا کارنامہ نہیں ہو سکتا یہ دو تین سال کا ہوسکتا ہے۔ ۱۹۶۳ء میں ۔ ۲ لاکھ پچاس ہزار ایکڑ رقبہ بمقابلہ ۱۹۵۹ء کے زیادہ کاشت ہوا ۔ اب میں اپنے آپ کو کیوں حق بجانب نہ سمجھوں کہ یہ اس حکومت کی انتہائی کوششوں کا نتیجہ ہے دن رات محنت اور کاوش کا نتیجہ ہے ایک ایسا رقبہ جو بالکل غیر آباد ہو چکا تھا جس پر کچھ نہیں ہوتا تھا اس پر آج پیداوار میں اس قدر اضافہ ہوا ہے ۔

جناب آج کے اخبار میں ــــــ ممکن ہے خواجہ صاحب نے پڑھا ہو ۔

خواجہ محمد صفدر ــ میری تقریر تو سارے پریس سے آج بلیک آؤٹ ہے ۔

وزیر آبپاشی—ہو سکتا ہے کہ میری بھی بلیک آؤٹ ہو جائے ۔

خواجہ محمد صفدر—نہیں مجھ پر تو انفارمیشن منسٹر صاحب نے مہربانی فرمائی ہے ۔

وزیر آبپاشی—۱۹۶۲-۶۳ء میں گندم کی پیداوار ساڑھے ۲۱ لاکھ ٹن ہوئی ۔ اور ایک سال قبل ۴۰ لاکھ ٹن ہوئی اور اس سے ایک سال قبل ۳۷ لاکھ ۹۰ ہزار ٹن تھی ۔ اب یہ پوچھنا کہ آیا فی ایکڑ پیداوار میں بھی کچھ اضافہ ہوا تو فی ایکڑ پیداوار میں ۵-۸ ہے جو کہ میں بہت نہیں کہتا لیکن پھر بھی اضافہ ہوا اور پیداوار میں ۹۵ فیصدی اضافہ ہوا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر—یہ کس سال کا بتا رہے ہیں ۔

وزیر آبپاشی—یہ ۶۲-۶۳-۶۱-۶۲ اور ۶۰-۶۱ فی ایکڑ اضافہ ہے ۔ اس عرصے میں بجلی اور پانی کی پیداوار میں بھی کچھ اضافہ ہوا ہے ۔ ۱۹۵۸ء میں بجلی کی پیداوار ۱۰۳۰۵ تھی اور ۱۹۶۱ء میں ۲۵۷۰۳ اور ۱۹۶۲ء میں ۳۱۳۰۸ اور ۱۹۶۳ء میں مقدار اس سے زیادہ ہوگئی اور وہ ۷۴ ہزار کلو واٹ ہے اور صارفین کی تعداد ۳۸ ہزار ۶ سو سے ۷۹ ہزار پہنچ گئی ۔

خواجہ محمد صفدر—اس سیکٹر میں ضرور اضافہ ہوا ہے ۔

وزیر آبپاشی—اب میں ایگریکلچر سیکٹر کو لونگا سیم و تھور کی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ پیداوار میں کوئی اضافہ نہیں ہوا ہے اور کافی روپیہ ضائع کیا گیا ہے ۔ لیکن میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ پیداوار میں کچھ تو اضافہ ہوا ہے اس سے زیادہ اور خوشی کیا ہو سکتی ہے کہ پانچ سالہ منصوبے کے لئے جو ہم نے target مقرر کیا اس سے ایک سال قبل ہم اس target کے قریب

پہنچ گئے ہیں اب یہ کہنا کہ حکومت اس میں ناکام رہی ہے انصاف سے کام نہیں لیا گیا ہے ۔

خواجہ صاحب نے بلا ضرورت ایک ایسی بات فرما دی جو ان کو خود بھی ناگوار گذری ہوگی اور وہ یہ کہ وہ مقابلے پر آ گئے یعنی انہوں نے ۱۹۵۸ء سے پہلے کا مقابلہ شروع کر دیا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں مقابلہ کا کوئی سوال نہیں ہے یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم آگے بڑھتے چلے جائیں اور ہمارے بعد جو آئینگے ان کا کام بھی یہی ہوگا کہ وہ بھی آگے بڑھیں۔ ہماری خامیوں کی طرف دیکھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا ۔ اس طرف بھی ہمت ہونی چاہئے ہاں وہ ہم پر تنقید کر سکتے ہیں ان کا یہ حق ہے لیکن تنقید کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ ہمارے خلاف نفرت پھیلائیں تنقید اور نفرت میں بہت فرق ہے یہ بات میں خواجہ صاحب سے خصوصیت سے نہیں کہہ رہا ہوں اور حضرات ہیں لیکن میں ان کا نام نہیں لونگا میں تلخی نہیں پیدا کرنا چاہتا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔۔ملک صاحب آج بہت رحمدل ہو رہے ہیں آپ ۔

وزیر آبپاشی۔۔کیا میں حمزہ صاحب بن جاؤں ۔ ہو سکتا ہے کہ اس وقت کے رہبروں کو کچھ مالی دقتیں ہوں فرسٹ ایڈ نہ ملتی ہو ۔ یا کوئی اور چیزیں ہوں یہ جائزہ لینا کہ وہ کیوں اس بات میں ناکام رہے کوئی فائدہ نہیں بلکہ اب یہ دیکھنا چاہئے کہ اس دوسرے پانچ سالہ منصوبہ میں جو ۱۹۶۰ء میں بنایا گیا تھا ملک نے کتنی ترقی کی ہے ہمیں اس کی طرف اشارہ ضرور کرنا چاہئے اور یہ بھی ٹھیک ہے کہ کہ ہمیں تنقید کا بھی

حق ہے اور ہم تنقید کر سکتے ہیں اور میں اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہوں ۔ لیکن ایک بات یاد آئی وہ کہتا جاؤں ۔ الف لیلی میں حاتم طائی کے متعلق یہ بھی قصہ ہے ,,کاش وہ کام میں نے نہ کیا جو آج تیرے کام آتا،، یہ ہوک ان لوگوں کے دلوں میں ضرور اٹھتی ہوگی کہ یہ کام ۱۹۵۱ء تک ہم نے کیوں نہیں کیا ۔

خواجہ محمد صفدر—لاحول ولا قوۃ

وزیر آبپاشی—ہوک اٹھتی ہوگی کہ یہ ترقیاتی کام ہم نے کیوں نہیں کئے ۔

خواجہ محمد صفدر—لاحول ولا قوۃ

وزیر آبپاشی—خواجہ صاحب مجھ سے اتفاق کریں گے کہ سروے اور سکیموں کے سلسلے میں investigation کرنا کوئی ایک دن کا کام نہیں ہے ۔ اب میں ہاؤس کا وقت نہیں ضائع کرنا چاہتا کہ میں ان سکیموں کو یہاں پڑھتا رہوں خواجہ صاحب مجھ سے یہ چیزیں کسی وقت بھی لے سکتے ہیں کہ ہر ایک ریجن میں salanity control project ہے لوئر تھل ہے خیر پور اور غلام محمد بیراج وغیرہ ہے ۔ تھرڈ five year پلان بھی ہے اور ہزاروں ٹیوب ویل بھی لگانے ہیں اور کتنے رقبے میں year to year drainage کا بھی انتظام ہے ۔

حمزہ صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے وہ پرلیولیج پوزیشن میں ہیں باقی ممبران کو تو ہاؤس کے اندر پرلیولیج ہے اور لیکن حمزہ صاحب کو ہاؤس کے باہر بھی پرلیولیج حاصل ہے وہ جو چاہیں کہیں میں ان کو صرف سلام کر لونگا ۔

He can commit no offence under the general exceptions provided in the Penal Code.

تو میں ان کو تو کچھ نہیں کہتا ہوں ۔ سوائے اس کے کہ انہیں سلام کروں ۔ میں ڈرتا بھی ہوں ۔ اور عافیت بھی اسی میں ہے ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ ہم کڑوے پانی کو اس ٹیوب ویل کے ذریعے نکال کر لوگوں کو آبپاشی کے لئے دے رہے ہیں ۔ یہ غلط ہے ۔ حقیقت یہ ہے ۔ کہ ہم ٹیوب ویل صرف اس جگہ نہیں لگاتے ہیں ۔ کہ جہاں نیچے پانی کڑوا ہو ۔ بلکہ اس جگہ بھی لگاتے ہیں ۔ جہاں نیچے پانی میٹھا ہو ۔ اس کی کچھ غرض تو یہ ہوتی ہے ۔ کہ پمپ کرنے سے پانی کی سطح نیچی ہو جائے ۔ اور ایک وجہ یہ ہوتی ہے کہ اگر میٹھا پانی نکلے ۔ تو اسے آبپاشی کے لئے استعمال کیا جائے ۔ لیکن یہ نہیں ہے کہ اگر پانی کڑوا ہو تو ہم جانتے ہیں کہ اسے toward the river کر دیں ۔ ہم لوگوں کو مجبور نہیں کرتے ۔ کہ تم ضرور یہ کڑوا پانی لو ۔ اور ہم ان پر آبیانہ لگاتے ہیں ۔ یہ غلط ہے ۔ ایک چیز میرے نوٹس میں آئی ہے ۔ جو میں ایوان کے سامنے عرض کرتا ہوں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔۔میاں عبداللطیف نے کہا تھا ۔ اور اس نے نام بھی لئے تھے ۔

وزیر آبپاشی ۔۔میں اس کی طرف آتا ہوں ۔ میں اس کو تسلیم کرتا ہوں ۔ جناب والا ۔ چار پانچ ٹیوب ویلوں پر زمینداروں نے مجبور کیا ۔ کہ انہیں ہم خود اپنے خرچ پر چلاتے ہیں ۔ اور ان کو علم تھا ۔ کہ پانی میں salinity کے کچھ الجھا تھے وہ انہوں نے خود چلائے ۔ لیکن میرے محکمے نے نہیں چلائے ۔ ہم نے خرچ نہیں کیا ۔ انہوں نے risk لیا تھا ۔ حالانکہ ہم نے

انہیں کہا تھا ۔ کہ اس کام کو مت کرو ۔ اور اسے بند کرو ۔ اور نہ ہم ان پر آبیانہ لگانے کا مقصد رکھتے ہیں ۔ اس قسم کی باتیں ایوان میں کہنے سے پہلے میرے دوست ذاتی طور پر اس کی تسلی کر لیا کریں ۔ تو ہمارے لئے مفید ہوگا ۔ تاکہ ہم میں جو خرابیاں ہوں ۔ ان کو ہم صحیح کر سکیں ۔ ورنہ تصورات میں جو خرابیاں ہوں ۔ اور جتوئی صاحب کی طرح یہ جوش میں آتے ہیں ۔ کہ ون یونٹ کیوں رہے گا ۔ میں کہتا ہوں کہ یہ رہے گا ۔ پاکستان رہیگا ۔ اس کی سالمیت برقرار رہیگی ۔ چلانے اور پیٹنے سے کچھ نہ ہوگا . . . . .

حاجی عبدالمجید جتوئی ۔۔ پاکستان رہے گا ۔ اور ون یونٹ ختم ہوگا ۔

وزیر آبپاشی ۔۔ غلام محمد بیراج کے متعلق عرض یہ ہے ۔ کہ یہ سکیم ۱۹۴۱ء میں conceive ہوئی ۔ کہ بھاکڑا ڈیم اور کچھ اوپر جب گدو بیراج conceive ہوا ۔ تو وہاں کی جو موسمی نہریں تھیں ۔ اور اس سے جو رقبے سیراب ہوتے تھے ۔ تو انجینئروں نے ٹھیک طور پر کہا تھا کہ ان کی سیرابی کا اب امکان نہیں رہے گا ۔ کیونکہ پانی کی سطح نیچے گر جائے گی ۔ اس لئے وہاں بیراج بنانے کی ضرورت پڑی ۔ ہم اس بات سے بھی conscious تھے ۔ کہ سطح سمندر نزدیک تھا ۔ لیکن وہ رقبے جو زیر کاشت تھے ۔ ان کو بنجر بنانا بھی تو مقصود نہ تھا ۔ لیکن وہ وہی رقبے نہیں بلکہ آپ کی اطلاع کے لئے عرض کرونگا ۔ کہ پانچ لاکھ ایکڑ رقبہ اس وقت غلام محمد بیراج کی تعمیر سے پہلے زیر کاشت تھا . . . .

خواجہ محمد صفدر ۔۔ نہروں کے ذریعے سے یا inundated تھے ۔

وزیر آبپاشی ۔۔ inundated تھے ۔ اور اب یہ رقبہ تیرہ لاکھ ایکڑ سے بھی زیادہ یعنی تین گنا زیادہ ہو گیا ہے ۔ جس میں چاول اور گنا وغیرہ

پیدا ہو رہا ہے ۔ لیکن پھر بھی جو کام ہمیں کرنا ہے ۔ وہ بہت ہے ۔ اور وہ یہ ہے کہ open surface drainage کے لئے ہمارا اندازہ سولہ کروڑ روپے ہے ۔ جو کہ non perennial area کے لئے ہے ۔ یہ ابھی ایک سال ہوا کہ A.D.C. کے پاس آیا ہے ۔ پہلے کچھ عرصہ واپڈا کے پاس رہا ۔ اور پھر کچھ عرصہ محکمہ آبپاشی کے پاس بھی رہا ۔ اب A.D C. کو دیدیا گیا ہے ۔ اس سال تقریبا پچاس لاکھ روپے اس پر خرچ ہوئے ہیں ۔ دوسری سکیم ہے۔ "Tube well scheme for perennial area" ۔ وہ ''گاجا،، اور ''ٹانڈ و باگو،، کے لئے ہے ۔ اور جو ٹھٹھہ ایک مستقل حصہ ہے ۔ اس کے لئے میں ایک نقشہ لایا ہوں ۔ جس کی طرف توجہ دلاتا ہوں ۔کہ خرچ تو ہوا ہے ۔ لیکن تین گنا زیادہ رقبہ زیر کاشت آ گیا ہے ۔ میں نے وہ عرض کر دیا ہے ۔ لیکن جو drainage سکیم ہم کر رہے ہیں ۔ یہ جو سرخ لائین ہے یہ ''گاجا،، کا علاقہ ہے ۔ جہاں پہلے قد آدم پانی ہوا کرتا تھا ۔ لیکن جسے آج بچا لیا گیا ہے ۔ بہت سے تکمیل تک پہنچ گئے ہیں ۔ اور تھوڑے سے باقی ہیں ۔ یہ سب سمندر میں drain ہو گا ۔ اور یہ جو پہلی لکیریں آپ کو نظر آتی ہے ۔ یہ وہ سکیمیں ہیں ۔ جو زیر غور ہیں ۔ اس پر بھی کام ہونا ہے ۔ سرخ لکیر پر جو سکیمیں ہیں ۔ ان پر کام ہو رہا ہے ۔ یا ہو چکا ہے ۔ آپ دعا کیجئے ۔ انشاءاللہ یہ بھی مکمل ہو جائینگی ۔ میں اس کی اہمیت کو سمجھتا ہوں ۔ اور آپ نے حکومت کی توجہ اس طرف دلائی ہے ۔ ہم اس کے لئے مشکور ہیں ۔ ابھی بہت کام پڑا ہوا ہے ۔ حکومت نے اس لعنت سے ملک کو بچانا ہے ۔ ہر پانچ منٹ میں ایک ایکڑ کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے ۔ آپ کی صحیح تنقید، آپکی دعاؤں اور امداد سے اور ہمارے ان عزیزوں کی امداد سے جو اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں انکی رہبری اور امداد سے، اور جس طرح کہ پہاڑ کی طرح ڈٹ کر اس حکومت کی امداد کے لئے موجود ہیں ۔ یہ لعنت اس ملک سے دور ہوجائیگی ۔

بیگم جہاں آرا شاہنواز (لاہور ملتان ڈویژن)۔۔۔میں وزیر آبپاشی

سے ایک سوال پوچھنا چاہتی ہوں ۔ ان کی فاضلانہ تقریر ختم کرنے سے پہلے میں ان سے ایک سوال دریافت کرنا چاہتی ہوں ۔ کہ جیسا کہ اس ایوان کے سب عزیزوں کو معلوم ہے ۔ ان کو بھی معلوم ہے ۔ کہ تھل پراجیکٹ پر پنتیالیس کروڑ سے زیادہ روپیہ خرچ ہو چکا ہے ۔ ان کے پاس واپڈا نے ایک سکیم بھیجی تھی ۔ جس پر پچاس ساٹھ لاکھ روپے سے زیادہ خرچ نہ ہوئے تھے ۔ وہ اس حلقے کے نمائندے ہیں ۔ ان کو معلوم ہے ۔ کہ اس سکیم کے متعلق وہاں کے لوگوں نے عرض کیا تھا ۔ کہ (S. E) کا یہ خیال ہے ۔ کہ یہ سکیم فوراً ہاتھ میں لے لی جائے ۔ تو تھل پراجیکٹ بچ سکتی ہے ۔ ورنہ دو سال میں بالکل تباہ ہو جائیگی ۔ تو کیا وجہ ہے کہ اس سکیم کو نہیں لیا گیا ۔ اور لوئر تھل کو دو کروڑ روپے دیدئیے گئے ہیں ۔ جہاں کام پر سالہا سال لگیں گے اور یہ تھل پراجیکٹ جو پچاس ساٹھ لاکھ روپے سے بچ سکتی تھی ۔ اسے نظر انداز کر دیا گیا ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ میں بیگم صاحبہ کے خیالات سے اتفاق کرتا ہوں ۔ کہ لوئر تھل کی سکیم کے لئے دو کروڑ روپے رکھے گئے ہیں ۔ بلکہ اس ماہ میں بھی کچھ نہ کچھ خرچ ہو جائیگا ۔ اوپر والے تھل کے لئے اس سال کوئی پیسہ نہیں رکھا گیا ۔ لیکن ہم نے یہ تحریک کی ہوئی ہے ۔ کہ سردست ہمارے پاس ڈیزل کے سو ڈیڑھ سو ٹیوب ویل پڑے ہوئے ہیں ۔ وہ ہم لیہ تحصیل کے متاثرہ علاقے میں فوری امداد کے طور پر لگانے کے لئے ہم نے تحریک کی ہے ۔ اور محکمہ مالیات سے ہم نے کہا ہے ۔ اور انشاء اللہ آٹھ دس لاکھ روپے مل جائینگے ۔ تو پھر جب تک واپڈا اس کام کو نہیں سنبھالتا ہم عارضی طور پر بہت جلد وہاں ٹیوب ویل لگا دیں گے ۔

خان امان اللہ خان شاہانی ۔ صرف تحصیل لیہ میں ہی ہو گا ۔ یا تھل کے دوسرے علاقے میں بھی ہوگا ۔

وزیر آبپاشی ۔ آپ تو اوپر ہیں ۔ وہاں پر تو قبریں بھی نہیں کھودی جاسکتیں ۔

Mr. Speaker : Yes ; Mr. Jatoi.

علامہ رحمت اللہ ارشد ملک صاحب کی اتنی فاضلانہ تقریر کے بعد جتوئی صاحب کو تقریر کی دعوت دینا اس میں جناب کے حسن انتخاب کو دخل ہے ۔ یا یہ ان کی اپنی خواہش پر ہوا ہے ۔کیونکہ میں بھی کچھ عرض کرنا چاہتا تھا ۔

مسٹر سپیکر۔یہ جتوئی صاحب کی خواہش کے پیش نظر ہے ۔

حاجی عبدالمجید جتوئی (دادو ۱)۔مجھے آج خوشی ہے ۔ کہ ملک صاحب نے دیانتداری کے ساتھ بتایا ہے ۔ کہ پنجاب کا اصل روپ کیا ہے ۔ اور ہمیں پنجاب اور سندھ کی حیثیت اصل روپ میں ظاہر ہوگئی ہے ۔ ۱۹۶۲ء میں بیس کروڑ روپے بیرونی امداد ملی تھی ۔ کہ غلام محمد بیراج میں جو سیم اور تھور ہوئی ہے ۔ اس پر خرچ کیا جائے ۔

مجھے آج خوشی ہے کہ ملک صاحب نے دیانتداری کے ساتھ بتایا ہے اور اصل پنجابی تعصب کہ روپ میں ظاہر ہو گیا ہے کہ پنجاب کے مقابلہ میں سندھ کی حیثیت کیا ہے ۔ ۱۹۶۲ء میں ۲۰ کروڑ روپیہ ہمیں بیرونی امداد ملی تھی کہ غلام محمد بیراج میں جو سیم اور تھور ہوئی ہے اس پر خرچ کیا جائے ۔

حاجی عبدالمجید جتوئی۔بیس کروڑ بطور foreign aid جو ملا تھا وہ اس واسطے کہ غلام محمد بیراج میں جو سیم واقع ہوئی ہے اس پر خرچ کیا جائے ۔ وہ رقم ایک ہی آرڈر سے پنجاب کو ٹرانسفر کر دیا گیا اور غلام محمد بیراج میں کوئی کام نہیں ہوا ۔ ابھی اس کے حساب سے ۳۰ کروڑ بھی پنجاب میں خرچ ہوئے اور ۳۰ کروڑ بھی پنجاب میں خرچ ہو رہا ہے ۔ ابھی یہ کہتا ہے کہ ون یونٹ آپ کے لئے بڑی اچھی چیز ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات۔تین گنا زیادہ رقبہ زیر کاشت آ گیا ہے ۔

حاجی عبدالمجید جتوئی—آپ بیٹھ جائیے میں نے درمیان میں کچھ نہیں کہا - میں سچی بات کہوں گا ---- (شور اور قطع کلامیاں) -

مسٹر سپیکر—آرڈر پلیز -

حاجی عبدالمجید جتوئی—میری عرض ہے ابھی ابھی یہ کہہ رہا ہے کہ ہم ون یونٹ کی مخالفت کر رہے ہیں - ہم کیوں نہ ون یونٹ کی مخالفت کریں - ہماری غلام محمد پیراج میں ۹۹ فیصدی زمین سیم کی وجہ سے ختم ہو گئی ہے - اب اس کے لئے آپ نے ایک لاکھ بھی خرچ نہیں کیا - پھر کہتے ہیں کہ پانچ لاکھ خرچ کر رہے ہیں - ویسے تو کروڑوں کا حساب ہے - ابھی کیا ون یونٹ ہمارے لئے اچھی ہے ؟ کیا یہ ہم کو فائدہ دے رہی ہے ؟ آپ نے اگلے ہمارے اسمبلی کے کوئسچن میں بتایا تھا کہ kandiaro نوشہرو - خیرپور میرو - ہالانی اور رانی پور یہ سارے علاقے سیم سے ختم ہو گئے ہیں - وہ شہر ختم ہو رہے ہیں - آپ نے کہا کہ معاملہ زیر غور ہے - (جناب وزیر آبپاشی وبرقیات کیطرف اشارہ) اب آٹھ کر چلے گئے (ہنسی و قہقہے) -

مسٹر سپیکر—تاب سخن ندارد -

حاجی عبدالمجید جتوئی—تو انہوں نے کہا تھا کہ معاملہ زیر غور ہے - اس کا کیا مطلب ہے - وہ شہر تباہ ہو جائیں گے مجھے سخت افسوس ہے کہ ہمارے دوست برکی صاحب کا بنگلہ بھی اسی سیم کیوجہ سے ختم ہو گیا ہے - اور دوسرے ہمارے ملٹری والے ہیں ان کا معاملہ بھی ختم ہو رہا ہے - میں عرض کروں گا کہ ہم تو تباہ ہو گئے ہیں وہ بھی تباہ ہو جائیں گے -

Mr. Speaker : The member should please address the Chair.

حاجی عبدالمجید جتوئی—جناب سپیکر صاحب - میں عرض کروں گا کہ ہمارے جو سندھ کی حالت ہے وہ دن بدن بد تر ہو رہی ہے -

سیم اور تھور کیوجہ سے ۔ مگر اس کی طرف کوئی توجہ نہیں ہے ۔ اور جو کچھ پیسہ خرچ ہوتا ہے وہ پنجاب میں ہوتا ہے ۔ دوسرے زمیندار یہ زمینیں غلام محمد بیراج کے نیلام کو نکالکر گورنمنٹ کو پیسہ نہیں دیتے۔کیا ہم نے حکومت کو پیسہ نہیں دیا تھا اور اس لئے ہماری طرف کوئی خیال نہیں ہو رہا ہے۔ نواب شاہ ڈسٹرکٹ کونسل نے ریزولیوشن پاس کیا کہ یہ شہر ختم ہو رہے ہیں ۔ ان کے لئے بندوبست کیا جائے تو آج تک ان کے لئے بندوبست نہیں کیا گیا اور ۲۰ کروڑ اور ۴۲ کروڑ آگے خرچ ہو رہا ہے ۔ میں عرض کروں گا حکومت کو کہ آپ مہربانی کرو اور ہماری طرف کوئی توجہ دو یا پونٹ کو ختم کر دو تاکہ ہم خود ملک کو جا کر سنبھالیں ۔ آپ کی ساری باتیں آپ کی زبان سے کھل کر آج ہمارے سامنے آگئیں کہ پنجاب کے لئے سب کچھ کر رہے ہیں اور چھوٹے صوبوں کے لئے کچھ نہیں ہو رہا ۔ اس لئے میں عرض کروں گا کہ ابھی یہ سی ایس پی افسروں کو پاورز دی گئی ہیں مگر یہ سی ایس پی افسر وہی ہیں جنہوں نے پاکستان کو تباہی پر لایا ہے ابھی جو ان کے حوالے کام کیا جائیگا تو یہ ملک کو ختم کر دینگے جنہوں نے سارے ملک کی یہ حالت بنائی ہے ۔ اس لئے میں عرض کروں گا کہ ایسا کام نہ کریں جس سے ہمیں تکلیف ہو اور ہم لوگوں کو تباہی پر مت لاؤ ۔ یہ جو سیم ہے اس سے شہر ختم ہو رہے ہیں آج اخبار میں پڑھا ہے کہ یہ چاولوں کی فصل آدھا میل ہائی وے روڈ کے دونوں طرف بند کی جائے آدھا میل بھی نہیں ہوئی ۔ میں بتاتا ہوں کہ خیرپور سے حیدر آباد تک کونسے چاولوں کی فصل ہے جو ختم ہو گئی ہے ۔ فقط ٹھٹھے اور کراچی کے درمیان چاول ہوتے ہیں اور کہیں بھی فصل نہیں ہوتا ۔ جب تک آپ ٹیوب ویل یا نالیاں نہیں لگائیں گے تب تک یہ سیم ختم نہیں ہو گی ۔ یہ سیم ختم نہیں ہو گئی ۔ غلام محمد بیراج ختم ہو جائیگا پھر یہ ملٹری والے یہاں سے بستر بوریہ گول کر کے جائیں گے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد (بہاول پور - ۲)۔جناب صدر - میں اصل مسئلے پر اپنی گذارشات پیش کرنے سے پہلے جناب محترم بزرگ ملک قادر بخش صاحب کے ارشادات کے متعلق کچھ وضاحت پیش کرنا چاہتا ہوں - انہوں نے اپنی تقریر دلپذیر میں فرمایا کہ وحدت مغربی پاکستان کے قیام سے پہلے یہ بہاول پور میں اس کیطرف کوئی توجہ کی اور نہ سندھ میں سیم اور تھور کے انسداد کی طرف کوئی توجہ دی گئی - اور نہ سابق صوبہ سرحد کے اندر ان مسائل کی طرف توجہ دی گئی - میں ان کی اطلاع کے لئے صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وحدت مغربی پاکستان کے قیام سے پہلے بہاولپور میں سیم اور تھور کا کوئی مسئلہ ہی نہ تھا - یہ انکی بے خبری کی دلیل ہے - یہ خدا کی نعمت وحدت مغربی پاکستان کے ساتھ ساتھ تشریف لائی اور آج بھی یہ مسئلہ ہمارے مسائل میں سب سے زیادہ اہم مسئلہ ہے۔ لیکن ملک صاحب نے جو اعداد و شمار اس وقت بیان فرمائے ہیں میں نے بڑے غور کے ساتھ ان کو سنا - بہاول پور پر ایک پیسہ بھی سیم اور تھور کے انسداد کے لئے خرچ نہیں کیا گیا - یہ ان کی خدمت میں وضاحت پیش کرنے کے بعد میں اب اصل مسئلہ پر چند ضروری گذارشات پیش کرتا ہوں - اس میں شبہ نہیں صاحب صدر۔ کہ سیم اور تھور کی وجہ سےصوبے کی معیشت - صوبے کی اقتصادی حالت - صوبے کی خوشحالی بے پناہ متاثر ہوئی ہے اور بلا خوف تردید یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر صورت حال پر قابو نہ پایا گیا تو بربادی بالکل نکتہ عروج پر پہنچ جائے گی - اس میں کوئی شبہ نہیں - جہاں تک اس کا سوال ہے کہ حکومت اپنی گران مایہ رقومات اس مسئلہ پر خرچ کر رہی ہے میں اس کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں لیکن اس قانون سازی کے ذریعے جس قسم کا بورڈ مرتب کیا جا رہا ہے اس کے متعلق چند خدشات کا اظہار کر دینا ضروری سمجھتا ہوں - جناب والا ! میں اصولی طور پر نیم سرکاری اور خود مختیار اداروں کی ترتیب کے خلاف ہوں - اس لئے کہ جہاں تک

عوامی مفادات کا تعلق ہے یہ بلڈی غیر سرکاری ہوتے ہیں ۔ واپڈا کی مثال ہمارے سامنے ہے ۔ میں یہ کبھی نہیں کہوں گا کہ اس کثیرالمقاصد منصوبے نے اس صوبے کی کوئی خدمت انجام نہیں دی یا کوئی کام نہیں کیا لیکن بڑے محتاط الفاظ کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ جتنا روپیہ اس پر صرف ہوا اس منصوبے نے ہمیں دوسرے ملکوں کے سامنے گداگر اور سائل کی حیثیت میں کھڑا کر دیا ۔ آپ نے ملک کی آمدنی کا بیشتر حصہ اس پر صرف کر دیا لیکن اس کے مطابق مطلوبہ نتائج نہیں نکلے ۔ پہلے سیم اور تھور کا انسداد کا کام بورڈ کے سپرد تھا اور وہ واپڈا کے ذریعے سے اس کو سر انجام دیا کرتا تھا ۔ تو فقط واپڈا ہی نہیں بلکہ نیم سرکاری خود مختیار ایک اور ادارہ مرتب ہو رہا ہے ۔ اس میں کوئی شبہ نہیں جیسا کہ وزیر صاحب محترم نے فرمایا ہے کہ اس ادارہ کے ارکان اپنے عہدہ کے لحاظ سے اس کے ممبر ہوں گے ۔ اور ان کو کچھ زائد تنخواہ یا الاؤنس دینے پڑیں گے ۔ تو جناب والا ۔ آپ اس سے اتفاق فرمائیں گے کہ اس قسم کے ادارے ریٹائرڈ سرکاری ملازموں یا ان کی نالائق اولاد کے لئے ہمیشہ پناہ گاہ ثابت ہوتے ہیں ۔

ان نیم سرکاری خود مختار اداروں کا سب سے زیادہ مضرت رسان اور مہلک پہلو یہ ہے کہ ان کی آمد و خرچ کا کوئی نقشہ اس ایوان کے نمائندگان کے سامنے کبھی پیش نہیں ہوا ۔ اور عوامی احتساب سے بچنے کی اس سے زیادہ کوئی مکروہ صورت نہیں ہو سکتی ۔ یہ روپیہ سرکار سے لیا جائے گا ۔ دوسرے معنوں میں پبلک سے لیا جائے گا لیکن جس انداز میں وہ خرچ کریں ان سے کسی قسم کا کوئی احتساب نہ ہو ۔ اس قسم کے خود مختار ادارے بناتے چلے جانا گویا اس طرح ہو گا جیسا کہ جناب کو یاد ہو گا کہ ۱۹۴۲ء میں جب مسٹر گاندھی نے quit India کا نعرہ لگایا تو غالباً مسٹر چرچل نے کہا تھا

"I am not going to Liquidate to British Empire" یہ گورنمنٹ Liquidation کے لئے بیٹھی ہوئی ہے ۔ ایک وقت ایسا آ جائے گا جب ان کے پاس نہ اختیارات ہوں گے ۔ نہ کوئی کام ہو گا اور صوبہ پر نیم خود مختار اداروں کی حکومت ہو گی ۔

وزیرت آبپاشی و برقیات۔۔۔خاک بدھن ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔۔۔میں جناب آج آپ کی خدمت میں جواب نہیں دیتا ۔ کیونکہ آپ کا بلیڈ پریشر زیادہ ہو جائے گا ۔ اور آپ ناراض ہو جاتے ہیں ۔ طاعت شما با طاعت شما جناب والا ۔ اگر اس کو نیم سر کاری خود مختار ادارہ بنانا ضروری ہے ۔ اور ہماری حکومت کے معزز وزراء یہ محسوس کرتے ہیں کہ اس لعنت کا مقابلہ اس ادارے کے بغیر نہیں کیا جا سکتا ہے ۔ تو میرا خیال ہے اس ادارے کے ارکان جو ہیں ان کی سب سے زیادہ اہمیت فنی ماہرین کو دینی چاہئے ۔ بیسک ڈیموکریسی کے سیکرٹری صاحب اس میں کیا خدمت سرانجام دے سکتے ہیں ۔ دوسرے جناب میری تجویز ان کی خدمت میں یہ ہے کہ جس صلے پر یہاں سیم اور تھور کے انسداد کے لئے اپنے منصوبہ پر عمل در آمد شروع کیا ہے اس کے متعلق میرا مشورہ یہ ہو گا ۔ کہ اس کا پورا کام نیم سرکاری خود مختار ادارے پر موقوف نہیں رکھنا چاہئے بلکہ اس ضلع کے ایم ۔ این ۔ اے اور ایم ۔ پی ۔ اے اور اس ضلع کی یونین کونسل کے چیئرمین کو اس میں شریک کرنا چاہئے تاکہ وہ زمیندار اپنے نفع اور نقصان پر نظر رکھ سکیں ۔

ایک آواز۔۔۔لا حول ولا قوۃ ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔۔۔یہ لا حول و لا قوۃ کی بات نہیں ہے ۔ آپ کو معلوم نہیں آپ کے سرکاری افسر باہر کیا کارنامے سر انجام

دیتے ہیں - اور غریب زمیندار ان کے خلاف صدائے احتجاج بھی بلند نہیں کر سکتے - اس لئے ضروری ہو گا - کہ زمیندار کا تعاون حاصل کیا جائے - تو میں سمجھتا ہوں یہ ادارہ اور بھی زیادہ مفید ہو سکتا ہے - اس میں جناب اصل بات یہ بھی ایک ہے کہ یہ ادارے امریکن ایڈ یا امریکن امداد کے ساتھ چل رہے ہیں - اور امریکن کا Interest یہ ہو سکتا ہے کہ ایک ہاتھ سے پیسے ہم کو دے دئیے جائیں اور دوسرے ہاتھ سے فنی مشورہ کے نام پر - ٹیکنیکل ایڈوائزرز کے نام پر - ٹیکنیکل ماہروں کے نام پر - تنخواہ کی صورت میں ۴۰ - ۴۰ ہزار روپیہ مشورہ کی صورت میں وہ ہم سے وصول کریں - اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس قسم کے نیم سرکاری خود مختار ادارے جو ہیں وہ امریکن کی ایڈ یا اس کے پس پردہ اس کے مقصد کی تکمیل کے لئے یقیناً مفید ہو سکتے ہیں لیکن جہاں تک عوامی احتساب کا تعلق ہے وہ ان کا نہیں کیا جا سکتا لیکن خود گورنمنٹ بھی ان کا حساب نہیں کر سکتی - اس لئے میں آپ کے توسط سے حکومت کی خدمت میں عرض کروں گا کہ نیم سرکاری خود مختار اداروں کی ترتیب دینے کی اس روش کو ترک فرمائیں - اور یہ معاملات اس قسم کے بنائیں جن پر ان کی بھی نظر رہے اور ہاؤس کی بھی نظر ہو -

وزیر مال (خان پیر محمد خان)---جناب سپیکر - میں اس پر زیادہ وقت نہیں لونگا - جہاں تک سیم اور تھور کے مسئلے کا تعلق ہے اور اس امر کا تعلق ہے کہ اس مسئلہ نے کتنی خطرناک صورت اختیار کر رکھی ہے اس میں ایوان کے دونوں طرف سے کسی کو اختلاف نہیں ہے - بلکہ میں سمجھونگا کہ آپوزیشن کے دوست اس کو اہمیت دیتے ہیں - اب دیکھنا یہ ہے کہ اس پر قابو پا لیا جائیگا ؟ جیسا کہ میں نے کل عرض کیا تھا کہ ۱۹۱۲ء سے اس مسئلے کی طرف توجہ دی جا رہی ہے

دور غلامی کے وقت اعداد و شمار موجود نہیں ہیں کہ ہم بتا سکیں کہ اس وقت اس مسئلے کی magnitude کیا تھی۔ اس کے لئے اس قسم کا کیا کیا تجربہ اختیار کیا گیا۔ فوراً آزادی کے کے بعد پہلی دفعہ توجہ دی گئی۔ جس کو میں کہوں کہ عملی توجہ دی گئی۔ سال ۱۹۵۲ء میں اس کے متعلق ایک ایکٹ پاس کیا گیا ہے۔ ایکٹ ۱۹۵۲ء سے اب تک بدستور چلا آ رہا ہے۔ دیکھنا یہ ہے اس ایکٹ کے تحت جو باڈی معرض وجود میں آئی اور جس باڈی کی اب ہم ترمیم کر رہے ہیں اور جس کے متعلق میرے دوستوں کو اعتراض ہے کہ اس باڈی نے کتنا عملی کام کیا وہ اعداد و شمار ملک صاحب نے آپ کی خدمت میں پیش کئے ہیں۔ زیادہ تر عملی کام اس مسئلہ میں ہوا وہ اس باڈی نے نہیں کیا جتنا زیادہ کام واپڈا اور دوسرے محکموں نے کیا۔ گذشتہ بارہ سال میں یہ کہونگا بلکہ گذشتہ ۵ سالہ منصوبہ کے تجربہ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ایک اعلیٰ پاور کمیٹی بنا دی جائے۔ (علامہ صاحب یہ آپ کو اعداد و شمار بتا رہا ہوں۔

Because I am giving him the figures that before integration also Sem and Thur was there in Bahawalpur and what was its magnitude.

یہ ضرورت جناب اس لئے محسوس ہوئی کہ ایک ایسی باڈی قائم کی جائے جس کے دو اغراض ہوں۔ ایک سیم اور تھور پر قابو پا لیا جائے اور دوسرے agriculture produce meximum حد تک ہم اس سے وصول کر سکیں۔ اس لئے یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ دفعہ ۴ میں جس باڈی کے متعلق تشخیص کی گئی اس میں ہم ترمیم کرتے ہیں۔ اس مجوزہ ترمیم سے پہلے جناب دفعہ ۴ کی باڈی کی تشکیل تھی وہ یہ ہے)۔

Section 4 says :—

"The Board shall have as its members, officers appointed by the Government by notification, one each from Agriculture, Forest, Co-operative and Revenue Departments, two from the Irrigation Branch of the Punjab Public Works Department, besides the Chief Engineer in charge of land reclamation and waterlogging.

(2) The Chief Engineer in charge of land reclamation and water logging shall be the Chairman.

Chief Engineer, Land reclamation and Water Logging.

وہ چیئرمین تھا۔ باقی افسران اس کے under as a body کام کرتے تھے۔ اب اس کے برعکس ہماری یہ تجویز ہے جس کے متعلق دوستوں کو اعتراض ہے۔ وہ اس ہاؤس میں جواب عرض کرونگا ۔

Clause 7 of the present Ordinance says :—

"The Board shall consist of :—

(a) Chairman appointed by Government, who, shall not be below the status of Member Board of Revenue, West Pakistan.

اس وقت چیف سیکرٹری صاحب اس کے چیئرمین ہیں ۔

(b) five Members who shall be Secretaries to Government of West Pakistan in the Departments of Finance . . . .

یہ نیا ممبر جناب اس لئے آ گیا ہے کہ وہ finances کو کنٹرول کرے ۔ اگر اس میں کوئی redtapism ہو تو وہ دور کرے ۔ اگر میرے دوستوں کو اعتراض ہو کہ نیا ممبر کیوں آیا ہے ۔ تو یہ ہم نے کوئی معمولی آدمی نہیں رکھا ۔ finance secretary رکھا ہے ۔ تاکہ وہ مؤثر طور پر کام چلا سکے۔ اور اس کے لئے کوئی مزید الاؤنس وغیرہ نہیں ہوگا ۔ جو بھی finance secretary ہوگا ۔ وہ ex-officio اس کا ممبر ہوگا ۔

اسی طرح فی الحال چیئرمین چیف سیکرٹری ہوگا ۔ وہ اپنے دیگر فرائض کے علاوہ یہ duty بھی بطور چیئرمین انجام دیگا ۔

دوسری دفعہ ان کی meetings کے متعلق ہے ۔ یعنی ہر ماہ یا ہر دوسرے ماہ وہ میٹنگ attend کریگا ۔ تو اس کے لئے علیحدہ provision ہے ۔ وہ اس میٹنگ کو اسی طرح attend کریگا جیسے وہ اور کئی meetings کو attend کرتا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر—جناب والا ۔ اس میں کیا فلسفہ ہے کہ پہلے ماہ ایک میٹنگ کرنا ضروری تھی ۔ اور اب کیا کام کم ہو گیا ہے کہ دو ماہ میں صرف ایک میٹنگ ضروری سمجھی گئی ہے ؟

وزیر مال—جناب والا ۔ میں اس کا جواب بھی دونگا ۔ یہ اعتراض خواجہ صاحب نے پہلے نہیں اٹھایا ۔ یہ انہیں اب سوجھا ہے ۔ اس لئے اب اٹھا رہے ہیں ۔

خواجه محمد صفدر—جناب والا ۔ میری تقریر ایک محدود تقریر تھی ۔ ۔ لیکن باقی دوستوں نے اس کے متعلق اعتراض کئے ہیں ۔

وزیر مال--جناب والا ۔ خواجه صاحب کی تقریر تو اعتراض کی خاطر تھی ۔ میں اس کے متعلق بھی عرض کرتا ہوں ۔ جیسے بھی آپ فرمائیں ۔

خواجه محمد صفدر—لیکن جناب اس میں کیا فلسفه ہے ؟ آپ یه فرمائیں ۔

وزیر مال - تو جناب میں finance secretary کے متعلق عرض کر رہا ہوں ۔ یه جناب کرمانی صاحب تشریف لے آئے ہیں ۔ یه محض حاضری لگانے کی خاطر آئے ہیں ۔ جب آدھ گھنٹه رہ جاتا ہے تو یه آ کر حاضری لگا لیتے ہیں ۔ مجھے جناب اس سلسلے میں ایک قصه یاد آ گیا ۔ آپ کی اجازت سے ایک منٹ میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر—خانصاحب یه قصه لمبا تو نہیں ۔

وزیر مال—بالکل نہیں جناب ۔ مسلم لیگ ایجیشن کے دوران ہم پشاور جیل میں تھے ۔ یه ۱۹۴۷ء کا واقعه ہے ۔ ہمارے ایک بزرگ تھے ۔ ان کے متعلق ہمارے پاس ایک ٹیلیفون آیا ۔ میں ان کا نام نہیں لیتا ۔ وہ اب فوت ہو چکے ہیں ۔ الله تعالیٰ انہیں مغفرت نصیب کرے ۔ ٹیلیفون یه آیا کہ ان کے لئے کہیں accommodation کی ضرورت ہے ۔ تو مجھے کہا گیا کہ آپ انہیں اپنی بارک میں رکھیں ۔ قیوم خاں وغیرہ ہم ایک ہی بارک میں تھے ۔ وہ آئے تو ہم نے انہیں خوش آمدید کہا ۔ ابراہیم چھاگڑا بڑا حاضر جواب آدمی ہے ۔ وہ آیا اس نے مبارکباد دی اورکہا کہ شکر ہے اب آپ کے آنے سے ہمیں پته لگا کہ ہم جلد ہی نکلنے والے ہیں ۔ تو جونہی ہم کرمانی صاحب کو دیکھ لیتے ہیں ۔ ہم بغیر گھڑی دیکھے یه سمجھ لیتے ہیں کہ اب ہم نے جلد ہی ہاؤس adjourn کرنا ہے ۔

Syed Ahmed Saeed Kirmani : I am serving some useful purpose.

Minister of Revenue : There is no denying the fact.

تو جناب والا ۔ اگر یہ finance secretary پر اعتراض کرتے ہیں تو میں اس سے اتفاق نہیں کرونگا ۔ اور کبھی کبھی تو خواجہ صاحب بھی اچھی بات کہدیتے ہیں ۔ میرا خیال ہے کہ وہ بھی مجھ سے اتفاق کرینگے ۔ irrigation کے متعلق عرض یہ ہے کہ پہلے اس محکمے کا انچارج ہوتا تھا ۔ اب اس کی جگہ سیکرٹری آ گیا ہے ۔ اسی طرح agriculture اور cooperation کا حال ہے ۔

جناب والا ۔ میرے بعض دوست اس بات پر اعتراض کرینگے کہ یہ cooperation والا تو technical آدمی نہیں ہے ۔ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض جگہ ہمیں cooperative farming کی ضرورت ہوتی ہے ۔ فرض کیجئے ۔ ہم کسی جگہ زمین reclaim کرتے ہیں تو اس کے لئے ہمیں maximum protection ہے جو اس بل کا جزو ہے ۔ وہ ہم واپس نہیں لے سکتے ممکن ہے کہ ہم ان کو cooperative farming کے تحت زمینیں دے دیں تاکہ وہ کم از کم وقت میں زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کر سکیں ۔ آج کل ملتان ڈویژن میں اس طریقے پر کئی جگہ عمل ہو رہا ہے جہاں cooperative farming ہو رہی ہے ۔

جناب والا ۔ میرے دوست نے Basic Democracies پر اعتراض کیا اس کے متعلق میں یہ عرض کر دوں کہ اگر ہم حقائق سے چشم پوشی نہ کریں تو ہم دیکھ لینگے ۔ یہ اور بات ہے کہ ہمارے حزب اختلاف کے دوست اس بات پر ہم سے اتفاق نہیں کرتے کہ انتخابات کے لئے کوئی Electoral College ہو ۔ اور ہم کہتے ہیں کہ یہ ہونا چاہئے ۔ یہ ایک سیاسی مسئلہ ہے ۔ اس لئے اس وقت میں اس میں نہیں پڑتا ۔ لیکن جہاں تک ان کی achievements کا تعلق ہے ۔ دنیا کو معلوم ہے کہ Basic Democracies کے بغیر . . . . .

خواجہ محمد صفدر—جناب والا۔ اسکی بات بھی general discussion میں آ جائے گی ۔

وزیر مال—جی ھاں ۔ آ جائے گی ۔

تو جناب میں basic democracies کے متعلق یہ عرض کر دوں کہ وہ اس وقت صوبے میں اتنی development کر رہی ھیں کہ یہ ضروری سمجھا گیا کہ اس کے سیکرٹری بھی coopt کئے جائیں ۔ ان کو بھی کوئی علیحدہ الاؤنس نہ دیا جائے گا ۔ اور بالخصوص اس وجہ سے کہ جو self help کی spirit اس نے قوم میں پیدا کی ھے ھم اس کو بڑھا رھے ھیں تاکہ وہ ھر وقت گورنمنٹ کے سہارے پر نہ رھیں ۔ جس کے لئے ھمارے دوست ھمیں criticise کر رھے ھیں ۔

جناب والا ۔ ایک اور اعتراض یہ کیا گیا ھے کہ other bodies اس کا مقصد یہ نہیں جیسا کہ میرے دوستوں نے سمجھا ھے ۔

Syed Ahmed Saeed Kirmani : On a point of order. Sir, the quorum is not complete.

Mr. Speaker : The House is not in quorum. Let the bells be rung.

(bells were rung.)

Mr. Speaker : The House is in quorum.

وزیر مال—صاحب صدر ۔ میں یہ عرض کر رھا تھا کہ یہ ترمیم جو ھم ۴ section میں کر رھے ھیں کہ coordination بڑھے اور کم از کم وقت میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جائے ۔

جناب والا ۔ ایک اعتراض یہ اٹھایا گیا تھا کہ C. S. P. افسران کے لئے زیادہ مواقع مہیا کئے جا رھے ھیں ۔ جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا ۔ ان کو اس کے لئے کوئی زائد تنخواہ نہ دی جائے گی ۔ ان کی اطلاع کے لئے میں مزید عرض کر دینا ضروری سمجھتا ھوں کہ اس کمیٹی میں فی الحال کتنے C. S. P. افسران ھیں ۔ اس وقت اس کمیٹی کے کل نو ممبران ھیں ۔ ان نو میں سے پانچ C. S. P. ھیں اور باقی P. C. S. ھیں یا experts ھیں ۔

اس ضمن میں جناب میں خواجہ صاحب کے اعتراض کا بھی جواب دے دوں جو انہوں نے ابھی ابھی اٹھایا ھے ۔

Syed Ahmed Saeed Kirmani : You must answer his point.

The Leader of the Opposition has said that in the previous regime more land has been reclaimed.

Minister of Revenue : This has been answered elaborately. You were busy elsewhere.

Mr. Speaker : Khan Sahib may please address the Chair.

Minister of Revenue : Yes Sir. I was addressing him because he addressed me directly.

Khawaja Muhammad Safdar : I am not at all satisfied.

Minister of Revenue : Not for your satisfaction; it is for the satisfaction of the House.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : And the House includes the Opposition.

Minister of Revenue : تو موجودہ یہ ہے کہ The Board should ordinarily meet for the transaction of business at least once a month.

وزیر مال—ہم نے یہ کیا ہے کہ at least once in 2 months 'at least' کا مطلب وکلاء حضرات سمجھتے ہیں کہ کم از کم ایک دفعہ اور اگر چاہیں تو پانچ دفعہ meet کریں۔ لیکن دو مہینہ میں ایک بار ضرور meet کرنا ہے۔ اگر ضرورت ہو تو تین یا ۴دفعہ بھی meet کر سکتے ہیں ۔ لیکن at least once in 2 months۔

جناب والا—میں اپنی گذارشات نہایت مختصر طور پر عرض کروں گا ۔ اتفاق سے اس وقت ہمارے سابق سپیکر صاحب بھی تشریف لے آئے ہیں ۔

ایک ممبر— یہ آپ ہی کی کرمفرمائیوں سے یہاں آئے ہیں ۔

وزیر مال ۔ علامہ صاحب نے فرمایا ہے کہ ۱۹۵۵ سے پہلے سیم اور تھور کا کہیں نام تک نہ تھا ۔ اس لئے میں s'atement showing detailed their figures of West Pakistan in 1961-62. پیش کرتا ہوں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد—آپ ۱۹۵۵ء سے پہلے کی بات کیجئے -

وزیر مال—صبر کریں - اگر میں آپ کو مطمئن نہ کر سکوں تو پھر بے شک وہ اعتراض کریں -

اس کا کل ایریا ۳۰۸۱۲۰۵ ایکڑ ہے -

کہنہ ۱۲۸۸۲۳ "

(۵۶ سے ۶۱ تک) ۳۸۹۷۶ "

نو ۲۷۵۱۳ "

یعنی ملک میں ۱۹۶۱ سے حالات ایسے تھے -

علامہ رحمت اللہ ارشد—آپ نے ۱۹۵۶ سے ۱۹۶۱ تک کے اعداد و شمار پیش کئے ہیں - میں چاہتا ہوں کہ ۵۵-۱۰-۱۵ سے پہلے کے اعداد و شمار بتائیں -

وزیر مال - آپ جب ان پر غور کریں گے تو ۵ سال کی پوزیشن سامنے آ جائے گی اب ان واقعات اور حالات کی بناء پر میں آپکا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا کیونکہ میرے احباب اس بات کے لئے Keen ہیں کہ دوسرا آرڈیننس پیش کریں - اس لئے میں نہایت مختصر طور پر اصل بات خواجہ صاحب اور ان کی پارٹی کی خدمت میں عرض کروں گا -

یہ بل ۱۹۵۲ میں پاس ہوا - آج اسے ۱۲ سال ہو گئے ہیں - اس عرصہ میں کبھی یہ محسوس نہ کیا گیا - کہ اس کی خامی کے متعلق ہمیں بتائیں یا اس کی تنسیخ کے لئے کوئی قدم اٹھائیں - محض ہم پر نکتہ چینی کرتے ہیں چاہئے تھا کہ کوئی اچھی چیز پیش کرتے - کیونکہ یہ بھی ان کی ذمہ‌داری میں شامل تھا - اس آرڈیننس سے پہلے کوئی تجویز پیش کرتے - کیا یہی ان کا شیوہ ہے اور وہ صرف criticism برائے criticism کے لئے یہاں بیٹھے ہیں - اس عرصہ میں وہ کوئی اچھی چیز پیش نہیں کر سکے - لہذا میں آپ کی وساطت سے اس ہاؤس کی خدمت میں عرض کروں گا کہ وہ مجھ سے agree کریں اور اسے پاس کر دیں -

Mr. Speaker : I will now put the question,

علامہ رحمت اللہ ارشد—پوائنٹ آف انفارمیشن - جناب صدر - کیا میں یہ پوچھنے کی جسارت کر سکتا ہوں کہ آپ وزیر صاحب کے جواب سے مطمئن ہیں - جو کچھ میں نے عرض کیا تھا اس کے مطابق وحدت مغربی پاکستان کے قیام سے پہلے کے سیم اور تھور کے اعداد و شمار کیوں پیش نہیں کئے - اس وقت جو اعداد و شمار پیش کئے ہیں وہ ۱۹۵۶ سے ۱۹۶۱ تک کے ہیں - اس سے پہلے کے نہیں دئے - صاحب سپیکر - اگر آپ ان کے جواب سے مطمئن ہیں تو پھر میں بھی مطمئن ہو جاتا ہوں -

مسٹر سپیکر—یہ آپ کا کام ہے کہ مطمئن ہوں یا نہ ہوں کیونکہ -

You have to vote for or against the Ordinance. Now I will put the question. The question is -

> **That the Assembly do approve of the Punjab Soil Reclamation (West Pakistan Amendment) Ordinance, 1964, promulgated by the Governor of West Pakistan on 19th May, 1964.**

(*The motion is carried*)

WEST PAKISTAN LAWS (EXTENSION TO KARACHI) ORDINANCE, 1964.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammd Varyal Memon) : Sir, I beg to move -

> **That the Assembly do approve of the West Pakistan Laws (Extension to Karachi) Ordinance 1964, promulgatad by the Governor of West Pakistan on 25th May, 1964,**

Mr. Speaker : Motion moved is -

> **That the Assembly do approve of the West Pakistan Laws (Extension to Karachi) Ordinance 1964, promulgated by the Governor of West Pakistan on 25th May, 1964.**

Khawaja Muhammad Safdar : Opposed Sir.

Minister of Law : The House is aware Sir that from the day of unification till July 1961, Karachi was not a part of West Pakistan and the laws passed by West Pakistan from the date of unification till the date of merger were those Laws which were passed partly by the Assembly or the Assemblies of that day, ahd some ordinances enacted during the Martial Law days. After merger, it was thought that the existing West Pakistan laws should be applied to Karachi and some Acts were applied to Karachi piecemeal. It was, therefore, thought that one consolidated piece of legislation should be brought in by which all the laws which could be applied to Karachi should be applied, and this ordinance had been issued, which incorporates 42 Acts and ordinances.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : You mean the Criminal Law (Amendment) Act ?

Minister of Law : As Khan Pir Muhammad Sahib observed, probably something else is working in the mind. If you will kindly read, the Criminal Law (Amendment) Act was passed by this Assembly after merger of Karachi, i. e. when Karachi was already a division and a part of West Pakistan.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : You said all laws are being extended.

Minister of law : I was submitting that 42 Acts have been consolidated in one ordinance and these Acts and ordinances have been applied to Karachi, and I am happy and glad to say that this is yet one more act and a very benevolent one - on the part of this Government towards the unification of laws.

خواجه محمد صفدر—جناب والا ۔ مجھے پہلے بھی حکومت کی ذہانت اور فطانت پر ناز تھا لیکن آج تو میں بالکل قائل ہو گیا ہوں ۔

سید احمد سعید کرمانی—مایوس ہونے کی حد تک ۔

خواجه محمد صفدر--که یه ان کی طبع رسا کا ایک شاهکار هے ۔

عام طور پر کوئی اور صاحب اگر اس قلمدان وزارت کو سنبھالے ہوتے وہ ان قوانین کا کراچی کے علاقہ میں اطلاق کرنے کیلئے ۴۲ ۔ آرڈیننس لائے ۔ کیونکہ دراصل یہ ایک آرڈیننس نہیں ہے یہ ۴۲ ۔ قوانین ہیں جنمیں ترامیم کی گئی ہیں ان میں سے بعض ایکٹ ہیں ۔ انھیں نے فرمایا ہے کہ بعض آرڈیننس تو انھیں نے بیک جنبش قلم ۴۲ ۔ آرڈلنس ۴۲ ۔ قوانین ترمیم کرنے کی کوشش ہی نہیں کی بلکہ ترمیم کر دئے ۔

مسٹر سپیکر—آپ کے کام کو مختصر کر دیا ۔

خواجه محمد صفدر- یہاں ایک طریقہ سوچا گیا ہے جس کے ذریعہ اس ایوان کو روکا جائے کہ وہ ۴۲ ۔ قوانین پر اپنے خیالات کا اظہار نہ کر سکے ۔ ورنہ دراصل یہ وہی ذہن کام کرتا ہے جس کی طرف میں نے کل بھی اشارہ کیا ہے ۔ اس ایوان کی دراصل ضرورت نہیں ہے ورنہ چاہئیے تو یہ تھا کہ ایک ایک قانون ایک مسودے کی شکل میں لایا جاتا اور اس ایوان میں اسپر بحث ہوتی اور اگر کوئی متنازعہ قانون ہوتا تو اسپر بحث زیادہ ہوتی اور اگر کم متنازعہ ہوتا تو اسپر کم بحث ہوتی یا بالکل نہ ہوتی ۔ مجھے قانون کے اوراق پلٹتے ہوئے اگر اس میں اپنے طالب علمی کا زمانہ بھی شامل کرلوں تو کم و بیش ۲۷ ۔ سال ہو گئے

اور اس ۲۷ ۔ سال میں یہ تو میں نہیں کہہ سکتا کہ میں قانون ہی پڑھتا رہا ہوں لیکن کبھی کبھار قانون کی کتابیں دیکھنے کا موقع مل جاتا ہے میں نے اس ۲۷ ۔ سال کے عرصہ میں اس قسم کا قانون کبھی نہیں دیکھا ۔ ایسی کاریگری سے اس قانون کو وضع کیا گیا ہے ۔ سننے میں یہ آتا رہا ہے اور دیکھنے میں بھی یہ آتا رہا ہے کہ adapatoin آف لاز کیلئے ایک جامع قانون بہت سے قوانین سے اخذ کر لیا جاتا ہے لیکن extension کیلئے کبھی ایسا نہیں ہوتا اور revival کیلئے بھی کبھی ایسا نہیں ہوا ہے صرف adapation کیلئے آپ جہاں کہیں بھی دیکھیں گے یہ اختیار کر لیا جاتا ہے اور آئندہ بھی اختیار کیا جاتا رہیگا لیکن یہ میمن صاحب کا کارنمایاں ہے ان سے پہلے اس ملک میں اور یا دوسرے ملکوں میں جو وزرائے قانون گذرے ہیں انہیں نے یہ نہیں کی ۔

Mr. Speaker : What would be the difference between adaptation and extension.

خواجہ محمد صفدر—adaptation اور extension دونوں علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں adaptation کے متعلق جنرل کلاززِ ایکٹ میں یہ دیا ہوا ہے کہ یہ طریقہ کار استعمال ہو سکتا ہے اور extension کیلئے نہیں دیا گیا ہے ۔ رات میں اس کو تلاش کرتا رہا لیکن میری رائے میں یہ مشکل ہے کہ اس کے خلاف میں قانونی طور پر یہ assert کر سکوں کہ یہ طریقہ کار قانونی طور پر غلط ہے ۔ یا ہمارا قانون اس کی اجازت نہیں دیتا لیکن میں یہ ضرور assert کر سکتا ہوں کہ اس ایوان کے استحقاق کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ اس کو موقع دیا جائے کہ اس مسئلے پر وہ علیحدہ علیحدہ بحث کر سکے ۔ مثال کے طور پر اگر یہ علیحدہ علیحدہ آتے تو میں یقین دلاتا ہوں کہ میں ۴۲ ۔ تقریریں کرتا ۔ کوئی تقریر اس میں دو منٹ کی ہوتی اور کوئی آدھ گھنٹے کی ہوتی اور کوئی گھنٹہ بھر کی ہوتی لیکن اس طریقہ کار سے مشکل ہے کہ میں ۴۲ ۔ قوانین کو زیر بحث لاؤں ظاہر ہے کہ وہ کتنی لمبی تقریر ہو گی ۔ یہ ایوان اسلئے بنایا گیا ہے کہ یہاں ہم اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں اسلئے نہیں بنایا گیا کہ ہم اپنی زبان بند کئے ہوئے گونگے بنے بیٹھے رہیں ۔ اس ایوان کی غرض و غایت یہ ہے کہ ایک constituency کے نمائندے کی حیثیت سے جو درست اور مناسب اس ملک اور ہماری constituency کیلئے ہو اسکے متعلق اپنے خیالات یہاں پیش کریں ۔ ۱۹۵۵ء سے ۱۹۵۸ء تک

جتنے بھی قانون بنے ہم ان کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے رہے اور آج بھی کرنا چاہتے ہیں اور یہ اس ایوان کا حق ہے کہ یہاں تقریریں ہوں بہر حال میں اب ان باتوں پر وقت نہیں صرف کرونگا اور اس ہنگامی قوانین میں سے صرف تین قوانین کے متعلق بات کرونگا مجھ میں اتنی ہی طاقت ہے اگر مجھ میں زیادہ طاقت ہوتی تو شاید میں زیادہ ٹائم لیتا بہرحال میں نے تین قوانین چنے ہیں اسی طرح میرے اور دوستوں نے .....

نوابزادہ غلام قاسم خان— 42=3×84

خواجہ محمد صفدر—شاید چودہ تقریریں اس طرف سے نہ ہو سکیں ۔ چونکہ ہماری حاضری ۱۰ یا ۱۲ ۔ کے لگ بھگ رہتی ہے بہر حال ۸ ۔ ۱۰ تقریریں ہم کرلیکی کوشش کریں گے ۔ تو جناب میں صرف تین قوانین کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرونگا ان تین کے بعد میرے دوسرے دوست اور رفقائے کار اور جو قوانین ہیں ان پر اپنے جذبات اور خیالات آپ کے توسط سے اس ایوان کے سامنے پیش کریں گے ۔ سب سے پہلے میں جناب opium کو لیتا ہوں یہ نمبر ۳ ۔ ہے اس ہنگامی قانون کے ذریعہ کراچی پر بھی لاگو ہے یعنی سارے مغربی پاکستان پر یہ لاگو ہے ماسوا اس علاقہ کے جہاں افیون پیدا ہوتی ہے یعنی ٹرائیبل ایریاز ۔

وزیر قانون—دو اور کون سے ؟

خواجہ محمد صفدر—وہ دونوں اس کے بھائی یا بہنیں ہیں ۔ جو کچھ آپ ان کو کہہ لیں ایک Opium Smoking یہ نمبر ۳۲ ہے ۔ and then sir last will be West Pakistan Vagarancy Ordinance 1958 جناب والا ۔ میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ ایکٹ افیون ہمارے سابقہ آقاؤں نے ۱۸۷۸ء میں مرکزی قانون کی حیثیت سے اس براعظم میں نافذ کیا ۔ اس میں ان کی تین غرض و غایت تھیں ۔ ہر قانون کا ایک فلسفہ ہوتا ہے ایک ذہن ہوتا ہے ایک پالیسی ہوتی ہے جو کہ اس قانون کے ذریعہ کسی ملک میں یا کسی صوبے میں یا کسی علاقہ میں نافذ کی جاتی ہے تو اس کی بھی ایک پالیسی کار فرما تھی اور وہ یہ تھی کہ اس زمانے میں دنیا بھر میں افیون کا کاروبار نہایت

وسیع پیمانے پر ہو رہا تھا۔ دنیا کی کثیر آبادی خصوصیت سے مشرق بعید بلکہ میں یوں کہوں کہ سارے ایشیا میں اس کی کثرت سے کھپت تھی اور اس کو فروخت کرنے والے انگریز تاجر تھے اس لئے یہ پالیسی اختیار کی گئی کہ اس کی پیداوار اس کی در آمد و برآمد اور اس کی خرید و فروخت پر پابندی لگا دی جائے۔ دوسری غرض اس کے پیش نظر یہ تھی کہ جہاں ہم اس کی پیداوار اس کی درآمد و برآمد اور اس کی خرید و فروخت کو پابند کر رہے ہیں تو کیوں نہ ایک کلاز کے ذریعہ اس سے آمدنی کا ایک معقول ذریعہ پیدا کیا جائے۔

تیسری وجہ یا پالیسی یہ تھی۔ کہ محکوم قوموں افیون کا عادی بنایا جائے۔ ان کے قویٰ کو اس قسم کی نشہ آور اشیاء سے کمزور بنایا جائے۔ تا کہ وہ آزادی کا نام نہ لے سکیں۔ ان کی عام طور پر یہ ایک پالیسی تھی۔ جب ۱۸۷۸ء میں یہ قانون اس ملک میں نافذ ہوا۔ اسی قانون کو معمولی رد و بدل کے ساتھ ۱۹۵۷ء کے ایکٹ نمبر ۱۳ ساتھ اس صوبے میں قائم رہنے دیا گیا۔ میں اپنے ان بھائیوں سے جو میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ سوال کرتا ہوں۔ کہ کیا یہ مناسب ہے۔ کہ جو قانون ان اغراض و مقاصد کے پیش نظر جن کا کہ میں ابھی ذکر کر چکا ہوں۔ آج سے ایک صدی پیشتر اس ملک میں نافذ کیا گیا ہو۔ کیا اسے ہم جوں کا توں اپنے علاقوں پر نافذ رکھیں۔ یقیناً میرے دوست میرے اس سوال کا جواب نفی میں دیں گے۔

مسٹر عبدالرازق خان—مناسب ہے۔ کہ ویسے ہی رہنے دیا جائے۔

خواجہ محمد صفدر—اگر میرے دوست یہ بات از راہ مذاق نہیں کہہ رہے ہیں۔ تو مجھے افسوس ہے۔ کہ ابھی ہم اس ذہنیت سے نہیں نکل سکے۔ جو ۱۸۷۸ء میں اس ملک میں پایا جاتا تھا۔ جناب والا۔ میری گذارش یہ ہے۔ کہ میں ان بھائیوں کو ہی معتوب نہیں گردانتا۔ میں ان سب لوگوں کو جو ۱۹۴۷ء کے بعد اس صوبے پر حکمرانی کرتے رہے ہیں۔ اس ضمن میں مجرم سمجھتا ہوں۔ کہ انہوں نے اس قوم کو قعر مذلت سے نکالنے کی قطعاً

کوئی سعی نہیں کی ۔ اور محض چند لاکھ روپے کی خاطر جو ایکسائز ڈیوٹی کی شکل میں اس صوبے کی آمدنی میں اضافہ کرتا ہے ۔ انہوں نے تمام اخلاقی شرعی اور انسانی اصولوں کو پامال کرتے ہوئے اپنے سامنے دیکھا ۔ اور کسی ایک نے بھی اپنی چھوٹی انگلی تک اس کے خلاف بطور احتجاج نہ اٹھائی ۔ میری مراد یہ ہے ۔ کہ آج سے بہت عرصہ پہلے اور اگر بہت عرصہ پہلے نہیں تو آج ہمارا یہ فرض ہے ۔ کہ ہم اس مسئلے کا اس نظریئے سے جائزہ لیں کہ کیا اس ملک کے رہنے والوں کی صحت اخلاق اور ان کی جیبوں کے لئے افیون کا استعمال مفید ہے ۔ اگر مفید نہیں ۔ تو ہم افیون کے ٹھیکے شہر شہر اور گاؤں گاؤں اس قانون کے تحت کیوں کھول رہے ہیں ۔ اگر یہ مفید نہیں ہے ۔ تو گذشتہ سیشن میں میرے محترم دوست جناب حمزہ صاحب ۔ کے سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر آبکاری نے جواب دیا تھا ۔ کہ بارہ سو من افیون آزاد علاقے میں سالانہ پیدا ہوتی ہے ۔ اور پانچ سو من افیون اس افیون ایکٹ کے تحت اس صوبے میں فروخت کی جاتی ہے ۔ اس صوبے کو جائز اور ناجائز طریقوں سے سترہ سو من افیون سالانہ کھلا کر کیا آپ اس کی کوئی خدمت کر رہے ہیں ۔ یا اس سے کوئی دشمنی کر رہے ہیں ۔ اس لئے میں اپنے دوستوں سے درخواست کروں گا ۔ کہ وہ اس پر ٹھنڈے دل سے غور کریں ۔ کہ کیا ہمارے لئے یہ لازمی نہیں ہے ۔ کہ ہم اس افیون کے کار و بار ہی کو نہیں بلکہ اس کے استعمال ہی کو اس صوبے میں اپنی تمام قانونی اور اخلاقی کوششوں سے بند کر دیں ۔ اور جو لوگ اس موذی مرض میں مبتلا ہیں ۔ ان کے لئے ایسے راستے پیدا کریں ۔ کہ وہ اس نشیلے زہر سے آزادی حاصل کر سکیں ۔

وزیر قانون ــــ اگر ٹھنڈے دل سے غور کریں ۔ تو دل ہی بند ہو جائے گا ۔

خواجہ محمد صفدر ــــ خدا نہ کرے ۔ کہ آپ کا دل بند ہو ۔ ہم تو آپ کی درازیٔ عمر کے لئے دعا کرتے ہیں ۔ ورنہ اگر آپ کا دل بند ہو گیا ۔ تو ایسی نئی چیزیں کون لائے گا ۔

جناب والا ۔ میں یہ عرض کرونگا ۔ کہ ہمیں وہ راستے اختیار کرنے چاہئیں کہ جن سے ہم افیون جیسی زہریلی شے کو اپنے بھائیوں کے جسموں کے اندر داخل ہونے سے روک سکیں ۔ اور میرے نزدیک یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے ۔ میں جناب کی وساطت سے وزراء کرام کی خدمت میں یہ درخواست کرونگا ۔ کہ اگر وہ مجھے حکم دیں ۔ تو میں انہیں ایسا ایک بل ڈرافٹ کر کے دے سکتا ہوں ۔ جس کے ذریعے افیون کے کاروبار کو بند کر دیا جائے ۔ یہاں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے ۔ کہ جو لوگ افیون کھانے کے عادی ہیں ۔ وہ کیا کرینگے ۔ افیون فوری طور پر بند کرنے سے یہ ناجائز طریقے استعمال کرینگے ۔ یا بیمار ہو جائینگے ۔ کیونکہ ڈاکٹر صاحبان کا کہنا ہے کہ افیون جیسا نشہ چھوڑا نہیں جا سکتا ۔ کیونکہ وہ جسم پر اور صحت پر برے اثرات چھوڑتا ہے ۔ اس کا یہ طریقہ ہے کہ صوبے کے تمام افیونیوں کو رجسٹر کر دیا جائے ۔ اور ان کے لئے ایک راشن کارڈ بنا دیا جائے ۔ اور ڈاکٹروں کے مشورے کے بعد ان کے لئے زیادہ سے زیادہ مقدار مقرر کر دی جائے ۔ اس کا یہ فائدہ ہوگا ۔ کہ کوئی نیا افیونی پیدا نہ ہوگا ۔ کیونکہ اس کے پاس کارڈ نہ ہوگا ہو سکتا ہے کہ کوئی percentage ناجائز طور پر اس کو حاصل کریں ۔ وہ بارہ سو من جو ناجائز طور پر آزاد علاقے سے اس طرف آتا ہے ۔ لوگ اس کی خرید کریں ۔ لیکن اس کے لئے زیادہ کڑی سزائیں دی جا سکتی ہیں ۔ لیکن اس قانون میں یہ لکھا ہے کہ . . .

(قطع کلامی)

میں ان جیسے دوستوں کو سمجھانے کے لئے کھڑا نہیں ہوا ہوں ۔ یہ باتیں ان کے دماغ اور ذہن سے بلند ہیں وہاں یہ پہنچ ہی نہیں سکتے ۔

تو جناب والا ۔ میں یہ گذارش کر رہا تھا ۔ کہ اس تجویز سے جس کا میں نے ابھی خاکہ پیش کیا ہے ۔ کم از کم یہ فائدہ ضرور ہوگا ۔ کہ اس ملک میں نئے افیونیوں کی تعداد کم سے کم ہو کر رہ جائے گی . . . . .

اور اس کے ساتھ ساتھ گورنمنٹ ہماری سوشل طریقہ سے یہ کوشش کرے . . .

(قطع کلامی)

وزیر قانون—خواجہ صاحب ۱۲ بج گئے ہیں -

خواجہ محمد صفدر—جناب یہ بحث تو پیر تک چلے گی -

وزیر قانون—اسمبلی کو تو ۱۲ بجے ایڈجرن ہونا ہے -

مسٹر سپیکر—کیا ٹائم ۱۲ بجے ہے یا ۱۲-۳۰ کا ہے -

(آوازیں ۱۲ بجے کا ہے)

Khawaja Muhammad Safdar : Twelve, it is Friday.

Mr. Speaker : If that is the sense of the House that we should adjourn at twelve I have no objection.

The House stands adjourned till Monday the 8th June to meet at 8.30 a. m.

(*The Assembly then adjourned till* 8.30 *a. m. on the* 8*th June,* 1964.)

APPENDIX

(*Ref : Starred Question No.* 6192)

Serial No.	Name of Scheme		Expenditure Rs.
1	Water-supply scheme at Dunga Bunga	...	10,000 00
2	Advance for cattle fair Tehsil Council, Minchinabad.	...	15,000·00
3	Middle School, Minchinabad	...	3,000·00
4	Grant for Industrial School, Minchinabad	...	4,000·00
5	Repair of Middle School, Mohammadpur Sansarance		3,000·00
6	Repair of Middle School, Shahir Farid	...	3,000 00
7	Repair of Middle School, Laleka	...	3,000·00
8	Repair of Middle School, Minchinabad	...	2,000·00
9	Repair of Middle School, Lalke	...	2,000·00
10	Hire of boats for Police Department	...	2,000·00
11	Grant of Civil Dispensary, Pir Sikandar	...	25,000·00
12	Grant for Civil Dispensary, Sharaf Shah	...	25,000·00
13	Grant for Veterinary Dispensary, Nadar Shah	...	25,000·00
14	Grant for Veterinary Dispensary, Marar Wali	...	25,000·00
15	Grant for Veterinary Dispensary, Jagga Sanateka	...	25,000·00
16	Grant for Veterinary Dispensary, Ajal Garh	...	25,000·00
17	Grant for Veterinary Dispensary, Doulatpur	...	25,000 00
18	Grant for Veterinary Dispensary, Muhammadpur	...	25,000·00
19	Grant for Veterinary Dispensary, Gulab Ali	...	25,000·00
20	Grant for Veterinary Dispensary, Mehta Jhedu	...	25,000·00
21	Grant for Veterinary Dispensary, Chak No. 25/3-R		25,000·00
22	Water-supply at Dunga Bunga	...	7,000·00
23	Grant for Middle School, Bahawalnagar	...	22,45·00
24	Chairman, Tehsil Fort Abbas	...	16,000·00
25	Construction of Link Road, Muhar Wali	...	500·00
26	Construction of Water Tank Chak 2/G	...	1,000·00

Serial No.	Name of scheme		Expenditure
			Rs.
27	Construction of Five Culverts H. Chall 20/G	...	2,500·00
28	Well at 178-M	...	4,150·00
	Water Tank 177/M	...	
	U. C. Hall at 201/M	...	
	Water Tank 177 M	...	
29	Water Tank, 49/F	...	1,250·00
30	U. C. Hall 9/G	...	2,000·00
31	U. C. 173/M	...	2,000·00
32	Pucca Diggi, 168/M	...	1,000·00
33	U. C Hall at 28/G	...	2,000·00
34	Extension and repair of L. M. D. Chak 9-G	...	5,000·00
35	Repairs of well of Sathi Wala	...	335·00
36	Construction of U. C. Hall, Pir Garh	...	3,000·00
37	Construction of U. C. Hall, Muhammadpur Sansaran	...	3,000·00
38	Construction of Primary School, Mirzeka	...	5,200·00
39	Construction of U.C. Hall, Jalewala and Culverts	..	5,200·00
40	Construction of U. C. U., Sobjewala	...	3,000·00
41	Construction of extem, and repairs of Middle School, Amruka	...	1,715 00
42	Construction of Primary School at Khaliskhurd	...	3,000·00
43	Construction of Primary School, Sharaf Shah	...	6,000·00
44	Construction of Primary School, Rateka Utrar	...	...
45	Purchase of maten for boys and girls of Fortabbas	.	7,000·00
46	Construction of 10 cu.verts in UC Kot Amin Khan	.	1,000 00
47	Construction of Water Tank of Rehmanger	...	1,250·00
48	Construction of Tobas of Dhar Hasil Wali	...	2,000·00
49	Coustruction of 8 Culverts in U.C. No. 3	...	1,600·00
50	Construction of U,C. Hall, Chak Butyana	...	3,000·00

Serial No.	Name of scheme		Expenditure Rs.
51	Construction of 10 culverts U.C., Nadarshah	...	1,000·00
52	Construction of Water Tank at Hafezwala	...	1,250·00
53	Construction of U.C.U., Hall Takht Mahal	...	3,000·00
54	Construction of 10 Culverts U.C.U. No. 11	...	1,000·00
55	Construction of water tank, Sawaiwala	..	1,250·00
56	Construction of water tank, Sundha and 8 culverts		2,050·00
57	Construction of 6 culverts, Dunga Akhuka	...	600·00
58	Construction of drinking water well, Bajak	...	1,000·00
59	Construction of drinking water at Nur Jahania	...	2,100·00
60	Construction of 14 culverts U/C. U. 20 Grant T/C, Minchinabad	...	1,000·00
61	K. Road Chak Amirko to M. Pannah	...	1,100·00
62	Police Station Building Sarwal	...	700·00
63	Police Station Building 9/F	...	700·00
64	Police Station Building 11/Ford	...	700·00
65	Repairs Police Station Sheli, Garbi	...	150·00
66	Pucca culverts U. C. Area	...	1,800·00
67	Pucca diggi 49/Fateh	...	1,250·00
68	Pucca diggi 44/Fateh	...	1,000·00
69	Pucca diggi 46/Fateh	...	1,000·00
70	Primary School, 100/Fateh	...	500·00
71	Pucca culverts U. C. 21	...	1,050·00
72	Veterinary dispensary, 98/Fateh	...	2,000·00
73	Repair of U. C. office, 52/Fateh	...	71·00
74	Side well and culverts, 54/Fateh	...	540·00
75	Primary School, 551/Fateh	...	500·00
76	Repairs of side well 51/Fateh	...	600·00
77	School wall, 47/Fateh	...	350·00
78	Repairs of well, 8/Ford	...	332·00

Serial No.	Name of scheme		Expenditure
			Rs.
79	Police Station Building, 51/Fateh	...	1,000·00
80	Police Station Building, 55/Fateh	...	1,000 00
81	Police Station Building, 52/Fateh	...	1,000·00
82	Culverts, 53/Fateh	...	400·00
83	Culverts, 8/Ford	...	400 00
84	Culverts. 56/Ford	...	300·00
85	Culverts, 56/Ford	...	300·00
86	U. C Hall, 134/Murad	...	5,250 00
87	Civil dispensary, 134/Murad	...	5,000 00
88	Soling of road, 134/Murad	...	2,500·00
89	Police Station Building, 132/Murad	...	1,400·00
90	Police Station Building, 211/Fateh	...	1,500·00
91	Police Station Building, 133/Murad	...	5,000 00
92	Police Station Building, 166/Murad	...	3,400 00
93	Government Police Station Building, 167/Murad	...	2,400·00
94	Police Station Building, 175/Murad	...	1,400 00
95	Drinking water well, 178/Murad	...	1,800·00
96	Drinking water well, 177/Murad	...	2,500·00
97	Drinking water well 202/Murad	...	2,000·00
98	Drinking water well 208/Murad	...	12,000·00
99	Extension M. S. Building, 201/Murad	...	2,00 00
100	Pucca Diggi, 126/Murad	...	1,800·00
101	Pucca Diggi, 171/Murad	...	1,800·00
102	Drinking water well, 173/Murad	...	1,038·00
103	Police Station 171/Murad	...	4,000·00
104	Supply of furniture to 6 Primary School	...	699·00
			2,020·00
105	16 Culverts in the Union Councils	...	2,020·00
106	Repair to Police Station 105, 107, 106 Fateh 119, 121, 123 and 125/Murad	...	2,800·00

Serial No.	Name of scheme		Expenditure
			Rs.
107	30 culverts in U. C.	...	2,712·00
108	5 culverts in Union Council	...	...
109	Repairs of well 28 Gig	...	300·00
110	Middle School, 112/Murad	...	2,600·00
111	Government, Police Station Building, 30 G	...	2,000·00
112	Pucca diggi/2/Gigiani	...	2,000·00
113	M. School Building, 9/Gigiani	...	8,000·00
114	Primary School Building, 24/Gigiani	...	2,000·00
115	Government Primary School, 9/Gigiani	...	2,000 00
116	10 culverts in U. C.	...	2,000·00
117	Civil Dispensary dullabhadere	...	5,000·00
118	Drinking well dullabhadere	...	15,00 00
119	Primary School, Meru Buloch	...	1,485·00
120	Primary School Lundsbhdere	...	1,700·00
121	Culverts in U. C. 12	...	1,200·00
122	Civil Dispensary, Moharan Sharif	...	4,000·00
123	Two pucca nalis, Moharan Sharif	...	1,000·00
124	Repairs of Refiqqul-Ulma School, Moharan Sharif	...	500·00
125	Extension in Moharan Sharif School	...	400·00
126	Kacha road, 3 Ford	...	500·00
127	Pucca nali, Maghers Sharif	...	400·00
128	Drinking water well, Shahir Farid	...	300·00
129	Repairs of Hospital, Shahir Farid	...	200·00
130	Well for drinking water, Khaupur	...	300·00
131	Well for bunga Jhedru	...	300·00
132	Well Repairs, Rehman Shah	...	100·00
133	Drainage at Shahir Farid	...	1,260·00
134	Repairs of School Mouza, Mangera Sharif	...	300·00

Serial No.	Name of scheme		Expenditure
			Rs.
135	Primary School, Jhedhian	...	710·00
136	One culvert on S. Farid to Ferozpur Road	...	130·00
137	3 pucca culverts on Shahir Farid	...	1,484·00
138	Repairs of community hall Shahir Farid	...	100·00
139	Sub-Health Centre and boundary wall menda Jhedu		5,400·00
140	Heal Pump Metha Jhedu	...	135·00
141	Primary School, Chak Nehsla	...	500·00
142	Primary School. Adula	...	500·00
143	Primary School, Metha Jhedu	...	800·00
144	Veterinary dispensary, Metha Jehdu	...	2,500·00
145	Repair of Primary School Building, 4/IR	...	400·00
146	Repair of Primary School Building II/IR	...	400·00
147	Construction of well in Primary School, 9/R	...	550·00
148	Construction of one culvert, 9/1R	...	150·00
149	Construction of two culverts, 26/3R	...	300 00
150	Construction of three culverts, 44/3R	...	450·00
151	Construction of two culverts. 22/3R	...	300·00
152	Construction of two culverts, 38/3R	...	300·00
153	Construction of two culverts, 25/3R	...	300·00
154	Construction of two culverts, 23, 24/3R	...	300·00
155	Construction of two culverts, 45/3R	...	300·00
156	Construction of two culverts, 8/IR	...	300·00
157	Construction of two culverts, 7/IR	...	300·00
158	Construction of Girls Primary School Building, 45/3R		1,500·00
159	Construction of Primary School Building, 45/3R	...	1,200·00
160	Construction of Girls Primary School Building, 76/4R	...	3,900·00
161	Construction of three culverts, 83/5R	...	400·00
162	Repair of Primary School, 80/1L	...	600·00

Serial No.	Name of scheme		Expenditure
			Rs.
163	Repair of Primary School, 79/IL	...	500·00
164	Construction of two side well 79/IL	...	1,066·00
165	Construction of Girls Primary School Building 69/4R	...	2,200·00
166	Construction of pucca well, 70/4R	...	600·00
167	Construction of G. P. School, 86/5R	...	1,000·00
168	Construction of three culverts, 70/4R	...	450·00
169	Construction of three culverts, 69/4R	...	450·00
170	Construction of three culverts, 86/5R	...	450·00
171	Construction of G. P. School, 100/6R	...	1,167·00
172	Construction of pucca well, 93/6R	...	1,400·00
173	Construction of four culverts, 93/6R	...	600·00
174	Construction of two culverts, 97/6R	...	300·00
175	Construction of Primary School, 148/6R	...	1,200·00
176	Construction of Primary School, 302/HR	...	2,420·00
177	Construction of Primary School, 304/HR	...	700·00
178	Extension of Middle School Building, 303/HR	...	529·00
179	Construction of Primary School, 167/7R	...	1,800·00
180	Construction of Primary School Building, Phulers	...	1,000·00
181	Construction of pucca Toba Dahir Hasilwali	...	1,000·00
182	Construction of pacca Toba Dahir Hasilwali	...	1,000·00
183	Repair of pacca well, Qila Mir Garh	...	1,000·00
184	Construction of Union Hall, 112/6HR	...	6,600·00
185	Construction of one side well, 321/HR	...	1,270·00
186	Construction of Middle School building, 112/6R	...	4,000·00
187	Construction of Union Hall, 30/3R	...	6,550·00
188	Construction of Primary School, 42/3R	...	2,900·00
189	Construction of Drainage, 30/3R	...	850·00
190	Purchase of cow bull, U. C. Area	...	1,000·00

Serial No.	Name of scheme		Expenditure Rs.
191	Construction of Primary School, 267/HR	...	2,500 00
192	Construction of Primary School, 266/HR	...	1,500·00
193	Construction of pacca well, 261/HR	...	3,900·00
194	Construction of pacca well, 266/HR	...	3,800·00
195	Construction of P. Water tank, 4/IR	...	2,000·00
196	Construction of Menial state Quarters 4/IR	...	1,500·00
197	Construction of Veterinary Dispensary, 25/3R	...	3,000·00
198	Construction of Primary School, 39/3R	...	5,000·00
199	Construction of 4 culverts, 45/3R	...	1,500·00
200	Construction of 5 culverts, 38/3R	...	500·00
201	Construction of 4 culverts, 26/3R	...	750·00
202	Construction of pacca well, 82/5R Western	...	530·00
203	Construction of Civil Dispensary, 25/3R	...	3 000 00
204	Construction of Girls Primary School, 80/IL	...	3.600·00
205	Repair of Primary School for Boys, 57/4R	...	960·00
206	Construction of 8 culverts, Halqa U. C. 38	...	2,400·00
207	Construction of pacca well, 83/5R	...	3,000·00
208	Construction of 2 culverts 54/4R	...	400·00
209	Construction of Girls Primary School, 58/4R	...	800 00
210	Construction of 2 culverts, 57/4R	...	960·00
211	Construction of one culverts, 55/4R	...	200·00
212	Construction of 5 culverts, 146/6RY to FQL	...	900·00
213	Construction of Union Hall, 144/6R	...	5,000·00
214	Construction of pacca diggi with side, well, 177/7R	...	3,000 00
215	Construction of Boys Primary School, 175/7R	...	1,650·00
216	Construction of one culvert, 175/7R	...	150·00
217	Construction of one diggi, 178/7R	...	13,000·00
218	Construction of 3 culverts, 178/7R	...	450 00

Serial No.	Name of scheme		Expenditure Rs.
219	Construction of 2 culverts, 328/HR	...	2,200·00
220	Construction of 2 culverts, 329/HR	...	2,300·00
221	Construction of Girls Primary School, 315/HR	...	220·00
222	Repair of Girls Primary School, 296/HR	...	1,100·00
223	Construction of Primary School Building, 125/64	...	1,200·00
224	Construction of Primary School building, 135/6R	...	2,000·00
225	Construction of Primary School building, 120/6R	...	2,500·00
226	Construction of Girls Primary School, 118/6R	...	2,500·00
227	Construction of pacca well, 115/6R	...	4,000·00
228	Construction of 5 culverts, 112/6R	...	3,000·00
229	Construction of 1 culvert, 113/6R	...	750·00
230	Construction of boundary wall of U. Hall, 112/6R	...	150·00
231	Construction of 4 culverts, 102/6R	...	300·00
232	Construction of 3 culverts, 115/6R	...	600·00
233	Construction of 4 culverts, 124/6R	...	450·00
234	Construction of Boys Primary School, 28/3R	...	600·00
235	Construction of pacca well, 43/3R	..	1,700·00
236	Construction of 3 culverts, 43/3R	...	400·00
237	Extension of Primary School, 34/3R	...	1,200·00
238	Extension of pacca diggi, 33/3R	...	1,900·00
239	Construction of 3 Platform of well, 35/3R	...	1,700·00
240	Construction of 2 culverts, 219/9R	...	300·000
241	Construction of 2 side well, 211/9R	...	300·00
242	Construction of 2 side well, 217/9R	...	200·00
243	Construction of 4 culverts, 342/HR	...	500·00
244	Construction of Lower Middle School, 130/6R	...	2,500·00
245	Construction of Union Hall, 132/6L	...	5,6 0·00
246	Construction of Government Primary School, 433/6R		3,000·00
247	Construction of pacca well, 127/6R	...	3,00· ·00

Serial No.	Name of scheme		Expenditure
			Rs.
248	Construction of pacca well, 440/6R	...	3,000·00
249	Construction of 2 culverts, 432/6R	...	400·00
250	Construction of 2 culverts, 131/6R Western	...	300·00
251	Construction of 2 culverts, 439/6R	...	300·00
252	Construction of Primary School, 128/6R	...	2,500·00
253	Construction of drainage, 128/6R	...	500·00
254	Construction of 3 culverts, 194/7R	...	480·00
255	Construction of Primary School, 158/7R	...	2,400·00
256	Construction of Primary School, 160/7R	...	2,400·00
257	Construction of Primary School, 159/7R	...	2,400·00
258	Construction of pacca diggi, 155/7R	...	3,000·00
259	Construction of pacca diggi, 195/HB	...	3,000·00
260	Construction of pacca diggi, 150/2L	...	3,000·00
261	Construction of pacca diggi, 151/2L	...	3,000·00
262	Construction of pacca diggi, 152/2L	...	3,000·00

APPENDIX "B"

Serial No.	Name of scheme		Estimated cost
			Rs.
1	Veterinary Dispensary, Sheli Gharbi	...	6,000·00
2	Union Council Hall, Sheli Gharbi	...	6,650·00
3	Union Council Hall, 52/Fateh	...	6,650·00
4	Primary School at 97/Fateh, 98/Fateh	...	1,000·00
5	Pucca Diggi, 100/Fateh, 98/Fateh	...	2,500·00
6	Primary School, 101/Fateh, 98/Fateh	...	1,000·00
7	Pucca Diggi, 45/Fateh, 98/Fateh	...	2,500·00
8	Pucca diggi, 100/Fateh, 98/Fateh	...	2,500·00
9	Union Council Hall, 169/Murad	...	6,650·00
10	Union Council Hall, 173/Murad	...	6,650·00
11	Union Council Hall, 106/Fateh	...	6,650·00
12	Union Council Hall, 28/G.	...	6,650·00
13	Diggimat, 115/Murad, Union Council 28/G.	...	700·00
14	Primary School, 30/G. U. C., 28/G	...	500·00
15	Drainage at 34/Fateh U. C., 28/G	...	300·00
16	Veterinary Dispensary, 28/G	...	1,300·00
17	Diggi at 28 Fig. School	...	500·00
18	Primary School, 7/G. U. C., 28/G	...	200·00
19	Primary School, 7/G. U. C. 28/G	...	700·00
20	Pucca Diggi, 9/G	...	3,000·00
21	Primary School, 22 G. 9/G	...	3,000·00
22	Union Council Hall, Dulla Behdera	...	6,650·00
23	Union Council Hall, Mehta Jhedu	...	6,650·00

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

SIXTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Monday, the 8th June, 1964

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore, at 8 30 a.m of the Clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَيَعْلَمُ
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ يَوْمَ
تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ
تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ
وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ
يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

پ ۳- س ۳- ع ۱۱ و ۱۲- آیات ۹ تا ۳۲

(اے پیغمبر لوگوں سے) کہدو کہ کوئی بات تم اپنے دلوں میں مخفی رکھو یا اسے ظاہر کرو اللہ اسے جانتا ہے اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو بھی زمین میں ہے وہ اس سے پوری طرح خبردار ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

جس دن ہر شخص اپنی نیک عملی کو موجود پالیگا اور جو کچھ برائی کی تھی وہ بھی سامنے ہوگی اس دن وہ آرزو کریگا کہ اے کاش اس میں اور اس دن میں ایک بڑی مدت حائل ہو جاتی دیکھو خدا تمہیں اپنے سے ڈراتا ہے اور اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔ (اے پیغمبر لوگوں سے) کہدو کہ اگر تم واقعی اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کردیگا۔ وہ بڑا ہی بخشنے والا رحمت کرنیوالا ہے۔ (یہ بھی) کہدو کہ اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پھر اگر لوگ روگردانی کریں تو اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

GRANT OF MEDICAL ALLOWANCE TO GOVERNMENT EMPLOYEES ON PERCENTAGE OF THEIR EMOLUMENTS

***6423. Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) the total amount re-imbursed on account of Medical treatment t o the Gazetted and Non-Gazetted employees of the Provincial Government, separately, during financial year 1962-63 ;

(*b*) whether it is a fact that the Central Government is considering to grant Medical Allowance to its employees on some percentage of their emoluments ;

(*c*) whether any proposal is under the consideration of Government to grant Medical Allowance to its employees on the basis of their pay and discontinue the present system of re-imbursement ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خاں) :—

(الف) معلومات اکٹھی کی جا رہی ہیں ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) جی ہاں ۔

چودھری محمد علی—جناب والا ۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ تفصیلات فراہم کی جا رہی ہیں ۔ میں ان سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ تفصیلات کس وقت تک فراہم ہو جائیں گی ۔

Parliamentary Secretary: Sir It is a very long information. The department has to give the total amount re-imbursed on account of medical treatment to all gazetted officers. This will obviously take a long time. We will try to provide it on the next turn.

SCHOLARSHIPS TO STUDENTS OF BAHAWALPUR DIVISION STUDYING IN MEDICAL COLLEGE OF THE PROVINCE

***6775. Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) the district- wise names of students of Bahawalpur Division studying in the Medical Colleges of the Province ;

(*b*) whether any scholarships being granted to the above-mentioned students ; if so, the amount of scholarships being paid to each student ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the negative, reasons therefor, and whether Government intend to grant any scholarships to the students of the said area ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) :

(الف) ایک گوشوارہ ۔ جس میں بہاولپور ڈویژن (ضلع وار) کے طلبا کے نام جو صوبے کے مختلف میڈیکل کالجوں میں زیر تعلیم ہیں ۔ لف ہذا میں ہے ۔

(ب) مطلوبہ اطلاع برائے منظوری وظیفہ ہر ایک وظیفہ خوار کے نام کے سامنے گوشوارہ کے کالم پانچ میں ظاہر کی گئی ہے ۔

(ج) سوال پیدا ہی نہیں ہوتا ۔

Statement showing the mames of the students belonging to Bahawalpur Division studying in Medical Colleges in West Pakistan alongwith scholarships granted to them.

S. No.	Name of Student	Class	College	Scholarship granted
1	2	3	4	5
		BAHAWALPUR DISTRICT		
1	Muhammad Afzal ...	2nd year	K. E. Medical College, Lahore	Merit Scholarship and Rs. 65/- P. M. + Rs. 250/- P. A. by Education Department.
2	Amir Ahmad ...	Do.	Do.	Do.
3	Miss Anis Fatima ...	3rd year	Do.	Merit Scholarship Rs. 35/- P. M. + Rs. 12/- P. M. Tution Fee by the Education Department.
4	Riaz Ahmad Akhtar ...	5th year	Do.	Merit Scholarship Rs. 20/- P. M. + Rs. 12/- P. M. Tution Fee by the Education Department
5	Ashiq Hussain Tahir ...	Do.	Do.	Awarded Post War Service Reconstruction Fund Scholarship Rs. 75/- P.M.
6	Muhammad Sabir ...	Do.	Do.	Merit Scolarship Rs. 35/- P.M +Rs. 12/- P. M. Tution fee by Education Department.
7	Abdul Hakim Malick ...	Do.	Do.	Indegent Scholarship @ Rs. 50/- P. M. + Rs. 400/- P. A. by Health Department.

8	M. A. Haseeb Khan ...	Do.	Do.	Bahawalpur Interest free loan Rs. 75/- P. M. and cost of books, Tution, Hostel and examination fees.
9	S. Sultan Afzal Burni ...	Do.	Do.	Interest free loan Rs. 75/- P. M. + cost of books, Tution, Hostel and examination fees.
10	Muddesar Ahmad ...	1st year	N. M. C. Multan	(*i*) Rs. 100/- P. M. from Amir of Bahawalpur. (*ii*) Rs. 65 /- P. M. + Rs. 250/- P. A. from Education Department.
11	Abdul Haq ...	Do.	Do.	Rs. 20/- P. M. + Rs. 250/- P. A. from Education Department.
12	Miss Abrar Hashmi ...	2nd year	Do.	Rs. 65/- P. M. + Rs. 250/- P. A. from Education Department.
13	Miss Naseem Gilani ...	3rd year	Do.	Rs. 50/- P. M. + Rs. 400/- P. A. Indegent Scholarship Health Deptt.
14	Mr. Ghulam Fareed Bhatti ...	Do.	Do.	Rs. 35/- P. M. + Rs. 12/- P. M. from Education Department.
15	Mr. Mohd Bashir Qureshi	5th year	Do.	Rs. 50/- P. M. + Rs. 400/- P. A. (Govt. Indegent Scholarship).
16	Miss Jehan Ara Malick ...	1st year	Fatima Jinnah Medical College Lahore	Rs. 65/- P. M. + Rs, 250/- P. A. Merit Scholarship.
17	Miss Zarina Haider ...	Do.	Do.	Rs. 100/- P.M. as stipend from Amir of Bahawalpur.
18	Miss Mahtalat Zohra Jabeen ...	3rd year	Do.	Rs. 50/. P.M. from Health Department.

S. No.	Name of Student	Class	College	Scholarship granted
1	2	3	4	5
			BAHAWALPUR DISTRICT	
19	Miss Kishwar Sultana ...	Do.	Do.	Rs. 20/- P. M. from Kila Gift Fund Lyallpur.
20	Miss Jamila Akhtar ...	4th year	Do.	Rs. 75/- P.M. from Post War Services Reconstruction Rawalpindi.
21	Miss Fakharun Nisa ...	Do.	Do.	Rs. 32/- P.M. Merit Scholarship.
22	Miss Balqees Feroze Hashmi	Do.	Do.	Rs. 75/- P.M. + cost of College books and Hostel fees University examination fee charges in the shape of loan.
23	Miss Raziz Raza Khan ...	5th year	Fatima Jinnah Medical College, Lahore.	Rs. 50/- P.M. + Rs. 400/- P. A. from Health Department.
24	Miss Nighat Aisha ...	Do.	Do.	Rs. 75/- P.M. + cost of Books College and Hostel fee University Examination and fan charges in the shape of loan Advances.
25	Mr. Nasir Ali ...	Do.	D.M.C. Karachi	Rs. 50/- P. M. Dawood Foundation Scholarship.
26	Mr. Muin-ud-Din ...	4th year	D.M.C. Hyderabad	Rs. 50/- P. M. + Rs. 400/- P. A. Indegent Scholarship.

27	Saeed ul Haq Javad ...	3rd year	K.E.M.C. Lahore	Nil
28	Mohd Ali Sufi ...	4th year	Do.	Do.
29	Manzur Ahmad Shad ...	1st year	N.M.C. Multan	Do.
30	Abdul Rehman ...	Do.	Do.	Do.
31	Mohd Hanif ...	Do.	Do.	Do.
32	Anwar Hussain ...	Do.	Do.	Do.
33	Mr. Riffat Ali Wasti ...	2nd year	Do.	Do.
34	Mr. Manzur-ul-Hussain ...	3rd year	Do.	Do.
35	Mr. Munior Ahmad Ch.	Do.	Do.	Do.
36	Mr. Abdul Wahab ...	5th year	Do.	Do.
37	Mr. Mohd Ayub ...	Do.	Do.	Do.
38	Miss Saeeda Iqbal Bano ...	1st year	F.J. Medical College, Lahore.	Do.
39	Miss Nadra Massan ...	3rd year	Do.	Do.
40	Miss Saeeda Khatoon ...	Do.	Do.	Do.
41	Miss Tasneem Tahira ...	5th year	Do.	Do.
42	Miss Razia Nazir ...	Do.	Do.	Do.
43	Miss Seeda Parveen ...	Do.	Do.	Do

S. No.	Name of Student	Class	College	Scholarship granted
1	2	3	4	5
			BAHAWALPUR DISTRICT	
44	Miss Mubeshra Manzur...	1st year	D.M.C. Karachi	Do.
45	Miss Riaz Ahmad Ch. ...	3rd year	Do.	Do.
46	Mr. Rasheed-ud-Din Ahmad.	5th year	Do.	Do.
47	Miss Rashida Suharwardi	4th year	L.M.C. Hyderabad	Do.
			BAHAWALNAGAR DISTRICT	
48	Abdul Ghaffar ...	5th year	K E.M.C. Lahore	Merit Scholarship 35/- P. M. + Rs. 12/- P. M. Tution fee.
49	Nazir Ahmad Asi ...	1st year	N.M.C. Multan	Rs. 20/- P. M. + Rs. 250/- P. A. by Education Department.
50	Miss Robina Khanum ...	3rd year	F.J.M.C. Lahore	Rs. 1000/- P. A. Indegent Scholarship from Health Department.
51	Ghulam Sarwar ...	1st year	N.M.C. Multan	Nil.
52	Mohammad Alim ...	Do.	Do.	Do.

53	Yusaf Ali ...	5th year	Do.	Do.
54	Miss Maraffarun Nisa ...	Do.	F.J.M.C. Lahore	Do.
55	Mr. Mohd Arshad ...	Do.	D.M.C. Karachi	Do.
56	Mr. Anwar-ul-Haq ...	5th year	D.M.C. Karachi	Nil.

RAHIMYARKHAN DISTRICT

57	Mr. Farzand Ali ...	4th year	K.E.M.C. Lahore	Merit Scholarship of Rs. 35/- P. M. + Rs. 12/- P.M. Tution fee.
58	Raja Mohd Rafique ...	5th year	Do.	Merit Scholarship of Rs. 20/- + Rs. 12/- P.M. Tution fee.
59	Mr. Abdul Waheed ...	1st year	N.M.C. Multan	Rs. 20/- P. M. + Rs. 250/- P. A. by Education Department.
60	Mr. Munior Azam ...	Do.	Do.	Do.
61	Shabbir Ahmad Nasir ...	Do.	Do.	Do.
62	Mohd Shafi Kausar ...	4th year	Do.	Rs. 35/- P.M. + Rs. 12/- P. M. by Education Department.
63	Mohd Safdar Ali ...	5th year	Do.	Rs. 20/- P.M. + Rs. 12/- P. M. Education Department.
64	Miss Quratul-Ain Haider	Do.	F.J.M.C. Lahore	Merit Scholarship Rs. 47/- P. M.

S. No.	Name of Student	Class	College	Scholarship granted
1	2	3	4	5
		RAHIMYAR KHAN DISTRICT		
65	Mr. Syed Irfan Hussain Zaidi	2nd year	D.M.C. Karachi	Rs. 50/- M. P. Dawood Foundation Scholarship.
66	Mr. Mukhtar Ahmad ...	1st year	N.M.C. Multan	Nil.
67	Mr. Mohd Siddique Man	Do.	Do.	Rs. 50/- P. M. Dawood Foundation Scholarship.
68	Mr. Abdul Rasheed ...	Do.	Do.	Do.
69	Mr. Mohd Akram ...	3rd year	Do.	Do.
70	Mr. Khalaq Ahmad Khan	4th year	Do.	Do.
71	Mr. Ahmad Kamal ...	Do.	Do.	Do.
72	Mohd Munior Alam ...	5th year	Do.	Do.
73	Mohd Aslam Khan ...	Do.	Do.	Do.
74	Mohd Khalid Khan ...	Do.	Do.	Do.
75	Jaffar Iylas Khan ...	Do	Do.	Do.

76	Miss Naseer Fatima	...	2nd year	F.J.M.C. Lahore	Do.
77	Mr. Abdul Mateen	...	1st year	D.M.C. Karachi	Do.
78	Mohd Anwar	...	3rd year	Do.	Do.
79	Mr. Manzur Ali Arif	...	Do.	Do.	Do.
80	Mr. Mohd Arif Khan	...	4th year	Do.	Do.
81	Mr. Farooq Hayat	...	5th year	Do.	Do.
82	Mr. Maqsood-ul-Hassan		3rd year	L.M.C. Hyderabad	Do.

NOTE.—No student at present from Bahawalpur Division in studing in Khyber Medical College, Peshawar.

HEALTH CENTRE AT BADAH IN LARKANA DISTRICT

*6802. **Mr. Muhammad Hanif Siddiqi**: Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a Health Centre has been sanctioned for Badah in Larkana District ; if so, (*i*) the date on which the sanction was given and (*ii*) whether any provision has been made for it in the current year's budget ;

(*b*) whether it is a fact that Government have secured a piece of land measuring 5 acres free of malkana in the above-said area for the said centre ;

(*c*) whether it is a fact that the work on the centre which was to commence during the current year has not so far been started ; if so, (*i*) reasons therefor and (*ii*) the time by which the work will be started ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (*a*) No, for the first part ; question do not arise for the remaining part.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*i*) It has not been sanctioned.

(*ii*) In the Third Plan, subject to availability of funds.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: Do I understand that you had secured a piece of land for the Health Centre before the sanction had been given ? You say that the sanction has not been given and yet that piece of land has been acquired for it.

Parliamentary Secretary: It is true that a piece of land was acquired but as I have said the construction could not be proceeded as the funds allocated for the construction of rural health centres were utilized else where, and we could not achieve the total target of construction of all the rural health centres that were included in the programme.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: May I point out that funds sanctioned for this area should not be spent elsewhere. Will you kindly see that the funds are spent there ?

Parliamentary Secretary: The funds that were sanctioned by the Government were hardly enough for the construction of all the rural health centres, and obviously priorities were to be established.

Major Sultan Ahmed Khan: Would the Government consider such an act as good planning having acquired the land and then going back because there were no funds ?

Minister of Health (Begum Mahmooda Salim Khan): This is no supplementary.

Major Sultan Ahmed Khan: In my own district lands have been acquired and it has been announced that health centres will be constructed and people are anxiously waiting for them for the last three years. It is not fair to announce a thing locally, acquire the land and then say that funds may or may not be provided even in the Third Five Year Plan.

Parliamentary Secretary: The question is that the Health Department prepared a programme for the Second Five Year Plan but the availability of funds always depended on the Finance Department. After allocation of funds the priorities were established and only those rural health centres could be established for whom we could get the funds.

HOSPITALS AND DISPENSARIES IN RURAL AREAS OF TEHSIL FORT ABBAS

*6804. **Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Minister of Health be pleased to state:—

(*a*) the number of Hospitals and Dispensaries in rural areas of Tehsil Fort Abbas of District Bahawalnagar;

(*b*) the names of Hospitals and Dispensaries out of those mentioned in (*a*) above where qualified Doctors have been appointed alongwith the names of those which are under the charge of dispensers;

(*c*) the yearly amounts allocated as grant-in-aid for providing medicines to each of the said Hospitals and Dispensaries and the amount actually spent so far during the current fiscal year?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) :

(الف) ڈسپنسریاں

(ب) (۱) ان ڈسپنسریوں کے نام جہاں سندیاب ڈاکٹروں کو مقرر کیا گیا ہے ۔

(۱) دیہی ڈسپنسری فقیر والی

(۲) دیہی ڈسپنسری فورٹ مروٹ

(۳) دیہی ڈسپنسری قریش

(۲) ڈسپنسریوں کے نام جو کہ ڈسپنسریوں کے تحت ہیں ۔ مندرجہ ذیل ہیں ۔

(۱) دیہی ڈسپنسری ولار

(۲) دیہی ڈسپنسری راسافا

(۳) دیہی ڈسپنسری ینیم والی

(۴) دیہی ڈسپنسری کھچی والا

(۵) دیہی ڈسپنسری چک نمبر ۹/۲۰۹ آر

(۶) دیہی ڈسپنسری چک نمبر ۴/۱ - آر

(۷) دیہی ڈسپنسری میانوالہ ٹوبہ

(۸) دیہی ڈسپنسری چک نمبر ۷/۱۷۷ - آر

(چ) ہر ڈسپنسری کو انفرادی طور پر ادویات کے لئے سال وار تعین کردہ امدادی رقوم اور اب تک موجودہ مالی سال کے دوران فی الواقع خرچ کردہ رقم مندرجہ ذیل ہیں :-

نمبر شمار	نام ہسپتال ڈسپنسری	ادویات خریدنے کیلئے مہیا کردہ رقوم روپے	خرچ کردہ رقوم روپے
	دیہی ڈسپنسری فقیر والی	۳۰۰۰	۳۰۰۰
	دیہی ڈسپنسری فورٹ مروٹ	۱۵۰۰	۱۵۰۰
	دیہی ڈسپنسری قریش	۱۵۰۰	۱۵۰۰
	دیہی ڈسپنسری ولار	۱۵۰۰	۱۵۰۰
	دیہی ڈسپنسری راسافا	۱۵۰۰	۱۵۰۰
	دیہی ڈسپنسری ینیم والی	۱۵۰۰	۱۵۰۰

دیہی ڈسپنسری کھچی والا	۱۵۰۰	۱۵۰۰
دیہی ڈسپنسری چک ۹/۲۰۹ - آر	۱۵۰۰	۱۵۰۰
دیہی ڈسپنسری چک ۱/۴ - آر	۱۵۰۰	۱۵۰۰
دیہی ڈسپنسری میانوالہ ٹوبہ	۱۵۰۰	۱۵۰۰
دیہی ڈسپنسری چک ۷/۱۷۷ - آر	۱۵۰۰	۱۵۰۰

سردار عنایت الرحمن خان عباسی—جناب والا - جب آپ کے نوٹس میں یہ بات ہے کہ جن جگہ پر آپ نے ڈسپنسروں کا چارج دیا ہے وہاں کوالیفائڈ ڈاکٹروں کی ضرورت ہے -

Parliamentary Secretary: Sir this is a question of policy. Mostly the rural dispensaries belong to the District Councils and it is upto the District councils to provide Medical Officers or Dispensers because it is the responsibility of the District Council to provide funds for the provision of Medical Officers.

سردار عنایت الرحمن خان عباسی—کیا آپ کے نوٹس میں یہ بات ہے کہ رورل ایریا میں کوالیفائڈ ڈاکٹروں کی تعداد بہت کم ہے -

Parliamentary Secretary: That is true Sir

AMOUNT ALLOCATED TO CIVIL HOSPITAL HARUNABAD FOR THE PURCHASE OF MEDICINES AND MISCELLANEOUS ARTICLES

*6805. **Chaudhri Muhammad Ali**: Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) the amount allocated to the Civil Hospital Harunabad, District Bahawalpur for the purchase of medicines and miscellaneous articles during the year 1962-63 ;

(*b*) whether Government are aware of the fact that medicines are not provided to every patient in the said hospital and they have to purchase the prescribed medicines from the market on exhorbitant rates;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, action Government intend to take in this behalf?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (*a*) Rs. 26,846·46.

(*b*) No

(*c*) Does not arise.

POSTING OF QUALIFIED MEDICAL OFFICERS IN RURAL DISPENSARIES OF BAHAWALPUR DIVISION

*6806. **Chaudhri Muhammad Ali**: Will the Minister of Health be pleased to state:—

(*a*) the population in each of the 3 Districts of Bahawalpur Division separately, alongwith the number of qualified Doctors practising therein;

(*b*) whether it is a fact that Dispensers are incharge of Rural Dispensaries in the said Division; if so, reasons therefor and the steps taken or intended to be taken by Government to provide qualified Medical Officers to the said rural Dispensaries of the said Division?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) (*a*) The total population of each of the 3 Districts of Bahawalpur Division according to census report 1961 is as follows:—

(1) Bahawalpur District	...	735,524
(2) Bahawalnagar District	...	822,827
(3) Rahimyar Khan District	...	1,015,715
Total	...	2,574,066

(*b*) 29 qualified doctors are practising in Bahawalpur Division.

2. In Bahawalpur Division there are 92 Rural Dispensaries in all. Out of these 47 Dispensaries are provided with the post of Medical Officers/Assistant Medical Officers, which are functioning under the charge of qualified doctors. Remaining 46 Dispensaries are functioning under the charge of qualified Dispensers as the post of Medical Officer/Assistant/Medical Officers are not sanctioned, because of the fact that the respective district councils due to their weak financial position cannot meet the expenditure of the pay of Medical Officers/Assistant Medical Officers.

Major Sultan Ahmed Khan : I understand that the Parliamentary Secretary did say that 47 dispensaries are provided with qualified Medical Officers in the Bahawalpur Division. If that is the case, in the former N.W.F.P. we never heard of a qualified doctor for dispensaries. Will the Minister look into it and distribute the officers fairly ?

Parliamentary Secretary : Major Sahib can ask a fresh question and we will give him the details.

Major Sultan Ahmed Khan : But you did say on the floor of the House that in Bahawalpur Division out of 92 rural dispensaries, 47 are provided with qualified medical officers. To the best of my knowledge in our entire area of two divisions we have never heard of a qualified doctor in the dispensaries. We want Bahawalpur Division to have hundred percent but we would like some percentage in other divisions also.

Parliamentary Secretary : As I have already said, this is a new question and we will provide him the details if the member gives fresh notice.

Major Sultan Ahmed Khan : No, Sir. It is a question of Policy. The Minister must say whether she agrees or not and whether she will look into it or not ?

Mr. Speaker : That is not a supplementary question but the member wants fresh information.

Major Sultan Ahmed Khan : My question is, would the Minister look into it ?

Minister of Health (Begum Mahmooda Salim Khan) Yes, I will certainly look into it.

Major Sultan Ahmed Khan : Thank you.

SUPPLY OF DRINKING WATER TO VILLAGE SHAWALI FROM THATTI NUSRATI IN BANNU DISTRICT THROUGH A PIPELINE

*6867. **Mr. Raza Khan** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that drinking water is supplied to village Shawali from Thatti Nusrat in Bannu District through a pipeline ;

(*b*) whether it is a fact that no satisfactory arrangements have, so far been made for the regular supply of water from Thatti Nusrati to the said village through the said pipeline ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to take steps to ensure regular supply of drinking water to the said village from Thatti Nusrati ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Sir, the Health Department could not locate this Village Shawali. Most probably this is a wrong name given in the printed list. We have referred back the question to the Assembly Secretariat for clarification or rectification of this mistake.

ماسٹر خان گل—گاؤں کا اصل نام شموئی ہے جہاں پانی نہیں پہنچتا ہے سوال میں نام غلط لکھا ہے۔

مسٹر سپیکر—اگر یہ سوال اسمبلی سیکرٹریٹ کو بھیجا گیا ہے تو پھر دفتر اسمبلی concerned ممبر سے پتہ کر کے دوبارہ معلومات بہم پہنچ جائے گا۔

POSTING OF QUALIFIED DOCTOR AND COMPOUNDER IN DISPENSARY IN BANO, DISTRICT THATTA

*6916. **Mr. Muhammad Hanif Siddiqi** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a new Dispensary building has been constructed in Bano, District Thatta ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether any qualified doctor and compounder have been posted to the said Dispensary ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the negative, whether Government intend to post a qualified doctor and a compounder there ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) (*a*) No.

(*b*) Question does not arise.

(*c*) Question does not arise.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Is there an old building, if not, a new one ?

Parliamentary Secretary : The question was whether it is a fact that a new dispensary building has been constructed in Bano and we said "No".

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : I am asking you again if there is an old building ?

Parliamentary Secretary : We can supply the answer after we check it up.

Mr. Speaker : But that is a definite supplementary arising out of part (*a*) which says — 'whether a new building was constructed or not?

Parliamentary Secretary : I have replied that no new building was constructed.

Mr. Speaker : But the supplementary is "is there any old building"?

وزیر صحت (بیگم محمودہ سلیم خان)—جناب والا ۔ سوال صاف نہ ہونے کی وجہ سے ہم صحیح جواب نہیں دے سکے ۔ اس کے متعلق دوبارہ پتہ کر کے آئندہ turn پر جواب دے دیا جائے گا ۔

ADULTERATION IN EDIBLES

*6924. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) the number of persons challaned for adulteration in edibles in the Province during the year 1963 ;

(*b*) the number of persons out of those mentioned in (*a*) above challaned in Karachi, Hyderabad, Lahore and Rawalpindi Districts separately ;

(*c*) the number of persons out of those mentioned in (*b*) above who were convicted ;

(*d*) whether there is any scheme under consideration of the Government to provide severe punishment for adulteration ; if so, details thereof?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) 8990.

(*b*) Karachi District	...	1,046
Hyderabad District	...	144
Lahore District	...	2,177
Rawalpindi District	...	467
(*c*) Karachi District	...	708
Hyderabad District	...	82
Lahore District	...	1,160
Rawalpindi District	...	201

(*d*) The Government are considering amending the West Pakistan Pure Food Ordinance, 1960 keeping in view the provisions of the Pakistan Draft

Bill of Food Act 1964 which provides severe punishment for repeated offences,—*vide* Sections 23 (*c*) which reads as follows :—

> " For repeated offences or for offences of large scale adulteration or adulteration with injurious substances, even in the first instance, with rigorous imprisonment for a term not less than three years and not more than five years and with fine ranging from five thousand rupees to one lakh rupees and with whipping."

وزیر صحت (بیگم محمودہ سلیم خان)—اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ میں معزز ممبران کی خدمت میں درخواست کروں گی کہ وہ ہمارے ساتھ تعاون کریں ۔ جب کوئی ایسا case پکڑا جاتا ہے تو سزا کا مستحق ہو جاتا ہے تو اسے shield کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ اس لئے گذارش ہے کہ معزز ممبران ان کی حمایت نہ کریں ۔

میر محمد مراد خان جمالی—کیا میں بیگم صاحبہ سے پوچھ سکتا ہوں کہ کیا یہ درست ہے کہ وہ لوگ جن کی سفارشیں آتی ہیں وہ سرکاری ممبران کی طرف سے ہوتی ہیں ۔ کیونکہ آپوزیشن کی ممبران کی سفارش کو تو مانتے ہی نہیں ۔

وزیر صحت - میری درخواست سب کے لئے ہے ۔

MALARIA TRAINING CENTRE

*6949. **Mr. Muhammad Hanif Siddiqi**: Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether a Malaria Training Centre has been started for West Pakistan ;

(*b*) if answer to (*a*) be in the affirmative, (*i*) when and where it was started ; (*ii*) the total staff in the said centre with details of each grade ; (*iii*) the method of recruitment adopted ; (*iv*) the number and names of Sindhis there in each grade ; (*v*) whether it is the Policy of Government to locate all new offices and centres at Lahore and (*vi*) the number of Sindhis, if any, trained at the said centre since its inception?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) :

(الف) جی ہاں ۔

(ب) (۱) اس مرکز نے انسٹی ٹیوٹ آف ہائجین اینڈ پریونیٹویسن لاہور کی عمارت میں ۲۷ مارچ ۱۹۶۱ء سے کام کرنا شروع کیا تھا ۔

(۲) ۱ - درجہ اول ۱ ملیریا لوجسٹ ۶۰۰-۴۰-۹۲۰/۴۰-۱۰۰۰ ۵۰/۲-۱۱۵۰ روپے

۲ - درجہ دوم ۱ اسسٹنٹ ملیریا لوجسٹ ۲۵۰-۲۰-۴۵۰/۲۵-۵۵۰ روپے

۶ ملیریا سپرنٹنڈنٹ ۲۵۰-۲۰-۴۵۰/۲۵-۶۰۰-۱۵-۷۵۰ روپے

۱ ایڈمنسٹریٹو افسر ۲۵۰-۲۰-۴۵۰/۲۵-۵۰۰

۳ - درجہ سوم ۴ سینئر لیبارٹری ٹیکنیشن ۱۲۰-۱۰-۲۲۰-۱۰-۲۵۰ روپے

۱ سینئر سٹینو گرافر ۱۵۰-۱۰-۲۰۰/۱۰-۲۵۰ روپے

۳ سٹینو گرافر ۱۲۰-۱۰-۲۰۰/۱۰-۲۵۰ روپے

۱ اکاؤنٹنٹ ۱۲۰-۱۰-۲۰۰/۱۰-۲۵۰ روپے

۱ سٹور کیپر ۷۵-۶-۱۰۵/۷-۱۷۵ روپے

۱ سینئر کلرک ۷۵-۶-۱۰۵/۷-۱۷۵ روپے

۱ جونیئر کلرک ۶۰-۳-۱۰۰/۵-۱۲۰ روپے

۱ ڈرافسٹمین ۱۲۰-۱۰-۲۲۰ روپے

۶ مائکرو سکولپسٹ ۷۵-۶-۱۰۵/۷-۱۷۵ روپے

۲ انسیکٹ کلکٹر ۶۰-۳-۱۰۰/۵-۱۲۰ روپے

۳ ملیریا انسپکٹر ۷۵-۶-۱۰۵/۷-۱۷۵ روپے

۴ - درجہ چہارم ۳ لیبارٹری اٹینڈنٹ ۳۰-۱-۴۰ روپے

۱ ڈرائیور ۵۰-۲-۸۰ روپے

۳ گارڈ (چوکیدار) ۷۵ روپے (مجموعی)

۲ خاکروب ۷۵ روپے (مجموعی)

۶ چپڑاسی ۲۸-۱۰/۲-۳۲ روپے

(۳) آسامیوں کا اشتہار اخبارات میں دیا جاتا ہے اور درجہ اول و درجہ دوئم کی آسامیوں پر بھرتی سلیکشن بورڈ کرتا ہے۔ درجہ سوم اور درجہ چہارم کے ملازمین کی بھرتی متعلقہ دفاتر کے ایک بورڈ آف آفیسرز کے ذریعے کی جاتی ہے۔

(۴) ملیریا ٹریننگ کے پہلے اور دوسرے ملیریا لوجسٹ ڈاکٹر ایم - اے سعید اور ڈاکٹر ایس - ایم مجتبیٰ بالترتیب اور مسٹر ایچ - اے نقوی ملیریا سپرنٹنڈنٹ سابقہ سندھ سے تعلق رکھتے تھے تاہم فی الوقت ملیریا ٹریننگ سنٹر لاہور کے عملے میں کوئی نہیں ہے۔

(۵) جی نہیں - اضلاع کے لئے اس پروگرام کے لئے دفاتر متعلقہ ضلعی صدر مقام پر واقع ہیں - فی الحال ایک اور ملیریا ٹریننگ سنٹر کھولنے کی کوئی تجویز نہیں ہے۔

(۶) اب تک تربیت یافتہ افراد کی تعداد - ۳۴ زیر تربیت افراد کی تعداد - ۶

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : In reply to part (*b*) (*iv*), the Parliamentary Secretary has said that there were two Sindhis and their names have also been given. However, at present, there is none amongst that staff. May I know what happened to those two gentlemen ?

Parliamentary Secretary : They might have been transferred.

Khawaja Muhammad Safdar : This no answer.

PROFESSORS, ASSISTANT PROFESSORS AND DEMONSTRATORS IN LIAQAT MEDICAL, COLLEGE, HYDERABAD.

*6951. **Mr. Muhammad Hanif Siddiqi** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) the number of (*i*) Professors, (*ii*) Assistant Professors and (*iii*) Demonstrators in Liaqat Medical College, Hyderabad alongwith the number amongst them who are Sindhis ;

(*b*) whether it is a fact that the following officials have recently been transferred from the said college : —

(1) Dr. Majid Memon, Casualty Medical Officer.

(2) Dr. Ghulam Mustafa Mustoi, Demonstrator in Pathology.

(3) Bashir Ahmed, Khero, Demonstrator in Pathology.

(4) Dr. Nek Muhammad Shaikh, Demonstrator in Anatomy.

(5) Dr. Michail, Robin-son.

(*i*) the dates of their transfer ; (*ii*) reasons for their transfer and (*iii*) persons posted in their places and the places to which these persons belong ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) :

(الف) معلومات ذیل میں پیش ہے :—

(۱) ۱۲ پروفیسروں میں سے ۸ سندھی ہیں ۔

(۲) ۱۶ مددگار پروفیسروں میں سے ۱۱ سندھی ہیں ۔

(۳) ۲۱ ڈیمانسٹریٹروں میں سے ایک کے سوا سب سندھی ہیں ۔

(ب) مطلوبہ معلومات حسب ذیل ہے :—

(۱) (۲) اور (۴) جی ہاں ۔

(۳) اور (۵) جی نہیں ۔

(۱) علی الترتیب ۴ فروری ۲۷ فروری اور ۲۴ مارچ ۱۹۶۴ء

(۲) انتظامی وجوہ سے اور مفاد عامہ کی خاطر ۔

(۳) معلومات درج ذیل ہے :۔

نام افسران تبادلہ	قائم مقام کا نام	جائے توطنی
ڈاکٹر اے مجید میمن	ڈاکٹر اے حمید	حیدر آباد
ڈاکٹر غلام سرور مستوئی	ڈاکٹر محمد افضل شیخ	نواب شاہ
(ڈاکٹر غلام مصطفیٰ مستوئی)		
ڈاکٹر نیک محمد شیخ	ڈاکٹر محمد نواز خواجہ	ملتان

IMPLEMENTATION OF RURAL WATER SUPPLY SCHEME IN THARPARKAR DISTRICT DURING SECOND FIVE YEAR PLAN

*6955. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) the names of villages and towns in Tharparkar District for which Rural Water Supply Scheme were sanctioned during the Second Five Year Plan ;

(*b*) the names of the schemes out of those mentioned in (*a*) above on which work started alongwith the progress so far made on each scheme ;

(*c*) the names of schemes out of those mentioned in (*a*) above on which the work has not so far been started ;

(*d*) the amount of funds sanctioned for the Rural Water Supply Schemes, Chachro, Diplo, Nagarparkar, Umerkot, Nabisar and Jamesabad at the beginning of the current fiscal year and the amount actually utilized till the end of March, 1964 ;

(*e*) whether it is a fact that the work on the implementation of Water Supply Schemes, Chachro, Diplo and Nagarparkar has not so far been started ; if so, reasons thereof and the officials responsible for this delay ;

(*f*) the steps Government intend to take to implement the Rural Water Supply Schemes in Tharparkar District before the current financial year is over ;

(*g*) whether there is any scheme for water supply in Islamkot, Dano, Dandhal, Kantio and Chelhar of Desert Sub-Division of Tharparkar District ; if so, the time by which the scheme is likely to be implemented ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) :

(الف)

۱۹۶۲-۱۹۶۳	۱۹۶۳-۱۹۶۴	۱۹۶۴-۱۹۶۵
امر کوٹ	چاچرو	جھڈو
جیمز آباد	ڈیپلو	سمارو
ٹنڈو جان محمد	لگر پارکر	ٹنڈو جان محمد مرحلہ ۲

(امداد یافتہ حفظان صحت)

(ب) امر کوٹ

تقریباً ۴۵ فیصدی کام پہلے ہی مکمل ہو چکا ہے۔ صرف ٹیوب ویل پر کام پتھریلی زمین کی وجہ سے آہستہ ہو رہا ہے۔ موجودہ مالی سال کے دوران میزانیہ میں تعین کردہ جملہ رقم سے استفاد کیا جائیگا۔ اگلے سال کام پایہ تکمیل کو پہنچ جائیگا۔

جیمز آباد

تقریباً ۹۰ فیصد کام پہلے ہی مکمل ہو چکا ہے۔ کام کی ترقی کی رفتار کم رہی ہے کیونکہ میزانیے میں تعین کردہ رقم صرف ہو چکی ہے۔ اگلے سال کام مکمل ہو جائے گا۔

ٹنڈو جان محمد

کام ہو رہا ہے اور ۶۴/۶ کے اخیر تک مکمل ہو جائیگا۔

چاچرہ

ٹیوب ویل کی بورنگ ہو رہی ہے اور تین سو فٹ تک بڑھایا جا چکا ہے جہاں پانی مل گیا ہے۔ دوسرے کاموں

کے لئے ضروری سامان کا کچھ حصہ مہیا کیا جا چکا ہے اور بقایا اکٹھا کیا جا رہا ہے ۔

ڈیپلو

کچھ مواد فراہم ہو چکا ہے اور باقی اکٹھا کیا جا رہا ہے ۔ محکمہ زراعت سے سامان طاقت میسر ہونے پر ٹیوب ویل کا کام بھی شروع کیا جا رہا ہے ۔

نگر پارکر ایضاً

(ج) ڈیپلو اور نگر پارکر حسب شق ,,ب،، بالا لیکن سامان اکٹھا ہو رہا ہے ۔

(د) نام قصبہ	رقوم	مارچ ۱۹۶۴ء تک کے اخراجات
(۱) امر کوٹ	۹۰،۰۰۰،۰۰	۲۳،۵۴۰،۰۰
(۲) جیمز آباد	۵۴،۰۰۰،۰۰	۱،۴۲،۸۹۳،۰۰
(۳) چاچرو	۶۰،۰۰۰،۰۰	محکمہ زراعت کیطرف سے فی الحال خرچ موصول نہیں ہوا ۔
(۴) ڈیپلو	۵۲،۰۰۰،۰۰	ندارد
(۵) نگر پارکر	۴۰،۰۰۰،۰۰	ندارد

(ھ) جی نہیں ۔ چاچرو واٹر سپلائی سکیم پر کام ہو رہا ہے اور ڈیپلو و نگر پارکر کے لئے سامان کسی حد تک اکٹھا کیا جا چکا ہے ۔

(و) سکیم پر عمل در آمد کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے اور توقع ہے کہ اس سال کے دوران میں ان کاموں کیلئے اس محکمہ کے حفظان صحت دی ہوئی تعین کردہ رقم سے مالی سال رواں کے آخیر تک پورا پورا استفادہ کیاجائیگا۔ دوسرے پانچسالہ ترقیاتی منصوبے میں کوئی نہیں ۔

OPENING OF A DISPENSARY IN VILLAGE JASSAR, TEHSIL NAROWAL, DISTRICT SIALKOT

*6974. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a building for a dispensary has been constructed in village Jassar, Tehsil Narowal, District Sialkot, if so, the date on which the said building was constructed ;

(*b*) whether it is a fact that the said dispensary has not so far started functioning, if so, reasons therefore and the time by which it will start functioning ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) (*i*) Yes, by the District Council, except for the residential quarters for the staff.

(*ii*) In December, 1963.

(*b*) No. It started functioning on 1st May 1964.

Haji Abdul Majid Jatoi : Sir, there is no quorum.

Mr. Speaker : Let there be a count. (Count was taken). The House is not in quorum Let the bells be rung. (Bells were rung). The House is in quorum.

TARYAQ-I-HINDI A PAKISTANI ANTI-DOTE FOR SNAKE BITING

*7025. **Mr. Iftikhar Ahmad Khan** : Will the Minister of Health be pleased to state : —

(*a*) whether it is a fact that a large number of persons die of snake bite every year in the Province ;

(*b*) whether it is a fact that 'Taryaq-i-Hindi' whose inventor was a Pakistani is a well known and effective anti dote for snake biting ;

(*c*) whether it is a fact that the said Taryaq-i-Hindi was used to be purchased by Government for the use of all the District Boards, Municipalities and Red Cross Societies in the Province before Independence ;

(*d*) whether it is a fact that considerable amount of foreign exchange is being spent yearly on the purchase of foreign made anti-dotes for snake biting ;

(*e*) if answers to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, reasons for discontinuing the purchase of the said medicine by Government ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) :

(الف) جی نہیں۔

(ب) جی نہیں -

(ج) جی نہیں -

(د) جی نہیں -

(ھ) سوال پیدا نہیں ہوتا -

POSTING OF STAFF IN HEALTH CENTRE OF VILLAGE CHAILLIANWALA DISTRICT GUJRAT

*7051. **Chaudhri Muhammad Iqbal**: Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a Health Centre was sanctioned by Government for village Chaillianwala, District Gujrat, two years ago ;

(*b*) whether it is also a fact that medicines and furniture costing about Rs. 25,000 have been provided by Government for the said Health Centre ;

(*c*) whether it is a fact that a building has also been rented for housing the said Health Centre, whose rent is being paid by the local inhabitants ;

(*d*) whether it is a fact that 5 acres of land has also been donated by the local inhabitants for the construction of a building for Health Centre ;

(*e*) whether it is a fact that no staff has so far been posted in the said Health Centre ;

(*f*) if answers to (*a*) to (*e*) above be in the affirmative, reasons for not costing the necessary staff in the said Health Centre and the time by which the staff is likely to be posted there?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) No.

(*b*) No medicines were purchased. However, furniture and equipment as per programme were purchased to the extent of Rs. 21,000.

(*c*) No. rent has has been paid upto 30th April 1964.

(*d*) Yes.

(*e*) Yes.

(*f*) The construction of the Centre had not been sanctioned. Finance Department, therefore, did not agree to the sanctioning of the staff for the Centre.

The construction work of this Rural Health Centre is now programmed to start in 1965-66 to be completed by the end of 1966-67. The staff for this centreis likely to be sanctioned from 1st July 1967.

ESTABLISHMENT OF A MATERNITY CENTRE AT JALALPUR PIRWALA

*7060. **Syed Diwan Ghulam Abbas Bukhari :** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there exist no arrangement for treatment of female patients anywhere in the rural area of Tehsil Shujabad, District Multan, which has a population of nearly 2½ lakhs ;

(*b*) whether it is a fact that there is only one Maternity Centre at Shujabad for the whole of Shujabad tehsil but no Lady Doctor has so far been posted even at this Centre ;

(*c*) whether it is a fact that Jalalpur Pirwala town, Tehsil Shujabad, District Multan, is a sub-tehsil headquarter and its surrounding rural areas has a population of one lakh ;

(*d*) whether it is a fact that no maternity centre has so far been established at Jalalpur Pirwala with the result that the female population of this area has to face numerable difficulties in this respect ;

(*e*) if answers to (*a*) and (*d*) above be in the affirmative, whether Government intend to post an experienced lady Doctor in the Maternity Centre at Shujabad and establish a Maternity Centre at Jalalpur Pirwala town?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) :—

(الف) جی نہیں -

(ب) جی نہیں - مراکز بہبود زچہ و بچہ میں کوئی لیڈی ڈاکٹر تعینات نہیں کی جاتی ہیں -

(ج) جی ہاں -

(د) ڈسٹرکٹ کونسل کی طرف سے جلال پور پیر والا کے لئے ایک مرکز بہبود زچہ و بچہ منظور کیا گیا ہے - اور جلد ہی ایک لیڈی ہلیتھ وزیٹر دستیاب ہونے پر تعینات کر دی جائیگی -

(ہ) مراکز بہبود زچہ و بچہ میں لیڈی ڈاکٹر تعینات نہیں کی جاتی ہیں- سول ڈسپنسری اور مرکز بہبود زچہ و بچہ جلال پور پیر والا میں بالترتیب ایک لیڈی ڈاکٹر اور ایک لیڈی ہیلتھ وزیٹر تعینات کر دی جائے گی -

Major Sultan Ahmed Khan : It appears that the Parliamentary Secretary has admitted that there is something like a Child Welfare Centre somewhere, but there is no lady doctor, or any health assistant etc. It is rather unusal that there is a Child Welfare Centre somewhere in the country but there is nobody to look after it.

Parliamentary Secretary : My answer was quite clear that a maternity and child welfare centre has been recommended by the District Council and when it comes into existence a lady health visitor will be appointed.

صاحبزادی محمودہ بیگم- میں پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب سے معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ جب اتنے عرصے سے لیڈی ڈاکٹر نہیں تھی اور خواتین کو اتنا نقصان پہونچا تو محکمہ نے اس طرف توجہ کیوں نہیں کی -

Parliamentary Secretary : The same is the reply. A maternity and child welfare centre is still under the recommendation of the District Council. When it comes into existence a health visitor shall be posted.

بیگم جہاں آرا شاہنواز- کیا یہ درست نہیں ہے کہ جس جگہ پر ایک establish 'Maternity and child welfare centre ہو جائے تو maternity and mortality میں ۲۰ سے نو اور پانچ سے تین figures ہو جاتے ہیں -

اگر یہ درست ہے تو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے آج تک centres میں کیوں بہت اضافہ نہیں کیا -

وزیر صحت (بیگم محمودہ سلیم خان)—میں اپنی بہن کی اصلاح کیلئے یہ عرض کرتی ہوں کہ maternity and child welfare centre ہماری آئندہ سکیم میں ہیں اور جو کچھ کمی ہے وہ پوری ہو جائیگی اس میں شک نہیں کہ آبادی کے تناسب سے یہ سنٹر کم ہیں مگر ہم کوشش کر رہے ہیں کہ آئندہ زیادہ سے زیادہ سہولت مہیا کی جائے -

بیگم جہاں آرا شاہنواز—کیا ہیلتھ منسٹر صاحبہ اس ایوان کو بتائیں گی کہ کیا یہ درست نہیں ہے کہ فارمر پنجاب کا ہیلتھ سکول جس میں ہیلتھ visitors کو ٹریننگ دیجاتی ہے اس میں ان کی تعداد اتنی ہی رہی اور کوئی خاص اضافہ نہیں کیا گیا - اس کی کیا وجوہات ہیں -

وزیر صحت— جناب والا ۔ اس کے متعلق عرض یہ ہے ۔ کہ پہلے صرف سابق پنجاب میں ہمارے پاس یہ ہیلتھ سکول تھا ۔ اب سابقہ صوبہ سرحد، پنجاب، حیدر آباد اور کوئٹہ میں بھی یہ ٹریننگ سکول ہیں ۔ اور یہ چونکہ مختلف ریجنل basis پر ہیں ۔ پنجاب میں لاہور میں ہمارا کوٹہ ساٹھ ہے ۔ باقی جگہوں میں یعنی سابق صوبہ سرحد میں تیس ہے ۔ مگر حیدر آباد اور کوئٹہ قلات میں پندرہ پندرہ ہے ۔ ہماری capacity تیس تیس تک ہے ۔ لیکن سوائے پنجاب اور سرحد کے ہمیں امید وارھی نہیں ملتے ہیں ۔ اور یہ سوال ابھی آگے آئیگا ۔ اس لئے میں خصوصی طور پر اپنے سندھی بھائیوں سے درخواست کرونگی ۔ کہ وہ اپنے علاقے میں بچیوں کو آبادہ کریں ۔ کہ وہ اس کام کے لئے ٹریننگ لیں ۔ ہیلتھ سینٹر ہمارے پاس ہیں ۔ لیکن ہیلتھ وزٹرز ہمارے پاس نہیں ہیں ۔ اور اس کی وجہ یہ ہے ۔ کہ ان علاقوں سے بچیاں آتی ہی نہیں ہیں ہمیں سابق سرحد اور پنجاب میں تو کمی نہیں ہے ۔ وہاں سے ہمارے پاس کافی امیدوار آ رہے ہیں ۔ لیکن سندھ، کوئٹہ اور قلات اور بلوچستان سے ہمارے پاس امیدوار نہیں آ رہے ہیں۔ وہاں کے لئے پندرہ نشستیں ہیں ۔ لیکن یہ تعداد بھی وہاں سے پوری نہیں ہو رہی ہے ۔ اس لئے وہاں کے لئے بھی ہم بچیوں کو باہر سے لے رہے ہیں ۔

GRIEVANCES OF LIAQAT MEDICAL COLLEGE GRADUATE ASSOCIATION

***7115 Mr. Muhammad Hanif Siddiqi :** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is fact that a deputation of Liaqat Medical College Graduates Association met the Minister for Law and Parliamentary Affairs at Hyderabad, on the 28th February, 1964 and conveyed their grievances to him ; if so, the nature of their grievances ;

(*b*) whether Government is aware of the fact that the said Association has formed in Action Committee for redress of their grievances ;

(*c*) whether the grievances of the said Association have been considered by Government, if so, decisions taken thereon ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) :-

(الف) جی ہاں ۔ مگر متعلقہ وزیر نے اس مرحلہ پر اس امر کو محکمہ صحت کے پاس ارسال کرنا ضروری نہیں سمجھا ۔

(ب) جی نہیں -

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا -

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : You have said, the Minister did not consider it worthwhile to communicate the grievances to you. Do I take it that you did not consider it worthwhile to ask what the grievances were?

وزیر صحت (بیگم محمودہ سلیم خان)—جناب والا - یہ جتنی بھی grievances ہیں - انہیں فی‌الحال ایوان کے سامنے پیش کرنا مناسب نہیں ہے - لیکن جیساکہ انہیں معلوم ہے - کہ ایک کمیٹی مقرر ہوئی ہے - اور وہ رپورٹ تیار کر رہی ہے - تو جب وہ رپورٹ تیار ہو جائیگی - اسے اس ایوان کے سامنے پیش کر دیا جائیگا -

Major Sultan Ahmed Khan : On a point of order. Sir, he has said, "the Minister did not consider it worthwhile . . . ." Such words should be discarded both in writing and otherwise.

Mr. Speaker : I think the word 'worthwhile' is not unparliamentary.

Major Sultan Ahmed Khan : "The Minister did not consider it worthwhile . ." It is harsh language.

Parliamentary Secretary : We will consider the suggestion.

مسٹر حمزہ—کیا اس سے یہ صاف ظاہر نہیں ہوتا - کہ اس مسئلے کو اہمیت ہی نہیں دی گئی - بلکہ اس کو لغو تصور کیا گیا ہے - اور اسی لئے اسے worth while نہیں سمجھا گیا - کیا وزیر صحت یہ فرمائینگی - کہ یہ معاملہ اس قدر لغو تھا - کہ اسی لئے ایسے نامناسب الفاظ استعمال کئے گئے ہیں -

وزیر صحت—مجھے تو اس میں کوئی مناسبت یا نامناسبت کی بات نظر نہیں آتی - بہر حال یہ معاملہ اہم ہے - اور ہم اس بات کو اہمیت دے رہے ہیں -

مسٹر حمزہ سوال کا جو جواب دیا گیا ہے - اور اس میں جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں - کیا آپ اس سے مطمئن نہیں ہیں - تو کیا آپ ان الفاظ کو بعد میں تبدیل کرینگی -

وزیر صحت—آپ برائے مہربانی اس کے لئے متبادل لفظ بتا دیں ۔ تو ہم وہی استعمال کر لینگے ۔

میر محمد مراد خان جمالی—جواب میں بتایا گیا ہے ۔ کہ لیاقت میڈیکل کالج کے طلبا نے اپنے مطالبات منوانے کے لئے ایک ایکشن کمیٹی مقرر کی ہے ۔ اس سے صاف ظاہر ہے ۔ کہ ان کے مطالبات معقول ہیں ۔ اور میمن صاحب کہتے ہیں ۔ کہ ان کے مطالبات معقول نہیں ہیں ۔ اگر طلباء اپنے جائز اور صحیح مطالبات منوانے کے لئے کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرتے ہیں ۔ تو حکومت ان پر سختی کرتی ہے ۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا آپ ان کے مطالبات پر غور کر رہے ہیں ۔ کہ اگر وہ جائز ہوئے تو آپ ان کو ماننے کے لئے تیار ہیں ۔

Mr. Speaker : She has already answered that supplementary.

ALLOTMENT OF FUNDS TO THE NAGARPARKAR DISPENSARY FOR THE PURCHASE OF MEDICINES

***7144. Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Health please refer to the answer to my starred question No. 2655 given by the Minister of Health on the floor of the House on 2nd July 1963 and state :—

(*a*) the year-wise allotment of funds made to the Nagarparkar Dispensary for the purchase of medicines from 1960 to 1964 alongwith (*i*) the population of taluka Nagarparkar and (*ii*) the approximate amount falling to the share of each person of the said taluka out of the said funds ;

(*b*) whether it is a fact that Dr. Rana Mal, posted in the said dispensary, has been transferred somewhere else and no other Doctor has so far been posted in his place with the result that the patients of the said area are facing great inconvenience ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative reasons therefor and whether Government intend to post a Doctor there and also arrange for the increase of the quota of medicines for the dispensary ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) :—

(الف) مندرجہ ذیل رقومات سال بسال مخصوص کی گئی ۔

۱۹۶۰-۶۱ء -- ۱۵۰۰/- روپیہ

۱۹۶۱-۶۲ء -- ۱۵۰۰/- روپیہ

۱۹۶۲-۶۳ء -- -/۲۰۰۰ روپیہ

۱۹۶۳-۶۴ء -- -/۳۰۰۰ روپیہ

(i) تلوکہ نگر پارکر کی آبادی ۷۳،۹۶۵ ہے -

(ii) چار پیسے -

(ب) ڈاکٹر رانا مل کو تبدیل کر دیا گیا ہے - لیکن اس کی بجائے ایک دوسرا ڈاکٹر تعینات کر دیا ہے - ان حالات میں مریضوں کو کسی قسم کی مشکل پیش آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے -

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا ہے -

(د) نگر پارکر ایک بلدیاتی ڈسپنسری ہونے کی وجہ سے ادویات کا کوٹہ بڑھایا جانیکا معاملہ متعلقہ بلدیاتی ادارہ سے نپٹایا جا رہا ہے -

---

DEVELOPMENT SCHEME SCHEDULED TO BE IMPLEMENTED BY HEALTH DEPARTMENT IN THAR DESERT DURING FIRST AND SECOND FIVE YEAR PLAN

***7164. Mir Haji Mahammad Bux Talpur** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) development schemes scheduled to be implemented by the Health Department in Thar Desert during First and Second Five Year Plans and out of those, the schemes actually implemented during the said period ;

(*b*) whether it is a fact that the inhabitants of the said area repeatedly requested the authorities concerned to establish a health centre at Islamkot and Dano Dhandal or Nagarparkar ; if so, the time by which their demand will be accepted ;

(*c*) the development schemes proposed to be implemented during Third Five Year plan by the Health Department in the Thar desert alongwith amount allocated for each scheme ;

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Nil in the first Five Year Plan. In the Second Plan Rural Health Centres were proposed at Diplo, Chhachhro, Nagarparkar and Mithi. None of these schemes has so far been implemented.

(*b*) The Government has not received any such request. However, the Government in addition to the carry over of the Second Plan schemes, propose to set up Rural Health Centres at Islamkot, Dhano Dhandal and Khinsar in this area in due course.

(*c*) The 3rd Five Year Plan is still informative stage and the reply can be given only after the Plan is finalized.

POSTS OF DISTRICT HEALTH OFFICERS AND ASSISTANT DISTRICT HEALTH OFFICERS SANCTIONED FOR EACH DISTRICT OF WEST PAKISTAN

***7176. Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) the present number of posts of District Health Officers and Assistant District Health Officers sanctioned for each district of West Pakistan ;

(*b*) whether all of the above said posts have since been filled up if not the District-wise number of posts which are still lying vacant alongwith the reasons for not filling them ;

(*c*) whether Government have taken any step to fill the said posts, if so, steps taken ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) :—

(الف) جدولی شکل میں ایک کیفیت نامہ ایوان کے روبرو پیش ہے ۔

(ب) شق (الف) بالا میں محولہ ضلع وار آسامیاں جو خالی پڑی ہیں ۔ کیفیت نامے میں درج ہیں ۔ ان آسامیوں کے پر نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ تمام صوبے میں ڈاکٹروں کی کمی ہے ۔ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسرز اور اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسرز کے پاس خصوصاً پبلک ہیلتھ میں ڈپلوما ہونا چاہئے اور مقابلتاً اس زمرہ کے ڈاکٹروں کی کمی ہے ۔

(ج) ویسٹ پاکستان پبلک سروس کمیشن نے وی پی ایچ درجہ دوم کے تقررات کیلئے انتخاب کر لئے ہیں توقع ہے کہ ان کی سفارشات تھوڑے عرصے میں موصول ہو جائیں گی اور امید ہے کہ اس کے بعد میڈیکل افسران کی حالت

کچھ بہتر ہو جائے ۔ درجہ اول کے افسران کے تقرر کا معاملہ بھی حکومت کے زیر غور ہے ہر سال ان آسامیوں کے لئے سند یافتہ اشخاص مہیا کرنے کی غرض سے ۲۳ گریجوایٹوں کو پبلک ہیلتھ میں ڈپلوما کی تربیت دی جاتی ہے ۔

STATEMENT SHOWING THE POSTS OF DISTRICT HEALTH OFFICERS AND ASSISTANT DISTRICT HEALTH OFFICERS SANCTIONED FOR EACH DISTRICT OF WEST PAKISTAN

	Districts.	D.H.O.	Vacant	A.D.H.O.	Vacant posts
	Khairpur Region.				
1.	Bahawalpur	...	1	...	...	...
2.	Rahimyarkhan	...	1	...	1	...
3.	Bahawalnagar	...	1	...	...	...
4.	Nawabshah	...	1	Vacant	...	...
5.	Khairpur	...	1	Vacant	...	...
6.	Sukkur	...	...	...	1	...
7.	Jacobabad	...	...	...	1	...
8.	Ahmedpur East (District Bahawalpur).	...	...	1	...
9.	Fortabbas (District Bahawalnagar).	...	...	1	Vacant.
10.	Sakrand (District Nawabshah).	...	...	1	...
11.	Ratto Dero (District Larkana).	...	...	1	...
12.	Warah (District Larkana)	...	...	1	...
13.	Thari (District Khairpur)	...	...	1	...
14.	Kandiaro (District Nawabshah).	...	...	1	Vacant.
15.	Ubrauro (District Sukkur).	...	...	1	Vacant.
16.	Kashmore (District Jacobabad).	...	...	1	Vacant,

	Districts	D.H.O.	Vacant	A.D.H.O.	Vacant posts
	Peshawar Region.				
1.	D. I. Khan	...	1	Vacant	2	1 A.D.H.O. vacant.
2.	Peshawar	...	1	...	2	...
3.	Hazara	...	1	...	1	...
4.	Mardan	...	...	...	2	1 A.D.H.O. vacant.
5.	Bannu	...	...	...	2	1 A.D.H.O. vacant.
6.	Kohat	...	...	...	3	2 A.D.H.Os. vacant.
	Quetta/Kalat Region.				
1.	Quetta / Sibbi / Chagai	...	1	Vacant	1	...
2.	Zhob	...	1	...	...	...
3.	Loralai	...	...	...	1	...
4.	Kalat	...	...	...	3	1 vacant.
5.	Mekran	...	...	...	3	2 vacant.
6.	Kharan	...	...	...	1	Vacant.
	Sargodha Region.				
1.	Jhang	...	1	...	2	...
2.	Lyallpur	...	1	...	3	1
3.	Sargodha	...	1	...	2	1
4.	Mianwali	...	1	...	2	1
5.	Montgomery	...	1	...	2	1
6.	Multan	...	1	...	2	1
7.	Muzaffargarh	...	1	...	1	...
8.	D. G. Khan	...	1	...	1	...

	Districts.	D.H.O.	Vacant	A.D.H.O.	Vacant posts
	Lahore Region.				
1.	Lahore	—	1	...	2	...
2.	Sheikhupura	...	1	...	2	...
3.	Gujranwala	...	1	Vacant	2	...
4.	Sialkot	...	1	...	2	1 A.D.H.O. at Wazirabad vacant.
5.	Gujrat	...	1	...	2	1 A.D.H.O. at Kharian vacant. 1 A.D.H.O. at Phalia vacant.
6.	Jhelum	...	1	...	2	1 A.D.H O. at Pind Dadan Khan vacant 1 A.D.H.O. at Chakwal vacant.
7.	Rawalpindi	...	1	...	2	1 A.D.H.O. at Murree vacant. 1 A.D.H.O. at Gujarkhan vacant.
8.	Campbellpur	...	1	...	3	1 A.D.H.O. at Talagang vacant. 1 A.D.H.O. at Pindigheb vacant.
	Hyderabad Region.					
1.	Hyderabad	...	1	...	3	1 Vacant.
2.	Tharparkar	...	1	Vacant	4	3 Vacant.
3.	Thatta	...	1	...	2	Vacant.
4.	Dadu	...	...	...	1	Vacant.
5.	Sanghar	...	...	...	3	Vacant.
6.	Lasbella	...	1	...	...	...
7.	Karachi	...	1	Vacant	...	...

IMPLEMENTATION OF A DRAINAGE SCHEME IN NAROWAL TOWN

*7210. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a drainage scheme has been sanctioned for Narowal town ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the date on which the said scheme was sanctioned and (*ii*) the amount allocated for it ;

(*c*) whether the said scheme is under execution ; if so, (*i*) the quantity of earth so far dug out and (*ii*) the manner of its disposal ;

(*d*) whether work on the construction of drains has been started ; if so, the progress so far ; made on the said work and the date by which the said scheme is expected to be implemented ?

پارلمنیٹری سیکرٹری (سردارمحمد اشرف خان) :-

(الف) جی ھاں ۔ ایک منصوبہ اخراج اب نارووال ضلع سیالکوٹ کے لئے منظور کیا گیا ھے ۔

(ب) (۱) فنی طور پر یہ منصوبہ چیف انجینئر مغربی پاکستان پبلک ھیلتھ انجنیئرنگ ڈیپارٹمنٹ لاھور کی چھٹی نمبر ۲۷۹ - ڈبلیو ۱۱۱۱/ - ایس ۲/ پی ایچ ای مجربہ ۲۵ نمبر ۱۹۶۳ء کو ۵۴۹۴۰۰/- روپے کے لئے منظور ھوا ۔

(۲) اس منصوبہ کے لئے ۴,۲۶,۷۱۱/- روپے کی رقم جمع ھیں ۔

(ج) جی ھاں منصوبہ زیر تکمیل ھے ۔

(۱) اپریل ۱۹۶۴ء تک ۲,۰۰,۰۶۴ مکعب فٹ زمین کھودی گئی ۔

(۲) یہ مٹی گھڑے بھرنے پشتے وغیرہ بنانے میں کام آتی ھے اور اگر کچھ مٹی بچ جائے تو کام کی جگہ سے ھٹا دی جاتی ھے ۔

(د) جی ھاں۔ نالی پرکام شروع ھو چکا ھے۔ اب تک کام کی رفتار درج ذیل ھے ۔

(۱) ٹائیپ ۱ کی نالی ۳۸۰۰ مکمل ہے

(۲) ٹائیپ ۲ کی نالی ۳۶۰۰ ایضاً

(۳) ٹائیپ ۳ کی نالی ۲۵۰۰ ایضاً

(۴) بیضوی شکل کی بدررو ۳۶ × ۲۲۰۰۰۲۲ آر فٹ (۲۹۰۰ آر فٹ میں سے مکمل ہے) -

(۵) بیضوی شکل کی بدرو ۳۶ × ۲۰۰۰۲۴ آر فٹ

(۶) ذخیرہ تالاب کھدائی مکمل ہو چکی ہے -

منصوبہ کی تکمیل مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۶۴ء متوقع ہے -

COMPENSATION TO LAND OWNERS WHOSE LANDS WERE ACQUIRED FOR CONSTRUCTION OF BUILDING OF HOSPILAL IN BATAGRAM

*7244. **Mr. Sultan Muhammad Awan** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the present building of the Hospital in Batagram, in the adjoining area of Hazara District was constructed by the Public Works Department (Buildings and Roads) Division and land was acquired from the people of village AAJMIRA for this purpose ;

(*b*) whether it is a fact that the land-owners of these lands have not been paid the price of their lands even after the lapse of eight years ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to give compensation with interest to the said land-owners ; if so, the time by which the same will be allowed ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) :-

(الف) جی ہاں -

(ب) بعض مالکان کو رقوم کا ایک حصہ ادا کر دیا گیا ہے-

(ج) باقی رقم لینڈ ایکوزیشن افسر کے فیصلہ کے بعد ادا کر دی جائیگی لنیڈ ایکوزیشن افسر اس رقم کا حساب کر رہے ہیں -

مسٹر سلطان محمد اعوان—کیا وجوہات ہیں کہ آٹھ سال گذرنے کےبعد ابھی تک Land Acquisition Office کا کام مکمل نہیں ہوا ۔

وزیر صحت - ذرا آپ اپنے سوال کو دھرا دیں ۔

مسٹر سلطان محمد اعوان—آپ نے فرمایا ہے کہ باقی رقم Land Acquisition Officer کے فیصلے کے بعد ادا کر دیں گے اور کہ افسر مذکورہ اس رقم کا حساب کر رہے ہیں ۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں آپ کے قابل ترین Land Acquisition Officer سے کہ وہ آٹھ سال تک ۵۰ کنال زمین کی قیمت کا حساب آج تک کیوں نہیں کر سکے اور یہ کام مکمل کیوں نہیں ہوا ۔

وزیر صحت—جناب والا ۔ اس میں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے ۔ پہلے کہا گیا تھا کہ یہ زمین مفت دی جائے گی اور ہسپتال بنے گا ۔ جب وہ مکمل ہو گیا اور بن گیا تو وہ لوگ پیسے مانگتے ہیں تو اس کا تو مجھے افسوس کرنا چاہئے نہ کہ آپ کو ۔ اب کوشش کر رہے ہیں کہ حساب کر کے ان کی رقم ادا کر دی جائے ۔

مسٹر سلطان محمد اعوان- جناب سپیکر ۔ معاملہ بڈا گرام ایریا کا ہے ۔ ملنگ خان صاحب اسی علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ یہ بالکل غلط ہے انہوں نے کبھی نہیں کہا کہ ہم زمین مفت دیں گے ۔

وزیر صحت - غلط فہمی ہوئی ہے ۔ ہمارے پاس ریکارڈ ہے ۔ انہوں نے کہا تھا ۔ بہر حال ہم ان کو ادائیگی کے لئے کوشش کر رہے ہیں ۔ نصف رقم ادا کر دی گئی ہے باقی رقم ادا ہو رہی ہے ۔

میجر سلطان احمد خان --جناب والا ۔ کہا گیا ہے کہ غلط فہمی ہوئی ہے ۔ غلطی تو میں نہیں کہوں گا ۔ آٹھ سال پہلے بنیادی جمہورتیں اس ملک میں نہیں تھیں ۔ اس زمانے میں لوگ ہسپتال کے لئے زمینیں مفت نہیں دیا کرتے تھے اور حکومت خود زمین لے کر ہسپتال بنایا کرتی تھی ۔ اگر واقعی آٹھ سال پہلے حکومت نے

کوئی چیز بنا دی تو وہ علیحدہ بات ہے ۔ آپ اس سوال کے متعلق غور فرمائیں کہ عرصہ آٹھ سال میں ان غریب آدمیوں کو Compensation نہیں ملی ۔ تو کیا حکومت اب ان کو ان کی رقم بمعہ سود کے دینے کو تیار ہے ؟

وزیر صحت---جناب ۔ آٹھ سال پہلے بھی آپ جیسے مخیر حضرات موجود تھے جن میں سے کئی اس ہاؤس کے ممبر ہیں ۔ جو ٹرسٹ تھے اور تو اس وقت کے جو ہسپتال بنے ہوئے تھے وہ آج تک نہیں بنے ۔

مسٹر حمزہ---جناب سپیکر ۔ جناب اعوان صاحب نے فرمایا ہے کہ وزیر صحت کے سابقہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب فرماتے ہیں ۔ کہ زمین مفت دینے کا وعدہ اور بعد میں منحرف ہونے کا ذکر جو انہوں نے کیا ہے غلط ہے کیوں کہ آج تک کوئی وعدہ نہیں کیا گیا ۔ ہمیں دقت یہ ہے کہ ان کے سابقہ پارلیمانی سیکرٹری جو اسی ضلع سے تعلق رکھتے ہیں اور اب بھی وہ پارلیمانی سیکرٹری ہیں ۔ کے بیان پر اعتبار کریں یا وزیر صاحبہ کے دونوں میں سے سچا کون ہے ۔ آپ فیصلہ کر کے ہمیں بتائیے ۔

وزیر صحت---جیسا کہ جناب میں نے عرض کیا ہے ۔ کہ یہ غلط فہمی ہوئی ہے ۔ ریکارڈ ہمارے پاس موجود ہے انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ زمین مفت دی جائے گی ۔ اسی بناء پر ہم کہہ رہے ہیں ۔ ورنہ بغیر اس چیز کے ہم کبھی نہ کہتے اور اتنے اعتقاد سے کبھی نہ کہتے ۔ یہ غلط فہمی تھی اور اب ہم کوشش کر رہے ہیں کہ دیکھا جائے کہ اگر وہ رقم ادا نہیں ہوئی تو اب اس رقم کی ادائیگی کی جائے ۔

مسٹر سلطان محمد اعوان---جناب سپیکر ۔ (ب) کے جواب میں انہوں نے خود فرمایا ہے ۔ کہ بعض مالکان کو رقم کا ایک حصہ ادا کر دیا گیا ہے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ غلط فہمی کس لئے پیدا ہوئی کہ یہ زمین مفت دیں گے ۔ میں پوچھتا ہوں کہ ان لوگوں کو کیوں رقم نہیں دی گئی ۔

وزیر صحت—غلط فہمی جناب ہمارے ریکارڈ پر ہے کہ یہ زمین مفت دی جائے گی ۔ اب اس وعدہ سے وہ لوگ پھر آ گئے ہیں ۔ سوڈی سی صاحب نے اپنے فنڈ سے ادائیگی کر دی ہے اورہم اس کو pursue کر رہے ہیں اور یہ رقم جلد ادا کر دی جائے گی ۔

مسٹر سلطان محمد اعوان—یہ کب تک ہو جائے گا۔ ,,جلدی،، کا یہ مطلب ہے کہ یہ اسمبلی ختم ہو جائے گی اور ادائیگی نہیں ہو گی ۔ کیا اسی اسمبلی میں فیصلہ ہو گا ۔

وزیر صحت—آپ فکر نہ کریں ۔ آپ کے الیکشن سے پہلے یہ ہو جائے گا ۔

میر محمد مراد خان جمالی—جناب کورم ٹوٹ چکا ہے ۔

Mr Speaker : Let there be a count. (Count was taken)

The House is not in quorum ; Let the bells be rung,

(bells were rung)

The House is in quorum. Next question.

OPENING OF MATERNITY HEALTH CENTRE AT JALALPUR PIRWALA

*7268. **Syed Diwan Ghulam Abbas Bukhari** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Jalalpur Pirwala is a historical town and a sub-tehsil Headquarter of District Multan with a population about 10,000 people and about 80 surrounding villages ;

(*b*) whether it is a fact that no arrangements for provision of medical facilities have been made in the above said town for female patients of the area ;

(*c*) whether it is a fact that a Primary Health Centre was sanctioned for the above said town but it was subsequently shifted to some other place ;

(*d*) whether it is also a fact that the Government have decided to give Rs.60,00 as grant in aid under P.L. 480 scheme for opening a Maternity Health Centre in Tehsil Shujabad ;

(*e*) whether it is also a fact that the Town Committee, Jalalpur Pirwala keeping in view the genuine and persisting demand of the public passed a

resolution 11th May 1964, urging the Government to open a Maternity Health Centre at Jalalpur Pirwala ;

(*f*) if answers to (*a*) to (*e*) above be in the affirmative, whether Government intend to open a Maternity Health Centre under P.L. 480 Scheme in Jalalpur Pirwala ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان):—

(الف) جی ھاں ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) جی ھاں ۔ منتقلی کی سفارش ملتان ڈسٹرکٹ کونسل کی طرف سی کی گئی تھی ۔

(د) جی نہیں ۔

(ہ) جی ھاں ۔

(و) سوال پیدا نہیں ھوتا ۔ تاھم ڈسٹرکٹ کونسل ملتان کی طرف سے پہلے ھی ایک مرکز بہبود زچہ و بچہ جلال پور پیر والا میں منظور کیا جا چکا ھے ۔ جو کہ سندیافتہ لیڈی ھیلتھ وزیٹر کے ملنے پر کام شروع کر دے گا ۔

صاحبزادی محمودہ بیگم—جناب والا ۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے جواب سے میں مطمئن نہیں ھوئی ۔ انھوں نے yes or no کہہ کر ٹال دیا ھے ۔ ھم یہ معلوم کرنا چاھتے ھیں کہ ھیلتھ سینٹر کے لئے جو رقم منظور ھو گئی تھی کہ فلاں جگہ پر بنایا جائے تو اس کو دوسری جگہ کیوں منتقل کیا گیا ۔

Parliamentary Secretary : This question has already been answered. Rs. 60,000 were given as grant-in-aid by the District Council under PL-480 programme, and not by the Government. As I have said in answer to previous questions, when this health centre is ready, the Lady Health Visitor will be posted.

سردار عنایت الرحمن خان عباسی—جناب والا ۔ سوال کے حصہ (سی) میں یہ پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ امر واقعہ ھے کہ جلال

پور پیر والا کے لئے ایک پرائمری ہیلتھ سینٹر منظور کیا گیا تھا اور بعد ازاں اسے دوسری جگہ منتقل کر دیا گیا ۔ تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اسے دوسری جگہ منتقل کرنے کے کیا وجوہات ہیں ۔ ایک دفعہ تو ایک مرکز پر Settle کر دیتے ہیں اور وہ پھر دوسری جگہ منتقل کر دیتے ہیں ۔

Mr. Speaker: This is a supplementary which was asked by Sahibzadi Mahmooda Begum.

پارلیمنٹری سیکرٹری — یہ تو حکومت ڈسٹرکٹ کونسل اور ڈویژنل کونسل کی بھیجی ہوئی تجاویز اور ان کی سفارشات کے مطابق ہیلتھ سینٹر وہاں قائم کرتی ہے ۔ پہلے تجویز یہی تھی کہ جلال پور پیر والا میں ہیلتھ سینٹر بنایا جائے مگر بعد ازاں ڈسٹرکٹ کونسل کی سفارش سے اس کو یہاں سے تبدیل کیا گیا ہے ۔

We have got only District Health Officers at District Headquarters. The District Health Officer is a Member of the District Council but he cannot man the district. It is upto the District Council as a whole.

سردار عنایت الرحمن خان عباسی—جناب والا ۔ میں آپ کے نوٹس میں یہ بات لانی چاہتا ہوں کہ آفیشلز ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر پر رہتے ہیں اور وہ Intrigues کرتے رہتے ہیں اور ایک ہیلتھ سینٹر کو ایک جگہ قائم کرنے کے بعد کسی دوسری جگہ منتقل کر دیتے ہیں ۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ کونسی خصوصی وجوہات ہیں جن کی وجہ سے ایک جگہ سے دوسری جگہ ہیلتھ سینٹر کو منتقل کر دیتے ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری—اس کی ذمہ داری تو ڈسٹرکٹ کونسل پر ہے آفیشلز پر نہیں ۔

COMPENSATION TO WIDOW OF MR. MUHAMMAD ASLAM ASSISTANT ENGINEER PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT BANNU.

*7288. **Khan Ajoon Khan Jadoon:** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Mr. Muhammad Aslam Assistant Engineer, Public Health Engineering Department, Bannu died in a car accident in 1963 while on duty ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether any compensation was payable to his widow ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, (i) the amount due to her and (ii) whether it has been paid ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, reasons therefor and the date by which compensation will be paid to her ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : *a*) Yes

(*b*) Yes out of Benevolent Fund.

(*c*) The amount has not been paid or determined.

(*d*) Rules for the grant of compensation to Gazetted Officers have not yet been framed. The case is being examined by Services&General Administration Deptt.

خواجہ محمد صفدر--Benevolent Fund کتنے سالوں سے اکٹھا کیا جا رہا ہے ۔

Minister of Health (Begum Mahmooda Salim Khan) : This is a new question Sir

میر محمد مراد خان جمالی--جناب کورم پھر ٹوٹ گیا ہے ۔

Mr. Speaker : Let there be a count. (Count was taken.)
The House is not in quorum. Let the bells be rung.
(Bells were rung).
The House is in quorum.

خواجہ محمد صفدر--جناب والا ۔ یہ الفلاح بلڈنگ اسی فنڈز سے تیار ہوئی ہے ۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ بغیر رول بنائے الفلاح بلڈنگ پر روپیہ صرف کیا گیا ہے ۔

وزیر صحت--جی ہاں ۔

خواجہ محمد صفدر--جناب والا ۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ بغیر رول بنائے adhoc basis پر روپیہ دیا ہے ۔

Parliamentary Secretary : So far as the framing of rules regarding benevolent fund is concerned, the Health Department is not concerned with it. This comes under the Services&General Administration Department. If the member so desires he can put a question to that Department.

خان اجون خان جدون—لیکن جناب پارٹ (بی) میں انہوں نے کہا ھے کہ پیسے دئیے جائیں گے Benevolent Fund سے اور پھر یہ بھی کہا ھے کہ رولز ابھی تک فریم نہیں ھوئے تو کیا اس سے پہلے مذکورہ فنڈ سے بغیر رولز کے پیسے دئیے جاتے رھے ھیں ۔

وزیر صحت—دیکھئے میں نے یہ معلوم کرایا ھے کہ کیا وجہ ھے مگر ابھی تک ایس اینڈ جی اے ڈی والوں نے ھمیں اس بارہ میں نہیں بتایا ۔ میں نے کہا ھے کہ Ad Hoc Basis پر پیسے ادا کر دیں ۔ اس کے بعد جب رولز تیار ھوں گے تو ھم yes کر دیں گے ۔

خان اجون خان جدون—کیا یہ رولز محکمہ مذکورہ نے ابھی تک Frame نہیں کئے ۔

وزیر صحت—اس کے متعلق میں کچھ Clear نہیں ھوں معلوم کرکے اس کا جواب بتا دوں گی ۔

خان اجون خان جدون—جناب والا ۔ بیگم صاحبہ نے ابھی فرمایا ھے کہ Adhoc basis پر گرانٹ دی جا رھی ھے ۔ کتنی گرانٹ Ad Hoc Basis پر دی جائے گی ۔

وزیر صحت—جناب والا ۔ یہ examine کیا جائے گا ۔ کہ کس ریٹ پر دی جائے گی ۔ اس کے متعلق اندازہ نہیں ھے ۔ یہ بہت جلد ھو جائے گا ۔ بلکہ ایک دو دن تک آپ کو بتا دوں گی ۔

مسٹر حمزہ—جناب والا ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ھے کہ رول بنانا سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کا کام ھے ۔ کیا میں ان سے دریافت کر سکتا ھوں کہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کو یہ سوال آخر کیوں نہیں سوجھا اگر سوجھا تھا تو دریافت کرنے کی زحمت گوارا کیوں نہیں کی گئی ۔

Mr. Speaker : This is not a supplementary.

HEALTH CENTRES AND SUB-HEALTH CENTRES WORKING IN TEHSIL ABBOTTABAD

*7334. **Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) the number of Health Centres aud Sub-Health Centres working in Tehsil Abbottabad alongwith the names of places where the said centres are located and the dates on which each of started functioning;

(*b*) the names of places where new such centres are proposed to be opened in future alongwith the details thereof ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) :

(الف) ایک مرکز اور تین ذیلی مراکز - ابتدائی مرکز نورا اور ذیلی مراکز نگری ٹوٹیال پھلا اور سیر مین مقرر کئے گئے - تمام مراکز مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۶۲ء سے کام کر رہے ہیں -

(ب) تیسرا پلان نامکمل ہونے کی وجہ سے فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا -

---

MOBILE DISPENSARY FUNCTIONING IN SAWBI TEHSIL

*7347. **Mr. Abdur Raziq Khan** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a mobile dispensary is functioning in Tehsil Swabi ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the annual cost of medicines supplied to the said dispensary and (*ii*) the annual expenditure incurred on its staff and the van maintained for the dispensary separately ;

(*c*) the annual expenditure incurred on similar dispensaries at Yar Hussain, Zaidah and Lahore in the said tehsil respectively ;

(*d*) whether Government intend to close down the said mobile dispensary and instead open a permanent dispensary such as the one at Yar Hussain, at a suitable place at the same cost ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) :

(الف) جی ہاں -

(ب) (۱) ۲۶۸۸۰۷۵ روپے

(۲) عملہ ۹۳۷۸۰۳۲ روپے

گاڑی کی نگہداشت ۱۲۷۰۰۱۳ روپے

(ج) یار حسین ۶۱۹۵۰۸۳ روپے

زیلہ ۶۵۳۱۰۳۱

لاھور ۸۲۲۹۰۱۳

(د) جی نہیں -

مسٹر عبدالرازق خان—جناب والا - میں نے سوال یہ رکھا تھا کہ کیا صوابی تحصیل کی جو موبائیل ڈسپنسری کام کر رہی ہے اس کے اخراجات کیا ہیں - جو مجھے بتایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اس پر ۱۳۵۵۷ روپے ۳۱ پیسے سالانہ خرچ ہوتے ہے - اس کے جواب میں انہوں نے بتایا ہے کہ یار حسین ڈسپنسری پر ۶۱۹۵۰۸۳ روپے خرچ ہوتے ہیں - اسی طرح دوسری ڈسپنسریوں کا بھی بتایا ہے - میری گذارش یہ ہے کہ یہ افریقہ نہیں ہے اور یہاں موبائیل ڈسپنسریوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے - کیا ان موبائیل ڈسپنسریوں کو بند کر کے ۱۳۵۵۷/۳۱ روپے کی جو رقم ہے اس سے دو مستقل ڈسپنسریاں قائم کی جائیں گی - میں وزیر صحت صاحبہ کو offer کرتا ہوں کہ ان ڈسپنسریوں کے لئے مفت جگہ دیں گے - جو ڈاکٹر وہاں متعین ہوں گے ان کے لئے مستقل رہائش کا بندوبست ہوگا - کیا وہ تحصیل صوابی میں دو ڈسپنسریاں قائم کرینگے -

Parliamentary Secretary: As far as the question of establishing permanent dispensaries in place of mobile dispensaries is concerned, the question is already under consideration of the Government. So far as the case of mobile dispensary functioning in Tehsil Swabi is concerned, it is a bit different. As has already been questioned by Mr. Ajoon Khan Jadoon on a number of times, I again submit this dispensary was donated by the residents of Tehsil Swabi who are settled in England. Therefore, the position of this dispensary is different from other dispensaries. But the Government is certainly considering the question of establishing permanent dispensaries in place of mobile dispensaries.

مسٹر عبدالرازق خان- یہ جناب میں مانتا ہوں جیسا کہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ انگلینڈ والوں نے تحصیل صوابی کے باشندوں کو موبائیل ڈسپنسریاں تحفے کے طور پر دی ہیں - لیکن اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا - گورنمنٹ ۱۴ لاکھ روپیہ سالانہ فضول خرچ کرتی ہے - اگر آپ نہیں کر سکتے تو میں ان سے اجازت منگا لیتا ہوں کہ موبائیل ڈسپنسریاں ختم کر کے پیسے کو مفید کام پر لگایا جائے - کیا آپ اس کے لئے جلد از جلد بندوبست کریں گے -

Parliamentary Secretary : That will centainly be considered.

SUPPLY OF DRINKING WATER TO BHAG TOWN OF KACHHI SUB-DIVISION IN KALAT DIVISION

*7366. **Nawabzada Mir Yusuf Ali Khan Magsi** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Bhag Town is the Headquarter of Kachhi Sub-Division in Kalat Division ;

(*b*) whether it is a fact that the population of the said town including its suburbs is about 30,000 ;

(*c*) whether it is a fact that the supply of drinking water to the inhabitants of the said town is made from a pond fed by rain water ;

(*d*) whether it is a fact that the said pond often remains dry due to scarcity of rain with the result that the people of the said town where temperature shoots upto 123 degrees during Summer, are being subjected to great hardship ;

(*e*) whether it is a fact that the people of the said town have made several requests to Government for the regular supply of water to them ;

(*f*) if answers to (*a*) to (*e*) above be in the affirmative, the steps Government intend to take in this behalf ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : This question has been transferred to the Basic Democraeies Department.

UPGRADING OF CIVIL HOSPITAL JARANWALA DISTRICT LYALLPUR TO A 48-BED HOSPITAL

*7407. **Khan Ahmed Khan** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that civil hospital, Jaranwala, District Lyallpur is a 12-bed hospital ;

(*b*) whether it is a fact that daily average number of indoor and outdoor patients in the said Hospital was 53 and 263 respectively during 1963 ;

(*c*) if anwers to (*a*) and (*b*) above in the affirmative, whether Government intend to upgrade the hospital mentioned in (*a*) above to a 48-bed hospital in view of the increasing number of patients there?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) :

(الف) جی ھاں ۔

(ب) جی ھاں ۔

(ج) ھسپتال کی توسیع و ترقی کے متعلق تیسرے پانچسالہ منصوبے میں دوسرے تحصیل ھسپتالوں کے ساتھ استحقاق کے مطابق غور کیا جائے گا بشرطیکہ بلدیاتی ادارہ صوبائی تحویل میں لینے پر رضا مند ھو ۔

صاحبزادی محمودہ بیگم۔جناب والا ۔ میں محترم وزیر تعلیم صاحبہ سے یہ معلوم کرنا چاھتی ھوں کہ ملک کی بڑھتی ھوئی آبادی کے مد نظر یہ ضروری ھو گیا ھے کہ تمام ھسپتالوں میں زیادہ بستروں کا انتظام کیا جائے ۔ آج سے سو سال پہلے پیشتر ھسپتال جو بنتے رھے ھیں اور اس کے بعد جو وقتاً فوقتاً بنتے رھے ھیں ان میں بستروں کا اضافہ نہیں کیا جا رھا ۔ جس کا نتیجہ یہ ھے کہ مریض سڑکوں ۔ برآمدوں میں بہت بے آرام ھوتے ھیں اور بعض بستروں کی کمی کی وجہ سے واپس چلے جاتے ھیں ۔ کیا یہ معاملہ حکومت کے زیر غور ھے کہ تمام ھسپتالوں میں زیادہ بستروں کا انتظام کیا جائے ۔ خاص طور پر ضلع میں ایسی کیفیت ھے کہ دس دس میل سے لوگ گھروں پر مریضوں کو لاتے ھیں لیکن بستروں کی کمی کی وجہ سے ان کو واپس کیا جاتا ھے ۔

وزیر تعلیم (بیگم محمودہ سلیم خان)۔میری معزز بہن وزیر تعلیم سے بات نہیں کر رھی تھیں بلکہ وزیر صحت سے بات کر رھی تھیں ۔

(قہقہہ)

وزیر صحت۔مجھے اپنی محترم بہن کی تجویز سے پورا پورا اتفاق ھے ۔ انہوں نے جو تجویز پیش کی ھے وہ حکومت کے زیر غور ھے ۔ ھم

کوشش کر رہے ہیں کہ ہر جگہ ہر شہر بلکہ ہر ڈسٹرکٹ میں سہولتیں بہم پہنچائی جائیں ۔ زیادہ سے زیادہ ان دور مریضوں کے لئے بستروں کا انتظام کیا جائے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ تعلیم کا محکمہ پہلے بیگم محمودہ سلیم صاحبہ کے پاس تھا ۔ حقیقت یہ ہے کہ جناب وٹو صاحب کو وزیر تعلیم صاحبہ اس لئے کہا جاتا تھا کیونکہ اس سے پہلے یہ محکمہ بیگم محمودہ سلیم صاحبہ کے پاس تھا ۔ اسی لئے بعض زنانہ ادارے انہیں غلطی سے تقریبات میں شمولیت کے لئے دعوتیں دے دیتے ہیں ۔

Mr. Speaker : This is not a supplementary. Disallowed.

میجر سلطان احمد خان ۔ جناب والا ۔ کیا میں دریافت کر سکتا ہوں کہ ایک طرف دعوے کرتے ہیں کہ ہم ملک میں ڈویلپمنٹ کر رہے ہیں اور ملک میں اندھیر نگری بالکل نہیں ہے ۔ دوسری طرف ہسپتالوں میں بسترے مہیا کرنے کے لئے تجویز زیر غور ہے ۔ زمینیں پبلک سے مانگ سکتے ہیں ۔ پیسہ پارٹی کے لئے مانگ سکتے ہیں لیکن بسترے مریضوں کے لئے کیوں نہیں مانگ سکتے ۔

وزیر صحت ۔ خدا کرے پبلک کا رجحان اس طرف ہو جائے ۔ اس وقت جتنے ٹرسٹ کے ہسپتال ہیں وہ زیادہ ہندوؤں کے بنائے ہوئے ہیں ۔ کاش ہماری پبلک بھی اس طرف توجہ کرے ۔ اور میجر سلطان احمد صاحب سب سے پہلے شروع کریں تو میں بڑی مشکور ہونگی ۔

میجر سلطان احمد خان ۔ میرے پاس ایک بستر ہے ورنہ ضرور دے دیتا ۔

Parliamentary Secretary : This question was received too late by the Health Department and the answer could not be prepared. It will now be answered on the next turn.

ESTABLISHMENT OF A PERMANENT DISPENSARY IN VILLAGE MAINI TEHSIL SAWABI

***7418. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a Biweekly dispensary is functioning at village Maini in Tehsil Sawabi ; if so, the date since which the said dispensary has functioning there ;

(*b*) whether Government intend to establish a permanent dispensary in the said village, if so, the date by which it will be established ; if not, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) :

(الف) جی ہاں - ۲۰ دسمبر ۱۹۵۸ء سے -

(ب) جی نہیں - تیسرے پانچ سالہ منصوبہ میں ٹوپی کے لئے ایک دیہی مرکز صحت تجویز کیا گیا ہے اور موضع مینی میں ایک ذیلی مرکز کے لئے متعلقہ ڈسٹرکٹ کونسل کے مشورہ سے غور کیا جائے گا -

خان اجون خان جدون—جناب والا - یہ تو بڑی اچھی بات ہے کہ 3rd Five Year Plan میں ایک ہیلتھ سینٹر اور میانی میں سب سنٹر کی تجویز ہے - لیکن اس عرصہ کے دوران کیا وہاں ایک ڈسپنسری قائم کرنے کے منصوبے پر غور نہیں کیا جا سکتا ؟

Parliamentary Secretary : When the establishment of the Health Centre is already under consideration, the proposal of dispensary will not look good.

خان اجون خان جدون—جناب والا - 3rd Five Year Plan میں ایک ہیلتھ سینٹر تو ہے - جو شاید 3rd Five Year Plan کے آخر میں ہے اس کے دوران کئی سالوں کا معاملہ ہے - وہاں بلڈنگ بھی موجود ہے - تو جس طرح خان عبدالرازق خان نے تجویز کی ہے کہ اس Mobile Dispensary کو Dishand کر کے دو ڈسپنسریاں بنائی جائیں - تو کیا حکومت ان میں سے ایک ڈسپنسری میانی کے لئے تجویز کرنے پر غور کر سکتی ہے -

---

CONSTRUCTION OF AN 8-BED HOSPITAL AT KAPGANI IN MERGED AREA OF MARDAN DISTRICT

*7424. **Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that an 8 bed hospital is under construction at Kapgani in merged area of Mardan District if so, the total amount sanctioned for the said project and whether the sanctioned amount includes the cost of the land on which the said Hospital is being constructed;

(*b*) whether any compensation is being paid to the land owners whose lands have been taken over for the hospital if so, the rate per kanal ;

(*c*) whether it is a fact that the said land owners have represented to Health Department that no compensation has so far been paid to them and that the compensation offered to them was much lower than that paid by Government for similar lands acquired in the same area for the construction of a veterinary Hospital ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to pay compensation to the said land owners at the rate at which compensation has been paid for the land acquired for the construction of the Veterinary Hospital if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): This question relates to the Home Department and has been transferred to them.

ADJOURNMENT MOTION.

BEATING OF A PATIENT BY A DOCTOR IN HAROONABAD CIVIL HOSPITAL

Mr. Speaker : There is an adjournment motion by Chaudhri Muhammad Ali, which was deferred for today.

وزیر صحت (بیگم محمودہ سلیم خان) جناب والا ۔ اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ ہمارے پاس جو اطلاع آئی ہے اس میں ڈاکٹر ۔ یہ کہا ہے کہ سب سے پہلی چیز تو یہ ہے کہ وہاں بدقسمتی سے لیڈی ڈاکٹر اور مرد ڈاکٹر میں تصادم ہے ۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام نہیں کر سکتے ۔ اور ایک دوسرے کی شکایتیں کرتے رہتے ہیں ۔

اس کے علاوہ ہمارے پاس جو اطلاع آئی ہے اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہاں چند ایک لوگوں کو غلط اطلاع دے کر ابھارا گیا اور کہا گیا کہ یہ سوال کیا جائے ۔ مگر ڈاکٹر کا کہنا یہ ہے ۔ کہ یہ ایک Hysteric تھا ۔ اور Hysteria کے مریضوں کو عام طور پر مارا جاتا ہے تاکہ وہ ہوش میں آ جائیں ۔ تو اس لئے یہ whipping والی بات تو درست نہیں ۔ ایک آدھ تھپڑ مارا جاتا ہے ۔ تاکہ مریض اپنے آپ کو کنٹرول کرے ۔ بہر حال یہ کوئی تسلی بخش جواب نہیں ۔ میں اس کی انکوائری کروا رہی ہوں ۔ اگر کوئی ایسی بات ہوئی ۔ جیسا کہ معزز ممبر نے کہا ہے کہ اس کو پلنگ سے باندھ کر

whipping کی گئی ہے - تو ہم ضرور ڈاکٹر کے خلاف مناسب کارروائی کریں گے -

مسٹر سپیکر—اس یقین دہانی کے بعد چودھری صاحب کیا آپ اپنی motion کو press کرتے ہیں -

چودھری محمد علی—جناب والا - میری گذارش یہ ہے کہ اس معاملے کو سلجھانے اور ڈاکٹر کے خلاف عوام میں جو نفرت پیدا ہو چکی ہے - اسے دور کرنے کے لئے بہتر ہو گا - کہ ڈاکٹر کا وہاں سے تبادلہ کر دیا جائے -

وزیر صحت—جناب والا - جو چیز بھی عوام کے مفاد میں ہو گی - وہ ضرور کی جائے گی - اور جیسے کہ میں نے عرض کیا ہے - اس کے متعلق انکوائری کروا کر مناسب کارروائی کی جائے گی -

Mr. Speaker : Does the member press his motion ?

چودھری محمد علی - نہیں جناب -

Mr. Speaker : So the motion is not pressed.

میر محمد مراد خان جمالی—On a Point of Order Sir جناب آج ممبر صاحبان تفریح کے mood میں ہیں اور آپ ان کی تفریح میں روکاوٹ بنے ہوئے ہیں - ہاؤس میں کورم پھر ٹوٹ چکا ہے -

Mr Speaker : Let there be a count. (The count was taken). The House is not in quourm. Let the bells be rung. (The bells were rung) The House is in quorum.

LEAVE OF ABSENCE OF M.P.As.

SARDAR RAIS SHABBIR AHMAD KHAN

Secretary : The following letter has been received from Sardar Rais Shabbir Ahmad Khan, M.P.A : –

> "I am unwell since Yesterday and am not in a Position to attend the Session to-day. I, therefore, request you to sanction leave of absence for 10th April, 1964."

Mr. Speaker : The question is :

> That the Leave asked for be granted

(*The motion was carried*)

SHAHZADA ASAD-UR-REHMAN

Secretary : The following letter has been received from Shahzada Asad-ur-Rehman, M.P.A : –

Due to important personal work I could not attend the Sessiou on 8th April, 1964.

Kindly grant me leave for the 8th April."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MIR SAIFULLAH KHAN MAGSI

Secretary : The following letter has been received from Mir Saifullah Khan Magsi, M.P.A. :—

" House may kindly be moved for my leave from (1—10) 4/64 as I could not attend the Assembly Session on those dates due to my private reasons.'

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MR. NASRULLAH KHAN KHATTAK

Secretary : The following letter has been received from Mr. Nasrullah Khan Khattak, M.P.A. :—

" House may be moved for my leave for (20-21) 2/64 and (23-24) 2/64 and for (1-6) 4/64 as I could not attend Assembly meetings on the above said dates due to my private reasons."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

RAO KHURSHID ALI KHAN

Secretary : The following letter has been received from Rao Khurshid Ali Khan, M.P.A. :—

> "On account of illness I can't attend the meetings of the Standing Committee on Home Affairs to be held on 11th and 12th May 1964. Kindly grant leave of absence."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MAULANA GHULAM GHAUS

Secretary : The following letter has been received from Maulana Ghulam Ghaus, M.P.A. :—

میں ۱۱ اور ۱۲ مئی ۱۹۶۴ء کو سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ میں شریک نہیں ہو سکا - مہربانی کر کے اس کی رخصت اسمبلی سے مرحمت فرمائی جائے -

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

SYED AHMAD SAEED KIRMANI

Secretary : The following letter has been received from Syed Ahmad Saeed Kirmani, M.P.A. : –

> "Kindly move the Assembly to grant me leave for absence from the meeting of the Select- Committee on the West Pakistan Revival of Civil Laws Bill, 1959 held on 95-64."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

SARDAR INAYAT-UR-REHMAN KHAN ABBASI

Secretary : The following letter has been received from Sardar Inayat-ur-Rehman Khan Abbasi. M.P A. :—

جناب والا ۔ ۸ مئی ۱۹۶۴ء کو بمقام پشاور مسلم لیگ ڈویژنل کانفرنس ہو رہی ہے ۔ جس میں صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان شامل ہو رہے ہیں ۔ میں بحیثیت صدر ڈویژنل مسلم لیگ اس کانفرنس کے انتظامات میں مصروف ہوں ۔ لہذا ۳۰-۵-۶۴ اور ۳۱-۵-۶۴ کے اجلاس میں شامل نہیں ہو سکتا ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

CHAUDHRI IMTIAZ AHMAD GILL

Secretary : The following letter has been received from Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill, M.P.A. :—

> " It is requested that I could not attend the meeting of the Standing Committee on Social Welfare scheduled to be held on 25th of May, 1964. The Assembly may be moved to grant me leave for the said day."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

BEGUM MUMTAZ SAFDAR

Secretary : The following letter has been received from Begum Mumtaz Safdar, M.P.A. :—

> " The P.M.L EX N. W.F.P. has invited the President of Pakistan and of P.M L. convention on 31-5-64. As I am in charge of its women wing, my presence at the ceremony is necessary. I, therefore, request you to grant me leave for 30-5-64 and 1-6-64 and escuse my absence on those dates and oblige."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

SARDAR MUHAMMAD RAMZAN KHAN DRISHAK

Secretary: The following letter has been received from Sardar Muhammad Ramzan Khan Drishak, M.P.A. :—

گذارش ہے کہ مورخہ ۲۱-۵-۶۴ء کو سٹینڈنگ کمیٹی ہوم افیئر
کی میٹنگ میں بوجہ ایک ضروری کام حاضر نہیں ہو سکا۔
لہذا اس تاریخ کی رخصت عنایت فرمائی جاوے۔

Mr. Speaker: The question is:

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

SARDAR RAIS SHABBIR AHMAD KHAN

Secretary: The following letter has been received from Sardar Rais Shabbir Ahmad Khan, M.P.A. :—

"I regret to inform you that I could not attend the meeting of Standing Committee on Home Affairs on 20th and 21st May, 1964, as my father was coming back from Hajj. I hope my absence will be excused."

Mr. Speaker: The question is:

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

SHEIKH MUHAMMAD HUSSAIN BHANDARI

Secretary: The following letter has been received from Sheikh Muhammad Hussain Bhandari, M.P.A. :—

میں بوجہ ایک ضروری کام کے کراچی ٹھہرا ہوا ہوں - مہربانی
کر کے مجھے تیس مئی اور یکم جون ۲ یوم کی رخصت عطا فرمائی
جاوے -

Mr. Speaker: The question is:

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

KHAN MIR AFZAL KHAN

Secretary: The following letter has been received from Khan Mir Afzal Khan, M.P.A. :—

> "I shall be unable to attend the Assembly Session between 30th May, 1964 and 3rd June, 1964 due to urgent business engagements. I shall be grateful if I am granted leave of absence for this period."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. ALI GOHAR KHAN KHURHO

Secretary : The following letter has been received from Mr. Ali Gohar Khan Khuhro, M.P.A. :—

> "As I have got urgent work. I will not be able to attend the Assembly Session from 30th May to 12th June, 1964. I shall be thankful if you will move the house for the grant of leave."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

ALLAMA ABDUL HAQUE

Secretary : The following letter has been received from Allama Abdul Haque, M.P.A. :—

میں بوجہ نظر بندی ۳۰ مئی ۱۹۶۴ء سے شروع ہونے والے بجٹ سیشن میں نمائیندگی کرنے سے معذور ہوں۔ اس لئے آغاز سیشن سے تاخیر سیشن میری رخصت منظور فرمائی جائے۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. GHULAM RASOOL

Secretary : The following Telegram has been received from Mr. Ghulam Rasool, M.P.A. :—

> " Cannot Attend Meeting Home Affairs Committee on 11-12/5/64-due to illness leave be granted."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MIR YOUSAF ALI KHAN MAGSI

Secretary : The following Telegram has been received from Mir Yousaf Ali Khan Magsi, M.P.A. :—

> " My Brother-in-Law Seriously ill can not attend meeting of Select Committee on 19th May, 1964.

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

RAO KHURSHID ALI KHAN

Secretary : The following Telegram has been received from Rao Khurshid Ali Khan, M.P.A. :—

> " Unable attend meetings of the Standing Committee on Home Affairs on 20-21/5/64 due to Peshi in case Against me kindly grant leave of absence."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

HAJI MALIK PIR RAKHMAN KHAN

Secretary : The following Telegram has been received from Haji Malik Pir Rakhman Khan, M P.A. :—

" Due to illness unable to attend the Session up to 4th June kindly grant leave."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. MUHAMMAD AKBAR KHAN

Secretary : The following letter has been received from Mr. Muhammad Akbar Khan, M P.A. :—

" I cannot attend the meetings of the Public Accounts Committee being held from 27-4-64 to 6-5-64 at Karachi due to illness. The period may kindly be treated as leave."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

SYED MUHAMMAD HASSAN SHAH

Secretary : The following Telegram has been received from Syed Muhammad Hassan Shah, M P.A. :—

" Wanted leave from 8-5-64 upto 7-6-64 Wife is Serious."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MALIK ZAMAN KHAN

Secretary : The following letter has been received from Malik Zaman Khan, M.P.A. :—

گذارش ہے ۔ کہ فدوی بیمار ہے اسمبلی سیشن کے حاضری کے قابل نہیں ہے ۔

التماس ہے ۔ کہ از راہ کرم ۱۲ جون ۱۹۶۴ء تک رخصت عنایت فرمائی جائے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

HAJI GUL HASSAN MANGHI

Secretary : The following letter has been received from Haji Gul Hassan Manghi, M:P.A. :—

> " Due to the death of my daughter I am not in a position to attend the Session of Assembly from 30-5-64 to 11-6-1964 as my near relations and friends are still visiting me. I, therefore, request kindly to be good enough to place an application before the Assembly and grant me for leave from 30-5-64 to 11-6-1964."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

PIR MUHAMMAD ZAMAN CHISHTI

Secretary : The following letter has been received from Pir Muhammad Zaman Chishti, M. P. A. :

چونکہ میں گھر سے مورخہ ۲۳-۵-۶۴ء سے بہاولپور سے ہوتا ہوا لاہور آ گیا تھا ۔ اس وجہ سے ریوینیو میٹنگ کی اطلاع مجھے موصول نہ ہو سکی ۔ اس وجہ سے مورخہ ۲۸-۵-۶۴ کو میٹنگ میں شامل نہ ہو سکا ۔ لہذا ۲۸-۵-۶۴ کی چھٹی منظور فرمائی جائے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. MUHAMMAD AMIN KHAN KANJOON

Secretary : The following letter has been received from Mr. Muhammad Amin Khan Kanjoon, M.P.A. : —

مورخہ ۲۶-۸-۶۳ کو لوکل باڈیز سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ تھی ۔ والدہ محترمہ کی تکلیف کے باعث میں اس میٹنگ میں شامل نہیں ہو سکا ۔ لہذا ۲۶-۵-۶۳ کی رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted

(*The motion was carried*)

MR. MUHAMMAD AMIN KHAN KANJOON

Secretary : The following letter has been received from Mr Muhammad Amin Khan Kanjoon, M.P.A. :—

میری والدہ سخت بیمار ہے اس لئے ۱۰-۶-۶۳ء تک اسمبلی سیشن میں شامل نہیں ہو سکتا لہذا اس عرصہ کی رخصت منظور فرمائی جائے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. ABDUR RAHMAN

Secretary : The following letter has been received from Mr. Abdur Rahman, M.P.A. :—

گذارش ہے کہ میں بوجہ بیماری بجٹ اجلاس میں ۳۰-۵-۶۳ء سے ۶-۶-۶۳ء تک شرکت نہیں کر سکوں گا ۔ مہربانی فرما کر ۳۰-۵-۶۳ تا ۶-۶-۶۳ رخصت منظور فرمائی جائے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

BEGUM MUMTAZ SAFDAR

Secretary : The following letter has been received from Begum Mumtaz Safdar, M.P.A. :—

میں ایک ضروری کام کی وجہ سے ۲-۶-۶۴ء کو اسمبلی کے اجلاس میں حاضر نہ ہو سکی اس لئے مذکورہ تاریخ کی رخصت عنایت فرماویں ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. HAMIDULLAH KHAN

Secretary : The following letter has been received from Mr. Hamidullah Khan, M.P.A. : –

> " Respectfully submitted, that due to my bad health I am unable to attend the Session to-day the 4th June, 1964."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

KHAN MIR AFZAL KHAN

Secretary : The following letter has been received from Khan Mir Afzal Khan, M.P.A. : –

> " I could not attend the Meetings of the Assembly on the following dates due to my unavoidable private affairs.
>
> 1. 20-2-64 to 26-2-64.
> 2. 2nd, 3rd, 5th, 16th, 17th and 24th March, 1964.
> 3. 2nd April to 10th April, 1964.
> 4. 30th May, 1964 to 3rd June, 1964.
>
> My absence may kindly be condoned and leave granted for the period."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

SHAHZADA ASAD-UR-REHMAN

Secretary : The following Telegram has been received from Shahzada Asad-ur-Rehman, M P.A :—

" Cannot reach 30th due bad weather request leave till Thursday 4th June."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

PIR ALI SHAH

Secretary : The following Telegram has been received from Pir Ali Shah, M.P.A. :—

" Due to unavoidable circumstances I cannot attend the Assembly before Fifteenth June kindly grant me leave upto 15th June."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

JAM ABDUL RAZAQ KHAN

Secretary : The following Telegram has been received from Jam Abdul Razaq Khan, M.P.A. :—

" Sick kindly grant leave upto 10th June."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

SARDAR ZULFIQAR ALI KHAN KHOSA

Secretary : The following Telegram has been received from Sardar Zulfiqar Ali Khan Khosa, M P.A. :—

" Regret have Irrigation water trouble request leave upto Fourth."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MIR HAJI MUHAMMAD BUX TALPUR

Secretary : The following Telegram has been received from Mir Haji Muhammad Bux Talpur, M.P.A. :—

" Due some Important work I will reach on 7th June Sanction my leave upto that Time."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

NAWAB JAM ANWAR ALI KHAN

Secretary : The following Telegram has been received from Nawab Jam Anwar Ali Khan, M.P.A. :—

" Kindly grant me leave from 30th May to Tenth June."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

RAJA MUHAMMAD ASHRAF KHAN

Secretary : The following letter has been received from Raja Muhammad Ashraf Khan, M.P.A. :—

"Due to unavoidable circumstances, I have not been able to attend the Select Committee meeting on the 19th May, 1964 and the meeting of the Standing Committee on Education and Health on 27-5-64. Kindly excuse my absence.

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. KHALID BIN JAFFAR

Secretary : The following letter has been received from Mr. Khalid-bin-Jaffar, M.P.A. :—

"I have to go to Hyderabad in connection with an urgent matter, and will not be able to attend the sittings of the Assembly from 2nd to 5th June, 1964. Leave for these days may, therefore, kindly be granted to me by the Assembly."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

SYED HAZIQ ALI SHAH

Secretary : The following letter has been received from Syed Haziq Ali Shah, M.P.A. :—

"Due to unavoidable circumstances I failed to attend the Assembly Session on 7 and 8 4/64. It is therefore, requested that my absence may be treated as leave."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

SAHIBZADA GHULAM NABI MUHARVI

Secretary : The following letter has been received from Sahibzada Ghulam Nabi ,M.P.A. :—

بعارضہ بخار بیمار ہوں اور ڈاکٹر کے زیر علاج ہوں براہ مہربانی
۵ جون تک چھٹی منظور فرمائی جائے -

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MIAN ABDUL HAQ

Secretary : The following letter has been received from Mian Abdul Haq, M.P.A. :—

" I could not attend the Social Welfare Standing Committee Meeting held on the 25th May, 1964, due to the delay in receiving the intimation. I, therefore, submit that my absence may kindly be condoned."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MIAN ABDUL HAQ

Secretary : The following letter has been received from Mian Abdul Haq, M.P.A. :—

" Having not received the intimation in time I could not attend the meetings of the Standing Committee on home affairs on the 21st and 22nd of May, 1964. Kindly condone my absence for the said dates and oblige."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. MUHAMMAD AKBAR KHAN

Secretary: The following letter has been received from Mr. Muhammad Akbar Khan, M.P.A. :—

گذارش ہے کہ میں بیمار ہوں اور اسمبلی کے اجلاس شامل نہیں ہو سکتا ۔ اس لئے مہربانی کر کے مورخہ ۱-۶-۶۴ تا ۵-۶-۶۴ پانچ دن کی رخصت دی جائے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. JAMAL KHAN RAIS NAWAZ ALI KHAN LEGHARI

Secretary : The following letter has been received from Mr. Jamal Khan Rais Nawaz Ali Khan Leghari, M.P.A. :—

"Due to unavoidable circumstances I am unable to attend the Assembly Session from 4th June, 1964 to 14th June, 1964. Leave may please be granted."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. JAMAL KHAN RAIS NAWAZ ALI KHAN LEGHARI

Secretary: The following letter has been received from Mr. Jamal Khan Rais Nawaz Ali Khan Leghari, M.P.A. : -

"There was a meeting of the Standing Committee on Local Self-Government fixed for 26th May, 1964. But owing to some unavoidable circumstances I could not attend that meeting. Therefore it is requested that leave may, please be granted."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. MUHAMMAD AKBAR KHAN

Secretary : The following letter has been received from Mr. Muhammad Akbar Khan, M P.A. : –

> " Due to unavoidable circumstances I failed to attend the Committee meeting of the Standing Committee on Social Welfare on 25-5-64 It is, therefore, requested that I may kindly be granted leave."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

SYED NAZAR SHAH

Secretary : The following letter has been received from Syed Nazar Shah, M.P.A. :—

> " It is requested that I am unable to attend the Budget Session of the Assembly due to unavoidable circumstances therefore leave may kindly be granted from 30-5-64 upto 12-6-64."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. TAJ MUHAMMAD KHANZADA

Secretary : The following letter has been received from Mr. Taj Muhammad Khanzada, M.P.A. :—

> " I am sorry I have not been able to attend the Session of the Assembly from the 30th May, 1964, due to my pre-occupation. I shall be grateful if you would ask for leave from the 30th May, 1964 to 10th of June, 1964."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MIR MUHAMMAD MURAD KHAN JAMALI

Secretary : The following letter has been received from Mir Muhammad Murad Khan Jamali, M.P.A. :—

> " It is respectfully submitted that I could not attend the Assembly from 1st to sixth April, 1964 and Standing Committee meeting on Food and Agriculture held on 29th May due to private reasons, leave may be allowed for the same "

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

NAWABZADA ALI MUHAMMAD KHAN KHAKWANI

Secretary : The following letter has been received from Nawabzada Ali Muhammad Khan Khakwani, M.P.A. :—

گذارش ہے کہ بوجہ ضروری کار خانگی کے لئے ملتان جانا پڑ گیا ہے ۔ اس لئے مورخہ ٦-٦-٦٤ کو اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکوں گا ۔ رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

SYED MUHAMMAD NAWAZ SHAH GARDEZI

Secretary : The following letter has been received from Syed Muhammad Nawaz Shah Gardezi, M.P.A. :—

> " Due to some unavoidable circumstances, I could not attend the Assembly Session on 30-5-64. I, therefore, request that I may kindly be granted leave for that day."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

SYED SAFI-UD-DIN

Secretary : The following letter has been received from Syed Safi-ud-Din, M.P.A. :—

> " I have been very ill lately and therefore missed the Assembly Session from the 30th May, 1964 to the 3rd June, 1964. I shall be most obliged if you would please move the Assembly to kindly grant me leave during the above-mentioned days."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MR. ILAHI BUX

Secretary : The following letter has been received from Mr. Ilahi Bux, M.P.A. :—

> " I could not attend Assembly meetings from 30th May to 4th June, 1964, due to my private reasons. Hence House may be moved for my above cited leave "

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

SYED NADIR ALI SHAH

Secretary : The following letter has been received from Syed Nadir Ali Shah, M.P.A. :—

> " I intend to go to Karachi due to some private work. I will therefore, not be in a position to attend the Assembly Session from 15th to 19th June, 1964, for which I may be granted leave."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MR. SULTAN MUHAMMAD AWAN

Secretary : The following letter has been received from Mr. Sultan Muhammad Awan, M.P.A :—

مورخہ ۳۰-۵-۶۴ کو میں اسمبلی کی میٹنگ میں حاضر نہ ہو سکا
رخصت عطا فرمائی جائے ۔

Mr. Speaker: The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. AHMAD MIAN SOOMRO

Secretary : The following letter has been received from Mr Ahmad Mian Soomro, M P.A. : –

" I request for leave of absence from attending the Session of Provincial Assembly on 30th May, 1964 and 1st June, 1964, as I may not be able to attend due to unavoidable reasons "

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted

(*The motion was carried*)

MR. LAXMAN SINGH

Secretary ; The following letter has been received from Mr Laxman Singh, M.P.A. :—

" Due to some urgent work I cannot attenn the Session on 30-5-64 Kindly grant me leave for that day."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MAJOR SULTAN AHMAD KHAN

Secretary :The following letter has been received from Major Sultan Ahmad Khan, M.P.A. :—

> Due to unavoidable circumstances I could not attend the meeting of Standing Committee on 28th May, 1964, which may please be excused."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

KHAN SARFRAZ KHAN

Secretary : The following Telegram has been received from Khan Sarfraz Khan, M.P.A. :—

> ' Unable to attend Session between 30/5/64 to 2/6/64 leave requested please."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

SAHIBZADA GHULAM NABI MUHARVI

Secretary : The following Telegram has been received from Sahibzada Ghulam Nabi Muharvi, M.P.A. :—

> " Suffering from reaching 1st June leave for 30th May socited."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MR. MUNAWAR KHAN

Secretary : The following letter has been received from Mr. Munawar Khan, M.P.A. :—

> " Some very pressing affairs at home have necessitated my presence at home. I think, I shall be able to attend round about the 10th of June, 1964. Could you, therefore, please grant me leave till 10-6-64.

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

NAWABZADA ALI MUHAMMAD KHAN KHAKWANI

Secretary : The following letter has been received from Nawabzada Ali Muhammad Khan Khakwani, M.P.A. : -

> " Due to unavoidable circumstances I failed to attend the Assembly Session from 18-3-64 ta 10-4-64. It is, therefore, requested that I may be granted leave for my absence mentioned above."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MASTER KHAN GUL

Secretary : The following letter has been received from Master Khan Gul, M.P.A. :—

> ایک ضروری کام کی وجہ سے میں ۱-۶-۶۴ کو اسمبلی کے اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکوں گا - مہربانی کر کے ایک دن کی رخصت عنایت فرماویں -

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MIR HAMAL KHAN

Secretary : The following letter has been received from Mir Hamal Khan, M P.A. :—

> " My wife is seriously ill, therefore, I cannot attdnd the Assembly, (Kindly) leave for to-day only may kindly be granted in my favour."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

BABU MUHAMMAD RAFIQUE

Secretary : The following letter has been received from Babu Muhammad Rafique, M.P.A. :—

> " Due to previous urgent engagement I would not be able to attend the forthcoming Session of Assembly on 30th May to 8th June, 1964. Therefore, I request for the leave of the above mentioned dates."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. AHMAD MIAN SOOMRO

Secretary : The following letter has been received from Mr. Ahmad Mian Soomro, M.P.A. :—

> " I request that I may kindly be granted leave of absence from the meeting of Standing Committee on Local Government which was held on 26th May, 1964 as I could not attend due to unavoidable circumstances."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

ORDINANCES

WEST PAKISTAN LAWS EXTENSION TO KARACHI) ORDINANE

Mr. Speaker : Now we will resume our discussion on the West Pakistan Laws (Extension to Karachi) Ordinance, 1964. Khawaja Muhammad Safdar to continue his speech.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱)۔جناب والا - میں اترسوں ایکٹ افیون کے متعلق اپنی گذارشات اس معزز ایوان کی خدمت میں پیش کر رہا تھا - میں نے اس روز یہ عرض کیا تھا کہ آج سے ۱۰۰ سال پرانا یہ قانون انگریز نے اپنی استعماریت اس ملک میں قائم رکھنے کے لئے بنایا تھا اس قانون سے اس کی کچھ اغراض وابستہ تھیں - اور آزادی کے بعد مجھے افسوس ہے کہ ہم نے اس قانون کو اپنی ضروریات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش نہیں کی - اٹھارہ سال کا طویل عرصہ ہم منشیات کی خرید و فروخت سے منافع حاصل کرنے میں اور اس ملک میں بسنے والوں کی صحت سے کھیلنے میں صرف کر چکے ہیں -

یہی وقت ہے کہ ہم اپنی پالیسی پر دوبارہ غور کریں - اور شہریوں کے ساتھ مذاق کرنا چھوڑ دیں - جناب والا - یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا - اور اسلام میں منشیات کے متعلق کیا کچھ کہا گیا ہے - تفصیلاً تو میں جناب علامہ رحمت اللہ ارشد سے درخواست کرونگا کہ وہ اس پر اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں - لیکن میں صرف یہ عرض کرونگا کہ ہر مسلمان اس بات سے بخوبی واقف ہے - کہ ہر قسم کی نشہ آور شئے اسلام نے ممنوع قرار دی ہے - تو کیا یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم اسلام کے اس حکم پر عمل کرنے کی سعی اور کوشش کریں - اس کے علاوہ ہمارا ملک ان ملکوں میں سے ہے - کہ جنہوں نے W. H. D. کی کنوینشن پر دستخط کئے ہوئے ہیں - اور تحریری طور پر یہ وعدہ کیا ہوا ہے - کہ ہم اپنے ملک میں منشیات کا استعمال بتدریج کم کرتے جائیں گے - اور جہاں تک افیون کا تعلق ہے - میری دانست میں غالباً ہم نے یہ وعدہ دوسرے ممالک کے ساتھ شامل ہو کر کیا ہوا ہے - کہ ہم اپنی پالیسی

کے ذریعے اور اپنے قوانین کے ذریعے ان کے استعمال میں دس فیصدی سالانہ کمی کرینگے - یہی نہیں کہ W. H. D. سے ہم نے ایک معاہدہ کیا ہوا ہے - بلکہ یہ کہ دنیا کی مہذب قومیں آج اپنے ملک میں اس قسم کی منشیات کے استعمال کو قانوناً ممنوع قرار دے چکی ہیں - ان تین چیزوں کو سمجھئے - اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا ملک بھی یقیناً مہذب ہے - ان تین چیزوں کو یعنی اسلامی احکام ہمارے معاہدے اور مہذب قوموں کا طرز طریق، سامنے رکھتے ہوئے میں پوچھتا ہوں - کہ کیا ہمارے لئے یہ لازمی نہیں ہے کہ بجائے اس کے کہ ہم اس فرسودہ اور نقصان رسان قانون کو اپنے اس صوبے کے ایک حصے پر نافذ کریں - جو کہ اس کے نفاذ کی دست برد سے آج تک بچا ہوا ہے - کیا یہ ضروری نہیں کہ ہم اس قانون کو اس طرح تبدیل کریں - اسکو اسطرح ڈھال دیں-کہ یہ نشہآور چیز اس ملک میں استعمال ہی نہ ہو- اور میں اس سلسلے میں یہ عرض کر رہا تھا - کہ ڈاکٹر صاحبان کی شاید یہ رائے ہو - بلکہ یقیناً یہ رائے ہوگی - کہ افیون کا نشہ کرنے والے یا تو اس نشے کو فوری طور پر چھوڑ نہیں سکتے - یا اگر چھوڑ دیں تو ان کی صحت کو مزید نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے -

میر محمد مراد خان جمالی-پوائنٹ آف آرڈر -

جناب عالی - رولز میں کچھ اس طرح تبدیلی کر دیں - کہ ہاؤس میں ایک تو تقریر کرنے والا ہو - اور دوسرے آپ ہی ہوں - کیونکہ ہاؤس میں اب بھی کورم نہیں ہے -

Mr. Speaker : The amendment of rubs is not within my competence. Anyhow, let there be a count. (count was taken) The House is not in quorum. Let the bells be rung (The bells were rung)

The House is in quorum, now. Yes, Khawaja Sahib.

خواجہ محمد صفدر-جناب والا - میں یہ عرض کر رہا تھا - اور میں نے اس معزز ایوان کے سامنے یہ تجویز رکھی تھی کہ ہم اس قسم کا قانون وضع کریں - جس کے ذریعے سے افیون کے استعمال کو قطعاً ممنوع قرار دے دیا جائے - اور

جو لوگ مجبور سمجھے جاتے ھیں ۔ انہیں تصدیق کرنے کے بعد راشن کارڈ پر افیون سپلائی کی جائے ۔ جس کی مقدار ھر سال کم کر دی جایا کرے ۔ اس طرح اس ملک میں نئے افیون کھانے والے پیدا نہیں ھوں گے ۔ اور جو عادی ھو چکے ھوں گے ۔ ان کی اصلاح افیون کا استعمال بتدریج کم کرنے سے یا اس مقصد کے لئے ھسپتال کھولنے سے ھو سکتی ھے ۔ اس کے ساتھ کراچی پر ایک دوسرا قانون بھی عائید کیا جا رھا ھے ۔ اس کا نام ھے ۔ "West Pakistan Prohibition of opium smoking of 1960" یہ قانون افیون کے مرکبات کو پینے (smoking) سے منع کرتا ھے ۔ حقیقت یہ ھے کہ چنڈو اور مدک وغیرہ اس زمرے میں آتے ھیں ۔ چنڈو اور مدک اور اس قسم کی دوسری چیزیں جو افیون سے تیار کی جاتی ھیں ۔ وہ دراصل افیون سے بھی زیادہ مضر اور نقصان رسان ھیں ۔ اس کے لئے صوبے کے مختلف حصوں میں پہلے کچھ قوانین رائج تھے ۔ لیکن ۱۹۶۰ء میں ایک آرڈیننس کے ذریعے ان کو consolidate کر دیا گیا ۔ اور اسے زیر بحث قانون کی شکل دے دی گئی ۔ اس میں شک نہیں ۔ کہ اس کے تحت چنڈو خانے چلانا چنڈو اور مدک فروخت کرنا یا کسی کو پلانا یا پینا بلکہ اس کے پینے کے اوزار پاس رکھنا بھی جرم ھے ۔ اور اس کی سزا ایک سال سے دو سال تک قید کی صورت میں اور ایک ھزار سے دو ھزار روپے تک جرمانے کی صورت اور بعض صورتوں میں دونوں سزائیں بیک وقت بھی دی جا سکتی ھیں ۔ یہ مفید قانون ھے ۔ ابھی میں یہ عرض کر رھا تھا ۔ کہ اس قسم کا قانون ھونا چاھئے ۔ کہ بجائے ان کے کہ ھم اس کے ٹھیکے نیلام کریں ۔ اس کا استعمال ھی ممنوع قرار دے دیں ۔ یہ قانون مفید ھے ۔ لیکن اس صورت میں اس صوبے پر ایک مشکل ھے ۔ اور وہ یہ کہ گورنمنٹ ملازمین خود ان چنڈو خانوں کی سرپرستی کرتے ھیں ۔ افیون کے ٹھیکے کی آمدنی تو سرکاری خزانے میں جاتی ھے ۔ لیکن چنڈو خانوں کی آمدنی مقامی تھانیداروں اور انسپکٹروں کی جیبوں میں جاتی ھے . . . . .

میں یہ دعوے سے کہہ سکتا ھوں کہ اس صوبہ میں ھر

شہر کی آبادی کو لے لیجئے ۔ اور اس کو ایک ہزار پر تقسیم کیجئے تو آپ کو ہر شہر کے مدک اور چنڈو خانوں کی تعداد مل جائیگی ۔ سیالکوٹ میں پونے دو لاکھ کی آبادی ہے لیکن بلا خوف تردید اس چیز کو کہا جا سکتا ہے کہ وہاں پونے دو سو چنڈو خانے ہوں گے اور اسی طرح لاہور کی آبادی اگر بیس لاکھ ہے تو یہاں دو ہزار سے کم نہ ہوں گے ۔ اگلے روز میرے ایک دوست جو کراچی سے تعلق رکھتے تھے اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے مجھے بتا رہے تھے کہ وہاں کم و بیش تین ہزار چنڈو خانے ہوں گے لیکن کتاب میں تو یہ لکھا ہے کہ یہ جرم ہے ۔ تو جناب والا ۔ یہ اس لئے کہ ہر تھانیدار اپنے علاقے میں اس چیز کو ذریعہ آمدنی تصور کرتا ہے ۔ ہفتہ وار وہ ان سے اپنا ٹیکس وصول کرتا ہے اور ایک دو روز چنڈو خانوں کے مالک نے ٹیکس نہیں ادا کیا تو چھاپہ ڈالا جاتا ہے ۔ ایک تو کارگذاری پڑ گئی اور پھر اس مالک کو آئندہ کے لئے سبق حاصل ہو گیا کہ اس نے وقت پر اپنا ٹیکس ادا کیوں نہیں کیا ۔ اس صورت حال سے مجھے یقین ہے کہ میرے وزرا صاحبان بخوبی واقف ہوں گے ۔ لیکن اس کے انسداد کے لئے کیا کیا گیا ہے ۔ محض کسی قانون کا اطلاق کسی جگہ کر دینا ہی کافی نہیں ہے ۔ ضروری یہ بات ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ اس قانون پر عمل نہیں ہو رہا تو اس سے بہتر ہے کہ اسے statute book سے ہٹا دیا جائے تاکہ لوگ آزادانہ طور پر اس طرح کھلے بندوں اس قانون کا مذاق تو نہ اڑائیں ۔ اس قانون کی تضحیک تو نہ کریں اور چند وہ لوگ جو صاحب اختیار ہیں وہ ناجائز طور پر اس قانون کو ذاتی منفعت کا ذریعہ تو نہ بنائیں۔ تو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس قانون کو اگر کراچی تک extend کرنا ہے تو ضرور کیجئے لیکن خدا را اس کو نفاذ دیجئے اس کو نافذ بھی کیجئے ۔ یہ چنڈو خانے بند بھی کرائیے ان پر احتساب بھی کیجئے اور اگر آپ یہ بھی نہیں کر سکتے تو پھر میں دوبارہ یہی عرض کرونگا کہ باقی صوبے کو بھی اس قانون کی زد سے نجات دیجئے تاکہ تھانیداروں کی جو کمائی کے ذریعے یہ چنڈو خانے بنے ہوئے ہیں ان کی بجائے وہی لوگ اپنا پیٹ پالیں جو اس ذلیل پیشے میں آ چکے ہیں ۔ پھر یہ ناجائز قسم کا ٹیکس ان پر ہماری

پولیس کیوں عائید کرے - پھر یہ گورنمنٹ بھی کیوں نہ افیون کی طرح اس ٹیکس کو وصول کر لیا کرے - اس لئے میں آپ کی وساطت سے معزز دوستوں کی خدمت میں یہ عرض کرونگا جو صوبے کے قانون کے محافظ ہیں جن کے ذمہ یہ بات آ چکی ہوئی ہے کہ وہ دیکھیں کہ یہ ضروری کام ہے آیا کہ قانون کا احترام ہو رہا ہے یا نہیں - وہ اس امر کی طرف توجہ فرمائیں اور وہ اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے پوری طرح سے کوشاں رہیں - مجھے ڈر ہے مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس مسئلے کی حد تک جو کہ زیر بحث ہے میرے یہ دوست اپنے فرائض ادا کرنے سے قاصر رہے ہیں - جناب والا - اب میں اس تیسرے قانون کا ذکر کرونگا جس کا نام vagrancy act ہے - یہ ایکٹ ۱۹۵۸ء میں اس صوبے میں نافذ ہوا اصلاح معاشرہ کے لئے جس قدر قوانین اس صوبے میں نافذ ہیں میری رائے میں ان میں سے ایک یہ ہے - اس سے مراد اور اس کی غرض و غائیت اور اس کی سکیم یہ ہے کہ اس صوبے میں سے بیکار لوگوں کو اس صوبے کے مفید افراد میں تبدیل کر دیا جائے - vagrancy یا بیکاری کی تعریف اس میں یہ کی گئی ہے کہ جو شخص بھیک مانگے یا اپنے جسم کے کسی حصے پر کسی قسم کی زخم کی نمائش کر کے بھیک طلب کرے یا مفلوج ہو کر اور اس طرح اپنے آپ کو ظلم کر کے بھیک طلب کرے یا ویسے پبلک میں مانگتا پھرے یا اس کے وسائل ایسے نہ ہوں جن میں کہ وہ گذر اوقات کر سکے - اس قسم کے لوگوں کے لئے اس قانون کے تحت اپاہج گھر اور welfare homes تجویز کئے گئے ہیں - وہاں ان کی دیکھ بھال ہوگی - وہاں ان کو کام کاج کرنا سکھایا جائے گا اور اگر وہ بیکار ہیں تو ان کے لئے معاش کا ذریعہ تلاش کیا جائے گا- باقاعدہ ان کی نگرانی ہوگی - گورنمنٹ ان پر اپنے سپرنٹنڈنٹ مقرر کرے گی اور ان کو اس صوبے کا مفید شہری بنانے کی پوری کوشش کی جائے گی - ظاہر ہے کہ اس قسم کا قانون ہمارے معاشرے کی موجودہ حالت کے پیش نظر اشد ضروری ہے اور اس کی مخالفت نہیں ہونی چاہئے اور نہ میں اس کی مخالفت کرنے

آج کھڑا ہوا ہوں لیکن میں ایک بات پوچھنی چاہتا ہوں کہ گذشتہ چھ سالوں میں اس صوبے میں اس قانون پر کہاں تک عمل ہوا ۔ کتنے اپاہج گھر یہاں بنائے گئے ۔ کتنے بیکاروں کو سڑکوں سے round up کر کے انہیں اپاہج گھروں میں رکھا گیا ہے ۔ کتنے مریض اور کتنے لاچار آدمیوں کے لئے بندوبست کیا گیا کتنے مجبور آدمیوں کیلئے کاروبار تلاش کیا گیا ۔ اس کا جواب میری رائے میں میری دانست میں نفی ہے ۔ اگر میرے محترم وزرا صاحبان میں سے کسی کے علم میں اس کے علاوہ ہو تو میں اپنے خیالات کی صحت کرنے کو تیار ہوں ۔ جہاں تک میری مختصر معلومات ہیں اس صوبے میں اس قانون کے تحت پرائیویٹ یتیم خانے ہیں لیکن اس قانون کے تحت جس کا کہ نفاذ آج ہم کراچی پر کرنا منظور کر رہے ہیں جس کو approve ہم کر رہے ہیں کوئی ویلفیر ہوم (قطع کلامی) میں اپنی صحت کر لیتا ہوں اگر جو کچھ میرے محترم دوست فرماتے ہیں وہ درست ہے لیکن میں پوچھتا ہوں کہ کیا ۴ کروڑ کی آبادی کے لئے ایک ویلفیرہوم کافی ہے ۔

Parliamentary Secretary : There is one in Lahore.

خواجہ محمد صفدر ۔ ہاں ڈسٹرکٹ جیل میرے دوست فرماتے ہیں وہ اسی غرض کے لئے استعمال ہو رہا ہے ۔ میر عبدالباقی بلوچ اور علامہ عبدالحق صاحب ان کو مفید انسان بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔

جناب والا ۔ اس قانون مین یہ بھی ہے کہ اگر سڑک پر کوئی بیکاری دکھائی دے تو بغیر وارنٹ کے پولیس آفیسر اس کو گرفتار کر سکتا ہے ۔ اس کو مجسٹریٹ کے سامنے پیش کر سکتا ہے ۔ اس کو ۳ مہینہ تک سزا دی جا سکتی ہے ۔ اس کو ویلفیئر ہوم میں داخل کیا جائے گا یہ اسی طرح کی کیفیت ہے لیکن کیا سڑکوں پر ہمارے سینکڑوں بھائی بھی مجبوری اور لاچاری کی وجہ سے یا بری عادات کی بناء پر بھیک مانگ رہے ہیں۔ ان کی اصلاح کے لئے کسی پولیس افسر نے کسی کو گرفتار کیا

ہے ؟ دراصل وہ گرفتار کر نہیں سکتا اس لئے یہاں اپاہج گھر یا ویلفیئر سٹیٹ نہیں ہے وہ کہاں لے جائیں ۔ پیشتر اس کے کہ آپ اس قانون کو سارے صوبہ پر نافذ کریں میری رائے میں یہ بہتر ہوگا کہ اسے ایک مخصوص علاقہ پر نافذ کر کے اپنے وسائل کے مطابق وہاں اپاہج گھر کا انتظام کیجئے ۔ مثال کے طور پر لاہور کو لے لیجئے ۔ بلکہ یہاں دو تین اپاہج گھر ہیں۔ یا کسی ریجن کو لیجئے یا ڈویژن کو لے لیجئے ۔ اگر آپ پورے صوبہ میں بیک وقت عمل درآمد نہیں کر سکتے تو پھر اس قانون اور اس مفید قانون کی تحقیق نہ کیجئے ۔ اس کا مذاق نہ اڑائیے ۔ اس کو اس طرح نافذ کیجئے کہ بتدریج جوں جوں آپ کے وسائل اور ذرائع میں اضافہ ہوتا جائے آپ اسے اور زیادہ رائج کیجئے کیونکہ اپاہج گھر آمدنی کا ذریعہ نہ ہوگا بلکہ گورنمنٹ کے ذرائع پر ایک بوجھ ہوگا ۔ اگرچہ ایک مد بڑھے گی ۔ اس لئے عمارت بنانی ہوگی ۔ عملہ رکھنا ہوگا ۔ کھانے پینے کا انتظام کرنا ہوگا دستکاری سکھانے کا انتظام کرنا ہوگا یا کسی کے علاج معالجے کا انتظام کرنا ہوگا ۔ یہ سب اخراجات کی مدیں ہوں گی یہ آمدن کی صورت نہ ہوگی ۔ اگر ہماری گورنمنٹ یہ خیال کرتی ہے کہ فوری طور پر اتنے وسیع و عریض پیمانے پر کام نہیں ہو سکتا تو شائد میں ان سے اتفاق کروں لیکن کسی جگہ پر کسی وقت کوئی کام تو شروع ہو ۔ اگر آج ہم ابتدا کر لیں تو ہو سکتا ہے دو سال یا تین سال یا پانچ سال کے بعد ہم اس چیز کو پا لیں جو ہماری مقصد منتہا ہے ۔ کہ اس صوبہ میں کوئی بیکاری نہ رہے ۔ سڑکوں پر بیکاری مانگنے والا نہ رہے لیکن جو مجبور اور لاچار لوگ ہیں ان کا گورنمنٹ انتظام کرے ۔ ہم دعوے کرتے ہیں کہ ہماری ویلفیئر سٹیٹ ہےمیرا خیال ہے ہمارے ہاں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں بھکاری ہیں ۔ صرف ایک ہی چیز کو لے لیجئے جس سے ثابت ہوتا کہ ہمارا دعوے غلط ہے ۔ انگلستان کا ایک ویلفیئر سٹیٹ ہے ۔ جہاں اگر غیر ملکی بھی چلا جائے اور وہاں کا شہری نہ ہو اور بیکار ہو جائے تو اس کو ہفتہ وار تقریباً اڑھائی پونڈ پنشن دی

جاتی ہے ۔ تاکہ وہ اپنے کھانے پینے کا انتظام کر سکے اور بھوکا نہ رہے ۔ کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے خواہ وہ افریقہ کا باشندہ ہی ہو ۔ وہ وہاں اگر بیکار ہے وہ اپنا نام دفتر میں رجسٹرڈ کراتا ہے جب تک کام نہیں مل جاتا اس کو پنشن ملتی رہتی ہے۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔(قطع کلامی) ۔

مسٹر حمزہ۔ہمارے ہاں ۔ *x x x x x x x

Mr. Speaker : The member should with draw that remark and that remark is expenged from the proceedings of the Assembly.

خواجہ محمد صفدر۔محترم پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بار بار کسی کی تقریر میں مداخلت کر کے اس قسم کے ریمارکس provoke کرتے ہیں ورنہ کوئی ایسی بات نہیں ہے ۔

حاجی عبدالمجید جتوئی۔جناب والا ۔ کورم نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : Let there be a count (count was taken) The House is in quorum.

خواجہ محمد صفدر۔تو جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ قانون Vagrancy Act ایک مفید قانون ہے ۔ اس پر عمل کرائیے تاکہ اس صوبہ سے اس لعنت کو اٹھایا جا سکے ۔ اس کو دور کیا جا سکے ۔ اس کا ایک ہی طریقہ ہے جو میں نے ابھی ابھی اپنے دوستوں کے سامنے رکھا ہے وہ یہ ہے کہ بتدریج اس پر عمل کرانے کی کوشش کیجئے کیونکہ ایک دو چار نہیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں نہیں لاکھوں افراد اس صوبہ میں بیکاری کا پیشہ اختیار کئے ہوئے ہیں ۔ بعض مفلسی کی بناء پر بعض اسے مفید ذریعہ آمدنی سمجھ کر اور بعض لوگ وہ ہیں جنہوں نے خود یہ پیشہ اختیار نہیں کیا ہوا ہے ۔ لیکن انہوں نے اس قسم کے لوگوں کو حاصل کر لیا ہوا ہے ۔ مثال کے طور پر جناب والا ۔ آپ کو شائد معلوم ہے کہ گجرات میں شاہدولہ بڑے بزرگ گذرے ہیں ۔ ان کی خانقاہ پر بچے

*Expunged as ordered by the Mr. Speaker,

جنہیں چوھے کہتے ھیں نذرانے کے طور پر چڑھائے جاتے ھیں ۔ اس خانقاہ پر اوقاف نے قبضہ کر لیا ھے اوقاف ڈیپارٹمنٹ نے شاھدولہ کی عمارت اور آمدن پر قبضہ کر لیا ھے لیکن شاھدولہ کے جو چوھے کہلاتے ھیں ان کو ان لوگوں کے حوالے کر دیا ھے ۔ جو پہلے ھی بھیک منگوایا کرتے ھیں ۔ وہ اب بھی بھیک مانگتے ھیں اور ان کو شہر بشہر گلی گلی لئے پھرتے ھیں اور ان سے بھیک منگواتے ھیں ۔ اس قانون کے تحت یہ بھی جرم ھے اوقاف ڈیپارٹمنٹ نے ان کے لئے کچھ نہیں کیا ھے ۔ چاھئیے تو یہ تھا کہ ان deform بچوں کو اسی خانقاہ میں رکھا جاتا اور ان کے لئے انتظام کیا جاتا ۔ اس قانون کے تحت کچھ نہیں کیا گیا ھے اسی طرح بعض لوگ ایسے ھیں اور ھمارے ھاں اکثر اغوا کی وار داتیں ھوتی رھتی ھیں بلکہ کئی صورتوں میں جیسا کہ اخبارات سے پتہ چلتا ھے کہ ایسی بات پر منتج ھوتی ھیں کہ بچوں کے ھاتھ پاؤں توڑ دیئے جاتے ھیں اس کو deformed کر کے اس سے بھیک منگوائی جاتی ھے ۔ یہ انتہائی قبیح قسم کا ظلم عظیم ھے ۔ لیکن اس قانون کے تحت ان لوگوں کی گرفت کی جائے ۔ سزائیں دی جائیں شائد یہ لوگ اس قسم کے ذرائع آمدنی کو ترک کر دیں ۔ اور بچوں کے اغوا کے سلسلے میں بھی یہاں وار داتیں کچھ کم ھو جائیں ۔ لیکن افسوس سے مجھے کہنا پڑتا ھے کہ یہ چیزیں ھماری آنکھوں کے سامنے ھر وقت ھو رھی ھیں ان میں اضافہ ھو رھا ھے اور ھم اس کے متعلق کچھ بھی نہیں کرتے ۔ تو ان حالات میں جناب والا ۔ میں اس ایوان سے درخواست کروں گا ۔ کہ جہاں تک اوپیم ایکٹ کا تعلق ھے اس کو سرے سے مسترد کر دینا چاھئے یہ فرسودہ اور بیکار ھی نہیں positively نقصان رسان قانون کی ھمیں ضرورت نہیں ۔ اس کے عوض جناب وزیر قانون صاحب ایک مفید قانون لائیں جو کہ اس ملک ۔ صوبہ اور معاشرہ کو بہتر بنا سکے ۔

جناب والا ۔ جہاں تک اوپیم سموکنگ کے متعلق گذارشات کی ھیں میں جانتا ھوں وہ ایک prohibitive قانون ایسا قانون ھونا چاھئے بلکہ اس سے سخت تر قانون ھونا چاھئے لیکن اس کے ساتھ ساتھ عمل بھی ھونا چاھئے ۔ تھانے داروں کو کھلی چھٹی نہیں ھونی چاھئے کہ وہ اس کو ذریعہ آمدنی بنائیں ۔ اس لئے دوسرے قانون کی

بھی مخالفت کرتا ہوں ۔ یا اس پر عمل کیجئے یا اس کو statute book سے ہٹا دیجئے ۔

جناب والا ۔ تیسرا قانون Vagrancy Act ہے ۔ میں اس کو مفید سمجھتا ہوں اور مفید سمجھتے ہوئے بھی اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اتنا یہ مفید قانون ناکارہ ہو چکا ہے .....

لہذا ان کا یہ مطالبہ کہ اسے کراچی پر بھی لاگو کیا جائے۔ مناسب نہیں ۔ کیونکہ کراچی میں بھی اس کا مذاق اڑے گا ۔ اس لئے میں ان الفاظ کے ساتھ اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

میاں عبداللطیف (شیخوپورہ ۔ ۱)۔جناب صدر ۔ پیشتر اس کے کہ میں اس list کی طرف جناب کی توجہ دلاؤں جو اس آرڈیننس کے ذریعے کراچی پر لاگو کی جا رہی ہے ۔ میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ جس طریقے سے ان قوانین کو کراچی میں نافذ کیا جا رہا ہے ۔ وہ ہمارے دستور اور قانون کے خلاف ہے ۔ میری مراد یہ ہے ۔ کہ اس غرض کیلئے آرڈیننس کا نفاذ نہ صرف غیر ضروری ہے ۔ بلکہ قانون کی صریح خلاف ورزی ہے ۔

ہماری طرف سے جناب کی خدمت میں پہلے بھی بار بار یہ گذارش کی گئی ہے کہ قانون اور دستور گورنر صاحب کو یہ اختیار ضرور دیتا ہے کہ مخصوص حالات میں ۔ شدید ضرورت کے تحت اور کسی Emergency کے وقت وہ ایک آدھ آرڈیننس نافذ کر لیں ۔ لیکن یہ اختیار کہیں نہیں کہ وہ غیر ضروری حالات میں ۔ غیر مخصوص حالات اور کسی Emergency کے بغیر بھی یہ ذریعہ اختیار کریں ۔

جناب ملاحظہ فرمائیں کہ کراچی پر ان قوانین اور کچھ اور بھی جو باقی ہیں کو extend کرنے کی ضرورت اس وقت پیدا ہوئی جب کراچی کو اس صوبہ میں شامل کیا گیا تھا ۔ یعنی جب اس کا merger عمل میں آیا ۔ یہ merger ۱۹۶۱ء عمل میں آیا تھا ۔ اس کے بعد فوری طور پر ضرورت اس بات کی تھی کہ صوبے کے تمام قوانین

وہاں بھی لاگو کر دئے جائیں ۔ مگر ۱۹۶۱ء سے لے کر ۲۱ مئی ۱۹۶۴ء تک اس ضرورت کی شدت کو محسوس نہ کیا گیا ۔ اور نہ ہی اس کی کوئی Emergency سمجھی گئی ۔ تو میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں اور نہایت ادب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ۲۱ مئی کو صوبے کو کون سی ضرورت لا حق ہو گئی تھی ۔ اور جب کہ فوری طور پر اسمبلی بھی یہاں assemble ہونے والی تھی ۔ کہ چند دن پہلے ایک extraordinary قانون کے ذریعے ۔ اور اس آرڈیننس کے ذریعے ان Laws کو extend کیا گیا ۔

دوسرے جناب ۔ ملاحظہ فرمائیں کہ گورنر صاحب نے اس آرڈیننس کی منظوری ۲۱ مئی کو راولپنڈی کے مقام پر عطا فرمائی ۔ ہماری گورنمنٹ نے اس آرڈیننس کو ۲۵ تاریخ کے گزٹ میں شائع کیا ۔

میر محمد مراد خان جمالی۔جناب والا ۔ خان پیر محمد خان صاحب کی یہ خواہش تھی کہ کورم کے معاملے کو point out نہ کیا جائے ۔ لیکن جب ممبر درجنوں کے حساب سے ہاؤس سے غائب ہوں تو میرا فرض ہے کہ میں آپ کو اس کے متعلق بتاؤں ۔ تو جناب عرض یہ ہے کہ ہاؤس میں کورم پھر ٹوٹ چکا ہے ۔

Mr. Speaker : Let there be a count (Count was taken) The House is not in quorum ; let the bells be rung. (Bells were rung).

(After five minutes)

Let the names be recorded The doors should be closed.

(At this stage some members entered the House) The House is in quorum now.

میر محمد مراد خان جمالی۔On a point of Information Sir ۔ میرا خیال ہے کہ کورم کی گھنٹی سرکاری ممبران کے لئے اپنی کشش کھو چکی ہے ۔ اس لئے ان کے لئے ڈگڈگی کا بندوبست ہونا چاہئے ۔ تاکہ وہ جلدی حاضر ہو جایا کریں ۔ (قہقہہ)

میاں عبداللطیف۔جناب میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس میں کوئی کلام نہیں کہ گورنر صاحب کو خاص حالات میں آرڈیننس جاری

کرنے کا اختیار ہے ۔ لیکن عام حالات میں جب کوئی Emergency نہ ہو ۔ اور کوئی جلدی نہ ہو ۔ تو ان کو آرڈیننس جاری کرنے کا کوئی اختیار نہیں ۔

اگر عام حالت میں ضرورت کے بغیر اس دفعہ ۹۷ کا سہارا لیا جائے ۔ تو میں یہ کہوں گا کہ اس دستور کی توہین ہے ۔ جس کی تابعداری کے لئے وزراء نے حلف اٹھایا ہے ۔

وزیر قانون۔میاں صاحب ہم تو یہ ہسٹری سن سن کر تنگ آ گئے ہیں ۔

میاں عبداللطیف۔وزیر قانون صاحب کی Suggestion سے میں سمجھتا ہوں کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ صد بار چلاؤ ۔ ہزار بار چلاؤ ہم کو ہماری قسم یاد دلاؤ ہم تو نہیں کریں گے اور جس آئین کا حلف اٹھایا ہے اس کی بار بار توہین کریں گے تمہارے منانے سے نہیں مانیں گے ۔ اگر یہی بات ہے تو یہ آئین کی توہین ہے ۔ اس ہاؤس کی توہین ہے اور اس حلف کی توہین ہے جو آئین کو بلند کرنے کے لئے اٹھایا تھا ۔ یہی نہیں بلکہ وہ ایک بہت بری مثال آنے والی نسلوں کے لئے کتابوں میں چھپا کر چھوڑ جائیں گے ۔ وہ شخص جو ایک بہت بڑا اجل وکیل ہو اور قانون کے محکمہ کا وزیر ہو اگر وہ اس ہٹ دھرمی پر اصرار کرے اور violate کرے تو یہ اچھی بات نہیں ۔ آپوزیشن کتنے ادب اور خلوص کے ساتھ اس دستاویز کی نشان دھی کرے ۔ حلف کی نشان دھی کرے مگر وہ ماننے کو تیار نہیں ۔ اب اس پر ہم افسوس نہ کریں تو کیا کریں ۔ ہمیں تو شرم آتی ہے ۔ حیا آتی ہے ۔ مگر یہ محسوس نہیں کرتے ۔ اس کا علاج یہ ہے کہ ہماری تقریریں نہیں ۔ ہماری نشان دھی نہیں ۔ ہم اتنے ممبر نہیں ۔ کہ تقریروں سے انہیں قائل کر سکیں ۔ دوسری طرف ان کی پارٹی ایسی پوزیشن میں ہے کہ جو چاہے کر سکتی ہے ۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ہاؤس کا وقار نہیں بلکہ اس پارٹی کا وقار ہے ۔ اور وہ on trial ہے ۔ اگر یہ پارٹی اپنا وقار اونچا رکھنا

چاہتی ہے ۔ تو ان کا فرض ہے کہ اس گورنمنٹ کو بتائے کہ ایک حد ہے جس کے آگے گورنمنٹ کو بڑھنے نہیں دیا جاتا ۔ اور وہ یہ حد ہے کہ بار بار عام حالات میں آرڈیننس کی سخت مخالفت کی جائے گی ۔ کسی وقت انسان میں ایک Virtue ہوتا ہے ۔ ایسے حالات کے خلاف بغاوت کرے ۔ یہ کمزوری نہیں ۔ یہ بغاوت نہیں وہ ملک کی حکومت ہے اگر آپ کسی وقت کر لیں ۔ ہیئر۔ہیئر ۔

مجھے یاد آیا ہے کہ ۱۹۴۵ء کا ذکر ہے جب آئی این اے کا ٹرائل لال قلعہ دہلی میں ہوا اس میں چند نوجوانوں کے خلاف بغاوت کا الزام تھا ۔ ان کے وکیل مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی تھے ۔ انہوں نے دو دن صرف اس بحث کے لئے صرف کئے تھے کہ عدالت کو بتایا جائے اور قائل کیا جائے کہ ایک حد کے بعد ایک شہری کا فرض ہے ۔ کہ کسی غلط کاری کے خلاف بغاوت کرے ۔ اس کی عزت نفس کا یہ تقاضا ہے کہ وہ اس کے خلاف بغاوت کرے ۔ میں اس لئے نہایت ادب کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ اس بگڑی ہوئی گورنمنٹ کے ساتھ آپ بغاوت کریں اگر آپ نے زندہ رہنا ہے ۔ ورنہ آپ کے اوپر آرڈیننس کے ذریعہ سے ہی راج کیا جائے گا ۔

اب میں جناب کی توجہ دو تین قوانین کی طرف دلانا چاہتا ہوں ۔ یہاں ۴۲ قوانین ہیں ان میں سے اختصار کی غرض سے صرف تین کے متعلق توجہ دلاتا ہوں ۔ بورڈ آف ریونیو ایکٹ ۱۹۵۷ء اس لسٹ پر نمبر ۲ پر ہے ۔ میں اس بات کا قائل ہوں کہ اگر قانون مفید ہے ۔ قانون مکمل ہے اور اس میں خامیاں نہیں ۔ قابل عمل ہے تو اس کو اسی طرح سے کسی علاقہ میں extend کر دیا جائے ۔ اگر جناب کو یہ اطمینان ہو جائے ۔ کہ یہ قانون نامکمل ہے ۔ اس میں بے حد خامیاں ہیں تو بجائے اس کے کہ اس کو من و عن وہاں apply کر دیا جائے یا extend کر دیا جائے ۔ اس کی درستی کی جائے amend کیا جائے اس کے بعد اسے ایک فقرہ کے ساتھ لاگو کر دیا جائے ۔ اگر یہ تسلی ہو جائے ۔ کہ یہ قابل عمل نہیں ۔ یہ اس میں بے شمار نقائص ہیں ۔ قابل عمل نہیں ۔ تو میں یہ عرض کروں گا ۔ کہ کیا یہ کسی حکیم نے کہا ہے کہ وزیر قانون صاحب

کی صحت کے لئے یہ مفید ہو گا ۔ آپ اسے کیوں extend کرتے ہیں ۔ اس کے نتائج کی طرف توجہ کیوں نہیں دیتے ۔

اب میں چند ایک موٹے موٹے نقائص پیش کرتا ہوں جو وزیر صاحب کی فوری توجہ کے مستحق ہیں ۔ یہ jurisprudence کا موٹا اصول ہے ۔ جس سے کوئی انحراف نہیں کر سکتا کہ انصاف دونوں فریقوں کو سن کر کیا جائے ۔ محض مستغیث کے کہنے سے گھر بیٹھے ہوئے ملزم کو سزا نہیں دی جائے گی محض اپیل کرنے والے کی اپیل پر Respondent کو گھر بیٹھے ہی Condemn نہیں کیا جائے گا ۔ نگرانی کرنے والے سائل کی محض نگرانی کو پڑھ کر اور سن کر Respondent کو طلب کئے بغیر کوئی حکم اس کے خلاف صادر نہیں کیا جائے گا ۔ یہی بنیادی اصول ہے ۔ یہی پنچایت کا اصول ہے یہی سوال کورٹس اور ریونیو کورٹس کا اصول ہے ۔ اس سے رو گردانی نہیں کر سکتے ۔ اگر آپ کا یہ قانون ہے کہ دوسرے فریق کو طلب کئے بغیر سنے بغیر فیصلہ کر دو اور کہو کہ یہ قانون شافی ہے درست ہے ۔ کیونکہ یہاں عجیب قسم کا قانون موجود ہے کہ دوسرے فریق کو طلب کئے بغیر سنے بغیر مقدمہ کا فیصلہ کر دو ۔

Section 7 (2) of the Board of Revenue Act, 1957, says :—

> "Any person considering himself aggreived by an order made or a decree passed by a Member, in such class of cases as may be specified in the rules framed under Section 9 of this Act, may apply to the Baord of Revenue of such order or decree, and if the full Board considers that there are sufficient reasons for doing so, it may revise that order or decree and pass such further order as it may think fit after hearing the applicant."

یہ کہیں گے کہ اس کا مطلب پارٹیز نہیں ہے ۔ اس کے بعد دفعہ ۸ ہے وہ رویژن کے متعلق ہے اس میں لکھا ہے ۔

".....The Board may, after giving notice to the parties affected there by and after hearing them, pass such decree or order as the circumstances of the case require."

گویا اس کے مصنف یہ جانتے تھے کہ نوٹس بھی دینا ہوتا ہے اس کو سننا بھی ہوتا ہے جب رویژن کے تحت یہ enjoin کرتے ہیں اور Clearly lay کرتے ہیں کہ فریق مخالف طلب کیا جائے گا اسے موقع دیا جائے گا اس کو سنا جائے گا لیکن رویژن کے باب میں فرماتے ہیں only applicant ۔ کیا اس سے شدید اور زیادہ بے انصافی نہیں ہو سکتی ۔ یا میں یہ کہوں کہ اس سے کوئی بڑی غلطی بھی ہو سکتی ہے ۔ یہ الگ بات ہے ہمارے بورڈ نے آج تک کوئی غلطی نہیں کی اپنی صوابدید سے فریق ثانی کو بلا کر ہی فیصلہ کرتے ہیں ۔ لیکن آپ کا قانون کیا کہتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ غلطی ہو گئی ہے لیکن آپ اعتراف نہیں کریں گے ورنہ ان کو تسلیم کرنا چاہئے کہ ہم سے غلطی ہو گئی ہے ہم درستی کریں گے اور جلدی کریں گے ۔ اس کے بعد بورڈ آف ریونیو بنایا گیا تھا کہ ریونیو cases کے سلسلہ میں سپریم کورٹ کی حیثیت رکھتا ہے ۔ قانونی الجھنوں ۔ قانونی سقم اور انتہائی اونچی پالیسی کے معاملہ میں جب بورڈ کے ممبر فیصلہ کر لیں تو اس کے بعد فل بورڈ بھی توجہ دے اور پھر انفرادی طور پر بورڈ کے ممبر اور دوسرے مال کے افسران اس فیصلہ کو سپریم کورٹ کا فیصلہ تصور کریں اور قانون کی حیثیت دیتے ہوئے صوبہ کی پالیسی کو چلائیں ۔ لیکن دفعہ ۷ کی ضمن (۲) میں یہ ہے ۔

"Provided teat no revision shall lie to the full Board against an order made or a decree passed by a Member in exercise of the revisional Jurisdiction."

جناب والا ۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ Revenue cases دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جن کا ریونیو افسر فیصلہ کریں اور دوسرے وہ جن کا فیضلہ ریونیو کورٹس کریں ۔ ریونیو کورٹس Tenancy Act کے تحت آتی ہیں اور ریونیو افسر Land Revenue Act کے تابع آتے ہیں ۔

اور Revision میں اگر کوئی ممبر فیصلہ کرتا ہے وہ کتنا ہی اہم ہو اور اس سے کتنے ہی دورس نتائج نکلتے ہوں اس کے بعد وہ Case Full Board میں نہیں جائیگا ۔ ریونیو آفیسر نے اور

ممبر بورڈ آف ریونیو نے اگر کسی Case کا فیصلہ کر دیا اگر آپس میں ایک دوسرے سے اختلاف ہے تو وہ Case Full Board میں نہیں جا سکتا ۔ اس کی میں مثال پیش کرتا ہوں کہ ایک بیوہ اپنی زمین کو کسی کے نام ہبہ کرتی ہے اور ممبر ریونیو بورڈ نے فیصلہ کیا کہ وہ ہبہ نہیں کر سکتی اور ہبہ کرنے کی مجاز نہیں تو یہ ہبہ Void ہے قانونی معاملہ ہے اور اس کا یوں فیصلہ ہو گیا دو سال کے بعد ہمارے دوسرے بورڈ آف ریونیو نے فیصلہ کر دیا کہ نہیں یہ Void نہیں Voidable ہے آج آج یہ پوزیشن ہے ہماری قانونی کتابوں میں دونوں فیصلے موجود ہیں ایک ممبر نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ باطل ہے یا Void ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ نہیں Void نہیں ہے Voidable ہے ۔ تو جب دونوں میں تضاد ہے تو میں اپنے محترم لاء منسٹر صاحب سے پوچھتا ہوں کہ کیا ایسے حالات میں Full Board کو exclude کیا جائے کہ وہ اپنی Final Considered opinion دے اور رہبری کرے ممبران بورڈ کی بھی کہ آپ کی اس میں کیا رائے ہونی چاہئے ۔ اگر ممبران کے آپس میں اختلاف ہے تو آپ بھی تسلیم کرسکتے ہیں کہ نچلی عدالتیں اگر ایک کو مانیں تو بھی ٹھیک ہے اور دوسرے کو مانیں تو بھی ٹھیک ہے ۔ کرپشن کے دروازے کھلیں گے اگر ایک پارٹی بااثر ہے تو وہ اپنے حق میں فیصلہ کروا لیتی ہے اور اگر دوسری پارٹی بااثر ہے تو وہ اپنے حق میں فیصلہ کروا لیتی ہے ۔

Mr. Speaker : Is not the latest Ruling prevailing ?

میاں عبداللطیف۔۔یہ جناب لازمی نہیں ہے کہ اس فیصلے میں انہوں نے پہلے فیصلے کو Cancel نہیں کیا لیکن ہمارا قانون کہتا ہے کہ Full Board اس کی سماعت نہیں کر سکتا ۔ نمبرداری کے مقدمات بھی بڑی اہم چیز ہیں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نمبردار کیسے طے کیا جائے ۔ ایک ممبر نے فیصلہ کیا کہ اگر مہاجرین میں بھی کوئی سابقہ نمبردار ہے تو اس کو فوری طور پر اس بناء پر نمبردار کیا جائے گا کہ وہ سابقہ نمبرداری چھوڑ کر آیا ہے ۔ دوسرا ممبر کہتا ہے نہیں ایک چیز ہے یہ Consider

کریں گے اگر ایسے مہاجر گاؤں میں لوکل آدمی بھی مناسب مل جائے تو ہم اس کو Appoint کر دیں گے - یہ رائے بھی اثر رکھتی ہے - اور وہ بھی اثر رکھتی ہے - اور Considered opinion اور Final opinion دینے کے لئے Full Board میں ہم نہیں جا سکتے - اگر ریونیو Cases ریونیو کورٹ کے ہی Full Board میں بھیجنا ہوں تو ریونیو آفیسر کے Cases تو بے شمار ہیں - وراثتوں کے معاملے ہیں انتقالات ہبہ رہن اور بیع کے معاملات تقسیم اراضیات کے معاملے نمبرداریوں کے معاملے وہ بھی آپ نے Extend کر دیا ہے - آج یہ ایک نئی الجھن آ رہی ہے - ہم نے اس ہاؤس میں ۱۹۶۲ء میں ایک قانون پاس کیا تھا کہ بیوگان کی حین حیاتی جائداد کو ختم کر دیا جاتا ہے اس جائداد کو شریعت کے مطابق حصہ داروں اور حق داروں میں تقسیم کر دیا جائے لیکن اب ایک اور الجھن پیدا ہو گئی ہے ایک کلاس کہتا ہے کہ یہ قانون مہاجرین کی جائداد پر لاگو نہیں ہو سکتا اور اس لئے وہ جائداد اسی نمبردار کی رہے گی اس کے مرنے کے بعد اس کے ورثاء کو جائے گی اور اس کے وجوہات دئے ہیں ایک دوسرا کلاس یہ کہتا ہے کہ نہیں وہ پراونشل لیجسلیچر کی Jurisdiction میں ہے یہ قانون وہاں بھی لاگو ہو گا دونوں کے دلائل اسکے چلے آرہے ہیں اور کمشنر کے لیول تک Files پہنچ چکے ہیں لیکن ایک بورڈ کے ممبر کے پاس اگر دونوں ختم ہو جائیں گے اور آئندہ Full Board میں نہیں جائیں گے جب تک کے ہمارے لاء منسٹر صاحب توجہ نہیں کریں گے یہ معاملات یوں ہی چلتے رہیں گے ضرورت ہے کہ جس طرح سے سپریم کورٹ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اس کے پاس درخواست کر دی جائے اور بتایا جائے کہ فلاں Case میں ایک ہم نکتہ ہے اور جس کا قانونی فیصلہ مطلوب ہے تو اگر ہائی کورٹ اجازت نہیں دیتا تو سپریم کورٹ اجازت دیکر اس کا فیصلہ کراسکتا ہے میں جناب لاء منسٹر صاحب کی خدمت میں گذارش کرونگا کہ ایسے حالات میں اسکے بھی Suitable امنڈمنٹ کی ضرورت ہے - تاکہ اس کے نقائص رفع ہو سکیں آخر آپ کو Jurisdiction فل بورڈ کو دینا ہے کہ وہ فیصلہ کر دے یا سننے کے لائق ہو یا آپ اس ممبر کو اجازت دیں کہ وہ سرٹیفکیٹ

دے تو یہ معاملہ ایسا ہے کہ اس کو فل بورڈ سنے اس طرح فل بورڈ کو Exclude کرکے نقصان ہوتا ہے ۔

Minister of Law : You are objecting to how many cases ? Khawaja Sahib objected to three.

میاں عبداللطیف۔۔اس کے بعد دو اور ہیں ۔ Vagrancy کے متعلق میں نے اپنی گذارشات لکھی تھیں لیکن چونکہ ہمارے لیڈر صاحب نے بہت کچھ اس سلسلے میں فرما دیا ہے تو اس کو میں Eliminate کئے دیتا ہوں ان حالات میں جناب میری مودبانہ گذارش ہے کہ یہ جو میری گذارشات ہیں ان پر عمل تو نہیں کریں گے یہ آپ کی مرضی ہے اور اس قانون کو واپس بھی نہیں لیں گے یہ بھی آپ کی مرضی ہے لیکن میری گذارشات کو نوٹ کر لیں اور اپنے گھر جا کر اس پر غور کریں یا لا ڈیپارٹمنٹ سے کہیں کہ وہ ان کو اس کے متعلق رائے دے ۔ تو پھر آپ کو چاہئے کہ اس کو ترمیم کردیں اس سے لوگوں کو مشکلات ہیں لوگوں کی مشکلات بڑھتی جارہی ہیں میں جناب اب ریونیو بورڈ کے متعلق اپنی گذارشات ختم کرتا ہوں ۔ جناب Usurious Loans Act 'Relief of Indebtedness Act یہ چیز ہمارے سوشل Problems کو Deal کرتی ہیں جناب ایک وقت تھا کہ جن دنوں سرسکندر مرحوم کی یہاں منسٹری تھی اور وہ وزیراعظم تھے ان دنوں یہ پرابلم پنجاب میں تھی کہ لوگوں کی زمینداریاں بہت Acute تھیں لوگوں کی جائدادیں سود درسود میں کھینچی چلی جاتی تھیں اور قارض عجیب عجیب طریقوں اور ناقابل فہم طریقوں سے اپنے مقروض سے بیشمار فائدے حاصل کر رہے تھے ان دنوں یہ سوچا گیا کہ قانون کے ذریعہ ان پر قیود عائد کی جائیں تا کہ قارض اپنے مقروض کو مکمل تباہ وبرباد اور فنا نہ کر ڈالیں یہ بالکل صحیح تھا لیکن پاکستان بننے کے بعد آج بھی ہمارا دستور کہتا ہے کہ قوانین جتنا جلد ہو سکے اسلام کے مطابق ہوں قرآن و سنت کے مطابق ہوں لیکن ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان قوانین کو جو کراچی میں توسیع کی جارہی ہے تو اس نظریے کے مطابق نہیں کہ ہمارا قرآن کیا کہتا ہے

ہماری سنت کیا کہتی ہے ایک طرف قارض کو یہ اجازت ہے کہ ساڑھے بارہ فیصدی سود حاصل کرے اس کی ڈگری حاصل کرے اس کا اجرا کروائے ایک طرف آپ ان کو ڈگری دے کر سود وصول کرواتے ہیں دوسری طرف قرآن یہ کہتا ہے کہ کسی آدمی کے مرجانے کے بعد اس کا ورثہ تقسیم نہیں ہو گا جب تک اس کا قرضہ ادا نہ کر دیا جائے ۔

یعنی آپس کے لین دین کے متعلق خداوند تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے ۔ کہ اس کی وراثت تقسیم مت کرو ۔ یہ تقسیم نہیں ہو سکتی ۔ جب تک اس کا قرضہ ادا نہ ہو جائے ۔ اس میں اس کا مکان اور زمین بھی شامل ہے ۔ اس کی منقولہ جائیداد اور سامان بھی شامل ہے ۔ اسی سلسلے میں یہ عرض ہے ۔ کہ اگر کوئی آدمی سود نہیں لیتا ۔ اتفاقاً آ کر اپنے دوست وٹو صاحب سے یہ کہتا ہے ۔ کہ مجھے ایک ہزار روپے کی ضرورت ہے میرا لڑکا پڑھنے کے لئے گیا ہوا ہے اور اس کو روپے کی ضرورت ہے خدا کے لئے مجھے روپیہ دیجئے ۔ میں آپ کو جلد واپس کر دونگا اور انہوں نے از راہ کرم اسے ایک ہزار روپیہ دے دیا ۔ وہ خرچ ہو گیا ۔ اس کے بعد دو تین مرتبہ مانگا ۔ نہیں ملا ۔ سوا تین سال گذر گئے ۔ اس کے بعد وہ عدالت میں گئے انہوں نے کہا کہ تین سال گذر گئے ہیں اس لئے ہم دعویٰ نہیں سنتے ہیں اور اگر ڈگری لے بھی لی تو پھر اجرا کی کوشش کی ۔ مکان کی طرف گئے تو محفوظ ہے زمین کی طرف گئے ۔ اور وہ بارہ کے ہے ۔ تو وہ بھی محفوظ ہے ۔ گائے اور بھینس کی طرف گئے ۔ تو وہ بھی محفوظ ہیں ۔ ایک طرف تو ہم سود کی ڈگری اور اجرا کرواتے ہیں ۔ ایک honest lender ہے ۔ لیکن قانون اس روپے کی وصولی کے لئے اس کی کوئی مدد نہیں کرتا ۔ اس میں دو تضاد ہیں ۔ تیسری طرف ہم یہ پابندی عائد کرتے ہیں ۔ اور ایسے حالات پیدا کرتے ہیں کہ لوگ مجبور ہو جاتے ہیں ۔ ان حالات میں بھی سودی قرضہ لینے پر اور سود بھی کتنا آپ نے تو ساڑھے بارہ فیصدی کی حد بندی مقرر کر رکھی ہے ۔ لیکن میرے ذاتی علم میں ہے ۔ آپ کے ذاتی علم میں ہے ۔ اس ہاؤس

کے بعض ممبران اس سے واقف ہیں ۔ کہ لوگ سو روپے دے کر دس روپے ماہوار سود وصول کرتے ہیں ۔

Mr. Speaker: Is it not six per cent ?

میاں عبداللطیف۔قانون یہ کہتا ہے ۔ کہ secured پر چھ فیصد اور unsecured پر بارہ فیصد سالانہ لیکن عملی طور پر پوزیشن یہ ہے ۔ کہ بغیر تجویز کے آ کر روپے لیتے ہیں ۔ جو سو یا دو سو روپے سے زیادہ نہیں ہوتے ۔ جس پر دس روپے ماہوار فیصد سود وصول کیا جاتا ہے ۔ لیکن اس طرف توجہ نہیں دی گئی ۔ کہ آخر یہ لوگ کیوں اتنا سود لیتے ہیں ۔ اور جب سو روپے پر ایک سو بیس روپے سالانہ سود دینا پڑتا ہے ۔ تو یہ لوگ یہ قرضہ لیتے ہی کیوں ہیں ۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ گورنمنٹ کی ایجنسیوں سے، انجمن ہائے امداد باہمی سے یا تقاوی کے محکموں سے روپیہ بآسانی مہیا نہیں ہو سکتا ۔ ان کی شرائط اس قدر سخت اور کڑی ہیں ۔ کہ وہاں سے روپیہ لینا کسی نواب گورمانی کا ہی کام ہے ۔ عام حالات میں اوسط درجے کے پڑھے لکھے لوگوں کو وہاں سے روپیہ نہیں ملتا ہے ۔ اور اگر ملتا ہے ۔ تو وہاں بھی بعض لوگ بیٹھے ہیں ۔ جو اپنا pound of flesh پہلے ہی نکال لیتے ہیں ۔ وہ روپیہ دینے سے پہلے pound of flesh مانگتے ہیں ۔ اگر روپیہ ملنے کے بعد مانگیں ۔ کہ بھئی تمہیں دو سو روپیہ مل گیا ہے ۔ ہمیں بھی کچھ دے دو تو بھی کوئی بات ہوئی ۔ درخواست دیتے وقت، پٹواری سے لکھواتے وقت واصل باقی نویس کے پاس درج کراتے وقت پھر افسر مال صاحب کے پاس پیش کرواتے وقت، اتنی فیس کون ادا کر سکتا ہے ۔ کہ وہاں سے تقاوی حاصل کرے ۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ لوگوں کی ضروریات موجودہ حالت میں بند نہیں کر سکتے ۔ لیکن انہیں بآسانی قرضہ نہیں مل سکتا ۔ آپ اگر اسے بند کر دیں آپ کی یہ رعایا ۔ آپ کی یہ غریب رعایا ایک سو بیس روپے فیصد سالانہ سود دینے سے بچ جائے گی ۔ اس سلسلے میں میری یہ گذارش ہے ۔ کہ ان قوانین کو از سر نو اس نظر سے دیکھا جائے ۔ کہ آیا ہم آپس میں لین دین قرآن اور

سنت کے مطابق کر رہے ھیں - اور ھمارے قوانین قرآن اور سنت کے مطابق ھیں یا نہیں - اس کے بعد جو قانون بھی بنے - وہ بشمول کراچی سارے صوبے پر لاگو کیا جائے - ھمیں اس سے خوشی ھوگی - کہ اگر وہ قانون قرآن اور سنت کے مطابق آئے گا - تو میں آپ کو یقین دلاتا ھوں - کہ اس طرف کے بیٹھنے والے آپ کے ساتھ پورا تعاون کریں گے - ان مختصر معروضات کے ساتھ میں یہ گذارش کرونگا - کہ اس آرڈیننس کو موجودہ صورت میں نامنظور کیا جائے - اور حکومت سے استدعا کی جائے - اس آرڈیننس کو قرآن اور سنت کی روشنی میں پرکھ کر بہتر صورت میں پیش کر کے ھی اسے سارے صوبے پر عائد کیا جائے - کیونکہ موجودہ صورت میں یہ آرڈیننس رد کرنے کے قابل ھے -

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود)—جناب صدر - آرڈیننس زیر بحث کے ذریعے نمبر ۴۲ قوانین جو کہ مغربی پاکستان کے باقی حصے میں پہلے سے رائج ھیں - کو کراچی ڈسٹرکٹ میں لاگو کیا گیا ھے - صوبہ مغربی پاکستان میں کراچی کے شمول کے بعد اس امر کی ضرورت محسوس ھوئی کہ کراچی اور مغربی پاکستان کے صوبے میں نافذالعمل قوانین میں یکسانیت پیدا کی جائے - اور اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے موجودہ آرڈیننس جاری کیا گیا ھے - اصولی طور پر اس بات سے اختلاف نہیں کیا جا سکتا - کہ ایک ملک میں جہاں تک ممکن ھو - ایک ھی قسم کے قوانین ھونے چاھئیں - ملک کے مختلف علاقوں میں مختلف قوانین کا نفاذ پسندیدہ نہیں ھوتا - میں ان قوانین پر کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاھتا - صرف اتنا ھی عرض کرونگا - کہ یہ تمام قوانین ایسے ھیں . . . . .

(اس مرحلے پر مسٹر سینیئر ڈپٹی سپیکر کرسئی صدارت پر جلوہ افروز ھوئے)

جو اس وقت کراچی کے سوا باقی سارے صوبے میں رائج ھیں - اور انہیں رائج الوقت قوانین ھونے کی بناء پر یہ سمجھا جا سکتا ھے - کہ یہ ضروری ھیں - اور ان سے کراچی کو بھی

استفادہ کرنے کا حق ہے ۔ معزز قائد حزب اختلاف نے فرمایا تھا کہ انہوں نے اپنی ستائیس سالہ پارلیمانی زندگی میں ایسا کوئی مسودہ قانون پیش ہوتے نہیں دیکھا ۔ جن کے ذریعے اکٹھے اتنے قوانین میں ترامیم کی گئی ہوں ۔ یہ درست ہوگا ۔ اور میں ان کے اس بیان کی صداقت کو چیلنج نہیں کرتا ۔ مگر نمبر ۴۲ قوانین کو ایک مسودہ قانون کے ذریعے پاس کرنے سے وقت اور روپے کے صرف میں بڑی کفایت ہوئی ہے ۔ جناب صدر ۔ میں ان سے یہ گذارش کرونگا ۔ کہ انہوں نے موجودہ دور کے اور بھی کئی چیزیں اپنی گذشتہ پارلیمانی زندگی میں نہیں دیکھیں ۔ وہ از راہ کرم تعصب کی پٹی آنکھوں سے اتاریں ۔ اور انہیں بھی دیکھنے کی کوشش کریں . . . . .

میر محمد مراد خان جمالی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب والا ۔ گذارش ہے ۔ کہ اگر حزب اقتدار کے ممبران آپوزیشن والوں کی تقاریر نہیں سنتے ہیں ۔ تو کم از کم ایسے ممبروں کی تقریریں تو سننے کے لئے بیٹھیں ۔ کیونکہ اس وقت ہاؤس میں کورم نہیں ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Let there be a count (count was taken) — There is no quorum in the House. Let the bells be rung. (Bells were rung).

The House is in quorum. The member may resume his speech.

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) ۔ صاحب صدر ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ دیکھنے والے کے لئے موجودہ دور میں بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو اس سے پہلے سیاسی زندگی میں اس کے دیکھنے میں نہیں آئی ہونگی ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ سیاسی رشوت کے بغیر اگر تعصب کی پٹی آنکھوں سے اتار دیں تو ان کو بہت سی چیزیں موجودہ دور میں اچھی نظر آئیں گی ۔ انہوں نے کب سیاسی رشوت کے بغیر کسی گورنمنٹ کو چلتے دیکھا ۔ روٹ پرمٹ اور امپورٹ لائسنسوں کے باوجود حکومتیں شب و روز گرتی رہا کرتی تھیں ۔ اور سال میں دو تین

دفعہ حکومتیں بدلا کرتی تھیں ۔ انھوں نے کسی گورنمنٹ کو اپنے مخالفین سے اتنی رواداری بھی برتتے نہیں دیکھا ہوگا ۔

Khawaja Muhammad Safdar : Question !

پارلیمنٹری سیکرٹری۔انھوں نے زرعی اور صنعتی ترقی اور دوسری ترقی کی بھی یہ رفتار کبھی پہلے نہ دیکھی ہوگی ۔

Khawaja Muhammad Safdar : Question !

پارلیمنٹری سیکرڈ ی انھوں نے اتنے منصفانہ ایلیکشن بھی نہیں دیکھے ہوں گے ۔

Khawaja Munammad Safdar : Excellent. Question ; A big question.

پارلیمنٹری سیکرٹری۔ان کو یاد ہوگا کہ پرانے زمانے میں مردے ووٹ دینے آیا کرتے تھے ۔ اب صرف زندہ ووٹ ڈالتے ہیں ۔ اور مردوں کو ووٹ دینے کے وقت قبروں سے نکلنے نہیں دیا جاتا ۔ ان کو یاد ہوگا کہ پولنگ شروع ہونے سے پہلے مردے پولنگ بکسوں کو ووٹوں سے بھر دیا کرتے تھے ۔

خواجہ محمد صفدر۔۴۲ آرڈیننسوں میں سے یہ کون سے آرڈیننس کے متعلق بحث کر رہے ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری۔میں بحث کر رہا ہوں کہ خواجہ صاحب نے فرمایا تھا . . . . . (قطع کلامی)

Mr. Senior Deputy Speaker : He has been anwering the speeches made on the other side ; he is meeting those points. It is by way of introduction. Yes Chaudhri Sahib, please go on with your speech.

خواجہ محمد صفدر۔دو تقریریں ہوئی ہیں جناب ۔

پارلیمنٹری سیکرڈری۔ان کے علاقائی بہبود کے منصوبے آپ نے لاہور میں بنتے دیکھے ہوں گے ۔ کہ اگر کسی علاقے

کو پگڑی کی ضرورت ہے تو اس کو جوتا مل گیا ہوگا اور اگر کسی کو ٹوپی کی ضرورت ہے تو اس کو دھوتی مل گئی ہوگی۔ انہوں نے پہلے یہ بھی کبھی نہ دیکھا ہوگا کہ علاقے کے لوگوں کے لئے علاقائی ضرورت کے منصوبے تیار ہوئے ہوں اور گورنمنٹ نے ان کے مطابق عمل درآمد کیا ہو۔ آپ نے ہر بل میں چھوٹی موٹی ترمیم کے نیچے حزب اختلاف کے معزز ممبروں کے نام پہلے نہیں دیکھے ہوں گے۔

Khawaja Muhammad Safdar : This is a credit to us. We are working hard

پارلیمنٹری سیکرٹری۔آپ زیادہ تر بلوں کو جلدی پاس ہونے کے لئے یا ان کو روکنے کے لئے کہتے ہیں۔

مسٹر افتخار احمد خان۔ان کو خدمت خلق کا تمغہ دینا چاہئے۔

پارلیمنٹری سیکرٹری۔مگر صاحب صدر۔ میں کن سے کہہ رہا ہوں۔ ان خدا کے بندوں کے لئے دلیل بے معنی ہے کیونکہ ہر نادان پر کلام نرم و نازک بے اثر والی بات ہے۔ جناب صدر۔ بیالیس ترمیمی قوانین کو اکٹھا لا کر حزب مخالف پر احسان کیا گیا ہے ورنہ اگر ان کو علیحدہ علیحدہ بولنا پڑتا تو ہر ایک قانون پر ارشادات گرامی میں تفاوت ہونا یقینی تھا۔ اگر ضرورت کے مطابق اختیارات کم رکھے ہوں تو یہ فرماتے ہیں کہ یہ قانون کو بے اثر بنانے کے لئے ہے۔ اور اگر اختیارات زیادہ ہوں تو فرمایا جاتا ہے کہ صاحب یہ پولیٹیکل victimisation کے لئے یا افسروں کو رشوت دلانے کے لئے ایسا کیا جاتا ہے۔ ان کو ہزار سمجھاؤ۔ دلائل دو کہ خدا کے بندو گورنمنٹ کا پروگرام سیاسی مخالفین کو تنگ کرنا نہیں ہے مگر وہ قائل ہونے کے باوجود قائل ہونے سے انکار کرتے ہیں ان کا رویہ بالکل ان محترمہ کی طرح ہے جنہوں نے دلیل کے جواب میں یہ فرمایا تھا کہ میں سمجھتی ہوں کہ یہ کبوتر تم میرے گھڑے میں رکھ رہے ہو۔ تو حضرات قوانین کی یک جہتی

کرنے کے لئے ان کی یکسانیت کے لئے میں صاحب سپیکر کی وساطت سے یہ گذارش کروں گا کہ ان کو پاس کیا جائے ۔

چودھری محمد ابراھیم۔میں مبارکباد پیش کرنی چاھتا ھوں ۔

یہ مسائل تصوف یہ تیرا بیان غالب
تجھے ھم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ھوتا

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر۔مسٹر عبدالرازق خان

مسٹر افتخار احمد خان پوائنٹ آف آرڈر۔صدر گرامی ۔ اتنی اچھی تقریر کے بعد کیوں ھمیں بد مزہ کرنے لگے ھیں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : This is no point of order.

مسٹر عبدالرازق خان (مردان ۔ ۳)۔جناب سپیکر ۔ جو آرڈیننس اس وقت زیر بحث ھے اس کا مقصد یہ ھے کہ ویسٹ پاکستان کے ان بیالیس قوانین کو جو کہ کراچی میں نافذ نہیں ھیں اور کیونکہ کراچی شہر ویسٹ پاکستان میں شامل نہیں تھا اس لئے ان قوانین کو کراچی میں extend کیا جائے ۔ جہانتک ان قوانین میں نقائص کا تعلق ھے یا ان قوانین میں ترامیم کرنے کا تعلق ھے یا ان قوانین پر اعتراضات کرنے کا تعلق ھے میں سمجھتا ھوں کہ اس معزز ایوان کے ھر ممبر کو حق ھے کہ جو اس کی سمجھ میں آئے وہ یہاں پر پیش کرے ۔ لیکن اس مرحلے پر جب صورت حال یہ ھے کہ جب قوانین کو extend کیا جا رھا ھے اور وہ extend ھو چکے ھیں اس آرڈیننس کے ذریعے اس وقت ھمارا کام صرف یہ ھے کہ یا ھم اس آرڈیننس کو پاس کریں یا اس کو رد کریں ۔ قانوناً اس میں کسی قسم کی ترمیم کرنے کی ھمیں اجازت نہیں ھے ۔ تو اگر کوئی یہ چاھتے ھوں تو بیشک ایسا کر لیں لیکن میں معزز ممبران آپوزیشن کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ اگر وہ سنجیدگی سے یہ چاھتے ھیں کہ وہ ان بیالیس قوانین میں ترامیم کرائیں جس سے ویسٹ پاکستان کو فائدہ پہنچے تو اس کا حل یہ نہیں ھے کہ

اس آرڈیننس پر تقریر کریں یا اس پر نکتہ چینی کریں لیکن ایک فائدہ ان کی تقریر سے ہو سکتا ہے کہ ان کے نقائص ہمیں معلوم ہو جائیں گے ۔ میں مانتا ہوں کہ لیڈر آف دی آپوزیشن اور دیگر معزز ممبران نے کافی محنت کی ہے کیونکہ وہ تقریریں کرنے سے پہلے وہ نہایت تیاری کرکے آتے ہیں اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جو آپوزیشن کوخوش آمدید کہتا ہوں انکی نکتہ چینی کو اچھی نگاہ سے دیکھتا ہوں کیونکہ اگر وہ نکتہ چینی نہ کریں اور حکومت کو ان کی غلطیاں نہ بتائیں تو یہ جمہوری حکومت صحیح طریقہ سے کام نہیں کر سکے گی ۔ تو میرا مشورہ یہ ہے کہ اگر وہ سنجیدگی سے یہ چاہتے ہیں کہ کوئی ترمیم قانون میں لائیں جس سے قوم کو فائدہ پہنچے تو ان کو چاہئیے کہ وہ قانون میں علیحدہ علیحدہ جس قسم کی ترمیم لانی چاہیں وہ اسی سیشن میں لا سکتے ہیں اور اس کو پیش کر سکتے ہیں ۔ جن کو وہ چاہتے ہیں یعنی ان کے نفاذ کو تو وہ اس قسم کے بل پیش کر سکتے ہیں اور ان پر بحث ہو سکتی ہے اور اگر وہ ایسی ترامیم اور ایسے Repeal Bills اس اسمبلی کے سامنے پیش کریں گے تو ہمارے محترم وزیر قانون نے پچھلے سیشن میں ثابت کر دیا تھا کہ وہ نہایت معقولیت کے ساتھ بلوں کو دیکھتے ہیں اور ہم بھی سوچیں گے اور اگر وہ ترامیم آئیں تو میں تسلی دلاتا ہوں کہ ہم ان کی ضرور حمایت کریں گے ۔

لیکن اس وقت اگر ان ۴۴ قوانین پر محض نقطہ چینی کے لئے محض آپوزیشن کی خاطر تقریریں کی جائیں تو میں سمجھتا ہوں اس میں تین چار دن لگ جائیں گے ۔ اور اس ایوان کے متعلق اس ایوان کے باہر کے لوگ جو رائے رکھتے ہیں ان کی رائے ہمارے متعلق جو ہے اور زیادہ اس میں پختگی آ جائے گی ۔ اور کوئی خاص فائدہ نہیں پہنچے گا ۔

میر محمد مراد خان جمالی ۔جناب والا ۔ رازق صاحب نے فرمایا ہے جو بھی ریپیل کے لئے اچھا بل لایا جائے حکومت اسے ماننے کے لئے تیار ہے ۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ اس ملک میں جوا ۔ شراب خوری نہیں ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Please resume your seat.

مسٹر جمزہ (لائل پور - ٦)۔۔۔جناب سپیکر - گورنمنٹ نے بہت ہی اچھا کیا ہے کہ ہنگامی قوانین کا پورا پلندا اس ایوان کے سامنے ایک بار ہی ایک آرڈیننس کے ذریعہ پیش کر دیا ہے - جناب وزیر قانون صاحب کو جناب سلطان محمود صاحب نے بجا طور مبارک باد دی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ یکسانیت کا بھوت ان کے دماغ پر سوار ہے - کیا ہی اچھا ہوتا کہ یکسانیت کے ساتھ انسانیت کی ان قدروں کا بھی خیال ہوتا جن کو ان کی حکومت ہی پائمال کر رہی ہے- حقیقت یہ ہے کہ انسداد رشوت ستانی کا قانون ۱۹٦۰ء میں بھی ویسا ہی تھا جیسا کہ آج ہے اور اس کے تحت کسی افسر کے خلاف یا سرکاری اہل کار کے خلاف کارروائی کرنا اسی قدر مشکل ہے جتنا کہ بگلا بھگت کو اسی طریقہ سے پکڑنا - پہلے کوئی اس کے سر پر موم رکھے وہ جب گرمی یا دھوپ سے پگل کر اس کی آنکھوں میں پڑ جائے - تو اسے پکڑ لیا جائے - حقیقت یہ ہے کہ رشوت ستانی کی افراط جو ہمارے ملک میں دوسری تمام چیزوں کے مقابلہ میں زیادہ ہے اور اس صورت حال میں اس قانون کے موجود اور ایسی ترمیمات کے ہوتے ہوئے کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوئی بلکہ اس میں اضافہ ہوا ہے -

جناب سپیکر - یہ قانون جیساکہ اس ہنگامی قانون میں دی گئی تعریف سے ظاہر ہے آج سے تقریباً چار سال پہلے نافذ کیا گیا تھا - اس وقت اسمبلیاں معرض وجود میں نہیں آئی تھیں - اس اسمبلی کے پہلے اجلاس میں بجٹ پیش کیا گیا تھا - جسے دو سال گذر گئے ہیں - پہلے اجلاس میں ہمارے اسی ایوان کے انتہائی معزز ممبر نے ملک میں پھیلی ہوئی رشوت ستانی کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا - ان کی تقریر کے حوالہ جات مختصراً آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں - اس کے بعد یہ بتانے کی کوشش کروں گا - کہ دو سال گذرنے کے باوجود

حالات درست نہیں ہوئے۔ کوئی خاطر خواہ تبدیلی رو نما نہیں ہوئی ۔ بلکہ حالات پہلے کی نسبت زیادہ بگڑ رہے ہیں ۔ صورت یہ ہے ۔ کہ ہم بیماری کا جس قدر علاج کرتے ہیں بیماری دن بدن زیادہ خطرناک ہوتی جا رہی ہے ۔ انہوں نے یہ فرمایا تھا ۔ اور اسی لہجہ میں فرمایا تھا کہ جو وہ اکثر اوقات استعمال کرتے ہیں ۔ اور اس پر اس قسم کا سمان طاری جو اکثر ان پر طاری ہو جایا کرتا ہے ۔ جس کے اثر کے تحت وہ اکثر رونے لگتے ہیں ۔ انہوں نے فرمایا تھا ۔

بلکہ میں ان ۵۰ مجاہدین کی توجہ اس چیز کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جو صوبہ مغربی پاکستان میں سب سے بڑا دشمن بن کر اسے دیمک کی طرح کھا رہا ہے جو ایک بہت بڑا خطرہ ہے ۔ ہمیں نہرو سے خطرہ نہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہماری فوجیں اس سے نبٹ لیں گی ۔ ہمیں افغانستان سے خطرہ نہیں کیونکہ ہماری فوجیں سینہ سپر ہیں لیکن وہ اندرونی خطرہ جس کا ہمیں زیادہ ڈر ہونا چاہئے وہ ہے ہمارے نظم و نسق اور ایڈمنسٹریشن کی تباہی ۔ جناب صدر ۔ لوگوں کا دفاتر اور عدالتوں پر سے اعتماد اٹھتا جا رہا ہے ۔ اب وہ یہ سمجھنے لگے ہیں ۔ کہ اس ملک میں انصاف رویے اور سفارش سے ملے گا ۔

آگے چل کر انہوں نے فرمایا ۔

جناب والا ۔ یہ ہمارے ملک کی بہت بڑی بد بختی ہے کہ عوام میں اس قسم کا رجحان پیدا ہو گیا ہے ۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ شفاعت اور سفارش سے ہم بہشت میں جائیں گے لیکن یہ غلط ہے کہ دنیا میں بھی ہم یہ سمجھیں کہ سفارش کے بغیر کوئی کام نہیں چلے گا ۔

آگے چل کر فرماتے ہیں ۔

جناب والا ۔ ہم نے سنا ہے ۔ واجد علی شاہ بہت عیش پسند حکمران تھے ۔ اللہ تعالی اگر اس کی روح کو اجازت دے اور وہ پنجاب کے ان چار ڈویژن میں آ کر بڑے بڑے افسران کا حال دیکھیں تو یقیناً وہ اللہ تعالی سے التجا کریں گے ۔ کہ باری تعالی میں تو خواہ مخواہ عیاشی کی وجہ سے بدنام ہو گیا ہوں ۔ حالانکہ میں ایک والی اور حکمران تھا لیکن یہ لوگ مجھ سے بھی بڑھے ہوئے ہیں ۔

آگے چل کر پھر فرماتے ہیں ۔

بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ دفتری اہل کار اپنے حاکم سے غلط کاغذ پر دستخط کرا لیتے ہیں اس کی مثالیں اتنی ہیں کہ اگر میں بیان کرنے لگوں تو اس معزز

ایوان کا بہت سا قیمتی وقت اس میں صرف ہو جائے گا بلکہ اس مضمون پر تو میں ایک کتاب لکھ سکتا ہوں جس کا عنوان یہ ہو گا۔

"دنیا نہ مانے کہ غلط ہے"

آگے چل کر انہوں نے فرمایا تھا۔

سب سے پہلے تو سروس ریکارڈ کا معاملہ ٹھیک کرنا ہے۔ ہماری آنکھوں کے سامنے سالہا سال سے جو ملازم رشوت لیتے چلے آئے ہیں۔ جب ان کا سروس ریکارڈ دیکھیں تو ان کے اعمالنامہ میں لکھا ہوا ہو گا کہ ایماندار ہے۔ کام تسلی بخش ہے۔

جو ہنگامی قانون ہمارے سامنے ہے۔ اس میں خاص طور پر گورنمنٹ کو اختیار دئے گئے ہیں کہ اگر کسی اہل کار کے بارے میں گورنمنٹ کو یہ تسلی ہو جائے کہ وہ بد دیانت ہے۔ اس کے پاس اس قدر جائداد ہے جسے وہ جائز ذرائع آمدنی سے حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ تو ان اختیار کے تحت اس کے خلاف اقدام کئے جا سکتے ہیں۔ اگر وہ اپنی جائداد کے متعلق غلط دے اسے سخت سزا دینے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

جناب سپیکر۔ میں اس ایوان کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ میں صرف دو references دوں گا۔ آگے چل کر انہوں نے فرمایا تھا۔

اس لئے جناب والا۔ میں کہتا ہوں کہ ہمارے میجسٹریٹ فرعون باسامان ہیں۔ کہنا تو میں نہیں چاہتا تھا۔ لیکن میں کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔

ہمارے میجسٹریٹ فرعون بے سامان نہیں بلکہ فرعون باسامان ہیں۔

آگے چل کر انہوں نے فرمایا تھا۔

میں عرض کروں گا کہ حکومت کو مجبور کر دو اور وزرا کو گلے سے پکڑ لو۔ یہ چیزیں نہیں ہونی چاہیں۔

یہ جناب ان کے تاثرات ۱۹۶۲ء میں تھے۔

جناب سپیکر ۔ اس ہنگامی قانون کو نافذ ہوئے اب چار سال گذر چکے ہیں ۔ اور اس اسمبلی کو بھی معرض وجود میں آئے دو سال ہی ہوئے ہیں ۔ اس کے بعد آج ہم اس قانون کو کراچی پر بھی لاگو کرنے لگے ہیں ۔ جناب عبدالرازق خان صاحب نے فرمایا کہ لوگوں کا ہمارے متعلق اچھا تاثر نہیں ۔ میں ان کی خدمت میں عرض کر دوں کہ وہ درست فرماتے ہیں ۔ تاثر کیسے اچھا ہو ۔ ہم یہاں ایسے قوانین پاس کرتے ہیں جن کا عملی زندگی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور نہ ہی یہ اس پر اثر انداز ہوتے ہیں ۔ وہ جانتے ہیں کہ ممبران ہمارے حالات کو دیکھتے ہوئے بھی اسمبلی میں ہماری صحیح نمائیندگی نہیں کرتے ۔ حقیقت یہ ہے کہ قانون ہماری نیتیں درست نہیں کر سکتے ۔ عوام الناس چیختے ہیں ۔ بجائے اس کے کہ اس چیخ و پکار کی وجوہات رفع کی جاتیں ۔

Haji Abdul Majid Jatoi : Sir, there is no quorum.

Mr. Senior Deputy Speaker : Let there be a count. (count was taken) The House is not in quorum. Let the bells be rung. (Bells were rung). The House is in quorum.

مسٹر حمزہ ۔ جناب صدر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا ۔ کہ باہر پبلک کے ایوان کے متعلق تاثرات اس لئے اچھے نہیں ہیں کہ وہ جانتے ہیں کہ یہ قوانین جو ہم یہاں وقتاً فوقتاً پاس کرتے رہے ہیں ۔ عملی زندگی میں ان سے کوئی صحت مند تبدیلی پیدا نہیں ہوئی ۔ اور ہمارے حکمران بجائے اس کے وہ عوام الناس کی چیخ و پکار سے متاثر ہو کر اس کی وجوہات رفع کرنے کی کوشش کرتے ۔ انہوں نے ان چیخ و پکار کو اپنے محلات تک پہنچنے سے روکنے کے لئے لاؤڈ سپیکر پر بھی پابندی لگا دی ہے ۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کی چیخ و پکار لاؤڈ سپیکر کے بغیر بھی انہیں نیند سے جگا سکتی ہے ۔ لیکن افسوس کہ جہاں

ضمیر ہی سویا ہوا ہو وہاں بہتری کی کیا امید ہو سکتی ہے ضمیر کے سونے کی وجہ ذاتی اغراض و مفادات ہیں - یہی وجہ ہے کہ ان کی چیخ و پکار انہیں نہ کبھی پہلے جگا سکی - اور اگر یہی صورت حال رہی تو آئندہ بھی نہ جگا سکے گی - لیکن یہ چیخ و پکار بڑھتی رہے گی -

جناب سپیکر — لوگ گورنمنٹ کو اندھا کہہ سکتے ہیں - لیکن آپ کو اس بات کا علم ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی شخص سے اس کی بصیرت چھینتے ہیں - تو اس کے کان زیادہ کام کرنے لگتے ہیں - اس کا حافظہ تیز تر ہو جاتا ہے - وہ ہر بات کے متعلق سوچتا اور اس پر زیادہ concentrate کرتا ہے - حزب اقتدار کے ممبران بھی ضرور میری تائید کرینگے - کہ ہماری گورنمنٹ صرف اندھی ہی نہیں بلکہ بہری بھی ہے - انہوں نے عوام کے اہم مسائل کے متعلق سوچ بچار چھوڑ رکھی ہے - ان پر ایک نشے کی صورت طاری ہے اور وہ نشہ ذاتی اغراض و اقتدار کا نشہ ہے - اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ ذاتی اغراض جتنی پوری ہوتی جائیں اتنی ہی بڑھتی رہتی ہیں - اور ان میں تیزی سے اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے - ان کی اغراض تو شیطان کی آنت کی طرح بڑھتی چلی جا رہی ہیں - اور یہ حقیقت ہے - کہ ایک دن شیطان بھی ان سے مار کھا جائیگا - ہماری حکومت رشوت ستانی کو روکنے کے لئے جو قوانین پاس کرتی ہے - وہ بالکل بیکار ہو کر رہ جائیں گے - جیسا کہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں -

جناب سپیکر — اگر حکومت کو واقعی اس امر کا احساس ہو کہ صورت حال اس قدر خطرناک ہے - کہ ہمیں اس قسم کے قوانین پاس کرنا از بس ضروری ہیں - تب تو ٹھیک ہے - لیکن موجودہ حالات کو تبدیل کرنا کوئی آسان کام نہیں - اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایک شخص نیک نیتی کے ساتھ برائی کے خلاف نبرد آزما ہو جائے - اگر وہ اسے کلیتاً ختم نہ کر سکے گا تو کم از کم اس میں اس قدر صحت مند تبدیلی ضرور پیدا کر سکے گا کہ اسے ایک خاص حد تک روک دے - بلکہ اس میں کافی حد تک کمی پیدا کر دے -

جناب سپیکر — ہم نے عملی طور پر دیکھا کہ ہمارے وزراء صاحبان یا ہمارے دیگر افسران جن کو اس قدر وسیع اختیارات دیئے جا رہے ہیں اگر ان کو اس چیز کا احساس ہو تو جب وہ دوروں پر جاتے اور عوام سے ملتے ہیں اگر وہ اس برائی کو ختم کرنا چاہتے تو لازمی طور پر وہ اپنے ماتحت افسران کے طریق کار - ان کے اٹھنے بیٹھنے اور ان کی عیاشانہ زندگی کو بھی دیکھ پاتے اور یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد وہ یقیناً ان کے خلاف سخت اقدام کرتے - لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کو ہم جیسے کمزور انسانوں کی تقریروں کا اور لوگوں سے ملنے جلنے کا پتہ چل سکتا ہے - لیکن اس چیز کا پتہ نہیں چلتا کہ ان کے ماتحت افسران نے ملک میں کیا اودھم مچایا ہوا ہے اور وہ کس طرح دونوں ہاتھوں سے قوم کو لوٹ رہے ہیں -

جناب سپیکر — اس ایوان میں ایک مبلغ صاحب ہیں - اور میں ان کو مبلغ (مبلغ) کہا کرتا ہوں وہ یہ نصیحت فرماتے تھے - کہ ہم محض نکتہ چینی کرتے ہیں اور عملی طور پر کچھ نہیں کرتے - چنانچہ میں آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ میں نے اپنے ضلع اور اپنی ڈویژن کے بہت سے افسران کے متعلق جو اس قانون کی زد میں آتے ہیں - ان کی غلط کاریوں - ان کی رشوت ستانی - ان کے زانی ہونے اور ان کی شرابخوری کے اطلاع پاکستان کے بڑے بڑے افسران تک پہنچائی - اور حقیقت یہ ہے کہ یہ میری ذاتی معلومات تھیں - یہی وجہ ہے - کہ کوئی ان کی تردید نہیں کر سکا لیکن ان بڑے بڑے افسران نے مجھے یہ بتایا کہ ہم کیا کر سکتے ہیں ؟ عام طور پر ایسی شکایات آنے پر ریکارڈ دیکھا جاتا ہے ان کا ریکارڈ بہت اچھا ہے - میں نے جب ایک افسر کے متعلق عرض کیا کہ وہ نہایت راشی ہے اور لائلپور میں تعیناتی کے دوران اسے تمام ضلع میں رشوت خور ہونے میں طرہ امتیاز حاصل تھا - وہاں کی بار ایسوسی ایشن نے اس کے خلاف ایک ریزولیشن بھی پاس کیا اور اعتراض کیا کہ اس کی عمر ۶۰ سال سے زائد ہونے کے باوجود اس کو ملازمت میں کیوں رکھا ہوا ہے - اس نے لائلپور میں تعیناتی کی وجہ سے

غلط اطلاع دے کر اپنے لڑکوں کے نام زیادہ اناج اگاؤ سکیم کے تحت الاٹ منٹ کرائی ہوئی تھی -

Mr. Senior Deputy Speaker : Hamza Sahib, are you speaking on the motion before the House?

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : He feels he is discussing the General Budget.

میں آرڈیننس نمبر ۱۰ پر بول رہا ہوں جس کے تحت افسران کو اختیارات دئیے گئے ہیں -

Mr. Hamza : The Prevention of Corruption (West Pakistan Amendment) ordinance, 1960, which says :—

> "5-B (1) When the Provincial Government on receipt of information and after making such enquiries as it may deem necessary, is satisfied that there is reason to believe that any public servant or any other person on his behalf is in possession of pecuniary resources or property disproportoniate to the known sources of income of such public servant it may, by order require such public servant to furnish ..... a statement of his property....."

میں عرض کر رہا تھا کہ اس آرڈیننس کی کراچی میں extension کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ ہم نے عملی طور پر دیکھا ہے کہ ہمارے علاقہ میں اس سے رشوت کم ہونے کی بجائے بڑھ گئی ہے - اس اس کو کراچی کے لئے extend نہ کیا جائے - میں نے ایسے افسران کی کئی زندہ مثالیں بھی دی ہیں -

میر محمد مراد خاں جمالی- پوائنٹ آف آرڈر — جناب سپیکر - اس ایوان میں اس وقت صوبہ مغربی پاکستان کے مفاد میں تقریریں ہو رہی ہیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ سرکاری ممبران ہاؤس سے غیر حاضر ہیں اور ہاؤس میں کورم نہیں -

Mr. Senior Deputy Speaker : Let there be a count (Count was taken). The House is not in quorum.

Let the bells be rung. (Bells were rung)

The House is in quorum. Mr. Hamza, may please resume his speech.

مسٹر حمزہ—میں صرف اس قدر عرض کر رہا ہوں کہ اس آرڈیننس کے ذریعے جو اختیارات دئیے گئے ہیں اگر کسی

سرکاری ملازم کے پاس جائز ذریعہ آمدنی سے زیادہ جائداد ہو تو اس کے خلاف کارروائی کی جا سکے گی ۔ اس کے خلاف مقدمہ دائر کر کے سزا دی جائیگی ۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جو اختیارات افسران کو دئے گئے ہیں آج تک قطعاً جائز طور پر استعمال نہیں ہوئے ۔ نتیجہ یہ ہوا ہے کہ مغربی پاکستان رشوت کے ایک طوفان میں لپٹا ہوا ہے ۔ اور اس طوفان کے ہوتے ہوئے اس قانون کو کراچی میں نافذ نہ کریں ۔ کیونکہ اس میں بنیادی نقائص ہیں ۔ اس سے خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہوگا ۔ آپ کو چاہئے کہ آپ ان کو رفع کریں ۔ میں نے ایسی کئی زندہ مثالیں پیش کی ہیں ۔ تاکہ آپ کو احساس ہو جائے کہ یہاں رشوت خوری بہت زیادہ ہے ۔ بعض کے لئے تو اشارہ ہی کافی ہوتا ہے اور بعض کو کھول کھول کر سمجھانا پڑتا ہے ۔ آپ مجھے اجازت دیں کہ میں ان کو سمجھانے کی کوشش کروں ۔

جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جب میں نے چیف سیکرٹری صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ بدنام رشوت خور افسر کے خلاف کوئی کارروائی کریں ۔ اس ضمن میں میں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس افسر کو اعلیٰ خدمات کے صلہ میں بطور انعام دو مربع زمین بھی دی گئی ہے ۔ میری گذارش کے جواب میں انہوں نے یہ کہا "حمزہ ان کا پچھلا ریکارڈ دیکھا ہے جو اچھا ہے ۔ ہم تو ریکارڈ کی بنیاد پر ہی کارروائی کر سکتے ہیں" ۔

میں حیران ہوں کہ جب افسران کی اتنی بڑی فوج موجود ہے ۔ اگر یہ دیانت داری سے اپنے فرائض کو ادا کریں تو یہ صورت حال پیدا نہیں ہو سکتی ۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اختیارات بد دیانت ہاتھوں میں دئے گئے ہیں جس سے بد دیانتی بڑھ رہی ہے ۔ اور رشوت ستانی عام ہو رہی ہے ۔ اور بڑے سے بڑا افسر اس میں مبتلا ہے ۔ جس افسر کی میں نے مثال پیش کی ہے وہ درجہ اول کا آفیسر تھا ۔

Admin & Editor

اب میں مبلغ صاحب کی تسلی کے لئے اپنے ہاں کے ایک پٹواری کی مثال پیش کرونگا جس کا مجھے ذاتی طور پر علم ہے ۔ حال ہی میں اس نے تیس پینتیس ہزار روپے کی مالیت کا مکان بنایا ہے ۔ اور ایک مربع زمین بھی خریدی ہے ۔ ہمارے علاقہ میں اتنی زمین کی قیمت اس وقت تقریباً ۔ ۵۰۰ روپیہ ہے ۔ میں یہ تسلیم کرونگا کہ ہمارے افسران میں دیانتدار افسران بھی ہیں ۔ ہمارے ہاں ایک ایس ۔ ڈی ۔ ایم صاحب تھے ۔ جن کو اب تبدیل کر دیا گیا ہے ۔ انہوں نے بذات خود اس پٹواری کے خلاف کارروائی شروع کی ۔ لیکن ان کے تبادلہ کے بعد ایک تحصیلدار صاحب جو بذات خود بھی بد دیانتی کے الزامات کی بناءپر معطل رہ چکے ہیں اس پٹواری کی محکمانہ تحقیقات کر رہے ہیں اگر آپ چور کو پکڑنے کے لئے کس چور کو متعین کریں گے تو آپ چوری کو ختم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے اور خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہو سکتے ۔ جو خود کانا ہوگا وہ دوسرے کے متعلق کیا کہہ سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ ایسے حالات کے ہوتے ہوئے اگر ہم عوام الناس کی نمائندگی کرتے وقت ان کی تکالیف کا خیال نہ رکھیں ہم حق نمائندگی ادا نہیں کر سکتے ۔ اس لئے جو قوانین ہم نے اکثریت کے بل بوتہ پر پاس کئے ہیں بیکار ہو گئے ہیں ۔ اس لئے میری گذارش ہے کہ آپ قانون پاس کرتے وقت قومی مفاد کو پیش نظر رکھیں ۔

جناب سپیکر ۔ یہ کہا جاتا ہے کہ ”جو کچھ حمزہ نے فرمایا ہے وہ ٹھیک ہے ۔ کیونکہ وہ privileged position میں ہیں۔ باقی کو تو ہاؤس میں privilege حاصل ہے مگر حمزہ صاحب کو اس سے باہر حاصل ہے ۔ اور میں ان کو سلام کرتا ہوں“ ۔

".....He can commit no offenee under the general exeeptions provided in the Penal Code."

Mr. Senior Deputy Speaker: I fear you are not relevant. You can only criticise the extension of this law to Karachi. But you cannot discuss that law as if it is before the House.

مسٹر حمزہ۔یہ سرٹیفکیٹ ملتا ہے کہ پاگل ہوں حقیقت یہ ہے کہ مجھے پاگل کہلانے سے چڑ نہیں مجھے خوشی ہے کہ میں پاگل ہوں بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت الفاظ وہ کہہ سکتے ہیں ۔ لیکن میں ان سے یہ کہتا ہوں کہ آپ تو عقلمندی کا ثبوت دیجئے اور وہ ثبوت مجھے نہ دیجئے اس قوم کو دیجئے اور آپ کی عقلمندی کا ثبوت اسی صورت میں مہیا ہو سکتا ہے جب آپ جو کچھ کہیں اس پر عمل کریں ۔

جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ میں مرغ باد نما نہیں ہوں ۔ میں نے اپنی وفا داریاں کسی خاص غرض سے نہیں بدلیں میں وہ شخص نہیں ہوں کہ جس نے ۱۹۳۶ء میں unionist پارٹی کے ٹکٹ سے مسلم لیگی امیدوار کا مقابلہ کیا ہو جناب سپیکر ۔ یہ باتیں میں اس لئے کہہ رہا ہوں آپ نے چودھری سلطان محمود صاحب کو موقع دیا تھا کہ وہ گورنمنٹ کے خلاف جو الزامات لگائے گئے ہیں ان کا جواب دیں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker: But you have had sufficient opportunity for making that point.

مسٹر حمزہ۔جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ میں نے آپ کے سامنے ایک ایک لفظ پڑھ کر سنایا ۔ حالات یہ ہیں کہ ملک میں رشوت ستانی پھیلی ہوئی ہے مگر قانون جو بنائے گئے وہ ملک سے رشوت ستانی کو دور کرنے کے لئے کافی ثابت نہیں ہوئے ۔ اس اظہار رائے پر کس نے جس کا میں نام لینا نہیں چاہتا کہا کہ میں پاگل ہوں اس لئے مجھے یہ حق دیا جائے کہ میں بتا سکوں کہ میں پاگل کیوں ہوں اور وہ عقلمند کیوں ہیں؟

Mr. Senior Deputy Speaker : That is not the motion before the House.

مسٹر حمزہ۔ایوان کے سامنے یہ قانون زیر بحث ہے کہ آیا ان قوانین کا یا اس قانون کا جس پر ہم خصوصیت سے بحث کر رہے ہیں کراچی پر اطلاق کیا جائے اس کی relevancy یہ ہے میری طرف سے توجیع یہ ہے کہ ان قوانین کے ہوتے ہوئے ملک میں جو حالات رونما ہوئے ہیں ان کے پیش نظر کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلیگا ۔ آپ مجھے پاگل کہتے ہیں تو کہیں ۔

Minister of Law : Sir, I don't think Section 84 of the Penal Code is before the House. The member is repeatedly saying "pagal, pagal"; Section 84 of the Penal Code is not before the House.

مسٹر حمزہ۔۔جناب سپیکر ۔ جناب وزیر قانون صاحب کو علم ہے کہ مجھے صرف اس بناء پر پاگل کہا گیا ہے ۔ کہ میں ملک میں جو صورت حال ہے اس کے بارےمیں جوکچھ محسوس کرتا ہوں اس ایوان میں اگر بیان کر دیتا ہوں ۔ جناب سپیکر ۔ جو لوگ Unionist پارٹی میں تھے میں ان کو بتانا چاہتا ہوں ۔ کہ وہ اس ایوان میں اور اس ایوان کے باہر پبلک کے سامنے .....

Mr. Senior Deputy Speaker : You have made up your point sufficiently.

مسٹر حمزہ۔۔جناب مجھے صرف ۵ منٹ دئے جائیں میں اس سے زیادہ وقت نہیں لوں گا ۔

سردار عنایت الرحمن خان عباسی۔۔پوائنٹ آف آرڈر قبل اس کے کہ یہ ایوان یہ فیصلہ کرے کہ کون پاگل ہے اور کون عقل مند ہے کیوں نہ میڈیکل Examination کرا لیا جائے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : That is no point of order.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر ۔ میں صرف ۵ منٹ میں عرض کروں گا ۔ کہ ایک Unionist کی حیثیت سے الیکشن لڑنے کے بعد جب مسلم لیگ حکومت بنی . . . . .

Mr. Senior Deputy Speaker : Mr. Hamza, I am sorry I fear I won't allow you to be so much irrelevant. You must come to the motion and give your views. I will give all the latitude inside the scope of the motion and not outside it.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ہماری گورنمنٹ ان تمام نقائص کی نشان دھی کے بعد جو افسروں میں پائے جاتے ھیں اور جن کے متعلق یہاں تقریروں کے ذریعہ آگاہ کیا جاتا ھے ۔ نقائص رفع کرنے کے بجائے ان افسران کی یہاں ایوان میں وکالت کرتی ھے ۔ اور ان کے خلاف کوئی عملی قدم نہیں اٹھاتی ۔ اگر ایسے حالات میں وہ شخص جو ضمیر فروش نہیں ھے اور حق گوئی سے کام لیتا ھے اسکو پاگل ھونے کا سرٹیفیکیٹ دیا جاتا ھے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Please don't repeat yourself. I again draw your attention to the rule of relevancy. If you have no other point to make, then allow others to speak.

Minister of Law : Sir, he has none. He wants to be ruled out.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر ۔ میں یہ سمجھتا ھوں کہ جس قانون کو گورنمنٹ کراچی پر لاگو کرنا چاھتی ھے ۔ ھماری گورنمنٹ کی چونکہ بذات خود نیت صاف نہیں ھے یہ محض قوانین پاس کر کے لوگوں سے واہ واہ کروانا چاھتی ھے اور صحیح معنوں میں ملک کے اندر جس تبدیلی کی ضرورت ھے لانا نہیں چاھتی بلکہ اس کے راستے میں رکاوٹیں پیدا کر رھی ھیں اور اسی لئے اس قسم کے ھیرا پھیری والے ھنگامی قوانین جاری کئے جا رھے ھیں ۔ جن سے کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ھو سکتا ان حالات کے پیش نظر یہ نہایت ھی نازیبا ھو گا ۔ اگر میں اس کی موافقت کروں ۔

نوابزادہ افتخار احمد خان–(جھنگ - ۱) - بل کی شکل میں لاتے - جب بھی کوئی آرڈیننس آتا تھا لوگ یہ اعتراض کرتے تھے - تو انہوں نے کہا - کہ یہ ایک ایک پر اعتراض کرتے ہیں - میں تو قانون کا کچھ جائز استعمال کر رہا تھا کہ ایک قانون کو ایک ہی آرڈیننس کے ذریعے نافذ کرتا تھا - لیجئے صاحب نمبر ۴۲ آرڈیننسوں کا نفاذ ایک آرڈیننس کے ذریعے سے کرتا ہوں - اب اس ترکیب کی اور اس ذہنیت کی داد نہ دیجئے - تو اور کیا کیجئے - لیکن صدر گرامی - خوشامد کے بھی بہت سے طریقے انسانیت نے ایجاد کئے ہیں - خوشامد کے بہت سے طریقے لوگوں نے ایجاد کئے ہیں - اور اس میں بڑی ریسرچ کی ہے - خوشامد کا ایک بہت بڑا فن ہے - اور ہمارے اس ملک میں تو یہ فن بام ثریا تک پہنچ چکا ہے - لیکن میں یہ عرض کروں گا - کہ قوم کے ساتھ اس ایوان کے ساتھ اور آئین سازی کے مقدس کام میں اس مقدس فرض کی انجام دہی میں یہ ذہن دخیل ہے - کہ اپنے حکمرانوں کو راہ راست سے بھٹکایا جائے اور ان کو غلط مشورے دئے جائیں - اور انہیں ایسی تجاویز اور ایسے ایسے راستے دکھائے جائیں - تو یہ کوئی اچھی قسم کی خوشامد نہیں ہے اس لئے میں ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا - کہ اس کو پیٹئے - انکو اس ملک کے دس کروڑ انسانوں کے جذبات کا کوئی احساس نہیں ہے - یہ بالکل درست ہے - کہ یہ انکی خدمات ان کی نکتہ چینیوں اور ان کی تنقید سے بالکل بالا تر ہیں - لیکن کیا آپ مجھے اجازت دیں گے - کہ میں اس ملک کے بین‌الاقوامی وقار کے نام پر ان سے اپیل کروں - اس ملک کی اس عزت اور اس بلندی کے نام پر اپیل کروں - جو اس ملک کو بین‌الاقوامی دنیا میں حاصل ہے - وہ ہمارے متعلق کیا پڑھتے ہوں گے - اور ان قوموں کا ہمارے متعلق کیا ردعمل ہو گا - ان قانون سازوں اور ان اخبار بینوں کا ہمارے متعلق کیا خیال ہو گا - جب وہ پڑھینگے - کہ اس صوبہ مغربی پاکستان میں ایک آرڈیننس کے ذریعے ۴۲ قوانین کا نفاذ کیا گیا ہے - ہم بین‌الاقوامی دنیا کے ایک ممبر ہیں - لوگ ہم سے یہ توقع رکھتے ہیں -

کہ ہم مہذب ہیں ۔ ہم مہذب دنیا میں جا کر بیٹھے ہیں ۔ اس مجلس مشاورت میں بیٹھے ہیں ۔ اور ہم دعویٰ کرتے ہیں ۔ ہم بھی ایک مہذب قوم ہیں ۔ لیکن کیا قانون سازی کے اس طریقے سے ہم اپنے آپ کو مہذب کہہ سکتے ہیں ۔ اور اپنی قوم کو مہذب کہلوا سکتے ہیں ۔ اس لئے کہ کل انہوں نے اپنے پٹارے میں سے کون سا نیا قانون نکالنا ہے ۔ اب یہ آخری چیز تو ہے نہیں ۔ ہو سکتا ہے کہ یہ بھی ہو جائے ۔ کہ اس آرڈیننس کو یہ ایوان نامنظور کر دے ۔ اور یہ Advise کر دیں ۔ کہ یہ منظور ہو گیا ہے ۔ کیونکہ انہوں نے اپنی کوئی حد تو مقرر ہی نہیں کی ہے ۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں ۔ کہ یہ میں اس تمام ایوان کی ترجمانی کر رہا ہوں ۔ ملک کے تمام رہنے والوں کے جذبات کی ترجمانی کر رہا ہوں ۔ جب میں یہ درد مندانہ درخواست کرتا ہوں ۔ کہ خدا کے لئے قانون سازی کے مقدس کام میں ایسی اختراعیں نہ کریں ۔

صدر محترم۔قانون ایک پودے کی طرح آہستہ آہستہ نشو و نما پاتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I think you have Completed your point.

نوابزادہ افتخار احمد خان۔اگر آپ چاہتے ہیں ۔ تو میں بیٹھ جاتا ہوں ۔ وگرنہ میں نے تو ابھی شروع بھی نہیں کیا ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : You can come to the next point.

نوابزادہ افتخار احمد خان۔صدر محترم ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا ۔ کہ قانون ایک پودے کی طرح آہستہ آہستہ بڑھا کرتا ہے ۔ معاشرے کو ، کسی ملک کو اور کسی جگہ کے لوگوں کو جہاں ضرورت پیدا ہوتی ہے ۔ جب کوئی ضرورت پیش آتی ہے ۔ اس کے لئے قانون بنائے جاتے ہیں ۔ اور اسی لئے وہی قانون اچھا ہوتا ہے ۔ جو معاشرے میں سے ابھر کر آئے ۔ وہ قانون

اچھا ہے - جس کی ضرورت قوم محسوس کرے اور اسکو دیکھئے - یہ کہاں کی قانون سازی ہے - کہ ۴۲ قوانین بلا ضرورت آپ کراچی شہر پر نافذ کر رہے ہیں -

صدر محترم—آخر یہ قوانین اور قوانین کی جگہ لے رہے ہوں گے - وہاں پہلے سے قوانین موجود ہیں - ان ۴۲ قوانین نے ان دوسرے ۴۲ قوانین کی جگہ لینی ہے - جو کراچی میں پہلے سے موجود ہیں -

Minister of Law : Point or order. It is an incorrect statement.

نوابزادہ افتخار احمد خان—صدر محترم - مجھے افسوس ہے - کہ وزیر قانون صاحب نے اسکی تردید کی ہے - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ آخر وہاں کوئی نہ کوئی قوانین ہیں - کہ جن کو منسوخ کر رہے ہیں - جن کی کچھ نہ کچھ ترامیم بھی کر رہے ہیں - اور یہ قوانین کراچی پر نافذ کر رہے ہیں - - - - -

Minister of Law : I again repudiate. That is not so.

نوابزادہ افتخار احمد خان—اگر یہ قوانین یا انکے متبادل وہاں پر موجود نہیں تھے - تو کیا کراچی میں ان مضامین کے جو ۴۲ مضامین آپ نے لکھے ہیں - وہاں اس قسم کے قوانین موجود ہی نہ تھے - وہاں کوئی قانون افیون نہ تھا کوئی قانون لینڈ ریونیو یا ٹرانسپورٹ کے متعلق نہ تھا جتنے قوانین آپ نے لکھے ہیں انکی جگہ لینے کے لئے اور جتنی ضروریات کہ ان قوانین کے ذریعے پوری کی جارہی ہیں - وہ وہاں پہلے موجود نہ تھے - میرے کہنے کا مطلب یہ ہے - کہ بیک جنبش قلم ان کو منسوخ کرنا اور بیک جنبش قلم ان کو رائج کرنا ہم کیسے تصور کر لیں کہ وہ قوانین بوسیدہ اور فرسودہ تھے - اور یہ قوانین اچھے ہیں - طریقہ کار تو یہ ہونا چاہئے تھا - کہ آپ ایک کمیشن بٹھاتے - اب ایک ممبر سے یہ توقع کی جائے - کہ وہ ۴۲ قوانین پر تبصرہ کرے ایسے ان ۴۲ قوانین کو دیکھنا ہو گا - ان ۴۲ قوانین پر کئے

گئے فیصلوں کو دیکھنا ہو گا۔ ان کی خرابیوں کو دیکھنا ہو گا۔ اور ان ۴۲، ۵۰، یا ۱۰ قوانین کو بھی دیکھنا ہو گا۔ جن کی جگہ ان قوانین نے لینی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ آپ ایک آرڈیننس لائیں۔ اور آپ یہ کیسے توقع کر سکتے ہیں۔ بلکہ آپ کو یہ توقع ہی نہیں ہوتی۔ اور نہ آپ یہ توقع کرتے ہیں۔ آپ تو یہ کہتے ہیں۔ کہ آپ نے آگے جا کر یہ کہنا ہے۔ کہ ۴۲ آرڈیننس ہوتے۔ ۴۲ قوانین ہوتے۔ ہم نے ایک ہی آرڈیننس کے ذریعے سارا کام کر دیا ہے۔ اس لئے اپنی کار گذاری دکھانے کے لئے آپ نے اس ایوان کو اس کے اختیارات سے محروم کیا ہے۔ دوسری خرابی یہ ہے کہ کوئی قانون قابل احترام اور قابل عمل نہیں ہوتا۔ جب تک کہ جن لوگوں پر اسے لاگو کرنا ہے۔ وہ اس کو سمجھ نہ سکیں اس لئے اس ایوان میں قوانین اس غرض سے پیش ہوتے ہیں۔ کہ جو قانون اس ایوان کے سامنے بل یا آرڈیننس کی شکل میں آئے۔ لوگ اسکو سمجھیں -----

لوگوں کو بتایا جائے کہ ان کے اوپر کیا قانون لاگو ہونا ہے۔ لوگوں کے ذہن کو لوگوں کے خیالات کو اس بات کے لئے تیار کیا جائے کہ فلاں قانون ان کے لئے آنا ہے۔ اگر یہ حق آپ اس ایوان سے چھینتے ہیں۔ عوام سے چھینتے ہیں۔ اخبارات سے چھینتے ہیں تو کونسا اخبار تنقید کر سکتا ہے ان بیالیس قوانین پر۔ کون سا مقرر تنقید کر سکتا ہے ان بیالیس قوانین پر۔ کیسے کراچی کے لوگوں کو معلوم ہو گا کہ ان بیالیس قوانین میں کیسی صورت حال ان کے لئے پیدا ہو گئی ہے۔ تو آپ خود لا قانونیت کو دعوت دے رہے ہیں۔ آپ لا قانونیت کے بانی ہیں۔ قانون سازی میں جمہوری طریقہ ایک لمبا طریقہ ہے۔ اس کے بڑے فوائد ہیں۔ تو اس لئے صدر گرامی۔ ان معروضات کے ساتھ میں ایک چیز کا اور اس میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔ میں نہیں چاہتا تھا۔ کہ پرانے ماضی کے واقعات کو اس ایوان کے سامنے دہراؤں لیکن جوش خطابت میں جوش تکلم میں اس طرف سے میرے کسی بھائی نے غیر متعلقہ طور پر یہ بات فرمائی اور موازنہ کیا اور تجزیہ کیا پرانی حکومتوں

گا - پرانے حکمرانوں کا اور ان کے طریقوں کا - اور انہوں نے ایک چیز کہی کہ پہلی حکومتیں بڑی جلدی جلدی ٹوٹا کرتی تھیں - آج حکومتیں اتنی مضبوط ہیں کہ ان کے ٹوٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - صدر محترم - حکومتوں کا ٹوٹنا - وزارتوں کا تبدیل ہونا یہ جمہوری حق ہے انسانوں کا اور ایک جمہوری ملک میں یہ سوسائٹی کی اس قوم کی زندگی کی نشانی ہے - اگر وزارتیں عوام کا اعتماد کھو چکی ہوں - اگر وزارتیں عوام کے نمائیندوں کا اعتماد کھو چکی ہوں - اور پھر ان کے توڑنے کے حق سے اس ایوان کو محروم کر دیا جائے تو کیا اس کا نام جمہوریت ہے ؟ کیا آپ اس کو جمہوریت سمجھتے ہیں - کہ وہ تمام راستے مسدود کر دئیے جائیں - اور یہ کہا جائے کہ ہم کرسی سے نہیں ہٹیں گے - کیا یہ اچھا طریق کار ہے - آپ آئین میں اس بات کی ترمیم لائیے کہ ہمیں ہٹایا نہیں جا سکتا - ہماری مدت وزارت کو ختم نہیں کیا جا سکتا - روز نت نئے طریقے سوچئیے کہ کس طرح ہم اپنی گدی بچا سکتے ہیں - کس طرح ہم اپنے دور اقتدار کی توسیع کر سکتے ہیں - کیا یہ ہے جمہوریت ؟ پھر آپ مذاق اڑاتے ہیں - آپ نے پچھلے سال کتنے روٹ پرمٹ دئیے - آج دیکھئیے پنڈی میں جا کر لاکھوں اور کروڑوں روپوں سے ووٹ خریدے جا رہے ہیں - کیا یہ جمہوریت ہے - شرم آنی چاہئیے آپ کو -

Mr. Senior Deputy Speaker : The word "Sharam" should be withdrawn.

مسٹر افتخار احمد خان—میں "شرم" کا لفظ واپس لیتا ہوں -

Minister of Law : * x x x x x x x x x

Mr. Senior Deputy Speaker : All the remarks made by Mr. Iftikhar Ahmad Khan and the Law Minister may be expunged*.

میاں محمد شریف (پارلیمنٹری سیکرٹری)—جناب سپیکر - مجھ سے پہلے بہت سے دوستوں نے اپنی فاضلانہ تقاریر میں اس افیون اور اس قانون کے Extent کے متعلق کراچی میں جس میں بہت سا حصہ اس امر کا تھا کہ افیون وغیرہ جو ہے اور اس قسم کی ناجائز اور غیر

*Expunged as ordered by Mr. Senior Deputy Speaker.

موزوں چیزیں جو قوم کے لئے مضر ہیں اس کی Extension اس قانون کے ذریعے نہیں ہونی چاہئیے - جناب والا - میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ اس ایوان کے اس طرف کے بیٹھنے والے تمام دوست افیون کو نہایت بد ترین چیز سمجھتے ہیں - وہ ایک قسم کا زہر ہے جو ہمارے ملک اور قوم کے لئے ایک بد نما داغ کی حیثیت رکھتا ہے - کیونکہ اس ایوان میں اور خصوصاً میری اس پارٹی کے اور اس طرف کے بیٹھنے والے دوست سب کے سب اس سے نہایت متنفر ہیں کیونکہ یہ نہایت بری چیز ہے - ماسوائے اس کے کہ اگر بعض چیزوں میں اگر اس کو یعنی ادویات میں استعمال کرنے کے لئے علما حضرات اپنا فتوے دے دیں - تو میرا خیال ہے کہ اس چیز کا اسی قدر استعمال جائز ہے - بہر حال افیون جیسا کہ میرے فاضل دوست لیڈر آف دی آپوزیشن نے اس ایوان کے سامنے اس کے زہریلے اثرات کے متعلق جو کچھ کہا ہے ہم سب ان کے ساتھ اس امر میں ہمنوا ہیں - لیکن ساتھ ہی ساتھ جناب صدر - میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس زہریلی چیز سے بچنے کے لئے اور اس بری چیز سے اپنے آپ کو دور رکھنے کے لئے ہمیں کون سا طریقہ اختیار کرنا چاہئیے -

Major Sultan Ahmad Khan : On a point of order. May I know whether the member is supporting this motion or opposing it ?

Mr. Senior Deputy Speaker : This is no point of order. You will come to know lator on ; don't be impatient.

میاں محمد شریف---تو جناب والا - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ان چیزوں کے لئے جس حیثیت میں کہ یہ افیون ہے اس کے زہریلے اثرات کو ہم اچھی طرح سے سمجھتے ہیں اور یہ بھی ہم واقعی طور پر سمجھتے ہیں کہ یہ ملک اور قوم کے لئے بری چیز ہے اس سے ہمیں کبھی انکار نہیں ہے لیکن اس چیز سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے - اس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ہم نے یہ سوچنا ہے کہ وہ کون سا طریقہ کار ہو سکتا ہے - جس سے کہ قوم کو اس بری چیز سے نجات مل جائے -

سردار محمد حسین پوائنٹ آف آرڈر---کون سا طریقہ کار اختیار کیا جائے - یہی طریقہ ہے کہ اس سے توبہ کی جائے -

مسٹر سینیئر ڈپٹی سپیکر—یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

میاں محمد شریف—تو جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا بلاشبہ توجہ اچھی چیز ہے یہ سب کو کرنی چاہئیے ۔ ہر شخص گناہ گار ہے اور توبہ کرنا اس کے لئے لازم ہے ۔ کہ ان افیونیوں کو جو سال ہاسال سے اس کو استعمال میں لا رہے ہیں ان کو اس چیز کے زہریلے اثرات سے بچانے کے لئے جیسے کہ میرے فاضل دوست لیڈر آف دی آپوزیشن نے کہا کہ یہ ایسی چیز ہے کہ اگر اس کو یک لخت بند کر دیا جائے تو اس سے بہت اموات واقع ہو سکتی ہیں ۔ تو اس کا طریقہ کار کیا ہونا چاہئیے کہ جس سے ہم اس سے نجات حاصل کر سکیں ۔ تو میں یہ عرض کرتا ہوں آپ کے لئے کہ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے حکومت نے اپنی طرف سے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ اس افیون کو اتنا مہنگا کر دیا جائے ۔ اور اس پر فی تولہ کے حساب سے اتنی پابندی لگا دی جائے ۔ کہ عام لوگ اس کو استعمال نہ کر سکیں ۔ مثلاً اگر ایک افیونی ایک تولہ افیم کھاتا ہے اور اگر اس کی قیمت بڑھا دی جائے تو لا محالہ پھر وہ اس کے استعمال میں نصف یا چوتھے حصہ پر آ جائے گا ۔ تو جناب اس حکومت نے اس چیز کو دور کرنے کے لئے جو طریقہ اختیار کیا ہے ۔ وہ یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ قیمت لگا کر اس کو کم یا نایاب کرنے اور اس کو زیادہ لوگوں میں نہ رائج کرنے کے لئے یہ طریقہ کار اختیار کیا جائے ۔

جناب والا—میرے دوست جو یہ کہتے ہیں کہ اس کو قانونی شکل دی جائے اس کو extend نہ کیا جائے میں ان سے پوچھتا ہوں کہ وہ مجھے بتائیں کہ افیم جس طرح لڈو ۔ جس طرح فروٹ اور دوسری کھانے پینے کی اشیاء فروخت ہوتی ہیں اسی طرح بازار میں ڈھیروں کے ڈھیر لگ جائیں ۔ لوگ آئیں اور خریدتے جائیں اور اس پر کوئی پابندی نہ ہو ۔ وہ اس طریقے کو اچھا سمجھتے ہیں ۔ کیا اس طریقے سے افیم مارکیٹ میں آئے جس طریقے سے آلو آتے ہیں کیلئے آتے ہیں اور دوسری چیزیں آتی ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں اس

بات میں قطعی طور پر پابندی ہونی چاہئے ۔ اس کو بند کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی قانون ہونا چاہئے ۔ کھلے بازار میں اسکو بیچنے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے ۔ جیسا کہ میرے دوستوں کا خیال ہے کہ اس قانون کو رائج نہ کیا جائے اور عام حالات میں یہ سیروں اور منوں کی شکل میں آئے ۔ سب لوگوں کے سامنے آئے اور لوگ خریدیں ۔ اس کے اثرات جو ہوں گے وہ ظاہر ہے ۔

جناب والا۔میں عرض کر رہا تھا کہ میرے فاضل دوستوں نے بڑے جوش و خروش سے یہ بتایا ہے کہ افیم کے علاوہ یہاں پر چنڈو خانے بھی ہیں ۔ ۲۰۰ کے قریب چنڈو خانے خواجہ صفدر صاحب نے سیالکوٹ میں فرمائے ہیں ۔ جھنگ میں بھی ہوں گے ۔ میاں عبداللطیف صاحب نے قانونی اور دوسرے ذرائع سے بتایا ہے ۔ میں ان سے سوال کرتا ہوں کہ چنڈو خانوں کے متعلق آپ نے اپنے ڈسٹرکٹ میں پبلک لیول پر احتجاج کیا ۔ (ہیئر ۔ ہیئر) کیا کبھی انہوں نے اس کے متعلق کوئی انفرمیشن دی ۔ کیا کبھی انہوں نے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس یا ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس کو جا کر یہ بتایا کہ ایک تھانے دار رشوت لیتا ہے اور چنڈو خانے کی آمدن کھاتا ہے ۔ میں یہ کہتا ہوں انہوں نے یہ کبھی نہیں کیا ۔ یہاں گیلری کو play کرنے کا کیا فائدہ ہے ۔ یہاں بیان دینے کا کیا فائدہ ہے ۔

Major Sultan Ahmed Khan : On a point of order Sir, I assure the Parliamentary Secretary that none on this side is now in the Police. So please don't involve us.

Mr. Senior Deputy Speaker : This is no point of order.

پارلیمنٹری سیکریٹری۔۔جناب والا ۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ آزاد قوموں کے قول اور فعل میں تضاد نہیں ہوا کرتا آزاد قوموں کے جو افراد ہوتے ہیں جو وہ کہتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں ۔ جو اس ایوان میں کہتے ہیں اس پر اپنے علاقے میں جاکر اس کو emplement کرتے ہیں ۔ یہ آزاد قوموں کی نشانی ہے اور یہ ان افراد کی نشانی ہے ۔

کیوں کہتے ہیں جو کرتے نہیں ہیں ۔ شرعاً یہ بھی پابندی ہوتی ہے ۔ وہ باتیں ہم جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں ہیں ۔ اگر کسی وقت اس ایوان میں آپ بولتے ہیں تو ایک مینڈک کی طرح ٹراتے ہیں اور ''غرئیں غرئیں،، باتیں کرتے ہیں ۔ میں کہتا ہوں کہ اپنی بساط کے مطابق عمل درآمد کرنے کی کوشش کریں ۔ اپنے علاقے میں جائیں وہاں پر اس موذی مرض کے انسداد کے لئے پبلک پلیٹ فارم استعمال کریں اور لوگوں کو اصلاح معاشرہ کے لئے سمجھانے کی کوشش کریں اگر گورنمنٹ کے کسی چھوٹے بڑے افسر نے ۔۔۔۔۔۔۔۔ میں یہ مانتا ہوں کہ کچھ کالی بھیڑیں ہیں ۔ میں یہ جانتا ہوں کہ اکثر و بیشتر رشوت لیتے ہیں ۔ اکثر و بیشتر رشوت نہیں لیتے ۔ اور وہ دیانتدار ہیں ۔ ہمارا یہ فرض ہونا چاہئے کہ ہم ڈسٹرکٹ لیول پر اس قسم کی اطلاعات فراہم کریں تاکہ جہاں دو دو سو ۔ ہزار ہزار چنڈو خانے بن گئے ہیں ۔ ان کا انسداد ہو سکے ۔ میرے خیال میں کام کرنے والے بہت افسر ہیں جو دیانتدار بھی ہیں ان کی حوصلہ افزائی کرنا ہمارا فرض ہے ۔

جناب والا ۔ ایک مثال یہ بھی دی گئی ہے کہ انگلینڈ ویلفیئر سٹیٹ ہے بیشک مثال صحیح ہے ۔ یہ قوم ڈیڑھ سو سال کی غلامی کے بعد سولہ سال ہوئے آزاد ہوئی ہے اس کا مقابلہ آپ کرتے ہیں ۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے یہ کوئی الہ دین کا چراغ نہیں ہے کہ بٹن دبا دیا جائے تمام کام جو ہیں وہ انگریز کے لیول پر ہو جائیں گے ۔ آہستہ آہستہ ہر چیز میں معاشرے میں اصلاح ہو گی ۔ آہستہ آہستہ قوم اس لیول پر آ جائے گی ۔ یہاں مایوسی کی ضرورت نہیں ہے .....

میجر سلطان احمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میاں صاحب نے خود افیون کھائی ہوئی ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : This is no point of order. Please resume your seat.

میاں محمد شریف۔۔جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ ویلفیئر ہوم کے متعلق کارپوریشن میں ۔ ڈسٹرکٹ کونسل میں اور میونسپلٹی میں قانون موجود ہے ۔ ہم بجٹ میں ایسی رقم کا تعین کرتے ہیں ۔ میونسپل کمیٹی یا کارپوریشن میں ایک ویلفیئر ہوم کی مد ہوتی ہے جسکے لئے ہم رقم مہیا کرتے ہیں ۔ لاہور کے متعلق میں عرض کروں گا کہ بھاٹی پھیرو میں ایک ویلفیئر ہوم ہے ۔ وہ لوگ جو گداگر ہیں ۔ بیکاری ہیں ان کو لے جاتے ہیں ان کو ہر قسم کی سہولتیں دیتے ہیں ۔ جناب والا ۔ عرض ہے کہ اصلاح احوال کے لئے صحیح معنوں میں وہاں پر روپیہ خرچ کیا جانا چاہئیے .....

مسٹر افتخار احمد خان۔۔حلال کر لیا بتیرا ۔

میاں محمد شریف۔۔خواجہ صاحب آپ نے دیکھ لیا ہے ۔ مجھے آپ بہت پوائنٹ آؤٹ کراتے ہیں ۔ آپ اس ”کچھو کمے“ نوں سمجھا لیا کریں ۔ میری واری آئی تو پھر پوائنٹ آؤٹ کریں گے ؟“

جناب والا۔۔میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جہاں تک قانون کی extension کے متعلق اعتراضات کئے گئے ہیں میں سمجھتا ہوں قانون کی extension کے اعتراض میں کوئی ایسا وزنی دلائل آپوزیشن کی طرف سے پیش نہیں ہوا ۔ اس حد تک میں آپوزیشن سے ہم نوا ہوں کہ اس زہریلی چیز کا سد باب ہونا چاہئیے ۔ جب تک قانون میں یونیفیکیشن نہ ہو ۔ ایک جیسا قانون مغربی پاکستان میں نہ ہو اس وقت تک کسی چیز کا انسداد نہیں ہو سکتا ۔ یہ نہیں ہونا چاہئیے کہ لائل پور کیلئے ایک قانون ہو ۔ کراچی کے لئے اور ہو اور لاہور کے لئے اور ہو ۔ ہر شخص کا اپنا طرز فکر ہوتا ہے اپنا طرز طریقہ ہوتا ہے ۔ اب ایک اچھی چیز کو کوئی صاحب کہیں کہ یہ بری ہے تو یہ ان کا اپنا طرز فکر ہے ۔ اگر میں ایک قانون کو اچھا سمجھتا ہوں تو یہ میرا اپنا طریقہ سوچنے کا ہے اور آپ کے طریقے کی سوچ اور ہے ۔ اگر میاں عبداللطیف صاحب یہ کہیں کہ یہ کیوں ہے وہ ہونا

چاہئیے یہ ہونا چاہئے یہ کیا گیا ہے یہ نہیں کیا گیا ہے ۔ میں کہتا ہوں یہ آپ کا طرز فکر ہے ۔ ہر آدمی کا طریقہ ۔ رائے ۔ سوچ الگ الگ ہے ۔ اگر ایک آدمی اچھا سمجھتا ہے اچھے دلائل رکھتا ہے ۔ دوسرا آدمی اس کو برائی سمجھتا ہے تو وہ اپنے دلائل پیش کرتا ہے ۔ میں ایک چیز کو اچھا سمجھتا ہوں اور میجر سلطان احمد صاحب کہیں تم ایسا کرو وہ ہم کبھی نہیں کریں گے ۔ یہ اپنی اپنی سوچ ہے ۔ اگر وہ یہ کہیں کہ تم بیوقوف ہو ۔ تم کو عقل نہیں ہے ۔ تم کو شرم نہیں آتی ۔ تم کو سوچنا نہیں آتا ۔ تم پاگل ہو وغیرہ وغیرہ یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے (ہیئر ۔ ہیئر) یہ تمام باتیں بے معنی ہیں ۔ ہر شخص کا طرز طریقہ الگ الگ ہوتا ہے اس لئے ان باتوں میں میں کوئی وزن نہیں سمجھتا ۔ میرے اس طرف بیٹھنے والے دوست مطمئن ہوں گے جو تم سچی بات سمجھتے ہو ہم اسے جھوٹی سمجھتے ہیں تم اس پر بحث کرتے ہو میں کہتا ہوں تم تمام غلطی پر ہو مجھے نہایت افسوس ہے .....

میر محمد مراد خاں جمالی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ میاں شریف صاحب ایسی تقریر فرما رہے ہیں جیسے یونین کونسل ہے ۔ یہ اسمبلی ہال ہے ذرا آہستگی سے فرمائیں ۔

مسٹر سینیئر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

میاں محمد شریف ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اب اگر اس ایوان کے اندر میرے بعض دوست اگر کوئی مثال دیتے ہیں تو خدارا ان کے ذہن سے انگریز نہیں نکلتا ۔ ہندو ان کے دماغ پر چھایا ہوا ہے بھولا بھائی ڈیسائی کی تقریر کا حوالہ دیتے ہیں ۔ کاش یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثال دیتے ۔

کاش کہ وہ محمد علی جوہر کے الفاظ استعمال کرتے ۔ (تحسین و آفرین)

اس کے علاوہ جب وہ بھولا بھائی ڈیسائی ۔ گاندھی جی یا کسی انگریز کا حوالہ دیتے ہیں تو واللہ ان سب چیزوں کو میں غلط اس لئے کہتا ہوں کہ ہمارے پاس بحیثیت مسلمان قرآن ۔

حکم رسول ۔ صحابہ کرام کے احکامات اور احادیث موجود ہیں ۔ اور ان کے ساتھ ساتھ بزرگان دین کا طرز عمل بھی ہے ۔ ہمیں چاہئے کہ ہم مسلمان قوم کی حیثیت سے بھولا بھائی ڈیسائی کے علاوہ کوئی ایسا نقطہ نظر پیش کریں جس کی quotation ہمارے بزرگوں کی طرف سے کی گئی ہو ۔

میر محمد مراد خان جمالی۔ on a point of information sir جناب میاں محمد شریف صاحب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اور ان کی حکومت ان چیزوں پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں کیا وہ صوبے میں شریعت کا قانون نافذ کرنے کے لئے تیار ہیں ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر۔جمالی صاحب آپ تشریف رکھیں اگر آپ تقریر کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ کو موقع دیا جائیگا آپ interruption نہ کریں ۔

میاں محمد شریف۔جناب والا ۔ میں جمالی صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے بہت سے ایسے کام کئے ہیں ۔ مثلاً وراثت کا قانون ۔ اور بہت سے دیگر کام ۔ اب میں ان سب کو کیا گناؤں ۔ (قہقہہ) اس کے علاوہ کیا اسی حکومت نے ملک میں landlordship کو ختم نہیں کیا ۔ کیا اس نے ۲۵ مربعوں کی حد مقرر نہیں کی ۔ کیا اس نے مہاجرین کی rehabilitation کو ختم نہیں کیا ؟ اس نے کئی اچھے کام بھی کئے ہیں ۔ اگر آپ یہ کہیں کہ سب کام ایک دم ہو جائیں تو وہ کیسے ہو سکتے ہیں ۔

تو جناب میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس قسم کی مثالیں جب بھی اس ایوان میں پیش کی جائیں اور کسی قابل فخر دوست کے منہ سے نکلیں تو بجائے اس کے کہ ان میں بھولا بھائی ڈیسائی یا کسی انگریز کی مثال دی جائے ۔ ان کو چاہئے کہ وہ کسی مفکر اعظم یا ہمارے کسی بزرگ کی مثال پیش کیا کریں ایسی حالت میں تو ہم پر ہمارے دلوں اور ذہنوں پر کچھ اثر ہو سکتا ہے ۔ میں وثوق سے کہتا ہوں کہ اگر یہاں

ہمارے بزرگوں کی مثالیں پیش کی جائیں تو ہماری طرف بیٹھنے والے حضرات پر وہ ضرور اثر انداز ہوں گی ۔ لیکن اس قسم کی quotations کا ان پر ذرہ بھر اثر نہیں ہو سکتا ۔

جناب والا ۔ اس کے علاوہ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں بڑے جوش و خروش سے کہا گیا ہے کہ حکومت کی طرف سے رشوت خور افسروں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے ۔ اور انہیں پکڑا نہیں جاتا ۔ بلکہ یہ حکومت رشوت خور افسروں کی پشت پناہی کرتی ہے ۔ میں ان سب باتوں کو بالکل غلط سمجھتا ہوں ۔

مسٹر حمزہ ــ on a point of order sir جناب سپیکر ۔ کیا آپ کی قوت برداشت نے ابھی تک جواب نہیں دیا ؟ (قہقہہ)

Mr. Senior Deputy Speaker : This is no point of order.

میاں محمد شریف ــ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ملازمتوں کے سلسلے میں میرے دوست نے کہا ہے کہ حکومت ایسے رشوت خور افسروں کی پشت پناہی کرتی ہے جو بقول ان کے لوگوں کا چمڑا کھاتے ہیں اور ان کا خون پیتے ہیں ۔ تو میں ان کی خدمت میں عرض کر دوں کہ اس حکومت نے بڑے بڑے C. S. P. اور I. C. S. افسران کو ان کی ناکردگی اور ان کے خلاف الزامات کی وجہ سے ان کو کان سے پکڑ کر باہر نکال دیا ہے ۔ جس کی زندہ مثال آپ کے سامنے ہے ۔ اور ان کی ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں کی گئی ۔ (تحسین و آفرین) ان کو یہ کہہ کر بھجوا دیا گیا کہ جاؤ میاں C. S. P. صاحب اب آپ کا وقت گذر چکا ہے ۔ میں ان کے نام لے کر ان کو defame کرنا نہیں چاہتا ۔ وہ لوگ جو اخبارات پڑھتے ہیں ۔ ان سب باتوں سے واقف ہیں ۔ ان کو معلوم ہے کہ گذشتہ تین ماہ میں کن کن افسروں کو کن کن جگہوں سے پکڑا گیا ۔ اور گھر بھجوا دیا گیا ۔ اس لئے اس حکومت پر یہ الزام لگانا کہ یہ ایسے لوگوں کی جو اخلاقی لحاظ سے جو معاشرے کے لحاظ سے جو انصاف اور قانون کے لحاظ سے اس ملک کی صحیح طور پر

خدمت سر انجام نہیں دے رہے پشت پناہی کرتی ہے ۔ غلط اور قطعی طور پر غلط ہے ۔

جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بعض دوستوں نے اپنے آپ کو دیوانہ کہکر بہت بڑا کارکن ثابت کرنے کی کوشش کی ہے ۔ میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرونگا کہ اس معزز ایوان میں ہماری طرف بیٹھنے والے بہت سے حضرات ایسے ہیں جو طوفان سے ٹکرا جاتے ہیں ۔ پہاڑوں سے لڑ جاتے ہیں اور سمندروں کا سینہ چیر کر ساحل مراد تک پہنچ جاتے ہیں۔ (تحسین و آفرین) ان کو دل سے یہ خیال نکال دینا چاہئے کہ دنیا میں صرف ہم ہی مجاہد رہ گئے ہیں ۔ ان بنچوں پر بیٹھنے والے لوگوں میں بھی ہمت اور قوت عمل موجود ہے ۔

جناب والا ۔ میں ان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کر دوں ۔

ہم رسن کو چوم لیتے ہیں تڑپ کر نام سے
یہ غلامان محمد کا اک ادنیٰ سا نشان ہے

اور اس کا ثبوت جناب ہم نے اس ملک کے اندر انگریز ہندو اور ان مسلمانوں سے جو بیشک مسلمان تھے ۔ لڑ کر دیا اور اپنے آپ کو جیلوں میں محبوس کیا ۔ اس کی تاریخ آپ کے سامنے ہے ۔ اور یہ پاک سرزمین بھی آپ کے سامنے ہے ۔ اس لئے یہ کہنا کہ ہم ہی اس بات کے لائسنسدار ہیں اور ہم جو چاہیں کہیں ۔ قطعی طور پر غلط ہے ۔ اگر وہ چاہتے ہیں تو محاسبہ کر لیں ۔ میدان میں آئیں اور دیکھ لیں یہ کہنا کہ عوام ان کے ساتھ ہیں ۔ اس کا ثبوت تو حالیہ الیکشنوں نے ہی بہم پہنچا دیا ہے ۔ اور بالخصوص دیپال پور کے الیکشنوں نے صاف طور پر واضح کر دیا ہے کہ عوام ان کے ساتھ ہیں یا ہمارے ساتھ ۔ ان کو یہ غلط فہمی اپنے ذہن سے نکال دینا چاہئیے کیونکہ ہماری طرف بیٹھنے والے معزز ممبران ان سے بہتر کارکن ہیں ان کے دلوں میں بھی محبت اسلام موجود ہے ۔ قوم کے لئے جذبہ ہے اور وطن کی خدمت کا خیال بھی ہے ۔ اگر خدا نخواستہ کسی وقت کوئی ایسا موقع ہوا

تو وہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی حکومت کو صحیح رائے دینے سے نہ چوکیں گے - بلکہ وہ ان سے کہیں گے کہ فلاں کام غلط ہے - ان میں اللہ کے فضل و کرم سے یہ جذبہ اور جرات موجود ہے کہ وہ اپنی حکومت کی خدمت میں اپنی معروضات پیش کر سکیں اور اس سے کہہ سکیں - کہ آپ سے یہ غلطی سرزد ہوئی ہے - آپ اس کی تصحیح فرمائیں -

اس کے علاوہ جناب مخالفت برائے مخالفت اس حکومت کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتی - ذاتی حملوں سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا - یہ سب درست ہے کہ ہم آپ کی عزت کرتے ہیں اور آپ ہماری عزت کرتے ہیں - لیکن میرے خیال میں ذاتی حملوں سے اجتناب ضروری ہے - یہ حقیقت ہے کہ ہر ایسی چیز کی پہل ہمیشہ آپ کی طرف سے ہوتی ہے - میں نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں کہ اس ایوان کے اندر میں سب کو دوست سمجھتا ہوں - اور میرے لئے سب قابل احترام ہیں - لیکن اگر کوئی ایسی بات چھڑ جائے - یا اگر کوئی حملہ کرے تو اسلام کا حکم صاف ہے - یعنی یہ کہ اگر کوئی پتھر مارے تو اسے پتھر مارو - میں کوئی عیسائی تو ہوں نہیں جو دوسرا گال آگے کر دوں - اور کہوں کہ ایک اور تھپڑ لگا لو -

تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس کے ممبران کو چاہئیے کہ وہ ذاتی حملوں سے اجتناب کیا کریں اور اس ہاؤس کے Decorum کا قائم رکھتے ہوئے صحیح قانون دانی طریقہ جو ہے اسے اختیار کریں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں - ہمیشہ Relevant بات کریں اور اس قانون کے اندر رہ کر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کریں -

ان الفاظ کے ساتھ میں اس Extension کے حق میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اس قانون کی تائید کرتا ہوں -

خواجہ محمد صفدر—جناب والا - ابھی میاں محمد شریف صاحب سے پہلے جو ناگوار واقعہ ہوا ہے اس کے ایک حصہ کو expunge

کرنے کا تو آپ نے حکم فرما دیا ہے ۔ لیکن دوسرے حصے کے remarks
کے متعلق آپ نے کوئی حکم نہیں فرمایا ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : You mean the remarks of Mian Sahib ?

Khawaja Muhammad Safdar : I mean the remarks of the Law Minister.

Mr. Senior Deputy Speaker : I have ordered all these objectionable remarks to be expunged.

Khawaja Muhammad Safdar : Including his ?

Mr. Senior Deputy Speaker : Yes.

Khawaja Muhammad Safdar : Thank you very much.

Mr. S. M. Sohail (Karachi II) : Mr. Speaker, the question before the House today is a very limited one, viz., whether by one piece of legislation we can apply 43 pieces of legislation to a certain area. So far the objections have been that this is not proper ; it is fraught with difficulties as certain aspects of the matter may escape attention. There may be certain peculiarities of an area, which may not receive that securtiny attention when you are applying 42 pieces of legislation all at once. This, Sir, is the objection.

There is no objection that this is not legal. I have not yet listened to any objection that this piece of legislation is not legal. So, we may take it and I am of the opinion that this type of legislation is not illegal. It is quite permissible to have this type of legislation, i.e., the application of a number of laws all at once through a single piece of legislation. The question, however, remains whether it is advisable, whether it is proper. On that point I have listened to the arguments advanced from the Opposition benches. The reply is that there are a large number of laws which have got to be applied to different areas on account of the constitution of the whole of West Pakistan as one province and for that purpose a divine of this nation is necessary. This hard fact is there and this difficulty is there and the answer is the device found by the Law Minister. I have also been speaking to the Law Minister from time to time that he should devote a portion of his time, whenever he can find it, to the examination of the question as to how all the laws can be unified as far as possible and made applicable to the whole of West Pakistan and I am glad he has thought of this device to bring about the desired result.

Now, Sir, these laws, all these 42 pieces of legislation, have been examined and examined from the point of view whether they are suited to the climate and particular genius and requirements of Karachi I don't see any reason why they should not be applied to Karachi particularly when I see that the Opposition has not assigned any reason for its new application to Karachi. The question whether the law itself is according to the standards which I may like or somebody else may like is a different matter but that law is already the law of the country operat in the whole of West Pakistan

except Karachi. The questionis why should Karachi not be within the dis-aption of that law.

Sir, I have myself tried to study, these laws and I have found that the application of some of these laws is advantageous to Karachi. Some of them have got to be applied to Karachi because they an apply to the rest of West Pakistan and I have not been able to find even one law the application of which will operate against Karachi.

As for the academic question that these 42 laws cannot be and should not be applied to Karachi in a packet, the reply is that if you are not going to do this, that you have already taken so many years after West Pakistan came into existence and yet the laws have not been unified and if you are going to unify them piece by piece, bit by bit, one Ordinance after another, one Act after another, then perhaps you will require a decade to do it because we all know much time it takes for one law to get through this House. Therefore, I do congratulate the Law Minister on this expendient which has been correctly described as a new expedient of applying laws for the purpose of unification taking into consideration the fact that the whole of West Pakistan is now one Province. I will not detain you further on this aspect of the matter because I have myself tried to study these laws and have come to the conclusion that the application of these laws to Karachi will in no way put them in a more disadvantegous position than the rest of West Pakistan. That being so, there is no reason why Karachi should not be put in the same position as the rest of West Pakistan. That is proper, that is reasonable and that should be done.

One word before I sit down. I found that during the discussion on this question, the debate in the House had a tendency to deteriorate to a level of rabble, which can rightly be called the level of rabble as distinguished from the level of debate of a parliament. We all know that there is a clear line of demarcation between a parliamentary expression and an abuse. I was sitting here the whole day and I have to submit that wherever the Government Members spoke and where ever the Law Minister intervened, the expressions used by him were "Parliamentary". It may hit somebody. In fact, while sitting here we are permitted to hit each other but to hit each other within the fourcorners of parliamentary expressions. It is quite in order, as far as I can see, to say that a person comes within the exceptions provided in the Penal Code. It is a very humorous way of saying some thing and nobody can take exception to it. I think people should enjoy it and there is a way of replying of it. You can reply to it and reply on the same level maintaining the decorum of the House. I have to congratulate the Law Minister again for having maintained the decorum of the House today and for having stopped it from deteriorating to the level of a rabble. If he would have participated in it then he would have certainly come down from his stature. I am very happy about it that the whole thing has been expunged from the record. Unfortunately, my friends are not here but I have a great respect for them too. I have found that their contributions are advantageous for this House but we have all our limitations and our lapses. We all do sometimes, in the heat of the moment, say things which we should not otherwise do and perhape we do not otherwise say. If my friend would have been here, perhaps, I would have made an appeal to him to please, apart from the fact that it has been expunged, withdraw all that he said because, I think, good feeling should

be restored. We have to sit here as a House and we have to criticise because it is our job. We have to criticise each other and to appreciate each other but our criticism and our appreciations are to be kept well within the parliamentary bounds. With these remarks, I thank everybody to have listened to me so attentively and take my seat.

امیر حبیب اللہ خان سعدی (لائل پور-۷)۔صاحب صدر - ہمارے محترم نمائیندہ بھائی بھیرو نے جو تقریر دل پذیر منہ کا مزہ بدلنے کے لئے ارشاد فرمائی ہے اس کے لئے صرف اتنا ہی کہا جا سکتا ہے - کہ

ع - پاپوش میں لگا دی کرن آفتاب کی
جو بات کی خدا کی قسم لا جواب کی

میاں محمد شریف۔جناب والا - کیا میں پوچھ سکتا ہوں آیا سعدی صاحب اصل موضوع پر بات کر رہے ہیں -

Mr. Senior Deputy Sepaker : This is the duty of the Chair and I am fully conscious of that duty.

Minister of Law : Sir, as some of the speakers still remain behind and they are eager to speak, I move that the time may be extended upto 1-30 P.M.

Khawaja Muhammad Safdar : No, Sir. Opposed.

Minister of Law : If that is the attitude, I would request the Chair that question may be put.

Khawaja Muhammad Safdar : It is still opposed.

Mr. Senior Deputy Speaker : That is for the Chair to decide. You may oppose it.

خواجہ محمد صفدر۔جناب والا - ۴۲ قوانین ہیں جن پر بحث ہونی ہے - زیر بحث قانون کے لئے آج ہم نے صبح دس بجے بحث شروع کی اور اب تک ۲ گھنٹے ہو گئے ہیں - اگر آپ اسے کافی سمجھتے ہیں تو پھر ٹھیک ہے -

وزیر تعلیم۔Friday سے شروع ہے -

خواجہ محمد صفدر۔ Friday کو صرف دس منٹ کے لئے ہوئی تھی ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I am not expressing opinion. Moreover, I am not accepting the closure motion but I am simply pointing out that it is for the Chair to decide. I have called upon Mr. Saadi to deliver his speech.

Mir Muhammad Murad Khan Jamali : The House is not in quorum.

Mr. Senior Deputy Speaker : Let there be a count. (Count was taken) the House is not in quorum. Let the bells be rung. (The bells were rung). The House is in quorum.

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر۔ سعدی صاحب میں آپ سے التماس کرتا ہوں کہ ابھی جو ایوان میں نا خوشگوار واقعات پیش آئے ہیں ۔ ان تمام چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ Relevant سپیچ کریں ۔

امیر حبیب اللہ خان سعدی۔ جناب والا ۔ میں بالکل relevant بات کروں گا ۔

صاحب صدر ۔ بصد ادب یہ گذارش کرتا ہوں کہ جو تقریریں اس ایوان میں کی جاتی ہیں وہ اسی لئے کی جاتی ہیں کہ ہم سنیں اور جو تاثر ہو اسے ہم مناسب الفاظ میں عرض کر دیں ۔ جو تقریر مجھ سے پہلے محترم میاں شریف پارلیمنٹری سیکرٹری نے کی ہے وہ اس قدر دل پذیر اور دل چسپ تھی کہ اس کے متعلق سوائے اس کے اور کیا کہا جائے کہ

پاپوش میں لگائی کرن آفتاب کی
جو بات کی خدا کی قسم لا جواب کی

صاحب صدر ۔ مجھ سے پہلے کئی میرے محترم دوست جو قانون میں ماہر ہیں ۔ وہ بالتفصیل بحث کر چکے ہیں ۔ جہاں تک میں قانون سازی کا مقصد سمجھتا ہوں وہ یہی ہے کہ انسانوں کی ترقی پذیر زندگی کی طرف ایک صحت مندانہ پیش قدمی کو مرتب اور منظم

کرنے کے لئے قواعد مرتب کئے جائیں - لیکن صاحب صدر - یہ مقصد صرف اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے کہ اس نمائندہ ایوان کو اپنی آراء کے اظہار کا موقع ملے اور دماغ میں اس قدر وسعت ہو اور اس قدر روا داری ہو کہ جو مقصد ان کے سامنے ہو وہ ان کی آرا اور افکار سے فائدہ حاصل کر سکیں - لیکن ہر لحاظ سے کوئی مسودہ قانون اس ایوان میں لانا جس میں کوئی گنجائش نہیں کہ ہم اپنی آرا کو آزادانہ طور پر حکومت کے سامنے پیش کر سکیں اور کوئی نتیجہ اس سے برآمد ہو میں سمجھتا ہوں کہ وہ زیادہ الجھنیں پیدا کر سکتا ہے بجائے اس کے کہ معاشرے کی زندگی میں وہ کوئی ترقی پیدا کر سکے ہنگامی قوانین کے سلسلے میں میں اس دلیل کے متعلق معذرت خواہ ہوں کہ جب قیامت کا ذکر چھڑ جاتا ہے تو بات کسی کی جوانی تک پہنچتی ہے۔

صاحب صدر - بنیادی طور پر اسلامک ریپبلک آف پاکستان کے بڑے بڑے دعوے کئے جاتے ہیں - ابھی میں نے تمام ان کی تکرار سنی ہے لیکن ہنگامی قوانین لانا قرآن کے اصول کے بالکل منافی ہے ''یتھم شوریٰ'' کا یہ مطلب نہیں ہے کہ لوگ یہاں محنت کر کے اور مطالعہ کرکے آئین اور سرکاری بنچر سے کوئی صاحب مس نہ ہوں اور جسطرح بھی کوئی قانون یہاں ادھورا اور ناقص لایا جائے اس پر انگوٹھا لگا دیا جائے - یہ موجودہ ہنگامی قانون جو Unification کے تحت پیش کیا گیا ہے - یہ بات اس ضمن میں ایک کوشش ہے - میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ جو حکومت اس قدر مضبوط ہو اور اس قدر اکثریت میں ہو قانون سازی کے صحیح طریقہ سے کیوں بچتی ہے - میں تو اس آرڈیننس کو عمر عیار کی زنبیل کہوں گا - جس میں ۴۲ نئے مختلف قوانین اکٹھا کر دئے گئے ہیں - مجھ سے پہلے حمزہ صاحب نے توجہ دلائی تھی کہ حکومت صحیح طور پر جو یہاں معروضات پیش کی جاتی ہیں اور عوام کی تکالیف کے جو مسائل بیان کئے جاتے ہیں ان کی طرف توجہ نہیں کرتی - علامہ اقبال مرحوم نے انگریز کے متعلق کہا تھا -

ترا نادان امید غمگساری افرنگ است

دل شاہین نہ سوزد بہر آن مرغے کہ درچنگ است

انگریز تو چلا گیا لیکن اس کی ذریت اس قوم پر سختی کے ساتھ اپنی گرفت کئے ہوئے ہے اور اس کو قطعی یہ پروا نہیں ہے۔ کہ اس قوم کے اصل مسائل کیا ہیں۔ اور آزادی کے بعد قانون سازی کا صحیح طریقہ کیا ہو سکتا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے حمزہ صاحب سے یہ عرض کروں گا۔ کہ وہ انگریز کی پس پردہ ذریت جو مسلط ہے اس سے کچھ توقع کرنا عبث ہے اس معجون مرکب ہنگامی قانون سے یہ چیز دو اور دو چار کی طرح ثابت ہو جاتی ہے کہ حکومت کو قانون سازی پر محنت اور وقت صرف کرنے کے بجائے مکھی پر مکھی مارنے کی عادت پڑ چکی ہے۔ انگریز کی طرح جو جس وقت چاہا وہ کر دیا وہ اس سے آگے نہیں بڑھتا۔ چاہتی حکومت کو یہ قطعی پروا نہیں کہ مسائل کیا ہیں اور قوم کیا چاہتی ہے۔

ملک میں قوانین نافذ کرنے کے لئے جو سب سے بڑی ضرورت ہوتی ہے وہ یہ ہوتی ہے کہ اس سے معاشرہ آزاد اور صحت مند بنایا جائے لیکن میں یہ عرض کر چکا ہوں کہ اس حکومت سے یہ توقع کرنا کہ یہ معاشرے کے صحت مندانہ طریقہ کی طرف متوجہ ہو عبث ہے۔ مثال کے طور پر اس ہنگامی قانون میں جو ۴۲ قوانین جمع کر دئے گئے ہیں۔ اور جن کی توسیع کراچی تک کی جا رہی ہے ان میں بیشتر قوانین نظر ثانی اور ضروری ترامیم کے متقاضی ہیں۔ مجھ سے پہلے اس کو بالتفصیل بیان کیا جا چکا ہے لیکن میں اس ضمن میں صرف طائرانہ نظر ہی ڈالوں گا۔ ضمنی طور پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ محترم چودھری سلطان محمود صاحب پارلیمنٹری سیکرٹری نے جو اس سلسلے میں تقریر کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ موجودہ حکومت کے طرز عمل پر اس سے بہتر تنقید نہیں ہو سکتی اگر آپ مجھے اجازت دیں تو وہ تمغہ جرأت کے مستحق ضرور ہوں گے۔

مسٹر حمزہ۔ کورم نہیں ہے۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The House is adjourned to meet again on Tuesday, the 9th June, 1964 at 5.30 P.M.

(The Assembly then adjourned till 5.30 P.M. on 9th June, 1964)

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

SIXTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Tuesday, the 9th June, 1964

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 5-30 p.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ط قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ
فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ط وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ
لَكَ ط قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ
عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ لا فَقَالَ اَنْۢبِئُوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝
قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَآ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ قَالَ
يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ج فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ لا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ
اِنِّيْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لا وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ
تَكْتُمُوْنَ ۝

پ ۱۔ س ۲۔ ع ۴۔ آیات ۳۰ تا ۳۳

اور وہ (وقت قابل ذکر ہے) کہ جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں (اپنا) ایک نائب مقرر کرنے والا ہوں۔ فرشتوں نے عرض کیا کہ ایسے شخص کو خلیفہ بنانا چاہتا ہے جو خرابیاں پھیلائے اور زمین میں کشت و خون کرتا پھرے اور ہم تیری تعریف کے ساتھ تقدیس بیان کرتے رہتے ہیں۔ (اللہ نے) فرمایا میں وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ اور اس نے آدم کو سب نام سکھا دیئے پھر ان کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور کہا کہ اگر سچے ہو تو مجھے ان کے نام بتاؤ۔ انہوں کہا تیری ذات پاک ہے جتنا علم تو نے ہمیں بخشا ہے اس کے سوا ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ بیشک تو دانا اور حکمت والا ہے۔ تب خدا نے آدم کو حکم دیا کہ اے آدم تم ان کو ان (چیزوں) کے نام بتاؤ۔ جب انہوں نے ان کے نام بتائے تو فرمایا کیوں میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی تمام پوشیدہ باتیں جانتا ہوں اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم پوشیدہ کرتے ہو مجھے سب معلوم ہے۔

SUSPENSION OF THE QUESTION HOUR

Minister of Finance (Sh. Masood Sadiq) : Sir, I beg to move that the question hour be suspended at today's sitting. آپ کو پتہ ہے کہ آج ایک ریلوے بجٹ ہے دوسرے سپلیمنٹری بجٹ پیش کرنا ہے ۔ اس لئے یہ میری التجا ہے ۔ I tried to contact the Leader of the Opposition but I could not find him.

Mr. Speaker : May I know what is the sense of the House.

Voices : We agree.

Mr. Speaker : In view of the sense of the House the question hour stands suspended.

ADJOURNMENT MOTIONS

CLOSURE OF KHADAR CANAL IN TEHSIL VEHARI, DISTRICT MULTAN

Mr. Speaker : There are two adjournment motions. The first one is from Nawabzada Ghulam Qasim Khan Khakwani. It pertains to the great resentment and harassment that has been created amongst the agricultural community of the Joya Circle of Tehsil Vehari, District Multan, due to the closure of Khadar canal for the last fourteen days and not supplying water in the month of April and most of the period in May also.

The subject matter of the adjournment motion is postponable till the general discussion on the General Budget.

The motion is ruled out of order.

ARREST OF MAULANA ABDUL WAHAB AND MR. MANZOOR AHMAD BY THE MULTAN CITY POLICE

Mr. Speaker : Next motion is from Maulana Ghulam Ghaus, regarding arrest of Maulana Abdul Wahab and Mr. Manzoor Ahmad.

The matter contained in this motion is sub-judice.

The motion is ruled out of order.

نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی - جناب والا ۔ Adjournment Motion postpone اگر یہ ۱۸ جون سے شروع ہوتا ہے sowing season ختم ہو جائے sowing season تو اس کا مطلب یہ ہو گا ۔ کہ ہو گئی اور اس کے بعد میں اس Motion کے ذریعے اس معاملے کی طرف حکومت کی توجہ دلاؤں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) - جناب والا ۔ ممبر کی اطلاع کے لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس برانچ میں پانی چلا دیا گیا ہے ۔

نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی - بڑی مہربانی جناب ۔

THE WEST PAKISTAN BUDGET (RAILWAY) FOR THE YEAR 1964-65, (*Presentation*).

Mr. Speaker : I now call upon the Railway Minister to present the West Pakistan Budget (Railway) for the year 1964-65.

Minister of Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : Sir, I have the honour to present the Railway Budget for the year 1964-65. In accordance with the usual practice a number of documents including the White Paper, Explanatory Memorandum, New Expenditure Pamphlet, and the Pink Book—which contains details of the various development schemes—have been circulated separately with the Book of Demands for Grants. The material contained in these documents provides the general background of the working of the Pakistan Western Railway in the light of which the budget proposals have been framed.

2. I am glad to report that the Railway has done an excellent job during the current year. There has been an all round improvement over the high standards that were achieved during the last year. The continued progress that has been made shows that provincialisation of the Railway has proved to be a healthy change and the apprehensions that existed in some quarters that there might be a lowering of administrative standards were largely imaginary. Apart from handling much larger volume of passenger and goods traffic substantial progress in modernisation and in provision of better facilities to the public has been made by the Railway (*hear, hear*).

New Form of Demands for Grants

3. I hope the Members will note with satisfaction that their wishes which were expressed in the House during the last Budget Session have been complied with and the form of the Demands for grants has been modified to enable presentation of much greater detail than was the practice hitherto (*Cheers*). I except that the members would now get a better idea of the different kinds of expenditure that are incurred for providing the service that the Railway renders. I would, however, like to add a word of caution. The working of the Railway is an integrated and co-ordinated activity. It is necessary therefore to view all aspects of its working as a whole. Close attention to itemized details may not lead to a proper appraisal of the stupendous effort that has to be made and the handicaps that have to be overcome to enable this gigantic enterprise to work round the clock without respite.

Increasing Revenue Receipts

4. It is a matter of great satisfaction to me, and I hope that my feelings will be shared by the Members, that the Railway has continued to improve upon its past performance and within the limits imposed by the existing carrying capacity it has handled a record volume of passengers and goods. In the process the earnings have gone up by 4·25 crores in the revised estimates over the budgeted amount of 49·75 crores which represents an increase of 8·5 per cent (*cheers*). This steep rise in earnings materialised through vigorous efforts which were made to attract traffic. Meticulous attention had to be paid from day to day to handle speedily the large volume of traffic at hundreds of points throughout the length and breadth of the province in a continuously shifting scene. Sizeable imports of wheat and the healthy state of our economy, resulting in large scale movement of agricultural produce especially of the bumper rice and cotton crops, added to our revenues. These improving trends synchronised with the arrival of new rolling stock which was on order. During the year we received 74 diesel-electric locomotives and 106 carriages, while 2,700 wagons were added to the fleet. I might clarify at this stage that the railway earnings are susceptible to wide

fluctuations. It is possible that the favourable trends which we have witnessed during the current year may disappear or reverse them selves in which case earnings are liable to decline. It is on account of this special feature, peculiar to Railway earnings, that the Railway Budget was originally separated from General Revenues. For the same reason Railwaymen have learnt to provide reasonable surpluses as a cushion for the drop in earnings that occur in lean years. Consequently, while preparing for the worst we continue to hope that the higher levels of earnings will not only be sustained but would improve further.

EXCISE DUTY ON FUEL OILS

5. The bulk of the additional revenues which were generated were, however, offset by the excise duty on fuel oils which was imposed by the Centre during the current year. We had to pay an additional 3 crores of rupees on this account which increased our fuel bill by 50 per cent from about Rs. 6 crores to about 9 crores. But for this duty we should have ended the year with a respectable surplus instead of a meagre margin that would now remain.

INCREASE IN FARES

6. Because of this additional tax and the wage increases allowed to non-gazetted staff, which were sanctioned last year, and which have cost the Railway about Rs. 2·5 crores, the total additional expenditure has gone up by about Rs. 5·50 crores, which represents an increase of about 18 per cent on the budgeted expenditure of last year. In order to meet rising expenditures my predecessor had announced certain increases in freight rates which were originally intended to come into force on 1st January, 1964. The amending legislation which was necessary in order to introduce the revised freight rates was, however, passed by the Assembly only during the last winter session. Consequently, it has been decided to introduce the revised freight rates from the coming financial year.

In addition it has become necessary to make some increases in the passenger fares also and the new fares will be simultaneously introduced from 1st July, 1964. It is proposed to increase lower class fares by 5 per cent second class fares by 7½ per cent and first class fares by 10 per cent. Our earnings would increase by about 5 per cent in all as the upper class traffic is limited. Since higher wages for staff and excise duty have increased expenditure by 18 per cent there was justification for increasing freight rates and passenger fares to the same extent. But the increases which are contemplated are comparatively modest. Accordingly the bulk of the additional expenditure is not being passed on to the public even though there is ample justification for doing so. Even after these increases our rates and fares would continue to be lower than those obtaining in the Eastern Wing or in neighbouring countries where economic conditions and other factors are similar.

THIN MARGINS

7. It might be said that the increase in the rates and fares need not have been made at all and the additional expenditure should have been met from future increases in revenue receipts. The answer to that would be that our rates and fares would not allow us to build up even modest reserves otherwise. Our net surpluses have declined to about 1 per cent of the revenues during the current year and would be about 2·5 per cent during the next year. These are not sufficient for building up reserves necessary for meeting the ever rising prices of renewals or to face lean years with equanimity. If we are trying to get along with these small margins it is due to our profound faith in the continuous growth of our economy. Further it has to be remembered that the growth in the revenue receipts, which materialised during the current year, was of an exceptional nature. It so hap-

pened that improved traffic trends began simultaneously with imports of sufficient rolling-stock especially locomotives. By the next year we will only receive 8 main line and 5 shunting locomotives more. These would be insufficient. But our allocation for locomotives during the Second Plan has been completely exhausted. In the circumstances it would be difficult for us to exceed the current year's levels by more than 3 per cent.

INCREASE IN OTHER OBLIGATIONS

8. On the other hand our debt service charges, including the return on investments made by the Central and Provincial Governments in the form of capital-at-chage of the Railways, would continue to increase. These, together with direct development costs of higher levels of operations, would have to be met from additional revenue while reserves would have to be strengthened. Consequently, it is not possible to absorb fully the incidence of greater taxation or of exceptional expenditure like that caused by a general increase in wage and salary levels.

OPERATIONAL EFFICIENCY

9. I would like to assure the House that the situation with regard to economy and efficiency is constantly under review. In fact, apart from rehabilitation, the principal aim of the Second Plan outlays on the Railway has been modernisation. We are trying to provide improved signalling, better terminal and yard facilities, and also better track for faster movement of trains. All these measures are designed to improve asset utilization without corresponding increase in overheads. Unfortunately most of the planned outlays in these spheres have slow maturity and the various schemes of this nature will produce results in the coming years. On the whole the existing statistics of asset utilisation compare favourably with similar statistics obtaining in countries where conditions of working are similar. I might mention that it has been our experience that by the time improvements in efficiency show results in holding down cost levels other factors, like higher prices of stores, especially imported stores, intervene to offset these results. But for the attention paid to improving efficiency the expenditure levels would have been much higher than is the case at present.

10. It is in this general background of railway working that I am making the budget proposal for the next year. Before that I would like to deal with the revised estimates for the current year.

REVISED ESTIMATES, 1963-64

REVENUE RECEIPTS

11. The total revenue receipts of Pakistan Western Railway for the current year are estimated at Rs. 54 crores showing an increase of 4·24 crores over the budgeted figures of Rs. 49·76 crores. Additional passenger train services have brought in Rs. 1·14 crores. We have introduced 36 new passenger trains including 10 express trains during the current year. (*Cheers*) Numerous special trains were also run for Hajis, excursionists, marriage parties, and to clear extra rush on special occasions. Special trains were also run to transfer Government servants from Karachi to Islamabad who were being shifted in the fourth phase of the transfer. The balance of the additional revenues amounting to Rs. 3·10 crores have mainly accrued from increase in goods traffic. There has been greater import of wheat and cement, greater export of rice, and increased movement within the country of cotton, sugar, coal and coke, timber and molasses. The resumption of Afghanistan transit traffic has also contributed substantially to the earnings. The figures of wagons loaded during the current year constitute an all-time record of loading since Independence. A new monthly record was also created in March this year when over a lakh of wagons were loaded representing a daily average of about 3,500,

On 25th March this year the Railway loaded 4,147 wagons which is the highest loading for any day since independence (Hear, hear). I may mention that in spite of some additions to the wagon stock our resources have been taxed to the maximum during the year under review.

REVENUE EXPENDITURE

12. The Revised Estimates of expenditure are placed at Rs. 48·33 crores and show an increase of Rs. 5·01 crores over the Budget Estimates of Rs. 43·32 crores. The excess expenditure is mainly on account of excise duty on fuel oil, which resulted in an increase of Rs. 3 crores. Ordinary working expenses have also increased by Rs. 2 crores. The increased expenditure of Rs 2 crores on ordinary working expenses has been necessary in order to realise the increased earnings of Rs. 4·24 crores.

13. In all there has been net additional expenditure of Rs. 74 lakhs with the result that the net profit has been reduced from 3·30 crores to 2·56 crores, which includes a release of Rs. 2 crores from the Railway balance held by the Centre. It is proposed to distribute this net profit by making additional contribution of Rs. 59·26 lakhs to Improvement Fund and Rs. 1·97 crores to Depreciation Reserve Fund.

SIR I NOW PRESENT THE BUDGET ESTMATES 1964.65.

REVENUE RECEIPTS

14. For the year 1964-65 the revenue receipts have been estimated at Rs. 58·50 crores which shows an improvement of Rs. 4·50 crores over the Revised Estimates for the current year. (*Applause*) This increase is expected as a result of normal increase in traffic, at the rate of about 3%, which is expected to yield Rs. 1·5 crores. In addition, the new freight rates which will now come into force from 1st July, 1964, will yield another Rs. 1·50 crores. The increase in passenger fares mentioned by me earlier, which will also be effective from 1st July, 1964, are expected to yield another Rs. 1·5 crores.

REVENUE EXPENDITURE

15. The total Revenue Expenditure has been placed at Rs. 51·85 crores showing an increase of Rs. 3·52 crores over the Revised Estimates.

Ordinary working expenses are estimated at Rs. 41·30 crores showing an increase of Rs. 1·80 crores over the Revised Estimates of Rs. 39·50 crores. Out of this the new expenditure would be of the order of Rs. 64 lakhs. This would include expenditure of Rs. 9 lakhs on the new pay scales in respect of gazetted staff which have been announced recently. By announcing these pay increases the Government has nearly completed a process which was initiated with the announcement of Interim Relief for non-gazetted staff in August, 1962, effective from 1st July, 1962. The extra expenditure on account of increases in the salaries of non-gazetted staff, which were announced earlier, was of the order of Rs. 2·50 crores. The additional expenditure in respect of gazetted staff represents only 4% of the additional expenditure on non-gazetted staff. I may mention at this stage that the number of gazetted staff on the Railway is very small. Their ratio compared to non-gazetted staff being point four per cent only. In other words, there is only one officer to about 250 non-gazetted staff. The ratios mentioned by me show the excessive span of control of Railway Officers. Such an arrangement might have been justified at the time when the Railway Administration was concerned only with ordinary maintenance and operation. In the context of development, which entails planning, project

preparation. forward thinking, research, and other activities designed to achieve modernization and maximum operational efficiency, this ratio is proving highly inadequate.

The new expenditure proposals also involve expenditure on additional posts in various departments of the Railway which would cost Rs. 20 lakhs and which represents about 3% increase in the existing expenditure on such staff. Staff is also being provided for completed projects like the diesel-electric locomotive Backshop at Rawalpindi, and for the preparatory work in connection with new projects like the prestressed concrete sleeper factory and electric traction on Lahore-Khanewal Section. Provision of Rs. 5 lakhs has also been made for the purpose of undertaking a detailed study of the Accounting system. A project has been prepared for which substantial assistance from AID authorities is expected. The intention is to undertake a large scale "systems study,, and to introduce changes which will be conducive to the gradual introduction of mechanisation with a view to producing timely accounts especially those designed to assist the management. The remainder of the increase in ordinary working expenses would be mainly on account of greater expenditure on repair and maintenance, operations, fuel and stores, etc., in order to sustain the higher levels of working which are anticipated.

ADEQUATE PROVISION FOR DEPRECIATION

16. in order to ensure that adequate amounts are available for expenditure on replacelments and renewals it is necessary, to abandon the old formula of calculating the contriotion to Depreciation Reserve Fund at one-thirtieth of capital-at-charge. A detailed study is at present underway according to which depreciation is proposed to be calculated in future on the basis of the actual costs of various groups of assets with varying lives, which would necessitate calculation of depreciation at different rates for each group. However, pending the setting up of a new system it has been decided to appropriate from revenues the *actual* expenditure on account of depreciation as reflected in the Annual Development programme as well as in the amortization schedules of foreign loans which are being obtained for replacement and renewal purposes. It is further proposed to meet the entire expenditures on account of schemes chargeable to Improvemet Fund from the revenues in a particular year. In view of these decisions there would be more expenditure on account of depreciation to the extent of Rs. 90 lakhs, and on schemes financed from Improvement Fund to the extent of about Rs. 52 lakhs. There would also be additional expenditure of about Rs. 55 lakhs on account of increased interest payments on Foreign Loans. These expenditures would be partly offset by fluctuations under suspense and Credits so that the total additional expenditure under these head would be Rs. 1·72 crores. This together with the increased expenditure of Rs. 1·80 crores in ordinary working expenses would result in a total increase of Rs. 3·52 crores in the total revenue expenditure.

SURPLUS

17. The gross profit for the next year is estimated at Rs. 6·6 crores. After paying interest on the Central and Provincial investments which will amount to Rs. 5·17 crores the net profit or surplus would stand at Rs. 1·48 crores. It is proposed to utilise the entire surplus as additional contribution to Depreciation Reserve Fund to provide for increased outlays from that Fund in the coming years.

DEVELOPMENT PROGRAMME.

18. The Revised Estimates for Development Expenditure stand at Rs. 23·70 crores showing an increase of Rs. 2 crores on the Budget

Estimates of Rs. 21·70 crores. The increased expenditure is mainly on account of rolling-stock to the extent of Rs. 121 lakhs and engineering and structural works to the extent of Rs. 93 lakhs partly offset by shortfalls on account of less expenditure on plant and machinery and bridge works.

19. The Budget Estimates for the next year provide for an outlay of Rs. 25 crores out of which about 23 crores would be on on-going schemes. In the Project Estimate which was approved by the Assembly last year a provision of Rs. 31. 46 crores was made for the coming year. However, we are going to incur less expenditure to the extent of Rs. 6.46 crores during the next year mainly for the reason that the approved plan outlays do not provide for any more sums to be spent on Railway schemes. Our expectation that our allocation would be increased in accordance with our absorption capacity has not materialised to the full extent.

FOREIGN LOANS

20. The proposed outlay of Rs. 25 crores includes external expenditure of Rs. 14.40 crores out of which foreign loans to the extent of Rs. 14.34 crores are available or under negotiation. The balance amount of Rs. 6 lakhs represents initial expenditure on two new schemes which are under consideration at present. One of these schemes is for the introduction of electric traction on the Lahore-Khanewal Section which has been approved by the National Economic Council on the 9th May. Another scheme is for the setting up of a Carriage Building Factory at Moghalpura whih is still awaiting approval. The question of financing the foreign expenditure on these two schemes is separately under consideration.

PHYSICAL TARGETS.

21. The Developmeat Programme comprises two projects. Ono is for New Constructions on which an outlay of Rs. 121 lakhs is proposed during the next year which is all in respect of on-going schemes. A sum of Rs. 60 lakhs will be spent on the first phase of Karachi Circular Railway connecting Wazir Mansion (Khadda) with Drigh Road which will be opened for passenger traffic within the next few months. Provision of Rs. 30 lakhs has been made on the scheme for the conversion of metre-gauge section between Hyderabad and Mirpur Khas to broad-gauge. Another provision of Rs. 30 lakhs has been made for the construction of a small line of about 48 miles linking Kot Adu with Dera Ghazi Khan on the other side of the river Indus which will pass over the Taunsa Barrage. (Applause).

22. The other project comprises Open Line Works. In this project provision of Rs. 13·13 crores has been made for the procurement of rolling-stock, 4·14 crores for track renewals. 4·97 crores for engineering and structural works. 78 lakhs for plant and machinery and 75 lakhs for bridge works.

Under the rolling-stock programme 5 shunting locomotives. 196 new coaches, and 1,650 wagons would be procured. The 196 new coaches include 70 third class coaches which would have three-tier berths for providing sleeping accommodation.

24. The Track Renewal programme envisages 324 miles of rail renewals and 490 miles of sleeper renewals. This includes the work of renewal and strengthening the track between Karachi and Lala Musa by

providing 100 lb. rails in place of 90 lb. rails. A start is also being made for providing welded rail joints on the improved track section between Raiwind and Khanewal. This measure is designed to increase passenger comfort as well as to decrease maintenance expenditure and to prolong track and rolling-stock life. Provision has also been made for the procurement of track material for an additional scheme for renewal of 100 miles of track which was sanctioned some time back over and above the plan outlays of the Railway. A scheme for the installation of a factory for the manufacture of pre-stressed concrete sleepers which was initiated in 1962, and which has recently been finally allocated to the Railway, is being progressed. This factory is expected to be installed by the middle of 1965, with technical assistance from West Germany, and will be capable of producing 200 thousand sleepers per year. (*Applause*).

25. Under the Engineering and Structural Works Programme the main emphasis is being placed on modernisation of signalling, while improvement and expansion of line capacity works are designed to enhance operational efficiency. There is also a programme for the rehabilitation and expansion of workshop facilities. Signalling works are designed to provide various standards of signalling in different sections of the Railway in the light of traffic density It is intended to provide all-relay interlocking at 13 stations on Pano Akil-Rahimyar Khan Section, at 14 stations between Landhi and Kotri and at Badami Bagh. It is also proposed to install tokenless block working at 16 stations between Shahdara Bagh and Lala Musa, at 35 stations on the Rohri-Sukkur and Khanewal-Raiwind Section, at 15 stations on Chak Lala-Domeli Section, and at 8 stations on Singla Hill-Chak Jhumra, and Shahdara Bagh-Sheikhupura Sections. In addition track circuiting of a number of stations on the system is being undertaken. These works are being carried out with the assistance of a foreign firm. The intention is to start the manufacture of latest signalling equipments within the premises of the Telephone Factory at Haripur. Procurement of material and its processing has been in progress. Installation of the equipment at site has also been taken in hand and is expected to be completed by the end of the next financial year.

Installation of improved signalling with full interlocking, and remodelling of a number of station yards of important Junction stations has been completed. The remodelling work in Rohri and Hyderabad yards is in progress. Another important work which was recently completed was one connected with improvement in line capacity of Kotri Dadu Section and Habib Kot-Jacobabad Section. These sections have been improved by raising the formation, strengthening the bridges, and providing additional water-ways. In addition 2 new "B" Class crossing stations were opened and 2 "D" Class stations were converted into "B" Class crossing stations. It is proposed to carry out a number of similar works during the forthcoming year.

SOME IMPORTANT SCHEMES

26. I would like to say a few words at this stage about some of the important schemes. First and second phase of a heavy repair shope for diesel-electric locomotives will be completed by December, 1964. (*Hear hear*) This shop has been planned and designed by Railway engineers without engaging foreign consultants (*Cheers*) and is being constructed at a cost of Rs. 1·21 crores. The facilities as provided will be sufficient for taking care of heavy repairs of 200 locomotives on the line.

The new Division opened at Sukkur has started functioning from September, 1963. The work on the construction of staff quarters has been completed while the work on the construction of the office building is expected to be completed by the end of 1964. Meanwhile, temporary office accommodation has been made available.

A new Railway Hospital comprising 122 beds is coming up at Rawalpindi and is expected to be completed by the middle of 1965. (*Applause*).

An Apprentice Training Centre at Moghalpura which is being constructed at a cost of Rs. 17·5 lakhs is expected to be completed by the end of this year. It consists of a school for theoretical instruction, a workshop for practical training and a hostel. The Training Centre is planned to turn out 300 trade apprentices and 100 apprentice mechanics each year which is approximately the annual requirement of the Railway.

A new Chemical and Metallurgical Laboratory which is under construction near the Moghalpura Workshops is also expected to be completed by December, 1964. This will replace the existing laboratory which has inadequate facilities and is unable to meet the greatly increased demands resulting from dieselization and expansion of indigenous industries requiring an increasing number of tests to be carried out.

A new bridge on the Sukkur Channel on the Rohri-Jacobabad Section is expected to be taken in hand in the second half of 1964 at a cost of Rs. 55 lakhs. Sub-soil investingations have already been completed.

EFFORTS PRAISED

27. On the whole I am pleased to report that the Railway has furnished a good example of proper and timely expenditure of the allocations made to it during the Second Plan. The capacity of the Raliway for absorbing foreign aid and for meeting its targets has drawn favourable comments from all concerned including the Planning Commission and the World Bank (*Applause*). Two new schemes outside the Plan were sanctioned during the last year and these have been progressed sufficiently.

SURVEYS

28. Though the expenditure on surveys for the construction of new lines is met from revenues yet the results of these surveys vitally affect the development programme. A number of surveys were undertaken during the current year of which the more important ones are of Amruka-Wasawewala rail link, Spezand-Digari rail link, Tando Mohd. Khan-Moghalbin rail link and Jhol-Sinjhoro rail link. Another survey which has been completed is for assessing the capital cost involved in improving the existing Dera Nawab Sahib Panjnad Canal Siding and making it fit for public carriage of passengers and also to reassess its financial prospects. The first and the last named surveys are financially justified and the schemes are being included in the Third Five-Year Plan. The Work on Amruka-Wasawewala rail link will be started during the next financal year for which funds will be provided. The work on remaining surveys is either in progress or the survey reports are under examination.

I may mention here that there has been a great demand for provision of new rail links and proposals for 21 new rail links have so far been received, a number of which originated from Members of this House. A Committee was appointed in order to examine each proposal and to

determine the *prima facie* justification before detailed traffic and engineering surveys could be carried out in respect of any of these proposals. The Committee has completed its work.

PASSENGER AMENITIES AND STAFF WELFARE

29. The bulk of development expenditure has of necessity to be earmarked for renewal and replacement of existing assets in view of the heavy backlog on this account inherited by us from the last Great War. Some additions to capital assets to cater for increasing traffic have also to be made. The Plan allocation for the Railway has proved inadequate for meeting the additional traffic being generated by the overall Development of the Programme of the country. Consequently the expenditure on amenities to passengers, as also on staff welfare, is perforce restricted. The new schemes of passenger amenities which will be taken up during the next year would cost about Rs. 46 lakhs out of which the expenditure to be incurred during the next year would be Rs. 21 lakhs. The cost of the new schemes of staff welfare which will be started during the next year would be Rs. 162 lakhs of which the expenditure to be incurred during the next year would be about 25 lakhs. Apart from these there would be substantial expenditure in respect of on-going schemes. The expenditure on schemes of passenger amenities which will be incurred during the next year would be about Rs. 22 lakhs and on schemes of staff welfare Rs. 70 lakhs. In addition provision for an outlay of Rs. 42 lakhs has been made in the Revenue Estimates under these heads. In all the total outlay during the next year would be about Rs. 180 lakhs which works out to about 7% of the total development programme.

An effort has been made to increase the level of expenditure under these heads in the areas served by Branch Lines. However, it has to be appreciated that the main concern of the Railway is to provide facilities in accordance with the demands of traffic. In this respect the Railway differs from other departments of Government in so far as the latter can and do allocate more funds for the development of the underdeveloped areas, while the Railway can spare funds for the underdeveloped areas only after it has been able to meet its obligations for carrying traffic at the points where such traffic is offered. Nevertheless, the Railway plays a vital role in the economic growth of the underdeveloped areas after those areas are able to generate a demand for more traffic as a result of the outlays from the General Revenues which are being progressively stepped up in such areas. Within the frame work of these limitations the Railway will continue to divert more funds for providing railway facilities for the growth of underdeveloped areas.

30. The new schemes of passenger amenities include provision for shelters on station platforms at 25 stations, platforms at 4 stations, waiting halls for third class passengers at 12 stations waiting rooms for Inter Class passengers at 3 stations, flush type latrines at 6 stations, water coolers at 13 stations, and for electric fans, benches and bathing facilities at a number of stations. It is also proposed to electrify 50 stations during the coming year.

The new schemes of staff welfare include provision for rest houses and rest shelters at 10 stations, running rooms at 4 stations, canteens at 3 stations, clubs and institutes at 5 stations, medical facilities at 6 stations and schools at 9 stations. In order to meet the requirements of staff posted at roadside stations 15 broad-gauge mobile dispensaries will be placed in service. One narrow-gauge mobile dispensary is already in service. It is also proposed to electrify staff quarters at some stations and to provide

ceiling fans in certain type of staff quarters at a few stations. Street lighting would also be provided in Railway colonies at certain stations. An expenditure of Rs. 18 lakhs would be incurred on providing Class III and Class IV quarters, and replacement of some kutcha quarters and gang huts.

LABOUR-MANAGEMENT RELATIONS

31. On the whole the year has witnessed improved Labour-Management relations.

CONCLUDING REMARKS

32. Sir, before I conclude I would like to thank the Members of the House for their patient attention to what I have stated. I have no doubt that the Budget proposals would receive dispassionate consideration of this august House for the reason that the Railway is a national asset which serves all members of the public with equal courtesy and diligence. Let us all join hands in improving the efficiency of the Railway by making constructive suggestions and by taking a charitable view of the shortcomings which are bound to occur to some extent in any organisation of the size and complexity of the Pakistan Western Railway.

I would also like to convey my thanks to the Railwaymen, officers and staff alike, for the unremitting toil and devotion to duty displayed throughout the year by them which enabled the Railway to maintain a very high standard of service.

At this Stage I would like to thank the Finance Secretary who has helped us in the preparation of the Budget. In the end I wish to acknowledge the debt that the Railway owe to the President. For the proper functioning of a large and sensitive organisation like the Railway the interest that the President has taken in the problems of the Railway from time to time plays vital part. Moreover, the improved working of the Railway and the good results which have materialised owe a great deal to the Governor who has not spared himself in giving necessary guidance, and in maintaining personal vigilance. The help that comes from him has been a constant source of strength and encouragement to me and the Railway Administration. Thank, your (*Prolonged applause*).

THE SUPPLEMENTARY BUDGET STATEMENT (RAILWAY) FOR THE YEAR 1963-64 (*Presentation*)

Mr. Speaker: Railway Minister to present the Supplementary Budget Statement (Railway) for year 1963-64.

Minister of Railway (Mr. Muhammad Khan Junejo): Sir, I present the Supplementary Budget Statement (Railway) for the year 1963-64. The Demands included therein are made on the recommendation of the Governor.

THE SUPPLEMENTARY BUDGET STATEMENT (GENERAL) FOR THE YEAR 1963-64 (*Presentation*)

Mr. Speaker: Finance Minister to present the Supplementary Budget Statement for the year 1963-64.

Minister of Finance (Sh. Masood Sadiq): Sir, I rise to present the Supplementary Budget Statement (General) for the year 1963-64.

Mr. Speaker: Before I adjourn the House for tomorrow I want to point out one thing that we are having general discussion on the Railway Budget day after tomorrow. I would, therefore, like that both the Leader of the House and the Leader of the Opposition should give me names of the Members who want to participate in the general discussion so that there may be a fair distribution of time.

The House stands adjourned to meet at 8·30 a. m. tomorrow.

(*The Assembly then adjourned till 8·30 a. m. on Wednesday, the 10th June*, 1964)

2966 PLA—600—SGPWP Lahore

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

SIXTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Wednesday, the 10th June, 1964

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-35 a.m. of the Clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ
وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ
يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ط فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ج فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ
رَبُّكُمُ الْحَقُّ ج فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ج فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝
كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝
قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ط قُلِ اللّٰهُ
يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝

پ ۱۱ — س ۱۰ — ع ۹ — آیات ۳۱ تا ۳۴

(اے پیغمبر) لوگوں سے کہو کہ تم کو آسمان و زمین میں رزق کون دیتا ہے۔ وہ کون ہے جس کے قبضے میں تمہارا سننا اور دیکھنا ہے اور کون بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے اور کون دنیا کے کاموں کا انتظام کرتا ہے تو فوراً کہینگے کہ اللہ تو ان سے کہو کہ پھر تم اللہ سے ڈرتے کیوں نہیں یہی اللہ درحقیقت تمہارا پروردگار ہے پھر بتلاؤ حق کے جان لینے کے بعد اسے نہ ماننا بے راہی تو اور کیا ہے پھر منہ پھیرے کدھر جاتے ہو۔ (اے پیغمبر) اسی طرح تمہارے پروردگار کا فرمان ان لوگوں پر صادق آگیا جو باہر ہو گئے ہیں کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ (اے پیغمبر) ان سے پوچھو کہ بھلا تمہارے شریکوں میں کون ایسا ہے کہ مخلوقات کو ابتداً پیدا کرے اور پھر اس کو دوبارہ بنائے کہدو کہ اللہ ہی پہلی بار پیدا کرتا ہے اور پھر وہی اس کو دوبارہ پیدا کرے گا پھر تم کہاں اکسے جا رہے ہو۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

QUARTERS PROVIDED TO DIFFERENT CATEGORIES OF RAILWAY STAFF AT NAROWAL RAILWAY STATION

*6718. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) the number of different categories of staff at the Narowal Railway Station ;

(*b*) the number of quarters provided to different categories of Railway staff at the said Railway Station alongwith the number which are proposed to be provided during 1964-65 ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر لکشمن سنگھ) :

(الف) مختلف زمرہ جات میں نارووال ریلوے سٹیشن پر تعینات عملہ کی کل تعداد ۱۱۸ ہے ۔ ایک گوشوارہ جس میں عملہ کی درجہ وار اور زمرہ وار کیفیت موجود ہے بطور ضمیمہ ,,اے'' منسلک ہے ۔

(ب) نارووال سٹیشن پر تعینات عملہ کی کل تعداد جو کہ کوارٹروں میں رہتے ہیں ۴۷ ہے ۔ ضمیمہ ,,اے'' کے منسلکہ گوشوارہ میں کوارٹروں کی تقسیم زمرہ وار درج ہے ۔ کچھ زاید کوارٹر ۶۵-۱۹۶۴ء کے دوران مہیا کئے جائینگے اور ان کی صحیح تعداد کا تصفیہ اس سال کے فنڈز متعین ہونے کے بعد کیا جائے گا ۔

NUMBER OF RAILWAY STAFF IN DIFFERENT CATEGORIES AT NAROWAL RAILWAY STATION AND THOSE PROVIDED WITH RAILWAY QUARTERS.

CLASS III STAFF.

S. No.	*Designation.*	*Strength of staff*	*Staff provided with quarters.*
1.	Traffic Inspector. ...	1	1
2.	Station Master.	1	1
3.	Assistant Station Masters.	3	3
4.	Chief Booking Clerk.	1	—

S. No.	Designation	Strength of staff	Staff provided with quarters.
5.	Chief Goods Clerk.	1	—
6.	Head Ticket Collector.	1	—
7.	Ticket Collectors.	5	—
8.	Booking Clerks.	4	—
9.	Goods Clerks.	1	—
10.	Signaller.	1	—
11.	Trains Clerk	1	1
12.	Assistant Station Master (Rest Giver)	1	1
13.	Station Master (Rest Giver).	1	—
14.	Booking Clerk (Rest Giver).	1	—
15.	Special Ticket Examiner (Grade—II)	7	—
16.	Shunters.	2	2
17.	Firemen.	2	2
18.	Permanent Way Inspector	1	1
19.	Works Clerk.	1	1
		36	13

CLASS IV STAFF.

1.	Shunting Jamadar	2	2
2.	Shunting Porters	5	—
3.	Pointsmen.	20	6
4.	Luggage Porters	3	1
5.	Lamp man	1	1
6.	Box Porter	1	1
7.	Gatemen	4	4
8.	Sweepers	6	1
9.	Running Room Cooks.	2	1
10.	Running Room Bearers.	4	1

S. No.	Designation	Strength of staff	Staff provided with quarters.
11.	Watermen	2	4
12.	Van Porters	8	2
13.	Carriage & Wagon Cleaners.	2	—
14.	Carriage and Wagons Bhisties.	2	—
15.	Pump Engine Driver.	1	1
16.	Pump Engine Cooly.	1	1
17.	Shutting Jamadar	1	—
18.	Cabinmen.	2	—
19.	Khalasi	1	—
20.	Blacksmith.	1	1
21.	Hammerman.	1	1
22.	Bellowman	1	—
23.	Head Watchman.	1	1
24.	Watchmen.	6	3
25.	Trollymen.	4	4
		82	34

Total Class III Staff.	...	36
Total Class IV Staff.	...	82
Total	...	118

Total No. of Class III Staff provided with railway quarters.	...	13
Total No. of Class IV Staff provided with railway quarters.	...	34

PAYMENT OF OVERTIME WAGES TO THE EMPLOYEE OF RAILWAY STEEL WORKSHOP, MOGHALPURA

*6722. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Railways be pleased to state the amount paid as overtime wages to each employee of

the Railway Steel Workshop, Moghalpura, during 1961-62. 1962-63 and 1963-64 upto date with the names of the first ten persons who received the largest amount as overtime wages ?

Parliamentary Secretary (Mr. Laxman Singh) : The Railway Steel Shop, Moghalpura, has a strength of 2,146 employees. Figures of overtime earned by each one of such large number of staff, during the last 33 months, will have to be compiled from voluminous records which work cannot be completed within the time available. Consequently the information called for cannot be furnished. However, if desired, all the relevant records can be made available scrutiny.

Names of 10 employees who earned the largest amounts of overtime, during the said period, are given below :—

(1) Mr. Tahir Akhtar, Senior Chargeman, Rooling Mills.

(2) Mr. Muhammad Sharif, Senior Chargeman, Rolling Mills

(3) Mr. Abdul Haque, Senior Chargeman, Rolling Mills.

(4) Mr. Muhammad Saleem, Senior Chargeman, Inspection.

(5) Mr. Muhammad Hussain, Mistry, Inspection.

(6) Mr. Abaidullah, Mistry, Transport.

(7) Mr. Manawar Hussain, Mistry, Electric.

(8) Mr. Zia-ud-Din, Electric Fitter.

(9) Mr. Habib Ullah, Chargeman, Mason.

(10) Mr. Ahmed Din, Chargeman, Steel Shop.

چودھری محمد ابراھیم—جناب والا۔ اگر تمام ایمپلائز کے لئے جو اوور ٹائم دیا گیا ھے اس کی تفصیل اس وقت فراھم کرنا ممکن نہیں ھے تو کم از کم ان ایمپلائز کے لئے تو ممکن ھو سکتا ھے کہ ان کو کتنا اوور ٹائم دیا گیا ۔ جواب سے صرف اتنا معلوم ھوتا ھے کہ اوور ٹائم دیا گیا ھے ۔

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جنیجو)—اس کی کاپی میرے پاس موجود ھے ۔ میں ممبر صاحب کو دیدیتا ھوں ۔

(اس مرحلے پر وزیر ریلوے نے ایک کاپی معزز ممبر کو دیدی)

PURCHASE OF CERTAIN MATERIALS BY RAILWAY STEEL SHOP MOGHALPURA

***6723 Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) the quantities of the following materials purchased by the Railway Steel Shop, Moghalpura, together with their cost during 1961-62, 1962-63 and 1963-64 upto date ;

(*i*) Ducopaint, (*ii*) Linseed Oil, (*iii*) Kerosene Oil, (*iv*) Spirit, (*v*) Petrol, (*vi*) Fireclay Bricks, (*vii*) Ordinary Bricks ;

(*b*) the uses to which the said materials have been put in the said shop ?

Parliamentary Secretary (Mr. Laxman Singh) : (*a*) The Manager, Steel Shop, is not authorized to purchase the items of material under reference. These items were purchased and supplied by the Stores Department except for ordinary bricks which were supplied by the Engineering Department.

Out of supplies received, quantities consumed in 1961-62, 1962 63 and 1963-64 (up to February 1964) together with their costs were as follows :—

		Year	*Quantity*		*Cost (Rs.)*
(*i*) Duco paint.	...	1961-62	6.75	gallons	124.15
		1962-63	10.50	"	193.35
		1963-64 (upto February)	7.25	"	144.48
(*ii*) Linseed Oil	...	1961-62	702	gallons	8,950.50
		1962-63	811	"	10,340.25
		1963-64 (upto February)	791	"	10,084,75
(*iii*) Kerosene Oil.	...	1961-62	1443	gallons	1,713.50
		1962-63	1556	"	1,847.75
		1963-64 (upto February)	1139	"	1,352,56
(*iv*) Spirit	...	1961-62	77	gallons	466.62
		1962-63	92	"	557.52
		1963-64 (upto February)	65	"	393.90

	Years	Quantity	Cost (Rs.)
(v) Petrol. ...	1961-62	1759 gallons	5,715 94
	1962-63	2009 "	6,645.44
	1963-64 (upto February)	1238 "	4,023.50
(iv) Fireclay bricks. ...	1961-62	27,131	8,802.00
	1962-63	31,308	9,990.00
	1963-64 (upto February)	27,487	8,760.00
(vii) Ordinary bricks ...	1961-62	10,000	530.00
	1962-63	2,97,950	15,794.00
	1963-64 (upto February)	2,14,500	11,369.00

(b) Purposes for which the said items of material were used are given below :—

Material.	*Purpose for which used.*
(i) Duco paint.	(a) Painting of tables, cupboards and other equipment of the analytical laboratory.
	(b) Painting of the bodies of motor trucks used for transport of material by Steel Shop.
(ii) Linseed Oil.	(a) Mixing paints used for marking of raw material and manufactured steel items.
	(b) Providing corrosion resistant coat for finished steel products from Steel Shop.
(iii) Kerosene Oil.	(a) Manufacture of fireclay refractory bricks.
	(b) Cleaning components of machine tools, motor parts and foundry patterns.
(iv) Spirit.	(a) Chemical analysis.
	(b) Making insulating varnish.
	(c) Polishing office and shop furniture.
	(d) Cleaning certain components of machinery.

(*v*) Petrol.	(*a*) Operating motor trucks, mobile cranes and fire pumps.
	(*b*) Cleaning of certain components of motor engines and electric motors.
(*vi*) Fireclay bricks.	Repairs to the lining of certain furnaces in the Steel Shop.
(*vii*) Ordinary bricks.	(*a*) Increasing the height of and repairs to the roof of core shop.
	(*b*) Repairs to 11" mill floor.
	(*c*) Construction of bins.
	(*d*) Protection wall around oil tank storage.
	(*e*) Brick soling for cooling pit of mills.
	(*f*) Raising foundations of machines and floor area of machine shop.
	(*g*) Construction of Roads for internal transport.
	(*h*) Repairs to drains.
	(*i*) Repairs to brick floors.
	(*j*) Construction of floor and wall of rest shed.
	(*k*) Repairs to rolling mill and its flue-ways.
	(*l*) Construction of foundation for electric furnace.
	(*m*) Construction of petrol storage room.
	(*n*) Construction of the foundation for heavy duty roll turning lathe.

APPOINTMENT TO SELECTION POSTS IN SUBORDINATE OFFICES OF DEPUTY SUPERINTENDENT WORKS, P. W. R, MOGHALPURA

*6724. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) the names of persons who have not been selected by the competent authority for appointment against selection posts but have been appointed to officials in selection posts on *ad hoc* basis in the subordinate offices of Deputy Superintendent, Works P. W. R., Moghalpura together with the dates from which the said persons are officiating ;

(*b*) whether it is a fact that the C. M. (P) Lahore issued letter No. 803-N/118-XII (E. VI), dated 27th April 1963 directing regularisation of the said appointments not to fill in the said posts without regular selection in future ; if so, whether the directions contained in the said letter were complied within any case ?

Parliamentary Secretary (Mr. Laxman Singh) : (*a*) The names of employees who are officiating in slection posts, pending regular selection, under the Divisional Superintendent (Workshops) P. W. Railways, Moghalpura, are given in Annexure 'A'.

(*b*) It is correct that instructions were issued but it was realised that exigencies of service may warrant filling up vacancies in certain cases on an *ad hoc* basis pending regular selection Consequently, the Divisional Offices were authorised to make officiating arrangements for a total period of 2 months only and for longer periods, if warranted under special circumstances, after obtaining the approval of the competent authority.

In all cases mentioned in the reply to part (*a*) of the question, permission of the competent authority was duly obtained by the D. S. Workshops.

Serial No.	Name	Post in which officiating	Date from which officiating	Remarks
1	2	3	4	5
1	Mr. Siraj Din	... Senior Chargeman, Electrical, General Repair Shops.	13th July 1962	... There was noneavailable on the approved list of Senior Chargeman. Mr. Siraj Din, being the senior most man was, therefore, promoted from 13th July 1962, pending selection. The number of Senior Chargemen who qualified in the selections held on 11th December 1962, 14th December 1963 and 2nd January 1964, for promotion as Senior Chargemen, was short of the actual number of vacancies Mr. Siraj Din accordingly continues to officiate as Senior Chargeman, as a local measure, pending regular selection.
2	Mr. Muhammad Khurshid Afzal.	Assistant Chargeman Electrical, Test and Meter Shop.	11th February 1963.	Under the rules, Posts of Assistant Chargemen are to be filled from amongst those B Class Apprentices who have successfully completed their training. In absence of requisite number of qualified apprentices, vacancies had to be filled locally. Vacancies are being advertised in the Press, and until adequate number of qualified personnel became available, the *ad hoc* arrangements have to continue.
3	Mr. Muhammad Iqbal Maroof.	Assistant Chargeman, Electrical A. and R.	2nd May 1963	

4	Mr. Maqbool Hussain.	Junior Chargeman, Electrical, Power House.	Ist November 1963.	These staff were promoted as a stop-gaparrangement. Selections have since been made on 27th April 1964 and 4th May 1964. As soon as the results of the successful candidates are announced, the local arrangements made, will be re-adjusted appropriately.
5	Mr. Abdul Latif	Ditto	15th May 1961	
6	Mr. Ilyas Ahmad	Junior Chargeman, Electrical, Diesel	13th April 1962	
7	Mr. Muhammad Mobin ...	Junior Chargeman Electrical A. & R,	18th July 1963	
8	Mr. Abdul Majid.	Senior Chargeman, Mechanical...	4th February 1963	These employees are officiating against leave Vacancies and since selections can only be held against permanent vacancies, there is no alternative but to continue with the present arrangements.
9	Mr. Abdul Hamid.	Senior Chargeman, Moulder.	9th September 1963	
10	Mr. Nawab Khan.	Clerk, Grade IV ...	28th March 1961	These staff have been promoted in an *ad hoc* arrangement and are likely to be replaced soon by the staff who qualify in the selection which is proposed to be conducted shortly. Selection could not be held earlier as a number of issues raising pertinent questions of policy had to be sorted out before selection was actually held.
11	Mr. Fazal-ur-Rehman.	Ditto	28th March 1961	
12	Mr. Abdul Waheed.	Ditto	17th July 1962	
13	Mr. Asghar Ali Qureshi.	Clerk Grade	10th February 1964.	
14	Mr. Intizam Ali	Ditto	2nd June 1962	
15	Mr. Ghulam Qadir	Draftsman, Grade V	20th February 1958.	
16	Mr. Abdul Rehman.	Draftsman Grade VI	20th March 1958.	

DEVELOPMENT PROJECTS SANCTIONED FOR BAHAWALPUR DIVISION DURING THE PERIOD FROM 1ST JANUARY 1962 TO 31ST DECEMBER 1963

***6815. Chaudhri Muhammad Ali :** Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) the number of development projects sanctioned for Bahawalpur Division during the period from 1st January 1962 to 31st December 1963 alongwith estimated cost of each project ;

(*b*) the amount spent on each of the said project up to 31st December 1963 ;

(*c*) in case there is any difference between the amount sanctioned in the budget and the amount actually spent on the abovesaid project reasons therefore ;

(*d*) whether the work on the above said project was taken in hand at the scheduled dates; if not, reasons therefor and the action Government intend to take against the officials responsible for the delay ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر لکشمن سنگھ) :

(الف) مورخہ یکم جنوری ۱۹۶۲ء تا ۳۱ دسمبر ۱۹۶۳ء کے دوران بہاولپور سول ڈویژن کی حدود میں واقع رقبہ کے لئے ایک سو ڈویلپمنٹ پراجیکٹوں کے لئے منظوری ہوئی تھی ۔ پراجیکٹوں کے نام بمعہ تخمینہ کی لاگت اور دوسرے کوائف منسلکہ گوشوارہ* کے ضمیمہ ''اے'' میں درج ہیں ۔

(ب) مذکورہ پراجیکٹوں پر ۳۱ دسمبر ۱۹۶۳ء تک جو رقم خرچ ہوئی منسلکہ ضمیمہ ''اے'' کے کالم ۵ میں درج ہے ۔

(ج) ۱۹۶۲ء اور ۱۹۶۳ء کے سالوں کے بجٹ میں مقرر کی ہوئی رقموں اور مذکورہ سالوں میں پراجیکٹوں پر اصل خرچ شدہ رقموں کے فرق کی وجوہات منسلکہ ''اے'' کے کالم ۶ میں درج ہیں ۔

---

*Please see Appendix I at the end.

(د) پراجیکٹوں پر چند ناقابل علاج صورتوں کے علاوہ معینہ میعاد کے مطابق کارروائی شروع کی گئی تھی - بدیں وجہ ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا -

چودھری محمد علی—جناب والا - پچھلے بجٹ سیشن میں یعنی ۱۹۶۳-۶۴ء میں بہاول نگر فورٹ عباس برانچ ریلوے لائن بچھانے کی سکیمیں منظور کی گئی تھیں - ان میں کچھ شروع کی گئی ہیں اور کچھ چھوڑ دی گئی ہیں اور وہ ادھوری پڑی ہیں - میں وزیر متعلقہ سے پوچھتا ہوں کہ اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے -

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جینجو)—جناب والا - جتنی بھی سکیمیں ہیں ان کی ہر ایک کی تفصیل دی گئی ہے - کہ کون کون سی مکمل ہے اور کون کون سی نامکمل ہے - آپ کسی خاص سکیم کے متعلق پوچھیں کہ وہ مکمل ہوئی ہے یا نہیں - میں اس کا جواب دے دونگا -

چودھری محمد علی—جناب والا - ہارون آباد کا مسافر خانہ - فورٹ عباس کی ریلوے حدود میں ایک پختہ سڑک -

وزیر ریلوے—ایٹم نمبر کیا ہے -

چودھری محمد علی—ایٹم نمبر تو نہیں ہے -

وزیر ریلوے—بہاولپور ڈویژن کی پوری تفصیل دی ہے - ان میں کون سی ایٹم کے سلسلہ میں سوال کر رہے ہیں -

چودھری محمد علی—ہارون آباد کے مسافر خانہ کے متعلق پوچھ رہا ہوں کہ اس کا کام شروع کر کے چھوڑ دیا گیا ہے -

وزیر ریلوے—یہ آپ کے سوال میں شامل نہیں ہے اس لئے اس کا جواب نہیں مل سکتا -

مسٹر محمد اکبر خان کانجون—جناب والا - پھر یہ سکیم کیسے شروع کی گئی ہے -

وزیر ریلوے—بہاولپور کی تمام تفصیلات فراہم کی گئی ہیں - ان کے متعلق اگر کوئی ہے تو اس کا جواب دے سکتا ہوں -

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر - محترم چودھری محمد علی صاحب نے جو اس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں فرمایا ہے کہ ہارون آباد کے مسافر خانہ کی تعمیر شروع کی گئی اور جناب وزیر متعلقہ نے فرمایا ہے کہ یہ سکیم میں شامل نہیں ہے - وہ اس بات پر روشنی ڈالیں کہ جب یہ سکیم میں شامل نہ تھا - تو کام کس طرح شروع ہو گیا -

Minister of Railways: Construction of Police out-Post at Haroonabad ?

Mr. Speaker: What is it ?

Minister of Railways: No. 9, 'Construction of a Police out Post at Haroonabad'. I want to know whether the supplementary relates to this item or to some other one.

مسٹر سپیکر—یہ حمزہ صاحب تو نہیں فرما سکینگے چودھری محمد علی صاحب کے متعلق فرمائینگے - چودھری صاحب آپ یہ فرمائیں کہ آپ کا سوال جو تھا یہ پولیس فورس ہارون آباد کے متعلق تھا - آپ نے غالباً مسافر خانے کے متعلق سوال کیا تھا -

چودھری محمد علی—تمام برانچ لائن فورٹ عباس کے متعلق ہے - میں اس کے متعلق عرض کرونگا کہ یہ سکیم فورٹ عباس میں پلیٹ فارم کو پختہ کرنے کی تھی اور ایک سڑک شہر سے لے کر ریلوے حدود کے اندر سٹیشن تک بنانے کی تھی - فورٹ عباس پلیٹ فارم جو تھا وہ مکمل کر دیا ہے اور سڑک جو تھی وہ شروع کر کے ادھوری چھوڑ دی گئی ہے- اس طرح ہارون آباد میں بھی ایک مسافر خانہ تھا -

مسٹر سپیکر—چودھری صاحب ایک ایک کر کے سوال پوچھیں - تمام تفصیلات کے متعلق اگر پوچھیں گے تو جواب صحیح نہیں مل سکیگا -

مسٹر محمد اکبر خاں کانجون---جناب والا ۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ سکیم شروع کر کے چھوڑ دی گئی ہے اور وہ ادھوری پڑی ہے ۔ ایسی متعدد سکیمیں ہیں جن کو شروع کر کے چھوڑ دیا گیا ہے ۔

وزیر ریلوے---جناب والا ۔ جو بھی سکیم ادھوری رہ گئی ہے اس کی تفصیل مجھے دیدیں ۔ ہم اس کو پوری کر دینگے ۔ کوئی بھی سکیم درمیان میں نہیں چھوڑینگے ۔

LATE ARRIVAL OF TRAIN RUNNING ON BAHAWALNAGAR-FORT ABBAS BRANCH LINE AT FORT ABBAS

*6816. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Railways be pleased to state : -

(*a*) whether it is a fact that the train running on Bahawalnagar-Fort Abbas Branch Line, which leaves Bahawalnagar at 8-15 p.m. does not often reach Fort Abbas in time ;

(*b*) whether it is a fact that the later arrival of the said train at Fort Abbas Railway Station is mainly due to the neglect of duty and carelessness on the part of the running staff *i. e.*, Driver, Guard and Special Ticket Examiner ;

(*c*) whether it is a fact that the said staff usually keeps the said train stationed at Harunabad Railway Station for more than one and a half hour ;

(*d*) whether it is a fact that the said train covers a distance of 63 miles in 6 hours as against scheduled period of four hours but the time of its arrival at Fort Abbas Railway Station is not correctly entered in the Register there ;

(*e*) if the answer, to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, the steps Government intend to take to ensure that the said train runs according to schedule timing ?

Parliamentary Secretary (Mir Hamaal Khan) : (*a*) No train is scheduled to leave Bahawalnagar at 8-15 p.m. for Fort Abbas. 275-Up mixed (passenger *cum*-goods) train, however, used to leave Bahawalnagar at 18·05 hours (6·05 p.m.) and reach Fort Abbas at 23·00 hours in accordance with previous time table which has been revised from 1st April 1964. This train generally reached Fort Abbas punctually during the months of January, February and March 1964, except on some days when it ran late due to unavoidable circumstances.

(*b*) No.

(*c*) No. The mixed train has a scheduled halt of 35 minutes at Harunabad for attention to the locomotive and saunting work. This halt is sufficient and normally the train does not suffer detention at Harunabad.

(*d*) No. Performance of this train has been satisfactory. Records show that the train runs to scheduled time of 4 hours and 55 minutes, except on a few occasions. Station records are being checked for ascertaining whether these have been accurately maintained. Also, arrangements are being made to ensure that correct entries are being made in the records.

(*e*) The need for taking special steps does not exist as the train runs normally to time. Efforts will, however, continue to be made for ensuring satisfactory performance.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : May I ask what arrangements are you making to ensure that correct entries are made because I have found that many a times the trains arrive late but the entries don't show their late arrival I would like to know what are the arrangements that you are making to ensure that correct entries are made.

Minister of Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : Normally, the arrival of trains is recorded by certain officers who are stationed there and, in some cases, we also depute officers to visit the station in order to see whether the trains reach in time or not.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : This is not my question. I am asking what arrangements you are making, because you stated that you were making arrangements, to ensure that correct entries are made.

Minister of Railways : We are issuing instructions that the entries that are made should be correct. In case we get a complaint, we will definitely hold inquiries and if it is found that incorrect entries have been made, the person responsible for making wrong entries will be dealt with severely.

Major Sultan Ahmed Khan : Will the Minister of Railways kindly let the House know if there is no existing in the Government at the moment to detect such deviations. Would he take action if such things are brought to his notice by the public ?

Minister of Railways : We have sufficient resources at the disposal of the Railway Department to check this. I may assure the member that whatever records are available with us we always try that they are correctly entered.

Major Sultan Ahmed Khan : Sir, the point is that trains do start late, they do arrive late; inspite of your resources it may not be and we also suffer at times. If your resources fail to satisfy you, would you act if any public man from that very station sends any such particular complaint and if it comes within your information would you enquire into it ?

Minister of Railways : I may mention here, because later on I am having another question on the subject, there are certain trains, which have reached late at certain stations and we have mentioned that. That will show clearly that whatever entries are made in the record they are definitely correct ; otherwise we could have tried to show that all the trains are running in time and the entries which are made in the record are perfectly right.

ASSISTANT STATION MASTERS POSTED IN RAILWAY STATIONS ON LAHORE, NAROWAL, CHAK AMRU SECTION

*684‡. **Chaudhri Muhammad Ibrahim :** Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) the names of Assistant Station Masters posted in the Railway Stations on Lahore, Narowal, Chak Amru Section ;

(*b*) the hours of duty day and night, separately put by each one of the said Assistant Station Masters during the period from 16th March 196. to 22nd March 1964 ;

(*c*) the number of hours each one of the said Assistant Station Masters was required to put in during the said period under the rules ;

(*d*) the amount of overtime wages; if any, paid to each of the said Assistant Station Masters during the above said period ?

Parliamentary Secretary (Mr. Laxman Singh) : (*a*) to (*c*) I place on the table of the House a statement showing (*a*) names of Assistant Station Masters posted at Railway Stations on Lahore Narowal Chak Amru Section of the P. W. Railway, (*b*) the number of hours for which each of these Assistant Station Masters was required to be on the duty in accordance with his duty roster and (*c*) the number of hours for which he actually worked, during the period from 16-3 1964 to 22-3-1964. Information in regard to Lahore, Ba lami Bagh and Shahdara Bagh has not been given in the statement as it is presumed that the same is not required.

(*d*) Information called for cannot be furnished. No overtime has so far been paid to the Assistant Station Masters concerned. This is on account of the fact that the amounts of overtime due to them for the said period have not yet been claimed. The amounts of overtime due to the Assistant Station Masters will be determined on receipt of their claims and paid to them as soon as possible thereafter.

چودھری محمد ابراھیم—جناب والا ۔ اس ایک ھفتے میں
جو اعداد و شمار دئے گئے ھیں ان کے مطابق یعنی A S. Ms.
کو ۷۰ گھنٹے کام کرنا پڑا ھے ۔ بعض کو ۷۳ گھنٹے اور اسی
طرح دوسروں سے کام لیا گیا ھے ۔ میں یہ دریافت کرنا چاھتا

ہوں کہ ان سے مختلف hours کی duty کیوں لی گئی ہے ؟ کیا ان کے لئے کوئی uniform duty کے اوقات مقرر نہیں ہیں ؟

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جتوئی)—Sir I have not been able to follow ۔ مہربانی کر کے ذرا ایک دفعہ اور اپنا سوال دہرا دیں ۔

چودھری محمد ابراہیم—جناب عرض یہ ہے کہ سری رام پورہ کا جو A. S. M. ہے اس کے ذمے ۷۰ گھنٹے duty لگائی گئی ہے ۔ اور اس نے ۸۱۰۱۰ گھنٹے کام کیا ہے ۔ اسی طرح next سٹیشن کالا خطائی ہے ۔ وہاں کے A. S. M. کے ذمے ۷۳ گھنٹے اور ۳۰ منٹ duty لگائی گئی ہے گویا ان کے لئے کوئی duty کے اوقات مقرر نہیں ہیں کہ وہ ہفتے میں اتنے گھنٹے duty دینگے ۔ اس کی وجہ بتائی جائے ۔

وزیر ریلوے—جناب والا ۔ دیکھنا یہ ہوتا ہے کہ جہاں ہمارے پاس کم staff ہو تو لازماً وہاں انہیں زیادہ گھنٹوں کے لئے duty دینا پڑتی ہے ۔ لیکن اس کے باوجود ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جہاں بھی staff کی shortage ہے وہاں staff بڑھا دیں ۔ تاکہ ان کے duty کے اوقات کم ہو جائیں ۔

چودھری محمد ابراہیم—جناب والا ۔ جن ملازمین سے ۷۰ کی بجائے ۸۵ یا ۸۶ گھنٹے duty لی گئی ہے ان کو overtime کیوں pay نہیں کیا گیا ؟

وزیر ریلوے—جناب والا ۔ چونکہ ان کا ہمارے پاس کوئی claim نہیں پہنچا ۔ اس لئے ان کو اس کی payment نہیں ہوئی ۔ جب وہ claim کرتے ہیں تو ہم ان کو پیسے دیدیتے ہیں ۔

چودھری محمد ابراہیم—جناب والا ۔ یہ عجیب بات ہے کہ وہ claim ہی نہیں کرتے ۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ جس آدمی کا حق بنتا

ہو وہ claim نہ کرے ۔ آپ سیدھی بات کیوں نہیں کرتے کہ آپ overtime دیا ہی نہیں کرتے ۔

CIVIL SUITS FILED BY RAILWAY EMLOYEES AGAINST RAILWAY ADMINISTRATION IN EACH DIVISION

*6877. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) the number of Civil Suits filed by Railway employees against the Railway Administration in each Division of N. W. R. in each year from 1937 to 1947 ;

(*b*) the number of Civil Suits filed by the Railway Staff against the Railway Administration in each Division of P. W. R in each year from 1947 to 1964 and results of those Civil Suits ;

(*c*) whether it is a fact that most of the Suits in Karachi Division were filed because of the illegal action of Mr. Asli, D. P. O. and Mr. Muhammad Ali, Head Clerk in Karachi Railway Division who are serving there for more than 3 years ; if so, reasons for not transferring them to some other Divison ?

Parliamentary Secretary (Mr. Laxman Singh) : (a) I regret I am unable to give the required information as the records pertaining to pre-Independence period are not available at this stage.

(*b*) I place on the table of the House a statement indicating (*i*) the number of Civil suits filed by the Railway staff working on various Divisions of the P W. Railway, during each year since 1947-48 (*ii*) numbe of cases dismissed in favour of the Railway Admn. (*iii*) number of cases decreed against the Railway Administration, and (*iv*) number of cases which are still pending in courts of law. It will be seen therefrom that the position is briefly as follows :—

Division	Total No. of cases instituted	Number of cases decided by courts.	No. of cases decided in favour of Rly. Admn.	Percentage of cases decided in favour of the Rly. Admn
Lahore	615	538	440	82%
Moghalpura	261	241	206	86%
Multan	122	100	73	73%
Rawalpindi	149	117	91	78%
Karachi	379	285	210	74%
Extra Divl : Offices.	33	18	14	78%
Quetta	70	55	41	75%
Sukkur	3	—	—	—

(*c*) No. The Karachi Division staff did not file suits due to any illegal action said to have been taken by Mr. Ali, DPO and Mr. Muhammad Ali Head Clerk. The question of their transfer from Karachi does not, therefore, arise.

ANNEXURE 'I'

Statement showing number of civil suits filed by the Railway staff against the Railway Admn. since Independence and the number of cases decided in favour of or against the Railway Admn.

YEARS	Lahore Division (including Headquarters and Extra Divisional Offices)				Moghalpura Workshop Division				Multan Division				Rawalpindi Division (including Extra Divisional Offices)			
	No. of cases filed	Dismissed in favour of Railway	Decreed against Railway	Pending	No. of cases filed	Dismissed in favour of Railway	Decreed against Railway	Pending	No. of cases filed	Dismissed in favour of Railway	Decreed against Railway	Pending	No. of cases filed	Dismissed in favour of Railway	Decreed against Railway	Pending
1948 ...	4	4		...	8	8	...	...	1	1	...	...	3	2	1	...
1949 ...	2	2	...	...	3	3	...	...	...	...	...	...	3	...	3	...
1950 ...	15	15	...	...	4	4	...	...	2	2	...	...	2	...	2	...
1951 ...	36	32	4	...	10	9	1	...	2	1	1	...	4	3	1	...
1952 ...	24	17	7	...	10	9	1	...	8	6	2	...	12	11	1	...

1953	...	30	15	14	1	6	6	...	...	9	6	3	...	5	5	...	...
1954	...	24	18	6	...	11	9	2	...	9	7	2	...	4	4	...	...
1955	...	65	45	20	...	27	23	4	...	11	8	3	...	8	4	4	...
1956	...	67	56	11	...	51	49	2	...	9	5	4	...	14	12	2	...
1957	...	74	50	17	7	26	22	4	...	16	11	5	...	23	18	5	...
1958	...	88	72	9	7	24	18	6	...	15	9	4	2	13	7	6	...
1959	...	72	69	1	2	23	20	2	1	12	10	2	...	12	12	...	...
1960	...	23	14	3	6	25	18	7	...	3	3	...	...	3	3	...	...
1961	...	24	13	4	7	5	...	2	3	3	2	1	...	5	3	...	2
1962	...	19	7	1	11	8	3	1	4	2	...	...	2	10	3	1	6
1963	...	29	10	1	18	10	5	2	3	8	2	...	6	17	4	...	13
1964	...	19	1	...	18	10	...	1	9	12	...	...	12	11	...	...	11

ANNEXURE 'I'—concld.

Statement showing number of civil suits filed by the Railway staff against the Railway Admn. since Independence and the number of cases decided in favour of or against the Railway Admn.—concld.

YEARS	Karachi Division				Extra Divisional Offices, Karachi				Quetta Division				*Sukkur Division				
	No. of cases filed	Dismissed in favour of Railway	Decreed against Railway	Pending	No. of cases filed	Dismissed in favour of Railway	Decreed against Railway	Pending	No. of cases filed	Dismissed in favour of Railway	Decreed against Railway	Pending	Number of cases filed	Dismissed in favour of Railway	Decreed against Railway	Pending	Remarks
1948 ...	1	1	...	...	...	...	...	...	1	...	1	...					
1949 ...	1	1	..	...	...	...	...	...	2	1	1	...					
1950 ...	6	4	2	...	...	...	...	...	1	...	1	...					
1951 ...	8	6	2	...	...	...	..	...	2	...	2	...					
1952 ...	23	22	1	...	1	1	...	...	4	4	...	...					

1953	...	18	14	4	...	1	1	...	...	2	3	...	...				
1954	...	20	10	10	...	2	...	2	...	1	1	...	.				
1955	...	29	21	8	...	6	4	...	...	7	3	4	...				
1956	...	23	11	12	...	...	...	...	...	2	2	...	...				
1957	...	18	6	10	2	...	...	...	..	7	6	1	..				
1958	...	33	23	6	4	1	1	...	...	10	8	2	...				
1959	...	49	42	5	2	3	3	...	...	6	4	2	...				
1960	...	24	17	5	2	...	...	...	...	..	...	...	..				
1961	...	27	15	7	5	1	1	...	...	2	2	...	...				
1962	...	33	9	2	22	5	3	...	2	5	5	...	...				
1963	...	25	4	1	20	7	...	...	7	0	3	..	7				
1964	...	41	4	...	37	6	...	...	6	8	...	...	8	* 3	...	...	3

*Sukkur Division was opened on 1-11-1963.

حاجی میر محمد بخش تالپور—جناب والا ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری فرماتے ہیں کہ یہ ریکارڈ ملتا نہیں ۔ کیا pre independence ریکارڈ تلف ہو گیا ہے ؟

وزیر ریلوے—جناب عرض یہ ہے pre independence بہت پرانا ہے جسے ۱۴-۱۵ سال ہوگئے ہیں ۔ لیکن اگر آپ زور دینگے کہ آپ کو اس کی ضرورت ہے ۔ تو ہم کوشش کریں گے ۔

حاجی میر محمد بخش تالپور—جناب والا ۔ میرے سوال کے حصہ (C) کے جواب میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے اپنے ایک افسر کی بڑی تعریف کی ہے ۔ میں ان سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جب اسے وہاں تین سال ہو گئے ہیں تو آپ اسے transfer کیوں نہیں کرتے ۔ کیا وہ اتنا ہی اچھا آدمی ہے کہ دوسری جگہ مفید ثابت نہیں ہو سکتا ؟

وزیر ریلوے—جناب والا ۔ normally ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی افسر کسی جگہ suitable ہے تو ہم اسے اسی جگہ رہنے کی اجازت دیتے ہیں ۔ اور بالخصوص جب تک اس کے خلاف کوئی complaints نہ آئیں ۔ تو اسے اسی جگہ رہنے دیا جاتا ہے ۔ لیکن جب complaints آ جائیں تو ان کے متعلق انکوائری کی جاتی ہے ۔ اور اگر وہ complaints صحیح ثابت ہوں تو پھر اسے وہاں سے نکالا جاتا ہے ۔

حاجی میر محمد بخش تالپور—جناب والا ۔ کیا یہ محکمہ کا سرکلر ۔ rule یا regulation ہے* کہ تین سال کے اندر اس کو transfer کیا جائے ؟ یا تین سال ہونے کے بعد بھی وہ وہیں بیٹھا رہے ؟ اگر وہ اچھا آدمی ہے تو وہ یقیناً دوسرے ڈویژن میں مفید ثابت ہو سکتا ہے ۔ اسے کراچی میں خواہ مخواہ کیوں رکھا ہوا ہے ؟

وزیر ریلوے—جناب والا ۔ general principle یہ ہے کہ کسی آدمی کو ہم ایک جگہ عموماً تین سال سے زیادہ نہیں رکھتے ۔ البتہ اگر کسی آدمی کے کام سے ہم مطمئن ہوں تو ہم اسے اجازت دیدیتے ہیں کہ وہ اسی جگہ کام کرتا ہے ۔

مسٹر حمزہ—جناب والا ۔ جناب وزیر ریلوے نے فرمایا ہے کہ بعض حالات میں تحقیقات کرائی جاتی ہے ۔ اگر الزامات درست ثابت ہو جائیں تو متعلقہ اہلکار کو وہاں سے نکالا جاتا ہے ۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ الزامات کے صحیح ثابت ہونے پر صرف تبادلے کی صورت میں ہی سزا کیوں دی جاتی ہے ۔ کیا اس کے علاوہ اور کوئی سزا کیوں تجویز نہیں کی جاتی ؟

Minister of Railways : I may assure the member that if the complaint is serious, we deal with it seriously and not only transfer him but we take him out of service.

مسٹر حمزہ—جناب serious complaints سے ان کا کیا مطلب ہے ؟

میجر سلطان احمد خان—جناب والا ۔ یہ تو الٹی گنگا معلوم ہوتی ہے ۔ دنیا کے ہر مہذب قوم اور ملک میں یہ tradition ہے کہ کسی official کو کسی ایک post یا جگہ پر تین سال سے زائد ویسے بھی نہیں رکھا جاتا ۔ اور اس کی اپنی بہتری بھی اسی میں ہوتی ہے ۔ لیکن یہاں شکایتیں ہو رہی ہیں اور محکمہ اسے تین سال سے زائد رہنے کی اجازت دے رہا ہے ۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے ؟

Mr. Speaker : This is not a Supplementary question.

NEGLIGENCE AND IRREGULARITIES IN THE RAILWAY ADMINISTRATION

***6944 Chaudhri Muhammad Ali :** Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether Government are aware of the fact that the Booking Clerks, Goods Clerks and Station Masters of the Railways over-charge the freight

charges at the rate of four annas per small unit, eight annas for higher unit and at least eight rupees per wagon throughout the Province ;

(*b*) whether it is a fact that due to negligence of Railway Administration and irregularities of the staff appointed on the running trains, the cases of theft of goods, un-authorised unpacking of the packages and the delay in the disposal of the goods lying on platforms and Railway store-houses are rampant resulting in difficulties and financial losses to the public ;

(*c*) whether it is a fact that in case a claimant puts a claim for the damage of his goods the railway administration takes years in disposing of his claim ;

(*d*) whether it is a fact that due to the said irregularities and negligence the public is giving preference to other means of transportation like trucks, etc., for the transportation of their goods ;

(*e*) if answers to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative the steps Government intend to take to prevent the said negligence and irregularities in the railway administration ; if no steps are proposed to be taken, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mr. Laxman Singh) :—(*a*) No.

(*b*) No. Thefts and pilferage of goods cannot be said to be reampant on the Railway. Some cases of thefts and delay in delivery, however, occur due to delinquency on the part of the staff, and certain operational conditions. Such cases are invariably taken up and measures adopted to check them.

(*c*) No. As the result of various measures taken the average time taken to settle a claim has come down from 56 days in 1962 to 42 days in 1963.

(*d*) No. While there is no reason to believe that irregularities and negligence on the Railway have diverted traffic to road, it is a fact that some traffic is being moved by road owing to certain in herent advantages of this mode of transport such as frequency and flexibility of service collection and delivery of goods from and to business premises, etc.

(*e*) In all cases of corruption, deterrent action is taken against the staff Serious cases are reported to the Special Police for investigation and instituting legal proceedings. Every case of theft/pilferage in fully investigated and in respect of those established deterrent action is taken. For detection and prevention of thefts and pilferage, the Railway employs its own Watch and Ward Force, which is being reorganised to make it more effective. If any consignment is delayed due to the negligence of the staff salutary action is taken against those found responsible. Every effort is being made to speed up the settlement of claims. The average time taken to settle a claim has been already considerably reduced.

Thefts, pilferages, hold up in delivery, and delay in settlement of claims are matters which receive constant attention and the Railway administration will continue to take steps for effecting an improvement.

For attracting the goods traffic moving by road, introduction of a radial collection and delivery scheme is being actively pursued Under this scheme, the facility to provide door to door service will be made available.

BOOK BINDERS OF P. W. R. HEADQUARTERS OFFICE, LAHORE

*6992. **Amir Habibullah Khan Saadi** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) Whether it is a fact that the duties of Book Binders of Headquarters Office, Lahore and of those in the Railway Printing Press, Moghalpura are of the same nature ;

(*b*) Whether it is a fact that the Book Binders of the said press are termed as "Skilled Book Binders" and their counterparts in the Headquarters Office as "Semi-skilled" ; if so, reasons therefor ;

(*c*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether it is a fact that the book binders of Headquarters Office have not been allowed the same scale of pay as has been given to those in the Railway Press ; if so, reasons therefor ;

(*d*) Whether it is a fact that the scale of pay of Daftaries and Book Binders of Headquarters Office is Rs. 85-2-115 ;

(*e*) Whether it is a fact that the pay of Daftaries with 20 years service has been fixed at Rs. 111-0-0 p.m. in the scale mentioned in (*d*) above ;

(*f*) Whether it is a fact that the pay of Book Binders with 20 years service has not been fixed at Rs. 111-0-0 p.m. in the scale of Rs. 85-2-115 ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mr. Laxman Singh) : (*a*) There are three categories of Book Binders in the Printing Press, Moghalpura viz :—

(*i*) Senior Book Binders (Rs. 100—140) classified as skilled,

(*ii*) Junior Book Binders (Rs. 70—90) classified as Semi Skilled, and

(*iii*) Junior Assistant Book Binders (Rs. 70—85) classified as unskilled.

The duties of the Book Binders in the Headquarters Office, who are in the scale of Rs. 85—115, are very much similar to those of the Junior Book Binders, Scale Rs. 75—90, in the Printing Press.

(*b*) The Book Binders in the Headquarters Office are entrusted with work which is of Semi-skilled nature and similar to that entruste to semi-skilled junior Book Binders in the Printing Press.

(*c*) In view of answers to (*a*) and (*b*) above the question does not arise.

(*d*) Yes.

(*e*) According to the relevant orders the pay of Daftries, as of other staff, is to be fixed in the Consolidated scale at a stage equivalent to their pay in the Prescribed Scale, *plus* dearness allowance and *ad hoc* increase *plus* Interim Relief *plus* 10% of the total of those emoluments and if there be no such stage then at the stage next above. On this basis the pay of Daftries with long service, and on the maximum of the Prescribed scale of pay of Rs. 40—2—60 has been fixed at Rs. 11 per month.

(*f*) The Prescribed Scale of pay for Book Binders was Rs. 38—1—45 as against Rs. 40—2—60 for Daftries, Consequently the pay of the Book Binders, who were on the maximum of their pay in the Prescribed Scale Rs. 38—1—45 has been fixed at Rs. 89 on 1st December 1962, in the manner indicated in answer to question (*e*) above. The difference in the pays fixed under consolidated scales has arisen because of the variations in the pervious prescribed pay scales of the two categories.

DENIAL OF PROMOTIONS TO SENIOR MOST OFFICIALS OF THE STATISTICAL BRANCH OF P. W. R. HEADQUARTERS OFFICE, LAHORE

*6993. **Amir Habibullah Khan Saadi** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) the policy laid down for determining the seniority of different categories of employees of P. W. R. Headquarters Office ;

(*b*) whether it is a fact that promotion in the said office is made on the basis of seniority ;

(*c*) whether it is a fact that the Statistical Branch is a part and parcel of the Headquarters Office ;

(*d*) whether it is a fact that senior most officials of the Stastistical Branch have been denied promotions for a considerably long time and they are still working against far junior posts, while for junior officials in other Branches of the said office are being given promotions to higher posts ;

(*e*) if answer to (*b*) to (*d*) above be in the affirmative, whether the Railway Administration intends to take steps to remedy the situation ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر لکشمن سنگھ) :

(الف) پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹر آفس کے مختلف درجنوں کے سٹاف کی سینیارٹی مندرجہ ذیل اصولوں کی بنا پر طے کی جاتی ہے ۔

(۱) سٹاف جو سیلیکشن پوسٹوں پر کام کرتا ہے اور جو پوسٹیں ڈائرکٹ بھرتی کے لئے کھلی ہیں ان میں سینیارٹی قابلیت کا درجہ جو ایسے سٹاف کو سیلیکشن بورڈوں کی طرف سے ملتا ہے قرار پاتی ہے ۔

(۲) دوسرے حالات میں سینیارٹی کسی کلاس یا گریڈ جس میں ملازم کام کر رہا ہو مستقل ہونے کی تاریخ سے لی جاتی ہے جب دو یا دو سے زاید ملازمین ایک ہی کلاس یا گریڈ میں کسی ایک ہی تاریخ سے مستقل ہوں تو ان کی اس سے نچلی کلاس یا درجہ میں مستقلی کی تاریخ سے یا اگر ایسی کوئی نچلی کلاس یا گریڈ نہ ہو تو پھر ان کی موجودہ ملازمت میں شامل ہونے کی تاریخ ایک ہی ہو تو پھر ان کی سینیارٹی تاریخ پیدائش سے مقرر کی جاتی ہے ۔ بڑی عمر والا سینئیر قرار دیا جاتا ہے ۔

(ب) جی ہاں ۔ جہاں تک غیر سیلیکشن آسامیوں کا تعلق ہے ۔ جہاں تک سیلیکشن آسامیوں کا تعلق ہے ان پر ترقی سیلیکشن سے ہوتی ہے جو مروجہ طریق پر ہوتا ہے ۔

(ج) سٹیٹسٹیکل برانچ شروع میں محکمہ اکاؤنٹ کا حصہ تھی۔ یہ ایگزیکٹو کی طرف یکم اپریل ۱۹۵۰ء سے تبدیل کی گئی تھی اور تمام عملہ جو اس میں متعین تھا ان کو ان کے سکیل میں ہی رہنے دیا گیا تھا جو وہی تھے جو محکمہ اکاؤنٹ کے عملہ کے لئے تھے ۔ بعد میں نظرثانی ہونے والے سکیلوں کے فوائد جو محکمہ اکاؤنٹ کو ہوئے اس برانچ کے عملہ کو بھی دئے گئے ہیں جو یکم اپریل ۱۹۵۰ء سے قبل ملازمت میں تھے ۔

جو عملہ سٹیٹسٹیکل برانچ میں یکم اپریل ۱۹۵۰ء کے بعد

مقرر ہوا انہیں ہیڈ کوارٹر میں کام کرنے والے عملہ کے مطابق سکیل دئے گئے ہیں سوائے محکمہ اکاؤنٹ کے ۔

(د) کلرک گریڈ اول کی سینیارٹی جو ہیڈ کوارٹر آفس کی مختلف برانچوں میں کام کرتے ہیں سوائے سٹیٹسٹیکل برانچ کے گریڈ دوئم میں ترقی کے لئے اکٹھی ہے ۔ گریڈ دوئم سے اونچے گریڈوں میں ہر برانچ کی ترقی الگ الگ ہے البتہ سٹیٹسٹیکل برانچ میں تمام ترقیاں گریڈ اول سے اونچے گریڈوں میں اس میں کام کرنے والوں کے سکیلوں کے بارے میں جیسا جواب کے حصہ (سی) میں ذکر کیا گیا ہے علیحدہ نوعیت کے پیش نظر صرف اسی برانچ میں کام کرنے والوں کے لئے مخصوص ہیں ۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ سٹیٹسٹیکل برانچ میں کام خاص نوعیت کا ہے ۔

کیونکہ مختلف گریڈوں میں کام کرنے والوں کی تعداد سختی سے اسی برانچ میں موجودہ کام کے پیش نظر مقرر کی جاتی ہے لہذا اس بناء پر ترقی کا موقعہ ہر جگہ یکساں نہیں ہے اور ترقی کے امکانات اس عملہ کو جو مختلف برانچوں میں کام کرتے ہیں یکساں نہیں ۔ ایسی صورت حال اس انتظام کے تحت ناقابل علاج ہے ۔ دوسری طرف کم ترقی پانے کے امکانات ہر برانچ کے لئے مستقل نہیں ہیں یہ وقت وقت پر بدلتے رہتے ہیں ۔

(ہ) جواب کے حصہ (اے تا ڈی) بالا میں بیان کردہ حقائق کے پیش نظر یہ سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

WORKS ACCOUTANTS OF THE EXECUTIVE IN P. W. R. AND THE ACCOUNTANTS OF THE RAILWAY ACCOUNTS DEPARTMENT

*7003. **M., Mobinul Haq Siddiqui** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Works Accountants of the Executive in

P. W. R. and the Accountants of the Railway Accounts Department are supposed to be Appendix III-A qualified ;

(*b*) whether it is a fact that both the Accountants *viz* of Executive side and the Accounts Department before appearing in the Appendix III-A have to qualify in Departmental examination on and Appendix II-A Examinatin of the respective Department ;

(*c*) whether it is a fact that the Departmental Examination of the Executive is superior to the Appendix II-A examination ;

(*d*) whether it is a fact that, due to shortage of qualified Accountants (Appendix III-A, qualified) unqualified Accountants *i.e.*, Appendix II-A qualified have been posted to work as Accountants, in the Accounts Department ;

(*e*) whether it is a fact that similar un-qualified staff on the Executive side is not being granted promotion as in the Accounts Department, if so, reasons therefor and whether Government intend to remove this discrimination ?

Parliamentary Secretary (Mr. Laxman Singh) : (*a*) Yes

(*b*) Yes.

(*c*) It is a fact that prior to 1961, the departmental Examination of the Executive was considered superior to the Appendix II-A examination of the Accounts Department but since the addition of a paper on Elementary Book keeping and *viva voce* test to the latter with effect from 1961 both the examination are now at par :—

(*d*) Yes, but these temporary promotions are restricted to those Sub-Heads who are declared by a regular Selection Board as capable of working as Accountants.

(*e*) Yes, for the simple reasons that while the Accounts staff are invariably detailed to work under the supervision of qualified Accounts Officers, the same is not ordinarily so in respect of the Executive staff.

PROVIDING SEPARATE WAITING ROOMS FOR LADIES AND GENTS AT JAMAN SHAH RAILWAY STATION

*7013. **Malik Muhammad Hussain** : Will the Minister of Railways be pleased to state whether it is a fact that there are no separate waiting room for Gents and Ladies at Jaman Shah Railway Station if so, whether Government intend to provide separate waiting rooms for Ladies and Gents at the said Railway Station ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر لکشمن سنگھ) :

(الف) جی ہاں ۔ مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ ویٹنگ روم جمن شاہ سٹیشن پر موجود نہیں ہیں ۔ البتہ

اچھے درجہ کے مسافروں کے لئے ایک ملا جلا ویٹنگ ہال موجود ہے -

(ب) جی ہاں - ۶۵-۱۹۶۴ء میں عورتوں اور مردوں کے لئے علیحدہ علیحدہ اونچے درجہ کے ویٹنگ روم مہیا کرنے اور موجودہ ویٹنگ ہال کی توسیع کے (جو صرف عورتوں کے لئے مخصوص ہوگا) کی تجویز ہے -

مسٹر حمزہ--وہ حکومت جو مخلوط اجتماعات کی ہمیشہ حوصلہ افزائی کرتی ہے اسے مخلوط ویٹنگ روم بنانے میں کیا اعتراض ہے - لوگوں کو تو اعتراض ہے آپ کو کیوں اعتراض ہے ؟

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جنیجو)--گورنمنٹ تو بنا رہی ہے اس کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے -

---

SELECTION OF MR. AFTAB AHMAD, HEAD CLERK (BRIDGES) AS OFFICE SUPERINTENDENT IN RAILWAY HEAD QUARTER OFFICE

*7024 Mr. **Iftikhar Ahmad Khan** : Will the Minister of Railways please refer to answer to starred question No 6428, given on the floor of the House on 26th March 1964 and state :—

(*a*) whether it is a fact that 6 persons were called for written test held for making selection to the post of Office Superintendents, Works Railway Headquarters Office while only 3 persons were to be called under the rules ; if so, reasons therefor ;

(*b*) whether it is a fact that Mr. Aftab Ahmed who was selected for appointment to the post mentioned in (*a*) above was not eligible even for the written test ;

(*c*) whether it is fact that the officials senior to him have made a representation to the authorities concerned against this selection ;

(*d*) if answer to (*c*) above in the affirmative, action taken on the representation ;

(*e*) the branch wise details of selections made since August, 1947 in the Railway Headquarters Office for anticipated vacancies ?

Parliamentary Secretary (Mr. Laxman Singh) : (*a*) It is correct that six persons were called for a selection for the post of Office Superintendent,

Works, Pakistan Western Railway, Headquarters Office. In accordance with the policy instructions on the subject, at least 3 persons have to be called up for selection for each vacancy required to be filled up. Since there were two vacancies of Office Shperintendent, Works, one was to occur as a result of the impending retirement of the incumbent of the post and the other was anticipated in consequence of the creation of a new post in the same category and grade, six persons were correctly called up for selection as required under the rules.

(*b*) No. All Head Clerks confirmed in grade V or officiating in that grade for more than one year are eligible for promotion to the post of Office Superintendent, Works. On this basis Mr. Aftab Ahmed was eligible and was one amongst the first six eligible.

(*c*) Representations were received from five persons senior to Mr. Aftab Ahmed against his selection. Four of these were subsequently withdrawn. The 5th representationist, who did not withdraw was selected against one of the vacancies and placed on the panel. None of the five had any legitimate cause for a complaint.

(*d*) In view of the position as explained against (*c*) above, the question does not arise. In any case, representationists had no legitimate cause for complaint.

(*e*) The information is not readily available, as it has to be collected from a number of old and voluminous records. It may be stated, however, that normally in every selection, whether held before or after Independence, anticipated vacancies were duly taken into consideration.

TRAINS RUNNING BETWEEN LYALLPUR AND LAHORE DELAYED AT SHAHDARA JUNCTION AND BADAMI BAGH RAILWAY STATIONS

*7031. **Mr. Hamza**: Will the Minister of Railways be pleased to state whether it is a fact that the trains running between Lyallpur and Lahore are often delayed at Shahdara junction and Badami Bagh Railway Stations; if so, reasons therefor and whether Railway Administration has any plan in hand to remove the cause of the delay; if so, the time required for its implementation?

Parliamentary Secretary (Mir Hamal Khan): The trains running between Lyallpur and Lahore are detained not often but occasionally at Shahdara Junction and Badami Bagh Stations when precedence has to be given to more important main line trains.

Such occasional detentions are unavoidable because due to limited capacity of Lahore-Shahdara Station, any variations in the running of trains to Lahore from the normal timings cannot be accommodated without holding up one or the other trains at Shahdara or Badami Bagh Station. In view of this, provision of improved signalling and yard facilities for the section have been included in the Railway's current plan. The works sanctioned

---

For question No. 6428 & its answer, please See Appendix III at the end.

for the provision of the improved facilities have been partly completed and the remaining are well under way. By June 1965, the requisite facilities will have been fully provided, and, thereafter, the existing hold ups resulting from the limited capacity will not occur.

GRANT OF PAY SCALE OF RS. 175—350 TO GRADE II CLERKS

*7049. **Amir Habibullah Khan Saadi :** Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the consolidated pay scale sanctioned for Grade II Office Clerks is 125—225, while that sanctioned for Grade III Office Clerks, is 175—350 ;

(*b*) whether it is a fact that in all the Divisional Offices, Shop Offices Shed Offices and also in Headquarters Office clerks have to deal with the same kind of work as is done by grade III office clerks ;

(*c*) whether it is a fact that most of the grade II office clerks are incharge of the Sho p Office and Divisional Offices ;

(*d*) if answers to (*b*) and (*c*) above be in the affirmative, reasons for the disparity in the pay scale of Grade II and III office clerks and whether Government intend to allow the pay scale of Rs. 175—350 to grade II clerks also ;

(*e*) whether Government would place on the table of the House, a copy of the minutes of 4th Divisional Superintendent Conference held on 19th February 1957 ;

(*f*) the Branch-wise and Division-wise percentage of grade I office clerks promoted to grade II and grade II clerks to grade III ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر لکشمن سنگھ) :

(الف) جی ھاں -

(ب) جی نہیں - گریڈ سوئم کے کلرک بنسبت گریڈ دوئم کے کلرکوں سے اونچے درجے اور زیادہ اھمیت کا کام سرانجام دیتے ھیں - موخرالذکر کلرکوں سے لازماً عام نوعیت کا کام لیا جاتا ھے -

(ج) جی نہیں - انسپکٹرز آف ورکس، پرمانٹ وے انسپکٹرز، شاپ فورمین وغیرہ کے دفاتر میں متعینہ گریڈ دوئم کے

کلرکوں کے ذمہ عام نوعیت کے فرائض ہوتے ہیں ۔ یہ شاپ یا ڈویژنل دفاتر کا چارج نہیں رکھتے بلکہ جہاں عام نوعیت کا کام ہوتا ہے لگائے جاتے ہیں ۔

(د) حصہ (ب) اور (ج) بالا کے جوابات کے پیش نظر یہ سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

(ہ) سوال شاید چوالیسویں ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کانفرنس کے متعلق ہے جو ۱۹ فروری ۱۹۵۷ء کو ہوئی ہے ۔ متعلقہ کارروائی کی نقل بطور ضمیمہ ,,اے,, منسلک ہے ۔

(و) مطلوبہ اطلاع ضمیمہ ,,بی,, میں درج ہے ۔ چونکہ سوال میں مدت کا ذکر نہیں ہے اس لئے صرف پچھلے دو سالوں کے کوائف دے دئے گئے ہیں ۔

FINAL SURVEY IN AREA BETWEEN JAMKE CHATTA CHINIOT IN CHENAB VALLEY

***7055. Chaudhri Saifullah Khan Tarar :** Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that preliminary survey for laying Railway track in the area between Jamke Chattha and Chiniot in Chenab Valley has been done ;

(*b*) whether it is a fact that the result of the survey has been found satisfactory ;

(*c*) if answers to (*a*) to (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to conduct the final survey of the above said area ; if so, the time by which the said survey will be completed ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر لکشمن سنگھ) :

(الف) ابتدائی سروے ابھی شروع نہیں ہوا ہے ۔ یہ اس صورت میں کیا جائے گا جبکہ حال ہی میں ہونے والے تجزیہ کے نتائج ظاہر کرینگے کہ کام لازمی ہونے کی وجہ سے سروے ضروری ہے ۔

Please see Appendix at the end.

(ب) ابتدائی تجربہ کے نتائج پر یہ فیصلہ کرنے کے لئے کہ آیا یہ سود مند ہوں گے یا نہیں غور کیا جا رہا ہے ۔

(ج) حصہ (الف) اور (ب) کے پیش نظر فی الحال اس کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

چودھری سیف اللہ خان تارڑ۔آپ نے الف میں فرمایا ہے کہ سروے نہیں ہوگی اور (ب) میں کہا ہے کہ غور ہو رہا ہے ۔ اس سے آپ کی کیا مراد ہے ۔

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جنیجو)۔اس میں کہا گیا ہے ۔

Results of preliminary assessment are still under scruitiny for determining whether these are favourable as otherwise.

ابھی پہلی سٹیج کی سروے ہو رہی ہے دوسری کے لئے بعد میں سروے ہوگی ۔ پہلی سٹیج کی سروے تین ہفتہ میں مکمل ہو جائیگی ۔

PROVIDING OF SHED OVER PALATFORM AT NANKANA SAHIB RAILWAY STATION

*7056. **Rai Mansab Ali Khan Kharal** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there is no shed over the platform at Nankana Sahib Railway Station for the convenience of the passengers ; if so, whether Government intend to provide a shed at the platform of the said Railway Station ;

(*b*) whether it is a fact that there is only waiting room at the above said station, for gents and there is no waiting room for ladies ; if so, whether Government intend to provide another waiting room for ladies also ;

(*c*) whether it is a fact that high level platform exists only on one side of the above said Railway Station and no such platform exists on the other side ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative ; whether Government intend to provide a similar platform on the other side of the Railway Station also, if so, the time by which it is likely to be provided ;

(*e*) whether it is a fact that there is no outlet for the rain water that accumulates at the above said station causing great inconvenience to the passengers ; if so, whether Government intend to construct an out-let at the said station ;

(*f*) whether it is a fact that there is no water cooler at the above said Railway Station ; if so, whether Government intend to provide a water cooler for the convenience of the passengers at the said Railway Station ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر لکشمن سنگھ) :

(الف) جی ھاں ۔ پلیٹ فارم پر کوئی شیڈ نہیں ھے البتہ مسافروں کے آرام کے لئے پسنجر ھال ایک سٹیشن کی عمارت کے اندر اور دوسرا اس کے باھر موجود ھیں ۔ پلیٹ فارم پر ایک سائبان مہیا کرنے کی تجویز تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں موجود ھے ۔

(ب) جی ھاں ۔ مستورات کے آرام کی خاطر ایک علیحدہ جگہ نچلے درجہ کے ویٹنگ ھال میں موجود ھے۔ اونچے درجہ میں سفر کرنے والی مستورات کی تعداد بہت کم ھے ۔ مستورات کے لئے ایک علیحدہ اونچے درجہ کی انتظارگاہ مہیا کرنے کا فی الحال کوئی جواز نہیں ھے ۔ اونچے درجہ میں سفر کرنے والی مستورات کے لئے ایک علیحدہ انتظارگاہ مہیا کرنے کے سوال پر اس وقت غور کیا جائے گا جبکہ خاطر خواہ ٹریفک ھو جائے گی ۔

(ج) جی ھاں ۔

(د) اس سیکشن پر صرف پانچ اپ اور پانچ ڈاؤن پسنجر گاڑیاں چلتی ھیں ۔ ان گاڑیوں کے لئے ایک اونچی سطح کا پلیٹ فارم کافی ھے ۔ مزید اونچی سطح کا پلیٹ فارم مہیا کرنے کے بارے میں ٹریفک بڑھنے پر غور کیا جائے گا ۔

(ہ) جی ہاں ۔ اس سٹیشن پر نالیوں کا نظام تسلی بخش نہیں ہے۔ نالیوں کو بہتر بنانے کا کام ۶۵-۱۹۶۴ء کے پروگرام میں شامل ہے ۔

(و) اس سٹیشن پر بجلی سے چلنے والی ٹھنڈے پانی کی مشین نہیں ہے ۔ ایک ٹھنڈے پانی کی مشین تیسرے پنجسالہ منصوبہ کے دوران لگا دی جائیگی ۔

ELLCTRIFICATION OF SHUJABAD RAILWAY STATION

*7059. **Syed Diwan Ghulam Abbas Bukhari** : Will the Minister of Railways please refer to the answer to my starred Question No 2691 given on the floor of the House on 8th July 1963 and state :—

(*a*) whether the Shujabad Railway Station has since been electrified ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the negative, reasons therefor and the time by which work on the electrification of the station will be completed ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر لکشمن سنگھ) :

(الف) سٹیشن کی عمارت میں بجلی لگانے کا کام ہو رہا ہے ۔

(ب) بجلی لگانے کا کام قریب الختم ہے ۔ سروس کنکشن ملتے ہی سٹیشن پر بجلی کا کام کرنے لگے گی ۔ محکمہ واپڈا پر سروس کنکشن جلد دینے کے لئے زور دیا جا رہا ہے ۔

OPENING A TELEPHONE CALL OFFICE AT SHUJABAD RAILWAY STATION

*7063. **Syed Diwan Ghulam Abbas Bukhari** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that no telephone facilities exists at Shujabad Railway Station ;

(*b*) whether it is a fact that the people of Shujabad Town are experiencing great inconvenience for want of a telephone call office at Shujabad Railway Station ;

(*c*) whether it is a fact that Tehsil Council, Shujabad, have passed several resolutions demanding for telephone facilities at the said Railway Station ;

(*d*) whether it is a fact that a telephone exchange has already been established at Shujabad ;

(*e*) if answers to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, reasons for not providing a public call office at Shujabad Railway Station and whether Government intend to provide the said facility at the said Railway Station ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر لکشمن سنگھ) :

دیر سے ملنے کی وجہ سے اس سوال کا جواب ممکن نہیں - اطلاعات فراہم کی جا رہی ہیں اور مناسب وقت میں ایوان کی میز پر رکھ دی جائینگی -

---

EXTENSION OF KARACHI EXPRESS SERVICE UPTO PESHAWAR

*7078. **Chaudhri Muhammad Iqbal** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Karachi Express had been running between Karachi and Peshawar ;

(*b*) whether it is a fact that the said train is now running between Karachi and Lahore only ;

(*c*) whether it is a fact that there is no train available for about six hours at Lahore Railway Station for Peshawar having 1st and 2nd Class compartments with the result that passengers have to face great inconvenience ;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to extend again the Karachi Express Service to Peshawar, if so, when, if not, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر لکشمن سنگھ) :

(الف) جی ہاں -

۵ اپ/۶ ڈاؤن ایکسپریس گاڑی کراچی اور پشاور کے درمیان ہمیشہ چلتی رہی ہے- البتہ اسکا نام ,,کراچی ایکسپریس،، سے ,,تیز رو،، میں تبدیل کر دیا گیا ہے اور یہ اب صرف درمیانہ اور سوئم درجہ کے مسافروں کے لئے مخصوص ہے-

(ب) جی نہیں -

۱۵ اپ/۱۶ ڈاؤن ایک علیحدہ ایکسپریس گاڑی ہے جو کراچی اور لاہور کے درمیان چلتی ہے - ۵ اپ/۶ ڈاؤن گاڑی کا نام کراچی ایکسپریس سے تیز رو میں تبدیل کرنے کی وجہ سے نئی ایکسپریس گاڑی کا نام جو کراچی اور لاہور کے درمیان چلتی ہے ,,کراچی ایکسپریس،، رکھ دیا گیا ہے - اس گاڑی میں ہر درجہ کے مسافروں کے لئے جگہ موجود ہے -

(ج) لاہور اور پشاور کے درمیان دو گاڑیاں جن میں درجہ اول اور دوئم کی جگہ ہوتی ہے چلتی ہے - ان کے نام ۱ اپ خیبر میل جو لاہور سے ۲۵-۱۹ بجے چلتی ہے اور ۲۹ پسنجر جو لاہور سے ۰۰-۲۲ بجے یعنی پہلی گاڑی سے اڑھائی گھنٹے بعد چلتی ہے -

حال ہی میں ایک مزید ایکسپریس گاڑی جس میں ہردرجہ کے مسافر سفر کر سکتے ہیں راولپنڈی اور پشاور کے درمیان چلائی گئی ہے - اس گاڑی کا میل تیز گام سے جو لاہور سے ۳۵-۱۱ بجے چلتی ہے اور راولپنڈی ۳۵-۱۷ بجے پہنچتی ہے ہوتا ہے - تیز گام میں اونچے درجہ کی جگہ موجود ہے - ڈاؤن کے رخ اس نئی گاڑی کا ملاپ ,,سبک رفتار،، ریل کار سے راولپنڈی میں ہوتا ہے - جس میں اونچے درجہ میں جگہ ہوتی ہے -

مذکورہ بالا سروسز لاہور اور پشاور کے درمیان کافی ہیں اور مسافروں کو کسی قسم کی دقت ہونے کا سوال پیدا نہیں ہوتا -

(د) حصہ (ب) اور (ج) کے جوابات اثبات میں نہیں ہیں - چونکہ موجودہ سروسز تسلی بخش ہیں لہذا کراچی - لاہور ایکسپریس کو فی الحال پشاور تک بڑھانے کا کوئی ارادہ

نہیں ہے - اس معاملہ پر آئندہ غور کیا جائے گا جبکہ ڈبوں کی فراہمی بہتر ہو جائے گی اور پسنجر ٹریفک سے مزید سروس چلانے کا جواز ہو جائے گا -

مسٹر عبدالرازق خان—جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے ب اور ج کے جواب میں فرمایا ہے نہیں کوئی ایسی بات نہیں ہے لیکن ان سے یہ پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ اگر پشاور سے اگر کوئی لاہور جانا چاہتا ہے تو خیبر میل اور دوسری گاڑی کے درمیان ٦ - گھنٹے تک کوئی ڈائرکٹ سروس پشاور سے کراچی کے لئے نہیں ہے -

Mr. Speaker : The member can have this information from the time-table, I presume.

مسٹر عبدالرازق خان—اچھا جانے دیجئے میں وہاں سے لے لونگا -

CONSTRUCTION OF CHENAB VALLEY RAILWAY

***7101. Chaudhri Saifullah Khan Tarar :** Will the Minister of Railways please, refer to answer to my starred question No. 6142 laid on the table of the House on the 6th March 1964 and state :—

(*a*) whether the preliminary traffic investigations for the construction of Chenab Valley Railway, has since been finalised ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether as a result of the said investigation, the financial prospects have been found favourable and final survey is being undertaken ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر لکشمن سنگھ) :

(الف) جی نہیں ابتدائی تحقیقات تعمیر کی لاگت کا تخمینہ اور مالی حیثیت جاننے کے لئے کی جا رہی ہیں -

(ب) حصہ (اے) بالا کے جواب کے پیش نظر یہ سوال پیدا نہیں ہوتا -

چودھری سیف اللہ خان تارڑ—جناب وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ابتدائی سروے دو ہفتے میں مکمل ہو جائے گا اور اگر وہ اطمینان بخش ہوگا تو پھر مستقل سروے شروع کرنے میں کتنی دیر لگے گی -

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جنیجو)—اس کے لئے لازم ہے کہ کچھ وقت لگیگا اور یہ میں آف ہینڈ نہیں بتا سکتا ۔

میجر سلطان احمد خان—جناب یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ ابتدائی سروے اور مستقل سروے میں کیا فرق ہے ۔

وزیر ریلوے—اس میں کافی فرق ہوتا ہے ۔ اس سلسلے میں لوکل ایریاز کی فیگرز معلوم کی جاتی ہیں کہ ان کی کیا فیگرز ہیں اور کتنے passengers ہوتے ہیں ۔

INCREASE IN THE NUMBER OF TRAINS RUNNING ON BRANCH LINES

*7111. **Mr. Hamza :** Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Railway Administration, have recently increased the number of trains on branch lines, without increasing the number of rakes in each train ;

(*b*) whether it is a fact that inspite of the increase in the number of trains overcrowding has not decreased in most of the trains ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Railway Administration intend to chalk out a definite programme for increasing the number of bogies in the trains plying on the branch lines where the existing number is not sufficient to cope with the demand ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر لکشمن سنگھ) :

(الف) جی نہیں ۔ ریلوے انتظامیہ نے حال ہی میں کچھ مزید گاڑیاں مین اور برانچ لائن پر چلائی ہیں ۔ یہ مزید گاڑیاں سروس کے لئے زیادہ ڈبے مہیا کرنے اور سٹاک کو حتی المقدور استعمال کرنے کے لئے چلائی گئی ہیں ۔

(ب) جی نہیں ۔ جن سیکشنوں پر مزید گاڑیاں چلائی گئی ہیں ان پر بھیڑ کم ہوگئی ہے ۔ کہاں تک حالات بہتر ہوئے ہیں اس کا جائزہ جولائی ۱۹۶۴ء میں ہونے والے ہر گاڑی کے پسنجر ٹریفک کے اعداد و شمار نکالنے پر ہی ہو سکے گا ۔

(ج) حصہ (الف) اور (ب) بالا کا جواب نفی میں ہونے کے باوجود پسنجر سروسز کو بڑھانے کی ضرورت ہے ۔ یہ بڑھوتری پروگرام کے مطابق جو وقتاً فوقتاً بنائے جاتے ہیں گاڑیوں پر ڈبوں کی ایزادی اور مزید گاڑیاں چلا کر کی جاتی ہے لیکن یہ مزید ڈبوں کی فراہمی پر منحصر ہے۔

مسٹر حمزہ---جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ مسافروں کی بھیڑ کو کم کرنے کے لئے انہیں نے انتہائی مہربانی کی ہے کہ زیادہ ڈبے لگا دئے ہیں اور زیادہ گاڑیاں چل رہی ہیں میں آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے اس مسئلہ کا بھی حل نکالا ہے کہ کل ہی آپ نے کرایہ میں اضافہ کیا ہے تاکہ مسافروں کی بھیڑ کم جائے اور rush کا کوئی سوال نہ رہے ۔

Mr. Speaker: The member should better discuss it in the General Discussion, and I think the Minister of Railways will reply to it.

Minister of Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo): I will reply to that in the General Discussion of the Budget.

مسٹر حمزہ---جناب سپیکر ۔ ان کو سوائے اعتراض کرنے کے اور چارہ نہیں تھا آپ نے بہانہ ان کے لئے مہیا کر دیا ۔

Mr. Speaker: That is a subject for general discussion.

OVER CROWDING IN IMPORTANT TRAINS

*7112. **Mr. Hamza**: Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Railway Administration undertakes sample surveys with respect to the number of the tickets issued and the accommodation available in important trains running all over West Pakistan;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the negative, the method adopted by the Railway Administration to keep it informed of the hardships experienced by the public while travelling in packed trains ?

Parliamentary Secretary (Mr. Laxman Singh): (*a*) Yes.

(*b*) Does not arise.

BOGIES IMPORTED AND MANUFACTURED BY P. W. R.

*7113 **Mr. Hamza :** Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) the number of bogies imported and manufactured separately by the P. W. R. during the last two financial years ;

(*b*) the number of bogies out of those mentioned in (*a*) above which have been converted into Dining Cars, First and Second Class compartments separately ?

Parliamentary Secretary (Mr. Laxman Singh) :

	1961-62	1962-63
(*a*) (i) Number of bogie passenger vehicles imported.	*Nil*	*Nil*
(*ii*) Number of bogie passenger vehicles manufactured.	*Nil*	2

(*b*) No bogie out of those referred in the answer to (*a*) above, or any other was converted into a dining Car or First and Second Class compartments during the years 1961-62 and 1962-63.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر ۔ عام طور پر ریلوے ایڈمنسٹریشن کی طرف سے دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ہماری ورکشاپ ایشیا میں بڑی ہے کیا اس کی کارکردگی کی یہی نشانی ہے کہ ۶۱-۱۹۶۲ء ۶۲-۱۹۶۳ء میں اس نے صرف دو passenger vehicle بنائیں ۔ تو کیا آپ کی ضروریات انتہائی کم ہیں یا آپ کی ورکشاپ بیکار پڑی ہیں ۔

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جنیجو)—جہاں تک ہماری capacity کا تعلق ہے ۔ اس کے مطابق میں نے figures دے دی ہیں ۔ ہم اس کو ہر سال بڑھائینگے ۔ آپ کو اگلے سال کی رپورٹ اور بھی اچھی ملیگی ۔

مسٹر حمزہ—میں وزیر صاحب سے جو نئے وزیر ہیں ۔ دریافت کرتا ہوں ۔ کہ سال بھر میں صرف دو ڈبے بنانے کی گنجائش کیوں ہے ۔

Minister of Railways : That is not the fact. If you see, you will find, that the capacity has increased to a greater extent. We manufacture passenger bogies from 15 to 16 and we manufacture wagons in hundreds. I would not be able to give you the figure.

جہاں تک ریلوے ڈیپارٹمنٹ کا تعلق ہے کہ یہ ڈبے وغیر بنانے یہ پہلی ہی stage ہے ۔ کہ ہم نے مسافروں کے لئے bogies بنانے شروع کئے ہیں ۔ اور آہستہ آہستہ اس کو expand کر رہے ہیں ۔ آپ کو جو information دی گئی ہے ۔ جو دو bogies کے متعلق اطلاع دی ہے ۔ یہ پہلا process ہے اور اس سے پہلے ہم نے نہیں بنائے تھے ۔ اب جیسا کہ ہمارا پروگرام ہے ۔ ہم اسے سال بہ سال expand کرینگے ۔

بیگم جہاں آرا شاہنواز—میں ریلوے منسٹر صاحب سے دریافت کرنا چاہتی ہوں کہ کیا یہ درست نہیں ہے کہ bogies زیادہ اس لئے نہیں بن سکتیں کیونکہ ہمارا اپنا steel plant نہیں اپنا steel plant نہ ہو تو bogies بنانے پر بہت زیادہ خرچ آتا ہے ۔ اس لئے زیادہ تعداد میں bogies بنانا feasible نہیں ہے۔ کیا یہ درست نہیں ہے ؟

وزیر ریلوے—یہ درست ہے ۔

مسٹر حمزہ—محکمہ ریلوے نے پہلی بار ۶۳-۱۹۶۲ء میں دو bogies بنانے کی غلطی کی ہے ۔ کیا وہ آئندہ اس قسم کے کلمے فخریہ کہنے بند کرینگے ۔ کہ یہ ورکشاپ ایشیا میں سب سے بڑی ہے ۔

مسٹر سپیکر—آپ کیا اطلاع حاصل کرنا چاہتے ہیں ؟

مسٹر حمزہ—کیا یہ ایشیا کی سب سے بڑی ورکشاپ کا طرۂ امتیاز ہے ۔ کہ وہ سال بھر میں دو bogies سے زیادہ نہیں بنا سکی ۔

مسٹر سپیکر—یہ تو ضمنی سوال نہیں ہے ۔

راؤ خورشید علی خان—۶۳-۱۹۶۲ء میں کتنی bogies بنی تھیں۔

وزیر ریلوے—اس کے لئے fresh notice دیں ۔

راؤ خورشید علی خان—کیا اس کے لئے بھی fresh notice کی ضرورت ہے ۔

RAILWAY STATIONS ON BROAD-GAUGE LINE WHERE FOOT-OVER BRIDGES EXIST

*7149. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Railways be pleased to state the names of the stations on broad-gauge line where foot-over bridges exist along with (*i*) the year in which the said bridges were constructed, (*ii*) the average number of passengers arriving at, and departing from each of the said stations daily and (*iii*) the annual income derived by the Railway Administration from each of the above mentioned stations ?

Parliamentary Secretary (Mr. Laxman Singh) : Information is being collected and will be placed on the table of the House in due course.

ESTABLISHMENT OF AN OUT AGENCY BETWEEN NAOKOT AND MITHI

*7161. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Mirpurkhas is connected with Khipro by an out-agency; if so, (*i*) the distance between the two towns, (*ii*) purpose of such out agency and (*iii*) the benefit Government propose to derive out of it ;

(*b*) whether it is a fact that there is a heavy traffic of passengers between Naokot and Mithi ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether there is any proposal under consideration of Government for establishing an out agency to serve the said passsengers ?

Parliamentary Secretary (Mr. Laxman Singh) : (*a*) Yes, and in this connection, information called for is furnished below :—

(*i*) According to Railways records, the distance between the two towns is 35 miles ;

(*ii*) The out agency is intended to provide facilities to passengers for purchase tickets and traders for booking and receiving goods and parcels traffic by rail ;

(*iii*) The benefit of the out agency to the Railway is that it promotes movements of traffic by rail.

(*b*) The Railway Administration has not undertaken investigations for determining the volume of passenger traffic moving between Naokot and Mithi.

(*c*) At persent no proposal is under consideration for setting up an out agency at Mithi.

حاجی میر محمد بخش تالپور (B) کے جواب میں بتایا گیا ہے ۔ کہ تحقیقات نہیں کی گئی ہیں ۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں ۔ کہ آپ اس کی تحقیقات کے لئے قدم اٹھائینگے ۔

Minister of Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo): If there is a proposal from the member we will definitely do it.

INTRODUCTION OF OMNI TRAIN ON BRANCH LINE IN THARPARKAR DISTRICT

***7178. Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Railway Department used to run an Omni Train on the Branch Line in Tharparkar District during the years from 1938 to 1950 ;

(*b*) whether it is a fact that an air conditioned coach which was borrowed from B. B. and G. I. R. Railways was also running on the said for some period during the above said years ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether there is any scheme under the consideration of Railway Department for providing line the said service on the above said line again ; if not, reasons thereof ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر لکشمن سنگھ) :

(الف) میٹر گیج ریلوے کا جو پاکستان میں واقع تھی ہندوستان سے مورخہ یکم اگست ۱۹۴۸ء کو قبضہ لیا تھا اور اس وقت سے لے کر اب تک ,,اومنی،، نام کی کوئی گاڑی ضلع تھرپارکر یا اس کے قریبی علاقہ میں نہیں چل رہی ہے ۔

مسافر گاڑیاں جو اگست ۱۹۳۸ء میں قبضہ لیتے وقت میٹر گیج مین اور برانچ لائنوں پر چلتی تھیں کے کوائف بمعہ ۱۹۵۰ء اور ۱۹۶۴ء میں چلنے والی گاڑیوں کے

مندرجہ ذیل ہیں ۔

سیکشن	گاڑیوں کی تعداد جو ایک ہی طرف روزانہ چلتی تھیں					
	اگست ۱۹۴۸ء		اپریل ۱۹۵۰ء		اپریل ۱۹۶۴ء	
	اپ	ڈاؤن	اپ	ڈاؤن	اپ	ڈاؤن
حیدر آباد ۔ میر پور خاص	۲	۲	۳	۳	۹	۹
میرپور خاص ۔ کھوکھرا پار	۲	۲	۱	۱	۲	۲
میرپور خاص ۔ پتھیرو ۔ جھڈو لوپ	۲	۲	۲	۲	۲	۳
میرپور خاص ۔ کھڈرو	۱	۱	۱	۱	۲	۲
نواب شاہ ۔ کھڈرو	۱	۱	۱	۱	۳	۳
	۸	۸	۸	۸	۱۸	۱۹

(ب) اس قسم کا کوئی ڈبہ میٹر گیج سیکشن پر اگست ۱۹۴۸ء میں قبضہ لیتے وقت نہیں چل رہا تھا ۔ اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ آیا اس سیکشن پر اگست ۱۹۴۸ء سے قبل کوئی ایرکنڈیشنڈ گاڑی چلتی تھی ۔

(ج) حصہ (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں نہیں ہیں کیونکہ میٹر گیج سیکشن پر اگست ۱۹۴۸ء سے قبل چلنے والی سروسوں کے کوائف معلوم نہیں ہیں ۔ مزید میٹر گیج ٹرین سروسز کو بڑھانے کے سوال پر جو پہلے ہی دوگنا سے زیادہ ہیں موجودہ ٹریفک کے پیش نظر غور کیا جا رہا ہے ۔

LATE DEPARTURE OF TRAINS FROM LAHORE AND HYDERABAD RAILWAY STATIONS

***7179. Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Minister of Railways be pleased to state the number of fast trains which departed late from Hyderabad and Lahore Railway Station each day from 1st March 1964 to 30th March 1964, reasons for the late departure and the steps being taken to ensure the departure of these trains at scheduled times ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر لکشمن سنگھ) :۔ایک گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے جس میں تیز گاڑیوں کے کوائف جو یکم مارچ ۱۹۶۴ء تا ۳۰ مارچ ۱۹۶۴ء کے دوران روزانہ حیدرآباد اور لاہور سٹیشنوں سے روانہ ہوئیں اور ان میں سے کتنی گاڑیاں لیٹ اور صحیح وقت پر چلیں درج ہے ۔ حیدرآباد سٹیشن کے حساب کے مطابق ۳۹۰ تیز گاڑیوں میں سے ۱۲۴ گاڑیاں دیر سے چلیں جب کہ ۳۰۰ میں سے ۱۲۱ گاڑیاں لاہور سے دیر سے چلیں ۔

حیدرآباد اور لاہور سٹیشنوں سے گاڑیوں کے دیر سے چلنے کی اصل وجہ گاڑیوں کا ان سٹیشنوں پر دیر سے پہنچنا ہے جس کی وجہ راستے میں رکاوٹیں تھیں مثلاً حادثات، سگنیلنگ ایکوپمنٹ کا فیل ہونا، خطرے کی زنجیروں کو کھینچنا اور موسمی حالات وغیرہ وغیرہ ۔

لاہور اور حیدرآباد سٹیشنوں پر تیز رفتار گاڑیوں میں سے کافی گاڑیاں آتی جاتی رہتی ہیں ۔ گاڑیوں کا صحیح وقت پر چلنے کا اندازہ درمیانی سٹیشنوں سے گاڑیوں کے دیر سے چلنے سے نہیں لگایا جاتا کیونکہ معمولی رکاوٹیں جس کی وجہ سے درمیانی سٹیشنوں سے گاڑیاں دیر سے چلتی ہیں عموماً بعد میں یہ کمی راستے میں پوری کر لی جاتی ہے اور کئی لیٹ گاڑیاں اپنے اختتامی سٹیشن پر صحیح وقت پر پہنچ جاتی ہیں ۔

زیادہ تر گاڑیاں جو لاہور اور حیدرآباد سے لیٹ چلیں

راستے میں کمی کو پورا کرتے ہوئے اپنے اختتامی سٹیشنوں پر صحیح وقت پر پہنچیں - اس طرح زیر بحث گاڑیوں کی صحیح وقت میں چلنے کی رفتار ۸۶٫۸ فیصدی رہی جو اچھا خاصا معیار ہے - اس کے باوجود گاڑیوں کے صحیح وقت پر چلنے اور پہنچنے کے معیار کو اونچا کرنے کی کوششیں جاری ہیں -

APPENDIX 'A'.

STATEMENT SHOWING THE NUMBER OF FAST TRAINS (MAIL & EXPRESS) WHICH STARTED LATE FROM HYDERABAD & LAHORE STATIONS EACH DAY FROM 1-3-64 TO 30-3-64.

	From Hyderabad			*From Lahore*		
	Total No. of Mail and Express (both up & down)	Out of which the number that started		Total No. of Mail and Express trains (both up & down)	Out of which the number that started	
		Right Time	Late		Right Time	Late
1-3 64	13	10	3	10	6	4
2-3-64	13	12	1	10	5	5
3-3-64	13	12	1	10	5	5
4-3-64	13	9	4	10	7	3
5-3-64	13	11	2	10	7	3
6-3-64	13	9	4	10	6	4
7-3-64	13	7	6	10	5	5
8-3-64	13	9	4	10	5	5
9-3-64	13	12	1	10	6	4
10-3-64	13	10	3	10	5	5
11-3-64	13	4	9	10	5	5
12-3-64	13	6	7	10	5	5
13-3-64	13	8	5	10	6	4
14-3-64	13	6	7	10	3	7

	From Hyderabad			From Lahore		
	Total No. of Mail and Express (both up & down)	Out of which the number that started		Total No. of Mail and Express trains (both up & down)	Out of which the number that started	
		Right time	Late		Right time	Late
15-3-64	13	7	6	10	6	4
16-3-64	13	6	7	10	5	5
17-3-64	13	6	7	10	6	4
18-3-64	13	6	7	10	8	2
19-3-64	13	10	3	10	7	3
20-3-64	13	10	3	10	6	4
21-3-64	13	8	5	10	8	2
22-3-64	13	9	4	10	8	2
23-3-64	13	9	4	10	5	5
24-3-64	13	11	2	10	7	3
25-3-64	13	9	4	10	8	2
26-3 64	13	10	3	10	6	4
27-3-64	13	10	3	10	7	3
28-3-64	13	10	3	10	6	4
29-3-64	13	10	3	10	4	6
30-3-64	13	10	3	10	6	4
Total	390	266	124	300	179	121

RUNNING OF AN EARLIER TRAIN FROM ROHRI TO JACCOBABAD

*7305. **Mr. Ahmed Mian Soomro :** Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that under the Railway timings enforced from 1st April 1964, there is no convenience train from Rohri and Sukkur to reach Jaccobabad before 8-45 a.m. ;

(*b*) whether it is a fact that office timings in Summer in Jaccobabad is from 7 a.m. and the pepole are put to great inconvenience in going from Rohri, Sukkur and Shikarpur to Jaccobabad in the early morning to attend office there ;

(*c*) whether it is a fact that persons travelling from Lahore by 8 Dn, Tezgam have to wait from about 4 hours at Rohri before they get a train for Shikarpur, Jaccobabad and whole of Jaccobabad, Kashmore Section and Jaccobabad, Garhi Khairo, Shahdadkot Section ;

(*d*) whether it is a fact that several representations have been made by the public for running an earlier train for reaching Jaccobabad ; if so, the steps intended to be taken in this behalf ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر لکشمن سنگھ) :

(الف) موجود ٹائم ٹیبل کے مطابق جس کا اجرا یکم اپریل ۱۹۶۴ء سے ہوا تھا ایک پسنجر گاڑی روہڑی سے صبح کو چلتی ہے جو جیکب آباد ۸-۵۳ بجے صبح پہنچتی ہے اور گاڑی کے اوقات پچھلے ٹائم ٹیبل میں دئے ہوئے اوقات کے مطابق ہیں اور سوال میں دئے ہوئے وقت ۸-۴۵ سے صرف ۸ منٹ زیادہ ہیں ۔ لہذا کسی قسم کی دقت محسوس نہیں ہونی چاہئے ۔

(ب) روہڑی اور شکارپور جو سکھر سول ڈسٹرکٹ کا حصہ ہیں کے مکینوں کو سکھر میں دفاتر اور عدالتوں کے لئے جانا پڑتا ہے جس کے لئے باسہولت سروسز موجود ہیں ۔ عام حالات میں روہڑی، سکھر اور شکارپور میں رہنے والے لوگوں کو جیکب آباد میں دفاتر اور عدالتوں کے لئے جانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی ۔ اس طرح مذکورہ نوعیت کی دقت کے پیش آنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

(ج) لاہور سے شکار پور، جیکب آباد جانے والے مسافروں کے لئے ۸ ڈاؤن تیز گام موزوں گاڑی نہیں ہے ۔

یہ مسافر ٦ ڈاؤن تیز رو اور ١٦ ڈاؤن کراچی ایکسپریس جو لاھور سے شام کے وقت روانہ ھوتی ھیں اور جن کے ساتھ ٣٣ اپ اور ٣٣٩ اپ کا کنکشن روھڑی تک ھے سفر کر سکتے ھیں ۔ ٨ ڈاؤن کے لئے مناسب کنکشن روھڑی پر نہیں دیا جا سکتا ۔ اس سے یہ گاڑی جس مقصد کے لئے چلائی گئی ھے وہ پورا نہیں ھو سکتا ۔

(د) جی ھاں ۔ ایک عرضداشت سیکرٹری ٹریولر ایسوسی‌ایشن شکار پور سے موصول ھوئی جس میں کہا گیا ھے کہ صبح کی مسافر یا کوئی اور گاڑیوں کے اوقات تبدیل کئے جائیں تاکہ جیکب آباد کے لئے ایک صبح کے وقت سروس مہیا ھو سکے ۔ اس معاملہ پر غور کیا گیا ھے اور سیکرٹری ٹریولر ایسوسی‌ایشن کو اس مطالبے کو منظور کرنے کے لئے پیش آمدہ مشکلات کا ذکر کر دیا گیا تھا ۔ ان مشکلات کی بنا پر کسی مزید کارروائی کرنے کا سوال پیدا نہیں ھوتا ۔

Mr. Ahmed M an Soomro : In reply to (*a*), the Parliamentary Secretary has stated that the timings were similar to the previous one and he has also stated that it is only eight minutes late. Is he aware that the timings in summer are 7'o clock and in winter they are 9'o clock ? How does he say that it is the same ?

Minister of Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : We are referring to the timings of the trains operating in that area.

Mr. Ahmed Mian Soomro : In part (*b*), I have asked whether it is a fact that office timings in Summer in Jaccobabad is from 7 a.m. and the reply to that is -"Rohri and Shikarpur are parts of Sukkur Civil District and the people have to attend courts at Sukkur". Are the people supposed to attend courts at Sukkur even if they are summoned by a court in Jaccobabad ?

Minister of Railways : The point raised by the member is that this train should reach Jaccobabad a bit earlier so that passengers could reach in time to do office work. I may assure him that we are going to re-examine this question and see if we could ask the authorities to start the train a bit earlier from Rohri so that it reaches Jaccobabad earlier than the scheduled time.

LATE ARRIVAL OF 1 UP KHYBER MAIL AT LAHORE

*7309. **Kazi Muhammad Azam Abbasi :** Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that 1 Up Khyber Mail arrived at Lahore Railway Station about an hour and 15 minutes late on April 5, 1964 ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons therefor and the action taken or intend to be taken against the officials responsible for the delay ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر لکشمن سنگھ):

(الف) جی ہاں - ۵ اپریل ۱۹۶۴ء ۱ اپ خیبرمیل ایک گھنٹہ ۲۵ منٹ لاہور دیر سے پہنچی -

(ب) یہ گاڑی ٹنڈو مستی خان اور خیرپور سٹیشنوں کے درمیان گاڑی کے انجن کے فیل ہو جانے کی وجہ سے دیر سے پہنچی تھی جس کی وجہ سے کسی پر ذمہ داری عائد نہیں ہوتی - اس لئے کسی ملازم کے خلاف کارروائی کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا -

Begum Jehan Ara Shah Nawaz : I would like to know from the Minister why is it that when a train is supposed to stop at a railway station, say, for half an hour or 25 minutes, generally it stops there for 45 minutes and sometimes for 50 minutes only for causing inconvenience to the public by coming late ? Will he kindly check it up ?

Minister of Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : I will definitely check it up as desired by Begum Sahiba.

DERAILMENT OF THE ENGINE OF 2 DOWN KHYBER MAIL WHILE PASSING DINA RAILWAY STATION

*7312. **Kazi Muhammad Azam Abbasi :** Will the Minister of Railways be pleased to state :--

(*a*) whether it is a fact that the engine 2 Down Khyber Mail went off the rails while passing Dina Railway Station about 10 miles north of Jhelum at about 4-32 a.m. on April, 17, 1964 ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the number of casulties and the loss suffered by Government on account of the derailment ;

(*ii*) whether it is a fact that the said derailment was due to negligence of duty on the part of some Railway employees ;

(*d*) if answer to (*b*) (*ii*) above be in affirmative, the names and ranks of the officials responsible and the action taken or to be taken against them ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر لکشمن سنگھ) :

(الف) جی ھاں ۔

(ب) (۱) گاڑی کے پٹڑی سے اترنے کی وجہ سے نہ تو کوئی موت واقع ھوئی اور نہ حکومت کا کسی قسم کا نقصان ھوا ۔ البتہ ایک مسافر کو معمولی سی چوٹ آئی ۔

(۲) جی ھاں ۔

(ج) مسٹر عاشق حسین اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر اور مسٹر محبوب ربانی کانٹے والا کی لاپرواھی سے حادثہ پیش آیا ۔ ان ملازموں کو معطل کر دیا گیا ھے ۔ قاعدے کے مطابق ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی جا رھی ھے ۔

PAY SCALES OF CLERKS GRADE I AND GRADE II, WORKING IN THE RAILWAY DEPARTMENT IN KARACHI AND SUKKUR DIVISIONS

*7325. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) the pay-scales of clerks grade I and grade II working in the Railway Department in Karachi and Sukkur Divisions in 1963 ;

(*b*) whether there is any proposal under the consideration of the Railway Administration to revise the said pay-scales ; if so, the proposed pay-scales ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر لکشمن سنگھ) :

(الف) ۱۹۶۳ء میں گریڈ اول اور دوئم کے کارکوں کی تنخواھوں کے سکیل پوری ریلوے پر بشمول کراچی اور سکھر

ڈویژنوں کے مندرجہ ذیل لکھے -

گریڈ اول	--	۱۱۵-۵-۱۷۵	(کنسالیڈیٹڈ)
گریڈ دوئم	--	۱۲۵-۵-۱۵۵-۷-۲۲۵	(کنسالیڈیٹڈ)

(ب) جی نہیں -

SPEEDY SETTLEMENT OF PENSION CASES AND PAYMENT OF DUES TO RETIRING RAILWAY EMPLOYEES

***7340. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether any instructions have recently been issued to Railways Accounts Office for speedy settlement of pension cases and payment of dues to retiring railway employees ; if so, a copy of the same be placed on the table of the House ;

(*b*) whether any cases of retired Railways Employees for sanctioning pensions and payment of other dues to them are pending in the Railway Accounts Office for more than six months ; if so, details of each case and reasons for delay in its disposal ?

Parliameatary Secretary (Mr. Laxman Singh) : The information is being collected from subordinate offices and will be given when received.

Khan Ajoon Khan Jadoon : Will this answer be given on the next turn.

Minister of Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : We will give it definitely on the next turn.

COMPENSATION TO THE WIDOW OF MIR JAFFAR KHAN, WATCH AND WARD SEPOY NO. 463 OF KOTRI RAILWAY STATION

***7343. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister of Railways please refer to answer to starred question No. 6558 given on the floor of the House on 25th March 1964 and state : –

(*a*) whether compensation has since been paid to the widow of late Mir Jaffar Khan ; if so, (*i*) the date on which payment was made, (*ii*) the total amount of compensation paid ;

(*b*) in case no compensation has so far been paid ; (*i*) reasons for delay nad (*ii*) the date by which compensation will be paid to her ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر لکشمن سنگھ) :

(الف) جی نہیں سوال کے حصہ (۱) اور (۲) کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

(ب) ابتداء میں پولیس رپورٹ دیر سے ملنے کی وجہ سے تاخیر واقع ہوئی تھی ۔ جیسا کہ سوال نمبر ۹۵۵۹ کے حصہ (ای) کے جواب میں کہا گیا ہے پولیس رپورٹ ۱۹ فروری ۱۹۶۴ء کو موصول ہوئی تھی ۔ ۳۲۰۰ روپے کا چیک ۲۵ مارچ ۱۹۶۴ء کو سول جج اور کمشنر ورک مین کمپینسیشن کوٹری کے پاس جمع کرا دیا تھا اور مرحوم جعفر خان واچمین کی بیوہ کو اس سے مطلع کر دیا تھا ۔ ادائیگی ابھی تک نہیں ہوئی ہے کیونکہ کمشنر ورک مین کمپینسیشن نے اس مقصد کے لئے پچھلی دفعہ جو تاریخ مقرر کی تھی اس پر بیوہ رقم وصول کرنے کے لئے نہ پہنچی ۔

(۲) معاوضہ کی ادائیگی کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا ۔ معاوضہ کی ادائیگی کی ذمہ‌داری اب سول جج اور کمشنر ورک مین کمپینسیشن پر ہے ۔ جس نے ۲۵ جون ۱۹۶۴ء ادائیگی کے لئے مقرر کی ہے ۔ اگر بیوہ اس تاریخ پر پہنچ گئی تو معاوضہ حاصل کر لے گی ۔

خان اجون خان جدون—کیا جناب وزیر صاحب کو یہ علم ہے کہ یہ میر جعفر خان ریلوے کا چوکیدار ۱۹۶۱ء میں اپنی ڈیوٹی مین مارا گیا تھا اور ۱۹۶۴ء تک پولیس کی ایف ۔ آئی ۔ آر حاصل نہیں کی گئی تھی جس کی وجہ سے اس کے معاوضہ کے حساب لگانے میں تاخیر ہوئی ۔ کیا آپ کو علم ہے کہ ملازمت کرتے وقت جو لوگ مر جاتے ہیں ان کو معاوضہ دیا

جاتا ہے ۔ اب آپ فرماتے ہیں کہ آپ نے تیں ہزار دو سو
کا چیک سول جج کوٹری کو بھیجا ہے تاکہ اس کی بیوی کو
دے دیا جائے ۔ اس کے مرنے کے بعد اس کی بیوی اپنے گاؤں
چلی گئی اور اس کے آٹھ بچے ہیں تو کیا آپ چاہتے ہیں کہ
یہ بیوہ معہ بچوں کے اپنی رقم وصول کرنے کے لئے کوٹری آئے ۔ کیا آپ یہ
رقم سول جج صوابی کو نہیں بھیج سکتے ؟

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جنیجو)۔۔۔میں یہ آرڈر جاری کرونگا کہ
یہ چیک اس علاقے کے سول جج کو بھیج دیا جائے تاکہ رقم کی ادائیگی
میں کوئی تکلیف نہ ہو ۔

SHORTAGE OF SMALL COINS AT RAILWAY BOOKING OFFICE

*7387. **Khan Ahmad Khan** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the passengers purchasing tickets at Railway Stations are usually not returned the entire balance amount by the Booking Clerks for want of small coins ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the steps the Railway Department has taken to meet the shortage of small coins in Booking Offices ;

(*c*) if answer to (*a*) above be in the negative, whether any complaints have been received by the Railway Department from the passengers against the Railway Booking Offices for not returning the small coins, if so, number of such complaints ?

Parliamentary Secretary (Mr. Laxman Singh) : The information is being collected and will be placed on the table of the House in due course.

CONTRACT OF TEA STALL AT DADU RAILWAY STATION

*7395. **Rais Allan Khan Leghari** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that many complaints have been received by the Railway Administration against the contract of the Tea Stall at Dadu Railway Station ;

(*b*) whether it is a fact that the said contractor migrated to India one year ago but the contract in his name is continuing ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to cancel the said contract and sanction a new one to somebody else ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر لکشمن سنگھ) :

(الف) ٹھیکیدار کی کارکردگی کے بارے میں صرف ایک شکایت موصول ہوئی تھی اور یہ بھی بلا وجہ تھی ۔

(ب) جی نہیں ۔ موجودہ ٹھیکیدار جو پاکستانی ہے مارچ ۱۹۶۴ء سے برائے علاج ہندوستان گیا ہوا ہے ۔ امید ہے کہ وہ ۱۵ جون ۱۹۶۴ء تک واپس آ جائیگا۔ دریں اثناء اس کا بھائی ٹھیکہ کی تسلی بخش دیکھ بھال کر رہا ہے جو اس تجارت میں اس کا حصہ دار ہے ۔

(ج) جواب کے حصہ (اے) اور (بی) کا جواب اثبات میں نہ ہونے کے پیش نظر سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

CONSTRUCTION OF AN INTERLOCK BRIDGE AT HAVELIAN RAILWAY STATION

*7396. **Mr. Sultan Muhammad Awan** : Will the Minister of Railways be pleased to state : --

(*a*) whether it is a fact that a big timber Market is situated just opposite Havelian Railway Station ;

(*b*) whether it is a fact that for going from the said Railway Station to the said Timber Market people have to cross the railway line but while going so they are challaned ;

(*c*) the number of offenders who have been challaned for trespassing along with the total amount realised as fines from them and whether the Railway Department intend to make some alternative arrangements for the purpose till some bridge or crossing is contructed at the spot ;

(*d*) whether Government intend to contruct an interlock bridge or a level crossing at the said spot ?

Parliamentary Secretary (Mr. Laxman Singh) : Necessary information is being collected and will be placed on the table of the House in due course.

مسٹر سلطان محمد اعوان—جناب سپیکر ۔ اس سے پیشتر جناب عبدالوحید خان نے وعدہ کیا تھا کہ وہ پل بنوائینگے ۔ لیکن اب کیا ہم جناب وزیر ریلوے سے درخواست کر سکتے ہیں کہ جب تک وہ اس پل کا انتظام نہیں کر سکتے وہ اپنے محکمہ کو ہدایت کر دیں کہ وہاں سے گذرنے والوں کا چالان نہ کیا جائے ۔

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جنیجو)—جہاں تک اس سوال کے جواب کا تعلق ہے وہ آپ کو اگلی دفعہ دیدیا جائے گا اور جو کچھ جواب ہوگا ہم دیدیں گے ۔

مسٹر سلطان محمد اعوان—جناب سپیکر ۔ ریلوے لائن سے گذرنے والوں کا ریلوے پولیس چالان کر دیتی ہے آپ برائے مہربانی انہیں ہدایت فرما دیں کہ وہ ان لوگوں کا چالان نہ کریں کیونکہ اور دوسرا راستہ ہی نہیں جہاں سے وہ گذریں ۔

وزیر ریلوے—میں معزز ممبر سے درخواست کرونگا کہ جہاں تک ان کی اس شکایت کا تعلق ہے وہ اسے لے کر میرے چیمبرمیں تشریف لے آئیں اور پھر میں دیکھوں گا کہ ہمارے محکمہ کی طرف سے کوئی ایسی زیادتی نہ ہو پبلک کے ساتھ کہ وہ خواہ مخواہ اتنی تکلیف برداشت کریں ۔

میجر سلطان احمد خان—معزز وزیر جینجو صاحب کے predecessor اس مشہور ہستی نے جن کا نام خان عبدالوحید خان کہا جاتا ہے وعدہ کیا تھا ۔ جس دن کہ وہ سینٹر میں ترقی یاب ہو کر جا رہے تھے کہ مجھ پر آپ کا ایک ادھار ہے ۔ میں اس کو پورا کرنا چاہتا ہوں ۔ مانا کہ ان پر قوم کے بڑے ادھار ہو چکے ہیں لیکن یہ ادھار انہوں نے اس لہجے میں کہا کہ میں آج آرڈر دے رہا ہوں ۔ یہ چالان اس لئے ہوتے ہیں کہ پبلک کو گذرنا پڑتا ہے پولیس کو روکنا پڑتا ہے ۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ چالان آپ روک دیں . . . . .

(شور اور قطع کلامیاں)

But I must finish my point. This is important

Mr. Speaker : This is a speech. Major Sahib, should please take his seat.

Major Sultan Ahmed Khan : I must bring one point to his notice.

Mr. Speaker : But this is a speech.

میجر سلطان احمد خان—کیا آپ اس ادھار کو ختم کر کے آج مہربانی فرما کر آرڈر دیں گے کہ اس پل کو آئندہ سال کے بجٹ میں شامل کر لیا جائے ۔

وزیر ریلوے—جناب والا ۔ میں نے اس سلسلے میں پہلے ھی جواب عرض کیا ھے ۔

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

LATE RUNNING OF KARACHI EXPRESS

180. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Karachi Express often runs late ;

(*b*) the time by which the said train reached late at the terminus during the period from 12th April, 1964 to 20th April, 1964 daily alongwith reasons thereof ?

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جینجو) :

(الف) جی نہیں ۔

(ب) ۱۲ اپریل ۱۹۶۴ء تا ۲۰ اپریل ۱۹۶۴ء کے دوران کراچی ایکسپریس تین بار لاھور دیر سے پہنچی جب کہ کراچی شہر صرف ایک بار دیر سے پہنچی جیسا کہ نیچے دیا گیا ھے ۔ کراچی ایکسپریس (۱۵ اپ) کا لاھور دیر سے پہنچنے کی تاریخ اور وقت ۔

---

۱۲ اپریل ۱۹۶۴ء	—	۲۰ منٹ

۱۳ اپریل ۱۹۶۴ء — ۱۵ منٹ

۱۹ اپریل ۱۹۶۴ء — ۲۸ منٹ

کراچی ایکسپریس (۱۶ اپ) کا کراچی شہر دیر سے پہنچنے کی تاریخ اور وقت -

---

۱۶ اپریل ۱۹۶۴ء — ۱۳ منٹ

گاڑیوں کے لیٹ ہونے کے مواقع بہت کم تھے- ۱۳ تا ۲۸ منٹ کے درمیان چار بار گاڑیوں کا لیٹ پہنچنا ریلوے کی کارکردگی میں امکانی وجہ سے ہے -

---

CONSTRUCTION OF A BRIDGE AT RAILWAY CROSSING ALONG MIR WAH ROAD IN MIRPURKHAS TOWN

181. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Railway Administration is making a survey for the construction of bridges at Rail-Road crossings in the Province ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in lhe affirmative, (*i*) whether any survey has been undertaken in Tharparkar District, (*ii*) whether there is any proposal for the construction of a bridge at the Railway Crossing along Mir Wah Road in Mirpurkhas town and of Bridges over Jhido, Kanri and Naunkot Railway Stations ?

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جینجو) :

(الف) لیول کراسنگ کا سروے تمام ریلوے پر اس مقصد کے تحت نہیں کیا جا رہا کہ سڑک والے بالائی پلوں کو بنانے کا پروگرام بنایا جائے بلکہ لیول کراسنگ کی موجودہ کلاسوں کی تبدیلی جہاں اس کی گنجائش ہو مقصود ہے -

(ب) حصہ (اے) بالا کا جواب اثبات میں نہیں ہے -

(۱) مذکورہ بالا سروے میں ضلع تھرپارکر میں واقع لیول کراسنگ بھی شامل ھیں ۔

(۲) میرپور خاص شہر میں میرواہ سڑک کے ساتھ والے لیول کراسنگ پر ایک سڑک والا بالائی پل بنانے کی تجویز تھی لیکن اس کا ارادہ ترک کر دیا گیا ھے ۔ اس کی بجائے میرپور خاص عہدہ داروں کی خواھش کے مطابق مذکورہ لیول کراسنگ کو میرپور خاص سٹیشنوں کے اپ ایڈوانس سٹارٹر کے پار منتقل کرنے کی تجویز اب زیر غور ھے ۔

جھڈو، کندی اور ناؤ کوٹ ریلوے سٹیشنوں پر بالائی پل بنانے کا سوال پیدا نہیں ھوا ھے کیونکہ اس کی ضرورت محسوس نہیں ھوئی ۔

RESERVATION SLIPS FOR SEATS IN SECOND CLASS COMPARTMENTS OF TEZGAM

184. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that in Tezgam leaving from Karachi on 25th April, 1964 no Reservation Slips were attached to the Second Class Compartment which resulted in much inconvenience to the passengers including the questioner who was also travelling in the said train ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) reasons for the omission and (*ii*) whether any action has been taken or intended to be taken against the official responsible for the default ; if so, the nature of such action ?

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جینجو) :

(الف) ۲۵ اپریل ۱۹۶۴ء کو کراچی سے روانہ ھونے والی تیز گام گاڑی کے درجہ دوئم کے کمپارٹمنٹوں کے ساتھ ریزرویشن لیبل لگے ھوئے تھے جن پر تمام مسافروں کے نام جن کے لئے ریزرویشن آفس کراچی شہر نے سیٹیں ریزرو کی تھیں موجود تھے ۔ ان

مسافروں کے کوائف جن کے لئے چار سیکنڈ کلاس سٹیشن اس گاڑی کے ساتھ حیدرآباد اور اس کے پار سٹیشن ماسٹر حیدرآباد نے ریزرو کی تھیں شامل نہیں تھیں ۔ ھدایات کے مطابق ایسے مسافروں کے کوائف حیدرآباد کے سٹاف کے لئے درج کرنے ضروری تھے۔ میر حاجی محمد بخش نے اپنی جگہ ریزرو کرا کر حیدرآباد سے سفر کیا تھا ۔

(ب) (۱) ھدایات کے مطابق حیدرآباد کا عملہ ریزرویشن لیبل چسپاں کرنے میں قاصر رہا جس کے نتیجہ میں جو دقت ھوئی وہ قابل افسوس ھے ۔

(۲) حیدرآباد کے متعلقہ عملہ کے خلاف جو اس غلطی کے مرتکب ھوئے محکمانہ کارروائی کی جا رھی ھے ۔

ADJOURNMENT MOTIONS

Prohibition of the Removal of Grains from Fields by Tenants of Upper Tanawal.

Mr. Speaker : First adjournment motion is from Maulana Ghulam Ghaus.

مولانا غلام غوث صاحب اس موضوع پر آپ نے پہلے بھی ایک ایڈجرنمنٹ موشن جس کے متعلق کہا گیا تھا کہ آپ بجٹ کی جنرل ڈسکشن پر تقریر فرما لیں ۔

مولانا غلام غوث (ھزارہ ۔ ۴)۔۔۔جناب عرض یہ ھے کہ اگر کوئی قانونی سقم نہ ھو تو اس پر بحث ھو سکتی ھے ۔ یہ ایک واقعہ ھے کہ فصلوں کو روکا ھے اور لوگ تڑپ رھے ھیں ۔ یہ ایک وقتی چیز ھے ۔ اس کا قانون سے کوئی تعلق نہیں ھے ۔ وھاں بڑی گڑ بڑ ھے ۔

مسٹر سپیکر۔۔۔مولانا صاحب اب جنرل ڈسکشن پر بحث بھی دور نہیں ۔ بہتر ھوگا کہ آپ اس وقت بحث کر لیں ۔

میجر سلطان احمد خان—There is likelihood of more deaths in that area. اپرتناول میں جہاں یہ واقعات روکے گئے ہیں وہاں یہ خطرہ ہے کہ کسی دن موتیں نہ ہو جائیں ۔

مولانا غلام غوث—جناب والا ۔ گیہوں کی فصل کو روکا گیا ہے ۔ اور کہا گیا ہے کہ نہ اسے آگاؤ اور نہ گھروں کو لے جاؤ ۔ وہاں ہزاروں کی تعداد میں لوگ بھوکے مر رہے ہیں اور بٹائی کا فیصلہ زبانی کرا رہے ہیں ۔ یہ ایک قانونی بات ہے ۔ مقدمہ ہو جیسا بھی ہو اس کا فیصلہ ہونا چاہئے ۔ میں نے خود دیکھا ہے وہاں بڑا ہنگامہ تھا یہ قابل اعتراض چیز ہے ۔ وقتی چیز ہے ۔ اس میں یہ نہیں کہ کوئی قانونی مقم آ رہا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر—وہاں بدامنی کا اندیشہ ہے ۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان)—جناب والا ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ ایڈجرنمنٹ موشن جو مولانا غلام غوث صاحب نے پیش کی ہے انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ آرڈر کب پاس ہوا ۔ کس نے پاس کیا اور کیسے پاس ہوا ۔

مولانا غلام غوث—مجھے پڑھ لینے دیجئے ۔

مسٹر سپیکر—مولانا صاحب اپنی ایڈجرنمنٹ موشن پڑھ لیں ۔

مولانا غلام غوث—جناب والا ۔ میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ اسمبلی کا اجلاس ملتوی کیا جائے تاکہ عوامی اہمیت کے اس غیر معمولی واقعہ پر بحث کی جا سکے ۔

,,کہ ضلع ہزارہ میں اپرتناول کے مزارعین کو غلہ سنبھالنے سے منع کیا گیا ہے اور گیہوں کی فصل خرمنوں میں پڑی تباہ ہو رہی ہے اور مزارعین کے بچے بھوکے تڑپ رہے ہیں ۔ مقامی پولیس اور احکام کے اس رویے سے علاقہ میں سخت اضطراب ہے۔ میں نے خود وہاں سینکڑوں باوردی پولیس دیکھی ہے،،

وزیر مال—میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اورجنل ایڈجرنمنٹ موشن میرے پاس ہے - یہ کہتے ہیں کہ مقامی پولیس اور احکام کے اس رویے سے سخت اضطراب ہے - یہ معلوم نہیں کہ یہ آرڈر کس نے پاس کیا - پولیس نے پاس کیا - یا لوکل ایڈمنسٹریشن ڈپٹی کمشنر نے پاس کیا - اور یہ آرڈر کب جاری ہوا - اگر مولانا صاحب راستے میں باوردی پولیس دیکھ لیں اور گھبرا جائیں تو اس کے لئے ہمارے پاس کوئی علاج نہیں ہے - میں نے واقعات کو دیکھا ہے جہاں تک اس تحریک کی legality کا تعلق ہے یہ in order نہیں ہے - لیکن میں واقعات کا پتہ لگا کر اس ہاؤس کے سامنے رکھونگا کہ یہ آرڈر کس نے پاس کیا - کب پاس ہوا اور کیسے پاس ہوا۔

مسٹر سپیکر—کتنی دیر لگے گی -

وزیر مال—دو تین دن لگیں گے -

Mr. Speaker : Then it should be postponed till the 12th.

میجر سلطان احمد خان—جناب والا - عرض یہ ہے کہ منسٹر صاحب بخوبی جانتے ہیں اور انہوں نے اپنی آنکھوں سے جا کر دیکھا ہوا ہے - وہاں سینکڑوں کی تعداد میں پولیس ہر گھر میں پچھلے تین سال سے پڑی ہوئی ہے - اس کے متعلق اس ایوان میں انکار کرنا ٹھیک نہیں ہے -

---

TRANSFER OF KHAN ABDUS SAMAD KHAN ACHAKZAI, A DETENU, TO LYALLPUR JAIL

امیر حبیب اللہ خان سعدی—جناب والا - میں یہ تحریک کرنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ اہمیت عامہ سے متعلق اس واضح اور قریب الوقوع مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے صوبائی مجلس کی کارروائی اب ملتوی کر دی جائے کہ . . . . .

"صوبائی حکومت نے افسوس ناک لاپرواہی اور تنگ نظری کے باعث بلوچستان کے مشہور اور پیرانہ سال سیاسی لیڈر خان عبدالصمد خان اچک زئی کو جو ۱۹۵۸ء سے محبوس زندان ہیں اس کو بڑھاپے اور کئی

دیرینہ امراض میں مبتلا ہونے کے باوجود اب لائلپور جیل جیسی سخت گرم اور ان کی صحت کے لئے ناموافق مقام میں تبدیل کر دیا ہے جہاں خان موصوف کی دیرینہ امراض عود کر آئی ہیں۔ چنانچہ ان کے عزیزوں میں تشویش و اضطراب پیدا ہو گیا ہے اور حکومت کے اس رویہ کو منتقمانہ سمجھا گیا ہے جیسا کہ خان موصوف کے صاحبزادی محمد اچک زئی کے مکتوب ۹ جون ۱۹۶۴ء سے منکشف ہوا ہے۔"

وزیر قانون—جناب والا۔ وزیر متعلقہ ہاؤس میں موجود نہیں ہیں۔

خواجہ محمد صفدر—کل پر رکھ لیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کل جناب بجٹ کو پیش کرنا ہے پرسوں پر رکھ لی جائے۔

INHUMAN TREATMENT METED OUT TO QAZI GHAYAS-UD-DIN JANBAZ OF TOBA TEK SINGH

Mr. Hamza (Lyallpur VI) : I ask for leave to make a motion for the adjournment of the Business of the House to discuss a matter of public importance and of recent occurrence namely the resentment caused among the public of Toba Tek Singh due to the most inhuman treatment meted out to Qazi Ghayas-ud-din Janbaz, a political worker and news reporter of Toba Tek Singh who has been held up in an allegedly concocted criminal case under Section 307 PPC and $19\frac{11}{18}$ of the Arms Act by the Local Police on the 1st June 1964, who was forced to proceed to the local Civil Hospital on foot hand-cuffed while he could not walk as he was suffering from kindney trouble and groaning due to the shooting pain on 9. 6 1964. Consequently he fell unconscious on the way and after coming to his senses was again forced to go back to the judicial lock up on foot.

The facts of the case have been brought to the notice of the mover by a deputation of the citizens of the town.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, so far as the facts are concerned I have not yet been able to find out. But on the legal side the motion reads ;

".....the local police on 1. 6. 1964, who was forced to proceed to the local civil hospital on foot handcuffed while he could not walk as he was suffering from kindney trouble and groaning due to the shooting pained on 9. 6. 1964....."

It is not clear whether this incident relates to the 9th of June or to the first of June. Is it 9th June ?

Mr. Hamza : It is quite clear.

آپ وزیر قانون ہیں باریکیاں سمجھ سکتے ہیں ۔

Minister of Law : I would request that this may stand over till the facts are collected from the authorities in Toba Tek Singh.

Mr. Speaker : It will be taken up on the 12th. Minister of Law to lay papers on the Table.

TRANSPORT DEPARTMENT NOTIFICATION

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, I beg to lay on the Table, as required by section 133 (3) of the Motor Vehicles Act, 1939, the following :—

Tarnsport Department Notifications amending the Punjab Motor Vehicles Rules, 1940, the NWFP Motor Vehicles Rules, 1940, the Sind Motor Vehicles Rules, 1940 and the Baluchistan Motor Vehicles Rules, 1940

(*a*) No. T-33/14-61, dated 3rd July, 1963.

(*b*) No. T-33/22-62, dated 24th January, 1964.

(*c*) No. T-9/128-63, dated 14th March, 1964.

ORDINANCES

WEST PAKISTAN LAWS (EXTENSION TO KARACHI) ORDINANCE

Mr. Speaker : Now, we will resume discussion on the West Pakistan Laws (Extension to Karachi) Ordinance, 1964.

امیر حبیب اللہ خان سعدی (لائلپور - ۷)۔۔صاحب صدر - میں ہنگامی قوانین کی قانون سازی کے متعلق گذارشات کر چکا ہوں ۔ اب میں اس آرڈیننس کے متعلق جس میں ۴۲ قوانین سمو دئے گئے ہیں ۔ اپنی گذارشات مختصراً اس ایوان کے سامنے پیش کروں گا ۔

مجھ سے پہلے محترم خواجہ محمد صفدر صاحب افیون کے متعلق تفصیلات پیش کر چکے ہیں ۔ لیکن میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ یہاں جو افیون کا قانون نافذ ہے وہ اس قدر ناکارہ ہو چکا ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے گویا یہ قانون محض کاغذی کارروائی کے لئے بنا رکھا ہے ۔ اور اس کے بالکل برعکس دن دھاڑے سب کچھ کیا جا رہا ہے اگر یہاں کوئی آنکھوں والی حکومت ہو تو اس کی مثال ہر بڑے شہر کے گلی کوچے میں نظر آ سکتی ہے ۔ اور با اثر لوگوں نے تو اس کا باقاعدہ کاروبار شروع کر رکھا ہے ۔ بظاہر ان کے بڑے بڑے لیبل ہیں ۔ اور وہ بڑی بڑی کوٹھیوں میں رہتے ہیں ۔ ان میں وہ سب کے سب طمطراق موجود ہیں ۔ لیکن وہ افیون کا کاروبار باقاعدہ طور پر کرتے ہیں ۔ تو جب اس پر یہاں عمل نہیں ہو رہا تو اسے کراچی میں نافذ کرنے کی کیا ضرورت ہے ۔

جناب صدر ۔ دراصل یہ قبائلی علاقے کی ۱۲ سو من افیون کھپانے کیلئے چشم پوشیاں کی جا رہی ہیں ۔ اس کے علاوہ بھی حکومت کا مزاج ایسا ہے ۔ کہ ہم پچھلے چھ سال سے دیکھ رہے ہیں کہ اس قوم کو مختلف قسم کی افیونوں کا عادی بنایا جا رہا ہے ۔ اس لئے ہم اس حکومت سے یہ توقع نہیں رکھتے کہ افیون کی اس لعنت کو دور کرنے کیلئے کوئی کوشش کی جا رہی ہے ۔ حالانکہ اس نے بین الاقوامی طور پر یہ ذمہ لے رکھا ہے کہ ہم ایک مقررہ میعاد کے اندر اندر اس افیون کی لعنت کو ختم کر دیں گے ۔ لیکن عمداً اس کیلئے کوئی کوشش نہیں کی جا رہی ۔ تو جس قانون کو آپ نے خود ہی ایک بیکار چیز بنا رکھا ہے ۔ اب اسے توسیع دینے کی تکلیف کیوں کر رہے ہیں ۔

اسی طرح جناب :

The West Pakistan Agriculturist's Loans Act 1958.

اس کی توسیع بھی کی جا رہی ہے ۔

جہاں تک اس قانون کی ضرورت کا تعلق ہے ۔ اس کا مجھے اعتراف ہے ۔ لیکن جس طرح اس پر یہاں عمل ہو رہا ہے ۔ اس کے متعلق عرض

یہ ہے ۔ کہ حقیقتاً جو دیہاتی کاشتکار سرمائے کی کمی محسوس کرتے ہیں ۔ یا ان کو اپنی ضروریات کے لئے قرض لینا پڑتا ہے ۔ ان کے لئے اس قانون میں کوئی سہولت موجود نہیں ۔ آج کل ایک نئی جماعت ابھری ہے جسے یونین کونسلوں کے چیئرمین کہتے ہیں ۔ ہر جگہ جہاں کہیں بھی کوئی سہولتیں ملتی ہیں ۔ وہ انہیں دی جاتی ہیں ۔ اور دیہات کے دوسرے لوگ بالکل کوئی قرضہ حاصل نہیں کر سکتے ۔ بہتر یہ تھا کہ اسے موثر بنا کر توسیع دی جاتی ۔

اس کے بعد جناب والا ۔ معدنیات کے متعلق اس آرڈیننس کے ذریعے دو قوانین کو توسیع دی جا رہی ہے ۔

(i) The West Pakistan Mineral Development Corporation Act ; and

(ii) The West Pakistan Regulation of Mines and Mineral Development. Act.

جناب والا ۔ انگریز کے جانے سے عام طور پر یہاں معدنیات کی تلاش بہت کم کی گئی ۔ اور اس سلسلے میں کوئی کام ہی نہ ہوا تھا ۔ چونکہ یہاں معدنیات موجود تھیں اس لئے پاکستان بننے کے بعد یہ قومی دولت آہستہ آہستہ تلاش کی جانے لگی ۔ تو جس رفتار سے یہاں کام ہو رہا ہے ۔ اور غیر ملکوں سے مشورے کے لئے ماہرین لائے جاتے ہیں ۔ ہم نہیں سمجھتے کہ وہ کس حد تک ہمارے ملک کے خیر خواہ ہو سکتے ہیں ۔ یہاں مجھے صرف یہ عرض کرنا ہے ۔ کہ یہ جو قانون سازی میں انہوں نے ایک گردان کر رکھی ہے کہ

It extends to the whole of West Pakistan except the Tribal Areas.

یعنی قبائلی علاقوں کے علاوہ باقی تمام ملک پر یہ قانون حاوی ہو گا ۔ اس میں آئینی اعتراضات خواہ کچھ ہوں ۔ لیکن حقیقت حال کبھی نہیں بدل سکتی ۔ یہ ایک واقعہ ہے کہ اگر آپ نقشے پر نگاہ ڈالیں ۔ تو جغرافیائی لحاظ سے معدنیات صرف قبائلی علاقوں میں ہی مل سکتی ہیں ۔ کیونکہ پہاڑی علاقے وہی ہیں ۔ لیکن یہاں کیفیت یہ ہے کہ یہ جو دوسرا قانون ہے ۔ Regulations of mines and Mineral Development Act اگر اس کے تحت صحیح طور پر کام کیا جائے تو ریاست سوات ۔ دھیر اور چترال میں ملک کی بہت سی دولت

مدفون ہے ۔ جسے ملک کی فلاح و بہبود کے لئے کام میں لایا جا سکتا ہے ۔ لیکن حقیقت حال یہ ہے کہ اس قانون کو وہاں تک توسیع نہیں دی جا رہی ہے بلکہ کراچی تک دی جا رہی ہے ۔

ایک سوال کے جواب میں ہمیں یہ بتایا گیا کہ ریاست سوات میں زمرد کی کانیں بھی ہیں ۔ سنگ مرمر بھی ہے اور اس کے علاوہ قیمتی پتھر بھی بہت ہیں ۔ لیکن ان تمام کانوں کو ایک فرد واحد کی ذاتی ملکیت بنا دیا گیا ہے ۔ نہ ریاست کے عوام ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور نہ ہی باقی صوبے کو ان سے کوئی فائدہ پہنچتا ہے ۔ لیکن وہاں Development اور دیگر ترقیات کیلئے بے شمار روپیہ دیا جا رہا ہے ۔

On a point of order—پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر عبداللطیف خان)
Sir ۔ جناب والا ۔ محترم ممبر صاحب نے فرمایا ہے کہ سوات میں زمرد اور سنگ مرمر اور بہت سی ایسی کانیں ہیں جو ایک فرد واحد کی ملکیت سمجھی جاتی ہیں ۔ ان کا یہ خیال درست نہیں ۔ یہ ریاست کا مال ہے ۔ بلکہ قوم کا مال ہے ۔ اور اس سے جتنی آمدن ہوتی ہے ۔ وہ سب قوم پر خرچ کی جاتی ہے ۔

Mr. Speaker. This is no point of order.

امیر حبیب اللہ خان سعدی—جناب والا ۔ میں محترم خان صاحب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اپنا حق ادا کیا ہے ۔ (قہقہہ)

تو صاحب صدر ۔ میں یہ گذارش کر رہا تھا ۔ کہ یہ ایک ایسا علاقہ ہے جس سے صوبے کو کوئی آمدنی نہیں ہو رہی حالانکہ وہاں معدنی دولت موجود ہے ۔ لیکن وہاں تمام اخراجات کئے جا رہے ہیں ۔

میر محمد مراد خان جمالی—جناب ہاؤس میں qourum نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : Let there be a count. (Count was taken). The House is not in quorum ; let the bells be rung. (Bells were rung).

The House is in quorum, Yes Saadi Sahib.

امیر حبیب اللہ خان سعدی--صاحب صدر - اس قانون کو کراچی تک توسیع دی جا رہی ہے - لیکن جہاں معدنی دولت موجود ہے - وہاں تک اسے توسیع نہیں دی جا رہی - میرا سب سے بڑا اعتراض یہ ہے کہ یہ قانون محض ایک بیکار شے ہے - جب تک اسے ان علاقوں تک توسیع نہ دی جائے جہاں حقیقتاً معدنی دولت موجود ہے - یہ بڑی ستم ظریفی ہے کہ کراچی میں جہاں معدنی دولت کے زیادہ آثار نہیں ہیں - تو وہاں اس کی توسیع کر کے یہ لوگ کیا کریں گے - شاید ان کا مقصد یہ ہو کہ جس طرح سوات میں ایک فرد واحد کی آزاد حکومت بنا دی گئی ہے - اور صوبے کے اندر ہوتے ہوئے بھی وہاں کا حکمران ایک بادشاہ ہے - اس کی تاج پوشیاں منائی جا رہی ہیں - اور اس قسم کی سب باتیں ہوتی ہیں - ممکن ہے یہ حکومت کراچی میں بھی کسی قاسم بھٹی کی ریاست بنانا چاہتی ہو -

اس کے بعد جناب ہے -

The West Pakistan Usurious Loans Ordinance.

اور اس کے ساتھ ہی یہ دوسرا ہے -

The West Pakistan money Landers Ordinance.

یہ جناب سود خوروں کے متعلق ہے - جمہوریہ اسلامیہ پاکستان میں ان دونوں قوانین کی ضرورت اس لحاظ سے تو ضرور ہو گی کہ سود خوری کو بالکل حرام اور ممنوع قرار دیا جائے - لیکن ان کے لئے Rules اور Regulations بنانا اور ان کو باقاعدہ مستند سود خور قرار دینا بھی اس حکومت کا ہی فریضہ ہے جو اپنے آپ کو اسلامی حکومت کہتی ہے - سود خوری کا قانونی جواز پیش کرنے اور سرٹیفیکیٹ دینے کی بجائے ضرورت تو اس بات کی تھی کہ ان احکام کے مطابق اسے سرے سے ختم کیا جاتا - اور جناب کی وساطت سے میں اس حکومت کے وزرائے کرام کی خدمت میں یہ عرض کر دوں - کہ سود خوری کے لئے جواز پیدا کرنا اور اس کے لئے باقاعدہ طور پر قواعد بنانا قرآن کے الفاظ میں اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کرنا ہے - آپ کو خداوند تعالیٰ نے یہ موقع دیا ہے - اس لئے آپ کو چاہئے کہ آپ اپنی عاقبت سنوارنے کی کوشش کریں -

دیہات میں اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے اس کے متعلق میں کیا عرض کروں ۔ وہاں کے معاشرہ میں بھی لوگ حکومت کے قوانین سے اس قدر آزاد ہو چکے ہیں ۔ کہ فصل آنے سے جب کسی غریب کو قرض دیتے ہیں ۔ کیونکہ غریب دیہاتی اکثر مجبور ہو کر قرض لیتے ہیں ۔ تو وہ آئیندہ فصل سے پہلے ہی سودا کر لیتے ہیں ۔ اور تحریری طور پر لکھوا لیتے ہیں کہ خواہ بھاؤ ۲۰ روپیہ ہو ۔ تمہیں دس روپیہ ہی دئے جائیں گے ۔ یہ لعنت اب دیہات میں پہنچ چکی ہے ۔ اور اب آپ اسے کراچی تک پہنچانے کے لئے قانون کی توسیع کر رہے ہیں ۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ حکومت کی ایجنسیوں سے دیہاتی غریبوں کو کچھ نہیں ملے گا ۔ اس کے بعد The West Pakistan Determination of Land Revenue and Water Rate Ordinance 1959. ہے ۔

جناب صدر ۔ اس سے پہلے ایک تجویز ایوان کے سامنے رکھی جا چکی ہے ۔ کہ لینڈ ریونیو اور واٹر ریٹ معقول شرح پر از سر نو لگائے جائیں اور کم استطاعت لوگوں سے انکم ٹیکس کے طریقہ پر وصول کیا جائے ۔ اتفاق ایسا ہے کہ حکومت نے ۱۹۵۹ء میں یہ آرڈیننس جاری کیا تھا ۔ اس کی دوسری دفعہ نہایت اہم ہے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے لئے اختیار حاصل کریں گے ۔ اور دوبارہ تشخیص کریں گے ۔ لیکن اس ملک اور عوام کی فلاح کے لئے اس قانون کو کبھی استعمال کرنے کی جرات نہیں ہوئی ۔ البتہ مالیہ اور آبیانہ بڑھا دیا جاتا ہے ۔ اور دینے والے کی استطاعت کو قطعاً ملحوظ خاطر نہیں رکھا جاتا ۔ اس میں تیسری شق یہ ہے ۔

"8 (3), Where the land revenue and water rate have been determined in repect of any land under the provisions of sub section (2), Government may, not withstanding any thing to the contrary contained in any law for the time being in force, reassess the land revenue and water rate payable on such land."

"3 (4). The land revenue and water rate in respect of any land determined under sub-section (2), and where they have been reassessed under the provision of sub-section (3), such re-assessed land revenue and water rate, shall be notified in the Official Gazette and shall, untill revised under the provisions of this Ordinance or any other law for the time being in force, be the land revenue and water rate payable by the person liable to pay the land revenue and water rate in respect of such land."

تو جناب والا ۔ یہ اختیارات جو ان کو ملے ہیں یہ صرف روپیہ

جمع کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ھیں - اور بڑی بڑی اونچی بارگاھوں سے یہ اعلان کیا جاتا ھے - کہ اس ملک کو ایک فلاحی مملکت بنایا جا رھا ھے - اور اس کے لئے ایسے اختیارات استعمال کئےجاتے ھیں - لیکن اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ واقعی یہ کوئی فلاحی مملکت بن گئی ھے -

تو درون در چہ کر دی کہ برون خانہ آئی -

اس کے بعد The West Pakistan medical Practitioners and medical Council Act 960. ھے - یہ قانون بظاھر ڈاکٹروں کے کام اور ان کے قواعد کے متعلق ھے - لیکن اس میں اس چیز کی گنجائش رکھی جانی چاھیے تھی - کہ جو ڈاکٹر صرف بیماری کے سرٹیفیکیٹ یا شراب کے پرمٹ اور دوسری منشیات کی اجازت دیتے ھیں - یا وہ طبیب جو یورپین اور امریکی دواؤں کو کوستے ھیں ان کو سخت سزا دی جائے - اس قانون میں اس بات کی گنجائش نہیں کہ کوئی محب وطن ڈاکٹر سے علاج کرا سکے - میرے معزز دوست رازق خان صاحب نے چند اشارات کئے تھے کہ حزب اختلاف کی طرف سے کوئی تجویز نہیں لائی جاتی - اگر ایسی معقول تجاویز لائی جائیں جو اسلامی شریعت کے مطابق ھوں تو اس طرف سے اس کی پوری پوری حمایت ھو گی - میں آپ کی وساطت سے ان کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ وہ آخری قانون The West Pakistan Prevention of gambling Ordinance 1961. جو انسداد قمار بازی کے متعلق ھے اس میں میں نے پہلی ترمیم کے لئے مسودہ پیش کیا تو مختلف باتوں سے اسے ٹال دیا گیا - اس کے بعد دوسری دفعہ پیش کیا تو ھمارے ملک کے معمر وزیر صاحب نے مختلف بہانوں سے اپنی پارٹی سے reject کرا دیا - تیسری دفعہ اب جب پیش کیا گیا تو وہ کھٹائی

میں پڑا ہے اور اسے اسلامک ایڈوائزری کونسل کے پاس بھیج دیا گیا ہے ۔ اس ضمن میں جس قدر برا کہا جائے کم ہے ۔ کیونکہ قمار بازی کی لعنت دوسری لعنتوں کے ساتھ کس قدر زیادہ مسلط ہو رہی ہے ۔ حکومت کے جو باقاعدہ قانون کے مطابق قمار خانے ہیں ان کے علاوہ جو غیر قانونی قمار خانے ہیں ان کی کثرت ان سے زیادہ ہے اور وہ بڑے بڑے فیشن ایبل ناموں سے چل رہے ہیں اور فیشن کی وجہ سے انہیں جائز سمجھا جاتا ہے ۔ آخر کیوں ۔ اب یہ حکومت ہی جان سکتی ہے اور وہی اس کا معقول جواز بتا سکتی ہے ۔ اس وقت گھر گھر یہ لعنت پھیل چکی ہے ۔ اور سب سے زیادہ تکلیف دہ بات جو ہمارے معاشرے میں ہے اور جو مختلف قسم کی بیماری پیدا کر رہی ہے ۔ وہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں بڑے بڑے کاب ہیں ان کے رکن بننے کے لئے سرمایہ چاہئے ۔ یہاں تو یا اس کے رکن بڑے افسر ہیں یا بڑے بڑے کار خانہ دار ہیں یہ بھی رشوت دینے کا ایک طریقہ ہے ۔ اسے باقاعدہ ایک انسٹی ٹیوشن اور ایک ادارے کے طور پر چلا رہے ہیں ۔ رات کو جؤا کھیلا جاتا ہے ۔ تاش کے پتوں میں ہی بڑے بڑے افسروں کے پاس پانچ دس ہزار روپیہ ہارتے ہیں اور یہ سب دانستہ ہوتا ہے ۔ حالانکہ جوا کھیلنے والے ان بڑے افسران سے زیادہ ہوشیار ہوتے ہیں مگر وہ جان پوجھ کر ہارتے ہیں اس لئے کہ اگلے ہی روز ان سے کام لینا ہوتا ہے ۔ اور جیتنے والے کو بھی پتہ ہوتا ہے کہ یہ رشوت دی جا رہی ہے ۔ اگر اس قانون میں یہ ترمیم کر دی جائے اور قمار خانے کی تعریف بدل دی جائے تو ممکن ہے قمار خانوں کو بند کیا جا سکے اور جؤے کی لعنت سے عوام بچ جائیں میرا خیال ہے ۔ ہمارا قانون نا مکمل اور غیر مؤثر ہے اگر موجودہ صورت میں اس کی توسیع کراچی تک کی جائے گی تو اس سے وہاں پر لعنتوں میں اور اضافہ ہو جائے گا ۔ اس لئے اس کی توسیع نہ کی جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد (بہاولپور - ۲)—جناب صدر - ہمارے فاضل اور حساس محترم وزیر قانون حزب اختلاف کے اعتراضات کو سنتے سنتے تھک گئے ہیں کہ آرڈیننس کے ذریعہ سے قانون سازی نہ کی جائے لیکن جناب اس سے اتفاق فرمائینگے کہ اس قسم کے whole sale اور تھوک کے نرخوں پر قانون سازی کا آرڈیننس جو ۴۲ احکام پر اور قوانین پر حاوی ہو اس کو اس ایوان کے سامنے پیش کرنا اور بیک جنبش قلم اسکا اجرا کر دینا اور صوبے پر حاوی کر دینا کوئی اچھی روایت کوئی مستحسن روایت اس ایوان کی نہیں ہوگی بلکہ صحیح تو یہ ہے کہ کراچی سے لے کر گوادر تک اور پشاور تک بلکہ کہنے کو قبائلی نمائندے بھی یہاں موجود ہیں تو تورخم تک صوبہ ایک ہے تو قوانین کی وحدت قوانین کی ہم آہنگی صوبے کے لوگوں پر ایک ہو اور ایک جیسی ہم آہنگی نہایت ضروری شے ہے - درست بات یہ ہو سکتی تھی کہ کراچی صوبہ مغربی پاکستان میں مد غم ہونے کے بعد اس حکومت کو بلا تاخیر و تامل وہ قوانین جو صوبے کے دوسرے علاقوں پر حاوی اور نافذ تھے بلا تاخیر و تامل و کراچی پر نافذ کر دینا چاہئے تھے - اس میں کسی اعتراض کی گنجائش نہیں ہو سکتی تھی لیکن دو چیزوں کی طرف آپ کے توسط سے میں اپنی حکمران جماعت کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارے دستور نے یہ فیصلہ کر دیا ہے اور ملک کے آئین نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اس ملک کے اندر کوئی قانون سازی اسلامی روایات اور اسلامی تعلیمات کے خلاف نہیں ہو سکتی اور اگر کوئی قوانین غیر اسلامی اس ملک کے اندر نافذ اور موجود ہیں تو ان کی بھی جانچ پڑتال کی جا رہی ہے اور انکی چھان بین کی جا رہی ہے تاکہ ان کو قانون کی کتابوں سے حذف کیا جا سکے - اب سب سے بڑا حکومت کا یہ فرض تھا کہ جو ۴۲ قوانین اس وقت وسعت پذیر ہو رہے ہیں اور ان کی توسیع کی جا رہی ہے کیا ان کی کوئی دفعات اسلامی تعلیمات کی روح کے منافی تو نہیں ہیں اور اگر ہیں تو پہلے اس قانون کی تصحیح کر دی جاتی پھر اس کو سارے صوبے پر نافذ کر دیا جاتا -

یہ کام اگر آرڈیننس کے ذریعہ سے ہماری حکومت کرتی تو میں یہاں اس کا خیر مقدم کرتا ۔

اب جناب کی توجہ میں بعض قوانین کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور آپ کے توسط سے اپنے محترم وزیر سے کہنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ قوانین اسلامیات کے اعتبار سے اور افادیت کے اعتبار سے صحیح ہیں موزوں ہیں اور صوبے کے دوسرے علاقوں پر ان کو نافذ کرنے کے بعد ہماری حکومت اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ یہ واقعی موثر اور مفید قوانین ہیں نتیجہ خیز ہیں ان کا کوئی فائدہ اس ملک کو اور صوبے کو پہنچا ۔ ہمارے قائد جناب خواجہ صفدر صاحب نے اس پر تفصیل سے روشنی ڈال دی ہے میں کوشش کرونگا کہ ان کے دلائل اور ان کے بیان کا اعادہ نہ کروں لیکن بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کو بار بار اس لئے کہنا پڑتا ہے تاکہ تذکیر و مواعظت کے فرائض انجام دئے جا سکیں ۔ مثلاً اس میں ایک قانون ہے جس کا نام انسداد قمار بازی ہے اور بارہا اس طرف بیٹھنے والے حضرات کی طرف سے نہایت ہی واضح الفاظ میں اپنے حکمرانوں کو یہ محسوس کرایا گیا ہے کہ یہ انسداد قمار بازی کا قانون دراصل غلط عنوان سے معنون ہے کہ یہ قمار بازی کا انسداد کرتا ہے ۔ یہ قمار بازی کا ایک ایسا طرز قانون کی کتابوں کے اندر پیش کر دیا ہے جس سے اونچے درجہ کی قمار بازی کا جواز ثابت ہوتا ہے اور نچلے درجہ کا قمار باز صرف اس وقت پکڑا جاتا ہے جب تھانیداروں کو قمار بازی سے مقررہ حصہ ادا نہیں کرتا ۔ اسی طرح جناب اس معزز ایوان کے معزز اراکین اور میرے ساتھی جو اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں ان سب کو معلوم ہے کہ افیون نوشی پر جو پابندی اس صوبے پر عائد ہوئی ہے وہ بالکل بے اثر اور بے نتیجہ ہے ہر جگہ پر چنڈو خانے موجود ہیں جو اس صوبے کے عوام کی زندگی کے ساتھ نہایت مہلک کھیل کھیل رہے ہیں اور اس طرح بہت سے خاندان تباہ ہو چکے ہیں ۔ عرف عام میں ایکدن کی تھانیدار کی آمدنی کے لئے وسائل مہیا کر دئے ہیں ۔ اس کے علاوہ اس قانون نے چنڈو خانوں کو بھی پابند

نہیں کیا افیون نوشی کا بھی انسداد نہیں کیا اور جو مقصد اس قانون کے بننے سے تھا وہ بھی حاصل نہیں ہوا - دوسری چیز جو ہم دیکھتے ہیں وہ اینٹی کرپشن ایکٹ یا انسداد رشوت ستانی کا وہ قانون جو صوبے کے دوسرے علاقوں پر نافذ و جاری ہے اس کو کراچی پر حاوی کیا گیا ہے اس حقیقت کا بھی بغیر کسی تامل یا کسی ذہنی اختصاص یا mental reservation کے ساتھ ہر آدمی اعتراف کرتا ہے کہ صوبہ رشوت ستانی کی بدترین صورت میں مبتلا ہے - میں آپ کے توسط سے ان حضرات کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ انسداد رشوت ستانی کا دفتر اور اینٹی کرپشن کا عملہ رشوت ستانی کے پرمٹ جاری کرنے کے لئے رکھا ہے اور یہ انسداد رشوت ستانی کیلئے کوئی کام نہیں کرتا - آپ روز اخباروں میں دیکھتے ہوں گے کہ دو مہینے کے بعد یہ خبر آتی ہے کہ فلاں گزیٹیڈ افسر کو پکڑا گیا اور فلاں بڑے افسر کو پکڑا گیا لیکن یہ خبریں روز ہوتی ہیں کہ پٹواری پکڑا گیا مجسٹریٹ کا ریڈر پکڑا گیا - ٹریفک کا ایک سپاہی ایک روپیہ رشوت لیتا ہوا پکڑا گیا اور نتیجہ ان کا یہ ہوتا ہے کہ یہ ۹۹ فیصدی cases عمداً کمزور بنائے جاتے ہیں اور وہ عدالتوں میں جا کر بری ہو جاتے ہیں - میری یہ عادت نہیں کہ میں دوسروں کے معاملات میں دخل دوں جہاں تک میرے علاقہ کا تعلق ہے میں بڑی ذمہ داری کے ساتھ اپنے علاقے کے متعلق علی وجہ البصیرت یہ عرض کر سکتا ہوں کہ وہ آفیسر پکڑا جاتا ہے جو انسداد رشوت ستانی کے آفیسر کو باقاعدگی کے ساتھ نذر و نیاز پیش نہ کرے -

(At this stage Mr. Senior Deputy Speaker took the chair)

اگر وہ باقاعدہ رشوت پیش کرتے رہے - تو ایک قسم کا لائسنس اور پرمٹ اس کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور اس پر کوئی مواخذہ اور کوئی احتساب اس انسداد رشوت ستانی کے قانون کے ساتھ نہیں کیا جاتا - لیکن اگر کوئی نذر نیاز کے اس مسلمہ روایت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے افسران انسداد رشوت ستانی کا وہ وظیفہ عمل پورا نہ کرے - تو پھر اس پر داروگیر، مواخذہ اور احتساب کے تمام قوانین نافذ کر دئے جاتے ہیں - تو میں یہ

عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ جو قوانین صوبے کے دوسرے علاقے میں موثر اور نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوئے ۔ تو انہیں کیسے اس صوبے کے دوسرے حصے پر نافذ کرنا کراچی پر نافذ کرنا اسی طرح غیر مفید اور غیر موثر ہوگا ۔ میں انہیں حضرت علی علیہ السلام کا ایک مقولہ اور ارشاد یاد دلاتا ہوں ۔ جس میں انہوں نے فرمایا ہے ۔ کہ ''لا رای من لاینا،، ۔ وہ قانون کوئی قانون نہیں ہے ۔ وہ رائے کوئی رائے نہیں ہے ۔ وہ حکم کوئی حکم نہیں ہے ۔ جس کی اطاعت نہ کی جائے ۔ اور جس کی پابندی نہ کی جائے ۔

اب جناب والا ۔ آخر میں میں اپنے دوست اور معزز بھائی خان عبدالرازق خان صاحب کے ارشاد کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جس میں انہوں نے فرمایا تھا کہ کوئی مفید اسلامی قانون معاشرے کی اصلاح کے لئے اگر حزب اختلاف کی طرف سے لایا جائے تو ان کی جماعت اس کا خیر مقدم کرے گی ۔ پہلے تو جناب والا ۔ ان کو مجھ سے زیادہ علم ہے ۔ کہ غیر سرکاری مسودہ قانون اس ایوان میں پیش کرنے کے لئے کن کن مراحل میں سے گذرنا پڑتا ہے ۔ پہلے وہ قرعے میں آئیں ۔ پھر اس ایوان میں پیش ہوں ۔ پھر وزرائے کرام اس بات پر آمادہ ہوں ۔ کہ کورم نہ ٹوٹے ۔ اور عمداً کورم نہ توڑا جائے ۔ تو پھر وہ یہاں زیر بحث لایا جا سکتا ہے ۔ آخر قانون سازی کی ذمہ داری حزب اختلاف پر عائد کرنے میں خان عبدالرازق خان صاحب نے کون سی خوبی سمجھی ہے ۔ یہ تو حکومت کا فریضہ ہے ۔ جو اس وقت اقتدار میں ہیں ۔ اور جن کو اختیار حاصل ہے ۔ جن کو قرعہ اندازی میں نہیں جانا پڑتا ۔ اور جو بیالیس بیالیس قوانین بھی ایک آرڈیننس کے ذریعے نافذ کر سکتے ہیں ۔ لیکن میں انہیں یاد دلاتا ہوں کہ اس ایوان کے اندر عصمت فروشی کا قانون پیش ہو چکا ہے ۔ جس کو اکثریت پارٹی نے اپنے ووٹ کی اکثریت کی بناء پر مسترد کر دیا ہے ۔ کیا وہ اسلامی قانون نہ تھا ۔ کیا وہ مسودہ قانون اصلاح معاشرہ کے لئے نہ تھا ۔ دوسرا مسودہ قانون جناب مولانا غلام غوث صاحب نے زنا کاری کے انسداد کے لئے پیش کیا ۔ وہ بھی اس ایوان کی اکثریت

پارٹی نے مسترد کر دیا ۔ تیسرا انسداد قمار بازی کے لئے جناب حبیب اللہ خان سعدی نے پیش کیا ۔ وہ بھی جمہوریت کی اس عام روایت کے مطابق کہ ,,انسانوں کو گنا کرتے ہیں ۔ تولا نہیں کرتے،، ۔ اکثریت پارٹی نے مسترد کر دیا ۔ جہاں تک ہم سے ہو سکا ہے ۔ ہم نے اتنا اہتمام کیا ہے ۔ اور اپنی وسعت اور بساط کے مطابق کیا ہے اب یہ ان کا فرض ہے ۔ کہ وہ قوانین جو اسلامی تعلیمات کے مطابق ہوں ۔ اور اصلاح معاشرہ کے لئے ضروری ہوں ۔ وہ اس ہاؤس میں لے آئیں ۔ اگر اس قانون کو آرڈیننس کے ذریعے سے لائینگے ۔ تو بھی ہم اس کا خیر مقدم کریں گے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Yes, Mian Sahib.

میاں محمد اکبر (گجرات ۔ ۱)۔۔جناب والا ۔ یہ ایک خوش آئند تصور ہے ۔ کہ تمام صوبہ مغربی پاکستان میں قوانین ایک جیسے ہوں ۔ اور ان میں یکسانیت ہو ۔ اس سے وحدت مغربی پاکستان کو بلاشبہ قوت پہنچتی ہے ۔ اور تمام صوبے کے قوانین میں ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے ۔ بادی النظر میں یہ آرڈیننس جو کہ اس وقت اس معزز ایوان میں زیر بحث ہے ۔ مختلف علاقوں میں نافذ شدہ قوانین کو یکجا کرنے کی کوشش کرتا ہے ۔ اور جو قوانین ابھی تک کراچی میں نافذ نہیں کئے گئے ۔ ان کا احاطہ اختیار کراچی تک بڑھا دیا جائے ۔ لیکن جس جلد بازی اور جس عجلت سے محض ایک آرڈیننس کے ذریعے سے بیالیس مختلف قوانین کا اطلاق کراچی پر کیا جا رہا ہے ۔ اس سے شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں ۔ کیونکہ اگر مقصد صرف یہی ہوتا ۔ کہ مختلف قوانین میں محض اتنی ترمیم درکار تھی ۔ اور انہیں کراچی تک توسیع دینی تھی ۔ تو یہ مقصد بل کے ذریعے بھی پورا ہو سکتا تھا ۔ اگر ہمارے معزز وزیر قانون یہ ترمیم بل کی شکل میں اس ایوان میں پیش کر دیتے ۔ تو میرے خیال میں ایک ایک قانون دو دو منٹ میں پاس ہو سکتا تھا ۔ لیکن ہمارا اعتراض محض یہی نہیں ہے ۔ کہ آرڈیننس کے ذریعے سے کیوں ترمیم کی جا رہی ہے ۔ بلکہ ہمارا اعتراض یہ ہے ۔ کہ بیالیس مختلف قوانین کو محض ایک آرڈیننس کے ذریعے سے کیوں ترمیم

کیا جا رہا ہے ۔ جناب والا ۔ آپ مجھ سے اتفاق فرمائیں گے ۔ کہ جب بھی کسی قانون میں کوئی ترمیم کرنا درکار ہو ۔ چاہے وہ کتنی ہی مختصر کیوں نہ ہو . . . . .

میر محمد مراد خان جمالی۔۔۔پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب میری تجویز یہ ہے کہ سرکاری ممبرز جو ہیں ان پر یہ پابندی عائد کر دی جائے . . . . .

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر۔۔۔اگر آپ کورم کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں ۔ تو بیشک دلائیں ۔ تقریر نہ کریں ۔

If the member is doubting the quorum how can he raise a point of order ?

The House is not in quorum.

Let there be a count. (Count was taken.)

Let the bells be rung.

(Quorum bells were rung.)

The House is in quorum.

How can you raise a point of order when the House is not in quorum.

راؤ خورشید علی خان۔۔۔انہوں نے تو کورم کا نام بھی نہیں لیا ۔

میر محمد مراد خان جمالی۔۔۔میں یہ گذارش کرنا چاہتا تھا ۔ کہ جب کہ اس پر سرکاری ممبروں نے صرف اپنے انگوٹھے ہی لگائے ہیں تو ان کی حاضری کی کیا ضرورت ہے ۔ آپ انہیں اجازت دیجئے ۔ کہ وہ اپنی جگہ کسی اور کو مقرر کریں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Please take your seat.
Pir Safi ud-Din : What he means is proxy. Representation through proxy.

میاں محمد اکبر۔۔۔میں آپ کی خدمت میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ جب بھی کسی مسودۂ قانون میں کوئی معمولی سی ترمیم بھی درکار ہو ۔ تو اس پر بحث کرنے کے لئے اصل مسودہ

قانون بھی دیکھنا پڑتا ہے ۔ آپ مجھ سے کلی طور پر اتفاق فرمائینگے ۔ کہ بیک وقت بیالیس مختلف قوانین میں ترامیم اس ایوان میں پیش کی جائیں تو یہ کسی بھی ممبر کے لئے ناممکن ہے ۔ کہ وہ تھوڑے سے وقت میں اور مختصر عرصہ میں بیالیس قوانین پر بیالیس اصل مسودہ ہائے قوانین پر عبور حاصل کر سکے ۔ ترمیم پر بحث کرنے کے لئے چونکہ اصل مسودہ قانون پر عبور حاصل کرنا انتہائی ضروری ہے ۔ اس لئے میرا سب سے بڑا اعتراض یہ ہے کہ ان بیالیس قوانین میں ترامیم پیش کرتے ہوئے ہمیں اپنے حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے ۔ کیونکہ کسی بھی معزز رکن کے لئے یہ ناممکن ہے ۔ کہ تھوڑے سے عرصہ میں بیالیس قوانین پر عبور حاصل کرے ۔ اور پھر اسے معزز ایوان میں بیک وقت اور ایک ہی تقریر میں ان بیالیس قوانین پر بحث کر سکے ۔ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ صرف ایک آرڈیننس اس ایوان میں پیش ہوا ہے ۔ اس سے زیادہ نہیں ۔ اگر میں جناب والا ۔ سے یہ اجازت حاصل کرنا چاہوں کہ آپ مجھے اس تقریر کے بعد کل اور وقت بھی دیں ۔ کہ میں باقی مسودہ ہائے قوانین پر جو کہ ان بیالیس قوانین میں شامل ہیں ۔ اپنے خیالات کا اظہار کروں ۔ تو یقیناً مجھے یہ اجازت حاصل نہ ہوگی ۔ کیونکہ اس ضمن میں آپ کی رولنگ یہ ہوگی ۔ کہ چونکہ ان بیالیس قوانین میں ترامیم ایک ہی آرڈیننس کے ذریعے سے ہوئی ہیں ۔ اس لئے اس پر کوئی بھی ممبر ایک سے زائد بار تقریر نہیں کر سکتا ۔

جناب والا ۔ میرا پوائنٹ یہ ہے کہ بیالیس مختلف قوانین میں ترمیم بیک وقت ایک ہی آرڈیننس کے ذریعے پیش کر کے ہمیں اس حق سے محروم کر دیا گیا ہے کہ ہم مفصل طور پر ان مسودہ ہائے قوانین کے طریق کار اور ان ترامیم پر بحث کر سکیں ۔ اس لئے میں محترم وزیر قانون کی خدمت میں گذارش کرونگا کہ وہ معزز ممبران سے انصاف کرتے ہوئے اور ان کے حقوق کا خیال کرتے ہوئے اس آرڈیننس کو واپس لے لیں ۔ اور مختلف قوانین میں مختلف بلوں کے ذریعے ترامیم پیش کریں ۔ میرے خیال میں اس طرح ان کو اپنی ترامیم پاس کرانے میں

کوئی دقت پیش نہیں آئے گی ۔ اور اس معزز ایوان کے معزز اراکین بھی اپنا حق پوری طرح سے استعمال کر سکینگے ۔ اس کے بعد جناب والا ۔ اگر یہ قوانین اتنے ہی اہم ہیں او. عوام کے لئے اتنے ہی مفید ہیں کہ انہیں بیک جنبش قلم ایک ہی آرڈیننس کے ذریعے سے کراچی میں بڑھایا جا رہا ہے تو میں سوال کرتا ہوں وزیر قانون صاحب کی خدمت میں کہ ان قوانین سے قبائلی علاقوں کو کیوں محروم کیا جا رہا ہے ۔ یہ درست ہے اور میں ماننے کو تیار ہوں کہ قبائلی علاقے میں جب کوئی قانون پاس کیا جائے تو اس میں کچھ آئینی دشواریاں ضرور ہیں ۔ میرے خیال میں آئین کی رو سے ہم قبائلی علاقے میں ان کے لئے کوئی قانون نہیں بنا سکتے جب تک کہ صدر صاحب کی پیشگی منظوری اس ایوان کو حاصل نہ ہو ۔ تو اس ضمن میں میں یہ گذارش کرونگا جناب والا ۔ کہ جب حکومت نے ان قوانین کو اتنا اہم اور مفید سمجھا اتنا اچھا گردانا گیا لیکن اس کو ایک ہی آرڈیننس کے ذریعے کراچی تک بڑھایا جا رہا ہے تو پھر ان قوانین کے لئے صدر صاحب کی منظوری حاصل کرنا کوئی بات ایسی نہیں ہے جو کہ ناممکن ہو ۔ جیسے کہ میرے معزز بھائی سعدی صاحب نے کہا کہ ایک قانون ان میں ایسا ہے جس کا اثر جس کا اطلاق محض قبائلی علاقوں پر ہونا چاہئے اور جو minerals کے متعلق ہے ۔ تو بجائے اس کے کہ اس کو قبائلی علاقہ پر بڑھایا جائے کراچی تک بڑھایا جا رہا ہے لیکن قبائلی علاقہ تو ان سے محروم رکھا گیا ہے تو جناب والا ۔ میں آپ کی خدمت میں گذارش کرونگا کہ قبائلی بھی ہمارے بھائی ہیں اور وہ بھی اتنے ہی اچھے پاکستانی ہیں جتنا کہ کوئی دیگر پاکستانی ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے قبائلی علاقے پاکستان کے اتنے ہی عزیز اور محبوب علاقے ہیں جتنا کہ کوئی اور دوسرے علاقے ہو سکتے ہیں تو پھر ہمیں جناب والا ۔ قبائلی علاقے کو محروم رکھنے میں کیا مصلحت ہے ۔ ہم جن قوانین کو اچھا سمجھتے ہیں جب وہ سارے ویسٹ پاکستان کے صوبہ میں ہم نافذ کرنا چاہتے ہیں تو ان کا اطلاق قبائلی علاقہ میں کیوں نہیں کیا

جاتا ۔ جناب والا ۔ اگر ہم ان قوانین کا اطلاق بھی قبائلی علاقہ پر نہیں کرتا تو جن کا تعلق ۱۰۰ فیصدی قبائلی علاقہ سے ہے اور اس سے میری مراد minerals والے قانون سے ہے تو پھر قبائلی علاقے سے معزز ممبران کو کیوں تکلیف دی گئی ہے ۔ کیا وہ محض رسمی اور تکلفاً اس ہاؤس میں بیٹھے ہیں ؟

Mr. Senior Deputy Speaker : Is this relevant ?

Mian Muhammad Akbar : Yes Sir ; this is very much relevant.

Mr. Senior Deputy Speaker : We are talking of extension to Karachi only.

Mian Muhammad Akbar : Sir it says : "it will not apply to the tribal areas."

Khawaja Muhammad Safdar : He is talking about the omission in the Ordinance.

Mian Muhammad Akbar : One thing is the extension and the other is the exclusion.

تو میں اس کے متعلق جناب کی خدمت میں گذارش کر رہا تھا کہ جب ہم ان قوانین کو قبائلی علاقہ پر نافذ نہیں کرنا چاہتے جن کا تعلق سو فیصدی قبائلی علاقہ سے ہے تو وہاں کے معزز ممبران کو کیوں تکلیف دی گئی ہے ۔ انہیں محض رسماً اور تکلفاً یہاں کیوں بٹھایا جاتا ہے ۔ میں نے جیسا کہ عرض کیا ہے کہ جو بھی ہم اپنے لئے بہتر قانون سمجھتے ہیں اور میرا خیال ہے میرے قبائلی بھائی بھی اس بات سے متفق ہیں کہ وہ بھی ان قوانین کی اچھائیوں سے بہرہ اندوز ہو سکتے ہیں ۔ تو اس لئے میں حضور والا کی خدمت میں گذارش کرونگا کہ اگر یہ قوانین بہت اچھے ہیں اور عمدہ ہیں اور ان کا اطلاق اگر ایک ہی آرڈیننس کے ذریعے ان بیالیس قوانین کا کراچی میں ہونا ضروری ہے تو یہ بھی بہت ضروری ہے کہ وہاں بھی ان قوانین کو بڑھا دیا جائے ۔ اور چونکہ میں نے گذارش کی ہے جناب والا کی خدمت میں کہ ہمارے قبائلی بھائی بھی اتنے اچھے پاکستانی ہیں جتنا کہ کوئی دیگر پاکستانی اچھا ہونے کا دعوے کر سکتا

ہے تو چاہئے تو یہ تھا کہ آہستہ آہستہ جناب والا ۔ ان تمام قوانین کو ان جابرانہ قوانین کو جو قبائلی علاقہ میں نافذ ہیں ان کو settled areas کی سطح پر لایا جاتا کیونکہ جناب والا ۔ بارہا یہاں مطالبہ کیا گیا ہے کہ قبائلی علاقہ میں ایف ۔ سی ۔ آر جیسا جابرانہ اور کالا قانون ختم کیا جائے لیکن ہماری چیخ و پکار اور مطالبے کا کیا اثر ہوا ۔ بجائے اس کے کہ قبائلی علاقہ میں وہ جابرانہ اور کالا قانون ختم کیا جائے ہمیں یہ سزا دی گئی کہ ایف ۔ سی ۔ آر کو مختلف نام سے تمام ویسٹ پاکستان کے صوبہ پر حاوی کر دیا گیا ۔ اس مطالبے کی سزا جناب والا سارا صوبہ بھگت رہا ہے اور ہمارے برسراقتدار ٹولہ میں سے سیاسی شخصیتیں اپنے مطلب کے لئے اس قانون کو آلہ کار بنا رہی ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف)۔۔,,چیلنج،،

میاں محمد اکبر۔۔آپ خوب اچھی طرح سے جانتے ہیں ۔ ان گذارشات کے بعد جناب والا ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ جن قوانین کو کراچی تک بڑھایا جا رہا ہے جن کا اطلاق کراچی تک کیا جا رہا ہے ان کا صوبے کے باقیماندہ علاقوں پر کیا ہے اور جب ان کا اطلاق کراچی پر ہوگیا تھا تو وہ دوسرے علاقوں پر کس طرح سے اثرانداز ہوں گے ۔ جیسا کہ میں نے جناب والا ۔ کی خدمت میں گذارش کی ہے اس مختلف سے عرصہ میں کوئی بھی ممبر آج مکمل طور پر ان بیالیس قوانین پر بحث نہیں کر سکتا اس لئے جناب والا ۔ میں اپنی گذارشات چند ایک قوانین تک محدود رکھونگا ۔ اس ضمن میں سب سے پہلے میں جنابہ والا ۔ کی توجہ یہ جو آرڈیننس ہے اس میں ایک شیڈول دیا گیا ہے جس میں ۴۲ قوانین درج ہیں اس کے نمبرشمار ۷ کی طرف منعطف کراتا ہوں ۔ دی موٹر وہیکل ویسٹ پاکستان امینڈمنٹ ایکٹ آف ۱۹۵۸ء

Item No. 7 : West Pakistan Act XIX of 1958—The Motor Vehicles (West Pakistan Amendment) Act, 1958.

اس میں جناب والا ۔ ترمیم یہ کی گئی ہے ۔

"Section 1 shall be renumbered as sub-section

(1) of that section, and thereafter the following new sub-section shall be added, namely ;—

"(2) It extends to the whole of the Province of West Pakistan, except the Tribal Areas."

اب جناب والا ۔ دیکھنا کہ جن قوانین کو کراچی تک بڑھایا جا رہا ہے ان کا اثر مغربی پاکستان کے دوسرے علاقوں میں کیا ہو رہا ہے ۔ وہ کراچی میں کس طرح سے اثر انداز ہوگا ۔ اس ضمن میں میری ایک گذارش ڈرافٹ کرنے والوں کی خدمت میں ہے کہ جنہوں نے یہ آرڈیننس ڈرافٹ کیا ہے ۔ میرے خیال میں کراچی میں تو پہلے ہی نافذ ہو چکا ہوا ہے اور ایسی ترمیم کی گئی ہے جو پہلے ہی موٹر وھیکل ایکٹ ۱۹۳۹ء میں کی گئی تھی اور دوسرا موٹر وھیکل ویسٹ پاکستان ایمنڈمنٹ ایکٹ آف ۱۹۵۸ء ہے اس میں واضح طور پر کوئی extent نہیں بتایا گیا کہ یہ کہاں تک نافذ ہوگا لیکن اگر اس کا preamble میں پیش کروں تو اس سے ظاہر ہوگا کہ اس کی extension کراچی تک بھی ہے ۔

Preamble : 'Whereas it is expendient to amend the Motor Vehicles Act 1939 in its application to the Province of West Pakistan in the manner hereinafter appearing "

The words are Sir "in its application to the province of West Pakistan."

تو اب جناب اس میں جو ترمیم کی جا رہی ہے اور جسے اب سب سیکشن ۲ بنایا جا رہا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں ۔

"It extends to the whole of the Province of West Pakistan except the Tribal Areas."

تو میں اپنی ناقص عقل کی وجہ سے یہ سمجھ سکا ہوں کہ extension کا جہاں تک تعلق ہے وہ تو پہلے ہی کراچی تک تھی ۔ صرف ٹرائبل ایریا کو exclude کیا گیا ہے ۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں وہ بھی superfluous چیز ہے کیونکہ ٹرائبل ایریا پر کوئی بھی قانون حاوی نہیں ہوتا ۔ بہرحال اب جب کہ ہمارے معزز وزیر قانون نے کراچی کی extension کے لئے مسودہ قانون پیش کیا ان کے خیال میں یہ پہلے کراچی تک نہ تھا تبھی

تو جناب والا ۔ انہوں نے پیش کیا ۔ اس ضمن میں ویسٹ پاکستان امینڈمنٹ موٹر وھیکل ایکٹ ۱۹۵۸ء کی سیکشن ۳ کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ھوں ۔ وہ یہ ھے . . . . .

"In sub-section (1) of Section 60 of the principal Act in clause (b) after the words "or" at the end, the words "does not without reasonable cause ply the vehicle in the manner authorised by the permit", shall be added."

اب میں حضور والا کی خدمت میں جو پرنسپل ایکٹ ھے یعنی موٹر وھیکل ایکٹ ۱۹۳۹ء کی سیکشن ۶۰ کے الفاظ پیش کرتا ھوں ۔ جناب والا۔ الفاظ یہ ھیں ۔

Motor Vehicles Act 1939, Section 60—

"The Transport Authority which granted the permit may cancel the permit or may suspend it for such period as it thinks fit."

اس کے آگے جناب والا ۔ سب کلاز ھے ۔ میں ھاؤس کا وقت ضائع نہیں کرونگا اور جناب والا ۔ میں صرف متعلقہ سب سیکشن پڑھتا ھوں جس میں امینڈمنٹ کی گئی ھے ۔ by the amending Act, 1958 یہ ھے ۔

"If the holder of the permit uses or causes or allows a vehicle to be used in any manner not authorized by the permit."

اس ایکٹ کے ذریعہ اس کلاز کے بعد اب اس میں ایڈیشن یہ کی گئی ھے ۔ جناب والا ۔ یہ الفاظ add کئے گئے ھیں ۔

"does not without reasonable cause pay the vehicle in the manner authorised by the permit."

اسے زیادہ مشکل بنا دیا ھے ۔ اور اس پر زیادہ قدغنیں لگا دی گئی ھیں ۔ جناب والا ۔ سیکشن ۶۰ جو پرنسپل ایکٹ کی ھے دراصل یہ ایک بہت ھی جابرانہ سیکشن ھے ۔ موٹر وئیکل ایکٹ کو جس کے ذریعہ سے ٹرانسپورٹر کو دو مختلف وجوھات کی بنا پر مختلف الزامات کی بنا پر سخت سے سخت سزائیں دی جاتی ھیں ۔ ھاؤس کے دوسری جانب بھی بہت سے ٹرانسپورٹر حضرات بیٹھے ھیں ۔ میں اگر غلط کہوں تو ان کو پورا حق پہنچتا ھے کہ جناب والا ۔ مجھے جھٹلا دیں اور کہیں میں ٹھیک بات نہیں کر رھا ھوں ۔ سیکشن ۶۰ کے ذریعہ برائے ٹرانسپورٹروں

کو بھی پریشان کیا جا رہا ہے ۔ ان کو نہایت معمولی الزامات کی بنا پر پرمٹ کی منسوخی یا معطلی کی سزائیں دی جاتی ہیں ۔ جناب والا ۔ بعض اوقات سیاسی اختلاف کی بنا پر یا ذاتی اختلاف کی بنا پر (اگر سیاست بھی بیچ میں نہ ہو) تو بھی ذاتی اختلاف کی بنا پر ضلع کی برسراقتدار شخصیتیں کسی ٹرانسپورٹ کا چالان سیکشن ۶۰ کے ذریعہ سے کروا دیں ۔ جب ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی میں معاملہ پیش ہوتا ہے تو معمولی الزام کی بنا پر ان کا روٹ پرمٹ منسوخ کر دیا جاتا ہے ۔ اگر بڑی رعایت دیں تو معطل کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح جناب والا ۔ ٹرانسپورٹرز کے کاروبار کو تباہ کیا جا رہا ہے ۔ یہ پرنسپل ایکٹ ۱۹۳۹ء پہلے ہی کراچی پر نافذ ہے ۔ کیونکہ یہ ۱۹۳۹ء میں برٹش انڈیا کے وقت بنا تھا تو اس پرنسپل ایکٹ کا اطلاق جو ہے وہ کراچی میں پہلے سے ہی ہے ۔ اب یہ امینڈمنٹ ۱۹۵۸ء میں کی گئی ہے اس کا اطلاق بھی کراچی پر کیا جا رہا تھا ۔ اس کے ذریعہ سے میں سمجھتا ہوں کہ سیکشن ۶۰ تو زیادہ سخت بنایا جا رہا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں ٹرانسپورٹرز کو اس امینڈمنٹ کے آ جانے کے بعد جو دشواریاں پیش آئینگی جناب والا ۔ ہمیں قطعاً اس پر کوئی اعتراض نہیں اور ہم قطعاً کوئی دکھ کی بات نہیں سمجھتے کہ حکومت اپنے چہیتوں کو نت نئے روٹ پرمٹ سے نوازے یا سیاسی مصلحتوں کی بنا پر بیشک روٹ پرمٹوں کو رشوت کا ذریعہ بنایا جائے ۔ لیکن اب جناب والا ۔ ہم یہ کہنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے اور کوئی عار محسوس نہیں کرتے ۔ لیکن جو پرانے ٹرانسپورٹرز ہیں ان کو بھی جینے کی اجازت دی جائے ۔ ان کو بھی پاکستان کا شہری ہونے کی وجہ یہ حق حاصل ہے ۔ جو کاروبار وہ کر رہے ہیں انہیں وہ کاروبار کرنے دیجئے ۔ ہم کسی قسم کی رعایت نہیں مانگتے ۔ اب جناب والا ۔ سیکشن ۶۰ نے موٹر وئیکل ایکٹ کو تماشا بنا دیا ہے اور ٹرانسپورٹروں کو اس حد تک دق کیا گیا ہے ۔ تنگ کیا گیا ہے ۔ پچھلے دنوں یعنی دو تین مہینے کا ذکر ہے اخبارات میں بھی نمایاں طور پر

آیا تھا کہ مسٹر محمد عبداللہ روکڑی کی زیر صدارت جو ایک بڑے ٹرانسپورٹر ھیں راولپنڈی میں تمام ٹرانسپورٹرز کا اجتماع ھوا اور وھاں ٹرانسپورٹرز نے خود اس بات کا مطالبہ کیا کہ جو تحفظات جناب والا ۔ موٹر وئیکل ایکٹ کی رو سے پرانے ٹرانسپورٹرز کو حاصل ھیں ان کو روٹ پرمٹ دئے گئے ھیں ان پر کوئی دوسرا شخص ٹرانسپورٹ نہیں چلا سکتا ۔ جب تک وہ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی سے روٹ پرمٹ حاصل نہ کر لے ۔ اور یہ بھی مطالبہ کیا گیا تھا کہ تمام پرانے ٹرانسپورٹرز کے روٹ پرمٹ منسوخ کر دئے جائیں اور روٹ پرمٹ کی پابندی سے ٹرانسپورٹرز کو بالکل آزاد کر دیا جائے تاکہ جہاں ھماری حکومت چاھتی ھے کہ ٹرانسپورٹ کو انڈسٹری اور بزنس میں مطابقت ھو تو آزادانہ طور پر اس فیلڈ اور اس بزنس میں مقابلہ کر سکیں ۔ پرانے ٹرانسپورٹرز کا مطلب یہ تھا کہ روٹ پرمٹس جتنے بھی کسی کے پاس ھیں انہیں یکسر تمام کو ختم کر دیا جائے اور ھر ایک شخص کو آزادی ھو اور وہ جس روٹ پر اپنی بس چلانا چاھے جس قدر تعداد میں چلانا چاھے وہ چلا سکے ۔ تاکہ یہ چیز جس کو ایک آلہ کے طور پر استعمال کیا گیا ھے ختم ھو جائے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف)۔۔پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ھے کہ کراچی کے قانون کے مطابق جو قوانین ھیں ان کو extend کر دیا جائے ۔ جہاں تک ٹرانسپورٹ اور ان کی سہولت یا ترمیمات کا تعلق ھے وہ الگ بات ھے میں عرض کرونگا اس کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ھے ۔ یہاں ھاؤس میں اس اصل موضوع سے ھٹ کر دوسری چیزوں کو لیا جا رھا ھے ۔ میں نہایت ادب سے آپ کے توسط سے اپنے بھائی کی خدمت میں گذارش کرتا ھوں کہ وہ اصل موضوع پر بحث کریں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I am prepared to give all the latitude for a fair debate but the member should know that the main purpose of the Ordinance is its extension to Karachi. Therefore,em the mber should try to be relevant.

میاں محمد اکبر---جناب میری contention یہ ہے - میں نے ابھی تک ایک لفظ بھی irrelevant نہیں کہا - اور میں اپنی contention ثابت کرنے کے لئے تیار ہوں - کیونکہ میں یہ پوائنٹ تیار کر رہا ہوں اور اس پوائنٹ پر بحث کر رہا ہوں کہ یہ امینڈمنٹ جو موٹر وئیکل ایکٹ ۱۹۵۸ء میں کی گئی ہے باقیماندہ صوبہ کے لئے جسے آج تک کراچی کے لئے نہیں بڑھایا گیا اب اسے کراچی کے لئے بڑھایا جا رہا ہے - دیکھنا یہ ہے کہ امینڈمنٹ باقیماندہ صوبہ پر اثرانداز ہوتی ہے - اور اس کا اثر کراچی پر کیا ہوگا -

Mr. Senior Deputy Speaker : You have made that point. Now come to the next point.

Mian Muhammad Akbar : I am not repeating at all.

تو میں یہ گذارش کر رہا تھا اور میں جناب شریف صاحب کی خدمت میں گذارش کرونگا کہ اگر کسی بات کا شعور نہ ہو تو خاموشی سب سے بڑی چیز ہے - انگریزی میں کہتے ہیں - silence is golden

پارلمنیٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف)---آپ میں زیادہ شعور ہے - آپ سے زیادہ کسی کو شعور نہیں ہو سکتا -

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر---آپ تشریف رکھیں -

Khawaja Muhammad Safdar : He has accepted the compliment.

میاں محمد اکبر---فارسی میں ایک مثل مشہور ہے - کہ انسان اپنے منہہ سے کوئی بات نہ کرے . . . . .

Mr. Senior Deputy Speaker : Please go on with the debate.

میاں محمد شریف---میں ان پھولوں کو جو آپ کے منہہ سے نکلتے ہیں چننا چاہتا ہوں -

میاں محمد اکبر---ایک اور بات صرف اسی کے متعلق اس معزز ایوان کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں جو سب سے زیادہ ضروری ہے -

Section 60 کے ذریعے جناب والا ۔ Transporters کو دوھری سزا دی جاتی ھے ۔ جب بھی ان کا چالان ھوتا ھے تو اس کا مقدمہ عدالت میں پیش کیا جاتا ھے ۔ تو عدالت میں بھی تو سزا مل جاتی ھے ۔ اور جب وھی R.T.A. case میں پیش ھوتا ھے تو R.T.A. بھی اس کی Cognisance لیتی ھے ۔ اور اپنی طرف سے سزا دے دیتی ھے ۔ حالانکہ بارھا یہ گذارش کی گئی ھے کہ سزا ایک ھونی چاھئیے لیکن ابھی تک یہ گذارش شرف پذیرائی حاصل نہیں کر سکی ۔

جناب والا ۔ ستم بالائے ستم یہ ھے ۔ بلکہ سب سے بڑی ستم ظریفی ملاحظہ ھو کہ جب عدالت کے سامنے کسی transporters کا کوئی جرم ثابت نہ بھی ھو اور اسے خطا کار ثابت نہ بھی کیا جا سکے تو بھی R. T. A. اسے سزا دے دیتی ھے ۔ اور اس پر کہتے یہ ھیں کہ چونکہ ھمارے پاس شکایت آئی ھے ۔ اس لئے ھم نے یہ کارروائی کی ھے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری۔جناب والا۔ میں اپنے محترم دوست کی خدمت میں عرض کروں گا ۔ کہ وہ اس قانون کی کراچی تک Extension کے متعلق بحث فرمائیں اس ٹرانسپورٹ کے مسئلے پر آئیندہ جو بجٹ آ رھا ھے ۔ اس موقع پر بھی بحث ھو سکتی ھے ۔

میاں محمد اکبر۔جناب والا ۔ یہ سب تکلیفیں اس ترمیم کی وجہ سے کراچی والوں کو پیش آنے والی ھیں ۔ اور میں اس معزز ایوان کو ان کی نشان دھی کرا رھا ھوں ۔ اگر کوئی ٹرانسپورٹر بے قصور بھی ثابت ھو جائے تو پھر بھی اسے سزا دے دی جاتی ھے ۔ اور سکھوں کے اس مشہور زمانہ مقولے کے مطابق کہ اگر کوئی مسلمان ساری عمر قصور نہ کرے گا تو کیا خالصہ فوج انہیں سزا بھی نہ دے گی ۔ گویا اب بغیر قصور سزائیں دی جاتی ھیں ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد میں یہ گذارش کروں گا ۔ کہ ایسا قانون جس کی وجہ سے صوبے کا باقی ماندہ حصہ نالاں ھے ۔ اور سختیوں سے دوچار ھے ۔ کراچی تک نہ بڑھایا جائے ۔

اب میں آپ کی توجہ The West Pakistan Departmental Inquiries Powers Act 1958. کی طرف منعطف کراتا ہوں ۔ اس ترمیم کے ذریعے اس قانون جس کا میں نے ابھی نام لیا ہے ۔ میں بھی ترمیم کی جا رہی ہے ۔ اسے کراچی تک بڑھایا جا رہا ہے ۔ اور اس میں ترمیم کی جا رہی ہے ۔

"In section 1, for sub-section (2) the following sub-section shall be substituted, namely, :—

'It extends to the whole province of West Pakistan except the Tribal Areas."

جناب والا ۔ یہ قانون گورنمنٹ کے ملازمین کی Inquiries کے متعلق ہے ۔ اور ایک ضروری قانون ہے ۔ میں تسلیم کرتا ہوں ۔ کہ کسی بھی ملک میں سرکاری ملازمین کے محاسبے کے لئے مؤثر قوانین ہونے چاہئیں ۔ تاکہ سرکاری ملازمین کو بے لگام نہ ہونے دیا جائے ۔ اور انہیں ہر وقت یہ خیال رہے کہ ملکی قانون اس کا محاسبہ کر سکتا ہے ۔ اب اس ترمیم کی رو سے اس قانون کو کراچی تک Extend کیا جا رہا ہے ۔ اگر معاملہ صرف اتنا ہی ہوا اور قانون اپنی صحیح شکل میں اپنا کردار ادا کر رہا ہو اور سیاسی بر سراقتدار شخصیتیں اس کے صحیح اور Normal Function میں حائل نہ ہوں تو اسے ضرور کراچی تک Extend کرنا چاہئیے ۔ لیکن ہو کیا رہا ہے ۔ اور ہم دیکھ کیا رہے ہیں ۔ اس سارے صوبہ مغربی پاکستان میں صرف ان ملازمین کے خلاف انکوائری کی جاتی ہے جو بر سر اقتدار شخصیتوں کے ابرو کے اشارے پر نہ چلیں جو افسران اور سرکاری ملازمین کسی بر سر اقتدار سیاسی شخصیت کو ناراض کرنے کی بیوقوفی کریں ان کے خلاف فوراً انکوائری شروع کی جاتی ہے ۔

جناب والا ۔ میں کسی کی ذات کی طرف اشارہ کئے بغیر یہ گذارش کروں گا ۔ اور یہ امر واقعہ ہے ۔ میں ایک سیاسی شخصیت کو ذاتی طور پر جانتا ہوں ۔ جو مختلف سرکاری محکموں کے افسروں کو مرعوب کر کے ۔ بلکہ blackmail کر کے ان سے اپنا ذاتی فائدہ حاصل کرتی ہے ۔ پچھلے دنوں اس ذات شریف نے .....

پارلیمنٹری سیکرٹری—جناب والا ۔ یہ بڑی شخصیت کے متعلق کیا ہو رہا ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The member is extending the scope. I will be compelled to give a ruling about relevancy.

میاں محمد شریف—جناب یہ بڑی شخصیتوں کی بات آخر یہ ہے کیا ۔

میاں محمد اکبر—آپ بڑی شخصیت نہیں ہیں ۔ اطمینان رکھئے ۔

Mian Abdul Latif : Sir, the question is, what are we extending to Karachi ? We have tasted and tasted fully something which had good impression in this part of the province that if he makes what it is he will not object to this discussion, because he must know, the House must know what is being extended to Karachi. Its faults, its merits and demerits must be fully brought to the notice of the House and also to your honour, before it is applied to Karachi also. So it is very much relevant. We must know what it is—its faults, short comings, advantages and disadvantages and unless he is given an opportunity to explain it, we shall be at a disadvantage we shall not come to know what we are extending to Karachi.

Mr. Senior Deputy Speaker : That is not the point. The point is that the main object is the extension of certain laws to Karachi. Now the point for explanation in the debate will be that there are certain defects in these laws and so they should not be extended to Karachi But these laws themselves cannot be made the subject of discussion in this manner as if these very laws are repealed by this House or there is something like that. I would not accept that contention at all. There is a limit to all these things.

میاں محمد اکبر—جناب والا ۔ میں تو صرف یہ گذارش کر رہا تھا ۔ کہ جس طرح صوبے کے باقی ماندہ حصوں میں اس کا اطلاق ہو رہا ہے ۔ اگر اس طرح اس کا اطلاق کراچی پر بھی ہو تو یہ لوگوں کو فائدے کی بجائے نقصان پہنچائے گا ۔ میں تو صرف یہ point عرض کر رہا ہوں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : He can discuss this only in a general manner.

میاں محمد اکبر—Yes, Sir in a general manner تو میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ بعض سیاسی شخصیتیں جو ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری—جناب یہ پھر سیاسی شخصیتوں کی بات۔

Mian Muhammad Akbar : Please have patience to listen to me.

تو جس طرح اس کی مٹی پلید کی جا رہی ہے - میں معزز وزراء - اپنی حکومت اور اس معزز ایوان کے معزز اراکین کا خیال اس امر کی طرف منعطف کرا رہا ہوں کہ اس کا تدارک کیا جائے - اگر اسے کراچی تک extend کرنا ہی ہے تو کم از کم اس کی یہ خرابیاں تو دور کی جائیں جو صوبے کے باقی ماندہ حصوں میں نمایاں ہیں - تو میں اسی ضمن میں گذارش کر رہا تھا کہ پچھلے دنوں blackmailing یہاں تک بڑھ گئی تھی کہ وہ فرماتے تھے - میں بلائے آسمانی بن کر تمام صوبے پر نازل ہو رہا ہوں - یعنی میں صوبے کا گورنر بنایا جا رہا ہوں - تو اس سے مراد صرف یہ تھی -

Mian Muhammad Sharif : I rise on protest. Why this gentleman is being given an opportunity to make such statements.

Mr. Senior Deputy Speaker : I have indicated to you the extent of relevancy. You should not make the laws themselves the subject of your discussion in this manner.

Mian Muhammad Akbar : Sir, I leave that point.

جناب والا - جس طرح سے Inquiries ہو رہی ہیں -

میر محمد مراد خاں جمالی— On a Point of Information Sir. جناب والا - آپ کی وساطت سے میں میاں محمد اکبر صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس صوبے کا گورنر کسے بنایا جا رہا ہے ؟

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر—جمالی صاحب آپ تشریف رکھیں -

Yes Mian Sahib go on with your speech.

پارلیمنٹری سیکرٹری—جمالی صاحب- اطمینان رکھئیے- نہ آپنے گورنر بنتا ہے اور نہ ہی مجھے بننا ہے -

میاں محمد اکبر—جناب والا - اب میں اس پوائنٹ کو چھوڑتے ہوئے یہ گذارش کروں گا - کہ کس طرح سے اس لا کو defeat کیا جا رہا ہے اثر و رسوخ کی وجہ سے پچھلے دنوں ایک سرکاری افسر کی انکوائری ہوئی اور اس انکوائری کے دوران برملا یہ کہا گیا کہ یہ انکوائری

کوئی نتیجہ برآمد نہیں کر سکے گی ۔ اینٹی کرپشن والے جتنا بھی زور لگا لیں یہ انکوائری صرف فائلوں کی زینت بنی رہے گی ۔ جرات یہاں تک کی گئی کہ ایک عام جلسہ میں یہ اعلان کیا گیا کہ اینٹی کرپشن والے میرے چہیتے افسر کا کہیں لگاڑ سکتے ۔ میں یہ بات حلفاً بیان کر رہا ہوں ۔

چودھری گل نواز خان۔۔میاں صاحب غلط بیانی کر رہے ہیں ۔ مجھے سب کچھ معلوم ہے ۔ میں وہاں موجود تھا ۔

میاں محمد اکبر۔۔میں یہ حلفاً بیان کر رہا ہوں ۔

مسٹر سینئیر ڈپٹی سپیکر۔۔آپ تشریف رکھیں ۔

مسٹر عبدالرازق خان۔۔میاں صاحب کس شخصیت کے متعلق بات کر رہے ہیں ۔ ان کا نام تو لیں تاکہ ہمیں کچھ معلوم ہو ۔

میاں محمد اکبر۔۔میں کسی کے بر خلاف کچھ نہیں کہنا چاہتا ۔ یہ لوگ مجھے انگیخت کر رہے ہیں ۔ لیکن میں نام نہیں بتاؤں گا ۔ یہ ہاؤس جانتا ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Please be relevant

میاں محمد اکبر۔۔انہیں چلانے دیں اور کراچی پر یہ قانون لگانے دیں ۔

میر محمد مراد خان جمالی۔۔پوائنٹ آف آرڈر۔ میرے خیال میں یہ کسی چودھری صاحب کے متعلق بات کر رہے ہیں ۔ کیا یہ صحیح ہے ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر۔۔یہ کوئی پوائنٹ آف انفارمیشن نہیں ہے ۔

میاں محمد اکبر۔۔اب میں تیسرے قانون کے متعلق عرض کرونگا ۔ وہ ہے The West Pakistan consolidation of holding ordinance 1960

جناب والا ۔ مارشل لاء ریگولیشن نمبر ۶۴ جو ۱۹۵۸ء میں

مارشل لاء حکومت کے زمانہ میں جاری کیا گیا ۔ اس میں یہ consolidation of holding کی ایک corollary تھی ۔ اور پھر گورنر مغربی پاکستان نے اس کی بنا پر یہ consolidation of holding ordinance ۱۹۶۰ء جاری کیا ۔ یہ ایک بہت ہی مفید قانون ہے اور اس کی افادیت سے کسی کو انکار کی گنجائش نہیں اس کے متعلق میں صرف ایک دو باتیں ہی عرض کرونگا ۔ اور وہ یہ ہیں کہ ۱۹۶۲ء تک یہ consolidation of holding ordinance لازمی تھی ۔ حکومت جہاں چاہتی تھی ۔ بغیر زمینداروں کی مرضی کے اس گاؤں یا ایریا میں consolidation کر دیا کرتی تھی ۔ لیکن ۱۹۶۲ء کے آخر میں اس کو optional بنا دیا ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے ضلع گجرات میں ۱۹۶۰ء اور ۱۹۶۱ء میں جتنی اشتمال اراضی کی گئی (وزیر مال ذرا توجہ سے سنیں) اس کے متعلق عرض کرونگا کہ اس سال ایک لاکھ ایکڑ اراضی کا اشتمال کیا گیا اسی طرح سال ۶۲-۱۹۶۱ء میں بھی ایک لاکھ ایکڑ کا اشتمال کیا گیا لیکن جب option دی گئی تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی سٹاف سے کام کیا گیا جو پہلے تھا ۔ اس میں کچھ بین کی گئی ۔ اور اشتمال اراضی میں تیس ہزار ایکڑ کا ہوا ۔ یعنی بجائے ایک لاکھ ایکڑ کے ۶۳-۱۹۶۲ء میں تیس ہزار ایکڑ زمین کا اشتمال ہوا ایسے اشتمال اراضی کے لئے جتنا خرچ ہوتا ہے وہ بطور فیس زمینداروں سے وصول کیا جاتا ہے ۔ یہ ایک self supporting محکمہ ہے ۔ اس ضمن میں میری گذارش یہ ہے کہ جہاں ایک سال میں ایک لاکھ ایکڑ زمین کا اشتمال ہو اور دوسرے سال ۳۰ ہزار ایکڑ زمین کا اشتمال ہو ۔ سٹاف وہی ہو تو لازمی ہے کہ فی ایکڑ خرچہ بڑھ جائے گا اور چونکہ وہ خرچہ زمینداروں سے وصول ہوتا ہے اس لئے زمینداروں پر اس کا بوجھ بہت زیادہ ہوگا ۔ اور سوائے اس کے کہ اس کام میں تاخیر ہو اور کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوگا ۔

ان حقائق کے پیش نظر میں وزیر مال کی خدمت میں مودبانہ عرض کرونگا کہ اس سکیم کو optional کی بجائے compulsory کر دیا جائے ۔ تاکہ اس مفید خلائق سکیم کو جلدی سے مکمل کیا جا سکے ۔ اگر زمینداروں کی ہولڈنگ یکجا کر دی گئیں تو فی

ایکڑ لازمی طور پر پیداوار میں اضافہ ہوا ۔ اس کے بعد میں یہ گذارش کرونگا کہ جہاں ہم holding کو consolidate کر رہے ہیں یعنی اشتمال اراضی کر رہے ہیں وہاں یہ سکیم بھی ہونی چاہئے اور قانون کا حصہ ہونا چاہئے کہ . . . . .

Mr. Senior Deputy Speaker : This is irrelevant. You can move a Bill for amending it.

Mian Muhammad Akbar : I am making an appeal to the Revenue Minister.

Mr. Senior Deputy Speaker : I won't allow suggestions for amending the law.

میاں محمد اکبر۔۔میں یہ گذارش کرونگا کہ اس کام کو ختم کرنے کے لئے اس کی option کو ختم کر دیا جائے اور اسے compulsory کیا جائے ۔

اب چونکہ اس طرف سے بہت سے ممبران بیتاب ہو رہے ہیں اس لئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

مولانا غلام غوث (ہزارہ ۔ م)۔۔جناب صدر ۔ سب سے پہلے میں آرڈیننس کے ذریعہ قانون سازی کا تذکرہ کرونگا ۔ آرڈیننس کے ذریعہ قانون سازی کے یہ معنی ہیں کہ اس اسمبلی کے حقوق معطل ہو جاتے ہیں ۔ اس میں صحیح قانون نہیں بنا سکتا ۔ چنانچہ میں اس کی تھوڑی سی تشریح اس طرح کرونگا کہ جب کوئی آرڈیننس پیش کیا جاتا ہے اس میں جناب سپیکر کے رولنگ کے مطابق ترمیم نہیں کی جا سکتی ۔ ظاہر ہے کہ یہ ایوان اس لئے ہے کہ ملک کے لئے جو قانون بنایا جائے اس قانون کی صحت اور سقم پر بحث کی جائے کہ آیا وہ قانون ملک کے لئے صحیح ہے یا غلط ہے ۔ یا اس میں بعض چیزیں ایسی ہیں جو صحیح ہیں اور بعض ایسی ہیں جو غلط ہیں جو آرڈیننس یہاں پیش کئے جاتے ہیں فرض کیجئے کہ ان کے بعض اجزا صحیح ہیں اور بعض غلط ہیں لیکن ان میں کسی قسم کی تبدیلی یا ترمیم خود حزب اقتدار بھی نہیں کر سکتی ۔ خواہ اس میں ترمیم

کی ضرورت ہو یا اس چیز کی ضرورت ہو کہ اس میں کوئی جزو نہیں ہونا چاہئے ۔ تو اسکا مطلب یہ ہے کہ آرڈیننس صرف پاس کرنے کے لئے یہاں لایا جاتا ہے ۔ ایوان کے یہ حقوق تھے کہ کسی قانون کے حسن و قبح اور صحت اور سقم پر بحث کرے اور دیکھے کہ ملک کے لئے کتنا مفید ہے مگر آرڈیننس کے ذریعہ اس کا وہ حق سلب کر دیا گیا ہے ۔

جناب صدر ۔ اس آرڈیننس کے تقریباً ۴۲ اجزا ہیں ۔ ان ۴۲ قوانین میں سے صرف ''الف'' کو پیش کیا جائے اگر باقی کو بھی جو ج ـــ د ـــ ر س یا ی ہیں ایک ہی دن میں پیش کر دیتے تو آسانی ہو جاتی ۔

اب ۴۲ قوانین کو اس طریقہ سے پیش کرنا کہ ان میں ترمیم نہ ہو سکے یہاں تک کہ حزب اقتدار بھی کوئی ترمیم پیش نہ کر سکے یہ ٹھیک نہیں۔ کوئی آدمی کتنا بڑا ہی کیوں نہ ہو لازمی ہے کہ اس کی طرف سے کوئی نہ کوئی سقم رہ جائے گا ۔ یا غلطی ہو جائیگی اسی لئے یہ ایوان بنایا گیا ہے اس ایوان کا مقصد یہ ہے کہ ۱۵۰ آدمی ایک جگہ بیٹھ کر غور کریں اور دیکھیں کہ کوئی قانون ملک کے لئے مفید ہے یا نہیں ۔ لیکن جب کوئی آرڈیننس کی شکل میں پیش ہوتا ہے جس میں ہم کوئی ترمیم بھی نہیں کر سکتے تو بہت بڑی غلطی ہے یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ بات غلط ہے اور اس کو رد کر دیا جائے ممکن ہے کہ بعض جائزے اس کے صحیح ہوں اور صحیح جائزے کو رد کرنا غلط ہے اور صحیح جائزے میں ترمیم کرنا بھی غلط ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ قانون سازی کے معنی یہ ہیں کہ قانون سازی کے حق کو سلب نہ کیا جائے ۔

اس میں شک نہیں کہ آپ حضرات کی غالب اکثریت ہے اور آپ جو چاہیں کر سکتے ہیں ۔ ہمارے محترم خان عبدالرازق خانصاحب نے فرمایا ہے (میں اس دن حاضر نہیں تھا) کہ آپوزیشن

کے ممبر کیوں اچھی تجاویز نہیں لاتے اور اسلامی تجاویز نہیں لاتے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم اسلامی تجاویز نہیں لا سکتے تو کیا اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ بھی اسلامی تجاویز نہ لائیں اور اس سے یہ کیسے لازم آیا کہ آپ بھی اچھی تجاویز اور اسلامی تجاویز نہ لائیں ۔ کیا آپ کا سرکاری اسلام اور ہمارا غیر سرکاری اسلام جدا جدا ہے ۔ آپ خود بھی اسلامی تجاویز لا سکتے ہیں اور اس سلسلے میں جو قوانین پاس کریں وہ آپ کا فریضہ ہے ۔ آپ کی غالب اکثریت کا یہ تقاضا ہے اور قوم بھی آپ سے پوچھ سکتی ہے اور خدا بھی آپ سے پوچھے گا ۔ آپ جتنے قوانین بھی لا رہے ہیں ان کی ذمہ داری آپ پر ہے ۔

وزیر خوراک (ملک قادر بخش)۔۔آپ پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے ۔

مولانا غلام غوث۔۔جناب والا ۔ اس سلسلے میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو موجودہ قوانین ہیں جن کو کراچی تک وسیع کیا جا رہا ہے . . . . ۔ کسی نے بچھو سے پوچھا کہ جاڑے میں کیوں نہیں نکلتے ہو اس نے کہا کہ گرمی میں نکلتا ہوں تو کون سی عزت ہو جاتی ہے سوائے اس کے کہ جوتے پڑتے ہیں تو جاڑے میں نکل کر کیا کرونگا ۔ یہ قوانین آپ نے مغربی پاکستان کے باقی حصوں میں لگا کر کون سا تیر مار لیا ہے جو آپ اس کو کراچی کے لئے وسیع کر رہے ہیں ۔ اینٹی کرپشن آپ کا جو محکمہ ہے ۔ آپ جانتے ہیں کہ اس کی کارگذاری کتنی ہے میرا مقصد کسی کی تذلیل نہیں ہے میرا مقصد اصلاح ہے ۔ میں آپ کے سامنے ایک واقعہ عرض کرتا ہوں ۔ محترم سنجرانی صاحب جب وزیر بلدیات تھے تو ان کے سامنے ٹاؤن کمیٹی بفاٹے درخواست دی کہ ہماری کمیٹی میں ۶۔ ہزار روپے کا ایک غبن ہوا ہے وہ درخواست انہیں نے اینٹی کرپشن کے حوالے کر دی اینٹی کرپشن نے تحقیقات شروع کر دی متعلقہ کاغذات جن سے کہ وہ غبن ثابت ہوتا تھا وہ سارے اپنے قبضہ میں کر لئے اور چند

دن تک تحقیقات کی ابھی ایک سال ہوا ہے کہ وہ مسل ہی غائب ہوگئی تو تحقیقات کا نتیجہ کیا نکلا ۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ اینٹی کرپشن کے محکمہ پر ایک اور محکمہ قائم کیا جائے ۔ اسی طرح سابق صوبہ سرحد کی بھی ایک مثال پیش کرتا ہوں ۔ ڈاکٹر خان صاحب کی وزارت میں کسی نے تجویز پیش کی کہ ہندوؤں کو پولیس میں رکھا جائے ہندو پولیس میں نہیں ہیں ڈاکٹر خانصاحب نے کہا کہ یہ ٹھیک ہے لیکن پھر ہندو پولیس کی حفاظت کے لئے بھی پولیس بھرتی کرنی پڑیگی ۔ تو یہ اینٹی کرپشن والے خود اتنے بدنام ہو چکے ہیں کہ ملک میں اس کے قیام کے بعد رشوت بڑھ گئی ہے ۔ جناب خانصاحب آپ ناراض نہ ہوں اشتمال اراضی کے سلسلے میں آپ کا ذکر کرتا ہوں ۔ محترم وزیر مال صاحب کو یاد ہوگا کہ وزیر بننے کے بعد یہ جب پہلی بار مانسہرہ تشریف لے گئے اور انہیں نے ڈاک بنگلے میں جلسہ کیا تو اس میں علاقہ کے بڑے بڑے لوگ بھی تھے کچھ ممبر بھی تھے میں بھی اس میں حاضر ہوا تھا اس میں اس مسئلہ پر بحث ہوئی کہ اشتمال اراضی ہونا چاہئے یا نہ ہونا چاہئے بعضوں نے کہا ہونا چاہئے بعضوں نے کہا نہ ہونا چاہئے تمام کے دلائل قوی تھے ۔ یعنی مختلف ٹکڑوں کو اکٹھا ایک جگہ کر دینا کہ اس سے لوگوں کو نفع ہو میں کہتا ہوں کہ جن لوگوں کے نفع کے لئے آپ کر رہے ہیں وہ بھی چیخ رہے ہیں اور جن کا اشتمال ہوا ہے وہ بھی چیخ رہے ہیں آخر مجھے آپ اس کی وجہ بتائیے کہ اس کی وجہ کیا ہے ۔ بحث و تمحیص کے بعد میں نے اشارتاً یہ بھی کہا تھا کہ اینٹی کرپشن والے جس علاقہ میں چلے جاتے ہیں وہاں کے پورے گاؤں میں کوئی مرغی نہیں رہتی ہے ۔ اسی طرح اشتمال اراضی کا حال ہے کہ چھوٹے ٹکڑے ان لوگوں کی زمینوں کے ساتھ ملا دئے جاتے ہیں جن کا کچھ رسوخ ہے اور آج تک کوئی غریب آدمی اشتمال اراضی پر راضی نہیں ہوا ہے اس کی اراضی کا اشتمال جبراً ہوا ہے ۔ ایسے حالات میں ان لوگوں نے یہ فیصلہ کیا کہ جہاں کے لوگ اشتمال اراضی چاہیں گے وہاں اشتمال اراضی ہوگا ۔ یہ

ایک اطمینان بخش بات تھی میں سن کر خاموش ہو گیا چند دنوں کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ جہاں کی اکثریت نہ چاہے گی وہاں اشتمال اراضی نہیں ہوگا ۔ جناب محترم وزیر صاحب اب فرمائیں کہ کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ اشتمال سے پہلے الیکشن ہو اور ووٹنگ کرائی جائے کہ کہاں کی اکثریت اشتمال اراضی چاہتی ہے اور کہاں کی نہیں چاہتی ۔ میں اب تک حیران ہوں کہ وہ غریب طبقہ جن کی زمینیں ملائی جاتی ہیں اکٹھا کی جاتی ہیں جن کا اشتمال اراضی ہوتا ہے وہ بھی نالاں ہیں اور جن کی نہیں کی جا رہی ہیں وہ بھی نالاں ہیں اور آپ بڑے طمطراق کے ساتھ یہاں کہتے ہیں کہ اشتمال اراضی سے لوگوں کو بڑا فائدہ پہنچ رہا ہے ۔ میں اس بات کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر آپ عوام کی متفقہ رائے اس معاملہ میں لینا چاہیں تو وہ اشتمال اراضی کے مخالف ہیں ۔ آپ جس طرح بھی چاہیں اپنی تسلی کر سکتے ہیں ۔ اسی طرح حال رشوت کا بھی ہے۔ ایسے قوانین لگا کر آپ نے رشوت کہاں سے بند کر دی ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ یہاں یہ حال ہے کہ اگر کوئی چھوٹا افسر رشوت نہ لے تو اس کا گذارہ نہیں ہو سکتا ۔ گذارہ اس لئے نہیں ہو سکتا کہ جب تک وہ اوپر والے کو اس رشوت میں سے حصہ نہ دے وہ اوپر والے سے دبتا رہیگا اور اس کو مختلف مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا ۔ لہذا ان باتوں کا انسداد ہونا چاہئے اور آپ کو یہ سوچنا چاہئے کہ ان پر عمل کیسے کرایا جا سکتا ہے ۔ محض اس کو آپ وسیع کرتے جائیں اور عمل نہ کرا سکیں تو یہ بے نتیجہ چیز ہوگی ۔

جناب والا ۔ یہ آرڈیننس عرصے سے ہمارے ملک میں رائج ہیں لیکن کیا یہ ہمارے درد کا مداوا ہو سکے ہیں جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ ابھی تک ان آرڈیننسز نے کوئی فائدہ قوم اور ملک و ملت کو نہیں پہنچایا ۔ حقیقت یہ ہے اور وجہ یہ ہے کہ ہمارا ایک شاندار ماضی ہے اور شاندار روایات ہیں یہ ماضی کی عینک سے حالات کو دیکھ کر مستقبل نہیں بنانا چاہتے ان کے لئے ایک مصیبت یہ پیدا ہوگئی ہے ۔ کہ انگریز نے چند

پشتوں سے ہمارے دل و دماغ پر ایک خاص عمل جراحی کیا ہے اور ہم اپنے دل و دماغ سے ماضی کی عینک میں سوچ ہی نہیں سکتے اور اسلاف کی روایات کی روشنی میں ہم سوچ ہی نہیں سکتے ہم سوچیں گے تو اس فرہنگی کی غلامانہ ذہنیت ہی کی روشنی میں اور ہم یہ سوچ ہی نہیں سکتے کہ ہمارا ملک کیا چاہتا ہے ۔ ایسی حالت میں میں سمجھتا ہوں کہ یہ صورت حال کسی طرح کامیاب نہیں ہو سکتی ۔ فرنگی سحر آفرینی اور جادو گری کے تحت قرآنی احکام کی دو قسمیں کر لی گئی ہیں ۔ ایک جائز شراب اور ایک ناجائز شراب ایک قانونی فحاشی اور ایک غیر قانونی فحاشی ۔ ایک جائز قمار بازی اور ایک ناجائز قمار بازی ایک بڑوں کی رشوت اور ایک چھوٹوں کی رشوت ایک قانونی نگاہ اور ایک شرعی نگاہ ۔ انگریزوں کی ان تمام چیزوں نے ہم کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا ہے ۔ میں یہ جرات بھی نہیں کرونگا کہ ہمارے یہ بزرگ اور ہماری یہ حکومت معاشرے کی اصلاح نہیں کرنا چاہتی اور یہ ملک کی ترقی کی بھی خواہ نہیں ہے ۔

میری مراد صرف یہ ہے ۔ کہ میرا خیال ہے ۔ کہ ان کے طریق کار میں لغزش ہے ۔

وزیر مال ــ اگر مولانا صاحب سفارشوں سے باز آ جائیں ۔ تو اصلاح ہو جائے گی ۔

مولانا غلام غوث ــ لیکن یہ سب نے مان لیا ہے ۔ کہ خان پیر محمد خان کسی کا کام نہیں کرتے ۔ یہ بات مسلم ہو چکی ہے ۔ یہ بات اب حزب المثل ہو گئی ۔ کہ وہ کسی کا کام نہیں کرتے ہیں ۔ اور ٹر خانے کا جو طریقہ ان کو آتا ہے ۔ وہ کسی بھی وزیر کو نہیں آتا ۔ یہ واقعہ ہے ۔ اور میرے پاس اس کا ثبوت موجود ہے ۔ اور آپ

نہیں بتا سکتے ہیں ۔ کہ کسی آدمی کو آپ نے میری سفارش پر کام پر لگایا ہے ۔ آپ میری سفارشیں نہیں گن سکتے ۔ آپ نہیں بتا سکتے کہ آپ نے میرا کوئی کام کیا ہو ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر--جو موضوع زیر بحث ہے ۔ یعنی کراچی کے متعلق بھی ذکر کریں ۔

مولانا غلام غوث۔تبرک کے لئے کراچی کا نام بھی لے لینا چاہئیے تو عرض یہ ہے ۔ کہ کراچی پر ان قوانین کو لاگو کرنے کے لئے ان کے پاس وجہ جواز یکسانیت ہے ۔ تاکہ صوبے کے قوانین میں یکسانیت ہو ۔ تو آپ کی یکسانیت کا کچھ بھانڈا تو میاں محمد اکبر صاحب نے پھوڑا ہے ۔ اور جو تھوڑ بہت باقی ہے ۔ اسے میں ریزہ ریزہ کر دوں ۔ آپ یکسانیت چاہتے ہیں ۔ لیکن پرمٹ دیتے ہیں ۔ پنڈی وغیرہ کی ٹرانسپورٹ کمپنیوں کو ۔ کیا ہزارہ کے کسی Transporter کو کوئی پرمٹ دیا ہے ۔ آپ کی یکسانیت کا یہ حال ہے ۔ کہ کوئیٹہ اکیڈمی میں چوبیس تربیت یافتہ لوگوں میں سے چھ ہزارہ کے اور اٹھارہ ادھر کے تھے ۔ تو ان ہزارے والے چھ لوگوں کو تو ۶۳ء سے گریڈ دئیے گئے ہیں ۔ لیکن ان اٹھارہ لوگوں کو ۶۲ء سے گریڈ دئیے گئے ہیں ۔ آپ کی کوئی ایک بات نہیں ہے ۔ میں ثابت کر سکتا ہوں ۔ کہ یہ یکسانیت کا دعویٰ صرف ایک ڈھونگ ہے ۔ اور یکسانیت پر صحیح اور حقیقی معنوں میں عمل نہیں ہو رہا ہے ۔ اور میں ادب کے ساتھ عرض کروں گا ۔ کہ میں مخالفت برائے مخالفت نہیں کر رہا ہوں ۔ دراصل میں یہ کہنا چاہتا ہوں ۔ کہ جس راستے پر آپ چل رہے ہیں ۔ یہ کام کا راستہ نہیں ہے ۔ آپ جرائیم کا انسداد چاہتے ہیں ۔ آپ برائیوں کو روکنا چاہتے ہیں ۔ میں اس کی مخالفت نہیں کرنا چاہتا ۔ لیکن مجھے اجازت دیجئے ۔ کہ میں شرعی حیثیت یا قوم کی ترقی 'تنزل،

تعلی اور تفصل اور کامیابی اور نا کامی کے دو طریقے عرض کروں ۔ آپ جو صحیح طریقہ ہے ۔ اسے چھوڑ رہے ہیں ۔ اور جو غلط طریقہ ہے ۔ اس پر کار بند ہیں ۔ جناب والا ۔ قوموں کی بقاء اور ارتقاء کے لئے یا ادبا اور تنزل کے لئے دو طریق کار ہیں ۔ ناموس شریعت اور احکام الہی اور عوامر و نواھی باری تعالیٰ سے الگ ہو کر یا اس پر کار بند ہو کر ۔ اگر نوامیس فطرت یا احکام شریعت سے الگ ہو کر قومیں ترقی کریں ۔ تو ان کا دار و مدار، اسباب، ذرائع اور وسائل پر ہوگا ۔ جو قوم جتنے اسباب، ذرائع اور وسائل رکھے گی ۔ جتنی محنت کرے گی ۔ اتنا اس کو پھل ملے گا ۔ جیسا بوئے گا ۔ ویسے کاٹے گا ۔ جیسے کرے گا ۔ ویسے بھرے گا ۔ یہ اسباب کی دنیا ہے ۔ اور چاہے خدا روس کو فتح دے ۔ یا امریکہ کو ۔ چاہے چین کو فتح دے .....

وزیر زراعت (ملک قادر بخش)۔۔مولانا صاحب ۔ احمد بن حنبل کو کوڑے لگانے کا فتویٰ بھی آپ نے دیا تھا ۔

Minister of Education : Sir, I move that the question be now put.

Mr Senior Deputy Speaker : After this

مولانا غلام غوث۔۔کیا آپ کو بھی لگائے جائیں ۔ میں تو سمجھا ہی نہیں ۔ کہ محترم وزیر صاحب کو کیوں غصہ آیا ہے ۔ اسلام کا نام آیا ۔ تو آپ کے پیٹ میں درد ہو گیا ۔ آپ کے سینے پر سانپ لوٹ گیا ۔ میں جانتا ہوں .....

وزیر زراعت۔۔آپ کو اسلام سے کیا تعلق ہے ۔

(قطع کلامی)

مولانا غلام غوث۔۔مجھے تقریر کرنے دیجئے ۔ ہم یہ جانتے ہیں ۔ کہ ہمارے محترم کیوں ان قوانین کو کراچی پر لاگو کرنا چاہتے ہیں ۔ وہ جرائم کو روکنا اور بدمعاشی کو کم کرنا چاہتے ہیں ۔ اور وہ معاشرے کو ٹھیک کرنا چاہتے ہیں ۔ اور وہ ملک کی ترقی چاہتے ہیں ۔ میں تو آپ کی نیک نیتی کی تعریف اور قبول کر رہا ہوں ۔ لیکن میں کہتا یہ ہوں ۔ کہ آپ کا طریق کار غلط ہے ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر۔۔آپ اب زیر بحث موضوع پر بھی آئیں ۔

مولانا غلام غوث۔۔اسی پر تو میں بحث کر رہا ہوں ۔ انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے ۔ کہ جو انجیکشن انگریز کر گیا ہے ۔ اس سے آگے نہ نکلو ۔ ان کا دل و دماغ بانجھ ہو گیا ہے ۔ میں کہتا ہوں ۔ کہ آپ آئیے ۔ جس طرح کہ میرے دوست عبدالرازق خان نے کہا ہے ۔ اسلامی قانون لائیے ۔ میں دوسری چیز آپ کے سامنے رکھتا ہوں ۔ اسلام نے جو چیز ترقی اور ارتقاء کے لئے ہمارے سامنے رکھی ہے ۔ میں وہ بتانا چاہتا ہوں ۔ بات ہے قوت یقین اور قوت عمل کی ..... جناب والا ۔ آپ ذرا وزراء صاحبان سے کہیں ۔ کہ وہ گھبرائیں نہیں ۔ اور ذرا توجہ فرمائیں ۔ آپ کو اسلام کی بات بھی کام کی نہیں دکھائی دیتی ۔ تو میں کیا کروں ۔ آپ کا ذائقہ خراب ہو گیا ہے ۔ آپ کو میٹھی چیز بھی کڑوی لگتی ہے ۔ آپ کو صفراوی بخار ہو گیا ہے ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر۔۔مولانا صاحب ۔ آپ کو معلوم ہے ۔ کہ موضوع زیر بحث کیا ہے ۔

مولانا غلام غوث۔۔ہمارا موضوع زیر بحث ہے ۔ کہ میں صحیح طور پر کہتا ہوں ۔ کہ وہ کام تو کر رہے ہیں ۔ لیکن ان کا طریقہ

غلط ہے ۔ وہ راستہ بھلا چکے ہیں ۔ میں ان کو بتانا چاہتا ہوں ۔ جناب عبدالرازق خان کے ارشاد کے مطابق میں ان کو بتانا چاہتا ہوں ۔ کہ اس کا صحیح طریق کار کیا ہے ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر۔۔۔عبدالرازق خان صاحب کی تقریر تو موضوع زیر بحث نہیں ہے ۔ آپ اس آرڈیننس کے متعلق بحث کریں ۔ ان کی تقریر کا آپ ضمنی جواب دیں ۔ لیکن بحث تو اسی موشن پر کریں ۔

مولانا غلام غوث۔۔۔میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ کراچی کی ترقی اور ملک کی ترقی اور معاشرے کی اصلاح اور ترقی یہی ہے ۔ کہ ہم اللہ تبارک وتعالیٰ پر بھروسہ کریں ۔ اس کی غیبی قدرتوں پر ایمان لائیں ۔ اور اپنے عمل کو اس سانچے میں ڈھالیں کہ جس سانچے میں ڈھالنے کا ہمیں حکم ملا ہے ۔ میں اسلامی تاریخ اس سلسلے میں آپ کے سامنے رکھوں گا ۔ حضرت آپ غور سے سنئیے ۔ میں آپ کے خلاف نہیں کہہ رہا ہوں ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتاہوں ۔ کہ آپ اسلام کا دور اول ملاحظہ کیجئے ۔ کہ ایک صحرا نورد قوم سے ایک خانہ بدوش قوم کہ جن کے ہاں چاول نہیں ، گندم نہیں ، سکول نہیں ، کالج نہیں ۔ کوئی چیز نہیں ۔ یکایک میدان میں آتے ہیں ۔ اور روم اور ایران کی ہزار سال کی مہذب حکومتوں کا تختہ الٹ کر رکھ دیتی ہے ۔ دنیا حیران ہے ۔ کہ اس کی ترقی کی کیا وجہ ہے ۔ بالاخر دنیا نے یہ فیصلہ کیا ہے ۔ کہ اس کی وجہ یہی ہے ۔ کہ وہ غیبی قوتوں پر یقین رکھتے ہیں ۔ اور ان کا عمل اتنا مضبوط ہے ۔ کہ میدان جنگ میں بھی نماز ناغہ نہیں ہونے دیتے ۔ میدان جنگ میں ابو عجل کو شراب کے سلسلے میں گرفتار کرتے ہیں ۔ اور جیل میں ڈال دیتے ہیں ۔ میں تو کہتا ہوں ۔ کہ شراب اور قمار بازی کے سلسلے میں آپ کراچی پر قانون نافذ کرنا چاہتے ہیں ۔ تو

میں عرض کرتا ہوں ۔ کہ آپ قمار بازی اور شراب نوشی کو قطعاً جرم قرار دے دیں ۔ اب نئی چیز اخبارات میں پڑھی گئی ہے ۔ کہ آپ چکلوں کو بھی روکنا چاہتے ہیں ۔ تو وہ موقع قریب آ گیا ہے ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر۔۔اس کا اس موشن کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے ۔

مولانا غلام غوث۔۔چلئے اب تعلق کی بات آ گئی ہے ۔ جناب والا .....

نوابزادہ افتخار احمد خان۔۔پوائنٹ آف آرڈر ۔

بات یہ ہے ۔ کہ ہمارے وزراء کو تبلیغی تقاریر سننے کا موقع نہیں ملتا ہے ۔ یہ موقع غنیمت ہے ۔ ان کو تقریر سننے دیں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر۔۔شکریہ ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

مولانا غلام غوث۔۔میں نے سمجھا ۔ کہ شائد ہمارا یہ آخری اجلاس ہے ۔ تو میں اپنے بزرگوں کے دامن میں کچھ ڈال دوں ۔ شائد ان کے کچھ کام آئے ۔ لیکن ان کو پسند نہیں ۔ خدا ان کو نصیب کرے ۔ میں ان کو بد دعا نہیں دیتا ۔ کہ وہ محروم رہ جائیں ۔ لیکن ترقی کا راستہ ایک ہے ۔ جن قوانین کو وہ کراچی پر نافذ کرنا چاہتے ہیں ۔ کراچی سے پہلے اس حصے پر تو ان کا عمل کرائیں ۔ آپ ان قوانین پر عمل کرانے سے اس حصے میں تو تنگ آ چکے ہیں ۔ عاجز آ چکے ہیں ۔ آپ کا اقرار ہے ۔ کہ آپ اس کی اصلاح نہیں کر سکے ۔ ورنہ میں آپ کو بتاتا ہوں ۔ میں آپ کے ہر دفتر کی بد عنوانیاں بتاتا ہوں ۔ مثلاً ہمارے جنگلات کے وزیر ہیں ۔ ہم نے کہا ۔ کہ وہاں لوگوں کا کروڑوں روپیہ تباہ و برباد ہو گیا ہے ۔ انہیں

ٹھیکیداروں نے تباہ کر دیا ہے - لیکن ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی - جیسے وہ بھی ان کے حصہ دار ہیں میں ان کو صاف کہتا ہوں - آخری گذارش صرف یہ ہے - کہ یہ جو قوانین کراچی تک لاگو کرنا چاہتے ہیں کہ ان پر پہلے مغربی پاکستان کے ان حصوں میں عمل کرائیں - پھر وہاں لے جائیں -

Minister of Education : Sir, I move that question be now put.

مولانا غلام غوث—میں یہ عرض کر رہا تھا - کہ پہلے ان قوانین پر یہاں تو عمل کرائیں - پھر انہیں کراچی میں لے جائیں - لیکن اس ادھوری شکل میں نہیں - جو حکم ہے اس طرح کریں - یہ نہیں - کہ آدھے جوئے کو جائیز اور آدھے کو ناجائیز - آدھی رشوت کو جائیز اور آدھی کو ناجائیز - آدھا زنا جائیز اور آدھا ناجائیز - اس طرح آپ آپنے لئے کوئی گنجائش نہ رکھیں -

Minister of Education : Sir, I move that question be now put.

Mian Muhammad Akbar : No, Sir.

Mr. Senior Deputy Speaker: The Chair has a duty to keep balance between the rights of debate and the disposal of work. The trend of the debate has come to this that we are having a repetition of all the arguments advanced by the previous Speakers and, I think, I will be right in accepting the motion.

I accept the move for the closure motion. I am putting the question.

Minister of Law : After this motion is disposed of, I request that I may be given just 5 minutes to wind up the debate.

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is—

That the question be now put.

(*The motion was carried.*)

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, I will not take much time of the House. There are two points on which emphasis has been laid. The first is that in the history of the parliamentary

world, particularly this House, there has never been any occasion on which so many ordinances have been issued and legislation has been affected through the Ordinances. I had an occasion to ransack the debates of the West Pakistan Assembly for the years 1956, 1957 and 1958 during which period the Leader of the Opposition, Mian Abdul Latif, Mian Muhammad Akbar and, if I mistake not, Mr. Ansari, were the members of the West Pakistan Provincial Assembly. My sojourn reveals that the Assembly of West Pakistan met on the 28th January, 1957 and the sessions lasted till March, 1957 and during these sessions the Minister in charge of Law and Parliamentary Affairs placed on the table of the Assembly 31 Ordinances for the approval of the House.

مولانا غلام غوث۔کیا یہ موضوع زیر بحث ہے ؟

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر۔ہاں یہ زیر بحث ہے ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

Minister of Law : Then, Sir, again the Assembly adjourned on the 21st September 1957 and re-assembled on the 14th March, 1958, which means about 5 months and during this session the Law Minister placed on the table of the Assembly 25 Ordinances.

Then, Sir, the Assembly adjourned on 3rd April, 1958 and re-assembled on 25th August, within 4 months, and 8 Ordinances were placed on the table of the Assembly.

Then Sir, the second aspect of these Ordinances is this that Ordinance No. 7 of 1956 was issued on 18th May, 1956 when the Assembly was summoned and actually met on the 19th May 1956, only a day after. Then, Ordinance No. 10 of 1956 was issued on the 23rd July, 1956 and the Assembly met on the 1st August, 1956. Then, again, Ordinance No. 6 of 1957 was issued on 21st January, 1957 and the Assembly actually met on the 28th January, 1957, which means 7 days thereafter.

With these figures, which, as I have said I have gathered from the official record and the official record and the official debates, I think, at least it does not lie in the mouth of the four members, whom I have mentioned, to say and to make a grievance that resort is being had to Ordinances indiscriminately, when in the past—and I do not think they will not claim that Assembly of 1956 and 1958 as a popular Assembly—resort was had to Ordinances and as many as 35, 31 and 25 Ordinances, within a space of about 2 months to 5 months, were issued and actually placed on the table of the Assembly and approved by these very members who sat on the Opposition and who had no tongue to say a word about those Ordinances.

Khawaja Muhammad Safdar has referred more emphatically and particularly to the Vagrancy Act. I expected a better study and a better performance from the Leader of the Opposition, but lo and behold! I have been completely taken aback. This Vagrancy Ordinance of 1959, which has been extended to Karachi only with a view to unify the law, has not till this day been applied to any part of West Pakistan, for the simple reason that, as the Leader of the Opposition said, the various schemes and remand homes envisaged by this Ordinance have yet to be prepared and till then this law is not to be applied because the Ordinance itself makes it very clear that it does not apply, it does not extend immediately to the whole province, but it shall apply to such areas by a notification by the Provincial Government as and when it finds it expedient. So that his grievance that this law has totally failed in West Pakistan and will equally fail because no adequate machinery has been provided in Karachi will have no foundation because this law is yet to be applied to the whole of West Pakistan, Karachi included.

Then, Sir, the Leader of the Opposition also laid emphasis on the Opium Smoking Prohibition Ordinance and the connected Opium Act. Under the 1878 Opium Act, which applied to Karachi, the only thing that has been done is to extend the amending Act, which applies in West Pakistan, to Karachi and what does that amending Act lays down, exactly it has been enacted to serve the same purpose, which purpose is, as the Leader of the Opposition very rightly emphasised, to take away the powers from Police Officers not to administer this law. He had a grievance that 200 *Chandukhanas* are operating in his district and he himself finds it difficult to stop them. He feels helpless himself because according to him it is the Police which is thriving, it is the police which is being bribed and there is no end to it. I would very respectfully submit that for his information he may read again the amending Act which takes away this power from the police officer and gives it to the Excise Department, so that they may take immediate action, Minus this Ordinance this amending Act would not have applied to Karachi, the result would have been that people would have been free to indulge in it and, as he has said, probably manage with the police and no action could possibly have been taken by the Department concerned. With that, as I have said, the connecting Ordinance is the Opium Smoking Prohibition Ordinance. May I very respectfully put it to him that the 1878 Act, that is, the Opium Act, makes no provision about opium smoking. Without this Ordinance, opium smoking would have gone on and would have been indulged in with impunity without this law and all that has been done is to extend this law to Karachi to see that it is not only opium eating which is regulated but it is also opium smoking which is totally banned and that penal action will be taken against all those who indulge in this vice.

Then, Sir, the Mian Latif made a reference to the Board of Revenue Act of 1957 and pointed out certain lacunas in this Act. I would very respectfully submit this and repeat this that I have looked into the Debates. This Act was passed in 1957. Mian Latif was himself a Member at that time. But he had no tongue to say a word about these lacunas even when he had a right to say and when this Act was in its original form.

Khawaja Muhammad Safdar: Do you think it is time-barred now?

Minister of Law: No, I may respectfully submit, it is not time-barred. It is true that Mian Latif has become wiser overnight. I sympathise with him. My all effort will be to join hands with him, sit together and look into the various lacunas which he has pointed out. We will put our heads together and suggest to the Administrative Department the lacunas—the idea being that we want to make the law perfect. Nobody is perfect and no law is perfect. Our effort will be in that direction and we will surely do as much as we can with the active support of my friends on that side.

I was emphasising that when this Act was enacted Mian Sahib on account of immaturity like me or some other reason could not offer the amendments which he has now suggested in this House. He also made a reference to the prevention of Corruption Amending Ordinance 1960 which has been applied to Karachi. What this Ordinance actually is, I will submit within a few words:

The Prevention of Corruption Act of 1947 applies to Karachi being a Central Act. There were certain provisions in this 1947 Act and the Courts held that possession of property disproportionate to one's known resources of income is not a separate or independent offence. It can only be used as a circumstance – as a piece of corroborative offence of the main charge of bribe if one is brought against a public servant. This lacuna was detected and in 1960 this Ordinance was issued to make it penal. If it is found that a public servant is in possession of property disproportionate to his known resources of income that is an offence now. The Provincial Government has power to ask for details from him and then put him on charge of substantive offence of possessing property for which he cannot account for. All that this Ordinance does is to extend this provision to Karachi and I do not think my friend should have any grievance that we have made this an offence through a provision which alone can catch the higher ups. It surely will not apply to the smaller fry. This provision of law is for big people and highly-placed officials and can reach their doors and proper action can be taken against them. Therefore, I submit, it is in the interest of the State, and it is in the interest of every one that this law ought to have been applied to Karachi and it has, accordingly, been extended to Karachi.

Then, Sir, references have been made to the Mineral Development Ordinance and the Money Lenders Act As I have said, all these Acts are of the year 1957 and if anything is wrong with these Acts I think I would lay the blame on the doors of my friends. If they feel that it is a bad law then it is as bad a law for Karachi as for the whole of West Pakistan If that is so, then please bring a repealing Bill and you will find that this side will not fail in its duties to have it removed. Particularly the 1939 Motor Vehicles Act which, if it disappears, with it will disappear all the transport operators lock, stock and barrel including every transport operator in this House.

Sir, the debate has continued for nearly three days and I was surprised. It really should have occurred to my friends on that side that these are the laws which were operating in West Pakistan till today and not a single Bill has been brought forward by my friends on that side that they should be repealed and they should not operate in West Pakistan. But as against that the only Member from Karachi who spoke on this Ordinance was

Mr. Sohail who, as I could understand him, had fully supported this Ordinance. Members from Karachi are agreed that they should have this law which is operating elsewhere in West Pakistan. I may say that when my friends on that side advocate Democracy, the will of the people, the wish of the people, I think they are not justified in withholding the concession of extension of these laws to Karachi when the elected representatives and the accredited leaders of Karachi want these laws to be extended to Karachi – it now having become part of West Pakistan.

My submission, therefore, is that there are some laws to which the Leader of the Opposition has made a reference. Hundreds and hundreds of Acts have been repealed and extended by adaptation Ordinances. They exist on the Statute Book. The present Ordinance is not an exception to that. It is just a copy of that. The only difference is that this Ordinance seeks extension of laws to Karachi while others are adaptations – the purpose and the effect is the same and these, I may repeat, have been issued in the days when my friends were members of this august House as elected representatives of the Province.

My submission, therefore, is that in sense and substance the Government rightly believes that the wishes of the people of Karachi must be respected and the law which operates here should be extended to Karachi and that purpose has been served by this Ordinance.

Mr. Senior Deputy Speaker : I now put the question.

The question is :

> That the Assembly do approve of the West Pakistan Laws (Extension to Karachi) Ordinance, 1964, promulgated by the Governor of West Pakistan on 25th May, 1964.

(*The motion was carried.*)

WEST PAKISTAN TIMBER MARKET (LAHORE) (AMENDMENT) ORDINANCE

Minister of B. D. & Local Government (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha): Sir, I beg to move :

> That the Assembly do approve of the West Pakistan Timber Market (Lahore) (Amendment) Ordinance, 1964, promulgated by the Governor of West Pakistan on 25th May, 1964.

Mr. Senior Deputy Speaker: Motion moved :

> That the Assembly do approve of the West Pakistan Timber Market (Lahore) (Amendment) Ordinance, 1964, promulgated by the Governor of West Pakistan on 25th May, 1964.

Mian Abdul Latif: Opposed. Would the Minister enlighten us on the necessity of issuing an Ordinance on this point ?

Minister of B.D. & Local Government : Since you are going to oppose it you oppose it and I will give you the answer in toto.

میاں عبداللطیف (شیخوپورہ ۱) ــ جناب صدر ـ پرسوں میں اپنی گذارشات آپ کے سامنے پیش کر رہا تھا ـ یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ آرڈیننس بازی جمہوریت کی قدروں کے خلاف نہیں ہونی چاہئے ـ تو میرے فاضل بھائی جناب لا منسٹر صاحب نے فرمایا تھا ـ کہ ہم اس قسم کی باتیں سنتے سنتے تھک گئے ہیں ـ مجھے وہ بات یاد ہے کہ ہماری باتوں سے میرے بھائی کو تھکن محسوس ہو رہی ہے ـ کیونکہ اس تھیوری کے مطابق یہ آرڈیننس دستور کے خلاف ہے ـ قانون کے خلاف ہے ـ جمہوریت کے خلاف ہے اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہوں گا ـ وہ میرے ساتھی کہیں گے تاکہ میری وجہ سے زیادہ تھکن نہ ہو ـ جناب والا ـ میں اپنی گذارشات دو پہلوؤں تک محدود رکھوں گا ـ اس آرڈیننس کی جناب تھوڑی سی ہسٹری ہے وہ یہ ہے کہ سب سے پہلے ۸ فروری ۱۹۶۲ کو مارشل لا ایڈمنسٹریٹو نے مارشل لا نمبر ۱۱۱ کے ذریعہ حکم جاری کیا کہ وہ جگہ جہاں آج کل ٹمبر مارکیٹ بنی ہے بالجبر زمین equire کر لی جائے ـ ٹمبر مارکیٹ کا پلین بنایا جائے اور مرچنٹس کو الاٹ کی جائیں ـ کوئی ٹمبر مرچنٹس شہر میں کام نہ کرے ـ اس کے بعد جناب صدر ـ ے جون ۱۹۶۲ کو جب constitution نافذ ہوا ان مارشل لا آرڈر کو ریپیل فرما دیا گیا اور اسکی ریپیل کے بعد گورنر صاحب نے بذریعہ آرڈیننس نمبر ۲۱ ان سب کو constitution force دینے کے لئے جاری کر دیا ـ اس کے بعد متعلقہ لوگوں نے اس کے خلاف عدالت میں چارہ جوئی کی اور وہ چارہ جوئی سپریم کورٹ تک پہنچی ـ سپریم کورٹ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ مارشل لا آرڈر کا جو پہلا حکم تھا ـ وہ بھی غلط اور جو بعد میں آرڈیننس ہوا ـ وہ بھی غلط ـ اس کے بعد ۶ جون ۱۹۶۲ ء کو جناب گورنر صاحب نے تمام قانونی نقائص رفع کرنے کے

لئے ایک اور order جاری کیا جسے اس ہاؤس نے approve کیا - اس میں یہ کہا گیا تھا کہ ہم قانونی نقائص رفع کرتے ہیں -

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : There is no quorum in the House Sir.

Mr. Senior Deputy Speaker : Let there be a count (Count was taken) The House is not in quorum. Let the bells be rung. (Bells were rung).

The House is in quorum.

میاں عبداللطیف — اب جناب ہمیں یہ کہا گیا ہے - کہ کچھ شکوک - شبہات اور ambiguities ہیں جن کو رفع کرنے کے لئے ہم یہ آرڈیننس جاری کر رہے ہیں - یہاں جناب یہ سوال پیدا ہوتا ہے - کہ اس قسم کے قوانین جاری کرنے سے ہماری گورنمنٹ کی اصل نیت اور غرض کیا ہے - اگر ہم اس آرڈیننس بازی کی ہسٹری دیکھیں تو اس سے ہمیں یہی indication ملتی ہے کہ یہ آرڈر کسی سے جائیداد چھیننے - کسی کو نقصان پہنچانے - کسی کو دوکان سے بے دخل کرنے - کسی اپنے عزیز کو چھ لاکھ کی کوٹھی لے کر ساٹھ ہزار روپے میں دینے یا کسی سے دو کروڑ روپے کی جگہ چھین کر کسی کو صرف ۶۵ ہزار روپے میں دینے کے لئے جاری کئے جاتے ہیں یا پریس والوں کی آزادی چھیننے - ہم لوگوں سے بولنے کا اختیار چھیننے - اور عام لوگوں سے ان کا یہ اختیار چھیننے کے لئے کہ کوئی کسی کی بات بھی سننے نہ پائے یہ آرڈیننس جاری کئے جاتے ہیں - لہذا میں یہ بات کہنے میں حق بجانب ہوں - کہ یہ بھی اسی زنجیر کی ایک کڑی ہے - یہاں بھی کسی سے کچھ چھیننا ہو گا یا چھیننے کی نیت ہو گی - آگے چل کر جب آپ اس کی provisions پڑھینگے تو میری یہ گذارش مکمل طور پر ثابت ہو گی کہ یہ رعایا کی بہبودی کے لئے نہیں - صوبے کی بہبودی کے لئے - لاہور شہر کی بہبودی کے لئے نہیں -

بلکہ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے ۔ چند لوگوں سے ان کے حقوق چھیننے ۔ عدالتوں کے حقوق چھیننے اور لوگوں کو جائیداد سے محروم کرنے کی غرض سے یہ آرڈیننس جاری کیا گیا ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : This ordinance has been approved by the House.

Mian Abdul Latif : Which Ordinance Sir ? This ordinance is to be approved today.

Mr. Senior Deputy Speaker : The previous ordinances have been approved by the Assembly.

Mian Abdul Latif : I am discussing the present Ordinance.

Mr. Senior Deputy Speaker : You are telling me about the defects of the old ordinance.

Mian Abdul Latif : I am telling why this present ordinance has come before the House ; what is the object now behind this one ?

Mr. Senior Deputy Speaker : As far as Karachi is concerned.

Mian Abdul Latif : That Karachi ordinance is over. We are now discussing the Timber Ordinance.

Mr. Senior Deputy Speaker : Yes go on.

میاں عبداللطیف ۔ تو جناب ایسا معلوم ہوتا ہے ۔ اور میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ کسی صاحب کو "ordinancaria" کا دورہ اٹھتا ہے ۔ "ordinancaria" حضور ایک مرض ہے جو بلا وجہ اور بلا ضرورت آرڈیننس پیدا کرتا ہے ۔ وہ صاحب کسی محل کی طرف بھاگتے ہیں ۔ وہاں گھنٹہ آدھ گھنٹہ صحبت ہوتی ہے اور صبح ہی ایک آرڈیننس پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ یہ بھی اس طرح پیدا شدہ چیز ہے اور غلط چیز ہے ۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے ۔ آپ اس کی اغراض ملاحظہ فرمائیں ۔

"Whereas doubts have arisen whether the Lahore Improvement Trust has, under the West Pakistan Timber Market (Lahore) Ordinance, 1968, the power :—

(i) to modify, alter or amend the layout of the timber market, and to direct the use of a site for a purpose different from the one shown in the original layout ;

(ii) to cancel the allotment of a site and re-allot it to a timber merchant ;

(iii) to make allotment of sites by auction or drawing of lots ;

(iv) to prohibit the bamboo merchants from ....."etc.

جناب وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شبہ ہے ۔ کہ یہ اختیارات ہمیں حاصل ہیں یا نہیں ۔ تو یہ ہمیں دھوکہ دیا گیا ہے ۔ اور صرف اس ہاؤس کو ہی نہیں بلکہ سارے صوبہ کو دھوکہ دیا گیا ہے ۔ آرڈیننس کی Jurisprudence یہ ہے کہ قانون ساز اسمبلی یا گورنر قانون بناتا ہے ۔ اس کے بعد اس کی تعبیر صوبہ کے گورنر کا کام نہیں ۔ یہ اس کی headache اور اس کا baby نہیں ۔ یہ ہائی کورٹ ۔ سپریم کورٹ یا دوسری عدالتوں کا کام ہے ۔ یہاں پوزیشن کیا ہے ۔ اس وقت مختلف عدالتوں میں تیس مقدمات دائر ہیں ۔ اور ان کے حقوق کو جن کو یہ اپنا حق سمجھتے ہیں ۔ یعنی لوگوں پر ظلم کرنا چیلنج کیا گیا ہے ۔ چنانچہ ان مقدمات اور معاملات کے پیش نظر جب وہاں issues نکل آئے ۔ تو ان کے وکلاء نے مشورہ دیا کہ بھئی بات تو کچھ ٹیڑھی میڑھی معلوم ہوتی ہے ۔ شاید تمہاری منشا پوری نہ ہو ۔ تب تو یہ آرڈیننس آیا ورنہ اس آرڈیننس کی ضرورت قطعاً نہ تھی ۔ تو میری گذارش یہ ہے کہ اب اس کے operation میں آنے کے بعد جب ہاؤس نے اسے approve کر دیا تو ان کے اختیارات دئے جانے کے بعد جو نتائج مرتب ہونگے ۔ ان سے Timber Market کا کیا بنے گا ۔ اور جو موجودہ allotees وہاں بیٹھے ہیں ۔ ان کا کیا بنے گا ۔ lay out کا کیا ہو گا چنانچہ اس کے نتائج کیا ہونگے ۔ اس سے ظاہر ہے کہ ہماری گورنمنٹ ہمارے ہاتھوں سے کیا کچھ کروانا چاہتی ہے ۔

آگے چل کر ان کی اصل نیت معلوم ہوتی ہے انہوں نے allot کی definition بدلی ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ آئندہ ہماری دفعات

میں allotment کا مطلب یہ ہوگا ۔

Definition of "allot" ...

" 'to allot', in all its grammatical variations, includes to allot by drawing lots, or by auction, or by exchange of alloted sites, and 're-allot' shall be construed accordingly."

آپ نے اس کا پہلا حصہ دیکھ لیا ۔ اب اسے موقع پر لے چلئیے ۔ اور دیکھیئے کہ وہاں اس کی پوزیشن کیا ہے ۔ وہاں اس ۲۱۶ ایکڑ اراضی کے plan کے مطابق Timber Market کے تین ہزار plots بنائے گئے تھے - جو تاجروں کو دینا تھے ۔ اور کچھ تقسیم کر بھی دئے گئے ہیں ۔

علاوہ ازیں اسے اس قابل بنانے کے لئے کہ وہاں تین ہزار دوکاندار کاروبار کر سکیں ۔ پروگرام میں یہ رکھا گیا کہ وہاں ایک جگہ Fire Brigade کا ٹھکانا ہوگا ۔ ایک بنک provide کیا جائیگا ۔ ایک site ڈاکخانے کے لئے مخصوص کیا گیا ہے ۔ اسی طرح ایک Restaurant کے لئے ۔ ایک ڈسپنسری کے لئے اور ایک پارک کے لئے کیا گیا ۔ تو یہ چھ پلاٹ ان چھ specified اغراض کے لئے lay out کے plan میں تجویز کئے گئے ۔ چنانچہ امپروومنٹ ٹرسٹ نے ان کو پاس کیا اور موقع پر plots کے نشانات لگائے گئے کہ یہ جگہیں فلاں فلاں اغراض کے لئے مخصوص کی گئی ہیں ۔ لیکن پوزیشن کیا ہوئی ۔ اس کے بعد کوئی اور لاڈلا صاحب تشریف لے آیا ۔ اور کہنے لگا کہ یہ پارک جو آپ نے اس نقشے میں رکھی ہے ۔وہ site مابدولت کو پسند ہے ۔ کیونکہ یہ اچھی جگہ ہے ۔ یہ ہمیں دیدو ۔

جو جگہ پارک کے لئے رکھی گئی ہے ۔ اس کے پیچھے پچیس تیس plots پر چھوٹے تاجروں کو لا کر پھینک دیا گیا ہے ۔ تاکہ وہ

دوکانیں بنا کر وہاں کاروبار کریں ۔ اس جگہ کو cover کرتے ہوئے ایک پارک کا پلاٹ ہے ۔ جو ان کے کسی لاڈلے اور منظورنظر کی آنکھوں پر چڑھ گیا ہے ۔ چنانچہ یہ تجویز کر دی گئی کہ یہ پارک مسٹر "ایکس" کو دے دیا جائے ۔ اس چیز کی ہو کسی طرح باہر آ گئی ۔ اور وہاں کے تمام لوگوں نے دعوے دائر کر دئیے اور کہا کہ جب ایک پلین منظور ہو چکا ہے ۔ پھر یہ کس طرح مناسب ہو گا کہ وہ پارک کسی کو الاٹ کر دیا جائے ۔ اور اس حالت میں جب اس کے پیچھے دوکانیں ہیں ۔ اس جگہ کا ایک پلاٹ تین ہزار روپیہ میں حاصل کیا گیا ہے ۔ لیکن لوگوں کو پندرہ پندرہ ہزار میں ایک ایک پلاٹ ملا ہے ۔ انہوں نے وہاں دوکانیں یہ سمجھ کر بنائیں کہ ان کے سامنے پارک ہو گا ۔ اس پلاٹ کے الاٹ ہو جانے پر وہ چلائے اور انہوں نے شور مچایا ۔ چنانچہ حکم امتناعی جاری ہو گیا ۔ لوگوں کو یہ بتا کر کہ یہ ایک پارک ہو گا یہ ایک قسم کا ظلم ہے کہ پھر وہاں پارک نہ رہے اس پارک کی خوبصورتی کی وجہ سے ہی لوگوں نے دوکانیں قائم کر لیں اور نہ معلوم کتنے ہزار روپیہ صرف کیا ۔ اچھی بات تو یہ ہے کہ ایک دفعہ جب پارک قائم ہو گیا تو پھر اس کو نگاہ میں نہ لائیں ۔ اور جب لوگ مطالبہ کریں تو انکار کرنے کا حوصلہ رکھیں اور کہیں کہ ہم وزارت چھوڑ دینگے مگر یہ ظلم نہ ہونے دیں گے ۔ ایسا نہیں ہوا ۔ اور یہ فیصلہ کر دیا گیا کہ ہم تمہاری دلداری کریں گے اور اس پارک کو دوکان کی شکل میں بدل دینگے ۔ Shame shame چنانچہ اس کے خلاف دعوے عدالتوں میں چل رہے ہیں ۔ اب اوپر سے یہ فرمایا گیا ہے کہ ہم کو doubt ہے مابدولت کو شبہ پڑ گیا ہے ۔ کہ ہم کو یہ اختیار حاصل ہیں کہ نہیں ۔ یہ غلط ہے ان کو معلوم ہے کہ انہیں حق حاصل ہے عدالت ایسا ظلم

کرنے نہیں دے گی ۔ ان کو بخوبی معلوم ہے چنانچہ حکم امتناعی جاری ہو گیا ۔ اب یہ عدالت سے حق چھیننا چاہتے ہیں کہ وہ یہ حکم نہ دے سکے ۔ کہ ہم کو یہ حق حاصل نہیں ۔ یہ لائین کی لائین عمدہ عمدہ اور اچھے اور اعلے پائے کے وکیلوں کی ہے یہ خوب سمجھتے ہیں کہ عدالت میں نچلی عدالت سے سپریم کورٹ تک ایسا نہیں ہونے دیا جائیگا ۔ مجھے معلوم ہے کہ ان کے قانونی مشیروں نے بھی یہی مشورہ دیا کہ حضور آپ یہ نہ کر سکیں گے ۔ doubt remove کرنے کے لئے نہیں بلکہ لوگوں کو جو حق مل چکا ہے وہ چھیننے کے لئے عدالت کا جو قانون کی تعمیر کرنے کا بنیادی حق ہے اس کو اس سے محروم کرنے کیلئے یہ آرڈیننس نافذ کیا گیا ہے ۔

اس کے بعد جناب ایک اور چیز ہے ۔ allot کی definition
it means allot includes re-allot also.

مسٹر سپیکر ۔ جناب بھی وکیل ہیں ۔ بات معمولی ہے ۔ نہایت ہی معمولی سی ۔ عملی طور پر اس کا analysis کریں کہ کیا کیا نتائج نکلتے ہیں ۔ مرکز کا ایک پلاٹ جو میرے فاضل بھائی کو الاٹ ہے جس پر انہوں نے ۵ قسطیں بھی ادا کر دیں ۔ پندرہ بیس ہزار روپیہ سے عمارت بھی تعمیر کر لی کاروبار بھی شروع کر لیا ۔ ہم کو پسند آ گئی ۔ اب یہ الاٹمنٹ ہے ۔ ۵ سال کے بعد اس کی ملکیت ملنی ہے ۔ لیکن
Re-allotment means Cancel that allotment of Mr. Memon and re-allot it to Abdul Latif.

پوچھئے وزیر قانون صاحب سے کہ کوئی اس میں justice ہے اس میں کوئی equity ہے کوئی fair play ہے ۔ جو اس بات کی اجازت دے کہ کسی کی دی ہوئی چیز آپ چھین لیں اور دوسرے کو دے دیں ۔ کوئی وجوہات نہیں کیونکہ اس میں یہ کہیں

نہیں ہے کہ مناسب حالات میں cancel کر دیں اور پھر جس کو چاہیں دے دیں ۔ at will جب چاہیں جن حالات میں چاہیں وزیر قانون میمن صاحب سے چھین اور عبداللطیف کو الاٹ کر دیں۔

مجھے آپ میں سے کوئی بتا دے کہ یہ جو آپ کوئیں کھود رہے ہیں اوروں کے لئے ۔ ہو سکتا ہے ان میں آپ میں کوئی گرے یقیناً وہ برا دن ہوگا ۔ (ایوان میں باتوں کا شور)

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ کیا اس طرح سے ہاؤس میں گفتگو ہو سکتی ہے ۔ جس طرح اب کی جا رہی ہے ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ کس طرح سے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جس طرح سے اب ہو رہی ہے ۔ آفیشل گیلری میں ۔

میاں محمد شریف۔ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

خواجہ محمد صفدر ۔ واہ واہ ۔

میاں عبداللطیف ۔ تو جناب یہ ایک بے پناہ ظلم ہو گا ۔ اور وہ اس ہاؤس کے ہاتھوں کرایا جائے گا ۔ نہ معلوم اس چھری سے کتنے لوگوں کو ذبح کیا جائے گا ۔ اگر یہ نیت نہیں تو مسٹر پاشا مجھے بتائیں کہ آپ یہ اختیارات لے کر امپروومنٹ ٹرسٹ کو کیوں دینا چاہتے ہیں ۔

الاٹمنٹ کی تشریح میں فرمایا ہے کہ allot includes re-allot also اور اس کے ساتھ الاٹمنٹ کی ایک تشریح بھی کی ہے ۔

By exchange of alloted sites.

عالی جاہ ـــ proposed site نہیں ـ demarcated site نہیں ـ lay out plan کی proposed site نہیں ـ alloted site ایک مسٹر پاشا کو الاٹ ہے ـ اور ایک خاکسار کو الاٹ ہے ـ

Mr. Senior Deputy Speaker : This is only a definition and not an imperative clause.

میاں عبداللطیفـــجناب والا ـ میں اس کا analysis کر رہا تھا کہ عملی زندگی میں کیا ہو رہا ہے ـ

میرمحمد مراد خاں جمالیـ پوائنٹ آف انفارمیشن ـ جناب سپیکر ـ ہاؤس میں کورم نہیں ـ

Mr Senior Deputy Speaker : Let there be a count. (Count was taken) The House is not in quorum. Let the bells be rung (The bells were rung). The House is in quorum now.

میاں عبداللطیفـــمیں یہ گذارش کر رہا تھا کہ Exchange of alloted site اگر قانون کے اندر یہ دفعہ رکھتے کہ گورنمنٹ کو یہ اختیار حاصل ہو گا کہ جس سے چاہے alloted site چھین کر دوسرے کو دے دے یا Exchange کر سکتی ہے ـ تو شاید ہاؤس کے تمام ممبران اس بات کو اچھی طرح سے سمجھ لیتے اور اپنی پارٹی میٹنگ میں اس کا گلہ کرتے کہ تم یہ کیا کر رہے ہو ـ لیکن اس definition کے پردے میں اس ہاؤس سے وہ تمام اختیارات ظلم و ستم کرنے اور جبر کرنے کے لئے حاصل کر رہے ہیں ـ میں ایک بات غلط نہیں کہوں گا ـ قانون کے خلاف ایک بات نہیں کہوں گا ـ ایک بات irrelevant نہیں کہوں گا ـ لیکن چونکہ اس کے پردے میں بے پناہ ظلم ہونے والے ہیں ـ میں فرض سمجھتا ہوں کہ میں اس ہاؤس کو آگاہ کر دوں ـ پیشتر اس کے کہ آپ منظوری دیں ـ آپ ان چیزوں پر غور کریں کہ اس کے منظور ہونے کے بعد اس ٹمبر مارکیٹ میں یہ کچھ ہونے والا ہے ـ میری گذارش یہ ہے کہ allot کی definition

میں یہ لکھنے سے Exchange of alloted site اگر ان کی نیت غلط نہیں تو الاٹمنٹ کی definition میں Exchange کو کیوں گھسوڑا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ عمداً کیا گیا ہے اس سے جو intended ہے - ان کے نوٹس میں ان کی نگاہ میں چند ایسے غریب تاجروں کے sites ہیں جو اب ان کے پسندیدہ انسانوں کو چاہیئں -

موجودہ قانون پابندی عائد کرتا ہے یہ کسی کی alloted site چھین نہیں سکتا کسی اور کو دے نہیں سکتا کسی اور سے Exchange نہیں کر سکتا - تو اس قانون کی definition بدل کر یہ ان کے ہاتھ میں ہتھیار ہو گا - کہ deed دینے سے پہلے خواہ کسی کا کتنا ہی Investment کیوں نہ ہو اس کی alloted site چھین کر یہ دوسرے کو دے دیں گے - تو میں آپ کی وساطت سے نہایت ادب کے ساتھ اور بے پناہ منت کے ساتھ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم میں سے کوئی ٹمبر مرچنٹ نہیں ہے ہمارا کوئی پلاٹ نہیں چھینا گیا ہے لیکن رعایا جو عام حالات میں آپ کی طرف سے ماں اور باپ کی حیثیت سے نظر رکھتی ہے - ایسے اختیارات دینے سے ان میں بد امنی پھیل جائے گی - سراسیمگی پیدا ہو جائے گی - اس سے ان کو بچایا جا سکتا ہے - یہ اختیار غیر ضروری ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری—شفقت پدرانہ رکھیں گے -

میاں عبداللطیف—میں جناب وزیر با تدبیر پاشا صاحب سے انسانی قدروں کے نام پر اپیل کروں گا - کہ وہ انسانی قدروں کے نام پر اس آرڈیننس کو اس ایوان سے approve نہ کرائیں - اس سے بڑا ظلم ہو گا - بڑا جبر ہو گا اور انصاف نہ ہو گا -

اس کے بعد سیکشن ۳ میں لکھا ہے -

"In section 4 of the said Ordinance—(8) subject to the approval of the Government the Lahore Improvement Trust shall have the power at any stage to modify, alter, amend, or change the purpose or use for which any site has been earmarked in the original lay-out and to earmark it for any other purpose or use connected with the establishment of the timber market."

اگر آپ کو مقامی حالات اور اس کی ہسٹری اور ٹمبر مرچنٹ کے circumstances معلوم نہیں ہیں تو اس میں کوئی خاص بات نظر نہیں آتی آپ سارے ٹمبر مارکیٹ کے حالات تو ملاحظہ فرمائیں اس وقت ۳۰ مقدمات خاص عدالتوں میں دائر ہیں اور اسی دفعہ کے متعلق دائر ہیں ۔ ایک پارک جو آج تک پارک ہے اور پارک کی definition سے باہر نہیں نکلتا ہے اس کے purpose کو آپ تبدیل کر رہے ہیں ۔ اس کے خلاف عدالت نے حکم جاری کر دیا ہے ۔ کہ ٹمبر مارکیٹ میں یہ پارک ہی رہے گا ۔ دکانیں یہاں نہیں بن سکتیں اور جیسا میں نے ابھی عرض کیا ہے کہ کسی "Mr. "x کو دینا ہے ۔ اگر آپ اس پارک کو convert کرتے ہیں تو کیا ان ۲۰ - ۲۵ دکانداروں پر ظلم نہیں ہو گا ۔ جنہوں نے محض پارک دیکھ کر پلاٹ حاصل کئے تھے آخر یہ تبدیلی آپ کیوں کر رہے ہیں ۔

اسکی کوئی وجہ بتائیے میں نے جناب وزیر صاحب سے عرض کیا تھا کہ ہمیں اس کی Utility اور اسکی ضرورت سے تھوڑا سا Enlightened کر دیں تا کہ ہم لوگ اس قابل ہو جائیں اور سمجھ سکیں کہ آپ کی نیت نیک ہے تو پھر ہم اسکو oppose نہ کریں ۔ لیکن ہمیں ایک لفظ بھی سننا نصیب نہ ہوا ۔ ہمیں یہ نہیں بتایا گیا کہ یہ جو آرڈیننس جاری کیا جا رہا ہے اسکی کیا ضرورت ہے اور اسکی Definition کیوں بدلی گئی ہے آپ اس کی Site کیوں تبدیل کرنا چاہتے ہیں جو کچھ گذارشات میں کر رہا ہوں ان میں سے ہر چیز عدالتوں کے ریکارڈ سے لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کے ریکارڈ سے ایک ایک Coma ثابت ہو سکتا ہے اس

لئے میں جناب نہایت ادب سے التماس کرتا ہوں کہ اگر یہ میری گذارشات صحیح ہیں تو کیا اس خون سے ہاتھ بھرنے والے ہم ہی رہ گئے ہیں کہ ہم ہی سے اسے Approve کرایا جائے ۔ ہمیں تھوڑا سوچنا چاہئے کہ ہم خدا کے یہاں بھی دیندار ہیں اگر یہ وزراء اس ہاؤس کے اندر ہی جوابدہ ہیں تو آخر خدا کے یہاں تو ان کو بھی حساب کتاب دینا ہے اور خدا کے یہاں ہم سب کا حساب کتاب ہونا ہے اور یہ صریحی ظلم ہے ۔ پاشا صاحب امپروومنٹ ٹرسٹ کو دیکھتے ہوئے کہ وہ جہاں چاہے اور جو چاہے لے لے ایڈمنسٹریشن کا بنیادی اصول ہے کہ Discretion Subordinate سٹاف کے لئے کم سے کم ہونا چاہئے ۔ تا کہ لوگوں کو اپنے حقوق اپنی ذمہ داریوں کا اور اپنی حد بندیوں کا پورا پورا پتہ ہو اور اسی کے مطابق وہ اپنے آپ کو ڈھال لیں سٹاف کو یہ Discretion دینا کہ وہ جو چاہیں کریں اور جو چاہیں نہ کریں اس سے کرپشن بڑھے گا تو ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ گورنمنٹ ہم سے کیا کروا رہی ہے آیا وہ عوام کے فائدہ کی چیز بھی ہے یا نہیں امن عامہ کیلئے مفید ہے یا نہیں لہذا ہمیں سوچ سمجھکر اس کا Approval دینا چاہئے ۔

جناب والا - آپ کو یاد ہو گا کہ جب کوئی ایسا بل آیا جو عوام کے فائدے کے لئے ہوا تو یہی نہیں کہ ہم نے اس کی صرف تائید کی بلکہ ہم نے کھڑے ہو کر آپ کو مبارکباد پیش کی اور آج بھی ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ اگر آپ ایسا پہلو پیش کریں جو سمجھ میں آسکتا ہو کہ یہ عوام کے فائدے کیلئے ہے صوبے کے لئے مفید ہے صوبے کے کسی حصہ کے لئے مفید ہے ۔ اور اس کی عظمت کو اور وقار کو اونچا کرنے کے

لئے خود داری کو بڑھانے کے لئے اور خوشحالی کے لئے مفید ہے تو ہم سب اسکو لبیک کہیں گے آپ کو شاباش کہیں گے لیکن اگر آپ صوبے میں Anarchy اور لا' قانونیت چاہیں اور اس نیت کے تحت ہم سے قانون پاس کروائیں تو ہم مجبور ہیں ہم اس کی تائید نہیں کر سکتے اور ہم اس کو سپورٹ نہیں کر سکتے ۔

اس کے بعد دفعہ ۸ (اے) میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ بھی لا جواب ہے اس کا Preamble بھی لاجواب ہے دفعہ ۲ بھی لا جواب ہے دفعہ ۳۔ بھی لاجواب ہے ۔ دفعہ ۴ بھی لاجواب ہے ۔ خداوند تعالیٰ نے اس صوبے پر رحم کیا ہوا ہے ۔ یہاں اگر کوئی انسٹی ٹیوشن باقی ہے جس پر کامل اعتماد اور بھروسہ ہے جس کی Integrity پر ناز کیا جاتا ہے تو وہ ہماری جوڈیشری ہے تو اس سلسلے میں میری گذارش ہے کہ ۳۰ دعوے بہت جلد ان معاملات کے سلسلے میں آرہے ہیں بلکہ سپریم کورٹ نے فیصلہ کر دیا کہ یہ قانون غلط ہے ۔

میں وہ سمجھتا ہوں اگو انہوں نے کوئی قانون بنایا ۔ اور اس میں کوئی نقص رہ گیا تو یہ ان کا فرض ہے کہ اس کو رفع کریں ۔ اور صوبے کو ایک درست قانون دیں تاکہ اس میں کوئی خامی اور لغزش باقی نہ ہو لیکن یہ کیا ہے ۔ ذرا غور فرمائیں ۔

"8-A. No suit, prosecution or other legal proceedings shall lie against Government, the Commissioner, Lahore Division, the Lahore Improvement Trust or its Chairman or other officer, or any other person to whom a site has been allotted, in the timber market under section 4, in respect of anything in good faith done or purporting to have been done in pursuance of the said Ordinance."

عالیجاہ ہم اس وقت تک یہ سنتے آئے تھے ان سے کہ

"No suit shall lie against Goverment or against Officers for anything done under the Act by them."

آج ایک نئی چیز دیکھنے میں آئی ہے۔ ایک اور چھٹی class ہے ان کی جس کو protect کرنے کے لئے یہ آرڈیننس اس ایوان میں آیا ہے ۔

"Or any other person to whom a site has been allotted."

وہ لاڈلے جن کو وہ پارک دینا چاہتے ہیں ۔ وہ عزیز دوست جن کو یہ فائر بریگیڈ کے آفس کا site دینا چاہتے ہیں ان کے وہ منظور نظر جس کو ڈسپنسری کی جگہ بطور site دینا چاہتے ہیں ۔ اس کے خلاف بھی کوئی دعویٰ نہیں ہو سکیگا۔ ہم اس حد تک چلے گئے ۔ نوازشوں میں نہیں ۔ بلکہ ایک طرف بے پناہ favour کیا جا رہا ہے ۔ اور اس کے ساتھ اس کو تحفظ کا cover دیا جا رہا ہے ۔ پاور کا ۔ اس کو سپریم کورٹ بھی آنکھ اٹھا کر نہ دیکھ سکے ۔ ہائی کورٹ اس کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھا سکے ۔ اس کو بھی گورنر اور کمشنر کا درجہ دیا گیا ہے ۔ وہ بھی قانون کی زد سے محفوظ ہے ۔ محفوظ کون نہیں ہے ۔ وہ تین ہزار allottees جو اپنا کاروبار یہاں سے سمیٹ کر قانون کا احترام کرتے ہوئے وہاں چلے گئے ہیں۔ اور جنہوں نے اپنا کاروبار شروع کر دیا ہے ۔ اگر محفوظ نہیں ہیں تو وہ نہیں ہیں ۔ محفوظ کون ہے ۔ جن کو پارک دینا چاہتے ہیں صرف پارک ہی نہیں فائر بریگیڈ کا آفس ہے بنک کی عمارت کی جگہ ہے پوسٹ آفس کی جگہ ہے ریسٹورنٹ کی جگہ ہے ۔ ڈسپنسری اور پارک کی جگہ ہے ۔ یہ چھ sites ہیں ۔ جن کو میرے فاضل بھائی ایک site بنا کر لوگوں کو دینا چاہتے ہیں ۔ اور جو allottees کو پھر محفوظ رکھنا چاہتے ہیں ۔ تو جناب والا ۔ اگر حکومت دیانتداری سے کوئی حکم جاری کرتی ہے اور اس کے متعلق کچھ تحفظ چاہتی ہے ۔ جیسا کہ قانون میں ملا ہے ۔ اور یہاں بھی ہے لیکن special feature اس بدنصیب خطے

کا یہ ہے ۔ کہ اس subject matter پر تیس مقدمے مختلف عدالتوں میں چل رہے ہیں ۔ اور ان ہی تیس مقدمات کو روکنے کے لئے دفعہ نمبر ۴ اب آ رہا ہے ۔

(قطع کلامی)

مجھے تکلیف نہیں ہے ۔ آپ ہزار بار کہیں میں نے اس ہاؤس میں اپنی گذارشات کرنی ہیں ۔

(قطع کلامی)

اگر سننے کے بعد میرے بھائی اس کو سمجھ بھی لیں ۔ تو وہ میرے ہمنواہ ہو جائینگے . . . . . اب جناب والا ۔ قانون بنایا ہے ۔ کہ کوئی آدمی لکڑی کا کاروبار شہر میں نہیں کریگا ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ٹھیک ہے ۔ ہم اس کے ہمنواہ ہیں ۔ اور اس کی تائید کریں گے ۔ کہ یہ تجویز درست ہے ۔ لیکن وہ عملی طور پر کیا کرتے ہیں گلبرگ میں، نواں کوٹ میں، میرے بھائی میاں محمد شریف کے محلے اچھرہ میں، باغبانپورہ اور کچا راوی روڈ میں ابھی تک تیس دوکاندار ہیں ۔ ان کو وہاں نہیں لیجایا جا رہا ۔ اس سے ہم discremination کا نتیجہ نکال سکتے ہیں ۔ اور اس پر کسی تبصرے کی ضرورت نہیں ہے ۔ اور میرے بھائی میاں محمد شریف بھی اس کو سمجھ سکتے ہیں ۔ آخر کیوں ۔ میں وزیر متعلقہ سے توقع رکھتا ہوں ۔ کہ وہ اس discremination کو ختم کرنے کے لئے لڑیں ۔ اور ایک مرد مجاہد کی طرح لڑیں ۔ یہ کہ وہ خاموشی سے بیٹھے ہوئے ہیں ۔ اور تیس آدمی شہر میں کام کر رہے ہیں ۔ اور باقیوں کو شہر سے باہر پھینک دیا گیا ہے ۔ اس قانون میں تحفظ کے طور پر

discremination موجود ہے ۔ اب جناب والا ۔ layout کو ملاحظہ فرمائیے ۔ وہاں پر layout کر کے بڑی دانشمندی کی ہے ۔ لکڑی کا کاروبار جہاں بھی موجود ہوتا ہے ۔ وہاں ایک دکان سے دوسری دکان تک کم از کم بیس پچیس فٹ تک کا درمیانی فاصلہ ہونا چاہئے ۔ ورنہ ایک ہی incident میں ساری کی ساری مارکیٹ تباہ ہو جائے گی ۔ کئی کروڑ روپے کا نقصان ہو جائے گا ۔ موجودہ layout میں ہماری فاضل حکومت نے جو پالیسی sanction کی ہے اس میں ایک انچ جگہ ایک site سے دوسرے site کے درمیان نہیں چھوڑی ۔ سارا کام ہوگیا ۔ یہ ان دکانداروں کی دانشمندی ہے ۔ کہ انہوں نے حکومت کو روپے دینے کے بعد ہر شخص نے دائیں بائیں پانچ پانچ فٹ جگہ اپنے پاس سے چھوڑی ہے ۔ آپ لوگوں نے نہیں چھوڑی ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : How is the lay out relevant ?

میاں عبداللطیف ۔ اس میں لکھا ہوا ہے we can change the layout.

Mr. Senior Deputy Speaker : This is an amending Ordinance. You are talking of old things.

Mian Abdul Latif : I don't like to give them any authority on the subject.

اس کے بعد ایک اور point جس کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ . . . . .

"1(2) It shall be deemed to have taken effect on and from the 6th day of June, 1968.

جناب والا ۔ نے کل فرمایا تھا ۔ اس میں operation کا اختیار دیا گیا ہے ۔ قانون کا اثر prospective ہوتا ہے ۔ اس کا اثر آگے چلتا ہے ۔ لیکن یہاں چونکہ خاص حالات ہیں ۔ ان کے پاس

اپنے دوستوں کی ایک لسٹ موجود ہے - جن کے حق میں یہ غلط کاریاں کر چکے ہیں - جن کے لئے وہ قانون کو توڑ چکے ہیں - اپنی layout کو توڑ چکے ہیں - ان کو جائز قرار دینے کے لئے اور عدالتوں کی کارروائیوں کو یکسر ختم کرنے کے لئے اس میں یہ فقرہ رکھ دیا گیا ہے - جس کو کوئی سمجھ ہی نہ سکے - کہ اس کی operation ۶۳-۶-۶ سے ہوگی یعنی وہ ایک سال پہلے جا رہے ہیں - اب میری ان گذارشات کے بعد میرا خیال ہے - کہ مجھے کچھ زیادہ تقریر کرنے کی ضرورت نہیں ہے - کیونکہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں - کہ وہ اس کے پردے میں کیا کچھ کرنا چاہتے ہیں - اور کیا کچھ غلط کاریاں وہ کر چکے ہیں - جن کے باعث لوگ ابھی تک عدالتوں میں بھٹکے پھر رہے ہیں - ان سب کو cover کرنے کے لئے ایک طرف تو عدالتوں کے اختیارات صاف طور پر ختم ہوگئے - اور ایک طرف یہ put کر دیا کہ یہ اختیارات جو ان کو دئے جا رہے ہیں پہلے موجود نہیں تھے - انکو وہ اختیارات نہیں تھے - لیکن اس قانون کی دفعہ نمبر ۴ کے تحت گویا یہ تصور کیا جائے گا اور یہ سمجھا جائیگا کہ آنجناب والا - شان کو یہ اختیارات ۶۳-۶-۶ سے حاصل تھے - یہ ظلم کا ایک پٹارا ہے - اس میں محض ظلم کے سوا اور کچھ بھی نہیں - میں آپ کی وساطت سے نہایت ادب کے ساتھ اپنے دوستوں کی خدمت میں عرض کرونگا کہ ہماری میعاد تو سمجھئے کہ ختم ہوگئی - اور غالباً یہ ہمارا آخری بجٹ سیشن ہوگا - آپ نے، ہم نے، سب نے خدا کے پاس جانا ہے - وہاں حساب ہونا ہے . . . . . اس میں ہنسنے کی بات نہیں ہے -

شائد ان کا یہ خیال ہو کہ انہوں نے وہاں نہیں جانا اور ان کو پورا پتہ ہے کہ وہاں حساب نہیں ہوگا -

وزیر امداد باھمی—غلط فہمی یہ ھوگئی تھی کہ شائد آپ تشریف ابھی سے لے جا رھے ھیں -

میاں عبداللطیف—میں ھر چیز کے لئے ھر وقت تیار ھوں - میں نے یہ سمجھا ھوا ھے کہ لوگوں کے پاس بھی اور خدا کے پاس بھی جانا ھے - تو ھمارا دامن خدا کے فضل سے پاک ھے- صاف ھے - لیکن اگر میجارٹی پارٹی نے اس کے اوپر مہر لگا دی ھے اور مظالم جو اس صوبے میں ڈھائے گئے ھیں ان میں سے سب سے بڑا ظلم یہی ھوگا - میں آپ سے استدعا کرتا ھوں کہ آپ اس آرڈیننس کو رد کریں تاکہ آپ کے بہت سے دھبوں سے ایک دھبہ کم ھو جائے - (حزب اختلاف کی طرف سے آوازیں ھیر ھیر)

مسٹر سلطان محمد اعوان—جناب سپیکر - زیر بحث آرڈیننس یہ ھے کہ صرف بائس مرچنٹس کو وھاں سے ھٹانا ھے - میں نے جناب میاں صاحب کی تقریر کو بڑے غور سے سنا - ان کی بہت اچھی تقریر ھے لیکن مجھے افسوس ھے کہ انہوں نے جو حالات بتائے ھیں ٹمبر مارکیٹ کے متعلق وہ سراسر غلط ھیں - کیونکہ جو انہیں بتایا گیا ھے اس کا ان کو پتہ نہیں ھے - میں وھاں کے حالات کو جانتا ھوں یعنی لاھور کے - گجرات کی بات نہیں کر رھا - جناب سپیکر - ایک آرڈیننس کے ذریعے تمام مرچنٹس کو شہر کے تمام حصوں سے ایک نئی ٹمبر مارکیٹ میں منتقل ھونے کو کہا گیا ھے - اس میں راوی روڈ کے تمام مرچنٹس چند ایک کے سوا منتقل ھوگئے ھیں - باقی ایک دو نے قانون کا سہارا لے کر یا یہ کہہ کر کہ یہ پلاٹ جو مجھے الاٹ کیا گیا ھے وہ ٹھیک نہیں ھے مجھے دوسرا دیا جائے- stay order لے لیا اور وہ قانونی جھگڑے ابھی تک چل رھے ھیں - میں سمجھتا

ہوں ان قانونی جھگڑوں کو ٹھیک کرنے کے لئے اس آرڈیننس کا لانا بہت ضروری تھا ۔ دوسرا یہ ہے کہ اسی پہلے آرڈیننس کے تحت تمام ٹمبر مرچنٹس اور بانس مرچنٹس کو نئی ٹمبر مارکیٹ میں منتقل ہونا تھا لیکن بانس مرچنٹس ابھی تک اسی طرح اپنے پرانی جگہ پر مقیم ہیں جو کہ سب سے بڑی ٹریفک میں بھی رکاوٹ کرتے ہیں ۔ اس میں جناب سپیکر ۔ ایک چیز جو رہتی ہے وہ یہ ہے کہ میں باشا صاحب کی خدمت میں عرض کرونگا کہ کہ وہ سنیں کہ شہر کے باقی دوکاندار جو مختلف حصوں میں پھیلے ہوئے ہیں وہ اس آرڈیننس کے بعد مہربانی کر کے وہ تمام کو نئی ٹمبر مارکیٹ میں منتقل کریں تاکہ وہ لوگ جو کہ پہلے آپ کے اس آرڈیننس کا احترام کرتے ہوئے وہاں چلے گئے ہیں ان کے کاروبار کو نقصان نہ پہنچے ۔ باقی میاں صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے کہ یہ آرڈیننس کسی نور نظر کو نوازنے کے لئے کیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ میاں صاحب کو غلط فہمی ہوئی ہے ۔ حالات قطعاً اس کے برعکس ہیں ۔

مسٹر افتخار احمد خان (جھنگ ۔ ۱)۔صدر محترم ۔ مضمون زیر غور بحث کچھ ایسا خشک ہے کہ طبیعت بھی کچھ اس طرف راغب نہیں ہو رہی ۔ ایوان بھی کچھ تھکا ہوا ہے کچھ دلچسپی نہ لیتا ہوا معلوم ہوتا ہے لیکن آج کھڑا ہوا میں حیران ہو گیا ہوں کہ خاص طور پر میاں محمد شریف صاحب کا اصرار ہے کہ میں ضرور بولوں ۔ نہ معلوم مجھے بار بار وہ کیوں اشارے کر رہے ہیں ۔ مجھے آج غالب کا وہ شعر یاد آ رہا ہے ۔

"مجھ تک کب ان کی بزم میں آتا تھا دور جام
ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں"

نہ معلوم مجھے آج وہ کس لئے کھڑا کرنے کے لئے اصرار کر رہے ہیں لیکن تعمیل حکم اور تعمیل ارشاد میں حاضر ہوں۔ صدر محترم ۔ لاہور کی بڑھتی ہوئی آبادی اور بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات اور موجودہ دور کے تقاضوں کے پیش نظر یقیناً بہت سی نئی چیزیں اور بہت سی نئی ضرورتیں ہمیں پوری کرنی ہیں۔ ان تقاضوں اور ان ضرورتوں میں ایک یہ بھی ہے کہ ٹمبر مارکیٹ کو لاہور سے باہر ۔ حدود سے باہر ۔ گنجان آبادی سے باہر منتقل کر دیا جائے ۔ جیسا کہ ابھی سنا گیا ہے صدر محترم ۔ کہ پہلے ایک آرڈیننس ہوا اس میں خامیاں ہوئیں ۔ دوسرا ہوا اس میں خامیاں ہوئیں ۔ عدالتوں میں گئے اور وہ آج ایک نیا آرڈیننس پیش ہوگیا ہے ۔ آرڈیننس کچھ ایسی ترتیب کے ساتھ اور پے در پے ایک ہی مضمون پر بار بار آتے ہیں کہ اس زمانے کی یاد تازہ ہو جاتی ہے کہ جب آرڈرز اور ریگولیشنز ہر گھنٹے کے بعد جاری ہوا کرتے تھے ۔ لوگ انتظار میں رہتے تھے ریڈیو اور لاؤڈ سپیکروں پر کہ کونسا ریگولیشن بدل گیا ہے اور کون سے آرڈرز نئے آ گئے ۔ خود ہی پہلا منسوخ ہوتا تھا دوسرا شروع ہوتا تھا اور تیسرا آ جاتا تھا ۔ تو انہوں نے بھی اس قانون سازی کو ایسا مذاق بنا دیا ہے جیسا کہ ان دوستوں نے لا قانونیت کے زمانے میں مذاق بنایا تھا ۔ یہ ان کا کیا قصور ہے آرڈیننس بذات ہی یہ فطری تقاضے ہیں کہ ایک آدمی چاہے کتنا ہی عقل و ہوش کا مالک ہو کتنا ہی فاضل ہو کتنا ہی وہ مدبر ہو کتنا ہی وہ سوچنے والا ہو کیوں نہ ہو آخر اس کا فکر اس کی تدبیر اس کی فراست ایک انسان ایک شخص کی ہی تو ہے ۔ غلطی ہونا ایک لازمی چیز ہے اور یہ اس کا جزو لا ینفک ہے ۔ تو اس لئے صدر محترم ۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ آرڈیننس جہاں اور

دیگر وجوہات کی وجہ سے قابل نفرین فعل ہے وہاں اس میں یہ بھی خرابی ہے کہ لازماً اس میں غلطی ہوگی ۔ لازماً اس میں خامی ہوگی ۔ لازماً اس میں برائی ہوگی ۔ ایک کے بعد دوسری دوسرے کے بعد تیسری اور تیسرے کے بعد چوتھی غلطی ۔ اس ایوان کا وقت بہت ضائع ہوگا ۔ قوم کا بھی ضائع ہوگا ۔ اور آپ بھی دنیا کے سامنے لوگوں کے سامنے مضحکہ خیز نظر آئیں گے ۔ آج آرڈیننسوں کی حمایت میں اس طرف سے یہ کہا گیا کہ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ۔ ۵۶ء اور ۵۷ء میں اور ۵۸ء میں اتنے اتنے آرڈیننس پاس کئے گئے تھے اور ایسے مواقع پر پاس کئے گئے تھے اور بلاضرورت پاس کئے گئے تھے ۔ صدر محترم۔ کوئی بھی جو اس ملک سے محبت رکھتا ہے ان افعال کو ان غلطیوں کی ان کوتاہیوں کی جو ہمارے اس وقت کے حکمرانوں یا دوستوں نے کی میں تائید نہیں کرتا ۔

ہم یہاں یہ تائید کرنے کے لئے نہیں آتے یا ہم ان کی حفاظت کرنے کے لئے یہاں نہیں آتے ۔ قدرت نے ان کو انہی کی زندگیوں میں ان کی غلطیوں اور ان کی کوتاہیوں کی وجہ سے آج کون سی ذلت ہے ۔ جو ان کو نہیں ہے ۔ گھر پر وہ بیٹھے ہیں ۔ آج ان لوگوں کو وہ لوگ بھی بر سر عام گالیاں دیتے ہیں ۔ طعنے دیتے ہیں جو ان کے کل تلے تھے ۔ جن کی ان کے سامنے کوئی حیثیت نہ تھی ۔ جو ان کے چہیتے ہونے میں فخر محسوس کرتے تھے ۔ آج وہ بھی ان کو گالیاں دیتے ہیں ۔ آج وہ بھی ان کو طعنے دیتے ہیں ۔ اس سے بڑی سزا کیا ہو سکتی ہے ۔ جو ان کو قدرت نے دی جو اس ملک نے دی لیکن صدر محترم ۔ میں یہ پوچھتا ہوں آپ تو ۷ اکتوبر ۱۹۵۸ء میں یہ وعدہ کر کے آئے کہ ہم ان غلطیوں کا ازالہ کریں گے ۔ اور ان غلطیوں کا اعادہ نہیں کریں گے ۔ (ہیئر ۔ ہیئر) آپ وہ انقلاب ۔

انقلاب ۔ انقلاب اس لئے لائے تھے کہ وہ غلط کردار کے آدمی حکمران تھے ۔ آج ان کی غلطیوں کو آپ اپنے لئے وجہ جواز بناتے ہیں ۔ آج اپنی کوتاہیوں کی سند وہی پیش کرتے ہیں ۔ چنانچہ وہ آرڈیننس لاتے تھے ۔ اس لئے ہم بھی آرڈیننس لائیں گے ۔ سوچئے ۔ غور کیجئے آپ ان حالات کو ختم کرنے کے لئے آئے تھے ۔ آپ ان غلطیوں کو درست کرنے کے لئے آئے تھے ۔ آپ نے تو لا' قانونیت اس لئے اس ملک میں رائج کی تھی کہ ملک تباہی کے راستہ پر ان کی بد کرداریوں کی وجہ سے جا رہا ہے لیکن آج اس ایوان میں آپ یہ کہہ رہے ہیں ۔ کہ ہم آرڈیننس اس لئے کر رہے ہیں کہ وہ بھی آرڈیننس کیا کرتے تھے ۔ وہ قانون سازی آرڈیننس کے ذریعہ سے روا سمجھتے تھے ۔ اس لئے ہم بھی اس کو روا سمجھتے ہیں ۔ اس لئے صدر محترم ۔ ایک اور بات ہے کہ ان میں اور آپ میں فرق بھی تو دیکھئے ۔ مجھے بھی کچھ عرصہ کے لئے پچھلے ایوان کا ممبر ہونے کا شرف حاصل رہا ہے ۔ لیکن جب ہم پرانے ایوانوں کا اور پرانے قاعدوں اور پرانے حکمرانوں کا ذکر کرتے ہیں تو ہمیں اپنے گریبانوں میں منہہ ڈال کر دیکھنا چاہئے ۔ کہاں ان ایوانوں کے اختیارات ۔ کہاں ان ایوانوں کی بالادستی ۔ کہاں ان حکومتوں کی بلندی اور کہاں ہماری پستی اور کہاں ملک قادر بخش صاحب کی وزارت ۔

وزیر زراعت ــــ کہاں وہ جوت بیزار اور کہاں کرسیوں کی لڑائی ۔

مسٹر افتخار احمد خان ــــ کہاں ملک قادر بخش صاحب کی وزارت اس لئے جناب صدر ۔ آج انہوں نے جواب دیا ہے .....

Mr. Senior Deputy Speaker : You are again trying to be personal.

مسٹر افتخار احمد خان ــــ I withdraw Sir صدر محترم ۔ ان ایوان کے اختیارات کے متعلق قائد حزب اختلاف نے اس دن کہا تھا ۔

تو ہمارے وزیر قانون صاحب اس بات کا جواب دینا بھول گئے اور یہ کہہ گئے کہ ۱۹۵۶ء میں اتنے آرڈیننس اور ۱۹۵۷ء میں اتنے آرڈیننس اور ۱۹۵۷ء میں اتنے آرڈیننس ہوئے لیکن یہ جواب دینا بھول گئے ۔ جو سب سے بڑا پوائنٹ انہوں نے کہا تھا ۔ کہ اس وقت آرڈیننس میں ترمیم ہو سکتی تھی ۔ اس وقت آرڈیننس کو ترمیم کیا جا سکتا تھا ۔ ان کی حیط کو تبدیل کیا جا سکتا تھا لیکن آج آرڈیننس کا مطلب کیا ہے ۔ کہ take it or leave it یا اس کو منظور کرو یا نا منظور کرو ۔ پھر وہ آرڈیننس کن وزارتوں کے ہاتھوں ہوا کرتے تھے جن کو ایوان کا اعتماد حاصل ہوتا تھا ۔ جن کو قوم کا اعتماد حاصل ہوتا تھا ۔ کس کو اعتراض ہو سکتا تھا ۔ اس آرڈیننس پر جس کو mandate کرتی تھی جسے اس ایوان کی بڑی اکثریت کا اعتماد حاصل تھا ۔ وہ اعتماد اس وزارت کے پاس mandate ہوتا تھا ۔ چیف منسٹر کے پاس اس ایوان کی mandate ہوتی تھی کہ تھی کہ تم ہماری طرف سے قانون سازی کر سکتے ہو ۔ آج کون سی وزارت ۔ اس کو وزارت کہتے ہیں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Next point

مسٹر افتخار احمد خان۔۔۔اس لئے صدر محترم ۔ صرف اتنی سی گذارش کرتا ہوں کہ یہ مقابلہ اور comparasion نہ کیا کریں اس لئے اس مقابلہ میں ان کے اپنے نور اور سیاہی ۔ روشنی اور اندھیرے میں فرق ہے ۔ اس کو نہ کیا کریں ۔ آپ چھ سال سے برسر اقتدار ہیں ۔ ان کو ڈیسکشن کرنے سے ان پر کیچڑ اچھالنے سے ۔ ان کی کوتاہیاں گنوانے سے ۔ ان کی خامیاں بتانے سے کچھ حاصل نہ ہو گا ۔ چھ سال سے مختار کل اس ملک اور اس صوبہ پر حکمرانی کر رہے ہیں ۔ آج کیمرے کے سامنے آپ ہیں ۔ آج قوم کی نظروں میں آپ کا کردار ہے ۔ آپ ذمہ دار ہیں ۔ پہلے اپنے آپ کو دیکھا کریں ۔ پہلے

اپنے گریبانوں میں منہہ ڈالا کریں ۔ ان کے ساتھ مقابلہ نہ کیا کریں ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اجازت چاہتا ہوں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I think we will finish the debate today.

Khawaja Muhammad Safdar (Sialkot - I) : Yes, Sir, I have no objection if you finish the debate today on this Ordinance.

جناب والا ۔ اس سے پیشتر کہ میں اس آرڈیننس کے حسن و قبح پر اپنے خیالات کا اظہار کروں میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں وزیر قانون کی تقریر سے جو غلط فہمی پیدا ہوئی ہے ۔ اس کا ازالہ کر دوں ۔

Minister for Education : That relates to the previous one.

خواجہ محمد صفدر ــــ I am absolutely relevant, don't worry مجھے افسوس ہے کہ وزیر قانون نے یہاں بیٹھنے کی زحمت گوارا نہیں فرمائی ۔

ایک آواز ــــ وہ بیٹھے ہوئے ہیں ۔ (قہقہہ)

خواجہ محمد صفدر ــــ ماشا اللہ وہ اپنی سیٹ پر نہیں تھے ۔ ان کی خدمت میں میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ غالباً یہ بات ان کے علم میں نہیں کہ جن سالوں کا انہوں نے حوالہ دیا ہے کہ آرڈیننس جاری ہوا کرتے تھے یعنی ۵۶-۵۷-۱۹۵۸ء میں اس وقت حوالہ میری نشست اسی جانب ہوا کرتی تھی ۔

Minister of Law : What about your companion. Mr. Ansari.

خواجہ محمد صفدر ــــ انصاری صاحب اس وقت ممبر نہیں ہوا کرتے تھے وہ خود فرما گئے ہیں وہ اس ایوان کے ممبر ایک قلیل عرصہ کے لئے دو ماہ کے لئے تھے ۔ میاں محمد اکبر صاحب اس وقت اس ایوان کے رکن ہی نہیں تھے ۔ میاں عبداللطیف صاحب اگرچہ رکن تھے ۔ وہ بھی اس طرف میرے ساتھ بیٹھا کرتے تھے ۔ میں اس وزارت کو اور اس

وزارت کو ایک لیول پر نہیں لا سکتا ۔ اس میں ہزار خوبیاں تھیں ۔ ان سے مجھے اختلاف بھی تھا ۔ لیکن یہاں اس وزارت میں کوئی خوبی نظر آئے تو اس کو اس لیول پر لے جائیں ۔ باوجود اس بات کے مجھے ان سے اختلاف تھا آج بھی ہے ۔ اس وقت یہ نہیں ہوا کرتے تھے ۔ یونیسسٹ وزارت رسوائے زمانہ تھی ۔ وزارت اگر آرڈیننس لاتی تو اس کی ذمہ داری اس خاکسار پر نہیں ہے ۔ وزیر قانون کی اطلاع کیلئے میں اپنا ریکارڈ پیش کرتا ہوں ۔ کہ ہم کیا کرتے تھے ۔ جب اس طرف بیٹھتے تھے ۔

وزیر زراعت ــــ relevancy کیا ہوئی ۔

خواجہ محمد صفدر ــــ relevancy ہے کہ آرڈیننس جاری نہیں ہوا کرتے تھے ۱۹۴۸ء میں ہم نے ۴ آرڈیننس پیش کئے ۔

Minister of Law : I had made a reference to this Ordinance issued by the Government of the day. Whether Khawaja Sahib was on this side or on that side, makes no difference The argument raised by the Leader of the Opposition was that in the history of this Parliament there has been no precedent.

Mr. Senior Deputy Speaker : I think, this is by wayof personal explanation ?

Minister of Law : Yes, Sir.

Therefore, the Leader of the Opposition is incorrect when he says that I made a reference either to him or to any individual.

No. I was saying that during that particular period when a popular Ministry was functioning, as many Ordinances were issued. I said that the debates show that Khawaja Muhammod Safdar, as a member sitting on the Opposition side, never was against them.

خواجہ محمد صفدر ــــ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جس زمانے میں میں اس طرف بیٹھا کرتا تھا ۔ اس زمانے کا ریکارڈ کیا ہے ۔ ۱۹۴۸ء میں چار آرڈیننس ۔ ۱۹۴۹ء میں nil

۱۹۵۰ء میں nil ۱۹۵۱ء میں میں ممبر ہوا - تین آرڈیننس - ۱۹۵۲ء میں ایک ۱۹۵۳ء میں سات - ۱۹۵۴ء میں نو اور ۱۹۵۵ء میں چھ - اور آپ کا ریکارڈ یہ ہے کہ صرف ۱۹۶۳ء میں ۴۵ - ان کے آٹھ سالوں میں تیس - اور آپ کے صرف ۱۹۶۳ء میں ۴۵ - یہ ہے آپ کا ریکارڈ -

۱۹۵۶-۵۷ء کے متعلق میرے دوست مجھ سے پوچھتے ہیں تو میں عرض کر چکا ہوں کہ میں اس طرف بیٹھ کر اسی طرح مخالفت ہی کیا کرتا تھا کہ نہ کرو - مگر افسوس ہے کہ اس زمانے میں بھی آپ جیسے شاہ زور لوگ تھے جو مانتے ہی نہ تھے - (ایک آواز - اس آرڈیننس میں ۴۲ قانون ہیں - کیا اس کی کوئی مثال ہے ؟) وہ ایسی کوئی ایسی مثال نہ دے سکینگے- کیونکہ میں نے کہا تھا کہ ایسا کوئی قانون نکالیں - لیکن وہ نہیں نکال سکے -

Mr. Senior Deputy Speaker : I think we should extend the time by 15 minutes

Khawaja Muhammad Safdar : Alright, Sir.

Mr. Senior Deputy Speaker : The time is extended by 15 minutes.

خواجہ محمد صفدر--جناب والا - ملک قادر بخش صاحب کچھ ناراض معلوم ہوتے ہیں - وہ یہ بات سننا بھی گوارا نہیں کرتے - معلوم ہوتا ہے کہ میری بات ان کے دل و دماغ پر ایک بار گذرتی ہے - بہرحال میں اس کے لئے بھی ان کا شکر گذار ہوں - کیونکہ وہ بزرگ ہیں -

جناب والا - اس آرڈیننس کی تاریخ یہ ہے کہ فروری ۱۹۶۲ء میں یہ مارشل لاء آرڈر کی صورت میں نافذ ہوا اور جون ۱۹۶۲ء میں اس نے پہلی بار ایک آرڈیننس کی شکل اختیار کی - پھر جون

۱۹۶۳ء میں اس کی صحت کے لئے ایک اور آرڈیننس لانا پڑا ۔ اور اب ۱۹۶۴ء میں اس کی مزید صحت کے لئے ایک اور آرڈیننس لانا پڑا ہے ۔ یہ اس کی تاریخ ہے جو میں نے نہایت اختصار کے ساتھ بیان کی ہے ۔ اس سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں ۔ اولاً یہ کہ ہماری وزارت قانون میں معلوم نہیں پڑھے لکھے لوگ ہیں یا انپڑھ لوگ بیٹھے ہیں ۔ اس سے تو یقیناً یہی ثابت ہوتا ہے ۔ کہ دو سال کے عرصے میں ایک مختصر سا قانون جس کی غرض محض یہ تھی کہ ایک مارکیٹ کی تشکیل کی جائے ۔ اور ایک مارکیٹ معرض وجود میں لائی جائے ۔ اس قانون میں اس وزارت کو تین بار ترمیم کرانے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے ۔ ہونا تو یہ چاہئیے کہ ہم سوچ سمجھ کر غور و فکر کے بعد قوانین وضع کریں اور انہیں نافذ کریں ۔ اور ان کو نافذ کرنے میں عوام کے حقوق کا خیال رکھیں ۔ اور ہم اس امر کا بھی خیال رکھیں کہ یہ قانون اس لئے بنائے جاتے ہیں اور اس غرض کے پیش نظر بنائے جاتے ہیں کہ عوام کی ان سے بھلائی ہو ۔ لیکن ہوتا کیا ہے ۔ یہاں تو فلسفہ ہی نرالا ہے ۔ عوام کے ساتھ حقوق کی کوئی نسبت ہی باقی نہیں رہی ۔ یہاں حکام کے ساتھ تو حقوق کو نسبت ہے ۔ گورنمنٹ کے پاس تو حقوق ہیں ۔ لیکن عوام کے ذمے صرف فرائض ہیں یعنی تقسیم اس طرح کر دی گئی کہ فرائض عوام کے ذمے اور حقوق حکمرانوں کے ذمے ۔ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا ۔ میں بات دراصل یہ کر رہا تھا کہ اس قانون سازی نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ طریق کار ہی غلط ہے جس کے ذریعے ہمارے ملک میں قوانین تیار کئے جاتے ہیں اور بعد ازاں نافذ کئے جاتے ہیں ۔ اس سے ہر روز ایوان کا وقت ضائع ہوتا ہے ۔ اور اس ملک کا سرمایہ

برباد ہوتا ہے ۔ اس بات کے متعلق بار بار اور اکثر مرتبہ ملک قادر بخش صاحب گلہ کرتے ہیں کہ اس ایوان پر غالباً پانچ ہزار روپے فی گھنٹہ صرف ہوتے ہیں ۔ مجھے اس کے متعلق صحیح اعداد و شمار یاد نہیں ۔ اگر غلط ہوں تو صحت فرما دیں ۔ آپ یہ فرمائیں کہ ان دو سالوں میں اس قانون پر تیسری بار بحث ہو رہی ہے یہ ان کی ذمہ داری ہے یا ہماری ۔ غلط قانون پیش کرنے کی ذمہ داری تو ان کی ہے ۔ ہم تو صرف صحت کی درخواست کرنے والے ہیں ۔

جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ بات کہاں بار بار کہی گئی ہے کہ قانون سازی اس طریقے سے ہونی چاہئے جو آئین میں درج ہے اور ہنگامی قوانین صرف ہنگامی حالات میں ہی جاری ہونے چاہئیں ۔ یہ بات بھی بار بار کی کہی گئی کہ چونکہ یہ اختیارات کا ناجائز استعمال ہے ۔ اس لئے ہنگامی قوانین استعمال نہ کرنے چاہئیں ۔ یہ بات اتنی بار یہاں دہرائی گئی کہ پرسوں جناب وزیر قانون نے اکتا کر کہا کہ یہ باتیں سنتے سنتے میرے کان بھی پک گئے ہیں ۔ لیکن افسوس ہم مجبور ہیں کہ ہر قانون کے متعلق جب بحث ہو تو ہم انہیں یاد دلائیں کہ آپ کا طریق کار غلط ہے ۔ آئین میں جو طریق کار دیا ہوا ہے ۔ اس کو اپنائیے ۔ میں اس آئین کی بات کر رہا ہوں جس کی حفاظت کا آپ نے حلف اٹھایا ہوا ہے ۔ اور جس کے آپ پابند ہیں ۔ آئین میں کیا ہے ۔ اس میں یہ ہے کہ مسودات قانون اس ایوان کے سامنے پیش ہوں ۔ وہاں یہ بھی ہے کہ اس کے بعد وہ متعلقہ مجلس قائمہ کے پاس چلے جائیں ۔ جس کے متعلق ملک قادر بخش سخت اعتراض کرتے ہیں ۔ اور کہتے ہیں کہ

مجلس قائمہ میں وقت ضائع ہوتا ہے ۔ اور وہاں سے جب رپورٹ آتی ہے تو اس کے بعد پھر معزز ممبران کو ان میں ترامیم پیش کرنے کا حق حاصل ہے ۔ میرے دوست کو اس بات پر بھی اعتراض ہے کہ آپوزیشن والے ترامیم لا کر خواہ مخواہ اپنا اور ہمارا وقت ضائع کرتے ہیں ۔ حالانکہ اگر یہ طریق استعمال کیا جائے تو یہ بار بار ترامیم لانے کی ضرورت ہی باقی نہ رہے ۔ آخر ایک انسان کا غور و فکر تمام چیزوں کا احاطہ نہیں کر سکتا ۔ جب ایک سو پچاس افراد اکٹھے بیٹھ کر اس پر غور و فکر کرینگے تو پھر جب وہ مسودہ قانون اس بحث کے بعد کسی مجلس قائمہ میں جائے گا ۔ اور چند افراد سوچ سمجھ کر اس کی رپورٹ تیار کرینگے تو اس کے تمام نقائص رفع ہو جائینگے ۔

وزیر قانون---خواجہ صاحب ۔ ۳۲ افراد غور و فکر کرتے ہیں تو اس کے بعد آرڈیننس نکلتے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر---بہت اچھا جناب ۔

تو جہاں تک ان کا خیال ہے کہ آئین میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ایوان سے باہر غور و فکر کیا جائے ۔ اس کے اندر غور و فکر نہ کیا جائے ۔ مجھے ہے کہ وہ ایسی ذہنیت سے اس ایوان کی تضحیک کرتے ہیں ۔ اس سے کس طرح صوبہ کو نجات حاصل ہو ۔ یہ ذہن عوام کو ایک کھلونا سمجھتا ہے کہ یہاں چند روز کے لئے آئے اور گپیں لگائیں ۔ بار بار کورم توڑا ۔ یہ ذہن اس کی اہمیت کو نہیں جانتا ۔ یہ ایوان اس غرض کے لئے بنایا گیا ہے کہ یہاں لیجسلیشن ہو ۔ قانون سازی اس کا فرض ہے گورنر صاحب کا فرض نہیں ان کو اختیار صرف دفعہ ۷۹ کے

تحت حاصل ہے کہ وہ ہنگامی حالات میں آرڈیننس نافذ کریں۔ عام حالات میں تمام اختیارات اس ایوان کو حاصل ہیں۔ آپ کو یہ اختیار نہیں کہ کمیٹی روم میں بیٹھ کر خواہ ۱۵۶ میں سے ۱۵۵ ممبر وہاں موجود ہوں کسی قانون کے لئے فیصلہ کر دیں۔ جب تک ایوان میں قانون سازی نہ کی جائے گی وہ غلط ہوگی اور آئین کے خلاف ہوگی۔ وزیر قانون صاحب اس بات کی طرف خاص توجہ دیں۔ بجائے اس کے کہ کوئی justification تلاش کریں اور سمجھیں کہ آپوزیشن میں صرف بارہ چودہ افراد ہیں اس لئے جو آپ اپنی پارٹی میں فیصلہ کریں گے وہی ہوگا۔ یہ درست نہیں۔ ہم بھی اس ایوان کے رکن ہیں۔ اور اس ایوان کی بزرگی اور برتری کے خواہاں ہیں۔ ہمیں آپ کی پارٹی سے کوئی غرض نہیں۔

جناب والا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وقت کب تک extend کیا گیا ہے۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر—۱۵ منٹ کے لئے۔ یعنی ایک بج کر ۱۵ منٹ تک۔

خواجہ محمد صفدر—میرے محترم دوست پاشا صاحب فرما رہے ہیں کہ وہ ۱۰ منٹ تقریر کریں گے اس لئے میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔

وزیر بنیادی جمہوریت و بلدیات (مسٹر عبدالغفار خان پاشا)—جناب والا۔ جہاں تک اس آرڈیننس کا تعلق ہے میں نے دیکھا ہے کہ کسی نے اس کے نقائص بیان نہیں کئے۔ میاں لطیف صاحب نے کچھ روشنی ڈالی ہے۔ اور اس کے علاوہ اور بھی تقریریں ہوئی ہیں۔ خواجہ صاحب اور افتخار احمد خان صاحب

نے سیاسی تقریریں کی ھیں ۔ لیکن آرڈیننس میں کوئی خامیاں یا نقائص بیان نہیں کئے ۔ یہ تو ایک innocent سا آرڈیننس ھے اور میں عرض کرتا ھوں کہ امپروومنٹ ٹرسٹ نے کل ۲۱۴ پلاٹ بنائے ھیں لطیف صاحب کی انفارمیشن غلط ھے کہ وھاں ۳۰۰۰ پلاٹ ھیں ۔ ان ۲۱۴ پلاٹوں میں ۴۵ پلاٹ بانس کے تاجروں اور دوکانداروں کو دئے گئے ھیں باقی ۱۷۵ ٹمبر مرچنٹس کو دئے گئے ھیں ۔ آپ کو غالباً معلوم ھے کہ یہ مارکیٹ ۱۹۶۲ء میں shift کی گئی تھی ۔ اس کی تمام allotments ھو چکی ھیں اور کسی سے الاٹ شدہ پلاٹ لے کر دوسرے کو نہیں دیا گیا ۔ وھاں ھسپتال اور ریسٹورنٹ کے لئے جو پلاٹ تھے وہ ویسے ھی رھیں گے کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ۔ البتہ کچھ جگہ law lying area میں تھی جس کو ٹھیک کیا گیا ھے اور اس زمین کے لئے تین اشخاص کا مقدمہ چل رھا ھے حالانکہ یہ صرف re-alignment کی بات ھے ۔

اس کے بعد بانس والوں کا definition کے معاملہ میں جھگڑا ھے ۔ اور اس سلسلہ میں رٹ چل رھی ھیں ۔

یہ ترمیم اس لئے لائی جا رھی ھے ۔ کیونکہ Bamboo Bazar کو بھی shift کیا جا رھا ھے ۔ گورنمنٹ کی شروع سے منشا ھے کہ اسے شہر سے باھر لے جائے ۔

جہاں تک ان کے خدشات کا تعلق ھے ۔ اس سلسلہ میں میں عرض کروں گا ۔ کہ میرے دوست پانچ چھ دفعہ وفد لے کر میرے پاس آئے اور میں نے انہیں یقین دلایا کہ یہاں باقاعدہ مارکیٹ بنے گی ۔ واپس کسی طرح نہیں جائیں گے ۔ بلکہ آپ کے جتنے خدشات ھوں گے ان کو دور کیا جائے گا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جہاں تک سہولتوں کا تعلق ہے ۔ وہاں سڑکیں بنا دی گئیں ہیں ۔ واٹر کنکشن دئے گئے ہیں ۔ البتہ low lying area کا جھگڑا ہے ۔ جس کی re-alignment ہو گی ۔ اس کے علاوہ اور کوئی اعتراض نہیں ۔ اس وقت تک ۴۷ پلاٹ الاٹ ہو چکے ہیں ۔ تھوڑے سے باقی ہیں ۔ ان کے علاوہ ہم ۳۰ ٹمبر مرچنٹس کے لئے جو شہر سے آ رہے ہیں ۔ زمین acquire کر رہے ہیں ۔ یہ زمین ہم نے تین ہزار روپیہ کنال کے حساب سے خریدی ہے اور خرید کر دکانداروں کو الاٹ کر دی ہے ۔ اس کی fixed price رکھی ہے اور کسی قسم کی کوئی بے ایمانی یا دھاندلی نہیں ہوئی ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ اس کے علاوہ دو تین points اور بھی تھے لیکن چونکہ وہ غیر ضروری تھے اس لئے میں ان الفاظ کے ساتھ ہی اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is:

> The Assembly do approve of the West Pakistan Timber Market (Lahore) (Amendment) Ordinance, 1964, promulgated by the Governor of West Pakistan on 25th May, 1964.

(*The motion was carried*).

The House is now adjourned to meet at 5-30 p. m tomorrow.

(*The Assembly then adjourned till* 5-30 *p. m. on* 11*th June*, 1964.)

APPENDICES

APPENDIX

(Ref. Starred Question

Railway Development Schemes

Figures in

S. No.	Name of Project	Estimated Cost	Budget Allotment from 1-1-62 to 31-12-1963
1	2	3	4
1	Replacing Refugee sidings into loops at Sadikabad.	500	78
2	Extension of additional siding of 15 wagons length at Hasilpur.	107	15
3	Providing an additional siding of 45 wagons length at Tamewali.	106	55
4	Replacing existing station building at Sadikabad.	237	147
5	Providing shelter over high level passenger platform at Chishtian.	30	8
6	Extension to Goods Shed and goods platform at Sadikabad.	48	41
7	Providing open goods shed at Khanpur.	31	30
8	Providing 18 bedded running room at Khanpur.	65	54
9	Construction of police out post at Haroonabad.	3	3
10	Providing tea stall at Dunga Bunga.	1	1
11	Providing 3rd class waiting hall at Zahirpir.	12	7

I

No. "6815")

in Bahawalpur Division

Thousand

Expenditure from 1-1-1962 to 31-12-1963	Reasons for Variation Between the Budget Allotment and Actual Expenditure	Remarks
5	6	7
236	More work was done than anticipated on account of receipt of signal material. Adjustments of accounts of debit and credit is yet to be carried out.	Work has been completed
1	Work completed and material transferred to other works which resulted in credit.	Work has been completed.
35	Work completed with lesser cost.	—do—
90	Expenditure incurred not yet adjusted and booked.	—do—
...	—do—	—do—
35	Minor variation	—do—
16	Work completed in lesser cost.	—do—
62	Minor variation	—do—
4	Minor variation	—do—
1	...	—do—
3	Expenditure incurred not yet adjusted and booked.	—do—

APPENDIX

S. No.	Name of Project	Estimated Cost	Budget Allotment from 1-1-62 to 31-12-1963
1	2	3	4
12	Providing rail level platform with 10″ wide flat brick flooring at—		
	(a) Sawai wala.	3	4
	(b) Faqir wali.	5	4
	(c) Dunga Bunga.	6	5
13	Extension to waiting hall at Dunga Bunga.	10	10
14	Providing approach road to waiting room at Haroonabad.	5	5
15	Providing pucca drain from canal to diggies at Haroonabad.	2	2
16	Providing 1 unit class 3rd staff quarters at Chishtian & one unit class 3rd staff quarters at Sheikhwahan.	12	12
17	Providing one unit class IV staff quarters at Sheikhwahan & I units at Chishtian.	7	7
18	Providing 6 units class IV staff quarters at Sheikhwahan and 2 units at Chishtian.	66	—
19	Providing one unit class 3rd staff quarter at Sheikhwahan.	15	—
20	Replacing 2 units class IV staff quarters with pucca ones at :—		
	(a) Dhabsanatika.	6	—
	(b) Dunga Bunga.	6	—
	(c) Khatan.	6	6
21	Conversion of grain shop into class III staff quarters at Haroonabad.	3	3

I—*Continued.*

Expenditure from 1-1-1962 to 31-12-1963	Reasons for Variation between the Budget Allotment and Actual Expenditure	Remarks
5	6	7
4	...	–do–
5	Minor variation	–do–
5	No variation	–do–
13	Minor variation	–do–
7	Minor variation	–do–
3	Minor variation	–do–
15	Work completed. variation was due to higher cost of material.	–do–
7	No variation	–do–
...	Expenditure incurred not yet adjusted and booked.	Work has been completed
...	–do–	–do–
...	–do–	–do–
...	–do–	–do–
6	–do–	–do–
2	Minor variation	–do–

APPENDIX

S. No.	Name of Project	Estimated Cost	Budget Allotment from 1-1-62 to 31-12-1963
1	2	3	4
22	Providing 1 unit class III staff quarter at Haroonabad.	6	5
23	Replacement of 3 units dilapidated class IV staff quarters by pucca ones at Hasilpur.	9	9
24	Providing 4 units class III staff quarter at Khanpur.	20	10
25	Providing one units class IV staff quarter each at Khanpur, Rahimyar Khan & Sadikabad.	9	5
26	Replacing 2 units class III staff quarters at Rahimyar Khan.	13	7
27	Providing 6 units class III staff quarters at Khanpur, 2 units at Rahimyar Khan and 2 units at Sadiqabad.	64	64
28	Providing 12 units class IV staff quarters at Khanpur, 4 units at Rahimyar Khan and 1 unit at Rahimyar Khan.	55	55
29	Replacing 3 units class IV staff quarters at Rahimyar Khan & 3 units at Kot Samaba.	15	15
30	Conversion of Jetha Bhutta 'D' into 'B' class station to reduce 11½ miles block section between Khanpur and Lodhran.	160	20
31	Remodelling yard at Samasata.	705	60
32	Construction of 17 units class IV staff quarters at Samasata.	57	57
33	Construction of 21 units class IV staff quarters at Samasata.	86	86

I—*Continued.*

Expenditure from 1-1-1962 to 31-12-1963	Reasons for Variation between the Budget Allotment and Actual Expenditure	Remarks
5	6	7
5	Minor variation	—do—
9	No variation	—do—
12	Minor variation	—do—
6	Minor variation	—do—
...	Expenditure incurred but not yet adjusted and booked.	—do—
67	Minor variation	—do—
57	Minor variation	—do—
15	Minor variation	—do—
25	Minor variation	—do—
67	Minor variation	—do—
57	...	—do—
62	Work completed at lesser cost.	—do—

APPENDIX

S. No.	Name of Project	Estimated Cost	Budget Allotment from 1-1-62 to 31-12-1963
1	2	3	4
34	Construction of one unit Q-28 type quarter and 5 units Q-27 type quarters at Samasata and one unit Q-27 type quarter at Dera Nawab Sahib.	54	54
35	Providing shelter on Dn passenger platform at Bahawalpur.	60	37
36	7·73 miles complete track renewal under PWI KPR.	1690	1410
37	4·44 miles complete track renewal under PWI GHK.	1209	570
38	5·519 miles Rail Renewal 1960-61 under PWI Rahimyar Khan.	545	260
39	9·510 miles Rail Renewal 1960-61 under PWI Rahim Yar Khan.	877	500
40	16·97 miles sleeper renewal 1961-62 under PWI Hasilpur.	1356	1200
41	9·51 miles sleeper renewal under PWI Dunga Bunga.	1144	895
42	1·68 miles sleeper renewal 1960-61 under PWI Dunga Bunga.	188	275
43	Flange cut stock rail with 90-R Rail under PWI Rahimyar Khan.	86	150
44	11·61 miles rail Renewal replacement of 1924 Tata Rail on PWI Rahimyar Khan Section.	1530	44
45	7·72 miles complete Track Renewal 1960-61 under PWI Dera Nawab Sahib.	1702	1100

I—*Continued.*

Expenditure from 1-1-1962 to 31-12-1963	Reasons for Variation between the Budget Allotment and Actual Expenditure	Remarks
5	6	7
52	Minor variation	—do—
27	Minor variation	—do—
1272	Less expenditure due to delay in the receipt of certain material.	—do—
556	Minor variation	—do—
264	Minor variation	—do—
167	Less Expenditure due to delay in the receipt of 100 lb. rails.	—do—
1195	Minor variation	—do—
786	Minor variation	—do—
292	Minor variation	—do—
177	Minor variation	—do—
11	Less expenditure booked as debits are awaited.	—do—
1099	Minor variation	—do—

APPENDIX

S. No.	Name of Project	Estimated Cost	Budget Allotment from 1-1-62 to 31-12-1963
1	2	3	4
46	2·09 miles sleeper renewal 1961-62 under PWI Samasata.	220	45
47	2·51 miles sleeper renewal 1961-62 under PWI SMA.	406	120
48	34·00 miles complete track renewal 1962-63 with 100 lbs. rails under PWI Samasata & Dera Nawab Sahib.	10013	8900
49	Raising standard of track by increasing ballast cushion under PWI Samasata and Dera Nawab Sahib.	1046	910
50	Converting 'D' class station into 'B' class station at Dhandi.	75	29
51	Converting DK class station into 'B' class station at Machigoth.	87	46
52	Conversion of halt into 'D' class station at Mubarakabad.	30	20
53	Conversion of 'D' class station into DK siding station at Rafiqabad.	75	45
54	Conversion of halt into 'D' class station at Tibba Alamgir.	40	20
55	Conversion of refugee sidings into loops at Walhar.	542	350
56	Conversion of refugee sidings into loops at Adamsanaba.	531	400
57	Conversion of refugee sidings into loops at Kot Samaba.	540	2 2

I—*Continued.*

Expenditure from 1-1-1963 to 31-12-1963	Reasons for Variation between the Budget Allotment and Actual Expenditure	Remarks
5	6	7
53	Minor variation	—do—
117	Minor variation	—do—
8888	—do—	—do—
1207	To expedite completion of 100 lb. rail renewal more ballast was procured.	—do—
31	Minor variation	Work was taken in hand on schedule date. Work is in progress. —do—40% work has been completed.
41	—do—	—do—40% work has been completed.
13	Less expenditure booked as work received a set back due to acquisition of land.	—do—40% work has been completed.
24	—do—	—do—30% work has been completed.
13	—do—	—do—30% work has been completed.
308	Less expenditure incurred due to delay in the receipt of certain materials.	—do—46% work has been completed.
352	—do—	—do—55% work has been completed.
124	Less expenditure incurred due to delay in the receipt of P. Way material.	—do—25% work has been completed.

APPENDIX

S. No.	Name of Project	Estimated Cost	Budget Allotment from 1-1-62 to 31-12-1963
1	2	3	4
58	Conversion of refugee sidings into loops at Tarinda.	435	275
59	Replacing refugee sidings into loops at Rahimyar Khan (Phase I).	322	103
60	Conversion of refugee sidings into loops at Sahja.	600	50
61	Replacing refugee sidings into loops at Rahimyar Khan (Phase II).	340	68
62	Providing shelter over up line passenger platform at Khanpur.	52	36
63	Providing shelter over down passenger platform at Rahim Yar Khan.	76	51
64	Providing shelter over passenger platform at Sadikabad.	85	20
65	Providing shelter over passenger platform at Fort Abass.	39	5
66	Providing goods loading platform at Tarinde.	73	40
67	Providing approach road for goods shed and station at Fort Abass.	15	10
68	Providing water borne sanitation in Upper class Rest House at Fort Abass.	8	5
69	Extension of up and down passenger platform upto 900 ; in length at Adam Sahaba, Tarinda, Shuja & Walhar.	140	50

I—*Continued.*

Expenditure from 1-1-1963 to 31-12-1963	Reasons for Variation between the Budget Allotment and Actual Expenditure.	Remarks
5	6	7
220	Less expenditure incurred due to delay in the receipt of certain materials.	—do—44% work has been completed.
114	Minor variation. Adjustment is yet to be done.	—do—44% work has been completed.
...	Expenditure incurred but not yet adjusted and booked.	—do—work is in progress.
...	—do—	—do— —do—
3	Expenditure incurred but not yet adjusted and booked.	Work was taken in hand on scheduled date. Works is in progress. 10% work has been completed.
...	—do—	—do— —do—
...	—do—	—do—15% work has been completed.
...	—do—	—do—10% work has been completed.
42	Minor variation	—do—44% work has been completed.
...	Expenditure incurred but not yet adjusted and booked.	—do—50% work has been completed.
3	Minor variation	—do—30% work has been completed.
...	Expenditure incurred but not yet adjusted and booked.	—do—55% work has been completed.

APPENDIX

S. No.	Name of Project	Estimated Cost	Budget Allotment from 1-1-62 to 31-12-1963
1	2	3	4
70	Extension of up and down passenger platform upto 1100 ft. at Rahim Yar Khan.	22	22
71	Extension of up and down passenger platform upto 1100 ft. at Kotsameba.	70	10
72	Providing 3rd class waiting hall and upper class waiting room at Haroonabad.	32	16
73	Providing duplicate tube well and pumping plant at McLeod Ganj Road.	32	18
74	Providing additional tube well and Dual driven pumping plant at Khanpur.	54	38
75	Additional tube well and pumping plant at Bahawalnagar.	41	8
76	Improvement to staff quarter class 3rd at Tamewali.	8	4
77	Providing 5 units class IV staff quarters at Khanpur.	38	19
78	Providing engineering stores siding at Bahawalnagar.	30	15
79	Providing 3 Units class III staff quarters at Khanpur.	38	19
80	Electrification at Hasilpur.	30	8
81	Providing additional battery charging facilities at Khanpur,	34	4

1—*Continued.*

Expenditure from 1-1-1963 to 31-12-1963	Reasons for Variation between the Budget Allotment and Actual Expenditure	Remarks
5	6	7
9	—do—	—do—55% work has been completed.
...	—do—	—do—5% work has been completed.
8	Minor variation	—do—80% work has been completed.
...	Expenditure incurred but not yet booked.	Work was taken in hand on scheduled date. Installation of Tube Well completed 60% work has been completed
...	—do—	9% work has been completed.
...	—do—	work is scheduled to be started in June 1964.
...	Expenditure incurred but not yet booked.	—do—Work has been completed.
...	Debits are expected to be booked in later part of the year.	Working was taken in hand on scheduled date. Work is in progress.
...	—do—	Work is scheduled to be started in June 1964.
...	Expenditure incurred but not yet adjusted and booked.	Work has been completed.
...	—do—	—do—
...	—do—	Waiting for battery charging plant being arranged by the Railway Board.

APPENDIX

S. No.	Name of Project	Estimated Cost	Budget Allotment from 1-1-62 to 31-12-1963
1	2	3	4
82	Electrification of Harunabad.	18	16
83	Conversion of relief sidings into loops at Fireza.	358	180
84	Conversion of relief sidings into loops at Liaqatpur.	372	158
85	Conversion of up relief siding into loop and standard I signalling into III at Bahawalpur.	221	67
86	Replacing refugee sidings by loops at Chanigot.	352	181
87	Conversion of Metla, Tanwari, Kulab, Tibbi Izzat from 'D' to 'B' class station without any loops.	372	257
88	Providing examination pits and platforms and 150 long washing aprons with platform for railcars at Samasata.	96	50
89	Conversion of refugee sidings into loops at Kalanchwala.	567	175
90	Improvement to approaches and extension to 3rd class waiting hall at Bahawalpur.	72	23
91	Extension to Up & Down passenger platforms upto 1100 in length at Liaqatpur.	98	40

I—*Continued.*

Expenditure from 1-1-1963 to 31-12-1963	Reasons for Variation between the Budget Allotment and Actual Expenditure	Remarks.
5	6	7
...	—do—	Station has been energized on 27-3-64 after the internal wiring. Work of station building and S. Ms quarters was completed.
222	Minor variation	The work was taken in hand on scheduled date. 66% work has been completed.
145	Minor variation	The work was taken in hand on scheduled date. 66% work has been completed.
94	More expenditure booked due to receipt of more material.	The work was taken in hand on scheduled date. 60% work has been completed.
158	Expenditure not yet adjusted and booked fully.	The work was taken in hand on scheduled date. 66% work has been completed.
317	More expenditure booked due to increased cost of permanent way material.	—do—90% work has been completed.
42	Expenditure not yet adjusted and booked fully.	—do—60% work has been completed.
126	Less expenditure incurred due to delay in the receipt of certain material.	—do—The work is in progress.
28	Minor variation	—do—90% work has been completed.
37	—do—	—do—75% work has been completed.

APPENDIX

S. No.	Name of Project	Estimated Cost	Budget Allotment from 1-1-62 to 31-12-1963
1	2	3	4
92	Extension to Up & Down passenger platforms upto 1100 in length at Dera Nawab Sahib.	57	27
93	Providing additional battery charging facilities at Samasata.	11	11
94	Abolishing Samasata 'A' cabin and block but working the points and signal through remote control electric power frame.	233	96
95	Track circuiting passenger line at Samasata.	228	133
96	Track circuiting at Khanpur.	229	181
97	Providing all relay interlocking at 13 stations on Pano Akil to Rahimyar Khan Only Reti inel. Rahimynr Khan excl.).	3273	148
98	6.681 miles Casual Renewal of Sleepers under PWI Dunga Bunga.	86	20
99	Sleeper renewal in connection with relay interlocking under PWI Rahimyar Khan.	878	25
100	Providing wooden sleepers at Joints on metalled road under PWI Samasata and Dera Nawab Sahib.	1113	770

I - *Concluded.*

Expenditure from 1-1-1963 to 31-12-1963	Reasons for Variation between the Budget Allotmens and Actual Expenditure	Remarks
5	6	7
4	Less expenditure incurred due to delay in the receipt of certain material.	-do- Work is in progress and is expected to be completed by mid of May, 1964.
5	Less expenditure incurred due to delay in the receipt of some material.	Waiting for Battery charging plant being arranged by Railway Board.
64	Less expenditure incurred due to delay in the receipt of certain material.	The work was taken in hand at scheduled date. 95% work has been completed.
17	...	Tenders were called by the Railway Board on the world wide basis. According to the scheduled programme these works are to be completed before 30-5-1965.
16	...	
7	...	
10	Less expenditure incurred due to delay in the receipt of certain material.	The work was taken in hand on scheduled date and is in progress. It is expected to be completed during the current financial year.
10	—do—	—do—
762	Minor variation	The work was taken in hand, on scheduled date. 60% work has been completed.

APPENDIX II

(Ref. Starred Question No. "6844")

Statement showing the names of Assistant Station Masters posted Railway Stations on Lahore-Narowal-Chak Amru Sections of the P. W. Railway, the number of hours to be worked in accordance with the duty rosters and the number of hours actually worked during the period from 16-3-1964 to 22-3-1964.

Sirirampura "Intermittant" ANNEXURE 'A'

Date	Name of A. S. M.	Daily Roster Hours	Total	Actual daily duty hours	Total
16-3-64	Muhammad Siddique	3.0 to 8.0 : 5.0 16.0 to 21.0 : 5.0	10 0	3.0 to 8.0 : 5.0 16.0 to 21.0 : 5.0	10.0
17-3-64	—do—	—do—	—do—	1.0 to 2.5 : 1.5 3.0 to 8.0 : 5.0 16.0 to 22.50 : 7.50	13.55
18 3-64	— do —	— do —	—do—	3.0 to 8.0 : 5.0 16.0 to 21.0 : 5.0	10.0
19-3-64	—do—	— do —	—do—	1.30 to 8.0 : 6.30 16 0 to 21.40 : 5.40	12.10
20-3-64	— do—	— do—	—do—	3.0 to 8.0 : 5.0 16.0 to 22.10 : 6.10	11.10
21-3-64	— do —	— do —	—do— — do —	13.0 to 8.0 : 6.30 16 0 to 22.20 : 6.20	12.50
22-3-64	—do—	—do—		0.25 to 1.30 : 1.5 3.0 to 8.0 : 5.0 16.0 to 21.0 : 5.0	11.5
			Total : 70.0		81.10

APPENDIX II—*Continued.*

Kala Khatai "Intermittant"

ANNENURE 'A .

Date	Name of A. S. M.	Daily Roster Hours	Total	Actual daily duty hours	Total
16-3-64	Muhammad Aslam	2.15 to 8.00 : 5.45 16.00 to 20.45 : 4.45	10.30	00.5 to 1.05 : 1.0 02.15 to 8.00 : 5.45 16.00 to 20.45 : 4.45	11.30
17-3-64	—do—	—do—	— do —	00.00 to 08.00 : 8.00 16.00 to 22.00 : 6.00	14.00
18-3-64	—do—	—do—	— do —	2.15 to 8.00 : 5.45 16.00 to 21.50 : 5.50	11.35
19-3-64	—do—	—do—	—do—	0.30 to 8.00 : 7.30 16.00 to 22.10 : 6.10	13.40
20-3-64	—do—	—do—	—do—	2.15 to 8.00 : 5 45 16.00 to 20.45 : 4.45 21.30 to 22.35 : 1.05	11.35
21-3-64	—do —	—do—	—do —	1.00 to 8.00 : 7.00 16.00 to 20.45 : 4.45 21.40 to 22.45 : 1.05	12.50
22-3-64	— do —	—do—	—do —	2.15 to 8 00 : 5.45 16.00 to 20 45 : 4.45 23.45 to 24 00 : 0.15	10.45
			Total : 73.30		85.55

APPENDIX II—*Continued.*

Narang "Intermittant"

ANNEXTURE 'A'

Date	Name of A. S. M.	Daily Roster Hours	Total	Actual daily duty hours	Total
16-3-64	Abdul Rasid	2.20 to 8.00 : 5.40 16.00 to 20.30 : 4.30	10.10	00.20 to 8.00 : 7.40 16.00 to 20.30 : 4.30	13.30
17-3-64	—do—	—do—	—do—	22.40 to 24 00 : 1.20 24.00 to 0 50 : 0.50 1.40 to 8.00 : 6 20 16 30 to 23.10 : 6.40	13.50
18-3-64	—do—	—do—	—do—	2.20 to 8.00 : 5.40 16.00 to 20.30 : 4 30 21.45 to 24.00 : 2.15	12 25
19-3-64	—do—	—do—	—do—	24.00 to 1.20 : 1.20 2 20 to 8.00 : 5.40 16 00 to 20 30 : 4.30 21.45 to 22.40 : 0.55	12 25
20-3-64	—do—	—do—	—do—	02.20 to 8.00 : 5.40 16.00 to 20.30 : 4.30 21.50 to 24.00 : 2.10	12.20
21-3 64	—do—	—do—	—do—	00.00 to 1.38 : 1.38 2.20 to 8.00 : 5.40 16.00 to 20.30 : 4.30 22.05 to 24.00 : 1.55	13.43
22-3-64	—do—	—do—	—do—	24.00 to 0 20 : 0.20 2.20 to 8 00 : 5.40 16. 0 to 20.30 : 4.30 21.40 to 24.00 : 2 20	12.50
			Total : 71.10		91.03

APPENDIX II – *Continued.*

Baddomalhi "Intermittant" ANNEXURE 'A'

Date	Name of A. S. M.	Daily Roster Hours	Total	Actual daily duty hours	Total
16-3-64	Muhammad Nawaz	4 to 9 : 5.00 17th to 21.30 : 4.30	9.30	1.25 to 3 30 : 2.5 4 0 to 9.0 : 5.0 17.0 to 21.30 : 4.30 23.0 to 23.50 : 0.50	12.25
17-3-64	– do –	– do –	– do –	4.0 to 9.0 : 5.0 17.0 to 21.30 : 4.30 22.10 to 24.0 : 1.50	11.20
18-3-64	– do –	– do –	– do –	24.0 to 0.40 : 0.40 4.0 to 9.0 : 5.0 17.0 to 21.30 : 4.30 22.2 to 23.5 : 1.3	11.13
19-3-64	– do –	– do –	– do –	4.0 to 9.0 : 5.0 17.0 to 21 30 : 4.30 22.10 to 23.50 : 1.40	11.10
20-3-64	– do –	– do –	– do –	4.0 to 9.0 : 5.0 17 0 to 24 0 : 7 0	12.00
21-3-64	– do –	– do –	– do –	24.0 to 9.0 : 9.0 17.0 to 24.0 : 7.0	16 00
22-3-64	– do –	– do –	– do –	24.0 to 2.30 : 2 30 4.0 to 9.0 : 5 0 17.0 to 24.0 : 7.0	14.30
			Total : 66 30		88.38

APPENDIX II—*Continued.*

Narowal "Continuous" ANNEXURE 'A'

Date	Name of A. S. M.	Daily Rosters Hours	Total	Actual daily duty hours	Total
16-3-64	Allah Rakha	0.8	8	0.8	8
17-3-64	—do—	—do—	—do—	—do—	—do—
18-3-64	—do—	—do—	—do—	—do—	—do—
19-3-64	—do—	—do—	—do—	—do—	—do—
20-3-64	—do—	16.24	—do—	16.24	—do—
21-3-64	—do—	—do—	—do—	—do—	—do—
22-3-64	—do—	—do—	—do—	—do—	—do—
			56 hours		56 hours

There are three A. S. Ms. at Narowal and the information regarding the other two A. S. Ms may be seen at page 6 & 7 attached below.

APPENDIX II—*Continued.*

Narowal "Continuous" ANNEXURE 'A'

Date	Name of A. S. M.	Daily Rosters Hours	Total	Actnal daily duty hours	Total
16-3-64	Muhammad Akram	8.16	8	8.16	8
17-3-64	—do—	16.24	—do—	16.24	—do—
18-3-64	—do—	—do—	—do—	—do—	—do—
19-3-64	—do—	—do—	—do—	—do—	—do—
20-3-64	—do—	8.16	—do—	8.16	—do—
21-3-64	—do—	—do—	—do—	—do—	—do—
22-3-64	—do—	—do—	—do—	—do—	—do—
			56 hours		56 hours

APPENDIX II—*Continued.*

Narrowal "Continuous" ANNEXURE 'A'

Date	Name of A. S. M.	Daily Rosters Hours	Total	Actual daily duty hours	Total
16-3-64	Shamim Haider	16.24	8	16.24	8
17-3-64	—do—	8.16	—do—	8.16	—do—
18-3-64	—do—	—do—	—do—	—do—	—do—
19-3-64	—do—	—do—	—do—	—do—	—do—
20-3-64	—do—	0.8	—do—	0.8	—do—
21-3-64	—do—	—do—	—do—	—do—	—do—
22-3-64	—do—	—do—	—do—	—do—	—do—
		Total	56 hours		56 hours

APPENDIX II—*Continued.*

Jassar "Intermittant" ANNEXURE 'A'

Date	Name of A. S. M.	Daily Rosters Hours	Total	Actual daily duty hours	Total
16-3-64	Mr. Abdul Aziz	19.00 to 7.00	12	19.00 to 7.00	12
17-3-64	Mr. Sardar Ali	—do—	—do—	—do—	—do—
18-3-64	—do—	—do—	—do—	—do—	—do—
19-3-64	—do—	—do—	—do—	—do—	—do—
20-3-64	—do—	—do—	—do—	—do—	—do—
213-64	—do—	—do—	—do—	—do—	—do—
22-3-64	—do—	—do—	—do—	—do—	—do—
	(1) Total for Sardar Ali	...	72		72
	(2) Total for Abdul Aziz	...	12		12
	Grand Total	...	84		84

Note.—(1) The rest giver Assistant Station Master, Mr. Abdul Aziz performed 12/-hours duty on 16th March 1964 in order to give rest to the permanent Assistant Station Master.

(2) Mr. Sardar Ali who is the permanent Assistant Station Master availed periodical rest on 16th March 1964 from 17th March 1964, he remained on duty upto 22nd March 1964 as per roster and put in 72/-hours duty during this period.

APPENDIX II—*Continued.*

Nurkot "Intermittant" ANNEXURE 'A'

Date	Name of A. S. M.	Daily Kosters Hours	Total	Actual duily duty hours	Total
16-3-64	Mr. Akhtar Nawaz	20.00 to 08.00	12	20.00 to 08.08	12
17-3-64	Mr. Abdul Aziz	—do—	—do—	—do—	—do—
18-3-64	Mr. Akhtar Nawaz	—do—	—do—	—do—	—do—
19-3-64	—do—	—do—	—do—	—do—	—do—
20-3-64	—do—	—do—	—do—	—do—	—do—
21-3-64	—do—	—do—	—do—	—do—	—do—
22-3-64	—do—	—do—	—do—	—do—	—do—
	(1) Total for Akhtar Nawaz	...	72		72
	(2) Total for Abdul Nawaz	...	12		12
	Grand Total	...	84		84

Note.—(1) The rest giver Assistant Station Master, Mr. Abdul Aziz performed 12/- hours duty on 17th March 1964, in order to give rest to the permanent Assistant Station Master.

(2) Mr. Akhtar Nawaz who is the permanent Assistant Station Master, availed periodical rest on 17th March 1964. On 16th March 1964 and from 18th to 22nd March 1964 he remained on duty as per roster and put in 72 hours duty during this period.

APPENDIX II—*Concluded.*

Chak Amru "Intermittant" ANNEXURE 'A'

Date	Name of A. S. M	Daily Rosters Hours	Total	Actual daily duty hours	Total
16-3-64	Mr. Ashfaq Ahmad	18.00 to 06.00	12	18.00 to 06.00	12
17-3-64	—do—	—do—	—do—	—do—	—do—
18-3-64	Mr. Abdul Aziz	—do—	—do—	—do—	—do—
19-3-64	Mr. Ashfaq Ahmad	—do—	—do—	—do—	—do—
20-3 64	—do—	—do—	—do—	—do—	—do—
21-3-64	—do—	—do—	—do—	—do—	—do—
22-3-64	—do—	—do—	—do—	—do—	—do—
	(1) Total for Ashfaq Ahmad	...	72		72
	(2) Total for Abdul Aziz	.	12		12
	Grand Total	...	84		84

Note.—(1) The rest giver Assistant Station Master Mr. Abdul Aziz, performed 12/-hours duty on 18th March 1964 in order to give rest to the permanent Assistant Station Master.

(2) Mr. Ashfaq Ahmad, who is the permanent Assistant Station Master availed periodical rest on 18th March 1964. On 16, 17 and 19th March 1964 to 22nd March 1964 he remained on duty as per roster and put in 72 hours duty during this period.

APPENDIX III

(*Ref: Starred Question No.* 7024)

***6428. Mr. Ahmad Mian Soomro:** Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that one Mr Aftab Ahmad, Head Clerk (Bridges) has recently been selected for appointment as Office Superintendent (Works) in the Headquarters Office ;

(*b*) whether it is a fact that the present incumbent of the post of Superintendent (Works) is to retire in January, 1965 and as such there is no vacancy of Office Superintendent (Works) at present in the said office ;

(*c*) whether it is a fact that under the rules no candidate can be selected for appointment against a post which is not vacant ;

(*d*) whether it is a fact that no selection has ever been made to a non-existing vacancy in the Headquarters Office prior to the said selection ;

(*e*) if answers to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, reasons for selecting Mr. Aftab Ahmed to the said post in advance ?

Parliamentary Secretary (Mr. Laxman Singh) :—

(*a*) Yes.

(*b*) Yes, but under the leave rules by which he is governed, he is entitled to 28 months leave preparatory to retirement which he may take at any time before January, 1965. Selections are authorised to be held under the rules not only for filling up existing vacancies but also for those anticipated during the next 2 years.

(*c*) No. Under the rules, not only candidates can be selected for meeting the requirements immediately existing but also for those anticipated for the next two years.

(*d*) No. Selections have been made in the past for both immediate vacancies and those expected to arise in the next two years.

(*e*) In view of replies to (*c*) and (*d*), above, the question does not arise. Mr. Aftab Ahmad has been selected in a regular manner.

APPENDIX IV

(*Ref: Starred Questian No.* '7049'.)

Extracts from proceedings of the 44th Divisional Superintendent's Conerence held at Lahore from 19th to 21st February, 1957.

D. S. Subject No. 8—Re-organization of clerical cadre to improve efficiency.

Reference : Notes by the Divisional Superintendent, Lahore, and the Headquarters Office—Appendix 'J'.

Recommendations by the Divisional Superintendents.

The Conference are of the view that the ratio between Grade I and Grade II clerical posts may not be revised for the present so as to avoid financial implications, but in order to improve the efficiency, the following measures should be adopted :—

(*i*) On recruitment, Grade I Clerks should be given three months' training in routine and procedure in the Walton Training School. In order that training of all Grade I Clerks recruited by various divisions can be arranged at the same time, it is suggested that recruitment be made in the month of July every year.

(*ii*) After successful completion of the training, Grade I Clerks should be posted in each branch of the Divisional Office for six months so as to acquire working knowledge of all branches.

(*iii*) Grade to grade promotion up to Grade III should be made on passing a written efficiency test.

(*iv*) Direct recruitment in Grades II and III should be made as permitted at present. This direct recruitment has not been made since Independence.

Remarks by the Deputy General Manager (*Personnel*).

(*i*) The recommendations regarding training of Grade I Clerks in the Walton Training School may be accepted. The exact period of training may be fixed after the details of the training to be imparted are determined. Time of training will be fixed in consulation with Superintendent, Walton Training School.

(*ii*) This may be accepted.

(*iii*) May be accepted.

(*iv*) Direct recruitment in Grade II has already been decentralized and divisions can arrange their own recruitment in this grade. Arrangements for recruitment in Grade III are already afoot.

General Manager's observations.

I agree with the views expressed by Deputy General Manager (Personnel).

APPENDIX 'J'

D.S. Subjeet No. 8. Re-organization of the clerical cadre to improve efficiency.

Note by the Divisional Superintendent, Lahore.

The Posts of Clerks, Grade III and IV in the Divisional Offices are essentially in nature. These are generally held by Sub-Heads whose main functions are to ensure proper co-ordination of work, elimination of delays, personal disposal of important cases of policy and maintenance of a reasonable standard of efficiency in the sections. They are assisted in their day-to-day work by Clerks in Grades I and II The former being very junior in service are mostly concerned with receipt and despatch, filing, indexing etc. It would, therefore, be seen that the brunt of work is borne by clerks in Grade II, who may really be called the dealing clerks. In the sanctioned strength their number should be greater than that of Grade I clerks. In actual practice, however they form only 49 percent of the total number of Grade I and Grade II posts. As a result of this, much of the important work has of necessity to be left either to clerks Grade I, who, being ill-equipped with rules and regulations, cannot be expected to deal with it efficiently, or to the Sub-Heads themselves, in which case the supervision of the sections, is adversely affected. It is, therefore, felt that the number of posts in Grade I is disproportionately large and that the existing ratio of 49 ; 51 between Grade II and Grade I should be revised and fixed at 70 : 30, at the same time having suitable reduction in the total sanctioned strength, which should be possible on account of increased efficiency resulting from having more clerks in Grade II.

Anothor factor, which contributes to the above suggestion is that with the amal gamation of different units of seniority up to Grade II, besides inter-branch transfers, clerks from anywhere can now be posted in the different branches on promotion Grade II, who prove to be extremely raw and in-experienced in their work. Again, as a result of the same amalgamation. the sphere of promotion has become widened and promotions from Grade I to II have become far more rapid as compared with the prepartition period when a clerk had to put in several years service before he could be promoted to Grade II. The effect of all this is that a majority of the posts in Grade II also are held by very junior people.

In order to deal effectively with the above situation it is further suggested that direct recruitment should be encouraged in Grade II. There is a provision for direct recruitment to the extent of 20 percent, which, however, has not been availed of since the partition. To offset accel erated promotions, occasioned by the amal gamation of different units of seniority ; this percentage, it is recommended, may be raised to 30 per cent. Furthermore, a written test may be prescribed for ordinary promotions from Grade I to Grade II so that the staff of requisite ability only are promoted to the higher grade.

The subject of training clerical staff on initial appointment, and different stages, during the course of their service also deserves special

attenion, At present training is exclusively imparted on the job itself which, in the case of new entrants, can have disastrous effects on efficiency. The subject of training has been considered by the Headquarter Office a number of times, but no practical steps have so far been taken in this connection.

It is not quite correct to say that the Grade III and IV clerks on divisions are generally supervisory. The Sub-Heads in Grade IV (or in some cases in Grade III) may be semi-supervisory as the general supervision of the branch is usually left to the Head Clerk in Grade V.

If the percentage of Grade II posts is to be raised, the exact position, showing the actual break-up of each branch and its sub-sections, will have to be examined first.

The intention of keeping Grade I clerks on a combined seniority list till their promotion to Grade II was that they should have al-round knowledge of all the branches in an office before their posting in Grade II in a particular branch.

If the suggestion to increase the number of Grade II posts, as compared to Grade I posts, is accepted it will mean rapid promotion from Grade I to Grade II, where as it is also complained that Grade I clerks get promotion to Grade II without gaining sufficient experience.

At present direct recruitment of graduates is permissible, both in Grades II and III. If the percentage of direct recruits in Grade II is to be increased, it would be preferable to abolish direct recruitment in Grade III altogether so that raw-hands are not recruited in Grade III.

Details regarding the method of training and the subject in which training is considered ncessary will have to be worked out.

APPENDIX 'B'

Statement showing the branch wise and Division wise Percentage Grade I Office Clerks promoted to Grade II, and Grade II Clerks to Grade III during the period from 1-7-62 to 30-4-1964.

Division	*Personnel Branch*		*General Branch*		*Rates Branch*		*Way & Works Branch*		*Stores Purchase Branch*		*Commercial Branch*		*Mechanical Branch*	
	Gr. I to Gr. II %	Gr. II to Gr. III %	Gr. I to Gr. II %	Gr. II to Gr. III %	Gr. I to Gr. II %	Gr. II to Gr. III %	Gr. I to Gr. II %	Gr. II to Gr. III %	Gr. I to Gr. II %	Gr. II to Gr. III %	Gr. I to Gr. II %	Gr. II to Gr. III %	Gr. I to Gr. II %	Gr. II to Gr. III %
Headquarters	17	17	6	10	25	27	27	54	156	55	46	10	25	25
Karachi	20	12	...	...	...	...	17	10	...	...	20	...	44	14
Quetta	10	6	...	...	...	...	6	40	...	..	33	14	9	5
Multan	4	2.6	...	...	...	...	6.2	14	...	...	16.6	...	...	...
Rawalpindi	3.8	2.7	...	...	...	...	2	...	...	...	...	...	3.8	4.1
Sukkur	...	20	...	...	...	...	...	24	...	...	...	20	...	...
Lahore	26	37	...	...	...	...	15	13	...	...	18	25	25	35
Workshops	10	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	10	1

Division	*Track Supply Branch*		*Transportation (viz. OPTG. & Rs) Branch*		*Works Accounts and Budget Branch*		*Medical Branch*		*Statistical Branch*		*Refund Branch*	
	Gr. I to Gr. II %	Gr. II to Gr. III %	Gr. I to Gr. II %	Gr. II to Gr. III %	Gr. I to Gr. II %	Gr. II to Gr. III %	Gr. I to Gr. II %	Gr. II to Gr. III %	Gr. I to Gr. II %	Gr. III to Gr. rII %	Gr. I to Gr. II %	Gr. II to Gr. III %
Headquarters	25	...	50	19	67	100	67	50	16	1	100	...
Karachi	...	...	35	10	...	...	...	...	...	...	...	...
Quetta	...	...	27	8	6	27	...	...	...	...	...	...
Multan	...	...	12.5	13.3	...	...	...	...	...	...	...	...
Rawalpindi	...	...	4.5	...	37.5	...	...	...	...	...	...	...
Sukkur		...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
Lahore	...	...	10	29	...	...	...	...	...	...	...	...
Workshops	...		...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

SIXTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Thursday, the 11th June, 1964

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 5-30 p.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri, Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqi, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ
فَلِاَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ
اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا
يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ
تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ
بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ
اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

پ ۲۔ س ۲۔ ع ۵ و ۶۔ آیات ۲۷۲ تا ۲۷۴

(اے پیغمبر) تم پر کچھ اس بات کی ذمہ داری نہیں کہ لوگ ہدایت قبول ہی کرلیں یہ کام اللہ کا ہے کہ جسے چاہے راہ ہدایت پر لگا دے جو کچھ بھی تم خرچ کرو گے تو تم خود اپنے ہی فائدے کے لئے کرو گے اور تمہارا خرچ کرنا اسی غرض کے لئے ہے کہ اللہ کی مرضی کے مطابق راہ میں خرچ کرو۔ اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اس کا پورا پورا بدلہ تمہیں دیدیا جائے گا۔ تمہارا کچھ نقصان نہیں کیا جائے گا۔ اور جو کچھ تم ان حاجتمندوں کے لئے خرچ کرو گے جو اللہ کی راہ میں گھر کو بیٹھ رہے ہیں اور ملک میں کسی طرف آنے جانے کی طاقت نہیں رکھتے (مانگنے سے شرماتے ہیں) ناواقف آدمی ان کو سوال نہ کرنے کے باعث مالدار خیال کرتا ہے تم ان کے چہرے دیکھ کر ان کی حالت جان سکتے ہو۔ وہ لوگوں سے منہ پھوڑ کر لپٹ کر سوال نہیں کر سکتے۔ اور تم جو کچھ اچھی راہ میں خرچ کرو گے تو اللہ اس کا علم رکھتا ہے۔ جو لوگ اپنا مال رات و دن پوشیدہ و ظاہر خرچ کرتے رہتے ہیں ان کا صلہ پروردگار کے پاس ہے اور ان کو نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ غم۔

SUSPENSION OF THE QUESTION HOUR

Minister of Finance (Sheikh Masood Sadiq) : Mr. Speaker Sir, I beg to move that the Question Hour be suspended for today's sitting.

Mr. Speaker : May I know the views of the Leader of the Opposition. I think that is the sense of the House and the Question Hour stands suspended.

THE WEST PAKISTAN BUDGET (GENERAL) FOR THE YEAR 1964-65. (*Presentation*)

Mr. Speaker : I now call upon the Finance Minister to present the Budget for the year 1964-65.

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) - جناب صدر محترم -

آنجناب کی اجازت اور وساطت سے میں ۱۹۶۴-۶۵ء کا صوبائی میزانیہ اس معزز ایوان کی خدمت میں پیش کرنے کی عزت حاصل کرتا ہوں -

جناب والا - ہم سب کو یہ معلوم ہے کہ آنے والا سال ہمارے دوسرے پنج سالہ ترقیاتی منصوبے کا آخری سال ہے اور اب کہ اس کی میعاد عمل کے چار سال ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو چکے ہیں اور صرف ایک سال ہمارے سامنے ہے ، اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم نہ صرف اپنی اس معاشی اور اقتصادی ترقی کا ایک حقیقی جائزہ لیں جو اس عرصے میں ہم نے کی ہے ، بلکہ ان نشانات ہدف پر بھی ایک نگاہ واپس ڈال لیں جو اسی منصوبے کے سلسلے میں ہم نے اپنی مجوزہ ترقیوں کی حدود کے طور پر خود ہی مقرر کئے تھے - اس میں کوئی شک نہیں کہ دوسرے منصوبے کے یہ مقصودات اور ہدف کچھ ایسے غیر معمولی اور بلند نہیں ہیں اور اس نصب العین کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے جو در حقیقت ہم سب کا مرکز نگاہ ہے ، اور جہاں تک پہنچنے کی ہم برابر کوشش کر رہے ہیں - تاہم جب آزادی سے پہلے کی پسماندگی اور بد حالی پر ایک نظر ڈالی جائے اور دوسری جانب ان رکاوٹوں اور پابندیوں کو سامنے رکھا جائے جن سے آزادی کے بعد بھی ہمارا ملک برابر پنجہ آزما رہا ہے ، تو ہماری موجودہ کامیابیاں بھی بڑی بامعنی ، دور رس اور نتیجہ خیز ہو جاتی ہیں اور ان سے پیدا ہونے والے واقعات و امکانات ایک نئی اہمیت اختیار کر لیتے ہیں - سچ یہ ہے کہ بہت سی ناکامیوں اور نارسائیوں کے باوجود موجودہ منصوبے کے اولین چہار سالہ دور میں ہماری ہمہ گیر اور ٹھوس ترقی نے جو نئے معیار قائم کیے ہیں وہ ہر طرح قابل لحاظ ہیں - اس

کے ساتھ ساتھ یہ امر بھی غایت درجہ وقیع اور اہم ہے کہ بہت سے ایسے مشکل اور پیچیدہ مسائل کے حل کا حوصلہ افزا آغاز ہو چکا ہے جن کی طرف اول تو ماضی میں توجہ ہی نہیں کی گئی تھی ، یا اگر کی گئی تھی تو اس کا اندازہ بڑا نیم دلانہ تھا ۔ اس میں شک نہیں کہ آج ہمارے سامنے جد و جہد کا ایک بڑا طویل سلسلہ اپنا دامن دراز کئے ہوئے ہے ۔ لیکن اس میں بھی کوئی کلام نہیں کہ ہم اپنے راستے کے سب سے کٹھن موڑ تک آن پہنچے ہیں اور جناب والا ۔ یہ وہ مقام ہے جہاں سے ہمیں اپنی منزل مقصود صاف نظر آنے لگی ہے ۔ خوش حالی اور خود آفریں حسن معاش کی وہ منزل مقصود ، جس تک ہم اپنے قدموں میں قدرے تیزی اور استقلال پیدا کرکے معاشی ترقی کے صاف ، یقینی اور ذرا سے محنت طلب راستے سے بہت جلد پہنچ سکتے ہیں ۔

۳—اس وقت مغربی پاکستان کے پبلک دائرہ کار میں دوسرے ترقیاتی منصوبے کے تحت جتنی سکیمیں زیر عمل ہیں اور مالی اعتبار سے ان کے نقطہ ہائے انتہا بھی معین ہو چکے ہیں ۔ اس سال وہ تقریباً سب کے سب مکمل ہو جائیں گی اس کارنامے کی انجام دہی صرف اس لئے ممکن ہوئی کہ ترقیاتی مصارف کی شرح سال بہ سال بڑی تیزی کے ساتھ بڑھائی جاتی رہی ، چنانچہ جہاں ۱۹۵۹-۶۰ء میں یہ کل مصارف انچاس کروڑ روپے تک بڑھ گئی (تالیاں) اور سال آئندہ جو میرے منصوبے کا آخری سال ہے ۔ اس میں اور بھی اضافہ ہو جائے گا ۔

۴—دوسرے پنج سالہ منصوبے کی نمایاں ترقیوں میں ہمارا سب سے حوصلہ افزا کارنامہ زرعی پیداوار میں اضافے کے ایک قابل لحاظ رجحان کی نمود ہے ۔ تقریباً دس برس کے جمود و سکون کے بعد پہلی بار متعدد اجناس کی پیداوار میں خاطر خواہ ترقی رونما ہوئی ہے ۔ ۱۹۶۲-۶۳ء میں گندم کی پیداوار اپنی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی تھی اور ۱۹۵۹-۶۰ء کی پیداوار سے گیارہ فی صد زیادہ قرار پائی تھی حالانکہ موخرالذکر بھی اپنے وقت پر صوبے کی کثیر ترین پیداوار تسلیم کی جا چکی تھی ۔ کپاس کی پیداوار کا تخمینہ ۱۹۶۳-۶۴ء کے لئے تیئس لاکھ پچاس ہزار گانٹھوں تک پہنچ گیا ہے ۔ جو دراصل منصوبے کے آخری سال کا تخمینہ اور موجودہ منصوبے کا نقطۂ منتہا تھا ۔ یہ اپنی مقدار میں ۱۹۵۹-۶۰ء کی اصل پیداوار سے پچاس فیصد زیادہ ہے ۔ نیشکر کا سلسلہ افزائش بھی اسی طرح جاری ہے اور اس کی

پیداوار پہلے منصوبے کے خاتمے کے بعد چالیس فی صد بڑھ گئی ہے ۔ ترقی کا یہ میلان قریب قریب تمام اجناس کی فصلوں میں پایا جاتا ہے ۔ ان میں تمباکو ، دالیں ، تلہن اور اناج کی بیشتر قسمیں شامل ہیں اور یہ اعداد و شمار اس بات کا ثبوت ہیں کہ صوبے کی زراعت میں واقعی ایک انقلاب آ رہا ہے ۔

۵—صوبے کے پس ماندہ علاقوں کے مسائل دوسرے منصوبے کے عہد میں ہی پہلی بار سنجیدگی سے زیر توجہ آئے اور پھر یہ توجہ اس حد تک زیادہ ہو گئی کہ آئین نو میں اس امر کا اقرار کیا گیا کہ حکومت صوبے کے مختلف علاقوں کے لوگوں کے درمیان فی کس آمدنی کے اعتبار سے مساوات اور ہمواری پیدا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گی ۔ چنانچہ اس مقصد سے پہلا قدم جو اٹھایا گیا وہ یہ تھا کہ مغربی پاکستان کے دور افتادہ اور پس ماندہ اضلاع کے ترقیاتی منصوبوں کی رفتار پہلے سے بہت تیز کر دی گئی اور ۶۴-۱۹۶۳ء کے ترقیاتی بجٹ میں ان اضلاع سے متعلقہ رقوم اخراجات بہت بڑی حد تک بڑھا دی گئیں اور آپ کو یہ سن کر اطمینان ہو گا کہ ۶۵-۱۹۶۴ء کے ترقیاتی بجٹ میں یہ میلان برقرار رکھا گیا ہے ۔

۶—اس معزز ایوان کے تمام اراکین ، اس صوبے کی سب سے بڑی آفات یعنی سیم اور تھور اور ان نقصانات سے بخوبی واقف ہیں جو ان کے وجود نامسعود سے ہماری زراعت اور معیشت کو پہنچ رہے ہیں ۔ دوسرے منصوبے کے آغاز سے پہلے اگرچہ اس مصیبت عظمیٰ کی تباہ کاریوں کا صحیح احساس تو عام ہو چکا تھا لیکن اس کی روک تھام کے بہترین ذرائع کے متعلق ہمارے اندازے اور تصورات کچھ زیادہ صاف نہیں تھے ۔ مگر ہمارے اپنے انجینئروں اور سائنس دانوں کی شبانہ روز تحقیقات اور صدر کینیڈی کے سائنسی مشن کے قابل قدر مطالعات و مشاہدات کی بدولت اب ہم اس قابل ہو چکے ہیں کہ ان آفات کا کوئی واقعی کارگر علاج تجویز کر سکیں جنہیں چند سال پہلے ناقابل علاج سمجھ لیا گیا تھا ۔ چنانچہ رچنا دوآب پراجیکٹ میں جو نتائج نئے تجربات سے پیدا ہوئے وہ غایت درجہ حوصلہ افزا ہیں ۔ زیر زمین پانی کی سطح بقدر سات فٹ کے نیچے کی جا چکی ہے ۔ اس رقبے کا زائد پانی خارج ہو چکا ہے اور شور سے پیدا ہونے والی

کیفیتیں بڑی تیزی سے بہتر ہو رہی ہیں - ان نتائج سے حوصلہ پا کر بعض دوسرے علاقوں میں بھی بحالی اور بازیابی کا کام بھی اچھے خاصے پیمانے پر شروع ہو چکا ہے اور صوبائی حکومت نے آب و زمین کا ایک انتظامیہ (Land and Water Management Board) قائم کر دیا ہے - جو متاثرہ علاقوں میں ٹیوب ویل نصب ہونے کے بعد نہری آب رسانی اور زراعی توسیع اور دیگر متعلقہ سرگرمیوں کے درمیان روابط قائم کر کے انہیں اپنی مستقل نگرانی میں رکھے گا -

۷—ہماری ترقیاتی مساعی کی شاہراہ پر اس سال ایک نیا سنگ میل ابھرا ہے اور اس کا نام ہے دیہاتی تعمیری پروگرام - اس جدید ترتیب عمل کے تحت ایک نہایت قلیل عرصے میں بعض نہایت حوصلہ افزا نتائج پیدا ہوئے ہیں - ان میں ایک تو یہ ہے کہ دیہاتی علاقوں میں روزگار کے بہت سے نئے مواقع دستیاب ہونے لگے ہیں - اور اس پروگرام نے لوگوں میں ایک صحت مند رد عمل اور عملی انجذاب اس حد تک پیدا کر دیا ہے کہ وہ نقد اور جنس دونوں کے عطیات سے اس کی افزائش میں حصہ لینے لگے ہیں اور متعدد اضلاع نے تعمیرات کے عمل میں کارکردگی اور کفایت شعاری کی نہایت عمدہ مثالیں پیش کی ہیں - پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ اس پروگرام نے لوگوں کو ترقی اور منصوبہ بندی کے ایک نئے احساس اور اس کے عملی مسائل سے آشنا کر دیا ہے -

۸—تعلیم کے میدان میں صوبہ خوبی و مقدار دونوں اعتبارات سے ترقی کے بعض نہایت عمدہ شواہد پیش کر رہا ہے اور کرتا چلا جائے گا - ابتدائی مدارس یعنی پرائمری سکولوں میں بچوں کی تعداد انیس لاکھ سے بڑھ کر جو ۱۹۵۹-۶۰ء میں تھی ۱۹۶۴-۶۵ء میں تیس لاکھ ہو جائے گی اور دوسرے منصوبے کے دوران میں خود ان مدارس کی تعداد پہلے کی بہ نسبت دگنی ہو جائے گی - اسی طرح ۱۹۵۹-۶۰ء اور ۱۹۶۴-۶۵ء کے درمیان ہائی سکولوں کے طلباء کی تعداد بھی دگنی ہو جائے گی - جب پہلا ترقیاتی منصوبہ ختم ہوا تھا تو طلباء کی تعداد پہلے کی بہ نسبت مجموعی طور پر پندرہ فیصد بڑھ گئی تھی - اب کہ دوسرا منصوبہ ختم ہو رہا ہے یہ تعداد قریب قریب ساٹھ فیصد بڑھ جائے گی - پرائمری ، ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کے مواقع میں اضافے کے ساتھ ساتھ خود تعلیم میں بعض نتیجہ خیز تبدیلیاں بھی پیدا ہوئی ہیں - چنانچہ تکنیکی اور پیشہ ورانہ

تربیت کی جانب ایک یقینی میلان آہستہ آہستہ اپنے قدم اٹھا رہا ہے اور خاص تکنیکی تعلیم کے مدارس میں طلباء کی تعداد جو ۱۹۶۲ء میں آٹھ ہزار پانسو تھی ، ۱۹۶۴-۶۵ء کے اختتام تک پندرہ ہزار سات سو تک پہنچ جائے گی ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔

۹—ہماری معیشت کے مختلف حلقوں میں ہمہ گیر ترقی نے قومی آمدنی پر بھی خاصا اچھا اثر ڈالا ہے ۔ چنانچہ اس کی شرح ترقی نے پہلی بار آبادی کی شرح ترقی کو پیچھے سے آ لیا ہے ۔ منصوبہ بندی کمشن کا اندازہ ہے کہ موجودہ منصوبے کے پہلے تین سال کے اندر قومی آمدنی میں اوسطاً ۴ء۲ فی صد کا اضافہ ہوا ہے جبکہ اسی عرصے کے لئے آبادی کی شرح اضافہ ۲ء۷ فی صد ہے ۔ اس میں شک نہیں کہ فی کس آمدنی میں یہ اضافہ نہایت معمولی ہے لیکن اس سے یہ تو عیاں ہوتا ہے کہ سکون و جمود کا دور ختم ہو گیا ہے اور اب ہم آہستہ آہستہ مگر پورے استقلال کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں ۔ (تالیاں) ۔

۱۰—۱۹۶۴-۶۵ء کے ترقیاتی پروگرام کا جائزہ اس وسیع تر پس منظر پر لینا ضروری ہے ، جو دوسرے ترقیاتی منصوبے کی تکمیل یافتہ پروگراموں سے تعلق رکھتا ہے اور جن کا ایک مختصر تذکرہ میں ابھی ابھی کر چکا ہوں ۔ سال آئندہ کے بجٹ میں ترقیاتی کاموں پر صرف ہونے والی مجموعی رقم دو سو دس کروڑ روپے ہو گی جس میں سے پندرہ کروڑ روپے دیہاتی تعمیری پروگرام کے لئے مخصوص کر دیئے گئے ہیں ۔ ۱۹۶۳-۶۴ء کا نظر ثانی شدہ تخمینہ جو ترقیاتی اخراجات سے تعلق رکھتا ہے ، ایک سو انچاس کروڑ تک پہنچ چکا ہے اور اس میں دیہاتی تعمیری پروگرام کے دس کروڑ روپے شامل ہیں ۔ اس سال کا تخمینہ شدہ ترقیاتی خرچ ایک سو بیاسی کروڑ روپے تھا ۔ آئیندہ سال ہم مختلف دائرہ ہائے کار میں ان کے مختلف منصوبوں پر نسبتاً زیادہ روپیہ بطور سرمایہ لگائیں گے اور دیہاتی تعمیراتی منصوبوں پر جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں موجودہ سال کی بہ نسبت پچاس فی صد زیادہ خرچ کیا جائے گا ۔

۱۱—علاقائی بنیادوں پر جو گنجائش مختلف سکیموں کے لئے ۱۹۶۴-۶۵ء کے بجٹ میں رکھی گئی ہے ۔ وہ حکومت کے اس عزم کی آئینہ دار ہے کہ نسبتاً پس ماندہ علاقوں میں ترقی کی رفتار امکانی حد تک تیز اور اس کا دائرہ زیادہ سے زیادہ وسیع کر دیا جائے اور یہ میلان عملی طور پر بحد آخر قائم رکھا جائے ۔

۱۲—سابق شمالی مغربی سرحدی صوبے میں ترقیاتی سکیموں پر آئیندہ سال نو کروڑ بائیس لاکھ روپے کی رقم مخصوص کر دی گئی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔ سال رواں میں یہ رقم سات کروڑ اٹھانوے لاکھ روپے تھی ۔ مجوزہ رقم میں سے ساٹھ فی صد روپیہ آبپاشی اور بجلی کے ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کیا جائے گا ۔

۱۳—سابق بہاول پور کے اقطاع میں ترقیاتی اخراجات کی رقم ۱۹۶۲-۶۳ء میں چونسٹھ لاکھ روپے سے بڑھا کر ۱۹۶۳-۶۴ء کے بجٹ میں تین کروڑ سینتالیس لاکھ کر دی گئی تھی ، آئیندہ سال بہاولپور کی سکیموں پر چار کروڑ باسٹھ لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے ، جن میں سب سے زیادہ رقم یعنی ایک کروڑ نواسی لاکھ روپے مواصلات کی ترقی پر صرف ہو گی ۔

۱۴—سابق سندھ کے علاقوں میں ترقیاتی اخراجات کی مجموعی رقم موجودہ بجٹ کی رو سے منظور شدہ بتیس کروڑ چار لاکھ روپے سے بڑھ کر آئیندہ سال کے بجٹ میں چونتیس کروڑ چھ لاکھ روپے ہو جائے گی ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔ آئیندہ سال کے پروگرام میں اس کا بڑا حصہ وسائل برقی اور آبپاشی کی ترقی اور سیم سے متاثر شدہ اراضی کی بازیابی پر خرچ ہو گا ۔

۱۵—سابق بلوچستان کے حصے کی ترقیاتی رقم جو سال رواں کے بجٹ میں پانچ کروڑ ستر لاکھ روپے تھی ، اپنی موجودہ سطح سے بلند ہو کر سال آئیندہ کے بجٹ میں چھ کروڑ باون لاکھ روپے ہو جائے گی ۔ (تالیاں) ۔ اس میں سے دو کروڑ چوہتر لاکھ روپے آب و برق سے نسبت رکھنے والی ترقیات کے لئے اور ایک کروڑ روپے زرعی اصلاح و ترقی کے لئے مخصوص کئے جا چکے ہیں ۔

۱۶—سرحد کے قبائلی علاقوں کے فروغ کے لئے آئیندہ سال دو کروڑ تینتیس لاکھ روپے علیحدہ کئے گئے ہیں ۔ سال رواں کے تخمینوں میں یہ رقم دو کروڑ بائیس لاکھ روپے تھی ۔ زیر نظر بجٹ کی رو سے اس رقم کا ایک بڑا حصہ گومل ضام پروجیکٹ کے ابتدائی کام پر خرچ کیا جائے گا ۔ پراجیکٹ کا اصل کام تیسرے منصوبے کے دوران میں شروع ہو گا ، جب کہ اس علاقے میں بہت بڑی رقوم خرچ کرنے کے قوی امکانات پیدا ہو جائیں گے ۔

۱۷—سابق پنجاب کے حصے میں اب کہ اکتالیس کروڑ پچاس لاکھ روپے آئیں گے جبکہ سال رواں میں اسے صرف سینتیس کروڑ تیس لاکھ روپے ملے تھے - (تالیاں) - موجودہ اضافہ اراضی کی بازیابی و بحالی کے ان منصوبوں پر کام کی رفتار تیز ہو جانے کا نتیجہ ہے جنہیں غیر ملکی امداد بھی حاصل ہے -

۱۸—کراچی اور اس کے نواح پر مشتمل خطے نے اپنے ترقیاتی اخراجات کے لئے جو حصہ سال رواں کے بجٹ میں پہلے حاصل کیا تھا - اسے اسی طرح برقرار رکھا جائے گا - چنانچہ ۱۹۶۴-۶۵ء کے ترقیاتی پروگراموں پر گیارہ کروڑ انہتر لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے - اس رقم میں سے چار کروڑ روپے مکانات بنانے اور انہیں آباد کرنے کی سکیموں پر خرچ ہوں گے اور تین کروڑ چوالیس لاکھ کی رقم صنعتوں کے فروغ پر صرف کی جائے گی -

۱۹—علیحدہ علیحدہ خطوں کے لئے مخصوص سکیموں کے علاوہ جو روپیہ سارے صوبے کی مشترک ترقیاتی سکیموں کی تکمیل پر خرچ کیا جائے گا - اس کی مجموعی رقم یعنی اکاسی کروڑ پانچ لاکھ روپے سے بڑھا کر چورانوے کروڑ چھیاسی لاکھ روپے کی سطح تک جا پہنچے گی - (نعرہ ہائے تحسین) -

۲۰—میں اس ایوان عالی کے معزز ارکان سے نہایت سنجیدہ طور پر گذارش کرتا ہوں کہ وہ ترقیاتی رقموں کی علاقائی بانٹوں پر غور کرتے وقت دو تین اہم باتوں کا خاص خیال رکھیں - اول یہ کہ علاقائی طور پر متعین رقموں کا تعلق ان سکیموں سے تو ہوتا ہی ہے جو انہی علاقوں سے مخصوص ہوتی ہیں ، لیکن ہر علاقے میں خاصی بڑی بڑی رقمیں ایسی سکیموں پر بھی خرچ کی جاتی ہیں جو ایک نوع کی صوبائی حیثیت یا کیفیت رکھتی ہیں یاد رکھنے کی دوسری بات یہ ہے کہ میں نے خطہ وار جن رقموں کا ذکر کیا ہے ، ان کا کوئی تعلق اس روپے سے نہیں ہے جو ہمارے ورکس پروگرام کے تحت خرچ کیا جائے گا - اسی طرح دیہی تعمیرات کے لئے جو رقمیں خاص طور پر تجویز اور متعین کی گئی ہیں ، ان کا مقصد کم ترقی یافتہ علاقوں کے ترقیاتی پروگراموں کو مزید تقویت دینا ہے - تیسرا اہم نکتہ جو ہمیں کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے یہ ہے کہ کسی علاقے میں واقع کسی سکیم کے لئے یہ ہرگز ضروری نہیں ہے کہ وہ اسی خاص علاقے کے

لئے فائدہ رساں ہو - مغربی پاکستان کی معیشت آہستہ آہستہ مواصلات ، برقی حلقوں اور گیس رساں لائنوں کے روز افزوں سلسلوں کے ساتھ مربوط ہو رہی ہے پھر محنت کش طبقے کی نقل و حرکت بھی برابر بڑھ رہی ہے اور ترقیاتی اخراجات سے روزگار کے جو بے شمار نئے موقع پیدا ہوتے ہیں ان کا فائدہ صوبے کو بحیثیت مجموعی پہنچتا ہے اس میں شک نہیں کہ ترقیات کے سلسلے میں علاقہ وار تقسیم زر خاصی اہمیت رکھتی ہے لیکن یہی سب کچھ نہیں ہے اور کسی ایسی تقسیم کو کسی علاقے کے لئے فائدہ رسانی کی واحد سبیل نہیں سمجھ لینا چاہیے بلکہ اسے ہمارے ہمہ گیر ترقیاتی پروگرام کا محض ایک پہلو تصور کرنا چاہیے -

آب و برق

۲۱—میں نے ابھی یہ بیان کیا تھا کہ سیم اور تھور کے انسداد کے لئے ہم ایک بہت بڑی مہم جاری کر چکے ہیں چنانچہ سال آئندہ کے بجٹ میں بازیابی و بحالی کے بڑے بڑے پراجیکٹ قریب قریب بہتر لاکھ ایکڑ زمین پر محیط ہیں ان سکیموں پر مجموعی مصارف کا تخمینہ تو ایک ارب پانچ کروڑ روپے ہے لیکن ۱۹۶۴-۶۵ء میں ہم ان پر اٹھارہ کروڑ انتالیس لاکھ روپے صرف کریں گے - مخفی نہ رہے کہ ان بڑی بڑی سکیموں کے علاوہ ہم ایک بہت بڑی رقم دوسرے سیم زدہ علاقوں میں پانی کے اخراج کے ذرائع کو بہتر بنانے میں خرچ کر رہے ہیں -

۲۲—گدو بیراج کا منصوبہ اب قریب الاختتام ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ دائیں کنارے کی بڑی نہر کی کھدائی اور تقسیم کرنے والی پرانی شاخوں کی تشکیل نو آئندہ مالی سال کے خاتمے تک مکمل ہو جائے گی غالباً اسی سال ٹنڈا ڈام پروجیکٹ بھی پایہ تکمیل کو پہنچ کر ضلع کوہاٹ کے بتیس ہزار پانسو ایکڑوں کی شادابی کا باعث بن جائے گا - (تالیاں) -

۲۳—۱۹۶۴-۶۵ء کے بجٹ کے وسیع دامن میں متعدد دوسرے کثیر المقاصد منصوبوں اور آب پاشی کی بڑی سکیموں پر کام بدستور جاری رکھنے کے لئے مالی انتظامات بھی شامل ہیں -

۲۴—صوبے کے بعض کم ترقی یافتہ علاقوں میں آب پاشی کے امکانات کی تحقیق و جستجو تیز تر کر دی جائے گی اور کوئٹہ ، قلات ، پشاور اور سکھر کے علاقوں میں اس غرض سے جائزے اور

تحقیقات کے علیحدہ علیحدہ حلقے قائم کرنے کی منظوری دی جا چکی ہے۔
(نعرہ ہائے تحسین)

برقی قوت

۲۵—اگلے سال کے بجٹ میں برقی قوت کی توسیع و ترقی کے لئے تیئس کروڑ اٹھانوے لاکھ روپے کے خرچ کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ مخفی نہ رہے کہ ۱۹۵۸ء اور ۱۹۶۳ء کے درمیان برقی قوت پیدا کرنے کے نصب شدہ ذرائع و وسائل پانچ گناہ ہو چکے ہیں۔ آئیندہ سال واپڈا کے عظیم ادارے کی توقعات کے مطابق کوئٹہ اور سکھر کے جدید بجلی گھر مکمل ہو جائیں گے اور اس اقدام سے سارے جنوبی علاقے میں برقی رو کی بہم رسانی ترقی کا ایک بہت بڑا قدم اٹھائے گی۔

۲۶—نصب شدہ ذرائع سے پیدا ہونے والی برقی طاقت اپنی استعداد کے اعتبار سے اب تک اپنی طلب کی برابر ہم قدم رہی ہے۔ تاہم یہ طلب اب روز افزوں ہے اور اس ترقی کا سب سے خوشگوار پہلو یہ ہے کہ برقی طاقت کو زرعی مقاصد کے لئے زیادہ سے زیادہ استعمال کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ جہاں ۱۹۵۹ء میں کل برقی طاقت کے استعمال میں زراعتی سرگرمیوں کا حصہ صرف گیارہ فی صد تھا وہاں یہ ۱۹۶۲-۶۳ء میں تیس فیصد ہو گیا۔ اب بھی نئے برقی رابطوں کا مطالبہ بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے اور توقع ہے کہ ۱۹۶۳-۶۴ء کے ختم ہونے تک دیہات میں رہنے والے صارفین کو تہتر ہزار سے زیادہ نئے کنکشن دئیے جا چکے ہوں گے۔ اور آئیندہ کے لئے ہم ایسے اسی ہزار جدید برقی رابطوں کا انتظام کر رہے ہیں۔

زراعت

۲۷—سال آئندہ کا بجٹ زراعت میں مشینوں کے استعمال کی پوری حوصلہ افزائی کرے گا۔ تجویز ہے کہ زراعت کی مختلف سرگرمیوں میں مشینوں کے رواج کی زیادہ سے زیادہ توسیع کی جائے اور فصل بونے اور زمین کی اصلاح کرنے سے لے کر کنویں چلانے تک زرعی کام کاج کا زیادہ حصہ مشینوں کے ذریعے انجام دیا جائے۔ زراعت کی میکانکی ترقیات کے لئے سال رواں کے نظر ثانی شدہ تخمینے کے مطابق ایک کروڑ چالیس لاکھ روپے کی رقم خرچ کی جائیگی۔ لیکن آئندہ سال ہم اس مقصد کے لئے سات کروڑ اکیس لاکھ روپے مخصوص کر رہے ہیں۔ (خوب۔ خوب)

۲۸۔ آئندہ سال زراعت کی عام توسیع، پودوں کے تحفظ، بہتر بیجوں اور مناسب کھادوں کی تحقیقات اور بہم رسانی کے تمام رواں

پروگرام نہ صرف بدستور جاری رہیں گے بلکہ مزید وسعت حاصل کر لیں گے ۔ ان اقدامات اور تجربات کی افادیت زرعی پیداوار میں غیر معمولی اضافے سے ثابت ہو چکی ہے ۔ چنانچہ ان پر موجودہ سال کے ستاسی لاکھ اڑتالیس ہزار روپے کی بجائے آئندہ سال ایک کروڑ تینتیس لاکھ روپے صرف ہوں گے ۔ موجودہ سال زرعی تحقیقات پر ارسٹھ لاکھ چوراسی ہزار روپے خرچ ہوئے ہیں ۔ آئندہ برس ایک کروڑ سات لاکھ ترپن ہزار روپے صرف ہوں گے ۔ ولایتی کھاد کی فروخت پھر سے تیزی اختیار کرے گی کیونکہ اس کی قیمت فروخت میں حکومت کی امداد کا پچاس فیصد حصہ بحال کر دیا جائے گا ۔ پودوں کو ہر قسم کی آفات سے بچانے اور تحفظ کے طریقوں کی مزید تحقیق و توسیع کے لئے تین کروڑ روپے کی رقم مخصوص کر دی گئی ہے ۔

۲۹— پرورش حیوانات ، جنگلات ، امداد باہمی اور کالونائیزیشن کے ہم کار محکموں کے لئے آئندہ سال جو رقوم تجویز کی جا رہی ہیں ، وہ سال رواں کے نظر ثانی شدہ تخمینوں سے بہت زیادہ ہیں ۔ اسی طرح ماہی گیری اور اس کے متعلقات پر خرچ ہونے والی رقم دگنی کر دی گئی ہے ۔

صنعتیں

۳۰— ۱۹۶۴-۶۵ء کے صنعتی پروگرام کا سب سے معرکہ آرا پہلو تین کروڑ سینتالیس لاکھ روپے کے صرف سے تین بڑے بڑے انجینئرنگ منصوبوں کا آغاز ہے ۔ اور اس اقدام کو بجا طور پر ہماری صنعتی ترقی کی شاہراہ پر ایک نہایت اہم سنگ میل سے نسبت دی جا سکتی ہے ان عظیم الجثہ منصوبوں پر مجموعی طور سے بہتر کروڑ روپے خرچ ہوں گے ۔ ان میں سب سے پہلا منصوبہ جو مشینی اوزار بنانے کے ایک بڑے کارخانے پر مشتمل ہو گا تجویز و منصوبہ بندی کے آخری مراحل طے کر رہا ہے ۔ کارخانے کے لئے مطلوبہ زمین حاصل کی جا چکی ہے اور مشینری اور سازوسامان کی فراہمی کے لئے ٹنڈر طلب کر لئے گئے ہیں ۔ بھاری انجینئرنگ صنعت کے دوسرے بڑے کارخانے کے لئے موزونیت کے مطالعات موصول ہو چکے ہیں اور زیر غور ہیں ۔ تیسرے بڑے برقی انجینئرنگ کے کارخانے کے لئے مشیروں کا تقرر ہو چکا ہے مکمل ہونے پر یہ منصوبے صوبے کی صنعتی معیشت میں ایک ڈرامائی انقلاب پیدا کر دیں گے اور اس انقلاب کا سب سے خوشگوار پہلو یہ ہوگا کہ آج جن ضرورتوں کی

تکمیل کے لئے ہم غیر ممالک کے محتاج ہیں وہ ان کی بدولت ملک کے اندر ہی پوری ہو جائیں گی - (نعرہ‌ہائے تحسین)

۳۱- مغربی پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن سیمنٹ اور مصنوعی کھاد کی پیداوار میں اضافے کی پوری کوشش کر رہی ہے - سال آئندہ کے بجٹ میں نہ صرف داؤد خیل کی مصنوعی کھاد بنانے والی فیکٹری کی توسیع کی گنجائش رکھ لی گئی ہے بلکہ لائلپور کیمیکلز اور کھاد بنانے والی کمپنی کی توسیع بھی پیش نظر ہے - حیدرآباد میں واقع زیل پاک سیمنٹ فیکٹری میں دو مزید بھٹیوں کا اضافہ کیا جا رہا ہے اور داؤد خیل میں سفید سیمنٹ بنانے کے لئے ایک مزید کارخانہ تنصیب کے مراحل طے کر رہا ہے -

مواصلات

۳۲- موجودہ منصوبے کا دور شروع ہونے کے بعد صوبے کی سڑکوں کا مجموعی طول انیس ہزار ایک سو چھہتر میل سے بڑھ کر تیئس ہزار نو سو بائیس میل ہو گیا ہے - ۱۹۶۴-۶۵ء کے بجٹ میں گیارہ کروڑ نوے لاکھ روپے کی رقم سڑکوں کی ترقی کے لئے مخصوص کی گئی ہے اور اس مقصد سے جو پروگرام بنایا گیا ہے وہ سڑکوں کی اصلاح و توسیع اور پلوں کی تعمیر کی دو سو انسٹھ چھوٹی موٹی سکیموں پر مشتمل ہے - اس کے علاوہ اٹھاسی لاکھ روپے اہم سڑکوں اور پلوں کے بڑے بڑے منصوبوں کی ممکنات و تفصیلات کی ترتیب و تدوین کے لئے محفوظ کر دئیے گئے ہیں -

تعلیم

۳۳- میں اس معزز ایوان کے سامنے مختلف تعلیمی اداروں میں طالب علموں کے انجذاب کی استعداد و اہلیت کے بارے میں تفصیلی اعداد و شمار پیش کر چکا ہوں اور یہ بھی بتا چکا ہوں کہ آئندہ سال ان میں کس قدر اضافے کی توقع ہے - ۱۹۶۴-۶۵ء کا محض ترقیاتی پروگرام ہم سے پندرہ کروڑ سولہ لاکھ روپے لے کر رہے گا اور ویسے تعلیمات کی تمام مدوں پر بیالیس کروڑ سترہ لاکھ روپے خرچ آئیں گے - موجودہ سال کے نظر ثانی شدہ تخمینے میں یہ رقم پینتیس کروڑ چورانوے لاکھ روپے کی حد تک پہنچی ہے -

۳۴— ملک کی تعلیمی سہولتوں میں زیادہ سے زیادہ ترقی و توسیع حکومت کو جس قدر عزیز ہے۔ اس کا ایک ہلکا سا اندازہ دوسرے پنج سالہ منصوبے کے تعلیمی اخراجات پر ایک سرسری نگاہ ڈالنے سے ہو جاتا ہے۔ ۱۹۵۴-۵۵ء میں تعلیم کے جاری و متوالی اخراجات پر سات کروڑ اڑتالیس لاکھ روپے اٹھے تھے۔ ۱۹۵۹-۶۰ء میں یہ رقم گیارہ کروڑ ستاون لاکھ روپے تک پہنچ گئی اور ۱۹۶۴-۶۵ء میں چھبیس کروڑ باون لاکھ تک پہنچ جائے گی۔ ظاہر ہے کہ پہلے منصوبے میں یہ رقم ڈیڑھ گنا ہو گئی تھی لیکن دوسرے منصوبے میں یہ اخراجات دوگنے سے زیادہ ہو جائیں گے۔

۳۵— سال آیندہ یونیورسٹیوں کو چار کروڑ نوے لاکھ روپے کے ترقیاتی عطایا دئیے جائیں گے اور یہ وہ سب سے بڑی رقم ہے جو کسی ایک سال میں اس مقصد سے یونیورسٹیوں کو عطا کی گئی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

۳۶— ثانوی تعلیم کے سال آئندہ کے پروگرام میں تیس مڈل سکولوں کی ہائی سکولوں تک ترقی، چھ نئے ہائی سکولوں اور دس نئے ہائر سیکنڈری سکولوں کا اجراء اور ۲۰ مزید ہوسٹلوں کا قیام شامل ہے۔ ۱۶۹۱ مدارس میں صنعتی نصابات کا اجراء کیا جائے گا یا متعلقہ کارگاہیں قائم کر دی جائیں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

۳۷— ابتدائی تعلیم پر اخراجات کا بڑا حصہ ترقیاتی فنڈوں سے حاصل نہیں کیا جاتا، بلکہ غیر ترقیاتی بجٹ میں سے لیا جاتا ہے۔ موجودہ منصوبے کے پہلے چار سال میں ابتدائی مدارس کے اساتذہ کی تعداد میں اٹھارہ ہزار سات سو کا اضافہ ہوا۔ آئندہ سال مزید چار ہزار پانچ سو اساتذہ کی ضرورت پڑے گی۔

صحت

۳۸— صحت کے حلقۂ عمل میں ہر لحاظ سے خاصی ترقی ہوئی ہے۔ اولاً ڈاکٹروں اور تربیت یافتہ نرسوں کی تعداد میں معقول اضافہ ہوا ہے۔ ثانیاً معالجے کی سہولتوں میں اضافے اور امراض کی روک تھام میں ترقی کے آثار و شواہد ہر طرف نمایاں ہیں۔

۳۹— ۱۹۶۴-۶۵ء کے بجٹ میں صحت پر ترقیاتی اخراجات کی رقم سات کروڑ اٹھائیس لاکھ روپے تجویز کی گئی ہے۔ قریباً اتنی ہی رقم غیر ترقیاتی بجٹ میں سے خرچ کی جائے گی اور اس رقم میں میڈیکل

کالجوں اور ہسپتالوں کے مصارف جاریہ اور شعبہ صحت عامہ کی خدمات کے اخراجات شامل ہیں ۔

۴۰— ۱۹۵۵ء میں صوبے بھر کے ہسپتالوں میں بستروں کی تعداد انیس ہزار ایک سو ستانوے تھی جو ۱۹۶۳ء میں بڑھ کر بائیس ہزار چھ سو دو تک جا پہنچی ۔ ۶۵-۱۹۶۴ء کے بجٹ میں ضلعی صدر مقاموں کے ہسپتالوں اور دیگر شہری ہسپتالوں کے لئے توسیع اور اصلاح کی مد میں ایک کروڑ اکیس لاکھ سات ہزار روپے رکھے گئے ہیں اور غیر شہری ہسپتالوں کے لئے سنتیس لاکھ اٹھتر ہزار روپے مخصوص کر دیئے گئے ہیں ۔

۴۱— دوسرے ترقیاتی منصوبے میں دیہی صحتی مراکز کی تعداد اکھتر مقرر کی گئی تھی ۔ ان میں سے ۴۲ مراکز کام شروع کر چکے ہیں ۔ باقی مراکز کے اجراء اور تکمیل کے لئے سال آئندہ کے بجٹ میں اکاون لاکھ پنتالیس ہزار روپے محفوظ کر دیے گئے ہیں ۔

۴۲— ملیریا کا انسدادی پروگرام اگلے سال دس مزید اضلاع یعنی بہاولپور ، رحیم یار خاں ، سانگھڑ ، نواب شاہ ، خیر پور ، کیمبل پور ، ملتان ، راولپنڈی ، میانوالی اور مظفر گڑھ میں جاری کر دیا جائے گا ۔ یاد رہے کہ یہ سکیم گیارہ اضلاع میں پہلے سے جاری ہو چکی ہے ۔

خانہ سازی اور آبادکاری

۴۳— سال آئندہ کے لئے اس پروگرام کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ دیہاتی علاقوں میں پینے کے پانی کی بہم رسانی میں نہایت معقول اضافہ و توسیع کی تجویز کی جا رہی ہے ۔ چنانچہ اس پر خرچ آنے والی رقم جو ۶۴-۱۹۶۳ء کے نظر ثانی شدہ تخمینے کے مطابق اناسی لاکھ ساٹھ ہزار روپے تھی ، سال آئندہ میں تین کروڑ چھیالیس لاکھ ستر ہزار روپے تک بڑھا دی جائے گی ۔ (نعرہ ہائے تحسین) اس طرح ، دوسرے ترقیاتی منصوبے کے پنج سالہ عہد میں اڑتالیس لاکھ انسانوں کی مزید تعداد کے لئے عمدہ اور صحت مند پینے کے پانی کا انتظام مکمل ہو جائے گا ۔ ۶۴-۱۹۶۳ء تک اس سکیم سے فائدہ اٹھانے والی آبادی کا بیشتر حصہ شہری علاقوں میں سکونت پذیر تھا ۔ لیکن ۶۵-۱۹۶۴ء میں سکیم کے میلانات پہلے سے برعکس ہو جائیں گے ۔ چنانچہ سال آئندہ کے

پروگرام سے جو آبادی فائدہ اٹھائے گی اس میں سے دو لاکھ اکسٹھ ہزار افراد کا تعلق شہری علاقوں سے اور پانچ لاکھ سترہ ہزار انسانوں کا تعلق دیہی علاقوں سے ہوگا -

۴۴- کراچی میں مہاجرین کی آباد کاری کے لئے تعمیر مکانات کی چند سکیمیں پہلے سے زیر کار ہیں - ان کے لئے سال آئندہ کے بجٹ میں دو کروڑ پندرہ لاکھ روپے کی رقم رکھی گئی ہے - پھر ۶۵-۱۹۶۴ء کے اس پروگرام میں شمالی کراچی کے لئے پینے کے پانی کی بہم رسانی اور کراچی کے میونسپل رقبے میں پانی کے مرکزی پائپوں کی تجدید بھی شامل کی گئی ہے -

۴۵-جناب والا - مجھے اس امر کا احساس ہے کہ میں نے ترقیاتی پروگراموں کے اس تفصیلی تذکرے سے معزز اراکین کا بہت سا وقت لے لیا ہے لیکن یقیناً وہ مجھ سے اس امر میں متفق ہوں گے کہ بجٹ پر کوئی صائب رائے اس امر کا اندازہ کئے بغیر نہیں دی جا سکتی کہ وہ کس حد تک ملک کی ترقیاتی ضروریات پوری کرتا ہے - اب میں سال رواں میں صوبے کی مالی حالت کا ایک مختصر سا جائزہ لوں گا -

۶۴-۱۹۶۳ء کے محاصل مالی کا تخمینہ ایک ارب چونتیس کروڑ تریپن لاکھ اور مخارج کا اندازہ ایک ارب بائیس کروڑ انتھر لاکھ روپے لگایا گیا تھا - ان اعداد کی رو سے صوبے کو گیارہ کروڑ چوراسی لاکھ روپے کی بچت ہوئی تھی - نظرثانی شدہ تخمینوں کی رو سے متوقع محاصل ایک ارب باون کروڑ اسی لاکھ تک اور مخارج ایک ارب تیس کروڑ پچھتر لاکھ تک بڑھ جائیں گے - اس کے یہ معنی ہوئے کہ سال کے آخر میں ہمارے پاس عام مالیاتی آمدنی کی مد میں بائیس کروڑ پانچ لاکھ روپے کی رقم فاضل ہوگی - (نعرہ ہائے تحسین) -

۴۷-آپ نے ملاحظہ فرما لیا کہ نظر ثانی شدہ تخمینے کی رو سے سال رواں کے محاصل مالی بجٹ شدہ آمدنی سے بقدر اٹھارہ کروڑ ستائیس لاکھ روپے کے بڑھ گئے ہیں - اس اضافے کا سب سے بڑا عنصر ورکس پروگرام کی وہ دس کروڑ

روپے کی رقم ہے جو ایک گرانٹ کی صورت میں شامل محاصل ہوگئی ہے اور جو اصل بجٹ میں شامل نہیں کی گئی تھی - اسی طرح مرکزی حکومت کے عائد کردہ ٹیکسوں میں ہمارا حصہ بقدر چھ کروڑ پچیس لاکھ روپے کے بڑھ گیا ہے اور صوبائی ٹیکسوں میں بھی کچھ اضافہ ہوا ہے -

۴۸— محاصل مالی میں سے اخراجات کی مد میں آٹھ کروڑ روپے کا جو اضافہ نظر ثانی شدہ تخمینے کے مطابق ہوا ہے اس کا سب سے بڑا سبب دس کروڑ روپے کی وہ رقم ہے جو سرمائے کے حساب میں سے ورکس پروگرام کے لئے آمدنی کے حساب میں منتقل کر دی گئی ہے - اگرچہ اس انتقال سے پیدا ہونے والے نقصان کا جزوی ازالہ بعض دیگر اخراجات میں کمی کرنے سے ممکن ہو گیا ہے - غیر ترقیاتی اخراجات سال رواں میں ایک مستقل سطح پر قائم رکھے گئے ہیں -

۴۹— ۱۹۶۳-۶۴ء کے دوران میں مالی محاصل کے اعتبار سے ہماری پوزیشن اطمینان بخش رہی ہے ٹیکسوں سے ہونے والی آمدنی نسبتاً زیادہ ہوئی اور غیر ترقیاتی اخراجات پر پورا نظم و ضبط قائم رکھا گیا چنانچہ آمدنی میں سے اخراجات وضع کرنے کے بعد ایک معقول رقم بچت کی مد میں داخل ہوگئی اور محاصل آمدنی کے فاضلات میں اضافے کا موجب ثابت ہوئی -

۵۰— سرمائے کے حساب میں کل اخراجات کا آخری اندازہ ایک ارب باون کروڑ باون لاکھ روپے ہے بجٹ شدہ تخمینے کی رو سے یہ رقم ایک ارب ستاون کروڑ چھبیس لاکھ روپے بنتی تھی چنانچہ حکومت کی براہ راست سرمایہ کاری میں اچھی خاصی تخفیف ہوئی ہے اور اسی طرح قرضوں کی وہ رقم بھی کم ہو گئی ہے جو نیم مختار اداروں کو دیئے جاتے ہیں یہ کمی اس انتقال کا نتیجہ ہے جو ورکس پروگرام کے آمدو خرچ کو سرمائے کے حساب سے نکال کر آمدنی کے حساب میں شمار کرنے پر منتج ہوا پھر ترقیاتی اخراجات میں محض اتفاقی

کیمیاوی بھی رونما ہوئیں جن سے اخراجات کی یہ مد اور بھی سکڑ گئی یہاں یہ ذکر کر دینا بے محل نہ ہوگا کہ غیر ملکی امداد کے متعلق گفت و شنید اور پھر اس کی ادائیگی میں تاخیر کے باعث متعدد اہم منصوبوں پر عمل درآمد نہ ہوسکا - چنانچہ سرمائے کے ترقیاتی اخراجات میں مزید کمی رونما ہوئی -

۵۱— جہاں تک سرمائے کے حساب کو مالی تقویت دینے اور مزید سرمایہ داخل کرنے کا سوال ہے تو اس کے متعلق گذارش یہ ہے کہ امسال ہمارے محاصل آمدنی تخمینہ شدہ محاصل سے یقیناً زیادہ ہوں گے لیکن غیر ملکی قرضوں اور خود مرکزی حکومت سے حاصل ہونے والے قرضوں میں معتدبہ کمی آ جائے گی - پھر بھی بحیثیت مجموعی ہماری مالی کیفیت بجٹ کے تخمینوں سے ظاہر ہونے والی کیفیت سے خاصی بہتر ہو گی اور صوبے کو اپنے زرنقد کے ذخیروں میں سے کچھ نکالنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی اگرچہ کچھ عرصہ پہلے اس امر کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا -

۵۲—اب میں سال آئندہ کے بجٹ شدہ تخمینے آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں -

۵۳—۱۹۶۴-۶۵ میں محاصل مالی کا تخمینہ ایک ارب چونسٹھ کروڑ تہتر لاکھ روپیہ اور اس آمدنی میں سے اخراجات کا اندازہ ایک ارب چون کروڑ ستتر لاکھ روپیہ لگایا گیا ہے اس حساب سے سال آئندہ کے اختتام پر خزانہ عامرہ کو نو کروڑ چھیانوے لاکھ روپے بچ جائیں گے -

۵۴—سال آئیندہ کے محاصل مالی سال رواں کے محاصل سے بقدر گیارہ کروڑ ترانوے لاکھ روپے کے زیادہ ہوں گے - اور تیس کروڑ چھبیس لاکھ روپے کے ترقیاتی عطایا کے علاوہ ٹیکسوں اور دیگر ماخذ سے ہونے والی آمد میں بھی آٹھ کروڑ روپے کے اضافے کی توقع ہے - مرکزی ٹیکسوں میں سے ہمارا حصہ رسدی تینتالیس کروڑ ستاون لاکھ روپے کی موجودہ

سطح سے ابھر کر چھیالیس کروڑ بیالیس لاکھ کی نئی سطح تک پہنچ جائے گا اور اسی طرح صوبائی ٹیکسوں سے ہونے والی آمد چونتیس کروڑ چھہتر لاکھ سے بڑھ کر سینتیس کروڑ چھیاسٹھ لاکھ کے قریب ہو جائے گی - دیگر متفرق محاصل میں بھی نمایاں اضافہ ہوگا اور یہ انتالیس کروڑ اٹھائیس لاکھ روپے سے بڑھ کر اکتالیس کروڑ تیرہ لاکھ تک جا پہنچیں گے - یاد رکھنا چاہئے کہ ٹیکسوں سے پیدا ہونے والی روز افزوں آمدنی اس امر کا ایک خوش آئندہ ثبوت ہے کہ صوبے میں معاشی سرگرمیوں کی رفتار تیز ہو رہی ہے اور اس تیزی کو استقلال بھی نصیب ہے -

۵۵ - محاصل کے حساب میں سے خرچ ہونے والی رقم میں اضافہ دراصل اس ترقیاتی خرچ کے باعث ہوا ہے ، جو آمدنی کے بجٹ پر ڈال دیا گیا ہے - چنانچہ یہ خرچ تینتیس کروڑ تراسی لاکھ روپے کی رقم سے بڑھ کر جو موجودہ سال کے نظر ثانی شدہ تخمینے سے مطابقت رکھتی ہے ، سال آئیندہ کے بجٹ میں چھیالیس کروڑ پندرہ لاکھ روپے تک جا پہنچے گی -

۵۶ - غیر ترقیاتی اخراجات میں اضافہ زیادہ تر ترقیاتی پروگرام کی مداخلت اور اثر کے باعث معرض وجود میں آیا ہے - وہ رقمیں جو حکومت نے ترقیاتی سرمایوں میں سے برآمد کرکے مختلف منصوبوں میں لگائی ہیں ، ان سے اس وقت تک پورا فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا جب تک کہ ان کے مسلسل زیر کار رہنے کا اہتمام نہیں کیا جاتا - معاشرتی حلقہ ہائے کار میں ، مثلاً تعلیم کے دائرہ عمل میں ایسی فاضلانہ خدمات کا حصول ، جن کا معاوضہ غیر ترقیاتی حساب میں سے ادا کیا جاتا ہے ، افادے کے لحاظ سے ایسا ہی اہم ہے ، جیسا کہ مثلاً عمارات کی تعمیر اور ساز و سامان تعلیم کی فراہمی - چنانچہ ۱۹۶۴-۶۵ء کے تخمینہ جات کے مطابق تعلیمی اخراجات میں تین کروڑ چالیس لاکھ روپے کے اضافے اور صحت عامہ کے بجٹ میں اکہتر لاکھ کے اضافے کی گنجائش رکھی گئی ہے اور اس اضافے کا بیشتر حصہ عوام کے لئے مفید خدمات پر خرچ کیا جائے گا اور نظم و نسق کے مصارف کم از کم کردئے جائیں گے -

۵۷—ایسے کاموں کی دیکھ بھال اور انتظام پر اخراجات روز بروز زیادہ ہوتے چلے جا رہے ہیں، جن کا تعلق عوام کی معیشت سے ہے۔ مثلاً نہروں اور سڑکوں کے انتظامی اخراجات بڑھ کر ان کی مرمت بحالی اور تجدید کے اخراجات پر نا موافق اثر ڈالتے ہیں ۔ چنانچہ صوبائی حکومت نے سڑکوں کی پرداخت پر اخراجات کے پیمانے تبدیل کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس سلسلے میں پہلا قدم یہ اٹھایا گیا ہے کہ سال آئندہ سڑکوں کی خالص مرمت کے مصارف میں ایک کروڑ روپے کا اضافہ کر دیا گیا ہے ۔ نہروں کی پرداخت کے اخراجات بھی سال بہ سال بڑھتے چلے جاتے ہیں ۔ ۱۹۶۰-۶۱ء میں نہروں کی مرمت اور پرداخت پر صرف پانچ کروڑ چار لاکھ روپے خرچ کئے گئے تھے ۱۹۶۴-۶۵ء کے بجٹ میں یہی مصارف بڑھ کر چھ کروڑ چوراسی لاکھ روپے کی سطح تک پہنچ گئے ہیں ۔

۵۸—ترقیاتی امور کے لئے حاصل کردہ قرضوں پر سود یا منافع کی رقم آئندہ برس تین کروڑ تک پہنچ جائے گی ۔ پھر قرضوں کی تقسیم و استعمال کے سلسلے میں جو اخراجات برداشت کئے جاتے ہیں ، وہ بھی خاصے بڑھ گئے ہیں اور یہ افزائش اس امر کی غماض ہے کہ ترقیات کے پروگرام میں سرمایہ کاری روز افزوں ہے اور اس کی بنیاد زیادہ تر قرضوں پر ہی قائم ہے ۔ صوبے کا قرض عامہ منصوبائی دور کے آغاز میں دو ارب پچیس کروڑ چوہتر لاکھ روپیہ تھا ۔ جو ۱۹۶۴-۶۵ء کے اختتام تک چار ارب پچاس کروڑ بیس لاکھ روپے تک پہنچ جائے گا ۔

۵۹—حاصل کے بجٹ میں تبدیل ہونے والے میلانات دوسرے ترقیاتی منصوبے کے آغاز سے پہلے اور آغاز کے بعد بڑا دلچسپ موازنہ پیش کرتے ہیں ۔ مثلاً ۱۹۵۹-۶۰ء میں بہبود عامہ کے محکموں اور ترقیات سے متعلق تقسیم و استعمال قرضہ جات پر کل اخراجات مال کا اٹھاون فی صد صرف ہو جاتا تھا اور باقی بیالیس فی صد نظم و نسق اور دیگر متفرق اخراجات کے لئے مخصوص کیا جاتا تھا لیکن ۱۹۶۴-۶۵ کے بجٹ میں ترقیاتی امور سے متعلق اخراجات کا تناسب چوہتر فی صد تک پہنچ گیا اور نظم و نسق کے مصارف کم ہو کر چھبیس فی صد رہ گئے ہیں ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

۶۰ — اس معزز ایوان کو معلوم ہے کہ ۱۹۶۲-۶۳ کے انجام کے قریب نان گزیٹڈ ملازمان حکومت کی تنخواہوں میں کچھ

اضافے کئے گئے تھے اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ گزیٹڈ افسروں کی تنخواہوں پر بھی نظر ثانی کی جائے چنانچہ چند روز ہوئے ان جدید شرحوں کا اعلان کر دیا گیا پھر پنشنروں کی مشکلات بھی ہمارے پیش نظر تھیں جن کی جیبوں پر موجودہ زمانے کی گرانی نے بڑا ناگوار اثر ڈالا ہے چنانچہ حکومت نے پانچ سو روپے ماہوار تک کی تمام پنشنوں میں معقول اضافہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔(تالیاں)

۶۱۔تنخواہوں کی نظر ثانی شدہ شرحوں کے باعث صوبائی خزانے پر تقریباً ستر لاکھ کا بوجھ پڑے گا اور پنشنوں میں اضافے کے لئے مزید اکیاون لاکھ روپے درکار ہوں گے اس غرض سے ہم نے ہر محکمے میں تنخواہوں سے متعلقہ اضافے کی گنجائش رکھ دی ہے اور اس امر کا انتظام بھی کر دیا ہے کہ جو بقایاجات سال رواں میں وصول نہ کئے جا سکیں ، وہ سال آئندہ وصول کرلئے جائیں ۔

۶۲۔۱۹۶۴-۶۵ء کے دوران میں سرمائے کی مد میں سے ایک ارب نوے کروڑ پچپن لاکھ روپے کے خرچ کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔ اس خرچ کا بیشتر حصہ ترقیاتی پروگرام سے تعلق رکھتا ہے اور میں اس کی کچھ تفصیلات آپ کے سامنے ابھی ابھی پیش کر چکا ہوں ۔ مزید برآں ہمیں مرکزی حکومت سے حاصل کردہ قرضے کی رقم میں سے پانچ کروڑ انسٹھ لاکھ روپے واپس بھی کرنے ہیں ۔ اگلے سال حکومت کے تجارتی کاروبار سے کچھ رقم ضرور پس انداز ہوگی ، کیونکہ موجودہ مال کی قیمت فروخت ، تازہ مال کی قیمت فروخت ، تازہ مال کی قیمت خرید سے بڑھ جانے کی ۔ پھر ہم خاص اور ہنگامی ضرورتوں کے لئے بارہ کروڑ روپے کی ایک مزید رقم محفوظ کر رہے ہیں اور جیسا کہ گذشتہ سال کی تقریر میزانیہ میں اس ایوان کو یقین دلایا گیا تھا کہ اس میں سے کچھ خرچ کرنے سے پہلے اس ایوان کی رضامندی حاصل کرلی جائے گی ، میں اس سال بھی اس یقین دہانی کا اعادہ کرتا ہوں ۔

۶۳۔۱۹۶۳-۶۴ء کے مداخل سرمایا کے تخمینے کا ذکر کرنے سے پہلے میں آئندہ سال کے ترقیاتی پروگرام میں کام

آنے والے مصارف کا ایک خاکہ آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں - سال آئندہ کا مجموعی ترقیاتی خرچ دو ارب دس کروڑ روپے کے قریب ہوگا ، جن میں سے پندرہ کروڑ روپے کی رقم دیہی تعمیری پروگرام کے لئے مخصوص ہے - صوبائی حکومت اور نیم مختار اداروں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے وسائل سے تینتالیس کروڑ روپے کی رقم مہیا کریں - اس تینتالیس کروڑ میں وہ پچیس کروڑ روپے بھی شامل ہیں جو صوبے کے عام اور غیر ترقیاتی بجٹ میں زائد آمدنی اور کم مصارف کے باہمی فرق کے باعث مہیا ہو جائیں گے - لیکن یہ بجٹ ، جیسا کہ ظاہر ہے ، عام مالی بجٹ میں شامل شدہ ترقیاتی اخراجات ہی کی نذر ہو جائے گی - پھر پانچ کروڑ کا ایک قرضہ بازار سے حاصل کیا جائے گا - اسی طرح ایسی متفرق رقوم جو سرمایہ کاری ہی سے نسبت رکھتی ہوں گی ، اس حساب میں آ شامل ہوں گی اور آخر میں نو کروڑ سینتالیس لاکھ روپے کی کمی ریلوے اور نیم مختار ادارے اپنے اپنے ذرائع سے پوری کردیں گے -

۶۴—ترقیاتی مقاصد کے لئے مرکزی حکومت کے قرضے اور عطیے جو مرکزی حکومت کی وساطت سے وصول ہوں گے یا نیم مختار اداروں کو براہ راست مل جائیں گے ، سب مل جل کر ایک ارب چوبیس کروڑ باون لاکھ روپے کی معقول رقم کی صورت اختیار کر لیں گے - لیکن اگر ہم ترقیاتی اخراجات میں پندرہ فیصد کمی کی توقع بھی کریں ، تو بھی ہمیں آئیندہ سال کے پروگراموں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے پانچ کروڑ روپے کا خسارہ اٹھانا پڑے گا - صوبے کی حکومت زائد ذرائع و وسائل پیدا کر کے یہ رقم مہیا کرنے کی پوری کوشش کرے گی - لیکن اگر یہ ممکن نہ ہوا تو ہمیں مرکز کے سامنے مزید امداد کے لئے ہاتھ پھیلانا ہی پڑے گا -

۶۵—سرمائے کے حساب میں سال آئیندہ کے مداخل ، جن میں عام مالی بجٹ کی آمد و خرچ سے بچی ہوئی رقم بھی شامل ہے ، ایک ارب باون کروڑ چھتیس لاکھ روپے کی سطح تک پہنچ جائیں گے - سال رواں کے مقابلے میں مالیاتی

بجٹ کی فاضل رقم بائیس کروڑ پانچ لاکھ رہ جائے گی۔ سال رواں کے نظر ثانی شدہ تخمینے کے مطابق مرکز کے قرضوں کی مجموعی رقم ایک ارب آٹھ کروڑ تریسٹھ لاکھ روپے بنتی ہے۔ سال آئیندہ یہ رقم قدرے کم ہو کر ایک ارب چوبالیس لاکھ روپے رہ جائے گی۔ متفرق صوبائی محاصل البتہ پچیس کروڑ تہتر لاکھ روپے کے نظر ثانی شدہ تخمینے سے فزوں تر ہو کر سینتیس کروڑ بتیس لاکھ روپے تک جا پہنچیں گے۔ اور ان سب کے باہمی توازن کے بعد ہمیں پھر بھی آٹھ کروڑ انیس لاکھ روپے اپنے نقد بقایا جات میں سے نکالنے پڑیں گے"۔

—٦٦ جناب والا۔ گذشتہ چند برسوں میں مغربی پاکستان نے معاشرتی اور اقتصادی ترقیات کے میدان میں فقیدالمثال ترقی کی ہے۔ اس کے لئے ہم بڑی حد تک صدر پاکستان فیلڈمارشل محمد ایوب خاں کی دانش مندانہ اور عالی تخیل تدبر و فراست کے ممنون ہیں، جن کی دور رس اصلاحات اور ترقی پر زور دینے سے ہر شعبے میں ہمہ جہتی ترقی کے لئے موزوں ڈھانچہ اور سازگار ماحول میسر آیا۔ مغربی پاکستان میں ہمیں جناب گورنر کی مضبوط اور لائق رہنمائی کے زیر سایہ کام کرنے کی مزید سعادت حاصل ہوئی جن کی صوبے کے متعلق گہری واقفیت اور بامقصد قوت عمل نے تمام صوبے کی بالعموم، اور اس کے کم ترقی یافتہ علاقوں کی بالخصوص، تیز رفتار اور منظم ترقی میں بڑا نمایاں اور اہم کردار ادا کیا ہے۔ گذشتہ چند برسوں کی کامرانیاں یقیناً ہمیں مستقبل کے لئے زیادہ سعی وقربانی کی کمی نہیں پائی جائے گی جو پہلے سے حاصل شدہ ترقی کی رفتار کو تیز تر کرنے کے لئے ضروری ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

Sir these are my budget proposals now.

Syed Safdar-ud-Din : What have you done for the democratic development of the country?

Minister of Finance : I don't understand what the member says?

Mr. Speaker : This is not a Question Hour.

وزیر خزانہ—جناب والا — آئندہ سال کے لئے نئے ٹیکس لگانے کی تجاویز بہت ہی نرم اور معمولی ہیں ۔ ان کا مقصد ترقیاتی پروگرام کے لئے مخصوص شدہ ، سرمایہ میں پانچ کروڑ روپے کی کمی کو جزوی طور پر پورا کرنا ہے ۔ ان میں سے کسی بھی ٹیکس کا اثر غریب عوام پر نہیں پڑیگا ۔ موجودہ عارضی ٹیکسوں کو چند تبدیلیوں کے ساتھ جاری رکھا جا رہا ہے ۔ صرف تاجروں اور دیگر پیشہ ور لوگوں پر عائد شدہ ٹیکس میں نمایاں تبدیلی کی گئی ہے ۔ اس ٹیکس کی شرح میں عدم یکسانیت کی وجہ سے کئی مشکلات پیدا ہو گئی ہیں ۔ اس لئے یہ تجویز کی گئی ہے کہ اس ٹیکس کے موجودہ نظام کو ایک عمومی ٹیکس میں تبدیل کر دیا جائے جس کی بنیاد زیادہ وسیع ہو — اس ٹیکس کے انتظام میں سہولت ہوگی اور یہ ان مشکلات سے بھی مبرا ہوگا جو موجودہ نظام میں پیش آتی ہیں ۔

سابقہ صوبہ سرحد کے علاقہ میں گنا کاشت کرنے والے اور ملوں کے مالک ایک حبوب cess مساوی طور پر ادا کرتے تھے جو گنے کی کاشت کو بہتر بنانے کے لئے صرف ہوتا تھا ۔ جب سے اس حبوب کا نفاذ ختم ہوا ہے اس علاقہ کا پر زور مطالبہ رہا ہے کہ اس مفید انتظام کو دوبارہ رائج کیا جائے ۔ اس فنانس بل کے ذریعہ سارے صوبہ میں گنے کے اوپر جو شکر کی ملوں میں استعمال ہوتا ہے ایک ترقیاتی ٹیکس لگانے کی تجویز کی گئی ہے ۔ اس ٹیکس کی آمدنی کو ملوں کے علاقوں کی سڑکوں اور گنے کی کاشت کی ترقی سے متعلق دیگر مقاصد کے لئے مخصوص کر دیا جائے گا ۔

یہ بھی تجویز کی گئی ہے کہ بجلی کے استعمال پر جو محصول سابقہ صوبہ سندھ میں ۱۹۶۱-۱۹۶۲ء تک عائد تھا ۔ اس کی تجدید کی جائے اور اس کو سارے صوبہ میں یکساں طور پر لگایا جائے ۔ اس محصول کی مجوزہ شرحیں سابقہ صوبہ سندھ کی شرحوں کے مقابلہ میں بہت کم ہیں یہ تجویز کی گئی ہے کہ جو بجلی زرعی مقاصد کے

لئے استعمال کی جاتی ہے اس کو اس محصول کے د
نفاذ سے مستثنیٰ رکھا جائے - نیز مساجد و دیگر عبادت
گاہوں میں بجلی کا استعمال بھی اس ٹیکس سے مستثنیٰ
رکھا گیا ہے - یہ بھی سفارش کی گئی ہے کہ جو لوگ
مہینے میں بیس یونٹ سے کم بجلی خرچ کرتے ہیں ان
پر یہ محصول نہ لگایا جائے -

۱۹۶۴-۱۹۶۵ء کے لئے جن ٹیکسوں کی تجویز کی گئی
ہے ان سے وضع شدہ وصولیابی کا تخمینہ گذشتہ پر محبوب کے
ماسوا مبلغ ۷۷ لاکھ روپے ہے - ان اقدامات کے باوجود ترقیاتی
پروگرام کے اخراجات کو پورا کرنے میں ایک بڑی کمی رہ
جائے گی - اس بقایا رقم کے حصول کے لئے ہم ٹیکسوں
کی وصولیابی کو بہتر بنانے کی کوشش کریں گے - آخری
صورت یہ ہوگی کہ ہم مرکزی حکومت سے مزید امداد
طلب کریں -

۶۷-آخر میں ، میں میزانیے کی تیاری کے ضمن میں
محکمہ مالیات کے افسروں اور عملے کی شبانہ روز کاوش
و محنت کا اعتراف کرنا ضروری خیال کرتا ہوں - میں
محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کے افسران اور عملے کا بھی
ممنون ہوں کہ انہوں نے سالانہ ترقیاتی پروگرام کی تیاری
میں امداد بہم پہنچائی - (اللہ تعالے ہماری مدد کرے) -
(نعرہ ہائے تحسین)

(THE WEST PAKISTAN FINANCE BILL 1964)

(Introduction)

Mr. Speaker : The Finance Minister to introduce the West Pakistan Finance, Bill 1964.

Minister of Finance : Sir I beg to introduce the West Pakistan Finance Bill, 1964.

Mr. Speaker : The West Pakistan Finance Bill, 1964, stands introduced.

The House is adjourned to meet again tomorrow, the 12th June, 1964 at 8·30. a. m.

(The Assembly then adjourned till 8·30 a. m. on Friday, the 12th June, 1964)

2909 PLA—600—SGPWP Lahor.